www.KitaboSunnat.com

مشکوٰۃ المصابیح

مترجم ومحشی

استاذ الاساتذہ
شیخ الحدیث حضرۃ مولانا محمد اسمٰعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ

مع فوائد اضافی
مولانا محمد سلیمان کیلانی

مع فوائد غزنویہ

1

تہذیب وتبویب
خالد سلفی گرجاکھی

ادارہ احیاء السنۃ
گرجاکھ ○ گوجرانوالہ
اردو بازار ○ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیه ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

Kitabosunnat.com

مشکوٰۃ المصابیح

مترجم ومحشی

حضرۃ استاذ الاساتذہ
شیخ الحدیث حضرۃ مولانا
محمد اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ

مع فوائد اضافی
مولانا محمد سلیمان کیلانی

تہذیب وتبویب
خالد سلفی

ادارہ احیاء السنۃ
گرجاکھ ○ گوجرانوالہ
اردو بازار ○ لاہور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مندرجات

ربع اول:- کتاب الایمان، کتاب العلم، کتاب الطہارۃ، کتاب الصلوٰۃ۔
ربع ثانی:- کتاب الجنائز، کتاب الزکوٰۃ، کتاب الصوم، کتاب فضائل القرآن کتاب الدعوات
کتاب المناسک۔ کتاب البیوع، کتاب الفرائض۔
ربع ثالث: کتاب النکاح۔ کتاب النذور۔ کتاب القصاص۔ کتاب الحدود۔ کتاب الامارۃ
کتاب الجہاد۔ کتاب الصید۔ کتاب الاطعمۃ۔ کتاب اللباس، کتاب الطب
کتاب الرؤیا۔ کتاب الاداب۔
ربع رابع: کتاب الرقاق، کتاب الفتن۔ کتاب احوال القیامۃ، کتاب الفضائل والشمائل
کتاب المناقب۔

المکتبۃ الرحمانیۃ
09379

کل احادیث ربع اول	۱۴۳۶	ذیلی روایات	۸۶	کل احادیث	۱۵۲۲
کل احادیث ربع ثانی	۱۵۰۰	〃	۵۷	〃	۱۵۵۷
کل احادیث ربع ثالث	۱۹۷۷	〃	۹۸	〃	۲۰۵۷
کل احادیث ربع رابع	۱۱۰۲	〃	۲۹	〃	۱۱۳۱
میزان احادیث کل کتاب	۶۰۱۵		۲۷۰		۶۲۸۵

Kitabosunnat.Com

نوٹ

ذیلی روایات وہ ہیں۔ جو کسی روایت کے تحت "وفی روایہ" کے لفظ سے آتی ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

كِتَابُ النِّكَاحِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۹۳۷: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۲۹۳۸: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَهٗ لَاخْتَصَيْنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۲۹۳۹: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

کتاب نکاح کے بیان میں

فصل پہلی

۲۹۳۷۔ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جوانوں کے گروہ جو کوئی تم میں سے اسباب جماع کی طاقت رکھے پس چاہیئے کہ نکاح کرے پس تحقیق نکاح کرنا نظر کو بہت ڈھانکتا ہے اور ستر کو بہت محفوظ رکھتا ہے اور جو شخص کہ اسباب جماع کے نہ طاقت رکھے پس اس کو روزے رکھنے چاہیئے پس تحقیق روزہ رکھنا اس کے لیے[1] خصی کرنا ہے (بخاری ومسلم)

۲۹۳۸۔ اور سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روکیا عثمان بن مظعون پر نکاح کے ترک کرنے کو، اور اگر ان کو اذن دیتے البتہ ہم خصی[2] ہوتے۔ (بخاری ومسلم)

۲۹۳۹۔ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت نکاح کی[3] جاتی ہے چار چیزوں کے سبب اسکے مال کے سبب اور اسکے حسب کے اور اس کے جمال کے سبب اور اسکے دین کے سبب پس دین والی کیساتھ مطلب یاب ہو نہ تیرے[4] دونوں ہاتھ خاک آلودہ ہوں۔ (بخاری ومسلم)

---

[1] اس کے لیے خصی کرنا ہے الخ یعنی جس طرح خصی کرنے سے شہوت جاتی رہتی ہے ویسے ہی روزہ رکھنے سے جاتی رہتی ہے معلوم ہوا کہ جس کو بیوی کے کھانے کپڑے کا مقدور ہو اس کے حق میں نکاح کرنا مستحب ہے کہ حرام کاری اور نظر بازی سے بچے اور اگر مقدور نہ ہو تو روزہ رکھنا شروع کرے کہ ناتوانی سے خود بخود شہوت دور ہو جائے گی۔ [2] ہم خصی ہوتے الخ تاکہ بالکل عورتوں کا خیال نہ رہے روضہ میں ہے کہ مانویہ اور نصاری نکاح نہ کرنا عبادت سمجھتے تھے اللہ سبحانہ تعالی نے ہمارے دین میں اس کو باطل کیا اور مقتضائے طبع اور عقل بھی یہی ہے کہ آدمی نکاح کرے اور اپنے بنی نوع کی نسل قائم رکھے اور بڑھائے البتہ جس شخص کو بیوی پالنے کی طاقت نہ ہو اس کو مجرد رہنا درست ہے۔ [3] عورت نکاح کی جاتی ہے الخ یعنی دستور ہے کہ عورت کے نکاح کی رغبت انہیں چار چیزوں کے سبب سے ہوتی ہے سو فرمایا کہ تو دیندار نیک بخت عورت کو سب پر مقدم رکھ کہ زندگی آرام سے بسر ہوگی اور دیندار نیک بخت لونڈی کانی بھی (باقی حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹۴۰:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْیَا کُلُّھَا مَتَاعٌ وَّخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْاَۃُ الصَّالِحَۃُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۲۹۴۱:۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ نِسَاءٍ رَکِبْنَ الْاِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَیْشٍ اَحْنَاہُ عَلٰی وَلَدٍ فِیْ صِغَرِہٖ وَاَرْعَاہُ عَلٰی زَوْجٍ فِیْ ذَاتِ یَدِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۲۹۴۲:۔ وَعَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تَرَکْتُ بَعْدِیْ فِتْنَۃً اَضَرَّ عَلَی الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۲۹۴۳:۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْیَا حُلْوَۃٌ خَضِرَۃٌ وَّاِنَّ اللّٰہَ مُسْتَخْلِفُکُمْ فِیْھَا فَیَنْظُرُ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاتَّقُوا الدُّنْیَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَۃِ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ کَانَتْ فِی النِّسَاءِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۲۹۴۰۔ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمام دنیا متاع ہے، اور دنیا کی بہتر متاع[1] نیک بخت عورت ہے۔ (مسلم)

۲۹۴۱۔ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اونٹوں پر سوار ہونے والی عورتوں میں سے بہترین عورتیں[2]، قریش کی نیک بخت عورتیں ہیں جو چھوٹے بچوں پر نہایت شفیق اور شوہر کے مال کی محافظ اور نہایت امین ہوتی ہیں۔ (متفق علیہ)

۲۹۴۲۔ اور اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے اپنے پیچھے کوئی فتنہ نہیں چھوڑا کہ مردوں کو عورتوں سے زیادہ ضرر کرتا ہو۔ (بخاری مسلم)

۲۹۴۳۔ اور ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا سبز شیرین ہے اور تحقیق اللہ تم کو دنیا میں خلیفہ کرنے والا ہے، پس دیکھتا ہے کہ کس طرح عمل کرتے ہو، پس دنیا سے اور عورتوں سے بچو، پس تحقیق اول فتنہ[3] بنی اسرائیل کا تھا بسبب عورتوں کے۔ (مسلم)

www.kitabosunnat.com

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ہو یا سوراخ دار کان والی کالی کلوٹی بہتر ہے، گوری چٹی خوبصورت عورت سے جو دیندار نہ ہو۔ اس حدیث کی تصدیق آگے چل کر ہوتی ہے جب انسان تجربہ اٹھاتا ہے اور پہلے پہل تو جوانی کے اُمنگ میں خوبصورت ہی بہتر معلوم ہوتی ہے۔ (حاشیہ صفحہ ہذا) [1] اور دنیا کی بہتر متاع نیک بخت عورت ہے الخ نیک بخت عورت اسی واسطے بہتر ٹھہری کہ خدا اور رسول کا حکم مانتی ہے اپنے خاوند کی تابعدار رہتی ہے اس کے خلاف مرضی نہیں کرتی گھر کو سنبھالتی ہے اپنے آرام پر خاوند کے آرام کو مقدم رکھتی ہے تو مرد کی زندگی بخوبی بسر ہوتی ہے۔ [2] بہترین عورتیں الخ یعنی عرب کی سب عورتوں میں قریش کی عورتیں بہتر ہیں ام ہانی علی مرتضیٰ کی بہن بیوہ ہو گئی تھیں، حضرتؐ نے چاہا کہ ان سے نکاح کریں ام ہانی نے کہا کہ یا حضرتؐ آپ میرے نزدیک تمام خلق سے زیادہ پیارے ہیں میرے لڑکے نہایت چھوٹے چھوٹے ہیں میں نہیں چاہتی کہ آپ کے بستر پر وہ روئیں چلائیں اور میں بوڑھی بھی ہو گئی ہوں یعنی ان کی وجہ سے میں نکاح بھی نہیں کر سکتی تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی اور تمام قریش کی عورتوں کی تعریف کی اور ام ہانی کا عذر پسند فرمایا معلوم ہوا کہ عورت میں یہی بڑی خوبی ہے کہ دردولی ہو اور لڑکوں کو اچھی طرح پالے اور اپنے خاوند کے مال کو ضائع نہ ہونے دے۔ (باقی بر صفحہ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۲۹۴۴:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلشُّؤْمُ فِی الْمَرْاَۃِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ، مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ، وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَلشُّؤْمُ فِیْ ثَلَاثَۃٍ فِی الْمَرْاَۃِ وَالْمَسْکَنِ وَالدَّابَّۃِ،

۲۹۴۵:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا کُنَّا قَرِیْبًا مِّنَ الْمَدِیْنَۃِ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ حَدِیْثُ عَھْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَبِکْرًا اَمْ ثَیِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَیِّبٌ قَالَ فَھَلَّا بِکْرًا تُلَاعِبُھَا وَتُلَاعِبُکَ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَھَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ اَمْھِلُوْا حَتّٰی نَدْخُلَ لَیْلًا اَیْ عِشَآءً لِکَیْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَۃُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِیْبَۃُ، مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۲۹۴۶:۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَۃٌ حَقٌّ عَلَی اللّٰہِ عَوْنُھُمْ اَلْمُکَاتَبُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْاَدَآءَ وَالنَّاکِحُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْعَفَافَ وَالْمُجَاھِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ۔

۲۹۴۴- اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نحوست، عورت گھر اور گھوڑے میں ہے، (بخاری ومسلم)
اور ایک روایت میں یوں ہے، کہ نحوستؔ تین چیزوں میں ہوتی ہے، عورت، مکان اور جانور میں۔

۲۹۴۵- اور جابرؓ سے روایت ہے، کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد میں تھے، پس جب کہ ہم پھرے ہم مدینہ کے نزدیک ہوئے، میں نے کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نیا بیاہا ہوا ہوں، کہا تو نے نکاح کیا ہے میں نے کہا ہاں فرمایا کنواری ہے یا خاوند کر چکی ہے میں نے کہا بلکہ خاوند کر چکی ہے، تو فرمایا تو نے کنواری سے کیوں نہ نکاح کیا کہ تو اس سے کھیلتا وہ تجھ سے کھیلتی پس جب ہم آئے ہم نے ارادہ کیا کہ اپنے گھروں میں داخل ہوں حضرتؐ نے فرمایا ٹھہر جاؤؔ تاکہ ہم رات کو داخل ہوں تاکہ کنگھی کرے عورت پراگندہ بالوں والی اور بال زیر ناف کے لے لے، وہ عورت کہ اس کا خاوند غائب تھا۔ (بخاری ومسلم)

فصل دوسری

۲۹۴۶- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین شخص ہیں کہ ان کی اللہ تعالیٰ پر مدد لازم ہےؔ ایک تو وہ مکاتب جو کتابت کے بدل ادا کرنے کا ارادہ کرتا ہے اور دوسرے وہ نکاح کرنے والا جو زنا سے بچنے کا ارادہ رکھتا ہو اور تیسرا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔ (ترمذی ونسائی وابن ماجہ)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ۳؎ اول فتنہ بنی اسرائیل کا تھا بسبب عورتوں کے الخ یعنی مردوں کے حق عورتوں کے برابر کوئی بلا اور فتنہ نہیں ہے اس واسطے کہ ان کا نظر کرنا اور حرام کاری اور ان کی اطاعت دین میں خلل ڈالتی ہے غرض کہ اکثر فساد عورتوں کے سبب سے ہوتے ہیں اس واسطے حضرت صلعم کو زیادہ تشویش تھی۔ (حاشیہ صفحہ ہذا) ۱؎ نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے الخ اس حدیث سے ویسی نحوست مراد نہیں جیسا کہ جاہلوں کا اعتقاد ہے بلکہ یہ حدیث بطریق فرض کے ہے یعنی اگر کسی چیز میں نحوست ممکن ہوتی تو ان چیزوں میں ہوتی چنانچہ یہی مطلب دوسری حدیث میں موجود ہے جس کو سعد بن ابی وقاصؓ نے روایت کیا ہے کہ عورت میں نامبارکی یہ ہے کہ بدمزاج ہو اور گھوڑے کی نامبارکی یہ ہے کہ شریر اور بدذات ہو اور گھر کی نامبارکی یہ ہے کہ تنگ ہو اور اس کا ہمسایہ بد ہو۔ ۲؎ تاکہ ہم رات کو داخل ہوں الخ اور جس حدیث میں سفر سے رات کو گھر آنے سے روکا ہے اس میں (باقی بر صفحہ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹۴۷:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوْهُ إِنْ لَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيْضٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۲۹۴۸:۔ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَإِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

۲۹۴۹:۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَالِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْأَبْكَارِ فَإِنَّهُنَّ أَعْذَبُ أَفْوَاهًا وَّأَنْتَقُ أَرْحَامًا وَّأَرْضٰى بِالْيَسِيْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مُرْسَلًا۔

۲۹۴۷- اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ وہ شخص کہ تم اس کے دین سے اور خلق سے راضی ہو تمہاری طرف پیغام کا نکاح بھیجے[1] پس اس سے نکاح کرو اگر نکاح نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ ہوگا، اور بڑا فساد۔ (ترمذی)

۲۹۴۸- اور معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ اس عورت سے نکاح[2] کرو کہ خاوند کو دوست رکھے اور بہت جننے والی ہو اس لیے کہ تحقیق میں فخر کروں گا بسبب تمہارے بہتایت کے اور امتوں پر (ابوداؤد، نسائی)

۲۹۴۹- اور عبد الرحمٰن بن سالم بن عتبہ بن عویم بن ساعدہ انصاری سے روایت ہے کہ اپنے باپ سے نقل کی، انہوں نے عبد الرحمٰن کے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر کنواریوں کے ساتھ نکاح کرنا لازم ہے اس لیے کہ وہ از روئی منہ کے شیریں ہوتی ہیں اور بہت[3] بچے جنتی ہیں اور بہت[4] راضی ہوتی ہیں تھوڑے کے ساتھ ابن ماجہ (بطریق ارسال)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) بلا اطلاع یکایک آنا مراد ہے اور جب پہلے سے خبر دے چکا ہو تو رات کو آنا منع نہیں ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر ثیبہ سے نکاح کرنے میں کوئی مصلحت نہ ہو باکرہ ثیبہ سے افضل ہے۔ [۳] اللہ تعالیٰ پر مدد لازم ہے الخ یعنی بمقتضائے اس کے وعدہ کے اللہ تعالیٰ پر کوئی بات لازم نہیں ہے (حاشیہ صفحہ ہذا) [۱] پس اس سے نکاح کرو الخ کیونکہ اگر ساری باتیں عمدہ دیکھو گے تو خاوند کا ملنا مشکل ہو جائے گا اور بہت سی عورتیں بغیر خاوندوں کے رہ جائیں گی اور زنا اور بدکاری میں مبتلا ہوں گی اس سے زیادہ آفت کونسی ہوگی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کفایت میں جو بڑی بات دیکھنے کی ہے وہ یہی ہے کہ آدمی دیندار ہو اور اس کے عادات اور اخلاق اچھے ہوں گو خاندان اور قوم کوئی ہو۔ امام ابن قیمؒ نے زاد المعاد میں یہی تحقیق کی ہے اور یہی حق ہے۔ انہوں نے مضبوط دلائل سے کفو کے اعتبار کو اڑا دیا ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ کفایت میں صرف دین کا اعتبار ہے نہ کسی اور بات کا، پھر مسلمان عورت کا کافر اور مشرک مرد سے نکاح نہ کیا جائے اور نہ کافرہ اور مشرکہ عورت کا مسلمان مرد سے اور جس کو زیادہ تحقیق کا دیکھنا منظور ہو وہ زاد المعاد میں دیکھے اور شاہ ولی اللہؒ نے حجۃ اللہ میں لکھا ہے کہ اس حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ کفو کا اعتبار نہیں ہے اور کفو کے اعتبار کو شریعت کیونکر اٹھا سکتی ہے جبکہ طوائف ناس اسی امر پر پیدا کیے گئے ہیں اور کفو میں طعن کرنے کو قتل سے زیادہ برا سمجھتے ہیں اور لوگ اپنے اپنے مرتبوں پر ہیں اور شریعتیں ایسی باتوں کو بیکار نہیں چھوڑتیں اور حضرت عمرؓ نے فرمایا میں البتہ عورتوں کو روک دوں گا کہ غیر کفو میں نکاح نہ کیا کریں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی منشا یہ ہے اپنی کفو میں جس شخص کا دین اور خلق اچھا ہو اور وہ نکاح کی درخواست کرے تو اس کی کمی مال یا پراگندہ حال کی طرف نظر نہ کریں مگر ہم ابن قیمؒ کی رائے کو یہاں ترجیح دیتے ہیں کیونکہ ان کے قول پر سوائے اس کے اور مضبوط دلائل ہیں جن کے بیان کا یہ محل نہیں۔ [۲] اس عورت سے نکاح کرو الخ یہ بات کہ عورت جننے والی ہے اس کے خاندان سے معلوم (باقی صفحہ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۹۵۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ۔

۲۹۵۱: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ طَاهِرًا مُّطَهَّرًا فَلْيَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ۔

۲۹۵۲: وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ يَقُوْلُ مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللّٰهِ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ اِنْ اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِنْ نَظَرَ اِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَاِنْ اَقْسَمَ عَلَيْهَا اَبَرَّتْهُ وَاِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهِ رَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ۔

فصل تیسری

۲۹۵۰- ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں دیکھی ہوگی تو نے اسے سامع کوئی ایسی چیز جو دو شخصوں کے درمیان اور بہت محبت کرنے والی ہو نکاح سے[1]۔

۲۹۵۱- اور انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ارادہ کرے کہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے پاک اور پاکیزہ کیا گیا، پس چاہیئے کہ نکاح کرے[2] آزاد بیویوں سے۔

۲۹۵۲- اور ابی امامہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن نے اللہ تعالیٰ سے تقویٰ کے بعد جو چیز سب سے بہتر اپنے لیے حاصل کی وہ نیک بخت بیوی ہے اگر اس کو حکم کرے تو اس کی فرمانبرداری کرے اور اگر اس کی طرف دیکھے تو اس کو خوش کرے اور اگر اس کو قسم دے[3] تو اس کو پورا کرے اور اگر خاوند اس سے غائب ہو تو اپنی عصمت[4] اور اس کے مال کی حفاظت کرے[5]۔ یہ تینوں حدیثیں ابن ماجہ نے نقل کیں۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ہوتی ہے بعض خاندان کی عورتیں بہت جننی ہیں بعض خاندان کی اکثر بانجھ ہوتیں ہیں۔ [۳] بہت بچے جننی ہیں الخ اس لیے کہ ان کے رحم صاف ہوتے ہیں ان میں بیماری نہیں ہوتی اگرچہ اولاد کا ہونا اللہ تعالیٰ کی قدرت سے متعلق ہے اور کبھی ثیبہ سے اولاد ہوتی ہے کنواری سے نہیں ہوتی لیکن اکثر ایسا ہی ہوتا ہے جیسا آپ نے فرمایا۔ [۴] اور بہت راضی ہوتی ہیں تھوڑے کے ساتھ الخ کیونکہ ان کو کسی اور خاوند سے سابقہ نہیں پڑا ہوتا لہٰذا خاوند جو دے اس کو بہت جانتی ہیں۔ (حاشیہ صفحہ ہذا) [۱] نکاح سے بہتر الخ یعنی اکثر دو قوموں میں یا دو شخصوں میں عداوت ہوتی ہے جب نکاح کی وجہ سے باہمی رشتہ ہو تو وہ عداوت جاتی رہتی ہے اور کبھی محبت کم ہوتی ہے تو نکاح سے زیادہ ہو جاتی ہے اور یہی سبب ہے کہ قرابت دو طرح کی ہوتی ہے، ایک قرابت نسبی دوسری قرابت سببی اور انسان کو اپنی بیوی سے بھائی بہن سے الفت ہوتی ہے جیسے اپنے بھائی بہن سے بلکہ کبھی اس سے بھی زیادہ [۲] نکاح کرے آزاد بیویوں سے الخ کیونکہ آزاد عورتیں لونڈیوں کی نسبت زیادہ لطیف اور پاک ہوتی ہیں اور ممکن ہے کہ مطلب یہ ہو کہ جو کوئی آزاد عورتوں سے نکاح کرے گا اس کی نگاہ اجنبی عورتوں کی طرف نہ اٹھے گی پس وہ اکثر گناہوں سے بچا رہے گا۔ [۳] یعنی وہ اس کو سچا کرے مثلاً قسم کھا کر لوگوں کے سامنے کہے کہ اگر میں اپنی عورت کو وہاں جانے سے روکوں تو وہ کبھی وہاں نہیں جائے گی پھر عورت ایسا ہی کرے تاکہ اس کا خاوند سچا ہو جائے بعض نے کہا مطلب یہ (باقی صفحہ اگلے)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹۵۳:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ نِصْفَ الدِّیْنِ فَلْیَتَّقِ اللّٰہَ فِی النِّصْفِ الْبَاقِیْ۔

۲۹۵۴:۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْظَمُ النِّکَاحِ بَرَکَۃً اَیْسَرُہٗ مُؤْنَۃً رَوَاھُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

۲۹۵۳۔ اور انسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت بندے نے نکاح کیا، پس تحقیق اپنا آدھا دین پورا کیا۔ پس چاہیئے کہ اللہ سے تقویٰ کرے آدھے باقی میں۔

۲۹۵۴۔ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تحقیق بڑی[1] برکت والا نکاح وہ ہے، کہ محنت میں آسان ہو۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کہ خاوند اگر کسی بات پر عورت سے قسم لے تو عورت اس قسم کو سچا کرے اور اپنی قسم کے خلاف نہ کرے۔ [۵] اپنے نفس میں الخ یعنی اپنے ستر کو محفوظ رکھے حرام کاری سے۔ [۶] اور خاوند کے مال الخ یعنی اس کو ضائع نہ کرے۔ (حاشیہ صفحہ ہذا)

[1] اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جس نکاح میں محنت کم ہوتی ہے وہ سراپا برکت ہوتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ النَّظَرِ إِلَى الْمَخْطُوْبَةِ وَبَيَانِ الْعَوْرَاتِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۹۵۵:- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۲۹۵۶:- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۲۹۵۷:- وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

باب مخطوبہ[1] کی طرف نظر کرنے کے بیان میں اور اس چیز کے بیان میں کہ اس کا چھپانا واجب ہے

فصل پہلی

۲۹۵۵۔ ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرمؐ کی طرف آیا پس کہا میں ایک عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں (انصار سے) فرمایا تو اس کی طرف دیکھ لے اس واسطے کہ انصار کی آنکھوں میں کچھ خلل ہوتا ہے[2]۔ یہ مسلم نے نقل کی۔

۲۹۵۶۔ اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت[3] عورت بدن نہ لگائے پھر اس عورت کا حال اپنے خاوند کے روبرو بیان کرے گویا کہ خاوند اس عورت کو دیکھتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۹۵۷۔ اور ابی سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا مرد عورت کے ستر کی طرف نہ دیکھے اور عورت مرد کے ستر کی طرف نہ دیکھے اور مرد، مرد کے ساتھ ننگے ہو کر ایک کپڑے میں جمع نہ ہوں، اور عورت عورت کے ساتھ ننگی ہو کر جمع نہ ہو، ایک کپڑے میں۔ (مسلم)

---

[1] مخطوبہ کی طرف یعنی جس کو نکاح کا پیغام دیا ہو۔ [2] کچھ خلل ہوتا ہے الخ معلوم ہوا کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ کرے اس کو دیکھ لے تاکہ آخر کو افسوس نہ کرنا پڑے اور طلاق کی نوبت نہ پہنچے اور اسی سبب سے نقصان بیان کر دینا درست ہے یہی قول اہلحدیث اور شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور اکثر علماء کا ہے کہ جس عورت سے نکاح کرنا مقصود ہو اس کو دیکھنا درست ہے اور امام مالک نے کہا عورت کے اذن سے دیکھنا درست ہے۔ اور ان سے ایک روایت یہ ہے کہ مطلقاً دیکھنا درست نہیں ہے لیکن یہ قول ان کا مخالف حدیث کے ہے مقبول اور لائق ماننے کے نہیں ہے [3] عورت عورت سے بدن نہ لگائے الخ غور کرنا چاہیئے کہ شریعت میں کتنی دوراندیشی ہے چنانچہ اسی واسطے اجنبی عورت کے ساتھ سفر اور تنہائی شرع میں منع ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹۵۸۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا لَا يَبِيْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَاَةٍ ثَيِّبٍ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ نَاكِحًا اَوْ ذَا مَحْرَمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۲۹۵۹۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَآءِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۲۹۶۰۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اسْتَاْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجَامَةِ فَاَمَرَ اَبَا طَيْبَةَ اَنْ يَّحْجُمَهَا قَالَ حَسِبْتُ اَنَّهٗ كَانَ اَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ اَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۲۹۶۱۔ وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۲۹۵۸۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خبردار ہو کہ مرد ثیب عورت کے نزدیک شب نہ گزارے مگر یہ کہ نکاح کرنے والا ہو یا محرم[۱]۔ (مسلم)

۲۹۵۹۔ اور عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا تم عورتوں پر داخل ہونے سے بچو، پس ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ خبر دیجئے دیور، جیٹھ کے داخل ہونے سے؟ آپؐ نے فرمایا دیور، جیٹھ موت[۲] ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۹۶۰۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ ام سلمہؓ نے رسول اکرمؐ سے اجازت مانگی سینگی کھچوانے کی پس ابوطیبہ کو حکم کیا کہ ام سلمہ کی سینگی کھینچے، جابرؓ نے کہا، میں گمان[۳] کرتا ہوں کہ ابوطیبہؓ ام سلمہؓ کے بھائی تھے، دودھ شریک یا نابالغ لڑکے تھے۔ (مسلم)

۲۹۶۱۔ اور جریرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، حکم نظر ناگہاں کا پس مجھ کو حکم کیا کہ میں اپنی نظر پھیروں (مسلم)

---

[۱] یا محرم الخ بیگانی عورت کے پاس مرد کو رہنا اور خلوت کرنا حرام ہے خواہ رات ہو خواہ دن کنواری عورت ہو یا بیاہی ہوئی یا بیوہ لیکن اس حدیث میں کنواری عورت کے پاس رہنے سے صاف منع نہیں فرمایا اس واسطے کہ اکثر عادت یوں ہے کہ کنواری کے پاس اجنبی مرد نہیں رہتا اور عورت کا محرم وہ مرد ہے جس کے ساتھ اس کا کبھی نکاح درست نہ ہو۔ جیسے باپ، بھائی، چچا، بھتیجا، بھانجا بیٹا، نواسہ، پوتا، عورت کا اپنے خاوند یا محرم کے سوائے کسی کے ساتھ تنہا ہونا حرام ہے پس واسطے کہ اس میں بڑے بڑے فساد ہیں [۲] دیور جیٹھ موت ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاوند کے رشتہ داروں کو جیسے دیور جیٹھ کو خلوت میں عورت کے پاس رہنا بغیر شرعی پردے کے عورت کے سامنے آنا درست نہیں [۳] گمان کرتا ہوں الخ طیبیؒ نے کہا علاج کے لیے عورت کے تمام بدن کو اجنبی کا دیکھنا جائز ہے اور جابرؓ کو یہ مسئلہ معلوم نہ ہو گا اس لیے یہ وجہ بیان کی کیونکہ یہ ضرورت سے دیکھنا ہے اور ضرورت کے وقت ایسا جائز ہے جیسے قاضی اور گواہ کو عورت کا دیکھنا درست ہے اسی طرح طبیب کو اس مقام کا دیکھنا درست ہے جہاں علاج کے لیے دیکھنے کی ضرورت ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹۶۳:- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْاَۃَ تُقْبِلُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْطَانٍ وَتُدْبِرُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْطَانٍ اِذَا اَحَدُکُمْ اَعْجَبَتْہُ الْمَرْاَۃُ فَوَقَعَتْ فِیْ قَلْبِہٖ فَلْیَعْمِدْ اِلٰی امْرَاَتِہٖ فَلْیُوَاقِعْھَا فَاِنَّ ذٰلِکَ یَرُدُّ مَا فِیْ نَفْسِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۲۹۶۴:- عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اَحَدُکُمُ الْمَرْاَۃَ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی مَا یَدْعُوْہُ اِلٰی نِکَاحِھَا فَلْیَفْعَلْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ،

۲۹۶۵:- وَعَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَطَبْتُ امْرَاَۃً فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ نَظَرْتَ اِلَیْھَا قُلْتُ لَا قَالَ فَانْظُرْ اِلَیْھَا فَاِنَّہٗ اَحْرٰی اَنْ یُّؤْدَمَ بَیْنَکُمَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ۔

۲۹۶۳- اور جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا تحقیق عورت شیطان کی صورت میں آتی ہے اور شیطان کی صورت میں جاتی ہے[۱]، جس وقت تم میں سے کسی کو ایک عورت خوش لگے پس اس کے دل میں محبت آئے پس چاہیئے کہ اپنی عورت کی طرف قصد کرے پس اس سے صحبت کرے پس تحقیق یہ اس چیز کو دُور کر دیگا جو اسکے دل میں ہے (مسلم)

فصل دوسری

۲۹۶۴- جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو اس کو چاہیئے کہ اگر ممکن ہو تو اس عورت کو ایک نظر دیکھ لے۔ (ابوداؤد)

۲۹۶۵- اور مغیرہؓ بن شعبہ سے روایت ہے کہ میں نے منگنی کا ارادہ کیا ایک عورت سے پس مجھے پیغمبر خدا نے کہا کیا تو نے اس عورت کی طرف دیکھا ہے میں نے کہا نہیں فرمایا پس تو اس کی طرف دیکھ پس تحقیق دیکھنا لائق تر ہے ساتھ اس کے کہ تمہارے درمیان الفت ڈالی جائے[۳] (روایت کیا اس کو احمد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی نے)۔

---

[۱] اور شیطان کی صورت میں جاتی ہے یعنی عورت کا آنا جانا شیطان کی صورت میں یہ ہے کہ لذاتِ جماع کو یاد دلاتی ہے اور یہ شیطان کا اثر ہے [۲] یہ اس چیز کو دور کر دے گا یعنی بیگانی عورت کی اگر دل میں محبت آئے تو اس کا کامل علاج یہی ہے کہ اپنی بیوی سے صحبت کرے اگر ایک بار یا دو بار سے خیال چلا گیا تو بہتر ہے نہیں تو کئی بار صحبت کرے تو اس کا خیال بالکل دفع ہو جائے گا عشق کی حکیم لوگ جماع ہی دوا لکھتے ہیں اس واسطے کہ شہوت کا سبب منی کی زیادتی ہے جب صحبت کی تو منی کم ہو گئی اور شہوت اور عشق بھی دور ہو گا۔ حضرت نے یہ دوا اس واسطے فرمائی کہ کہیں حرام میں گرفتار نہ ہو جائے [۳] تمہارے درمیان الفت ڈالی جائے یعنی ابن ماجہ نے زیادہ کیا پھر مغیرہ نے اپنی موافقت کا حال اس عورت سے بیان کیا یعنی حضرت نے جو فرمایا تھا ویسا ہی ہوا اور اس عورت سے خوب موافقت رہی لیکن افسوس ہے کہ اس زمانہ میں جیسے مسلمانوں نے اور سنتوں کو چھوڑ دیا ہے اس کو بھی چھوڑ دیا ہے ——— جس لڑکی کا نکاح کرنا چاہتے ہیں اس کو سات کوٹھڑیوں کے اندر چھپاتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹۶۶:۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِمْرَاَۃً فَاَعْجَبَتْہُ فَاَتٰی سَوْدَۃَ وَھِیَ تَصْنَعُ طِیْبًا وَعِنْدَھَا نِسَآءٌ فَاَخْلَیْنَہٗ فَقَضٰی حَاجَتَہٗ ثُمَّ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ رَاٰی اِمْرَاَۃً تُعْجِبُہٗ فَلْیَقُمْ اِلٰی اَھْلِہٖ فَاِنَّ مَعَھَا مِثْلَ الَّذِیْ مَعَھَا رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ۔

۲۹۶۷:۔ وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمَرْاَۃُ عَوْرَۃٌ فَاِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَھَا الشَّیْطَانُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۲۹۶۸:۔ وَعَنْ بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ یَا عَلِیُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَۃَ النَّظْرَۃَ فَاِنَّ لَکَ الْاُوْلٰی وَلَیْسَتْ لَکَ الْاٰخِرَۃُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ۔

۲۹۶۶۔ اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عورت پر نظر پڑی پس وہ حضرتؐ کو[1] خوش لگی[1]، پس حضرت سودہؓ کے پاس آئے اور خوشبوئی بنا رہی تھیں اور ان کے پاس عورتیں تھیں پس عورتوں نے آپ کے لیے تنہائی کردی پس حضرت نے اپنی حاجت پوری کی پھر حضرت نے فرمایا جو شخص کسی عورت کو دیکھے کہ اس کو خوش لگے پس چاہیئے کہ اپنی بیوی کی طرف آئے اس لیے کہ تحقیق ان کی بیوی کے ساتھ ہے اس چیز کی مانند کہ اس عورت کے ساتھ ہے (دارمی)

۲۹۶۷۔ اور اس سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ سے نقل کی، فرمایا عورت ستر ہے پس جب کہ نکلتی ہے اس کو شیطان اچھا کر دکھاتا ہے۔ (ترمذی)

۲۹۶۸۔ اور بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا علیؓ کے لیے اے علی نظر کے پیچھے نظر ڈال، اس لیے کہ تیرے لیے معاف ہے پہلی نظر[2] اور تیرے لیے دیکھنا جائز نہیں دوسری بار (احمد و ترمذی و ابوداؤد و دارمی)

حاشیہ صفحہ ہٰذا لہا کو تو کیا دلہا کے عزیز و اقربا بھی دلہن کے سایہ تک کو نہیں دیکھ سکتے اور نکاح کیا کرتے ہیں گویا اندھے شکار کرتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ میاں کو بی بی سے رغبت نہیں ہوتی چند ہی روز میں لڑائی شروع ہوتی ہے اور طلاق تک نوبت پہنچتی ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اللھم اغفر لنا اجمعین ۔ ؎۱ پس وہ حضرت کو خوش لگی الخ آپ کو اس عورت کا خوش لگنا بتقضائے طبیعت کے تھا جس سے انسان پاک نہیں ہو سکتا اور یہ پہلی نظر تھی جو اچانک پڑ گئی اور معاف ہے اور یہ آپ کی نظر کا اس عورت پر واقع ہونا بھی ایک شرعی حکم کا سبب بن گیا جیسے نماز میں بھولنا آپ کا اس لیے تھا کہ آپ امت کے لیے ایک راہ نکالیں اور سہو کے بارے میں آپ نے فرمایا میں بھولتا ہوں یا بھولایا جاتا ہوں تاکہ اپنی امت کے لیے ایک راہ پیدا کروں یعنی اور لوگوں کا بھولنا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ شیطان ان پر غالب ہوتا ہے اور خدا کی یاد سے غافل کر دیتا ہے اور پیغمبر خدا پر شیطان کا کچھ زور نہ چلتا تھا بلکہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی آپ کے بھولنے یا بھلا دینے میں یہ حکمت تھی کہ امت کو سہو کے مسائل معلوم ہو جائیں اگر آپ نماز میں نہ بھولتے تو لوگوں کو یہ مسئلے کیونکر معلوم ہوتے اسی طرح اس دیکھنے میں بھی آپ کی یہی حکمت تھی کہ امت کے لیے ایک راہ کھل جائے ؎۲ تیرے لیے معاف ہے پہلی نظر الخ یعنی بلا قصد ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۲۹۶۹:۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَوَّجَ أَحَدُكُمْ عَبْدَهُ أَمَتَهُ فَلَا يَنْظُرَنَّ إِلَى عَوْرَتِهَا وَفِي رِوَايَةٍ فَلَا يَنْظُرَنَّ إِلَى مَا دُونَ السُّرَّةِ وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ رَوَاهُ أَبُودَاوٗدَ۔

۲۹۷۰:۔ وَعَنْ جَرْهَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُودَاوٗدَ۔

۲۹۷۱:۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ لَا تُبْرِزْ فَخِذَكَ وَلَا تَنْظُرْ إِلَى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ رَوَاهُ أَبُودَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۲۹۷۲:۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَعْمَرٍ وَفَخِذَاهُ مَكْشُوفَتَانِ قَالَ يَا مَعْمَرُ غَطِّ فَخِذَيْكَ فَإِنَّ الْفَخِذَيْنِ عَوْرَةٌ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۲۹۷۳:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّيَ فَإِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ إِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِينَ يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى أَهْلِهِ فَاسْتَحْيُوهُمْ وَأَكْرِمُوهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۲۹۶۹۔ اور عمرو بن شعیبؓ سے روایت ہے کہ اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے نقل کی اس نے نبی اکرمؐ سے فرمایا جس وقت ایک تمہارا نکاح کر دے اپنے غلام کا اپنی لونڈی سے پس اس چیز کی طرف نہ دیکھے اور ایک روایت میں ہے پس اس چیز کی طرف نہ دیکھے کہ ناف کے نیچے اور زانو کے اُوپر ہے۔ (ابوداؤد)

۲۹۷۰۔ اور جرہدؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تو نے نہیں جانا کہ تحقیق ران ستر ہے[1] (ترمذی)

۲۹۷۱۔ اور علیؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا اے علیؓ اپنے ران نہ کھول اور نہ زندے کی ران کی طرف دیکھ، اور نہ مردے کی ران۔ (ابوداؤد وابن ماجہ)

۲۹۷۲۔ اور محمد بن جحشؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ گزرے معمرؓ پر اس حال میں اس کی دونوں رانیں کھلی ہوئی تھیں۔ فرمایا اے معمر اپنی رانوں کو ڈھانک، اس لیے کہ تحقیق رانیں ستر ہے۔ (شرح السنۃ)

۲۹۷۳۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ننگے ہونے سے بچو اس لیے کہ تحقیق تمہارے ساتھ وہ ہیں جو تم سے جدا نہیں ہوتے مگر پاخانہ کے وقت اور اس وقت کہ اپنی بیوی سے صحبت کرے پس ان سے حیا کرو اور ان کی تعظیم کرو[2]۔ (ترمذی)

---

[1] ران ستر ہے الخ بخاری نے اپنی صحیح میں جرہد کی حدیث پر عمل کرنے کو یعنی ران کو ستر میں داخل کرنے کو احوط کہا ہے لیکن حضرت عائشہؓ کی حدیث متفق علیہ ہے جس میں صاف مذکور ہے کہ آپ نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کے سامنے دونوں رانوں کو کھولے رکھا اور وہ حدیث باب کی ان سب حدیثوں سے صحیح اور مقدم ہے اور اس سے صاف ثابت ہے کہ ران ستر نہیں ہے [2] اور ان کی تعظیم کرو الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بلا ضرورت ستر کا کھولنا جائز نہیں ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹۷۴: ۔ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَيْمُونَةُ إِذْ أَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَيْسَ هُوَ أَعْمٰى لَا يُبْصِرُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَعَمْيَاوَانِ أَنْتُمَا أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ ۔

۲۹۷۵: ۔ وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَرَأَيْتَ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ خَالِيًا قَالَ فَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيٰى مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ۔

۲۹۷۴ ۔ اور ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ وہ اور میمونہؓ رسول اکرم کے پاس تھیں کہ ناگہاں ابن ام مکتوم آئے، پھر حضرتؐ کے پاس آئے پس رسول خداؐ نے فرمایا ان دونوں بیبیوں کو کہ اس سے پردہ کرو (ام سلمہؓ کہتی ہیں) پس میں نے کہا یا رسول اللہ کیا وہ اندھا نہیں کہ ہم کو نہیں دیکھتا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آیا پس[1] تم دونوں اندھی ہو، کیا تم دونوں نہیں دیکھتیں ۔ (احمد و ترمذی و ابوداؤد)

۲۹۷۵ ۔ اور بہز بن حکیمؓ سے روایت ہے کہ اپنے باپ سے نقل کی اور حکیم نے بہز کے دادا سے کہ اس نے کہا رسول اللہ نے فرمایا تو اپنے ستر کو ڈہانک[2]، مگر اپنی بیوی یا لونڈی سے، میں نے کہا یا رسول اللہ مجھ کو خبر دو جس وقت کہ آدمی تنہا ہو، آپ نے فرمایا پس اللہ تعالیٰ زیادہ لائق ہے کہ اس سے شرم[3] کی جائے ۔ (ترمذی و ابوداؤد)

---

[1] آیا پس تم دونوں اندھی ہو الخ بعض نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ عورت کو بھی پرائے مرد کی طرف دیکھنا حرام ہے اور بعض نے اس کو فتنہ کی حالت میں خاص کیا ہے اس لیے کہ صحیح حدیثوں میں عورت کا اجانب کی طرف نظر کرنا ثابت ہے

[2] تو اپنے ستر کو ڈہانک الخ یعنی قبل اور دُبر کو اور بعض نے کہا ہے ران کو بھی بعض نے کہا ہے ناف کو بھی بعض نے کہا ہے گھٹنوں کو بھی [3] کہ اس سے شرم کی جائے الخ تو آپ نے کسی طرح کشف عورت کی اجازت نہ دی اب جو لوگ حمام میں نہلانے والوں یا حجام کے سامنے ننگے ہو جاتے ہیں یا عورتیں ایک دوسرے کے سامنے ننگی ہو جاتی ہیں یہ شرع کی رو سے بالکل منع ہے اور حاکم وقت کو اس پر سزا دینا چاہیئے اگرچہ تنہائی میں ننگے ہونا درست ہے مگر ضرورت سے جیسے نہاتے وقت یا حاجت کے وقت یہ نہیں کہ بلا ضرورت ننگے ہو کر بیٹھے اللہ تعالیٰ سے اور فرشتوں سے شرم کرنا چاہیئے سبحان اللہ جیسے شرم و حیا اسلام میں ہے کسی دین میں نہیں ہے یہود اور نصاریٰ ایک دوسرے کے سامنے ننگے نہاتے ہیں اور مشرکین جاہلیت کے وقت ننگے ہو کر طواف اور عبادت کیا کرتے تھے اور اب بھی یہ رسم ہندوؤں میں موجود ہے مگر اسلام نے ان سب بے حیائی کی باتوں کو رد کر دیا اور تہذیب اور حیا اور شرم سکھلائی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۲۹۷۶:۔ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطٰنُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۔

۲۹۷۷:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلِجُوا عَلَى الْمُغِيبَاتِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ أَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ قُلْنَا وَمِنْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَمِنِّي وَلٰكِنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِي فَأَسْلَمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ،

۲۹۷۸:۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى فَاطِمَةَ بِعَبْدٍ قَدْ وَهَبَهُ لَهَا وَعَلَى فَاطِمَةَ ثَوْبٌ إِذَا قَنَّعَتْ بِهِ رَأْسَهَا لَمْ يَبْلُغْ رِجْلَيْهَا وَإِذَا غَطَّتْ بِهِ رِجْلَيْهَا لَمْ يَبْلُغْ رَأْسَهَا فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَلْقَى قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكِ بَأْسٌ إِنَّمَا هُوَ أَبُوكِ وَغُلَامُكِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۹۷۹:۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ

۲۹۷۶۔ اور عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی فرمایا کہ کوئی خلوت میں جمع نہیں ہوتا اجنبیہ عورت کے ساتھ مگر ان کا تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ (ترمذی)

۲۹۷۷۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ سے نقل کی فرمایا ان عورتوں پر نہ داخل ہو کہ ان کے خاوند غائب ہیں اس لیے کہ شیطان جاری ہوتا ہے تمہارا ایک خون کی جگہ جاری ہونے میں ہم نے کہا یا رسول اللہ آپ میں بھی جاری ہوتا ہے فرمایا مجھ میں بھی جاری ہوتا ہے لیکن اللہ نے میرے شیطان پر مدد کی ہے پس میں سلامت رہتا ہوں۔ (ترمذی)

۲۹۷۸۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہؓ کے پاس آئے اس حال میں کہ ان کے پاس غلام تھا کہ حضرت نے غلام بخشا تھا فاطمہؓ کو اور حضرت فاطمہؓ پر کپڑا تھا جس وقت کہ اس سے اپنا سر ڈھانکتیں تو ان کے پاؤں تک نہ پہنچتا اور جس وقت کہ اس کے ساتھ پاؤں ڈھانکتیں ان کے سر تک نہ پہنچتا جب رسول اللہ نے دیکھا اس مشقت کو کہ فاطمہؓ پاتی ہیں۔ فرمایا تحقیق تجھ پر مضائقہ نہیں، سوائے اس کے کہ وہ تیرا باپ اور غلام ہے۔ (ابوداؤد)

فصل تیسری

۲۹۷۹۔ ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور گھر میں ایک مخنث تھا۔ پس اس

لہ جاری ہوتا ہے الخ یعنی اس کا تصرف اور وسوسہ اس تمام رگ و پوست میں سرایت کرتا ہے اور حدیث میں ان عورتوں کو خاص کیا جن کے خاوند غیر حاضر ہیں حالانکہ سب نامحرم عورتوں سے خلوت ناجائز ہے اس لیے کہ وہ صحبت کی بہت مشتاق ہوتی ہیں اور وہاں فتنہ کا زیادہ اندیشہ ہے ۔ لہ اور غلام ہے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کا غلام عورت کا محرم ہے جب تک اس کا غلام رہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُخَنَّثٌ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُمَيَّةَ اَخِيْ اُمِّ سَلَمَةَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ لَكُمْ غَدًا الطَّائِفَ فَاِنِّيْ اَدُلُّكَ عَلَى ابْنَةِ غَيْلَانَ فَاِنَّهَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۲۹۸۰: وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَمَلْتُ حَجَرًا ثَقِيْلًا فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ سَقَطَ عَنِّيْ ثَوْبِيْ فَلَمْ اَسْتَطِعْ اَخْذَهٗ فَرَاٰنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ خُذْ عَلَيْكَ ثَوْبَكَ وَلَا تَمْشُوْا عُرَاةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۲۹۸۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا نَظَرْتُ اَوْ مَا رَاَيْتُ فَرْجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ، رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

نے عبداللہ بن ابی امیہؓ سے کہا کہ ام سلمہؓ کا بھائی تھا۔ اے عبداللہ اگر اللہ نے تمہارے لیے کل طائف فتح کیا، تو میں تجھ کو بتلا دوں گا غیلان کی بیٹی، پس تحقیق[1] وہ آتی ہے چار کے ساتھ اور جاتی ہے آٹھ کے ساتھ، پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر یہ مخنث نہ داخل ہوا[2] کریں۔ (بخاری و مسلم)

۲۹۸۰۔ اور مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک بھاری پتھر اٹھایا پس میں چلتا تھا کہ میرے بدن سے میرا کپڑا گر[3] پس میں اس کو نہ پکڑ سکا، پس مجھ کو رسول خدا[4] نے دیکھا، پس مجھ سے فرمایا اپنے اوپر اپنا کپڑا لے، اور تم ننگے نہ چلا کرو۔ (مسلم)

۲۹۸۱۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نظر کی، یا کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ستر کبھی نہیں[5] دیکھا۔ (ابن ماجہ)

---

[1] پس تحقیق وہ آتی ہے چار کے ساتھ الخ یعنی جب سامنے آتی ہے تو چار بٹیں اس کے پیٹ سے نمودار ہوتی ہیں اور جب پیٹھ موڑتی ہے تو وہی چار بٹیں دونوں طرف سے ظاہر ہو کر آٹھ ہو جاتی ہیں مطلب یہ ہے کہ یہ عورت موٹی اور پُر گوشت ہے اور عرب لوگ موٹی عورتوں کو پسند کرتے تھے [2] نہ داخل ہوا کریں الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مخنث سے پردہ کرنا ضروری ہے مخنث اس کو کہتے ہیں جو ہیجڑا اور زنانہ ہو دو طرح کا ہوتا ہے ایک تو خلقی جس کے بدن میں پیدائش سے نرمی اور اعضاء میں لوچ ہوتا ہے عورتوں کی طرح اس پر اللہ کے نزدیک کچھ گناہ نہیں۔ دوسرے جو خصیتے نکال کر بنایا جاتا ہے یہ مذموم اور ملعون ہے پہلے یہ مخنث ام المومنینؓ کے گھر میں جاتا تھا۔ اس وجہ سے کہ عورتوں سے مخنث کو تعلق نہیں ہوتا تو وہ غیر اولی الاربۃ میں داخل ہوا۔ اس کے بعد جب آنحضرتؐ نے دیکھا کہ وہ عورتوں کی تعریف کرتا ہے تو اس کو گھروں میں جانے سے منع کر دیا اس مخنث کا نام ہیئیت تھا۔ اس کے بعد آپ نے اس کو مدینہ سے نکال دیا جب حضرت عمرؓ کی خلافت ہوئی۔ تو لوگوں نے کہا اب وہ بوڑھا اور ناتواں ہو گیا ہے اور محتاج ہے تو حضرت عمرؓ نے اس کو اجازت دی کہ ہفتہ میں ایک بار جمعہ کے دن آیا کرے اور بھیک مانگ کر چلا جایا کرے اور وہاں رہے [3] میرا کپڑا گرا الخ یعنی میرا تہبند اور میں ننگا ہو گیا [4] پس مجھ کو رسول خدا نے دیکھا الخ یعنی برہنہ [5] میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ستر کبھی نہیں دیکھا الخ سبحان اللہ شرم و حیا اسی کا نام ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹۸۲ : وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَنْظُرُ اِلٰی مَحَاسِنِ اِمْرَاَۃٍ اَوَّلَ مَرَّۃٍ ثُمَّ یَغُضُّ بَصَرَہٗ اِلَّا اَحْدَثَ اللّٰہُ لَہٗ عِبَادَۃً یَجِدُ حَلَاوَتَہَا رَوَاہُ اَحْمَدُ -

۲۹۸۳ : وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَیْہِ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ -

---

۲۹۸۲ - اور ابی امامہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی کہ فرمایا کوئی مسلمان نہیں کہ اس کی نظر جا پڑے ایک عورت کے حسن و جمال کی طرف پہلی مرتبہ[1] پھر اس سے اپنی نگاہ پھیرے مگر اللہ تعالیٰ اس کے واسطے پیدا کرے ایک عبادت کہ اس کا مزا پائے گا۔ (احمد)

۲۹۸۳ - اور حسن رضؓ سے مرسلاً روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعن[2] کرتا ہے اللہ تعالیٰ ستر دیکھنے والے کو اور اس شخص کو کہ جس کا ستر دیکھا گیا ہے۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

---

[1] پہلی بار الخ یعنی بلا قصد اور جو یہ فرمایا اس کا مزا پائے گا یعنی اپنے دل میں بسبب فرمانبرداری کے حکم اپنے رب کے یہ مزا اس تلخی کا بدلہ ہے کہ صبر میں برداشت کرتا ہے [2] لعنت کرے الخ یعنی اللہ تعالیٰ نے قصداً ستر کی طرف دیکھنے والے اور دکھانے والے دونوں پر لعنت کرے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْوَلِيِّ فِي النِّكَاحِ وَاسْتِئْذَانِ الْمَرْأَةِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۹۸۴:- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكَحُ الْاَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ اِذْنُهَا قَالَ اَنْ تَسْكُتَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۲۹۸۵:- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ الثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ وَاِذْنُهَا سُكُوْتُهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ الثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَاْذِنُهَا اَبُوْهَا فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

نکاح میں ولی ہونے اور عورت سے اذن لینے کا بیان

فصل پہلی

۲۹۸۴۔ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیوہ عورت نکاح نہ کی جائے یہاں تک کہ اس کا امر طلب کیا جائے اور کنواری عورت[۲] نکاح نہ کی جائے یہاں تک کہ طلب اذن کی جائے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ اس کا اذن کس طرح ہے[۳] فرمایا چپکے رہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۹۸۵۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم نے فرمایا عورت بیوہ لائق تر ہے اپنے نفس کے ساتھ اپنے ولی سے اور کنواری لڑکی طلب اذن کی جائے اپنی ذات میں اور اس کا اذن چپ رہنا ہے اور ایک روایت میں ہے فرمایا کہ بیوہ اپنے نفس کے ساتھ لائق تر ہے اپنے ولی سے اور کنواری لڑکی طلب اذن کی جائے اور اسکا اذن چپ رہنا ہے اور ایک روایت یوں ہے کہ فرمایا عورت بیوہ لائق تر ہے اپنے نفس کے ساتھ اپنے ولی سے اور کنواری عورت طلب[۴] اذن کرے اس سے اسکا باپ اسکے نکاح کرنے میں

---

[۱] عورت کا پروانگی مانگنے کے بیان میں الخ یعنی مقدمہ نکاح میں [۲] کنواری عورت یعنی کنواری بالغہ [۳] اس کا اذن کس طرح ہے الخ یعنی وہ شرم کی وجہ سے کیسے بتلائے کی کنواری سے یوں کہا جائے کہ تیرا نکاح ہم فلاں شخص سے کرتے ہیں اگر اجازت دے تو بہتر ہے ورنہ اس کا چپ رہنا بھی اجازت ہے [۴] طلب اذن کرے الخ اسی روایت اور ابن عباس کی آئندہ روایت کے معنی شافعی ابن ابی لیلیٰ احمد اور اسحاق نے یہی کچھ کہا ہے کہ کنواری سے نکاح میں اجازت لینا ضروری ہے اور ماموں ہے اور اگر ولی باپ دادا ہے تو مستحب ہے اور اگر بغیر اجازت کے بھی نکاح کر دیا جائے تو بھی صحیح ہے اس لیے کہ باپ دادا کو شفقت کاملہ ہے سو وہ کبھی نقصان نہ چاہیں گے اور ان کے سوا دوسرے ولی کو نکاح بغیر اجازت کے درست نہیں اور اوزاعی اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اجازت واجب ہے ہر کنواری بالغہ لڑکی سے اور کنواری کی اجازت چپ رہنا ہے اور دونوں حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے اور جو کنواری نہ ہو تو اس کو زبان سے اجازت دینا ضروری ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹۸۶:۔ وَعَنْ خُنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ نِكَاحَ اَبِيْهَا۔

۲۹۸۷:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَزُفَّتْ اِلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ وَلُعَبُهَا مَعَهَا وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانِيْ عَشْرَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۲۹۸۸:۔ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔

۲۹۸۶۔ اور خنساء بنت خذام سے روایت ہے کہ اس کے باپ نے اس کا نکاح کر دیا اس حال میں کہ وہ بیوہ تھی، پس اس نے اس عقد کو مکروہ جانا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی پس اس کا نکاح پھیر دیا[۱] (بخاری) اور ابن ماجہ کی روایت میں یوں ہے کہ اس کے باپ کا نکاح کیا ہوا رد کیا۔

۲۹۸۷۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا اس حال میں کہ وہ سات برس کی تھیں اور وہ حضرت کے گھر میں بھیجی گئیں اس حال میں کہ وہ نو برس کی تھیں[۲] اور ان کے ساتھ کھیلنے کے کھلونے تھے[۳] اور آنحضرت کی اس حال میں وفات ہوئی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا اٹھارہ برس کی تھیں۔ (مسلم)

فصل دوسری

۲۹۸۸۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمایا کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں۔ (احمد و ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ و دارمی)

---

[۱] اس کا نکاح پھیر دیا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنی بیٹی کا نکاح کر دے اور وہ ناراض ہو تو لڑکی کو اختیار ہے کہ نکاح فسخ کر دے اہلحدیث کے نزدیک کنواری اور بیوہ میں کوئی فرق نہیں ہے اور کنواری کے مختار ہونے پر ابن عباس رضی اللہ عنہ کی آئندہ حدیث دلیل ہے کہ ایک کنواری حضرت کے پاس آئی اور عرض کی اس کے باپ نے اس کا نکاح کر دیا اور وہ اس نکاح سے ناراض تھی تو اس کو حضرت نے اختیار دیا، اس کو ابوداؤد نے نکالا اگر بالغ کو اختیار نہیں ہے کہ بالغ ہونے کے بعد اپنے باپ کا نکاح کیا ہوا فسخ کر ڈالے نووی نے کہا اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے [۲] وہ نو برس کی تھیں الخ نو برس کی عمر میں لڑکیاں جوان ہو جاتی ہیں اور یہ ہمارا چشم دیدہ بات ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھوٹی لڑکی کا نکاح بغیر اجازت کے درست ہے اور اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے کہ باپ نے اگر بچپن میں نکاح کر دیا ہے تو بلوغ کے بعد لڑکی کو فسخ کا اختیار نہیں ہے، امام مالکؒ اور شافعیؒ اور تمام فقہاء حجاز کا یہی مذہب ہے اور اہل عراق نے کہا ہے کہ بعد بلوغ کے اس کو فسخ کا اختیار ہے اور باپ اور دادا کے دوسرے اولیاء کو حالت صغر میں اس کا نکاح کرنا جائز نہیں، امام شافعیؒ اور ثوریؒ اور مالکؒ اور ابن ابی لیلیٰ احمد ابوثور اور جمہور کا یہی مذہب ہے بلکہ ان لوگوں نے کہا ہے کہ دوسرے اولیاء نے اگر نکاح کر دیا تو صحیح نہیں اور اوزاعی ابوحنیفہؒ اور دوسرے فقہاء نے کہا کہ تمام اولیاء کو جائز ہے کہ صغر میں نکاح کر دیں مگر جب وہ بڑی ہو گی تو اس کو فسخ کا اختیار رہے گا مگر ابویوسف کے نزدیک اختیار نہیں [۳] کھلونے تھے الخ اس حدیث سے گڑیوں سے کھیل درست ثابت ہوا اور اس میں تربیت ہوتی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹۸۹ :۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ نَکَحَتْ نَفْسَہَا بِغَیْرِ اِذْنِ وَلِیِّہَا فَنِکَاحُہَا بَاطِلٌ فَنِکَاحُہَا بَاطِلٌ فَنِکَاحُہَا بَاطِلٌ فَاِنْ دَخَلَ بِہَا فَلَہَا الْمَہْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِہَا فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِیُّ مَنْ لَا وَلِیَّ لَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ۔

۲۹۹۰ :۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْبَغَایَا الّٰتِیْ یُنْکِحْنَ اَنْفُسَہُنَّ بِغَیْرِ بَیِّنَۃٍ وَالْاَصَحُّ اَنَّہٗ مَوْقُوْفٌ عَلَی ابْنِ عَبَّاسٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۲۹۹۱ :۔ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْیَتِیْمَۃُ تُسْتَاْمَرُ فِیْ نَفْسِہَا فَاِنْ صَمَتَتْ فَہُوَ اِذْنُہَا وَاِنْ اَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَیْہَا، رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی۔

۲۹۸۹۔ اور عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت اپنا نکاح کرے بلا اذن ولی اپنے کے پس اس کا نکاح باطل ہے، پس اس کا نکاح باطل ہے، پس اس کا نکاح باطل ہے۔ پھر اگر اس عورت کے ساتھ صحبت کی پس اس کے واسطے مہر ہے اس چیز کے سبب کہ اس کی شرمگاہ سے فائدہ اٹھایا پھر اگر ولی اختلاف کریں، پس اس کا ولی بادشاہ ہے۔ (احمد ترمذی وابو داؤد و ابن ماجہ و دارمی)

۲۹۹۰۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا[1] زنا کرنے والی وہ عورتیں ہیں جو بلا گواہوں کے نکاح کرتی ہیں اور صحیح تر یہ ہے کہ یہ حدیث ابن عباسؓ پر موقوف ہے۔ (ترمذی)

۲۹۹۱۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنواری اپنے نکاح میں پوچھی جائے پھر اگر چپ رہے پس اس کا اذن وہی ہے اور اگر انکار کیا پس اس پر جبر نہیں، ترمذی وابوداؤد و نسائی اور دارمی نے ابی موسیٰ سے روایت کی۔

لڑکیوں کی اور ضروریات خانگی سے ان کی اطلاع حاصل ہوتی ہے اور ممکن ہے کہ گڑیوں کا قصہ تصویروں کے حرام ہونے سے پہلے کا ہو، پھر جب تصویریں حرام ہوگئیں تو وہ بھی حرام ہوگئیں۔

[1] زنا کرنے والی عورتیں الخ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ نکاح منعقد نہیں ہوتا مگر ولی کی اجازت سے گواہوں کے سامنے پھر اگر قریب کا ولی نہ ہو تو دور کا سہی اگر کوئی ولی نہ ہو تو بادشاہ یا اس کا نائب نکاح کر دے اور یہی اہلحدیث کا قول ہے حاکم نے کہا ہے حدیث لا نکاح الا بولی، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں سے صحیح روایت سے مروی ہے جیسے حضرت عائشہ رضؓ اور ام سلمہ رضؓ اور زینب بنت جحش رضؓ سے اور بیس دوسرے صحابیوں کا نام لیا۔ حجۃ اللہ میں ہے کہ نکاح میں ولی کی شرط اس لیے ہے کہ اگر عورت اپنا نکاح آپ کرے تو اس میں ایک طرح کی بے شرمی ہے، دوسرے یہ کہ نکاح میں شہرت چاہیئے اور وہ اسی سے ہوتی ہے کہ عورت کے اولیاء حاضر ہیں تیسرے یہ کہ عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں تو احتمال ہے کہ برے آدمی کو یا غیر کفو کے ساتھ نکاح کرلیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹۹۲:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَیْرِ اِذْنِ سَیِّدِہٖ فَھُوَ عَاھِرٌ، رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۹۹۳:۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ اِنَّ جَارِیَۃً بِکْرًا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَتْ اَنَّ اَبَاھَا زَوَّجَھَا وَھِیَ کَارِھَۃٌ فَخَیَّرَھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ۔

۲۹۹۴:۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَۃُ الْمَرْاَۃَ وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَۃُ نَفْسَھَا فَاِنَّ الزَّانِیَۃَ ھِیَ الَّتِیْ تُزَوِّجُ نَفْسَھَا رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ۔

۲۹۹۲۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمایا جو غلام کہ نکاح کرے اپنے مالک کے اذن کے بغیر پس[1] وہ زانی ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

فصل تیسری

۲۹۹۳۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک کنواری لڑکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی، پس ذکر کیا کہ اس کے باپ نے اس کا نکاح کر دیا، اور وہ ناراض تھی، پس اس کو نبی اکرمؐ نے اختیار دیا۔ (ابوداؤد)

۲۹۹۴۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کسی عورت کا نکاح نہ کرے اور عورت اپنا نکاح نہ کرے اس لیے کہ تحقیق زنا کرنے والی[2] وہ ہے کہ اپنا آپ نکاح کرتی ہے۔ (ابن ماجہ)

---

[1] پس وہ زانی ہے الخ یعنی غلام کا نکاح مالک کے اذن کے بغیر صحیح نہیں پس اگر اس نکاح کے بعد صحبت کرے گا تو حرام ہوگی اور وہ زنا کار ہوگا۔ اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کا یہی مذہب ہے [2] زنا کرنے والی الخ یعنی بازاری عورتیں جو ہوتی ہیں وہ بھی تو خرچی ٹھہرا کر ایک عقد کرتی ہیں لیکن اس کو نکاح نہیں کہتے اس لیے کہ عورت کے اولیاء وہاں حاضر نہیں ہوتے خود عورت اپنے آپ معاملہ کر لیتی ہے اس حدیث کے ہوتے ہوئے سب مسلمانوں پر لازم ہے کہ نکاح بغیر ولی کے نہ کریں ورنہ احتمال ہے کہ نکاح جائز نہ ہو اللہ تمام عمر زنا میں صرف ہو لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور رہی ام المومنین ام سلمہؓ کی حدیث کہ انہوں نے اپنا نکاح آپ کر لیا تھا آنحضرت سے اور کہا تھا کہ میرے اولیاء میں سے کوئی حاضر نہیں ہے اس کا جواب ہے کہ آنحضرت بادشاہ تھے دین اور دنیا کے تمام مومنین اور مومنات کے ولی تھے اور آپ نے فرمایا انا ولی من لا ولی لہ تو بغیر ولی کے نکاح کہاں ہوا، اس کے علاوہ اس نکاح کے باب میں کئی امور آنحضرتؐ سے خاص تھے، شاید یہ بھی ان میں سے ہو دوسرے یہ کہ آپ کے ساتھ نکاح باعث فخر دارین ہے اس میں ولی کی کیا ضرورت تھی اور اس لیے جب ام سلمہؓ نے عرض کیا کہ میرا ولی حاضر نہیں ہے تو آپ نے فرمایا تیرے اولیاء میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو میرے ساتھ نکاح کرنے سے ناراض ہو۔ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹۹۵:- وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ وُّلِدَ لَہٗ وَلَدٌ فَلْیُحْسِنْ اِسْمَہٗ وَاَدَبَہٗ فَاِذَا بَلَغَ فَلْیُزَوِّجْہُ فَاِنْ بَلَغَ وَلَمْ یُزَوِّجْہُ فَاَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا اِثْمُہٗ عَلٰی اَبِیْہِ۔

۲۹۹۶:- وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی التَّوْرٰتِ مَكْتُوْبٌ مَنْ بَلَغَتْ اِبْنَتُہٗ اِثْنَتَیْ عَشَرَةَ سَنَةً وَلَمْ یُزَوِّجْہَا فَاَصَابَتْ اِثْمًا فَاِثْمُ ذٰلِكَ عَلَیْہِ رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

۲۹۹۵۔ اور ابی سعیدؓ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ اس کے واسطے لڑکا پیدا کیا جائے پس چاہیئے کہ اس کا نام اچھا رکھے اور نیک ادب سکھائے[۱] اس کو، پھر جب بالغ ہو پس چاہیئے کہ نکاح کر دے اس کا پس اگر لڑکا بالغ ہوا[۲] اور اس کا نکاح نہ کرے پھر لڑکا گناہ کو پہنچے پس سوائے[۳] اس کے نہیں کہ اس کا گناہ اس کے باپ پر ہے۔

۲۹۹۶۔ اور عمر بن الخطابؓ اور انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی کہ فرمایا تورات میں لکھا ہوا ہے، جو شخص کہ اس کی بیٹی بارہ برس کو پہنچے اور اس کا والد نکاح نہ کرے پھر وہ بیٹی گناہ کو پہنچے پس اس کا گناہ اس کے باپ پر ہے۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

---

[۱] نیک ادب سکھائے الخ یعنی اس کو تعلیم کرے آداب واستحکام شریعت و معیشت کے جو دارین میں مفید ہوں [۲] اور اس کا نکاح نہ کرے الخ اور باپ نکاح کر دینے پر قادر ہو [۳] اس لیے کہ اس میں اس نے قصور کیا ہے اور گناہ کا سبب ہوا ہے اور یہ زجر وتہدید پر محمول ہے اور آئندہ حدیث کا یہی مطلب ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ إِعْلَانِ النِّكَاحِ وَالْخُطْبَةِ وَالشَّرْطِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۹۹۷: عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حِيْنَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِيْ كَمَجْلِسِكَ مِنِّيْ فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِيْ يَوْمَ بَدْرٍ إِذْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَالَ دَعِيْ هٰذِهٖ وَقُوْلِيْ بِالَّذِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۲۹۹۸: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ زُفَّتِ امْرَأَةٌ إِلٰى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۲۹۹۹: وَعَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَوَّالٍ وَبَنٰى بِيْ فِيْ شَوَّالٍ فَأَيُّ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحْظٰى عِنْدَهٗ مِنِّيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

باب نکاح کے آشکارا کرنے کے بیان میں اور باب خطبہ نکاح اور شرط نکاح کے بیان میں

فصل پہلی

۲۹۹۷۔ ربیع بنت معوذ بن عفراء سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے اس زمانہ میں جب کہ میں اپنے شوہر کے ہاں نکاح کے بعد آئی تھی پس میرے بستر پر اس طرح بیٹھ گئے جس طرح کہ تم میرے بستر پر بیٹھے ہو۔ پس گھر میں جو ہماری لڑکیاں تھیں انہوں نے دف بجا کر اور ہمارے آباؤ اجداد میں سے جو لوگ بدر کی جنگ میں مارے گئے تھے ان کی خوبیاں بیان کرنا شروع کیں چانکہ ان میں سے ایک لڑکی نے یہ بھی کہا کہ اور ہم میں نبی ہیں جو کل ہونے والی بات کو جانتے ہیں آپ نے فرمایا اسکو چھوڑ دے اور وہی کہو جو پہلے کہہ رہی تھیں۔ (بخاری)

۲۹۹۸۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بیاہ کے بعد ایک عورت لائی گئی ایک شخص کی طرف کہ انصار میں سے تھا، پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے ساتھ کھیل نہیں تھا پس تحقیق انصار کو گانا خوش لگتا ہے۔ (بخاری)

۲۹۹۹۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ نے شوال کے مہینہ میں نکاح کیا اور مجھ کو شوال کے مہینہ میں گھر لائے پس عورتوں میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ نصیبہ ور مجھ سے کون تھی۔ (مسلم)

لے نکاح کے اعلان میں الخ تا کہ سب لوگوں کو خبر ہو جائے کہ یہاں نکاح ہوا ہے سلے اس کو چھوڑ دے الخ یعنی غیب کی بات خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا مجھ کو بھی معلوم نہیں ہے سلے ان کو گانا خوش لگتا ہے الخ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ نکاح میں دف اور گانا جائز ہے بشرطیکہ دف میں جھانجھ نہ ہو اور گانے میں مضمون خلاف شرع نہ ہو اور گانے والیاں جوان عورتیں نہ ہوں سلے نزدیک سب سے الخ معلوم ہوا کہ ماہ شوال میں عقد اور زفاف مبارک ہے اور بعض جاہل اور مشرک شعار جو اسے منحوس جانتے ہیں اور وہ خود منحوس ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۰۰۰:- وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِہٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِہِ الْفُرُوْجَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۳۰۰۱- وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَۃِ اَخِیْہِ حَتّٰی یَنْکِحَ اَوْ یَتْرُکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۳۰۰۲:- وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسْاَلُ الْمَرْاَۃُ طَلَاقَ اُخْتِھَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَھَا وَلْتَنْکِحْ فَاِنَّ لَھَا مَا قُدِّرَ لَھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۳۰۰۳:- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ اَنْ یُّزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَہٗ عَلٰی اَنْ یُّزَوِّجَہُ الْاٰخَرُ ابْنَتَہٗ وَلَیْسَ بَیْنَھُمَا صِدَاقٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا شِغَارَ فِی الْاِسْلَامِ۔

۳۰۰۰- اور عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شرطوں میں لائق تر ین کہ تم انہیں وفا کرو[۱] وہ شرط ہے کہ تم نے اس کے ساتھ شرمگاہیں حلال کیں۔ (بخاری ومسلم)

۳۰۰۲- اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت اپنی بہن کی طلاق دینے کا سوال نہ کرے[۳] تاکہ بہن کا پیالہ خالی کرے اور تاکہ اس کے خاوند سے نکاح کرے پس تحقیق اسکے لیے ہے جو مقدر کیا گیا (بخاری ومسلم)

۳۰۰۱- اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا نے فرمایا، مرد نکاح کا پیغام نہ بھیجے[۲] اپنے بھائی کے پیغام پر، جب تک کہ وہ نکاح کر دے یا چھوڑ دے۔ (بخاری ومسلم)

۳۰۰۳- اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا اور شغار یہ کہ آدمی اپنی بیٹی کا نکاح کر دے، دوسرا اپنی بیٹی کا اور[۴] آپس میں کچھ مہر نہ ہو (بخاری ومسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے نکاح شغار اسلام میں نہیں ہے۔

---

[۱] وہ شرط ہے الخ جو شرطیں اور قول وقرار کہ نکاح میں واجب لادا ہیں ان میں سے اول تو مہر ہے دوسرے نان نفقہ تیسرے دستور کے موافق حسن سلوک عورت کا مہر فرض ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مہر کا ادا کرنا سب سے مقدم ہے [۲] پیغام نہ بھیجے الخ یعنی جب ایک مسلمان کسی جگہ شادی کی نسبت ٹھہر گئی ہو تو پھر وہاں پیغام دینا جائز نہیں کہ اس میں دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہے [۳] سوال نہ کرے الخ یعنی عورت کہ بیوی والے مرد سے نکاح کرنا چاہے تو وہ پہلی بیوی کی طلاق نہ چاہے کہ اس کا مال سب مجھ کو ملے بلکہ اپنی قسمت پر راضی رہے [۴] اور آپس میں کچھ مہر نہ ہو الخ بلکہ ہر ایک جانب سے مہر یہی ہو کہ دوسرے کی بیٹی یا بہن حاصل کرے یعنی نکاح بدلے یہ نکاح باجماع علماء ناجائز ہے لیکن اختلاف ہے کہ یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں جمہور اس کو باطل کہتے ہیں اور شافعی نے بھی کہا ہے کہ یہ نکاح باطل ہے مثل نکاح متعہ کے اور ابو حنیفہؒ نے کہا نکاح صحیح ہو جائیگا اور ہر ایک پر مہر مثل ہوگا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۰۰۴۔ وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ مُتْعَۃِ النِّسَآءِ یَوْمَ خَیْبَرَ وَعَنْ اَکْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِیَّۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۳۰۰۵۔ وَعَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ اَوْطَاسٍ فِی الْمُتْعَۃِ ثَلٰثًا ثُمَّ نَھٰی عَنْھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۰۰۶۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التَّشَھُّدَ فِی الصَّلٰوۃِ وَالتَّشَھُّدَ فِی الْحَاجَۃِ قَالَ التَّشَھُّدُ فِی الصَّلٰوۃِ التَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَ

۳۰۰۴۔ اور علی رضؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ عورتوں سے منع فرمایا خیبر کے دن اور منع کیا گوشت کے کھانے شہری گدھوں کے سے۔ (بخاری و مسلم)

۳۰۰۵۔ اور سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی، سال جنگ اوطاس[1] کے متعہ[2] میں تین دن، پھر اس سے منع کیا۔ (مسلم)

فصل دوسری

۳۰۰۶۔ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں تشہد پڑھنی سکھائی اور تشہد پڑھنی حاجت میں (عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا) تشہد نماز میں یہ ہے زبان کی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں

---

[1] اوطاس طائف میں ایک وادی کا نام ہے [2] متعہ میں لغ متعہ کا نکاح یہ ہے کہ ایک مہر پر ایک مدت معین تک کسی عورت سے نکاح کرنا اور بعد رات کے وہ نکاح ختم ہو جائے اور وہ عورت اس کے نکاح سے بلا طلاق باہر سمجھی جائے ابتداء اسلام میں یہ نکاح جائز تھا پھر احادیث صحیحہ جیسے یہ دونوں صحیح حدیثیں ہیں اس کا منسوخ ہونا ثابت ہوا اور اس کی تحریم پر اجماع ہو گیا شرح السنہ میں ہے کہ علماء نے متعہ کے حرام پر اتفاق کیا ہے اور گویا مسلمانوں کا اس کی حرمت پر اجماع ہو گیا ہے اور اس میں خلاف نہیں ہے کہ متعہ پہلی شریعت میں جائز تھا صحیحین میں ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ ہم آنحضرت کے ساتھ جہاد کرتے تھے اور ہمارے ساتھ بیبیاں نہ ہوتیں تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم خصی نہ ہو جائیں آپ نے خصی ہونے سے منع کیا اور ہم کو اجازت دی کہ عورت سے نکاح کر لیں ایک میعاد پر ایک کپڑا دے کر اور حدیث اس باب کے فصل ثالث کی پہلی حدیث ہے اور اس کا نسخ متعدد احادیث سے ثابت ہے ان میں ایک سبرہ کی حدیث ہے اس کو مسلم نے بھی نکالا لیکن مسلم کی روایات میں فتح مکہ کا ذکر ہے اور یہی صحیح ہے اور ابن ماجہ کی روایت میں جو حجۃ الوداع مذکور ہے سو یہ وہم ہے اور ترمذی نے ابن عباسؓ سے نکالا کہ متعہ شروع اسلام میں جائز تھا یہاں تک یہ آیت اتری ولا علی ازواجھم اور یہ حدیث فصل ثالث میں ان شاء اللہ تعالیٰ آئے گی۔ اور اس باب میں احادیث بہت ہیں اور اس میں بہت کلام ہے اور علامہ شوکانی رح نے اس کی تفصیل خوب کی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التَّحِيَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَالتَّشَهُّدُ فِي الْحَاجَةِ اَنِ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ
فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَيَقْرَأُ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ
يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ
وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ
فَوْزًا عَظِيْمًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَفِيْ جَامِعِ
التِّرْمِذِيِّ فَسَّرَ الْاٰيَاتِ الثَّلٰثَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَزَادَ ابْنُ مَاجَةَ بَعْدَ قَوْلِهٖ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا
وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا وَالدَّارِمِيُّ بَعْدَ قَوْلِهٖ عَظِيْمًا ثُمَّ يَتَكَلَّمُ بِحَاجَتِهٖ وَرَوٰى فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

اور عبادتیں بدنی اور عبادتیں مالی بھی اللہ کے لیے ہیں اے نبی تم پر سلام ہے اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہم پر سلام ہے اور اللہ کے نیک بخت بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور تشہد حاجت میں ہے یہ کہ سب تعریف اللہ کے لیے ہے ہم اسی سے مدد چاہتے اور ہم اس سے بخشش چاہتے ہیں اور ہم اللہ کے ساتھ اپنے نفسوں کی برائیوں سے پناہ چاہتے ہیں جس کو اللہ ہدایت کرے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو اللہ گمراہ کرے پس اس ہدایت کرنے والا کوئی نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور حضرت یہ تینوں آیتیں پڑھتے ۱ے ایمان والو اللہ سے ڈرو اس کے ڈرنے کا حق اور نہ مرو مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو، اے لوگو کہ ایمان لائے اللہ سے ڈرو ایسا اللہ کہ تم آپس میں مانگتے ہو بوسیلہ نام پاک اس کے اور ناتے کے توڑنے سے ڈرو تحقیق تم پر نگہبان ہے اے لوگوں کہ ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور مضبوط بات کہو تمہارے واسطے تمہارے عمل درست کرے گا اور تمہارے لیے تمہارے گناہ بخشے گا اور جو کوئی اللہ کی اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے پس تحقیق مطلب یاب ہوا مطلب یاب ہونا بڑا (احمد و ترمذی والبوداؤد ونسائی وابن ماجہ ودارمی) اور جامع ترمذی میں ہے کہ ان تینوں آیتوں کو سفیان ثوری نے بیان کیا اور

ا۔ اے لوگو الخ یہ پہلی آیت ہے ۲۔ اے لوگو الخ یہ دوسری آیت ہے اس آیت سے پہلے بھی لفظ "یا ایہا الذین آمنو" کا مشکوٰۃ کے سب نسخوں میں ہے شاید ابن مسعودؓ کی یہ قراءت ہوگی اور مصحف عثمانؓ میں "واتقوا اللہ الذی" ہے بغیر "یا ایہا الذین آمنو" کے اور ممکن ہے کہ یہ غلطی سفیان ثوری کی ہو جنہوں نے آیت ثلاثہ کی تفسیر کی ہے اور دارمی کی روایت میں ہے کہ اس خطبہ کے بعد پھر نکاح پڑھایا جائے۔ ۳۔ یہ تیسری آیت ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ خُطْبَةِ الْحَاجَةِ مِنَ النِّكَاحِ وَغَيْرِهٖ۔

۳۰۰۷:۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيْهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۳۰۰۸:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ أَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَا يُبْدَأُ فِيْهِ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ فَهُوَ أَقْطَعُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

۳۰۰۹:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلِنُوْا هٰذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوْهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۳۰۱۰:۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْجُمَحِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ وَالدُّفُّ فِي النِّكَاحِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۳۰۱۱:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ عِنْدِيْ جَارِيَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَزَوَّجْتُهَا فَقَالَ

ابن ماجہ نے زیادہ کیا الحمد للہ کے لفظ کے کہنے کے بعد نحمدہ کا اور زیادہ کیا من شرور انفسنا کے کہنے کے بعد ومن سیئات اعمالنا کو، اور دارمی نے زیادہ کیا عظیما کے کہنے کے بعد یہ عبارت پھر[1] اپنی حاجت کے ساتھ کلام کرے اور شرح السنہ میں روایت کی ابن مسعودؓ سے خطبہ حاجت میں نکاح ہے اور سوائے اس کے۔

۳۰۰۷۔ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خطبہ کہ اس میں[2] تشہد نہ ہو پس وہ کٹے ہوئے ہاتھ کی مانند ہے۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۰۰۸۔ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کام صاحب[3] شان کہ اس میں شروع کیا جائے ساتھ حمد خدا کے پس وہ کلام بے[4] برکت۔ (ابن ماجہ)

۳۰۰۹۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ظاہر کیا کرو اس نکاح کو، اور کیا کرو[5] اس کو مسجدوں میں اور نکاح کے وقت دف بجایا کرو۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۳۰۱۰۔ اور محمد بن حاطب جمحی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی فرمایا حلال اور حرام کے درمیان فرق آواز کرنا اور نکاح میں دف بجانا ہے۔ (ابوداؤد) ترمذی ونسائی و ابن ماجہ)

۳۰۱۱۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ میرے نزدیک لڑکی تھی، انصار میں سے، کہ میں نے اس کا نکاح کر دیا۔

---

[1] پھر اپنی حاجت کے ساتھ کلام کرے الخ یعنی ایجاب وقبول کرایا جائے۔ [2] کہ اس میں تشہد نہ ہو الخ یعنی اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا۔ [3] صاحب شان الخ یعنی اعتبار کے لائق جیسے کتاب یا رسالہ یا خطبہ وغیرہ [4] بے برکت ہے الخ یعنی ناتمام ہے [5] کیا کرو اس کو مسجدوں میں الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد میں نکاح کرنا مستحب ہے۔

واللہ اعلم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنا

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشَۃُ اَلَا تُغَنِّیْنَ فَاِنَّ ھٰذَا الْحَیَّ مِنَ الْاَنْصَارِ یُحِبُّوْنَ الْغِنَاءَ رَوَاہُ

۳۰۱۲:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ اَنْکَحَتْ عَائِشَۃُ ذَاتَ قَرَابَۃٍ لَّھَا مِنَ الْاَنْصَارِ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَھْدَیْتُمُ الْفَتَاۃَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَرْسَلْتُمْ مَعَھَا مَنْ تُغَنِّیْ قَالَتْ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَنْصَارَ قَوْمٌ فِیْھِمْ غَزَلٌ فَلَوْ بَعَثْتُمْ مَعَھَا مَنْ یَّقُوْلُ اَتَیْنَاکُمْ اَتَیْنَاکُمْ فَحَیَّانَا وَحَیَّاکُمْ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ۔

۳۰۱۳:۔ وَعَنْ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ زَوَّجَھَا وَلِیَّانِ فَھِیَ لِلْاَوَّلِ مِنْھُمَا وَمَنْ بَاعَ بَیْعًا مِنْ رَّجُلَیْنِ فَھُوَ لِلْاَوَّلِ مِنْھُمَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ۔

پس رسول خدا[4] نے فرمایا اے عائشہ[رض] کیا تو گانے کو نہیں کہتی ہے، اس لیے کہ تحقیق قوم انصار دوست رکھتی ہے گانے کو، نقل کی یہ مرقاۃ نے۔

۳۰۱۲۔ اور ابن عباس[رض] سے روایت ہے کہ عائشہ[رض] نے نکاح کردیا ایک عورت کا اپنے قرابتیوں میں سے کہ انصار میں سے تھی، پس پیغمبر خدا[4] آئے اور فرمایا کیا تم نے لڑکی کو بھیجا[1]، گھر والوں نے کہا ہاں فرمایا کیا تم نے اس کے ساتھ اس کو بھیجا[2] کہ گائے عائشہ[رض] نے کہا نہیں پس رسول خدا[4] نے فرمایا کہ تحقیق انصار ایک قوم ہے کہ ان میں میل ہے، گانے کی طرف پس کاش تم اس کے ساتھ اس شخص کو بھیجتے کہ کہتا ہم تمہارے پاس آئے ہم تمہارے پاس آئے اللہ تعالیٰ ہم کو اور تم کو باقی رکھے[3] (ابن ماجہ)

۳۰۱۳۔ اور سمرہ[رض] سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت کہ اس کا نکاح دو ولی کردیں پس[4] وہ عورت ان دونوں میں سے اول کے لیے ہے اور جو کوئی دو آدمیوں کے ہاتھ بیچا بیچے پس وہ چیز بیچی گئی ان دونوں میں سے پہلے کے لیے ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی)

---

[1] کیا تم نے لڑکی کو بھیجا الخ کیا دلہن کو روانہ کردیا [2] کیا تم نے اس کے ساتھ اس کو بھیجا ہے کہ گائے الخ ان سب حدیثوں سے معلوم ہوا کہ شادیوں میں گانا بجانا درست ہے اور اس کی اباحت میں صحیح حدیثیں وارد ہیں لیکن یہ ضروری ہے کہ غیر محرم عورتیں نہ گاتی ہوں اور جیسا اس زمانے میں رواج ہے کہ جوان فاحشہ عورتیں گاتی بجاتی ہیں اس کے تو حرام ہونے میں کسی کو کلام نہیں اور اس مسئلہ کی تفصیل علامہ ابن قیم[رح] نے اغاثۃ اللھفان میں کی ہے اور ترجیح دی انہوں نے گانے اور مزامیر کی حرمت کو اور فقہاء حنفیہ بھی غنا اور مزامیر کی حرمت کی طرف گئے ہیں۔ قاضی خاں نے کہا کہ مزامیر کی آواز سننا اور وہاں بیٹھنا گناہ ہے [3] حیاکم اس کے بعد یہ ہے "ولولا الحنطۃ السمراء لم تسمن عذاراکم" یعنی اگر گیہوں گندمی رنگ کی نہ ہوتی تو تمہاری کنواری لڑکیاں موٹی نہ ہوتیں [4] پس وہ عورت ان دونوں میں سے اول کے لیے ہے الخ یہ حکم اس صورت میں کہ جب دونوں ولی ایک درجہ کے ہوں تو جو ولی قرابت قریبہ رکھتا ہے اس کا نکاح دور کے نانے والے سے معتبر ہوگا

[5] اصل نسخے میں یہاں بیاض ہے اور اس کے حاشیہ پر "رواہ ابن حبان فی صحیحہ" لکھا ہے مرقاۃ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۰۱۴: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَغْزُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا اَلَا نَخْتَصِيْ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا اَنْ نَّسْتَمْتِعَ فَكَانَ اَحَدُنَا يَنْكِحُ الْمَرْاَةَ بِالثَّوْبِ اِلٰى اَجَلٍ ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۳۰۱۵: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ كَانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ الْبَلْدَةَ لَيْسَ لَهٗ بِهَا مَعْرِفَةٌ فَيَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ بِقَدْرِ مَا يُرٰى اَنَّهٗ يُقِيْمُ فَتَحْفَظُ لَهٗ مَتَاعَهٗ وَتُصْلِحُ لَهٗ شَيْئَهٗ حَتّٰى اِذَا نَزَلَتِ الْاٰيَةُ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَكُلُّ فَرْجٍ سِوَاهُمَا فَهُوَ حَرَامٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

فصل تیسری

۳۰۱۴۔ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرتے ہمارے ساتھ عورتیں نہ ہوتیں پس ہم نے کہا کیا ہم خصی نہ ہو جاویں پس ہم کو حضرت نے خصی ہونے سے منع کیا، پھر ہم کو متعہ کرنے کی رخصت[1] دی۔ پس ہمارا ایک عورت سے نکاح کرتا، کپڑے کے بدلے ایک مدت تک پھر عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ آیت پڑھی اے لوگو کہ ایمان لائے ہو پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ کرو تم کہ اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں۔ (بخاری و مسلم)

۳۰۱۵۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کہا نہ متعہ تھا مگر اول اسلام میں مرد تھا کہ ایک شہر میں آتا کہ اس کے واسطے اس شہر میں شناسائی نہ ہوتی، پس ایک عورت سے نکاح کرتا اس مدت کی مقدار کہ گمان کرتا کہ میں شہر میں ٹھہروں گا پس وہ عورت اس کے واسطے نگہبانی کرتی اس کے اسباب کی اور اس کے لیے اس کا کھانا پکاتی یہاں تک کہ یہ آیت اتری مگر اپنی بیویوں پر یا اپنی لونڈی پر ابن عباسؓ نے کہا جو ان دونوں کے سوا شرمگاہ[2] ہے پس وہ حرام ہے۔ (ترمذی)

---

[1] پھر ہم کو متعہ کرنے کی رخصت دی الخ متعہ فصل اول میں گزر چکے ہیں اہل سنت کے چاروں مذہب میں متعہ حرام ہے اور ہدایہ کے مصنف نے جو امام مالکؒ کی طرف اس کی حلت کی نسبت کی ہے سو اس کو غلطی ہوتی ہے اس واسطے کہ امام مالکؒ کے مؤطا اور ان کی فقہ کی کتابوں میں متعہ کو صاف حرام لکھا ہے اور علمائے محدثین کی یہ تحقیق ہے کہ متعہ دوبار حلال ہوا اور حرام ہوا۔ پہلے چند روز مباح رہا پھر جب خیبر فتح ہوا تو حرام ہو گیا۔ چنانچہ حضرت علیؓ سے مؤطا اور بخاری اور مسلم اور ترمذی میں اس معنی کی روایت ہے دوسری بار جنگ اوطاس میں تین دن مباح ہوا پھر فتح مکہ میں قیامت تک حضرتؐ نے حرام کیا چنانچہ صحیح مسلم میں سلمہ بن اکوعؓ سے اس حدیث کی روایت موجود ہے اور حضرتؐ کے تمام اصحابؓ کا متعہ کی حرمت پر اجماع اور اتفاق ہے۔ صرف عبداللہ بن عباسؓ اس کو درست رکھتے تھے اور عبداللہ بن عباسؓ کو جب حدیثیں پہنچ گئیں تو وہ بھی حرمت کے قائل ہو گئے۔ چنانچہ ابن عباسؓ کی آیندہ روایت میں صاف بیان ہے کہ وہ بھی متعہ کی حرمت کے قائل تھے۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا اور عبداللہ بن مسعودؓ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۰۱۶: وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى قَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَاَبِىْ مَسْعُوْدِنِ الْاَنْصَارِيِّ فِيْ عُرْسٍ وَاِذَا جَوَارٍ يُغَنِّيْنَ فَقُلْتُ اَيْ صَاحِبَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلِ بَدْرٍ يُفْعَلُ هٰذَا عِنْدَكُمْ فَقَالَا اجْلِسْ اِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا وَاِنْ شِئْتَ فَاذْهَبْ فَاِنَّهٗ قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِي اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۳۰۱۶۔ اور عامر بن سعدؓ سے روایت ہے کہ میں قرظہ بن کعبؓ پر داخل ہوا۔ اور ابی مسعودؓ پر ایک شادی میں پس ناگہاں کئی ایک چھوکریاں گاتی تھیں، پس میں نے کہا اے رسولؐ کے صحابیو اور اہل بدر کے کیا یہ تمہارے نزدیک کیا جاتا ہے۔ پس دونوں صحابیوں نے کہا بیٹھ اگر تو چاہتا ہے پس ہمارے ساتھ سن اور اگر تو چاہتا ہے چلا جا، پس تحقیق ہمارے لیے رخصت دی گئی ہے اگانے میں شادی کے وقت۔ (نسائی)

کہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ شرمگاہ کے سوا شرمگاہ ہے الخ یعنی بی بی اور لونڈی کی شرمگاہ کے ان دونوں کے سوا شرمگاہ ہے، تو اس مسئلہ میں شک نہیں ہوتی ہے
جب عمرؓ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے لوگوں کو خطبہ سنایا اور کہا کہ آنحضرتؐ نے ہم کو متعہ کی اجازت دی پھر اس کو حرام کیا
تو خدا کی قسم اب میں اگر کسی کو جانوں گا کہ وہ متعہ کرتا ہے اور وہ محصن ہوگا تو اس کو رجم کروں گا مگر یہ کہ وہ چار گواہ لائے جو اس بات کی گواہی دیں کہ آنحضرتؐ نے حرام کرنے کے بعد متعہ پھر حلال کیا اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْمُحَرَّمَاتِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۰۱۷: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُجْمَعُ بَیْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَیْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۳۰۱۸: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا یَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

۳۰۱۹: وَعَنْهَا قَالَتْ جَاءَ عَمِّیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاسْتَاْذَنَ عَلَیَّ فَاَبَیْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ حَتّٰی اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ عَمُّكِ فَاْذَنِیْ لَهٗ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِی الْمَرْاَةُ وَلَمْ یُرْضِعْنِی الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

باب ان عورتوں کے بیان میں کہ مرد پر حرام ہیں

فصل پہلی

۳۰۱۷۔ ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی بیوی کی پھوپھی اور خالہ[1] سے اس کی موجودگی میں نکاح نہ کیا جائے۔ (بخاری و مسلم)

۳۰۱۸۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودھ پینے کے سبب وہ چیز[2] حرام ہوتی ہے کہ جننے سے حرام ہوتی ہے۔ (بخاری)

۳۰۱۹۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہا کہ میرا چچا آیا دودھ کے ناتے کا اور میرے پاس آنے کا اذن مانگا پس میں نے اذن دینے سے انکار کیا یہاں تک کہ میں رسول اللہؐ سے پوچھوں پس رسول خداؐ تشریف لائے پس میں نے حضرتؐ سے پوچھا پس تحقیق وہ تیرا چچا ہے پس اس کو آنے کا اذن دے حضرت عائشہؓ نے کہا پس میں نے کہا یا رسول اللہ

---

[1] جیسے دو بہنوں میں جمع نہ کرے اور اس کا قاعدہ یہ ہے کہ ان دو عورتوں کا جمع کرنا جائز نہیں ہے جن میں ایسا رشتہ ہو کہ اگر ایک کو مرد فرض کریں تو دوسرے سے اس کا نکاح جائز نہ ہو لیکن اگر جمع کرے مرد ایک عورت سے اور اس کے باپ کی بیوی میں یا ایک عورت میں اور اس کے بیٹے کی بیوی میں کچھ قباحت نہیں ہے کیونکہ ان میں کوئی رشتہ نہیں ہے اسی طرح مسوی شرح موطا میں لکھا ہے [2] حرام ہوتی ہے الخ یعنی جہاں نسب کے سبب نکاح درست نہیں وہاں دودھ پینے کی جہت سے بھی نکاح درست نہیں جیسے ماں اور بہن سے نکاح حرام ہے ایسے دایہ اور دایہ کی بیٹی سے بھی نکاح منع ہے اسی طرح اور بھی قیاس کر لینا چاہیئے [3] وہ تیرا چچا ہے الخ معلوم ہوا کہ دایہ کے خاوند اور اس کے بھائی اور دایہ کی اولاد سے عورت کو پردہ کرنا ضروری نہیں ہے کیونکہ وہ محرم ہو گئے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۰۲۰:۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِي بِنْتِ عَمِّكَ حَمْزَةَ فَإِنَّهَا أَجْمَلُ فَتَاةٍ فِي قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ حَمْزَةَ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ وَإِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۰۲۱:۔ وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ أَوِ الرَّضْعَتَانِ وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ وَفِي أُخْرَى لِأُمِّ الْفَضْلِ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ هٰذِهِ رِوَايَاتٌ لِمُسْلِمٍ۔

۳۰۲۲:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ فِيمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ فِيمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

سوائے اس کے نہیں کہ مجھے عورت نے دودھ پلایا نہ کہ مرد نے پس رسول خدا صلعم نے فرمایا وہ تیرا چچا ہے پس چاہیئے کہ تجھ پر داخل ہو اور یہ آنا اس کا اس کے بعد تھا کہ ہم پر پردہ کرنا مقرر کیا گیا۔ (بخاری ومسلم)

۳۰۲۰۔ اور علی رضؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ اپنے چچا[1] حمزہ کی بیٹی کی خواہش رکھتے ہیں؟ بیشک وہ قریش کی جوان عورتوں میں خوبصورت ہے پس حضرتؐ نے علیؓ سے فرمایا کہ کیا تو نہیں جانتا کہ تحقیق حمزہؓ میرا دودھ شریک بھائی ہے اور تحقیق اللہ نے حرام کی دودھ پینے کے سبب وہ چیز کہ بہ سبب نسب کے حرام کی۔

۳۰۲۱۔ اور ام فضلؓ سے روایت ہے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار دودھ پی لینا یا دوبار دودھ لینا حرام نہیں کرتا اور عائشہ رضؓ کی روایت میں یوں ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ایک بار چوسنا اور دوبار[2] چوسنا حرام نہیں کرتا اور ام فضل سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک بار یا دوبار چھاتی کا داخل کرنا حرام نہیں کرتا۔ (مسلم)

۳۰۲۲۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ قرآن مجید میں یہ حکم نازل کیا گیا تھا کہ دس بار دودھ پینا جب کہ اس کے پینے کا[3] ہو نکاح کو حرام کرتا ہے۔ پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور پانچ بار دودھ پینے کا حکم نازل ہوا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات کئے گئے اور یہ آیت قرآن میں پڑھی جاتی تھی۔ (مسلم)

---

[1] چچا حمزہ الخ حضرت امیر حمزہؓ حضرت علیؓ کے چچا تھے لیکن حمزہؓ اور حضرتؐ نے ایک عورت کا دودھ پیا تھا تو بھائی بھائی ہو گئے اور حضرت حمزہؓ کی بیٹی حضرتؐ کی بھتیجی ہوئی [2] اور دوبار چوسنا الخ جب تک پانچ بار نہ چوسے ایک جماعت صحابہؓ اور تابعین اور اہلحدیث کا یہی قول ہے اور حضرت علیؓ سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور ابو حنیفہؒ اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ مدت رضاعت میں قلیل اور کثیر سب سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے جب پیٹ میں دودھ چلا جائے اور بعض نے کہا تین بار سے کم میں حرمت ثابت نہیں ہوتی اور بعض نے کہا دس بار سے کم میں اور یہ مذہب شاذ ہے [3] پھر یہ حکم پانچ بار دودھ پینے کے ساتھ منسوخ ہوا الخ اب تو حنفیہ کو یہ کہنے کا موقعہ بھی نہ رہا کہ قرآن مطلق ہے کیونکہ خود قرآن ہی سے یہ بات ثابت ہے کہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۰۲۳:۔ وَعَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَاَنَّهٗ كَرِهَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ اِنَّهٗ اَخِيْ فَقَالَ اُنْظُرْنَ مَنْ اِخْوَانُكُنَّ فَاِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۳۰۲۴:۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ اِبْنَةً لِاَبِيْ اِهَابِ بْنِ عَزِيْزٍ فَاَتَتِ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ قَدْ اَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِيْ تَزَوَّجَ بِهَا فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا اَعْلَمُ اَنَّكِ اَرْضَعْتِنِيْ وَلَا اَخْبَرْتِنِيْ فَاَرْسَلَ اِلٰى اٰلِ اَبِيْ اِهَابٍ فَسَاَلَهُمْ فَقَالُوْا مَا عَلِمْنَا اَرْضَعَتْ صَاحِبَتَنَا فَرَكِبَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

۳۰۲۳۔ اور عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ ان کے آئے اور ان کے نزدیک ایک شخص بیٹھا تھا پس گویا کہ حضرتؐ نے اس کو مکروہ جانا پس عائشہؓ نے کہا کہ تحقیق یہ شخص میرا بھائی ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ دیکھو کہ تمہارے بھائی کون ہیں پس سوائے اس کے نہیں کہ معتبر دودھ پینا[1] بھوک کے وقت ہے۔ (بخاری ومسلم)

۳۰۲۴۔ اور عقبہ بن حارثؓ سے روایت ہے کہ اس نے ابی اہاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا پھر ایک عورت آئی اور کہا کہ تحقیق میں نے عقبہ کو دودھ پلایا ہے اور نہ تو نے مجھ کو خبر دی پس عقبہ نے ایک شخص کو ابی وہاب کے لوگوں کی طرف بھیجا، پس ان سے پوچھا کہ تمہاری لڑکی کو دودھ پلایا ہے اس عورت نے پس انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے کہ اس عورت نے ہماری لڑکی کو دودھ پلایا ہو، پس سوار ہو کر مدینہ کی طرف چلے کہ نبیؐ مدینہ میں تھے اور حضرتؐ سے اس نکاح کا حکم پوچھا پس رسول خداؐ نے فرمایا کہ کس طرح[2] اور تحقیق کہا گیا ہے پس اس کو عقبہ نے جدا کیا اور اس عورت نے اور خاوند سے نکاح کیا اس کے سوائے (بخاری)

پانچ بار سے کم میں حرمت نہیں ہوتی اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض آیتوں کی تلاوت منسوخ ہو گئی لیکن ان کا حکم باقی ہے جیسے رجم کی آیت اور عائشہؓ کے قول کہ وہ قرآن میں پڑھا جاتا تھا کا یہ مطلب ہے کہ "خمس رضعات" کی قراءۃ آخر وقت میں منسوخ ہو گئی مگر چونکہ زمانہ اس کے نسخ کا حضرت کی وفات سے بہت قریب تھا اس لیے اس کے نسخ کی کیفیت کسی کو معلوم ہوئی اور نسخ مشہور ہونے کے بعد پھر سب نے اجماع کیا کہ اس کو قرآن میں نہ پڑھنا چاہیئے یہ بغویؒ نے کہا ہے [1] معتبر دودھ پینا بھوک کے وقت ہے الخ اس حدیث سے جمہور نے دلیل لی ہے کہ رضاعت کبیر نادرست ہے لیکن اہلحدیث اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ اس حدیث میں رضاعت سے مراد وہ ہے جس سے نکاح کی حرمت ثابت ہو اور وہ بیشک دو برس کے بعد نہیں ہے اور ہم جو رضاعت کبیر کو جائز کہتے ہیں تو وہ صرف آنے جانے اور اس سے پردہ ضروری نہ ہونے کے لیے ہے اس تقدیر پر حدیثوں میں بخوبی تطبیق ہو جاتی ہے اور اسی مسلک کو ترجیح دی جاتی ہے یہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اور ابن قیمؒ اور قاضی شوکانیؒ کے[2] کس طرح اور تحقیق کہا گیا الخ یعنی تو کیونکر اسکو اپنے نکاح میں رکھ سکتا ہے حالانکہ وہ کہتی ہے کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اور دوسری روایت میں ہے یہ کیونکر ہو گا حالانکہ شیر خوارگی کی گفتگو ہوئی اس عورت کو اپنے نکاح سے چھوڑ دے امام احمدؒ اور مالکؒ کا یہی مذہب ہے کہ فقط ایک عورت کے قول سے شیر خوارگی ثابت ہو جاتی ہے لیکن دوسروں نے کہا اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ یہ حکم حضرتؐ نے ازراہ احتیاط اور تقویٰ فرمایا نہ ازراہ فتویٰ اور شوکانیؒ نے در رہما اہلحدیث کا مذہب یہی قرار دیا ہے جو امام احمدؒ اور مالکؒ کا قول ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۳۰۲۵ :- وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ بَعَثَ جَیْشًا اِلٰی اَوْطَاسٍ فَلَقُوْا عَدُوًّا فَقَاتَلُوْهُمْ فَظَهَرُوْا عَلَیْهِمْ وَاَصَابُوْا لَهُمْ سَبَایَا فَکَاَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّجُوْا مِنْ غِشْیَانِهِنَّ مِنْ اَجْلِ اَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِیْ ذٰلِكَ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ اَیْ فَهُنَّ لَهُمْ حَلَالٌ اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۰۲۵ :- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ تُنْکَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا اَوِ الْعَمَّةُ عَلٰی بِنْتِ اَخِیْهَا وَالْمَرْاَةُ عَلٰی خَالَتِهَا اَوِ الْخَالَةُ عَلٰی بِنْتِ اُخْتِهَا لَا تُنْکَحُ الصُّغْرٰی عَلَی الْکُبْرٰی وَلَا الْکُبْرٰی عَلَی الصُّغْرٰی، رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَرِوَایَتُهٗ اِلٰی قَوْلِهٖ بِنْتِ اُخْتِهَا۔

۳۰۲۶ :- وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّبِیْ خَالِیْ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِیَارٍ وَمَعَهٗ

۳۰۲۵ - اور ابی سعید خدری رضی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر حنین کے دن اوطاس کی طرف بھیجا پس دشمنوں پر غالب آئے اور اپنے واسطے غلام پائے پس گویا کہ بعضے آدمیوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں سے ان لونڈیوں کی صحبت کرنے سے پرہیز کیا ان کے خاوندوں کے سبب ہونے سے کہ مشرک تھے پس اللہ نے اس مقدمہ میں یہ آیت اتاری اور تم پر خاوند والی عورتیں حرام کی گئی ہیں[1] مگر وہ عورتیں کہ تمہارے ہاتھ مالک ہوئے ہیں پس یہ لونڈیاں تمہارے لیے حلال ہیں۔ جس وقت ان کی عدت گزر جائے۔ (مسلم)

فصل دوسری

۳۰۲۵ - ابی ہریرہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے عورت نکاح کی جائے اپنی پھوپھی پر یا اپنی بھتیجی پر اور اس سے منع فرمایا کہ عورت اپنی خالہ پر نکاح کی جائے یا خالہ اپنی بھانجی پر نہ نکاح کی جائے چھوٹے ناتے والی بڑی ناتے والی پر، اور نہ بڑے ناتے والی چھوٹے ناتے والی پر[2] (ترمذی، ابو داؤد، دارمی، نسائی، اور نسائی کی روایت بنت اختہا تک ہے۔

۳۰۲۶ - اور براء بن عازب رض سے روایت ہے کہ کہا مجھ پر میرا ماموں ابو بردہ بن دینار گزرا[3] اس کے ساتھ جھنڈا تھا پس ہیں

---

[1] اور تم پر خاوند والی عورتیں حرام کی گئی ہیں یعنی جو عورت ایک نکاح میں ہے تو دوسرے سے اس کا نکاح حرام ہے مگر یہ کہ اپنے ملک ہو جائے اس کی صورت یہ کہ کافر مرد اور عورتیں نکاح تھا وہ عورت قید میں آ گئی جس کو پہنچی اس کو حلال ہے جب اس کی عدت گزر جائے اور عدت سے مراد استبراء ہے یعنی اگر حمل والی ہے تو اس کی عدت وضع حمل ہے ورنہ ایک حیض کا گزرنا اگر اس کو حیض آتا ہو اور حیض نہ آتا ہو تو ایک ماہ کا گزرنا [2] چھوٹے ناتے والی الخ یہ پہلے حکم کی تاکید ہے اور صغریٰ سے بھتیجی اور بھانجی مراد ہے اور کبریٰ سے پھپھی اور خالہ اور اسی طرح جائز نہیں ہے، جمع کرنا عورت میں اور اس کے باپ کی خالہ یا پھپھی اور وجہ عدم جواز کی یہ ہے کہ سوکن ہونے سے اکثر عداوت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِوَاءٌ فَقُلْتُ اَیْنَ تَذْھَبُ قَالَ بَعَثَنِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَۃَ اَبِیْہِ اٰتِیْہِ بِرَأْسِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہٗ وَلِلنَّسَائِیِّ وَابْنِ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیِّ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَہٗ وَاٰخُذَ مَالَہٗ وَفِیْ ھٰذِہِ الرِّوَایَۃِ قَالَ عَمِّیْ بَدَلَ خَالِیْ۔

۳۰۲۷: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ اِلَّا مَا فَتَقَ الْاَمْعَاءَ فِی الثَّدْیِ وَکَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۳۰۲۸: وَعَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْاَسْلَمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا یُذْھِبُ عَنِّیْ مَذَمَّۃَ الرَّضَاعِ فَقَالَ غُرَّۃٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَۃٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ۔

۳۰۲۹: وَعَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ الْغَنَوِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

نے کہا کہاں جاتے ہو پس کہا مجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی طرف بھیجا کہ اس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا ہے میں حضرت کے پاس اس کا سر لاؤں[1] (ترمذی و ابوداؤد) اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی کی روایت میں یوں آیا ہے کہ پس مجھ کو حضرت نے حکم کیا کہ میں اس کی گردن ماروں اور اس کا مال لے آؤں اور ایک روایت میں ہے کہا اس نے میرا چچا ہے، بدلے ماموں کے۔

۳۰۲۷۔ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودھ پینے سے اس کی کوئی قسم حرام نہیں کرتی مگر وہ قسم کہ انتڑیوں کو کھولے چھاتی پینے میں اور دودھ چھڑانے کے وقت سے پہلے ہو۔[2] (ترمذی)

۳۰۲۸۔ اور حجاج بن حجاج اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے اپنے باپ سے روایت کی، اس نے کہا یا رسول اللہ کیا چیز دور کرتی ہے مجھ سے دودھ کے حق کو پس فرمایا بردہ غلام ہو یا لونڈی[3] (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی)

۳۰۲۹۔ ابی طفیل غنوی سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا تھا کہ ناگاہ ایک عورت[4] آئی پس

پیدا ہوتی ہے پس نانا تو مزنا پڑے گا[5] اور اس کے ساتھ نشان تھا الخ یہ نشان اس لیے ان کو دیا تاکہ لوگ جانیں کہ اس کو حضرت نے اس کام کے واسطے بھیجا ہے اور مزاحم نہ ہوں۔ (حاشیہ صفحہ ہذا)

[1] اکثر اہل علم کا یہ مذہب ہے کہ یہ شخص باپ کی بی بی کے ساتھ نکاح کرنا حلال سمجھتا تھا، جاہلیت کے اعتقاد کے مطابق اور اسی واسطے مرتد ہو گیا اور اللہ اور اس کے رسول کا مقابلہ کیا اس لیے آپ نے اس کے قتل اور مال چھیننے کا ارشاد فرمایا [2] اور دودھ چھڑانے کے وقت سے پہلے ہو یعنی صغر سن میں دو برس کے اندر اندر اس حدیث سے بھی جمہور نے دلیل لی ہے کہ رضاعت کبیر درست ہے اور جمہور علماء کا اہلحدیث بھی جواب دیتے ہیں کہ یہاں رضاعت سے وہ رضاعت مراد ہے جس سے نکاح کی حرمت ہوا اور وہ بیشک دو برس کے بعد نہیں ہے اور جو ہم رضاعت کبیر کو جائز کہتے ہیں وہ صرف آنے جانے اور اس سے پردہ ضروری نہ ہونے کے لیے ہے [3] بردہ غلام ہو یا لونڈی الخ تاکہ وہ بھی دودھ پلانے والی کی خدمت کرے جیسے اس نے پینے والے کی خدمت کی تھی [4] ایک عورت یعنی مائی حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ فَبَسَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِدَاءَهُ حَتّٰى قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَلَمَّا ذَهَبَتْ قِيْلَ هٰذِهِ أَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ۔

۳۰۳۰:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ أَسْلَمَ وَلَهٗ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَسْلَمْنَ مَعَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ أَرْبَعًا وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۳۰۳۱:۔ وَعَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَسْلَمْتُ وَتَحْتِيْ خَمْسُ نِسْوَةٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَارِقْ وَاحِدَةً وَأَمْسِكْ أَرْبَعًا فَعَمَدْتُ إِلٰى أَقْدَمِهِنَّ صُحْبَةً عِنْدِيْ عَاقِرٍ مُنْذُ سِتِّيْنَ سَنَةً فَفَارَقْتُهَا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۳۰۳۲:۔ وَعَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوْزَ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَسْلَمْتُ وَتَحْتِيْ أُخْتَانِ قَالَ اخْتَرْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی چادر بچھا دی[1] یہاں تک کہ وہ چادر پر بیٹھ گئی، پس جب چلی گئی کہا گیا کہ اس عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا۔ (ابوداؤد)

۳۰۳۰۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی مسلمان ہوا۔ اس حال میں کہ اس کے پاس جاہلیت میں دس عورتیں تھیں پس اس کے ساتھ عورتیں بھی مسلمان ہوئیں، پس نبی صلی اللہ علیہ نے فرمایا تو چار عورتوں کو رکھ اور باقیوں کو جدا کر۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۳۰۳۱۔ اور نوفل بن معاویہؓ سے روایت ہے کہ کہا میں مسلمان ہوا اور میرے نکاح میں پانچ عورتیں تھیں پس میں نے نبی اکرمؐ سے پوچھا، پس فرمایا ایک کو چھوڑ دے اور چار کو رکھ، پس میں نے قصد کیا[2] نکاحی بانجھ کی طرف کہ میرے نزدیک سب سے پہلے صحبت میں تھی ساٹھ برس سے، پس میں نے اس کو جدا کر دیا۔ (شرح السنۃ)

۳۰۳۲۔ اور ضحاک بن فیروز دیلمیؓ سے روایت ہے کہ اپنے باپ سے نقل کی کہا میں نے کہا یا رسول اللہ تحقیق میں مسلمان ہوا اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں، فرمایا ان دونوں میں سے ایک کو اختیار کر لے[3]۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

---

[1] بچھا دی الخ ان کی تعظیم اور خوشی کرنے کے لیے اس حدیث سے حضرتؐ کا کمال تواضع معلوم ہوا اور معلوم ہوا کہ دودھ کی ماں کی طرح تعظیم کرے [2] پس میں نے قصد کیا پہلے نکاحی بانجھ کی طرف کے الخ امام محمدؒ نے مؤطا میں کہا ہے کہ ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں کہ ان میں سے چار چن لے اور اہلحدیث اور جمہور علماء کا بھی یہی قول ہے کہ چار کو چن لے باقی کو چھوڑ دے لیکن حنفیہ نے یہاں بھی حدیث کا خلاف کیا ہے اور یہ حکم دیا ہے کہ جن چار عورتوں سے پہلے نکاح کیا تھا ان کا نکاح صحیح ہے اور باقی کل عورتوں کا نکاح باطل ہے اور حضرتؐ نے قیس بن حارث کو فرمایا تھا جب کہ اس نے کہا میں مسلمان ہوا اور میرے پاس آٹھ عورتیں ہیں ان میں سے چار چن لے اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا [3] اختیار کر لے الخ جمہور کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک جب آگے اور پیچھے نکاح کیا ہو تو اگلی کو رکھ لے اور پچھلی کو چھوڑ دے ابن قیمؒ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۳۰۳۳۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا قَالَ اَسْلَمَتِ امْرَاَۃٌ فَتَزَوَّجَتْ فَجَآءَ زَوْجُھَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللہِ اِنِّیْ قَدْ اَسْلَمْتُ وَعَلِمَتْ بِاِسْلَامِیْ فَانْتَزَعَھَا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ زَوْجِھَا الْاٰخِرِ وَرَدَّھَا اِلٰی زَوْجِھَا الْاَوَّلِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّھَا اَسْلَمَتْ مَعِیْ فَرَدَّھَا عَلَیْہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرُوِیَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اَنَّ جَمَاعَۃً مِّنَ النِّسَآءِ رَدَّھُنَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالنِّکَاحِ الْاَوَّلِ عَلٰی اَزْوَاجِھِنَّ عِنْدَ اجْتِمَاعِ الْاِسْلَامَیْنِ بَعْدَ اخْتِلَافِ الدِّیْنِ وَالدَّارِ مِنْھُنَّ بِنْتُ الْوَلِیْدِ بْنِ مُغِیْرَۃَ کَانَتْ تَحْتَ صَفْوَانَ بْنِ اُمَیَّۃَ فَاَسْلَمَتْ یَوْمَ الْفَتْحِ وَھَرَبَ زَوْجُھَا مِنَ الْاِسْلَامِ فَبَعَثَ اِلَیْہِ ابْنُ عَمِّہٖ وَھْبَ بْنَ عُمَیْرٍ بِرِدَآءِ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَانًا لِصَفْوَانَ فَلَمَّا قَدِمَ جَعَلَ لَہٗ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْیِیْرَ اَرْبَعَۃِ اَشْھُرٍ حَتّٰی اَسْلَمَ فَاسْتَقَرَّتْ عِنْدَہٗ وَاَسْلَمَتْ اُمُّ حَکِیْمٍ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ ھِشَامٍ امْرَاَۃُ عِکْرِمَۃَ بْنِ اَبِیْ جَھْلٍ یَوْمَ الْفَتْحِ

۳۰۳۳۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا کہ ایک عورت مسلمان ہوئی پھر نکاح کیا[۱] پھر اس کا پہلا خاوند نبی اکرمؐ کی طرف آیا پس کہا یا رسول اللہ تحقیق میں مسلمان ہوا تھا اور اس نے میرا اسلام جانا تھا[۲] پس اس عورت کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے خاوند کے نکاح سے نکالا اور اس عورت کو اس کے پہلے خاوند کی طرف حوالہ کیا، اور ایک روایت میں یہ ہے کہ اس پہلے خاوند نے کہا کہ وہ عورت میرے ساتھ مسلمان ہوئی پس حضرتؐ نے وہ عورت اسی کو حوالہ کی (ابوداؤد) اور شرح السنہ میں روایت کی گئی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی ہی عورتوں کو روکر دیا بسبب پہلے نکاح کے ان کے خاوندوں پر جمع ہوتے اسلام خاوند اور بی بی کے مختلف دین ہونے کے پیچھے اور ملک کے ان میں سے بیٹی ولید بن مغیرہ کی تھی، صفوان بن امیہؓ کے نکاح میں پس وہ اسلام لائی فتح مکہ کے دن اور اس کا خاوند بھاگ گیا۔ اسلام لانے سے پس حضرتؐ نے اس کی طرف اس کے چچا کے بیٹے کو بھیجا کہ اس کا نام وہب بن عمیر تھا، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کے ساتھ صفوان کے امان دینے کے واسطے جب صفوان آیا اس کو چار مہینے کے لیے امن دیا تاکہ وہ آیا دلوں میں سیر کرتا پھرے اور مسلمانوں کی حالت دیکھے یہاں تک کہ صفوان مسلمان ہو گیا۔ اور اس کی بیوی اس کے پاس رہی اور دوسری عورت حارث بن ہشام کی بیٹی

نے کہا خلیفہ نے جو رائے قائم کی اس کا رد کرنا بلکہ ایسی ہزاروں رائیں باطل کرنا ہمارے نزدیک ایک حدیث کے رد کرنے سے آسان ہے [۱] پھر نکاح کیا الخ یعنی ایک شخص سے۔
[۲] اور اس نے میرا اسلام جانا تھا الخ یعنی اس کے باوجود پھر نکاح کر لیا [۳] بیٹی ولید الخ یعنی ان عورتوں میں سے کہ ان کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خاوندوں پر بسبب پہلے نکاح کے پھیرا ایک یہ عورت ہے [۴] اسلام لائی الخ یعنی خاوند سے پہلے [۵] صفوان کے امان دینے کے واسطے الخ یعنی قتل و تعرض سے [۶] یعنی بیوی کے مسلمان ہونے کے دو ماہ بعد۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِمَكَّةَ وَهَرَبَ زَوْجُهَا مِنَ الْإِسْلَامِ حَتّٰى قَدِمَ الْيَمَنَ فَارْتَحَلَتْ أُمُّ حَكِيْمٍ حَتّٰى قَدِمَتْ عَلَيْهِ الْيَمَنَ فَدَعَتْهُ إِلَى الْإِسْلَامِ فَأَسْلَمَ فَثَبَتَا عَلٰى نِكَاحِهِمَا رَوَاهُ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مُرْسَلًا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۰۲۴۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حُرِّمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ ثُمَّ قَرَأَ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهٰتُكُمْ الْآيَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

ام حکیم تھی جو عکرمہ بن ابی جہل کی بیوی تھی یہ بھی فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئی تھی اور اس کا خاوند[1] اسلام لانے سے بھاگا، یہاں تک کہ یمن میں آیا اور ام حکیم چلی[2] یہاں تک کہ یمن میں خاوند کے پاس آئی، پس خاوند کو اسلام کی طرف بلایا پس مسلمان ہوا پس دونوں اپنے نکاح پر رہے، یہ مالک نے ابن شہاب سے نقل کی بطریق ارسال کے۔

فصل تیسری

۳۰۲۴۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نسب سے سات عورتیں[3] حرام ہیں اور مصاہرت[4] سے سات پھر یہ آیت پڑھی تم پر تمہاری مائیں حرام کی گئیں ہیں آخر آیت تک۔ (بخاری)

---

[1] اس کا خاوند اسلام لانے سے بھاگا الخ یعنی عکرمہ اسلام لانے سے۔ [2] اور ام حکیم چلی الخ یعنی آنحضرت کے حکم کے ساتھ خاوند کے طلب کے واسطے ابن قیمؒ نے اعلام الموقعین میں کہا کہ آنحضرت تفریق نہ کرتے تھے اس مرد میں جو اسلام لایا اور اس کی عورت میں جب وہ اس کے ساتھ اسلام نہ لاتی بلکہ جب دوسرا اسلام لاتا تو نکاح اپنے حال پر رہتا جب تک وہ عورت دوسرا نکاح نہ کرتی اور یہ سنت معلومہ ہے اور مشہورہ ہے۔ شافعی نے کہا ابو سفیان مرالظہران میں مسلمان ہوا جو خزاعہ کا گھر ہے اور وہاں فتح مکہ سے پہلے مسلمان تھے تو وہ دارالاسلام تھا اور مکہ میں لوٹ گیا اور اس کی بیوی ہندہ مسلمان نہیں ہوئی تھی ابو سفیان کی داڑھی پکڑی اور کہنے لگی اس بوڑھے گمراہ کو قتل کرو پھر ہندہ بہت دنوں کے بعد مسلمان ہوئی اور ابو سفیان مسلمان تھا اور عدت کی مدت گزر جانے کے بعد ہندہ مسلمان ہوئی لیکن دونوں کا نکاح قائم رہا، اور اسی طرح حکیم بن حزام کا حال گزرا اور صفوان بن امیہ اور عکرمہ بن ابی جہل کی بیویاں مکہ میں تھیں مسلمان ہوئیں۔ جن کا اس حدیث میں ذکر ہے۔ اور مکہ دارالاسلام ہو گیا اور وہاں آنحضرت کی حکومت ہو گئی اور عکرمہ یمن کی طرف بھاگ گئے وہ دارالحرب تھا اور صفوان بھی دارالحرب میں چل دیئے پھر صفوان مکہ میں لوٹے وہ دارالاسلام تھا اور جنگ حنین میں حاضر ہوئے لیکن اس وقت کافر تھے اس کے بعد مسلمان ہوئے اور ان کی بیوی اگلے ہی نکاح سے ان کے پاس رہی اور مغازی والوں نے لکھا ہے کہ ایک عورت انصاری مکہ میں ایک شخص کے پاس حاضر ہوئی پھر وہ مسلمان ہو گئی اور اس نے مدینہ کو ہجرت کی۔ اس کے بعد اس کا خاوند آیا تو اپنے اگلے نکاح پر دونوں مل گئے۔ [3] نسب سے سات عورتیں یہ حرام ہیں۔ ماں، بیٹی، بہن، پھپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی۔ [4] اور مصاہرت سے سات الخ اس ناتے کو کہتے ہیں جو بسبب نکاح کے حاصل ہو تو مصاہرت کے علاقے سے چار عورتیں تو ابدی حرام ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۰۳۵- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةً فَدَخَلَ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهٗ نِكَاحُ ابْنَتِهَا وَاِنْ لَّمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلْيَنْكِحِ ابْنَتَهَا وَاَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةً فَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّنْكِحَ اُمَّهَا دَخَلَ بِهَا اَوْ لَمْ يَدْخُلْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا يَصِحُّ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهٖ اِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ لَهِيْعَةَ وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَهُمَا يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ۔

۳۰۳۵- اور عمرو بن شعیبؒ سے روایت ہے کہ اپنے باپ سے نقل کی اس نے اپنے دادا سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی عورت سے نکاح کرے پھر صحبت کرے پس اس کو اس کی بیٹی سے نکاح کرنا درست نہیں۔ اور اگر اس سے صحبت نہیں کی پس اس کی بیٹی سے نکاح جائز ہے اور جو شخص کہ کسی عورت سے نکاح کرے پس اس کی ماں سے نکاح کرنا حلال نہیں۔ اس عورت سے صحبت کی ہو یا اس سے صحبت نہ کی ہو۔ (ترمذی) اور کہا یہ[1] حدیث صحیح نہیں بسبب اسناد کے اس کو ابن لہیعہ نے روایت کیا ہے اور مثنیٰ بیٹے صباح کے نے عمرو بن شعیب سے اور وہ دونوں حدیث کے روایت کرنے میں ضعف کی طرف نسبت کیے جاتے ہیں۔

اور تین وقتی ماں بیوی کی اور بیٹیاں بیٹے اور پوتے اگرچہ نیچے کے درجے میں ہوں اور باپ دادا کی بیویاں اگرچہ اوپر کے درجہ میں ہوں اور دختر اس بی بی کی جس سے صحبت کر چکا تو یہ ابدی حرام ہیں اور بی بی کی بہن اور پھوپھی اور خالہ وقتی حرام ہیں۔

[1] یہ حدیث صحیح نہیں لیکن یہ مضمون قرآن مجید میں موجود ہے تو یہ حدیث معنًا صحیح ہے اگرچہ اس کی سند ضعیف ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْمُبَاشَرَةِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۰۳۶: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ إِذَا اَتَى الرَّجُلُ اِمْرَأَتَهُ مِنْ دُبُرِهَا فِيْ قُبُلِهَا كَانَ الْوَلَدُ اَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۰۳۷: وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَنْهَنَا۔

۳۰۳۸: وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لِيْ جَارِيَةً هِيَ خَادِمُنَا وَاَنَا اَطُوْفُ عَلَيْهَا وَاَكْرَهُ اَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ اِعْزِلْ عَنْهَا اِنْ شِئْتَ فَاِنَّهُ سَيَأْتِيْهَا مَا قُدِّرَ لَهَا فَلَبِثَ

باب عورتوں سے صحبت کرنے کے بیان میں

فصل پہلی

۳۰۳۶۔ جابرؓ سے روایت ہے کہ یہود کہتے تھے جس وقت مرد اپنی عورت سے صحبت کرے اس کی پیچھے کی طرف سے اگلی جانب میں بھینگا[۱] لڑکا ہوتا ہے پس یہ آیت اتری کہ تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں پس اپنی کھیتی میں آؤ[۲] جس طور سے تم چاہو (بخاری و مسلم)

۳۰۳۷۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم اس حال میں عزل کرتے تھے[۳] کہ قرآن اترتا تھا اور نہی نہ آئی یہ بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے، مسلم نے زیادہ کیا پس اس کی خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی پس ہم کو منع نہ کیا۔

۳۰۳۸۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص پیغمبر خدا کے پاس آیا اور کہا کہ تحقیق میرے پاس ایک لونڈی ہے کہ وہ ہماری خدمت کرتی ہے اور میں اس سے صحبت کرتا ہوں اور مکروہ جانتا ہوں کہ حاملہ ہو پس حضرت نے فرمایا اس سے عزل کر اگر تو چاہے پس تحقیق اس سے وہ چیز پیدا ہوگی کہ اس کے لیے مقدر ہے پس اس شخص نے ایک مدت مقرر کی پھر حضرت کے پاس آیا اور کہا کہ تحقیق لونڈی[۴] حاملہ ہوگئی پس فرمایا تحقیق میں نے تجھ کو خبر دی تھی اس سے وہ

---

[۱] بھینگا کہ ایک چیز کو دو دیکھتا ہے [۲] اپنی کھیتی میں آؤ الخ اور کنوئیں میں نہ جاؤ اور کھیتی وہی ہے جہاں بیج ڈالا جائے اور وہ آگے کی جگہ یعنی قبل ہو کہ جائے پیدائش ہے [۳] ہم اس حال میں عزل کرتے تھے الخ اور وہ یہ ہے کہ انزال کے وقت ذکر کو عورت کے ستر سے باہر نکال لے تاکہ عورت حاملہ نہ ہو اور عزل جائز ہے کراہیت کے ساتھ لونڈی سے اس کی اجازت کے بغیر کر سکتا ہے اور آزاد عورت سے عزل نہ کیا جائے مگر اس کی اجازت سے اور عمر بن خطابؓ کی حدیث میں صاف بیان ہے کہ حضرتؐ نے آزاد عورت کے ساتھ کرنے سے منع کیا، مگر اس کی اجازت سے اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا اور اسی باب کے فصل ثالث میں یہ حدیث ان شاء اللہ آئے گی۔ [۴] تحقیق لونڈی حاملہ ہوگئی الخ نووی نے کہا کہ اس میں دلیل ہے اوپر لاحق کرنے نسب کے باوجود عزل کے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرَّجُلُ ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَبِلَتْ فَقَالَ قَدْ اَخْبَرْتُكَ اِنَّهُ سَيَاْتِيْهَا مَا قُدِّرَ لَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۰۳۹: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ بَنِی الْمُصْطَلِقِ فَاَصَبْنَا سَبْيًا مِّنْ سَبْیِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَآءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَاَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَاَرَدْنَا اَنْ نَعْزِلَ وَقُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا قَبْلَ اَنْ نَسْاَلَهُ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا مَا مِنْ نَّسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا وَهِیَ كَائِنَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۰۴۰۔ وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ مَا مِنْ كُلِّ الْمَآءِ يَكُوْنُ الْوَلَدُ وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ خَلْقَ شَیْءٍ لَّمْ يَمْنَعْهُ شَیْءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۰۴۱: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ اَعْزِلُ عَنِ امْرَاَتِیْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ

چیز پیدا ہوگی کہ اس کے واسطے مقدر ہے۔ (مسلم)

۳۰۳۹۔ اور ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بنی المصطلق میں نکلے پس[1] ہم نے بندی پائے بندی عرب کے سے پس[2] ہم نے عورتوں کی رغبت کی اور ہم پر مجرد رہنا سخت مشکل ہوا اور ہم[3] نے عزل کرنا چاہا پس ہم نے عزل کرنے کا ارادہ کیا اور ہم[4] نے کہا ہم اس حال میں عزل کریں کہ رسول خدا ہمارے درمیان نہیں اس سے پہلے کہ ہم ان سے پوچھیں[5] پھر ہم نے ان سے اس کا حکم پوچھا پس فرمایا تم کو نقصان نہیں یہ کہ عزل کو نہ کرو نہیں کوئی جان پیدا ہونے والی قیامت تک مگر وہ[6] ہونے والی ہے۔ (بخاری و مسلم)

۳۰۴۰۔ اور ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عزل کرنے کے حکم سے پوچھے گئے پس فرمایا ہر آب منی سے فرزند نہیں ہوتا اور جس وقت کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو کوئی چیز باز نہیں رکھتی۔ (مسلم)

۳۰۴۱۔ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا اور کہا کہ تحقیق میں اپنی عورت سے عزل کرتا ہوں پس اس کے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو یہ کیوں کرتا ہے پس اس شخص نے کہا کہ میں اوپر اس کے لڑکے کے ڈرتا ہوں[7] پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

---

[1] پس ہم نے بندی پائے الخ یعنی لونڈی و غلام پکڑ لائے [2] پس ہم نے عورتوں کی رغبت کی الخ یعنی صحبت کرنے کی عورتوں سے [3] اور ہم نے عزل کرنا چاہا الخ یعنی لونڈیوں سے بخوف حمل رہنے کے [4] اور ہم نے کہا الخ یعنی آپس میں [5] ہم ان سے پوچھیں الخ کہ آیا عزل جائز ہے یا نہیں [6] مگر کہ وہ ہونے والی ہے الخ یعنی یہ تمہارا خیال خام ہے پیدا ہونے والی روح ہے وہ ضرور ہوگی اور تمہاری تدبیر کچھ کام نہ آئے گی [7] کہ میں اوپر اس کے لڑکے کے ڈرتا ہوں الخ یعنی اس سے ڈرتا ہوں کہ حمل رہنے سے بچے کو نقصان نہ پہنچے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ الرَّجُلُ اُشْفِقُ عَلٰى وَلَدِهَا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۰۴۲:۔ وَعَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُنَاسٍ وَهُوَ يَقُوْلُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ فَنَظَرْتُ فِي الرُّوْمِ وَفَارِسَ فَاِذَا هُمْ يُغِيْلُوْنَ اَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَاَلُوْهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الْوَادُ الْخَفِيُّ وَهِيَ وَاِذَا الْمَوْءُدَةُ سُئِلَتْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۰۴۳:۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الرَّجُلُ يُفْضِيْ اِلَى امْرَاَتِهٖ وَتُفْضِيْ اِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

نے فرمایا کہ اگر یہ[۱] ضرر کرتا تو فارس اور روم کو ضرر کرتا۔ (مسلم)

۳۰۴۲۔ اور جدامہ بیٹی وہب کی سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کتنے ہی لوگوں میں اس حال میں حاضر ہوئی کہ وہ فرماتے تھے تحقیق میں نے قصد کیا کہ میں غیلہ سے منع[۲] کروں پھر میں نے روم اور فارس کو دیکھا کہ وہ اپنی اولاد کو غیلہ کرتے ہیں پس ان کی اولاد کو ضرر نہیں کرتا یہ کچھ پھر لوگوں نے حضرت سے عزل کرنے کا حکم پوچھا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بچہ کا پوشیدہ زندہ گاڑ[۳] دینا ہے اور یہ خصلت اس آیت میں داخل ہے اور جس وقت کہ جیتی گاڑی پوچھی جائے گی۔ (مسلم)

۳۰۴۳۔ اور ابی سعید سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق بڑی امانت ہے اللہ تعالی کے نزدیک قیامت کے دن اور ایک روایت میں ہے تحقیق بدترین لوگوں کا اللہ کے نزدیک باعتبار مرتبہ کے قیامت کے دن وہ شخص ہے کہ اپنی عورت کی طرف پہنچے اور عورت اس کی طرف پہنچے۔ پھر[۴] اس کا بھید ظاہر کرے۔ (مسلم شریف)

---

[۱] اگر یہ الخ یعنی دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا [۲] یہ کہ میں غیلہ سے منع کروں الخ عرب کے لوگ دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا برا جانتے تھے اور اطباء بھی بخیال لڑکے کی مضرت کے منع کرتے ہیں اس واسطے حضرتؐ نے منع کرنے کا ارادہ کیا پھر جب دیکھا کہ ایران و روم میں یہ معمول ہے اور اولاد کو کچھ ضرر نہیں پہنچا تو تجربے سے معلوم ہوا کہ یہ بات واجب الامتناع نہیں صرف ایک ضعیف احتمال پر کیوں جوان مرد تکلیف اٹھائیں ایسا نہ ہو کہ حرام کاری میں گرفتار ہوں [۳] یہ زندہ گاڑ دینا ہے الخ عزل کو واد فرمایا اس لیے کہ وہ بھی گویا ضائع کرنا ہے اولاد کا اس لیے کہ اولاد نطفہ سے ہوتی ہے جس نے نطفہ ضائع کیا اس نے گویا اولاد ضائع کی اور یہ تہدید پر محمول ہے [۴] پھر اس کا بھید ظاہر کرے الخ یعنی لوگوں سے بیان کرے کہ ہم نے اتنی بار جماع کیا یا اتنی دیر کیا کیونکہ یہ کمال بے حیائی اور گناہ ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفصل الثانی

۳۰۴۴۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ اُوْحِیَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ فَاْتُوْا حَرْثَکُمُ الْاٰیَۃَ اَقْبِلْ وَاَدْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَیْضَۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ۔

۳۰۴۵۔ وَعَنْ خُزَیْمَۃَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ لَا تَاْتُوا النِّسَآءَ فِیْ اَدْبَارِھِنَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ۔

۳۰۴۶۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَلْعُوْنٌ مَنْ اَتَی امْرَاَۃً فِیْ دُبُرِھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ۔

۳۰۴۷۔ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِیْ یَاْتِیْ امْرَاَتَہٗ فِیْ دُبُرِھَا لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلَیْہِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ۔

۳۰۴۸۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلٰی رَجُلٍ اَتٰی رَجُلًا اَوِ امْرَاَۃً فِی الدُّبُرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

دوسری فصل

۳۰۴۴۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی کی گئی کہ تمہاری عورتیں تمہارے واسطے کھیتیاں ہیں پس تم اپنی کھیتیوں میں آؤ آخر آیت تک اگلی جانب میں اگلی طرف سے اور پچھلی طرف سے اگلی جانب میں اور مقعد میں داخل کرنے سے پرہیز کرو[1] اور حالت حیض میں۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

۳۰۴۵۔ خزیمہ بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ حق کے بیان کرنے سے حیا نہیں کرتا تم عورتوں کے پاس ان کی مقعدوں میں نہ آؤ۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

۳۰۴۶۔ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص لعنت کیا گیا ہے اپنی عورت کے پاس اس کی مقعد میں آئے۔ (احمد، ابوداؤد)

۳۰۴۷۔ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق وہ شخص کہ عورت کے پاس اس کی مقعد میں آئے، اللہ اس کی طرف نظر نہیں کرتا یہ بغوی نے شرح السنہ میں نقل کی۔

۳۰۴۸۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نہیں دیکھتا کہ مرد کے پاس یا عورت کے مقعد میں آئے۔ (ترمذی)

[1] اور مقعد میں داخل کرنے سے پرہیز کرو الخ غرض یہ ہے کہ حرث کھیتی کو کہتے ہیں جہاں سے پیدا ہو وہ کھیتی ہے اور کھیتی میں جس طرح چاہو آؤ یعنی قبل میں ہر طرح سے جماع جائز ہے اور دبر نجاست ہے اسی طرح حیض کی حالت میں قبل بھی نجاست ہے اور دبر سے ہر وقت اور قبل سے حیض میں پرہیز کرنا چاہئے اور غرض یہ ہے کہ آیت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ دبر میں دخول کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ مخالفین نے سمجھا، طیبی نے کہا کہ اگر اجنبی عورت سے دبر میں جماع کیا تو زنا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۰۴۹:۔ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ سِرًّا فَاِنَّ الْغَيْلَ يُدْرِكُ الْفَارِسَ فَيُدَعْثِرُهٗ عَنْ فَرَسِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۰۵۰:۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّعْزَلَ عَنِ الْحُرَّةِ اِلَّا بِاِذْنِهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

۳۰۴۹۔ اور اسماء بیٹی یزید کی روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ تم اپنی اولاد کو پوشیدہ نہ مارو، پس[1] تحقیق غیل پا لیتا ہے سوار کو پس اس کو اس کے گھوڑے سے پچھاڑتا ہے۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۳۰۵۰۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عزل کرنے سے بدون اذن اس کے۔ (ابن ماجہ)

کی مثل ہے اور جو اپنی عورت یا لونڈی سے حرام کا مرتکب ہوا لیکن اس پر حد نہ ہوگی اور نووی نے کہا اگر مفعول صغیر یا مجنوں ہو یا اس پر زبردستی کی جائے تو اس پر بھی حد نہ ہوگی۔ اور ائمہ اربعہ اور تمام علماء حدیث نے اتفاق کیا ہے اس کی حرمت پر اور اللہ عزّ و جلّ نے جو فرمایا فاتوا حرثکم انی شئتم تو حرث کھیتی کو کہتے ہیں اور جہاں سے پیدا ہو وہ کھیتی ہے یعنی قبل اور دبر تو فرث یعنے نجاست ہے۔

[1] پس تحقیق غیل پا لیتا ہے الخ دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنے کو غیل کہتے ہیں اور یہ حدیث جذامہ کی حدیث گزشتہ کے مخالف نہیں ہے کیونکہ اول منع کیا۔ بحسب تعارف قوم کے بعد ازاں جب معلوم ہوا کہ فارس اور روم دودھ پلانے والی عورتوں سے صحبت کرتے ہیں اور یہ ان کی اولاد کو نقصان نہیں پہنچاتا تو منع کرنے کا ارادہ ترک کر دیا اور جذامہ کی حدیث گزشتہ میں یہ صاف بیان ہے اور نہی اور ترک دونوں اجتہاداً تھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابٌ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۳۰۵۱۔ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا فِيْ بَرِيْرَةَ خُذِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۳۰۵۲۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا اَسْوَدَ يُقَالُ لَهٗ مُغِيْثٌ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَطُوْفُ خَلْفَهَا فِي الْمَدِيْنَةِ يَبْكِيْ وَدُمُوْعُهٗ تَسِيْلُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ يَا عَبَّاسُ اَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيْثٍ بَرِيْرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيْرَةَ مُغِيْثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَاْمُرُنِيْ قَالَ اِنَّمَا اَشْفَعُ

باب حدیثوں کے بیان میں کہ پہلے باب سے متعلق ہے

پہلی فصل

۳۰۵۱۔ عروہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضؓ سے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے واسطے بریرہ کے بارے میں کہ اس کو لے پھر اس کو آزاد کر اور بریرہ کا خاوند غلام تھا پس اس کو رسولِ خداؐ نے مختار کیا پس بریرہ نے اپنے نفس کو اختیار کیا، اور اگر اس کا خاوندؔ[1] آزاد ہوتا تو اس کو اختیار نہ دیتے۔ (بخاری و مسلم)

۳۰۵۲۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ بریرہ کا خاوند سیاہ غلام تھا اس کو مغیث کہا جاتا تھا گویا کہ میں اس کی طرف دیکھتا ہوں مدینہ کے کوچوں میں بریرہ کے پیچھے پھرتا تھا روتا اور اسکے بہتے آنسو اس کی داڑھی پر بہتی پس نبی اکرمؐ نے عباسؓ کے واسطے فرمایا اے عباسؓ کیا تم کو اس پر تعجب نہیں ہے؟ کہ مغیث بریرہ کو چاہتا ہے اور بریرہ اس سے نفرت کرتی ہے پھر نبی اکرمؐ نے بریرہ سے فرمایا، بریرہ کاش تو رجوع کر لیتی، بریرہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ مجھ کو حکم دیتےؔ[2] ہیں آپ نے فرمایا میں سفارشؔ[3] کرتا ہوں۔ حکم نہیں دیتا، بریرہ نے کہا مجھ کو اس کی ضرورت

---

[1] اور اگر اس کا خاوند آزاد ہوتا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب لونڈی آزاد ہو جائے اور اس کا خاوند غلام ہو تو لونڈی کو اختیار ہو گا خواہ خاوند کا نکاح قائم رکھے یا نہ رکھے امام مالکؒ اور شافعیؒ اور جمہور علماء کا یہی قول ہے [2] مجھ کو کیا حکم فرماتے ہو الخ یعنی یہ شریعت کا حکم ہے [3] میں سفارش کرتا ہوں الخ یعنی شرع کی رو سے تو تجھ کو اختیار ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ جب کسی کے پاس میاں بی بی غلام ہوں اور وہ ان دونوں کو آزاد کرنا چاہے تو پہلے بیاں کو آزاد کرے اس میں حکمت یہ ہے کہ جب میاں پہلے آزاد ہو جائے گا تو عورت کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار نہ رہے گا اگر عورت پہلے آزاد کی جائے گی تو احتمال ہے ۔۔۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

الْفَصْلُ الثَّانِي

۳۰۵۳: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تُعْتِقَ مَمْلُوكَيْنِ لَهَا زَوْجٌ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَبْدَأَ بِالرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْأَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

۳۰۵۴: وَعَنْهَا أَنَّ بَرِيرَةَ عُتِقَتْ وَهِيَ عِنْدَ مُغِيثٍ فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهَا إِنْ قَرِبَكِ فَلَا خِيَارَ لَكِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

نہیں۔ (بخاری)

دوسری فصل

۳۰۵۳۔ عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے دو مملوک آزاد کرنے کا ارادہ کیا کہ آپس میں خاوند بیوی بنے پھر عائشہؓ نے نبی اکرمؐ سے پوچھا پس عائشہؓ کو حکم فرمایا کہ مرد کو عورت کے پہلے[1] آزاد کریں۔ (ابوداؤد، نسائی)

۳۰۵۴۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ بریرہ اس حال میں آزاد ہوئی کہ وہ مغیثؓ کے نکاح میں تھی پس رسول خدا نے بریرہ کو اختیار دیا اور اس کو فرمایا اگر تجھ سے نزدیکی کرے گا پس[2] تیرے واسطے رہنے کا اختیار نہیں۔ (ابوداؤد)

نکاح فسخ کر ڈالے تو خاوند کو رنج اور ملال ہو جیسے بریرہ نے اپنے خاوند کے ساتھ کیا اگر دونوں کو ایک ساتھ آزاد کردے تو بھی یہ اندیشہ ہوگا اور آئندہ حدیث میں یہ صاف مذکور ہے [1] مرد کو عورت کے پہلے الخ یعنی تاکہ اختیار نہ رہے عورت کو خاوند کا نکاح رکھنے یا نہ رکھنے میں [2] پس تیرے واسطے رہنے کا اختیار نہیں الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر خاوند نے آزادی کے بعد اس سے جماع کرلیا تو پھر اس کو اختیار نہیں رہتا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الصَّدَاقِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۰۵۵: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ اِمْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ لَكَ فَقَامَتْ طَوِيْلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيْهَا اِنْ لَّمْ تَكُنْ لَكَ فِيْهَا حَاجَةٌ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا قَالَ مَا عِنْدِيْ اِلَّا اِزَارِيْ هٰذَا قَالَ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا فَقَالَ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ انْطَلِقْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا فَعَلِّمْهَا مِنَ الْقُرْاٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۰۵۶: وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَمْ كَانَ صَدَاقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

باب مہر کے بیان میں

پہلی فصل

۳۰۵۵۔ سہل بیٹے سعد رضؓ کے سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے آپ کے واسطے اپنی جان بخشی اور دیر تک کھڑی رہی پس ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ میرا اس سے نکاح کر دو اگر آپ کو اس میں کچھ حاجت نہیں ہے پس حضرت نے فرمایا کیا تیرے پاس کچھ چیز ہے کہ تو اس کو مہر میں دیوے اس شخص نے کہا کہ میرے پاس کچھ نہیں مگر تہ بند میرا پس حضرت نے فرمایا ایک انگوٹھی ڈھونڈھ لا اگرچہ لوہے کی ہو پس اس نے ڈھونڈھا اور کوئی چیز نہ پائی پس رسول خدا نے فرمایا کیا تیرے ساتھ قرآن سے کچھ ہے اس شخص نے کہا ہاں سورہ فلانی اور سورہ فلانی پس فرمایا میں نے تیرا اس سے نکاح کر دیا بسبب اس چیز کے کہ قرآن سے تیرے ساتھ ہے اور ایک روایت ہے کہا کہ جا پس تحقیق میں نے تیرا اس سے نکاح کر دیا۔ پس[1] اس کو قرآن سے سکھلا۔ (بخاری)

۳۰۵۶۔ اور ابی سلمہؓ سے روایت ہے کہا کہ پس میں نے حضرت عائشہ رضؓ سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مہر کتنا

---

[1] پس اس کو قرآن سے سکھلا تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مہر کی کوئی حد معین نہیں ہے کہ اس میں کمی بیشی روا نہ ہو اور تعلیم قرآن کے عوض میں نکاح ہو سکتا ہے اہلحدیث شافعی احمد اور جمہور کا یہی قول ہے اور احمد اور ابوداؤد نے جابرؓ سے نکالا کہ آنحضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی مرد ایک عورت کو مہر کے طور پر مٹھی بھر اناج دے تو وہ اس کے لیے حلال ہو جائے گی اور دار قطنی کی روایت میں ابو سعیدؓ سے ہے کہ اگرچہ مہر پیلو کی ایک مسواک ہو اور صحیحین کی اسی روایت میں ہے کہ آپ نے نکاح کر دیا اس عورت کا تعلیم قرآن پر اور ان حدیثوں کے معارض وہ روایت نہ ہوگی کہ مہر دس درہم سے کم نہیں ہے اس کو دار قطنیؒ نے نکالا اس کی اسناد میں بشر بن عبید ہے اور حجاج بن ارطاۃ اور یہ دونوں ضعیف ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ صَدَاقُهُ لِأَزْوَاجِهِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَنَشٌّ قَالَتْ أَتَدْرِي مَا النَّشُّ قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ أُوقِيَّةٍ فَتِلْكَ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَنَشٌّ بِالرَّفْعِ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي جَمِيعِ الْأُصُولِ.

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۰۵۷: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَلَا لَا تُغَالُوا صَدُقَةَ النِّسَاءِ فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا وَتَقْوَى عِنْدَ اللّٰهِ لَكَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهِ وَلَا أَنْكَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ عَلَى أَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔

تھا حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا کہ حضرتؐ کا ان کی بیویوں کے واسطے بارہ اوقیہ اور ایک نش مہر تھا، حضرت عائشہ رضؓ نے کہا تو کیا جانتا ہے کہ نش کیا ہے میں نے کہا نہیں کہا حضرت عائشہ رضؓ نے آدھا اوقیہ پس[۵۱] یہ سب پانچ سو درہم ہوئے (مسلم) اور لفظ نش شرح السنہ میں دو پیشوں کے ساتھ ہے اور سب کتابوں کے اصول میں۔

دوسری فصل

۳۰۵۷۔ عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے کہا کہ خبردار ہو عورتوں کا مہر[۵۲] بھاری نہ باندھو پس تحقیق اگر مہر بھاری باندھنا بزرگی کا سبب ہوتا تو دُنیا میں اور موجب تقوی کا نزدیک اللہ تعالیٰ کے تو البتہ اس کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائق تر ہوتے نہیں جانتا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اپنی عورتوں میں سے کسی سے نکاح کیا ہو، اور اپنی بیٹیوں کا کسی سے نکاح کر دیا، زیادہ بارہ اوقیہ سے۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

---

[۵۱] پس یہ سب پانسو درہم ہوئے ہمارے ملک میں پاکستانی سکہ کے حساب تخمیناً سوا سو روپیہ ہوتے ہیں، ایسا ہی مہر باندھنا عمدہ ہے اور اہلحدیث کے نزدیک مہر گراں باندھنا مکروہ ہے طبرانی نے اوسط میں نکالا کہ آنحضرت نے فرمایا بڑی برکت اس نکاح میں ہے جس میں بوجہ کم ہو اور صحیح مسلم میں ہے کہ ایک شخص نے انصاری عورت سے نکاح کیا آنحضرتؐ نے اس سے پوچھا تو نے کتنا مہر باندھا بولا چار اوقیہ گویا تم اس پہاڑ سے چاندی تراشتے ہو ہمارے پاس اتنا مال نہیں لیکن ہم تجھ کو ایک لڑائی میں بھیجیں گے شاید وہاں تجھ کو مال مل جائے پھر آپ نے ایک لشکر بنی عبس کی طرف بھیجا اور اس شخص کو اس لشکر میں روانہ کیا اور ابوداؤد اور حاکم نے عقبہ بن عامر سے نکالا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا بہتر مہر وہ ہے جو آسان ہو[۵۲] نہ بھاری باندھو الخ یعنی یہ مستحب ہے ورنہ زیادہ کے جائز ہونے میں کسی کو کلام نہیں ہے اور حجۃ اللہ البالغہ میں ہے کہ آنحضرتؐ نے مہر کو مقرر نہیں کیا کیونکہ وہ باعتبار رسوم اور عادات اور رغبت کے مختلف ہوتا ہے تو اس کا تقرر نہیں ہو سکتا جیسے شیاد کی قیمت معین نہیں ہو سکتی اور اسی لیے آپ نے فرمایا کوئی چیز ڈھونڈھ اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہو مگر آپ نے اپنی بیبیوں کے مہر میں بارہ اوقیے سنت رکھے اور ایک نش اس لیے حضرت عمرؓ نے اس کی موافقت کی ترغیب دی اور فرمایا آخر تک مہر نہ بڑھاؤ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٣٠٥٨: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْطٰى فِيْ صَدَاقِ اِمْرَاَتِهٖ مِلْاَ كَفَّيْهِ سَوِيْقًا اَوْ تَمْرًا فَقَدِ اسْتَحَلَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

٣٠٥٩: وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ اِمْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ فَزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلٰى نَعْلَيْنِ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَضِيْتِ مِنْ نَّفْسِكِ وَمَالِكِ بِالنَّعْلَيْنِ قَالَتْ نَعَمْ فَاَجَازَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

٣٠٦٠: وَعَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ اِمْرَاَةً وَّلَمْ يَفْرِضْ لَهَا شَيْئًا وَّلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ اِمْرَاَةٍ مِّنَّا بِمِثْلِ مَا قَضَيْتَ فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

٣٠٥٨۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دیا اپنی عورت کے مہر میں ستوؤں سے یا کھجور سے دونوں ہاتھ بھر کر پس تحقیق اس نے اس عورت کو حلال کیا۔ (ابوداؤد)

٣٠٥٩۔ اور عامر بیٹے ربیعہؓ کے سے روایت ہے کہ ایک عورت نے بنی فزارہ میں سے نکاح کیا اوپر دو جوتیوں کے پس اس کو رسول خداؐ نے فرمایا کیا تو نے اپنے کو صرف دو جوتیوں کے بدلے حوالے کر دیا اور اسی پر راضی ہو گئی اس نے کہا ہاں آپ نے اس نکاح کو باقی رکھنے کی اجازت دے دی۔ (ترمذی)

٣٠٦٠۔ اور علقمہؓ سے روایت ہے کہ ابن مسعودؓ سے نقل کی کہ وہ ایک شخص کے حکم سے پوچھے گئے کہ ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کے واسطے کچھ مہر معین نہیں کیا اور نہ اس کے ساتھ دخول کیا یہاں تک کہ مر گیا پس ابن مسعودؓ نے کہا اس عورت کے واسطے اس کی عورتوں کی مانند مہر ہے نہ کم اور نہ زیادہ اور اس پر عدت ہے اور اس کے واسطے میراث بھی ہے پس معقل بن سنان اشجعی کھڑے ہوئے اور کہا کہ حکم فرمایا رسول خداؐ نے بروع بیٹی واشق کے حق میں کہ ہم میں سے ایک عورت تھی اس چیز کی مانند کہ تم نے حکم کیا پس اس بات کے ساتھ ابن مسعودؓ خوش ہوئے

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی)

لہ پس آنحضرتؐ نے اس کو جائز رکھا الخ ابن قیمؒ نے کہا صحیح حدیثوں سے نکاح کا جواز دس درہم سے کم مہر پر ثابت ہے اور قرآن بھی "اموالکم" کا لفظ عام ہے قلیل اور کثیر کو شامل ہے اور مہر کا قیاس نصاب سرقہ پر ایک فاسد قیاس ہے بھلا نکاح کو چوری سے کیا علاقہ اور تحلیل فرج کو قطع ید سے کیا تعلق اور سب سے زیادہ صحیح قیاس بھی اہلحدیث کا ہے اور جتنا آدمی حدیث سے واقف ہوگا اس کا قیاس عمدہ ہوگا اور جس قدر حدیث سے دور ہوگا اتنا ہی اس کا قیاس بھی فاسد ہوگا ٹہ اس کی عورتوں کے مانند مہر ہے الخ یعنی اس کے کنبے کی عورتوں کا جو مہر ہوگا وہی اس کو دیا جائے گا نہ کم اور نہ زیادہ اور نہایت خوش ہوئے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۰۶۱:۔ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِاَرْضِ الْحَبْشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمْهَرَهَا عَنْهُ اَرْبَعَةَ اٰلَافٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَرْبَعَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَبَعَثَ بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

۳۰۶۲:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَزَوَّجَ اَبُوْطَلْحَةَ اُمَّ سُلَيْمٍ فَكَانَ صِدَاقُ مَا بَيْنَهُمَا الْاِسْلَامَ اَسْلَمَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ قَبْلَ اَبِيْ طَلْحَةَ فَخَطَبَهَا فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ اَسْلَمْتُ فَاِنْ اَسْلَمْتَ نَكَحْتُكَ فَاَسْلَمَ فَكَانَ صِدَاقَ مَا بَيْنَهُمَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ۔

تیسری فصل

۳۰۶۱۔ اُم حبیبہؓ سے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں۔ پس عبداللہ حبشہ کی زمین میں مر گئے پس نجاشی نے ان کا نبی اکرمؐ کے ساتھ نکاح کر دیا اور نجاشی نے ام حبیبہؓ کا حضرت کی طرف سے چار ہزار مہر مقرر کیا اور ایک روایت میں چار ہزار[1] درہم اور ام حبیبہؓ کو بھیجدیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شرجیل بن حسنہ کے ساتھ۔ (ابوداؤد، نسائی)

۳۰۶۲۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ ابوطلحہؓ نے ام سلیم سے نکاح کیا پس مہر ہوا آپس میں اسلام آنا ام سلیم ابوطلحہ کے پہلے اسلام لائی تھی پھر ابوطلحہؓ نے ام سلیم کو نکاح کا پیغام بھیجا تھا پس ام سلیم نے کہا کہ تحقیق میں مسلمان ہوئی ہوں اگر مسلمان ہوگا تو میں تجھ سے نکاح کروں گی۔ پس ابوطلحہ مسلمان ہوا پس[2] ابوطلحہ کا اسلام لانا آپس میں مہر ہوا۔ (نسائی)

اس لیے کہ ان کا فیصلہ آنحضرتؐ کے فیصلے کے مطابق ہو گیا۔ ابن قیمؒ نے کہا اس فتوے کے معارض کوئی فتوے نہیں تو اس پر عمل کرنا ضرور ہے۔

[1] چار ہزار درہم الخ ہمارے ملک میں پاکستانی سکہ کے حساب تخمیناً ہزار روپیہ سے کچھ اوپر ہوتے ہیں [2] پس ابوطلحہ کا اسلام لانا آپس میں مہر ہوا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام بھی مہر ہو سکتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْوَلِیْمَۃِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۰۶۳:۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی عَلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَۃٍ فَقَالَ مَا ھٰذَا قَالَ اِنِّیْ تَزَوَّجْتُ اِمْرَاَۃً عَلٰی وَزْنِ نَوَاۃٍ مِّنْ ذَھَبٍ قَالَ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۳۰۶۴:۔ وَعَنْہُ قَالَ مَا اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ نِّسَائِہٖ مَا اَوْلَمَ عَلٰی زَیْنَبَ اَوْلَمَ بِشَاۃٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۳۰۶۵:۔ وَعَنْہُ قَالَ اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ بَنٰی بِزَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَاَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَّلَحْمًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

باب ولیمہ کے بیان میں

پہلی فصل

۳۰۶۳۔ انسؓ سے روایت ہے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوفؓ پر زردی کا نشان[1] دیکھا پس فرمایا یہ کیا ہے عبدالرحمٰن نے کہا تحقیق میں نے ایک عورت سے نکاح کیا اوپر وزن نواۃ کے سونے سے حضرتؐ نے فرمایا اللہ تعالےٰ تیرے واسطے برکت کرے ولیمہ[2] کر اگرچہ ایک بکری ہو۔ (بخاری ومسلم)

۳۰۶۴۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بیوی کے نکاح میں اتنا ولیمہ نہیں کیا جتنا زینبؓ کے نکاح میں ایک بکری کا ولیمہ کیا تھا۔ (بخاری ومسلم)

۳۰۶۵۔ اور انہیں سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے ولیمہ کیا جس وقت کہ زینب بیٹی جحشؓ کی کو تصرف میں لائے پس روٹی اور گوشت سے پیٹ بھر دیا۔ (بخاری)

---

[1] زردی کا نشان دیکھا الخ شاید دلہن کے پاس رہنے سے عبدالرحمٰن کے بدن یا کپڑے پر زعفران لگ گیا ہوگا، حنفیہ اور شافعیہ نے مرد کو زعفران لگانا منع رکھا ہے اگرچہ شادی ہو اور مالکیہ نے کہا کہ کپڑے میں لگانا درست ہے لیکن بدن میں لگانا درست نہیں۔ [2] ولیمہ اگرچہ ایک بکری ہو الخ ولیمہ اس کھانے کو کہتے ہیں جو خاوند کی طرف سے شب زفاف کے بعد ہوتا ہے اور یہ کھانا مسنون ہے اقل درجہ یہ ہے کہ اس میں ایک بکری ذبح کیے اور ستو اور جو اور مٹھائی پر بھی ولیمہ درست ہے جیسے آیندہ حدیثوں سے معلوم ہوگا غرض ہر کھانے سے ولیمہ ہو سکتا ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۰۶۶:- وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَاَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۰۶۷:- وَعَنْهُ قَالَ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِيْنَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يُبْنٰى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى وَلِيْمَتِهٖ وَمَا كَانَ فِيْهَا مِنْ خُبْزٍ وَّلَا لَحْمٍ وَمَا كَانَ فِيْهَا اِلَّا اَنْ اَمَرَ بِالْاَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَاُلْقِيَ عَلَيْهَا التَّمْرُ وَالْاَقِطُ وَالسَّمْنُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۳۰۶۸:- وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ اَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيْرٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۳۰۶۶۔ اور انہیں سے روایت ہے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کیا اور ان سے نکاح کیا اور انکی آزادی سے ان کا مہر[1] ٹھہرایا اور ان کے نکاح میں چوری کے ساتھ ولیمہ کیا۔ (بخاری ومسلم)

۳۰۶۷۔ اور انہیں سے روایت ہے کہ ٹھہرے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جنگ خیبر کے بعد خیبر اور مدینہ کے درمیان تین رات قیام کیا، صفیہ سے نکاح کرنے کے بعد یہیں شب باشی کی اور صبح کو ولیمہ کے لئے مسلمانوں کو طلب کیا، ولیمہ میں نہ گوشت تھا اور نہ روٹی بلکہ آپ نے دسترخوان بچھانے کا حکم دیا اور اس پر کھجوروں اور پنیر اور گھی کو ڈال دیا۔ (بخاری)

۳۰۶۸۔ اور صفیہ بیٹی شیبہ کی سے روایت ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض عورتوں کا دو سیر جو کے ساتھ[2] ولیمہ کیا۔ (بخاری)

---

[1] اور ان کی آزادی سے ان کا مہر ٹھہرایا الخ علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ اب اگر کوئی اپنی لونڈی کو اس شرط پر آزاد کرے کہ اس سے نکاح کرے گا اور اس کی آزادی ہی کو مہر ٹھہرا دے تو اس کا کیا حکم ہے جمہور نے کہا کہ اس شرط پر آزاد کرے تو اس کو لازم نہیں ہے کہ اس شخص سے نکاح بھی کرے اور یہ شرط صحیح نہیں امام مالکؒ ، ابو حنیفہؒ اور محمد بن حسن کا یہی قول ہے اور زفر کا بھی، چنانچہ امام شافعیؒ نے کہا ہے کہ اگر اس شرط پر آزاد کیا اور اس نے یہ شرط قبول کی تو آزاد ہو گئی اور اس عورت پر لازم نہیں کہ اس مرد سے نکاح کرے بلکہ عورت کو ضروری ہے کہ اپنی قیمت ادا کرے اس لئے کہ وہ اپنی آزادی پر مفت راضی نہیں ہوئی پھر اگر وہ راضی ہو گئی اور کسی قدر مہر پر نکاح ہوا تو عورت پر ادائے قیمت ضروری ہے اور مرد پر جو مہر مقرر ہوا خواہ تھوڑا ہو خواہ بہت اور اگر اس کی قیمت پر نکاح کیا اور دونوں کو قیمت معلوم ہے تو مہر صحیح ہے نہ اس کے ذمہ قیمت رہی نہ مرد کے ذمہ مہر اور اگر قیمت مجہول ہے تو اس میں دو قول ہیں اول یہ کہ مہر صحیح ہو گیا جیسے معلوم کی صورت میں تھا دوسرا قول یہ ہے کہ یہ مہر صحیح نہیں بلکہ نکاح صحیح ہے اور مہر مثل لازم آئے گا اور یہی قول صحیح ہے اور جمہور بھی اسی طرف گئے ہیں اور سعید بن مسیب، حسن، نخعی، زہری، ثوری، اوزاعی، ابو یوسف، احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ جائز ہے یہ کہ باندی کو اس شرط پر آزاد کرے کہ اس سے نکاح کرے گا اور اس کی آزادی ہی اس کا مہر ہو جاتی ہے اور عورت کو لازم ہوتا ہے کہ اس مرد سے نکاح ہے اور یہ مہر بنظر ظاہر حدیث کے صحیح ہے اور یہی مذہب ہمارے نزدیک عمدہ اور بہتر اور قوی ہے۔

[2] دو سیر جو کے ساتھ الخ باب کی حدیثوں سے ثابت ہوا کہ ولیمہ کی کوئی حد نہیں ہے جس قدر طاقت اور مقدرت ہو اتنا کھانا تیار کر سکتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۰۶۹:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلَی الْوَلِیْمَۃِ فَلْیَاْتِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ فَلْیُجِبْ عُرْسًا کَانَ اَوْنَحْوَہٗ۔

۳۰۷۰:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلٰی طَعَامٍ فَلْیُجِبْ فَاِنْ شَاءَ طَعِمَ وَاِنْ شَاءَ تَرَکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۳۰۷۱:۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِیْمَۃِ یُدْعٰی لَھَا الْاَغْنِیَاءُ وَیُتْرَکُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَکَ الدَّعْوَۃَ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۳۰۷۲:۔ وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ یُکْنٰی اَبَا شُعَیْبٍ کَانَ لَہٗ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَقَالَ اصْنَعْ لِیْ طَعَامًا یَکْفِیْ خَمْسَۃً لَعَلِّیْ اَدْعُو النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَۃٍ فَصَنَعَ لَہٗ طُعَیِّمًا ثُمَّ اَتَاہُ فَدَعَاہُ فَتَبِعَھُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

۳۰۶۹۔ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ بے شک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت ایک تمہارا شادی کے کھانے کی طرف بلایا جائے پس چاہیئے کہ اس شادی کے طعام میں حاضر ہو (بخاری ومسلم) اور مسلم کی روایت میں یہ ہے کہ پس چاہیئے کہ نکاح یا

۳۰۷۰۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا جس وقت کہ ایک تمہارا کھانے کی طرف بلایا جاوے پس چاہیئے کہ قبول کرے[1] پھر اگر چاہے کھاوے اگر چاہے نہ کھاوے (مسلم)

۳۰۷۱۔ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برا کھانا وہ کھانا نکاح کا ہے کہ اس کے واسطے دولت مند بلائے جاتے ہیں اور فقیر چھوڑے[2] جاتے ہیں اور جو شخص دعوت قبول نہ کرے پس تحقیق اس نے اللہ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ (بخاری مسلم)

۳۰۷۲۔ اور ابی مسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص انصاریں سے تھا ابو شعیبؓ کنیت کیا جاتا تھا اس کا غلام گوشت بیچتا تھا پس اس نے غلام کو کہا کہ تیار کر میرے واسطے کھانا کہ کافی ہو پانچ آدمیوں کو تاکہ میں اس حال میں پیغمبر خدا کو بلاؤں کہ آنجناب پانچویں ہوں پانچ میں سے پس غلام نے تیار کیا اس کے کہنے کے بموجب تھوڑا سا کھانا پھر آیا وہ شخص آنحضرتؐ کے پاس اور آنحضرتؐ کی

---

[1] پس چاہیئے کہ قبول کرے الخ بعض علماء کے نزدیک ولیمے میں جانا واجب ہے نہ جائے تو گنہگار ہوگا لیکن کھانا ضروری نہیں کچھ عذر ہو تو نہ کھائے

[2] اور فقیر چھوڑے جاتے ہیں الخ اکثر عادت یہ ہے کہ شادی کے کھانے میں سوائے برادری اور مالداروں کے محتاجوں کو نہیں پوچھتے۔ اس واسطے اس کو برا فرمایا کہ اگر محتاجوں کو بھی دیجئے تو برائی بھی دور ہو جائے گی اور دعوت قبول نہ کرنے کو اس واسطے برا کہا کہ خدا اور رسول کی مرضی یہ ہے کہ مسلمانوں کی آپس میں محبت اور الفت قائم رہے۔ اور دعوت کرنا اور دعوت کا قبول کرنا محبت زیادہ ہونے کا سبب ہے پھر جس نے دعوت قبول نہ کی گویا اس نے محبت توڑی اور اس لئے خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے خلاف کیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ يَا أَبَا شُعَيْبٍ إِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَذِنْتَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ قَالَ لَا بَلْ أَذِنْتُ لَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

٣٠٧٣ - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَى صَفِيَّةَ بِسَوِيقٍ وَتَمْرٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ۔

٣٠٧٤ - وَعَنْ سَفِينَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا ضَافَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لَوْ دَعَوْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ مَعَنَا فَدَعَوْهُ فَجَاءَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى عِضَادَتَيِ الْبَابِ فَرَأَى الْقِرَامَ قَدْ ضُرِبَ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَرَجَعَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَتَبِعْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا رَدَّكَ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي أَوْ لِنَبِيٍّ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتًا مُزَوَّقًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ ۔

٣٠٧٥ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِيَ فَلَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ دَخَلَ عَلَى غَيْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِيرًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ۔

دعوت کی پس ایک شخص ان کے ساتھ لگ گیا پس نبی صلعم نے فرمایا اے ابو شعیب ایک شخص ہمارے ساتھ ہو لیا ہے پس اگر چاہے تو اس کو آنے کا اذن دے اور اگر چاہے اس کو چھوڑ دے ابو شعیب نے کہا نہیں بلکہ اذن دیا میں نے اس کو (بخاری مسلم)

دوسری فصل

۳۰۷۳ - انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کیا وقت نکاح حضرت صفیہؓ کے ساتھ ستو کے اور کھجور کے ۔ (احمد و ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ)

۳۰۷۴ - اور سفینہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت علیؓ بن ابی طالب کے پاس مہمان آیا پس علیؓ نے اس کے لئے کھانا تیار کیا اور حضرت فاطمہؓ نے کہا اگر ہم رسول خدا صلعم کو بلاویں اور وہ ہمارے ساتھ کھاویں تو بہتر ہے پس حضرت کو بلایا اور حضرت آئے اور رکھے دونوں ہاتھ اپنے اوپر دونوں بازوں دروازے کے پس دیکھا پردہ پڑا ہوا گھر کے کونے میں پس حضرتؐ پھر گئے فاطمہؓ نے کہا پس میں حضرت کے پیچھے گئی اور میں نے کہا اے خدا کے رسولؐ کس چیز نے پھیرا آپ کو فرمایا نہیں واسطے میرے یا واسطے نبیؐ کے یہ کہ زینت کے گھر میں داخل ہو ۔ (احمد و ابن ماجہ)

۳۰۷۵ - اور عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دعوت کیا جاوے پھر قبول نہ کرے پس بیشک اللہ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور جو آدمی کھانے کی مجلس میں بن بلائے آئے وہ چور ہے اور نکلا لوٹ کر ۔ (ابوداؤد)

سخت بلکہ اذن دیا میں نے اس کو الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جتنے آدمیوں کی دعوت ہو اتنے ہی جائیں اگر کوئی ساتھ چلا جائے تو دعوت کرنے والے سے اس کی اطلاع کرے وہ چاہے تو آنے دے چاہے تو روک دے ۔

سخت ... دینی پیشوا کے لائق اتنی بھی دنیائی آراستگی نہیں ہے لوگ عوام لوگوں کے لئے یہ امر منع نہ ہو ۔ عوام کو صرف حرام سے بچنا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۰۷۶:۔ وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِیَانِ فَاَجِبْ اَقْرَبَھُمَا بَابًا فَاِنْ سَبَقَ اَحَدُھُمَا فَاَجِبِ الَّذِیْ سَبَقَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ۔

۳۰۷۷:۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامُ اَوَّلِ الْیَوْمِ حَقٌّ وَطَعَامُ یَوْمِ الثَّانِیْ سُنَّۃٌ وَطَعَامُ یَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَۃٌ وَمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۳۰۷۸:۔ وَعَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِیَیْنِ اَنْ یُّؤْکَلَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ مُحْیِ السُّنَّۃِ وَالصَّحِیْحُ اَنَّہٗ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۰۷۹:۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُتَبَارِیَانِ لَا یُجَابَانِ وَلَا یُؤْکَلُ طَعَامُھُمَا قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ یَعْنِیْ الْمُتَعَارِضَیْنِ بِالضِّیَافَۃِ فَخْرًا وَرِیَاءً۔

۳۰۷۶۔ ایک شخص سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحابیوں سے تھا یہ کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا جس وقت کہ دو دعوت کرنے والے اکٹھے ہوجائیں پس ان دونوں میں سے اس کی دعوت قبول کر[1] کہ از روئے دروازے کے بہت نزدیک ہو اور اگر ان دونوں میں سے ایک نے پہل کی پس اس کی دعوت قبول کر جس نے پہل کی۔ (احمد و ابوداؤد)

۳۰۷۷۔ اور ابن مسعود سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانا پہلے[2] دن کا حق ہے اور دوسرا دن کا کھانا سنت ہے اور تیسرے دن کا کھانا سنانا ہے[3]، اور جو کوئی سناوے اللہ تعالیٰ اس کو سناوے گا۔ (ترمذی)

۳۰۷۸۔ اور عکرمہؓ سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ سے نقل کی یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھانے طعام دو شخصوں فخر کرنے والوں کے سے آپس میں سے یہ ابوداؤد نے نقل کی اور کہا محی السنہ نے کہ صحیح یہ ہے کہ عکرمہؓ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بطریق ارسال کے نقل کی۔

تیسری فصل

۳۰۷۹۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا دو شخص فخر کرنے والوں کی دعوت قبول نہ کی جاوے اور نہ ان کا کھانا کھایا جاوے امام احمد نے کہا حضرت کی مراد متبارمیں سے یہ ہے کہ دو شخص بطریق مقابلہ ازراہ فخر اور ریاء کے ضیافت کریں۔

کافی ہے اور خواص کروہ اور مباح سے بھی بچتے ہیں، ایسا نہ ہو کر مردود سے غصت ہو جانے [4] بن بلائے الخ یعنی بلا اجازت صاحب گھر کے اس حدیث میں حضرت صلعم نے اپنی امت کو تہذیب اخلاق کا ارشاد فرمایا اور ذست کے کاموں سے روکا، کیونکہ بلا عذر دعوت کا قبول نہ کرنا فخر ہے اور بن بلائے چلے جانا کمینگی ہے۔
[1] اس کی دعوت قبول کر الخ یہ اس صورت میں ہے کہ دونوں کی دعوت نہ کھا سکے بہ سبب دعوت کا ایک ہی وقت ہونے کے اور اگر جمع کر سکتا ہو تو دونوں کی دعوت قبول کرے [2] کھانا پہلے دن کا حق ہے الخ یعنی واجب ہے یہ ان کے نزدیک ہے جو ولیمہ کو واجب کہتے ہیں اور جو سنت کہتے ہیں وہ حق سے یہ معنی لیں گے کہ ایک دل ضروری ہے [3] سنت ہے الخ اور ایک روایت میں ہے دستور کے موافق ہے، یعنی جو لوگ باقی رہ گئے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۰۸۰- وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِجَابَةِ طَعَامِ الْفَاسِقِيْنَ -

۳۰۸۱- وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ عَلٰى أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ فَلْيَأْكُلْ مِنْ طَعَامِهِ وَلَا يَسْأَلْ وَيَشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ وَلَا يَسْأَلْ رَوَى الْأَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَقَالَ هٰذَا إِنْ صَحَّ فَلِأَنَّ الظَّاهِرَ أَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يُطْعِمُهُ وَلَا يَسْقِيْهِ إِلَّا مَا هُوَ حَلَالٌ عِنْدَهُ۔

۳۰۸۰- اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاسقین کی دعوت قبول کرنے سے منع[1] فرمایا

۳۰۸۱- اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ ایک تمہارا آوے مسلمان بھائی کے پاس پس چاہیئے کہ اس کے کھانے سے کھاوے اور نہ پوچھے اور اس کا پانی پیوے اور نہ[2] پوچھے تینوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیں اور بیہقی نے کہا یہ حدیث صحیح ہو تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ مسلمان نہیں کھلاتا اور اس کو نہیں پلاتا مگر وہ کہ اس کے نزدیک حلال ہوتا ہے

ہیں ان کو کھلانے کے لئے سے سناتا ہے الخ یعنی شہرت کے لئے یہ ریا ہے اور منع ہے -

[1] منع فرمایا الخ ان حدیثوں کا حاصل یہ ہے کہ دعوت کا قبول کرنا عذر کی وجہ سے ساقط ہو جاتا ہے مثلاً دعوت سے مقصود حب جاہ اور استکبار ہو یا وہاں خلاف شرع کام ہوں جیسے فواحش کا اجتماع رقص وغیرہ یا دعوت کا کھانا مشتبہ ہو یا وہاں صرف مال دار حاضر ہوئے ہوں یا صاحب دعوت صحبت کے لائق نہ ہو [2] اور نہ پوچھے الخ غرض یہ ہے کہ جس مسلمان کی روزی کی حلت حرمت کی خبر نہیں ہے اس کو پوچھ کر اس کو کیوں رنج میں ڈالے اور جب کہ معلوم ہو کہ اس کا کھانا حرام سے ہے تو اس کا تناول کرنا ناجائز ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْقَسْمِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۰۸۲:۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُبِضَ عَنْ تِسْعِ نِسْوَۃٍ وَکَانَ یَقْسِمُ مِنْھُنَّ لِثَمَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۳۰۸۳:۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ سَوْدَۃَ لَمَّا کَبِرَتْ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ جَعَلْتُ یَوْمِیْ مِنْکَ لِعَائِشَۃَ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْسِمُ لِعَائِشَۃَ رض یَوْمَیْنِ یَوْمَھَا وَیَوْمَ سَوْدَۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۳۰۸۴:۔ وَعَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَسْاَلُ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ اَیْنَ اَنَا غَدًا اَیْنَ اَنَا غَدًا یُرِیْدُ یَوْمَ عَائِشَۃَ رض فَاَذِنَ لَہٗ اَزْوَاجُہٗ اَنْ یَّکُوْنَ حَیْثُ شَآءَ فَکَانَ فِیْ بَیْتِ عَائِشَۃَ حَتّٰی مَاتَ عِنْدَھَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

باب تقسیم کے حکم کے بیان میں

پہلی فصل

۳۰۸۲ ۔ ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نو بیویاں چھوڑ کر وفات کئے گئے اور ان میں سے آٹھ کے واسطے تقسیم[1] کرتے تھے ، (بخاری)

۳۰۸۳ ۔ اور عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ سودہ رضؓ جب بوڑی ہوئیں تو کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے اپنا دن[2] عائشہ رضؓ کے واسطے کیا پس حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضؓ کے واسطے دو دن نوبت کرتے تھے ایک دن تو ان کی نوبت کا اور ایک دن سودہ رضؓ کی نوبت کا ، (بخاری و مسلم)

۳۰۸۴ ۔ اور حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم اپنی بیماری میں پوچھتے کہ جس میں وفات ہوئے میں کل کو کہاں ہوں گا میں کل کو کہاں ہوں گا[3] ارادہ کرتے تھے جس نوبت عائشہ رضؓ کا پس حضرتؐ کو ان کی بیویوں نے اذن دیا کہ جہاں چاہیں رہیں پس حضرت عائشہ رضؓ کے گھر میں تھے یہاں تک کہ ان کے پاس وفات ہوئی ، (بخاری)

---

[1] اور تقسیم کرتے تھے الخ حضرت سودہ رضؓ جب بوڑھی ہوگئیں تو انہوں نے اپنی باری کا دن حضرت عائشہ رضؓ کو بخش دیا ، پھر آپؐ حضرت عائشہ رضؓ کے پاس رہتے ، جب سودہ رضؓ کی باری کا دن آتا اور ایک دن حضرت عائشہ رضؓ کی اپنی باری کا تو ہر دورے میں ان کی باری دو بار آتی ، چنانچہ اس سے اگلی حدیث میں صاف بیان ہے [2] اپنا دن الخ یعنی اپنی نوبت جو آپ سے رکھتی ہوں ، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر ایک سوت دوسری سوت کو اپنی باری بخش دے تو جائز ہے [3] میں کل کو کہاں ہوں گا الخ اسے کلام سے بھی بیان سمجھیں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دل یہی چاہتا ہے کہ حضرت عائشہ رضؓ کے گھر میں رہیں تو سب نے خوشی سے اجازت دے دی کہ آپ عائشہ رضؓ کے گھر میں رہیں ہم نے اپنی باری معاف کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۰۸۵:۔ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۰۸۶:۔ وَعَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ إِنَّ أَنَسًا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۰۸۷:۔ وَعَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ وَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ لَهَا لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَسَبَّعْتُ عِنْدَهُنَّ وَإِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ عِنْدَكِ وَدُرْتُ قَالَتْ ثَلِّثْ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ قَالَ لَهَا لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۰۸۵۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے تھے اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ ڈالتے پس ان میں سے جس کسی کا حصہ نکلتا اس کو اپنے سفر میں ساتھ لے جاتے (بخاری ومسلم)

۳۰۸۶۔ اور ابی قلابہؓ سے روایت ہے کہ انسؓ سے نقل کی، کہ سنت ہے جس وقت کہ نکاح کرے مرد کنواری عورت سے ثیب پر رہے کنواری کے پاس سات رات پھر تقسیم کرے اور جس وقت کہ ثیب سے نکاح کرے اس کے پاس تین رات پھر تقسیم کرے کہا ابو قلابہؓ نے اگر میں چاہتا میں کہتا کہ انسؓ نے یہ حدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچائی۔ (بخاری ومسلم)

۳۰۸۷۔ اور ابی بکر بیٹے عبدالرحمٰنؓ کے سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ ام سلمہؓ سے نکاح کیا اور ام سلمہؓ نے حضرتؐ کے پاس صبح کی ان کو فرمایا کہ نہیں ہے[1] سبب تیرے اوپر اہل تیرے کے ذلت اگر چاہے تو میں تیرے پاس سات رات رہوں اور سات سات رات اور سب بیویوں کے پاس رہوں اور اگر چاہے تو تین رات تیرے پاس رہوں اور دورہ کروں میں ام سلمہؓ نے کہا میرے پاس تین[2] راتیں رہئیے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ام سلمہؓ کے واسطے باکرہ کے نزدیک رہنا سات رات اور ثیبہ[3]

حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہایت خوش ہو گئے پھر وہیں رہے اور وہیں انتقال فرمایا اور وہیں دفن ہوئے اس حدیث سے حضرت عائشہؓ کی بڑی فضیلت ہوئی۔

[1] نہیں ہے الخ تحفۃ الاخیار میں لکھا ہے کہ ام سلمہؓ نے کہا میں پہلے خاوند کے گھر میں عزت والی تھی وہ خاوند نکاح کے بعد میرے پاس سات دن برابر رہا تب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی، یعنی تو میرے نزدیک بھی کچھ بے قدر نہیں ہے لیکن خدا کا حکم یوں ہے [2] میرے پاس تین راتیں رہئیے الخ یعنی میرے پاس آپ کا تین دن رہنا کافی ہے پھر آپ باری باری میں ایک ایک روز سب کے پاس رہ کر میرے پاس آیا کیجئے [3] اور ثیبہ کے پاس تین رات الخ یعنی جب ایک شخص کے پاس پہلے سے بی بی ہو، اب ایک نئی بی بی اور کرے تو اگر وہ کنواری ہو تو سات دن تک اس کے پاس رہے اور اگر بیوہ ہو تو تین دن تک پھر دونوں بیویوں کے پاس باری باری ایک روز رہا کرے اہل حدیث کا یہی قول ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۰۸۸: عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهٖ فَيَعْدِلُ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا قِسْمِیْ فِيْمَا اَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِیْ فِيْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ۔

۳۰۸۹: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَاَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَآءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَشِقُّهٗ سَاقِطٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۰۹۰: عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُوْنَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا بِسَرِفَ فَقَالَ هٰذِهٖ زَوْجَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوْهَا وَلَا تُزَلْزِلُوْهَا وَارْفُقُوْا بِهَا فَاِنَّهٗ كَانَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعُ نِسْوَةٍ كَانَ يَقْسِمُ مِنْهُنَّ

دوسری فصل

۳۰۸۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تقسیم کرتے تھے اپنی بیویوں کے درمیان اور عدل کرتے اور کہتے یاالٰہی[1] یہ تقسیم کرنا میرا اس چیز میں ہے کہ مالک ہوں میں پس نہ ملامت کر مجھ کو اس چیز میں کہ تو مالک ہے اور میں مالک نہیں، (ترمذی و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ و دارمی)

۳۰۸۹۔ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ ایک شخص کے نزدیک دو بیویاں ہوں پھر ان کے درمیان انصاف نہ کرے قیامت کے دن اس حال میں آوے گا کہ اس کا آدھا[2] دھڑ گرا ہوا ہوگا، (ترمذی و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ و دارمی)

تیسری فصل

۳۰۹۰۔ عطاء بن رباح تابعی سے روایت ہے کہ ہم ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازہ پر مقام سرف[3] میں حاضر ہوئے پس ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی پس جس وقت کہ تم ان کا جنازہ اٹھاؤ پس اس کو بہت نہ ہلاؤ اور نہ اس کو جنبش دو اور اس کو سہج سے اٹھاؤ اور اس کی تعظیم کرو اس لئے کہ تحقیق رسول اللہ صلعم کے نزدیک نو عورتیں تھیں حضرت ان میں سے آٹھ کے واسطے تقسیم کرتے تھے

---

[1] یاالٰہی الخ سبحان اللہ یہ آپ کا کمال انصاف تھا ورنہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اختیار دے دیا تھا کہ جس عورت کے پاس چاہیں رہیں، اور غرض یہ ہے کہ مرد سے جہاں تک ہو سکے عدل کرے البتہ محبت کے کم زیادہ ہونے میں مرد معذور ہے تو یہ اللہ تعالےٰ معاف کر دے گا[2] کہ اس کا آدھا دھڑ الخ جیسے فالج سے گر جاتا ہے . . . . . . اس حدیث کو احمد اور اصحاب سنن اور دارمی اور ابن حبان اور حاکم نے بھی نکالا ہے اور حاکم نے کہا وہ صحیح ہے بخاری اور مسلم کی شرط پر اور ترمذی نے کہا وہ صحیح ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تقسیم کرتے تھے اپنی بیبیوں میں اس طور سے کہ باری باری ایک ایک رات ہر ایک کے گھر میں رہتے، بہرحال یہ تقسیم مرد پر واجب ہے[3] سرف ایک جگہ کا نام ہے جو کہ مکہ سے ایک منزل ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِثَمَانٍ وَّلَا يَقْسِمُ بِوَاحِدَةٍ قَالَ عَطَاءٌ نِ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْسِمُ لَهَا بَلَغَنَا اَنَّهَا صَفِيَّةُ وَكَانَتْ اٰخِرَهُنَّ مَوْتًا مَاتَتْ بِالْمَدِيْنَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَالَ رَزِيْنٌ قَالَ غَيْرُ عَطَاءٍ هِيَ سَوْدَةُ وَهُوَ اَصَحُّ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ حِيْنَ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَاقَهَا فَقَالَتْ لَهُ اَمْسِكْنِيْ وَقَدْ وَهَبْتُ يَوْمِيْ لِعَائِشَةَ رض لَعَلِّيْ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ نِسَائِكَ فِي الْجَنَّةِ ۔

اور ایک کے واسطے تقسیم نہ کرتے تھے عطاء نے کہا وہ عورت کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس کے تقسیم نہ کرتے تھے ہم کو خبر پہنچی کہ وہ صفیہ تھیں اور تھیں صفیہ رض آخر سب عورتوں کی مرنے میں کہ مدینہ میں مری تھیں (بخاری ومسلم) اور زرین نے کہا غیر عطاء نے کہا کہ وہ عورت کہ تقسیم کرتے تھے اس کے لئے سودہ رض تھیں اور یہی بہت صحیح ہے کہ انہوں نے اپنا دن عائشہ رض کے واسطے بخش دیا تھا جس وقت کہ رسول خدا صلعم نے ان کی طلاق کا ارادہ کیا پس انہوں نے حضرت کے واسطے کہا کہ مجھ کو اپنے نکاح میں رہنے دو اور تحقیق میں نے اپنا دن عائشہ رض کے واسطے بخش دیا با امید اس کے کہ میں تمہاری بیویوں سے بہشت میں ہوں ۔

لہ تقسیم نہ کرتے تھے الخ یعنی نوبت مقرر کرتے تھے کہ وہ صفیہ تھیں الخ یہ عطا کا وہم ہے حقیقت میں وہ بی بی جن کی باری نہ تھی جناب سودہ رض تھیں، جنہوں نے اپنی جان ہبہ کر دی تھی، جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور غیر عطاء کا قول اس مقام میں ٹھیک ہے جیسے زرین نے کہا اور زرین کا قول آگے مذکور ہے مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں نے یہ کبھی بھی خواہش نہیں کی کہ میں فلاں عورت جیسی ہوں لیکن سودہ رض کو دیکھ کر مجھے یہ خواہش ہوئی تھی کہ میں اسی جیسی ہوں کیونکہ اس کے جسم میں مضبوطی تھی پھر جب وہ بوڑھی ہو گئیں تو اپنی باری مجھ کو دے دی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نے اپنی باری عائشہ کو دی سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ام المومنین عائشہ رض کے پاس دو روز رہتے ایک ان کے اپنے دن اور ایک سودہ رض کے دن اس حدیث سے اپنی باری کا دے دینا اپنی سوت کو جائز ہوا اور یہ بھی جائز ہے کہ اپنی باری زوج کو دے دے کہ جسے وہ چاہے دے دے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بَابُ عِشْرَةِ النِّسَاءِ وَمَا لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنَ الْحُقُوْقِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۰۹۱۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَاِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَیْءٍ فِی الضِّلَعِ اَعْلَاهَا فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهٗ كَسَرْتَهٗ وَاِنْ تَرَكْتَهٗ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۰۹۲۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِيْمَ لَكَ عَلٰى طَرِيْقَةٍ فَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عِوَجٌ وَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهَا كَسَرْتَهَا وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

یہ باب ان حدیثوں کے بیان میں ہے کہ وارد ہوئی ہیں بیچ صحبت اختلاط کے عورتوں کے اور ہر ایک کے حقوق کے بیان میں

پہلی فصل

۳۰۹۱۔ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کے حق میں بھلائی کی وصیت قبول کرو اس لئے کہ تحقیق[1] عورتیں پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور تحقیق بہت ٹیڑھی چیز پسلی میں اوپر کی پسلی ہے پس اگر ارادہ کرے تو کہ پسلی کو سیدھا کرے اس کو توڑ دے گا اور اگر چھوڑ دے تو پسلی کو اپنے حال پر ہمیشہ ٹیڑھی رہے گی پس عورتوں کے حق میں وصیت قبول کرو۔ (بخاری و مسلم)

۳۰۹۲۔ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے وہ تیرے لئے کبھی ایک سیدھی راہ پر نہ رہے گی اگر اس سے تو فائدہ اٹھانا چاہے تو اسی حالت میں اس سے فائدہ اٹھائے۔ اگر تو اس کو سیدھا کرنا چاہے تو توڑ ڈالے گا اور اس کا توڑنا طلاق دینا ہے۔ (مسلم)

---

[1] تحقیق عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے الخ یعنی حضرت حوا حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا ہوئیں تو عورت کی اصل پسلی ٹھہری اور پسلی کا بالکل سیدھا ہونا ممکن نہیں تو عورت کا بالکل آراستہ ہونا اور اس کی سب عادتیں بدلنا محال ہے اس واسطے حضرت صلعم نے فرمایا کہ ان کے ساتھ حکمت کی چال چلو بالکل غافل بھی نہ ہو جاؤ کہ ناہموار بنی رہے اور نہ ہر بات میں مواخذہ کرو کہ زندگی تلخ ہو جائے غرض یہ کہ عورتوں کی کج روی اور بدمزاجی پر صبر کرنا ضروری ہے حضرت آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے حضرت حواؑ کی پیدائش ہے تو پسلی کا اثر کجی ہے۔ اور عورتوں سے محبت کے ساتھ زندگی بسر کرنا چاہئے یعنی عمدہ سلوک اور اخلاق کے ساتھ اگرچہ تمام لوگوں سے معاشرت عمدہ عمدہ طور سے لازم ہے تاکہ خاص و عام اپنے سے خوش رہیں اور مرتے وقت تعریف کریں اور دعا دیں لیکن سب لوگوں سے زیادہ حق اپنی بی بی اور بچوں کا ہے اس کے بعد دوسرے عزیزوں کا اور ناتے والوں کا اس کے بعد دوستوں کا اور اس کے بعد اور لوگوں کا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۰۹۳:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا اٰخَرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۰۹۴:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰى زَوْجَهَا الدَّهْرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۰۹۵:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْلِدُ اَحَدُكُمُ امْرَاَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِيْ اٰخِرِ الْيَوْمِ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ امْرَاَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا فِيْ اٰخِرِ يَوْمِهِ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ لِمَ يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۰۹۳۔ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بغض رکھے مسلمان مرد مسلمان عورت سے اگر اس کے ایک فعل کو ناخوش رکھے تو اس کے دوسرے فعل کو خوش رکھے[۱]۔ (مسلم)

۳۰۹۴۔ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے[۲] نہ گوشت سڑتا اور اگر حوا نہ ہوتی[۳] تو کوئی عورت اپنے خاوند کی کبھی خیانت نہ کرتی۔ (بخاری و مسلم)

۳۰۹۵۔ اور عبداللہ بن زمعہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ مارے ایک تمہارا اپنی بیوی کو غلام کا سا پھر صحبت[۴] کرے گا اس سے آخر دن میں اور ایک روایت میں ہے قصد کرتا ہے ایک تمہارا پس اپنی عورت کو غلام کا سا مارنا مارتا ہے پس شاید کہ وہ اس سے مارنے کے آخر دن میں ہم خواب ہو پھر حضرتؐ نے صحابہ کو ہنسنے میں ان کے ریح کے نکلنے پر نصیحت فرمائی پھر فرمایا کیوں ہنستا ہے ایک تمہارا[۵] اس چیز سے کہ آپ بھی کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

---

[۱] خوش رکھے گا الخ یعنی ایسی عورت جس کی سب عادتیں بہتر ہوں کہاں ہے چاہیئے کہ اگر عورت کی کوئی خو بری معلوم ہو تو دوسری کوئی خو اس میں نیک بھی ہوگی، اسی خو سے اپنے دل کو تسکین دے کر راضی رہے [۲] اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے الخ یعنی گوشت رکھ چھوڑنے سے سڑتا ہے الخ اور باسی رکھنے کی رسم بنی اسرائیل سے نکلی تو اگر بنی اسرائیل یہ رسم نہ نکالتے تو کوئی باسی نہ رکھتا تو کیونکر گوشت سڑتا [۳] اگر حوا نہ ہوتی یعنی حضرت آدم علیہ السلام کو شیطان کے ورغلانے سے حضرت حوا ہی نے گیہوں کھلایا یعنی عورتوں میں خیانت کی خو اول حضرت حوا سے شروع ہوئی [۴] پھر صحبت کرے گا الخ یعنی شرعاً اور عقلاً مناسب نہیں کہ جس کو اپنے پاس لٹائے اس کو ایسی سخت مار مارے، صبح کو مارنا اور شام کو پاس لٹانا آدمیت سے بعید ہے تو پہلے ایسے سخت مارنا پھر اس کے بعد پیار کرنا بالکل نامناسب ہوگا اور دل شرمائے گا، مناسب یہ ہے کہ حتی المقدور عورت پر ہاتھ ہی نہ اٹھائے اگر ایسا ہی سخت قصور کرے تو زبان سے خفا ہو کر ساتھ ملانا چھوڑ دے اگر اس پر بھی نہ مانے تو ہلکی مار مارے [۵] ایک تمہارا الخ ایک شخص کا گوز نکل گیا دوسرا ہنسا تب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو خود کیجے اس پر کیا ہنسیے، معلوم ہوا کہ گوز پر ہنسنا درست نہیں ہے کہ بے ادبی ہے اور دوسرے کو شرمندگی ہوتی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۰۹۶:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِي صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِي فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَنْقَمِعْنَ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۰۹۷:۔ وَعَنْهَا قَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِالْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ لِأَنْظُرَ إِلَى لَعِبِهِمْ بَيْنَ أُذُنِهِ وَعَاتِقِهِ ثُمَّ يَقُومُ مِنْ أَجْلِي حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۰۹۸:۔ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ فَقَالَ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُولِينَ

۳۰۹۶ - اور حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ میں گڑیوں کے ساتھ کھیلتی تھی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اور تھیں میری مجھولیاں میرے ساتھ کھیلتیں، اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جس وقت تشریف لاتے میری مجھولیاں حضرتؐ سے چھپ جاتیں پس حضرت ان کو میری طرف بھیجتے میرے ساتھ کھیلتیں[1] (بخاری مسلم)

۳۰۹۷ - اور عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ میرے گھر کے دروازے پر کھڑے ہوئے اور حبشی لوگ مسجد میں نیزوں سے کھیل رہے تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے لئے اپنی چادر سے پردہ کر رہے تھے تاکہ میں ان کے کھیل دیکھوں چنانچہ آپ کے پیچھے کھڑی ہوئی اور آپ کے کان اور مونڈے کے درمیان سے کھیل کو دیکھنے لگی اور آپ اس وقت[2] تک میری خاطر کھڑے رہے جب تک کہ میں کھڑی رہی، اس سے تم اندازہ[3] کر لو کہ ایک نوجوان لڑکی جو کھیل تماشا کی شائق ہو کتنی دیر کھڑی رہ سکتی ہے (بخاری ومسلم)

۳۰۹۸ - اور عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق میں البتہ جانتا ہوں جس وقت کہ تو مجھ سے راضی و خوش ہوتی ہے اور جس وقت[5] کہ تو مجھ پر خفا ہوتی ہے پس میں نے کہا کس سے پہچانتے ہو یہ فرمایا جس وقت کہ تو مجھ سے راضی ہوتی ہے پس

---

[1] میرے ساتھ کھیلتیں الخ یہ آپ کا کمال خلق تھا کہ بچوں پر شفقت کرتے اور کھیل کود سے ان کو منع نہ کرتے اور گڑیوں میں پوری شکل . . . نہیں ہوتی اس لئے ان کو تصویر کا حکم نہیں دیا گیا [2] کھڑے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ نے کمال محبت سے عورتوں کے ساتھ زندگی بسر کی اللّٰھم صلے وسلم علیہ [3] یہاں تک الخ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس قدر ٹھہرے رہے کہ جب تک میں نہ پھری آپ نہ پھرے [4] پس اندازہ الخ یعنی خیال کرو کہ لڑکیاں خورد سال کس قدر کھیل دیکھنے پر حریص ہوتی ہیں میں اس قدر کھڑی رہی، اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی میری خاطر کھڑے رہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کی جانب کی طرف دیکھنا درست ہے بشرطیکہ فتنہ کا خوف نہ ہو [5] اور جس وقت کہ تو مجھ پر خفا ہوتی ہے الخ مراد دنیاوی خوشی ہے اگھر بار کے معاملات میں معاذاللہ دینی ناخوشی نہیں جو ایمان میں خلل ڈالے سوتوں کے سبب سے کبھی رنج آتا تھا، سوتوں کی جلن عورتوں میں پیدائشی بات ہے شروع میں اس پر کوئی پکڑ نہیں، اس کے علاوہ میاں بی بی کے راز و نیاز میں کسی کو کیا دخل ہے خصوصاً وہ بی بی جو میاں کی بہت پیاری ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى قُلْتِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۰۹۹۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ عَلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ لَعَنَتْهَا الْمَلٰئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهٖ فَتَأْبَى عَلَيْهِ إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا حَتّٰى يَرْضَى عَنْهَا۔

۳۱۰۰۔ وَعَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا إِنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِيْنِي فَقَالَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۱۰۱۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ آلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَائِهٖ شَهْرًا وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهٗ فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ آلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

تحقیق تو اس طرح کہتی ہے محمدؐ کے پروردگار کی قسم اور جس وقت کہ تو مجھ پر خفا ہوتی ہے اس طرح کہتی ہے قسم ہے ابراہیمؑ کے پروردگار کی عائشہ رضؓ نے کہا میں نے کہا ہاں قسم ہے اللہ کی اے خدا کے رسول نہیں چھوڑتی میں مگر نام تمہارا۔ (بخاری مسلم)

۳۰۹۹۔ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ کوئی مرد بلائے اپنی عورت کو اپنے بچھونے کی طرف پس وہ انکار کرے اور خاوند رات غصے میں گزارے فرشتے عورت کو صبح تک لعنت کرتے ہیں۔ (بخاری مسلم) اور بخاری مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے اس ذات کی قسم ہے کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے نہیں کوئی شخص کہ اپنی عورت کو اپنے بچھونے کی طرف بلا دے پھر اس پر انکار کرے تو وہ ذات جو آسمان میں ہے[1] (یعنی خدا) اس سے ناراض ہوجاتا ہے جب تک کہ خاوند اس سے راضی نہ ہو۔

۳۱۰۰۔ اور اسماءؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے کہا اے خدا کے رسولؐ میری ایک سوکن ہے پس کیا مجھ پر گناہ ہے اگر میں اپنے خاوند کی طرف اظہار کردوں غیر اس چیز کا کہ مجھ کو دیتا ہے پس حضرتؐ نے فرمایا نہ دی ہوئی چیز کا اظہار کرنا ایسا ہے جیسا کہ دھوکہ دینے والا دو کپڑے پہنے دو کپڑوں جھوٹ کی ہے۔[2] (بخاری مسلم)

۳۱۰۱۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں سے ایک مہینے کا ایلاء[3] کیا اور حضرتؐ کے پاؤں میں موچ آئی تھی

---

[1] وہ ذات جو آسمان میں ہے الخ یعنی عورت وخاوند سے عذر کے بغیر اس کام میں انکار درست نہیں کہ اس سے خدا ناخوش ہوتا ہے اور اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے۔ [2] دو کپڑے پہنے الخ یعنی یہ صاف مکاری ہے اور خلاف واقعہ ہے ہرگز درست نہیں کہ ظاہر میں کچھ اور باطن میں کچھ [3] پیغمبر خدا صلعم نے اپنی بیویوں سے ایک مہینے کا ایلا کیا الخ ایلاء اس کو کہتے ہیں کہ خاوند قسم کھائے کہ میں اپنی عورت سے صحبت نہ کروں گا اور اگر چار مہینے سے کم کے لئے یہ قسم ہو تو اپنی قسم کو پورا کرے یا کفارہ دے اور اگر چار مہینے سے زیادہ کے لئے ہو تو چار ماہ گزرنے کے بعد خاوند کو اطلاع دیں گے کہ رجوع کرے اور صحبت کرے خواہ طلاق دے اگر خاوند طلاق نہ دے تو حاکم وقت طلاق دلوا سکتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چار ماہ سے کم کے لئے بھی ایلاء جائز ہے کیونکہ آپ نے ایک ماہ کا ایلاء کیا اور یہی حق ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۱۰۲ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ يَسْتَاذِنُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوْسًا بِبَابِهٖ لَمْ يُؤْذَنْ لِاَحَدٍ مِّنْهُمْ قَالَ فَاُذِنَ لِاَبِىْ بَكْرٍ فَدَخَلَ ثُمَّ اَقْبَلَ عُمَرُ
فَاسْتَاذَنَ فَاُذِنَ لَهٗ فَوَجَدَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا حَوْلَهٗ نِسَآؤُهٗ وَاجِمًا سَاكِنًا قَالَ
فَقَالَ لَاَقُوْلَنَّ شَيْئًا اُضْحِكُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ رَاَيْتَ بِنْتَ خَارِجَةَ
سَاَلَتْنِى النَّفَقَةَ فَقُمْتُ اِلَيْهَا فَوَجَاْتُ عُنُقَهَا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هُنَّ
حَوْلِىْ كَمَا تَرٰى يَسْاَلْنَنِى النَّفَقَةَ فَقَامَ اَبُوْبَكْرٍ اِلٰى عَائِشَةَ يَجَاُ عُنُقَهَا وَقَامَ عُمَرُ اِلٰى حَفْصَةَ يَجَاُ عُنُقَهَا
كِلَاهُمَا يَقُوْلُ تَسْاَلِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَيْسَ عِنْدَهٗ فَقُلْنَ وَاللّٰهِ لَا نَسْاَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا اَبَدًا لَيْسَ عِنْدَهٗ ثُمَّ اعْتَزَلَهُنَّ شَهْرًا اَوْ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ نَزَلَتْ
هٰذِهِ الْاٰيَةُ يَا اَيُّهَا النَّبِىُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ حَتّٰى بَلَغَ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا قَالَ فَبَدَاَ

پس بالاخانے میں انتیس راتیں ٹھہرے رہے پھر اترے پس لوگوں نے عرض کیا اے خدا کے رسولؐ تم نے ایک مہینے کا ایلاء کیا پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ تحقیق ایک مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ (بخاری)

۳۱۰۲ - اور جابرؓ سے روایت ہے کہ ابوبکرؓ آئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حاضری کی اجازت مانگی، آپ نے دیکھا کہ دروازہ پر لوگ جمع ہیں اور کسی کو حاضر ہونے کی اجازت نہیں ملی پس ابوبکر کو اجازت مل گئی، پھر عمر آئے اور ان کو بھی اجازت مل گئی پس دیکھا عمرؓ نے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہیں اور آپ کے گرد آپ کی عورتیں بیٹھی ہیں۔ آپ اس وقت فکرمند اور خاموش تھے راوی نے کہا کہ عمر نے کہا[1] کہ میں کوئی ایسی بات کہوں جس سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہنس پڑیں، آخر عمر نے کہا یا رسول اللہ! اگر آپ دیکھیں کہ خارجہ کی بیٹی[2] مجھ سے زیادہ خرچ[3] مانگے تو میں کھڑا ہو کر اس کی گردن مروڑ دوں پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ سن کر ہنس پڑے اور فرمایا یہ عورتیں جو میرے گرد بیٹھی ہیں مجھ سے زیادہ خرچ مانگتی ہیں، پس ابوبکر عائشہؓ کی طرف کھڑے ہوئے اور عائشہ کی گردن کوٹنے لگے اور حضرت عمرؓ حفصہؓ کی طرف کھڑے ہوئے حفصہؓ کی گردن کوٹنے لگے دونوں کہتے تھے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کی طلب کرتی ہو کہ حضرت کے پاس نہیں پس عورتوں نے کہا خدا کی قسم ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی کچھ نہ مانگیں گی کہ ان کے پاس نہ ہو پھر جب حضرت بیویوں سے ایک مہینہ یا انتیس دن الگ ہوئے پھر یہ آیت اتری اے نبیؐ اپنی عورتوں سے کہہ یہاں تک کہ پہنچے لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا تک جابر نے کہا پس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا کہنا شروع کیا حضرت عائشہؓ سے پس فرمایا اے عائشہؓ تحقیق میں ارادہ کرتا ہوں یہ کہ بیان کروں روبرو تیرے ایک بات کہ چاہتا ہوں کہ نہ جلدی کرے تو اس بات میں یہاں تک کہ تو اپنے ماں باپ سے مشورہ کرے عائشہ نے کہا کیا ہے وہ اے رسول خدا کے پس پڑھی حضرتؐ نے روبرو عائشہؓ کے آیت مذکورہ کہا عائشہ نے کیا تمہارے[4] مقدمہ میں اے خدا کے رسولؐ میں

---

[1] حضرت عمرؓ نے کہا الخ یعنے دل میں [2] خارجہ کی بیٹی کو الخ یہ حضرت عمرؓ کی بی بی تھیں

[3] خرچ مانگے الخ یعنی معمول سے زیادہ،

[4] حضرت عائشہ سے الخ اس سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ام المومنین عائشہؓ صدیقہ سے کمال محبت ثابت ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِعَائِشَةَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَعْرِضَ عَلَيْكِ أَمْرًا أُحِبُّ أَنْ لَا تَعْجَلِي فِيهِ حَتَّى تَسْتَشِيرِي أَبَوَيْكِ قَالَتْ وَمَا هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ فَتَلَا عَلَيْهَا الْآيَةَ قَالَتْ أَفِيكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَسْتَشِيرُ أَبَوَيَّ بَلْ أَخْتَارُ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ وَأَسْأَلُكَ أَنْ لَا تُخْبِرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِكَ بِالَّذِي قُلْتُ قَالَ لَا تَسْأَلُنِي امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ إِلَّا أَخْبَرْتُهَا إِنَّ اللهَ لَمْ يَبْعَثْنِي مُعَنِّتًا وَلَا مُتَعَنِّتًا وَلَكِنْ بَعَثَنِي مُعَلِّمًا مُيَسِّرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۱۰۴: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قُلْتُ مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَحَدِيثُ جَابِرٍ اتَّقُوا اللهَ فِي النِّسَاءِ ذُكِرَ فِي قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

اپنے ماں باپ سے مشورہ کروں بلکہ اختیار کیا میں نے اللہ کو اور اس کے رسول کو اور گھر آخرت کو اور میں آپ سے سوال کرتی ہوں یہ کہ نہ خبر دو کسی عورت کو اپنی عورتوں میں سے ساتھ اس چیز کے کہ میں نے کہا حضرت نے فرمایا مجھ سے ان سے کوئی عورت نہیں پوچھے گی مگر کہ میں اس کو خبر دوں گا کہ تحقیق اللہ نے مجھ کو نہیں بھیجا ہے کسی کو رنج دینے کو اور نہ خواہ مخواہ کسی کو تکلیف دینے کو لیکن مجھ کو احکامِ دین سکھانے کو اور آسانی کرنے کو بھیجا ہے۔ (مسلم)

۳۱۰۴ - اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا کہ میں ان عورتوں پر عیب کرتی تھی کہ اپنے نفس کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے بخشیں کیا عورت اپنا نفس بخشتی ہے پس جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ الگ کر تو جس کو چاہے ان میں سے اور اپنی طرف ٹھکانا دے جس کو چاہے اور جس کو تو ان عورتوں سے طلب کرے کہ الگ کیا تو نے پس نہیں گناہ تجھ پر عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا میں تیرے پروردگار کو نہیں دیکھتی مگر کہ جلدی کرتا ہے تیری خواہش میں (بخاری مسلم) اور جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث اتقوا اللہ فی النساء حجۃ الوداع کے قصہ میں ذکر کی گئی۔

---

۵ کیا تمہارے مقدمہ الخ یعنی اس میں ماں باپ کی صلاح کی کیا حاجت ہے۔ "درکارِ خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست" میں نے دنیا کو چھوڑا اور اللہ و رسول کو اختیار کیا، حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس بات سے نہایت خوش ہوئے، پھر اور بیویوں نے بھی اس طرح کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنی عورت سے کہے تجھے اختیار ہے، چاہے میرے پاس رہ، چاہے جدا ہو جا۔ اگر عورت نے شوہر کو اختیار کیا تو طلاق نہ پڑے گی اور نہ اس سے جدائی ہوگی اہل حدیث اور مالکؒ اور شافعیؒ ابو حنیفہؒ اور احمدؒ اور جمہور علماء کا یہی قول ہے۔

۶ مگر کہ میں اس کو خبر دوں گا الخ یعنی اس بات کی عائشہ نے مجھ کو اختیار کیا اس سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کمال انصاف ثابت ہوا

۷ مجھ کو احکام دین سکھانے کو اور آسانی کرنے کو بھیجا ہے الخ یعنی میرا کام تو یہی ہے کہ میں آسانی سے سکھلاؤں اور سختی نہ کروں، جو بی بی مجھ سے پوچھے گی کہ عائشہؓ نے قبول کیا میں بتلا دوں تاکہ وہ بھی قبول کرلے۔

۸ الگ کر تو الخ یعنی تجھ پر باری باری سب کے پاس رہنا واجب نہیں ہے اس واسطے کہ عورتیں اپنا حق نہ سمجھیں بلکہ جو آپ دیں اس کو راضی ہو کر قبول کریں لیکن حضرت صلعم نے یہ فرق روا نہیں رکھا بلکہ سب کی باری برابر رکھی ہے، ایک حضرت سودہؓ نے اپنی باری بخش دی تھی حضرت عائشہؓ کو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٣١٠٤ :- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ قَالَتْ فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلٰى رِجْلَيَّ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِيْ قَالَ هٰذِهٖ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ -

٣١٠٥ :- وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلٰى قَوْلِهٖ لِاَهْلِيْ -

٣١٠٦ :- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَةُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ رَوَاهُ اَبُوْنُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ -

٣١٠٧ :- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْكُنْتُ اٰمُرُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

دوسری فصل

٣١٠٤ - حضرت عائشہؓ سے روایت ہے یہ کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھیں عائشہ نے کہا پس میں حضرت کے ساتھ اپنے پاؤں پر دوڑی پس بڑھ گئی میں حضرتؐ سے پس جب میں فربہ ہوئی میں حضرتؐ کے ساتھ دوڑی پسؑ حضرت مجھ سے بڑھ گئے فرمایا یہ بڑھ جانا بدلے اس بڑھ جانے کے ہے ، (ابوداؤد)

٣١٠٥ - اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین تمہارا بہترین تمہارا اپنے اہل کے واسطے ہے اور میں بہترین تمہارا اپنے اہل واسطے ہوں اور جس وقت کہ مرجائے صاحبؑ تمہارا پس چھوڑ دو اس کو یہ ترمذی اور دارمی نے نقل کی اور یہ ابن ماجہ نے ابن عباسؓ سے لفظ لاہلی تک نقل کی ۔

٣١٠٦ - اور روایت ہے انسؓ سے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت جس وقت پانچوں نمازیںؑ پڑھے اور ماہ رمضان کے روزے رکھےؑ اور اپنی شرمگاہؑ کو نگاہ رکھے اور اپنےؑ خاوند کی فرمانبرداری کرے پس چاہیئے کہ داخل ہو بہشت کے جس دروازے سے چاہے یہ ابونعیم نے حلیۃ الابرار میں نقل کی ۔

٣١٠٧ - اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی کو حکم کرتا کہ کسی کے واسطے سجدہ کرے تو البتہ عورت کو حکم کرتاؑ کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے ، (ترمذی)

[1] پس مجھ سے حضرت محمد صلعم بڑھ گئے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو خوش کرنے کے لئے ان کے ساتھ کھیلنا جائز ہے بشرطیکہ کھیل خلاف شرع نہ ہو اور دوڑنا مباح ہے اس میں کوئی برائی نہیں ہے [2] اور جس وقت کہ مرجائے الخ یعنی جب کوئی شخص تم میں سے مرجائے تو اس کی برائیاں مت بیان کرو [3] پانچوں نمازیں الخ یعنی اپنی پاکی کے زمانہ میں [4] روزے رکھے الخ یعنی ادا اور قضاء [5] اپنی شرمگاہ کو الخ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۱۰۸:۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۳۱۰۹:۔ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ فَلْتَأْتِهِ وَاِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۳۱۱۰:۔ وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْذِيْ اِمْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ لَا تُؤْذِيْهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيْلٌ يُوْشِكُ اَنْ يُّفَارِقَكِ اِلَيْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۳۱۱۱:۔ وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ اَحَدِنَا عَلَيْهِ قَالَ اَنْ تُطْعِمَهَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوْهَا اِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ

۳۱۰۸۔ اور ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت کہ اس حال میں مرے کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو جنت میں داخل ہوگی، (ترمذی)

۳۱۰۹۔ اور طلق بن علیؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنی حاجت کے لئے بلاوے پس چاہیئے کہ حاضر ہو اگرچہ تنور[۱] پر ہو، (ترمذی)

۳۱۱۰۔ اور معاذؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کی کہ فرمایا جب کوئی عورت دنیا میں اپنے خاوند کو تکلیف دیتی ہے تو اس کو جنت والی بیوی، بڑی آنکھوں والی کہتی ہے خدا تجھے برباد کرے تو اپنے خاوند کو نہ ستا، وہ تیرا[۲] مہمان ہے جو جلد سے جدا ہو جائے گا، اور ہمارے پاس جنت میں آجائے گا یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۳۱۱۱۔ اور حکیم بن معاویہ قشیری سے روایت ہے کہ اپنے باپ سے نقل کی کہ میں نے کہا یا رسول اللہ خاوند پر بیوی کا کیا حق ہے؟ فرمایا کہ تو اس کو کھلاوے جس وقت کہ تو کھاوے اور اس کو پہناوے جس وقت کہ تو پہنے اور نہ منہ پر مار اور نہ[۳] برا کہہ اور نہ اس سے جدائی کر مگر گھر میں، (ابو داؤد)

یعنی فواحش سے سلے اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے الخ یعنی اس چیز میں کہ فرمانبرداری کرنی چاہیئے۔
سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو سجدہ کرنا جائز نہیں نہ سجدہ عبادت نہ سجدہ تحیت یعنی یہ سبب پورا کرنے اس حکم کے جو شرع کے موافق ہے [۱] اگرچہ تنور پر ہو الخ مطلب یہ ہے کہ خاوند کی اطاعت کرے اگرچہ سواری پر ہو یا کھانا پکاتی ہو اگر خاوند اس وقت بھی صحبت کرنا چاہے تو انکار نہ کرے اس لئے کہ جب مرد کی شہوت بدن میں حرکت کرتی ہے اور نکلتی نہیں تو خوف ہوتا ہے کہ اس بدن کو ضرر پہنچے، اور اکثر ضعف بصری عارض ہو جاتا ہے [۲] وہ تیرے نزدیک مہمان ہے الخ سچ ہے دنیا کی قرابت اور رشتہ سب چند روزہ ہے حقیقت میں ہماری بی بی وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے جنت میں رکھی ہے یہ دنیا کی بی بی کیا ہے، سرائے کی بھٹیاری ہے، یہاں سے عنقریب چلنا ہے، پھر بھٹیاری سے زیادہ دل لگانا اور بھٹیاری کا مسافر کو ستانا دونوں حماقت ہیں،
[۳] اور نہ برا کہہ الخ یعنی بدزبانی نہ کر یا اس کی شکل اور صورت کو برا نہ کہہ [۴] اور نہ اس سے جدائی کر مگر گھر میں الخ یہ نہیں کہ خاوند ایک گھر میں رہے اور عورت کو دوسرے گھر میں بھیج دے اس میں عورت کے پریشان اور آوارہ ہونے کا خطرہ ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا تَهْجُرْ اِلَّا فِي الْبَيْتِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ -

٣١١٢ :- وَعَنْ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ اِمْرَاَةً فِيْ لِسَانِهَا شَيْءٌ يَعْنِي الْبَذَاءَ قَالَ طَلِّقْهَا قُلْتُ اِنَّ لِيْ مِنْهَا وَلَدًا وَلَهَا صُحْبَةٌ قَالَ فَمُرْهَا يَقُوْلُ عِظْهَا فَاِنْ يَكُ فِيْهَا خَيْرٌ فَسَتَقْبَلُ وَلَا تَضْرِبَنَّ ظَعِيْنَتَكَ ضَرْبَكَ اُمَيَّتَكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ -

٣١١٣ :- وَعَنْ اِيَاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَضْرِبُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ فَجَاءَ عُمَرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَئِرْنَ النِّسَاءُ عَلٰى اَزْوَاجِهِنَّ فَرَخَّصَ فِيْ ضَرْبِهِنَّ فَاَطَافَ بِاٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءٌ كَثِيْرٌ يَشْكُوْنَ اَزْوَاجَهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ طَافَ بِاٰلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِيْرٌ يَشْكُوْنَ اَزْوَاجَهُنَّ لَيْسَ اُولٰٓئِكَ بِخِيَارِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ -

٣١١٤ :- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ اِمْرَاَةً عَلٰى زَوْجِهَا اَوْ عَبْدًا عَلٰى سَيِّدِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ -

---

ابوداؤد ابن ماجہ)

٣١١٢ - اور لقیط بن صبرہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ تحقیق میری ایک عورت ہے کہ اس کی زبان میں کچھ ہے یعنی زبان دراز[1] ہے فرمایا اس کو طلاق دے میں نے کہا تحقیق میرے واسطے اس سے اولاد ہے اور اس کے صحبت ہے فرمایا پس امر کر اس کو مراد اس سے یہ ہے کہ اس کو نصیحت کر پس اگر اس میں کچھ بھلائی ہوگی نصیحت قبول کرے گی اور اپنی بیوی کو لونڈی کا سا مارنا نہ مار[2]، (ابوداؤد)

٣١١٣ - اور ایاس بن عبداللہ سے روایت کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی لونڈیوں[3] کو نہ مارو پس حضرت عمرؓ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ عورتیں اپنے خاوندوں پر دلیر ہوگئیں[4] پس حضرتؐ نے ان کے مارنے کی رخصت دی پھر رسول خدا صلعم کی بیویوں کے پاس بہت سی عورتیں اس حال میں جمع ہوئیں کہ اپنے خاوندوں کا شکوہ کرتی تھیں پس رسول خدا صلعم نے فرمایا البتہ تحقیق محمدؐ کی بیویوں سے پاس بہت سی عورتیں جمع ہوئیں اپنے خاوندوں کی شکایت کرتی ہیں نہیں[5] یہ لوگ بہتر تم میں، (ابوداؤد ابن ماجہ ودارمی)

٣١١٤ - اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے تابعداروں میں سے وہ شخص نہیں کہ کسی عورت کو اس کے خاوند پر بدراہ[6] کرے یا غلام[7] کو اس کے مالک پر، (ابوداؤد)

... موافقت قدیمی [2] اور نہ مارا الخ اس میں اشارہ ہے کہ اگر نصیحت نہ مانے تو مار لیکن تھوڑا سا [3] خدا کی لونڈیوں کو نہ مارو الخ یعنی اپنی بیویوں کو۔ [4] عورتیں اپنے خاوندوں پر دلیر ہوگئیں الخ کیونکہ ان کو معلوم ہوگیا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے مارنے سے منع کر دیا ہے تو شرارت اور زبان درازی شروع کردی ہے [5] نہیں یہ لوگ بہتر تم میں الخ یعنی جو اپنی عورتوں کو مار پیٹ کرتے ہیں اور وہ ان کی شکایت حاکم وقت تک پہنچاتی ہیں، مراد وہی مرد ہیں جو ظلم سے بلا وجہ معقول ایسا کرتے ہیں [6] بدراہ کرے الخ اس طرح کہ اس کے آگے اس کے خاوند کی کوئی برائی بیان کرے اور کسی اجنبی کی خوبیاں ظاہر کرے [7] یا غلام کو الخ اس طرح کہ اس کو بہکائے کہ تو بھاگ جا یا اس کی خدمت اچھی طرح نہ کیا کر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۱۱۵:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَّاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۳۱۱۶:۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَّخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اِلٰى قَوْلِهٖ خُلُقًا۔

۳۱۱۷،۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَوْ حُنَيْنٍ وَفِيْ سَهْوَتِهَا سِتْرٌ فَهَبَّتْ رِيْحٌ فَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ لُعَبٍ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عَائِشَةُ قَالَتْ بَنَاتِيْ وَرَاٰى بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَهٗ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ فَقَالَ مَا هٰذَا الَّذِيْ اَرٰى وَسْطَهُنَّ قَالَتْ فَرَسٌ قَالَ وَمَا هٰذَا الَّذِيْ عَلَيْهِ قَالَتْ جَنَاحَانِ قَالَ فَرَسٌ لَهٗ جَنَاحَانِ قَالَتْ اَمَا سَمِعْتَ اَنَّ لِسُلَيْمَانَ خَيْلًا لَّهَا اَجْنِحَةٌ قَالَتْ فَضَحِكَ حَتّٰى رَاَيْتُ نَوَاجِذَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

۳۱۱۵۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق[۱] کامل ترین مومنین کا ایمان میں وہ ہے کہ خلق میں بہت اچھا ہو اور اپنے اہل وعیال پر بہت مہربان ہو۔ (ترمذی)

۳۱۱۶۔ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کامل ترین مومنین کا ایمان میں وہ ہے جس کا خلق اچھا ہو اور تم میں بہتر شخص وہ ہے جو اپنی بیوی سے اچھی طرح پیش آئے۔ یہ ترمذی نے نقل کی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے، اور یہ ابوداؤد نے لفظ خلقا تک نقل کی ہے۔

۳۱۱۷۔ اور حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے یا حنین سے تشریف لائے تو ان کے گھر کے بڑے طاق میں آپ نے پردہ پڑا دیکھا پس ہوا چلی اور کھول دیا کونہ پردے کا گڑیوں پر سے کہ عائشہ رضؓ کے کھیلنے کی تھیں پس حضرتؐ نے فرمایا ہے یہ کیا ہے یہ حضرت عائشہ رضؓ نے کہا یہ گڑیاں میری ہیں اور حضرتؐ نے گڑیوں کے درمیان ایک گھوڑا دیکھا کہ اس کے کپڑے کے دو پر ہیں پھر حضرتؐ نے فرمایا کیا ہے وہ چیز۔۔ کہ میں گڑیوں کے درمیان دیکھتا ہوں عائشہؓ نے کہا یہ گھوڑا ہے حضرت نے فرمایا اور کیا ہے وہ چیز جو اس پر ہے عرض کی یہ دو پر ہیں فرمایا کہ کیا گھوڑے کے دو پر ہوتے ہیں عائشہؓ نے کہا کیا آپ نے نہیں سنا کہ سلیمانؑ کے واسطے گھوڑے تھے کہ ان کے دو پر تھے عائشہ نے کہا پس حضرتؐ یہاں تک ہنسے[۲] کہ میں نے حضرتؐ کی کچلیاں دیکھیں۔ (ابوداؤد)

---

[۱] تحقیق الخ اس لئے کہ کمال ایمان باعث ہوتا ہے خوش اخلاقی کا خصوصاً اپنے اہل کے ساتھ کیونکہ وہ بسبب ضعف وعجز کے رحم کے قابل ہیں۔

[۲] پس حضرت یہاں تک ہنسے الخ اس حدیث سے کمال حسن معاشرت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اپنی بیویوں کے ساتھ ثابت ہوئی، گڑیاں یعنی کپڑے کی مورتیں جو لڑکیاں بناتی ہیں اور ان کی شادی کرتی ہیں یہ بچوں کا کھیل ہے اور ان میں پوری شکل نہیں ہوتی، اس لئے ان کو تصویر کا حکم نہیں دیا گیا اور لڑکیوں کے لئے ان سے کھیلنا درست رکھا گیا۔ حضرت عائشہ رضؓ کم سن تھیں، یہ آپ کا کمال خلق تھا کہ بچوں پر شفقت کرتے اور کھیل کود سے ان کو منع نہ کرتے نہ زیادہ غصے ہوتے اور باب کی تو کل حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ آپ اپنی بیویوں کے ساتھ عمدہ سلوک کرتے تھے۔ جب تو حضرت عائشہ رضؓ کو گود میں لیا اور حضرت زینب رضؓ پر خفا نہیں ہوئے اور حضرت عائشہ کو گڑیاں کھیلنے کی اجازت دی اور ان کی محلی لڑکیوں کو آنے سے اور کھیلنے سے نہیں روکا، امام

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۱۱۸ ۔ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ الْحِيْرَةَ فَرَاَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَقُلْتُ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ اَنْ يُسْجَدَ لَهٗ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّيْ اَتَيْتُ الْحِيْرَةَ فَرَاَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَاَنْتَ اَحَقُّ بِاَنْ يُسْجَدَ لَكَ فَقَالَ لِيْ اَرَاَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِيْ اَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهٗ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوْا لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ النِّسَآءَ اَنْ يَسْجُدْنَ لِاَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ حَقٍّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ۔

۳۱۱۹ ۔ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُسْاَلُ الرَّجُلُ فِيْمَا ضَرَبَ امْرَاَتَهٗ عَلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ ۔

تیسری فصل

۳۱۱۸ ۔ قیس بن سعدؓ سے روایت ہے کہ میں حیرہ[1] میں آیا پس میں نے وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں پس[2] میں نے کہا کہ البتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ لائق تر ہیں کہ ان کو سجدہ کیا جاوے پھر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا کہ تحقیق میں حیرہ میں گیا تھا پس میں نے وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں پس اس اعتبار سے آپ زیادہ مستحق ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جاوے آپ نے فرمایا اگر تو میری قبر پر جائے، تو کیا تو میری قبر کو سجدہ کرے گا پس میں نے کہا نہیں فرمایا نہ کرو[3] اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ کسی کے واسطے سجدہ کرے تو عورتوں کو حکم کرتا کہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں بسبب اس کے کہ اللہ نے مردوں کا عورتوں پر حق مقرر کیا ہے یہ ابوداؤد نے نقل کی اور یہ احمد نے معاذ بن جبل سے نقل کی ۔

۳۱۱۹ ۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ پوچھا جائے مرد اس چیز میں کہ اپنی عورت[4] کو اس چیز پر مارا ۔ (ابوداؤد و ابن ماجہ)

نووی نے کہا اس میں لڑکیوں کی تربیت ہوتی ہے اور ضروریات خانگی سے ان کو اطلاع ہوتی ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ شاید یہ خاص ہو ان احادیث سے جن میں تصویروں کا رکھنا منع ہے یعنی سوا گڑیوں کے اور تصویریں منع ہوں اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ گڑیوں کا قصہ تصویروں کے حرام ہونے سے پہلے کا ہو۔ اور پھر جب تصویریں حرام ہو گئیں، تو وہ بھی حرام ہو گئیں ۔

[1] حیرہ میں الخ یہ کوفہ کے پاس ایک شہر کا نام ہے [2] پس میں نے کہا الخ یعنی اپنے دل میں

[3] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سجدہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو لائق نہیں ہے، نہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو، نہ استاد کو، نہ پیر کو [4] اپنی عورت کو اس چیز پر مارا الخ یعنی معقول وجہ پر مثلاً نماز نہ پڑھنے پر یا غسل نہ کرنے پر یا اپنے خاوند کے لئے بناؤ سنگار نہ کرنے پر یا جماع سے بلاوجہ انکار کرنے پر یا خاوند کے بلا اجازت باہر جانے پر ابن ماجہ میں یہ روایت پوری اس طرح پر ہے کہ اشعث بن قیس کی ایک رات حضرت عمرؓ نے ضیافت کی جب آدھی رات کا وقت ہوا تو وہ اپنی عورت کی طرف اٹھے اور اس کو مارا، اشعث حضرت عمرؓ اور ان کی بی بی کے درمیان ہو گئے، (حضرت عمرؓ کے ہٹانے کے لئے) جب حضرت عمرؓ اپنے بچھونے پر جانے لگے تو کہا اے اشعث سوال نہ کیا جائے گا مرد اگر اس نے اپنی عورت کو مارا (یعنی معقول وجہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۱۲۰ : ۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَآءَتْ اِمْرَأَۃٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَہٗ فَقَالَتْ زَوْجِیْ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ یَضْرِبُنِیْ اِذَا صَلَّیْتُ وَیُفَطِّرُنِیْ اِذَا صُمْتُ وَلَا یُصَلِّی الْفَجْرَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ وَصَفْوَانُ عِنْدَہٗ قَالَ فَسَاَلَہٗ عَمَّا قَالَتْ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَمَّا قَوْلُہَا یَضْرِبُنِیْ اِذَا صَلَّیْتُ فَاِنَّہَا تَقْرَاُ بِسُوْرَتَیْنِ وَقَدْ نَہَیْتُہَا قَالَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَتْ سُوْرَۃٌ وَّاحِدَۃٌ لَکَفَتِ النَّاسَ قَالَ وَاَمَّا قَوْلُہَا یُفَطِّرُنِیْ اِذَا صُمْتُ فَاِنَّہَا تَنْطَلِقُ تَصُوْمُ وَاَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَا اَصْبِرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُ امْرَأَۃٌ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِہَا وَاَمَّا قَوْلُہَا اِنِّیْ لَا اُصَلِّیْ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِنَّا اَہْلُ بَیْتٍ قَدْ عُرِفَ لَنَا ذَاکَ لَا نَکَادُ نَسْتَیْقِظُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ فَاِذَا اسْتَیْقَظْتَ یَا صَفْوَانُ فَصَلِّ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ۔

۳۱۲۱ : ۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ نَفَرٍ مِّنَ الْمُہَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ فَجَآءَ بَعِیْرٌ فَسَجَدَ لَہٗ فَقَالَ اَصْحَابُہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تَسْجُدُ لَکَ الْبَہَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَّسْجُدَ لَکَ فَقَالَ اعْبُدُوْا رَبَّکُمْ وَاَکْرِمُوْا اَخَاکُمْ وَلَوْ کُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ

۳۱۲۰ ۔ اور ابی سعید سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول خدا صلعم کے پاس آئی اس حال میں کہ ہم حضرتؐ کے پاس تھے پس اس عورت نے کہا کہ میرا خاوند صفوان بن معطل مجھ کو مارتا ہے جبکہ نماز پڑھتی ہوں اور جب روزہ رکھتی ہوں تو افطار کروا دیتا ہے اور وہ فجر کی نماز نہیں پڑھتا یہاں تک کہ سورج نکلتا ہے اور راوی نے کہا اور صفوان تھا حضرت کے پاس راوی نے کہا پس حضرتؐ نے صفوان سے پوچھا پس صفوان نے کہا اے خدا کے رسول اس کا کہنا کہ مجھ کو مارتا ہے جس وقت نماز پڑھتی ہوں پس تحقیق وہ دو سورتیں پڑھتی ہے حالانکہ میں نے اس کو منع کیا ہے راوی نے کہا پس رسول خدا صلعم نے فرمایا اگر سورۃ فاتحہ کے بعد صرف ایک[1] سورت ہی پڑھا جائے تو لوگوں کے لئے کافی ہے صفوان نے کہا اور اسکا یہ کہنا کہ افطار کروا دیتا ہے مجھ کو جب روزہ رکھتی ہوں پس تحقیق یہ روزے رکھتی چلی جاتی ہے[2] اور میں جوان مرد ہوں پس[3] صبر نہیں کر سکتا پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی[4] روزے نہ رکھے اور اس عورت کا کہنا کہ میں نماز نہیں پڑھتا یہاں تک کہ سورج نکلتا ہے، پس سبب اس کا یہ ہے کہ ہم[5] لوگ رات کو کام کرتے ہیں اور ہم کو یہ عادت[6] پڑ گئی ہے کہ سورج نکلنے کے وقت بیدار ہوتے ہیں، آپ نے فرمایا پس جس وقت کہ تو جاگے اے صفوان پس نماز پڑھ[7]۔ (ابوداؤد و ابن ماجہ)

۳۱۲۱ ۔ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مہاجرین اور انصار میں سے ایک جماعت کے ساتھ تھے پس ایک اونٹ آیا اور حضرتؐ کو سجدہ کیا[1] پس حضرت کے یاروں نے عرض کی اے خدا کے رسولؐ آپؐ کو چار پائے اور درخت سجدہ کرتے ہیں پس ہم لائق تر ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں پس فرمایا اپنے رب کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کو عزت دو اور اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ کسی کو سجدہ کرے تو البتہ عورت کو حکم کرتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے اور اگر اس کو خاوند حکم کرے کہ لے جاوے پتھر زرد پہاڑ سے سیاہ پہاڑ کی طرف اور سیاہ[2]

پر) آخر حدیث تک [1] ایک سورۃ الخ یعنی فاتحہ کے بعد [2] رکھتی چلی جاتی ہے الخ یعنی ہمیشہ نفلی روزے رکھتی ہے۔
[3] پس صبر نہیں کر سکتا الخ یعنی دن کو جماع کرنے سے [4] یعنی نفل روزہ [5] یعنی بہت رات تک کام کرتے ہیں [6] یہ الخ یعنی عادت [7] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونے والے کی نماز کا وقت وہی ہے جس وقت جاگ اٹھے [1] اور حضرت صلعم کو سجدہ کیا الخ اس سے معلوم ہوا کہ بعض بزرگوں کو بعض درخت اور بعض جانور جانتے ہیں، چنانچہ بعض درگاہوں پر شیر حاضر ہوتے ہیں اور بعض پر ہاتھی اور بعض پر بھیڑیے مگر آدمی کو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَلَوْ أَمَرَهَا أَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ أَصْفَرَ إِلَى جَبَلٍ أَسْوَدَ وَمِنْ جَبَلٍ أَسْوَدَ إِلَى جَبَلٍ أَبْيَضَ كَانَ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تَفْعَلَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ۔

۳۱۲۲: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يُقْبَلُ لَهُمْ صَلٰوةٌ وَلَا تَصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةٌ اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى مَوَالِيهِ فَيَضَعَ يَدَهُ فِي أَيْدِيهِمْ وَالْمَرْأَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا وَالسَّكْرَانُ حَتّٰى يَصْحُوَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

۳۱۲۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ قَالَ الَّتِي تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَلَا مَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

۳۱۲۴: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ مَنْ أُعْطِيَهُنَّ فَقَدْ أُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَلْبٌ شَاكِرٌ وَلِسَانٌ ذَاكِرٌ وَبَدَنٌ عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرٌ وَزَوْجَةٌ لَا تَبْغِيهِ خَوْنًا فِي نَفْسِهَا وَلَا مَالِهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

پہاڑ سے سفید پہاڑ کی طرف تو اس عورت کو لائق ہے کہ اس کا حکم بجالاوے۔ (احمد)

۳۱۲۲۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں کہ ان کے واسطے کوئی نماز قبول نہیں کی جاتی اور ان کے واسطے کوئی نیکی اوپر نہیں چڑھتی ایک غلام بھاگا ہوا یہاں تک کہ پھر آوے اپنے مالکوں کی طرف پس اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں رکھے اور دوسری وہ عورت کہ اس پر اس کا خاوند خفا ہو اور تیسرے نشے والا یہاں تک کہ ہوش میں آوے یہ بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی۔

۳۱۲۳۔ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ عرض کیا گیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے کونسی عورت بہتر ہے فرمایا وہ عورت کہ اپنے خاوند کو خوش کرے جس وقت کہ اس کی طرف دیکھے اور اس کا حکم بجالاوے جس وقت کہ اسے کچھ فرماوے اور نہ خلاف کرے اس کا بیچ ذات کے اور بیچ مال اپنے کے اس طرح کے ساتھ کہ اس کو مرد ناخوش رکھے یہ نسائی اور بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی۔

۳۱۲۴۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں ہیں جو شخص وہ چار چیزیں دیا گیا پس تحقیق دنیا اور آخرت کی بھلائی دیا گیا دل شکر کرنے والا اور زبان یاد کرنے والی اور بدن بلاؤں پر صبر کرنے والا اور عورت کہ نہ ڈھونڈھے اپنی ذات میں اپنے خاوند کے واسطے خیانت اور نہ خاوند کے مال میں یہ بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی۔

اس کی کچھ سند نہ پکڑنی چاہیئے بلکہ آدمی ویسی تعظیم کرے جو کہ اللہ تعالیٰ نے بتلائی ہو اور شرع میں جائز ہو، مثلاً قبروں پر مجاور بننا شرع میں جائز نہیں ہے، سو ہرگز نہ بنے اور کسی کی قبر پر کوئی شیرات دن بیٹھا رہتا ہو تو اس کی سند نہ پکڑے کہ آدمی کو جانور کی ریس نہ چاہیئے تقویۃ الایمان،

لہ اور سیاہ پہاڑ سے سفید پہاڑ کی طرف الخ یعنی مشکل اور سخت کاموں کا حکم کرے زرد پہاڑ سیاہ پہاڑ سے اور سیاہ پہاڑ سفید پہاڑ سے اکثر فاصلے پر ہوتا ہے تو ایک دوسرے تک پتھرے جانا بڑا مشکل کام ہے یہ آپ نے مبالغہ کے طور پر فرمایا ورنہ پہاڑ کے پتھر ڈھونا سخت مشکل ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(بقیہ حاشیہ)

اور غرض یہ ہے کہ عورت مرد کی معروف باتوں میں اطاعت کرے۔
لہ جس وقت کچھ فرمائے الخ بشرطیکہ خلاف شرع نہ ہو ۔ اور عورت کہ نہ ڈھونڈھے الخ اور ابن ماجہ کی روایت میں اس طرح آیا ہے، اور بیبی رکھے جو مومنہ ہو اور وہ اس کی آخرت کے کام میں مدد کرے، عورت کی مدد آخرت کے کام میں یہ ہے کہ آدمی اس کی وجہ سے گناہوں اور بدنظروں سے بچتا ہے اور گھر کے تمام کام عورت کر لیتی ہے، مرد کو عبادت کی فرصت ملتی ہے، اگر عورت نہ ہو اور یہ کام خود کرے تو عبادت کی فرصت مشکل سے ملے گی، بعض عورتیں خود صالح اور عابدہ ہوتی ہیں ان کی صحبت کی وجہ سے مرد بھی زاہد اور عابد ہو جاتا ہے، بعض عورتیں اپنے مرد کو تہجد کی نماز کے لئے جگاتی ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْخُلْعِ وَالطَّلَاقِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٣١٢٥: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا اَعْتِبُ عَلَيْهِ فِيْ خُلُقٍ وَلَا دِيْنٍ وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

٣١٢٦: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ فَتَطْهُرَ فَاِنْ بَدَا لَهُ اَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ اَنْ يَمَسَّهَا

باب خلع اور طلاق کے بیان[1] میں

پہلی فصل

۳۱۲۵۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ثابت بن قیسؓ کی عورت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا اے خدا کے رسول میں ثابت بن قیس پر غصہ نہیں ہوتی اور اس کے خلق میں عیب نہیں لگاتی اور نہ دین میں لیکن میں ناخوش جانتی ہوں کفر کو اسلام میں پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اس کا باغ اس پر پھیر دے گی اس نے کہا ہاں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ثابت کو فرمایا کہ تو اپنا باغ لے لے اور اس کو ایک طلاق[2] دے۔ (بخاری)

۳۱۲۶۔ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے . . . کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی پس یہ حضرت عمرؓ نے روبرو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر کیا پس بہ سبب اس کام کے رسول خدا صلعم غصے ہوئے پھر فرمایا کہ عبداللہ اس عورت کے ساتھ رجوع کرے پھر اس عورت کو پاک ہو پھر وہ حائضہ ہو دوسرے حیض سے پھر اگر چاہے اس کا طلاق دینا پس اس کو پاکی کی حالت میں طلاق دے پہلے اس سے کہ اس سے صحبت کرے اپنے پاس رکھے یہاں تک کہ

---

[1] خلع اور طلاق کے بیان میں الخ خلع اس کو کہتے ہیں کہ عورت خاوند کو کچھ مال دینا منظور کرے، اور خاوند اس کو چھوڑ دے، بعض عورتیں کل مہر خلع کے بدلے دیتی ہیں، بعض آدھا یا اس سے کم بہر حال خلع کا بدل جو ٹھہرے سب ہو سکتا ہے، لیکن جتنا خاوند نے عورت کو دیا ہے اس سے زیادہ بدل خلع لینا مکروہ ہے [2] اور اس کو ایک طلاق دے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خلع طلاق ہے نہ فسخ اور اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ خلع فسخ نکاح ہے اور خلع کرنے والے کی عدت ایک حیض ہے اور اگر خلع طلاق ہوتا تو اس کی عدت تین حیض ہوتی اور شوکانی نے نیل میں اس حدیث کے کئی جواب دیئے ہیں لیکن وہ سب محل اعتراض ہیں اور مناسب یوں ہے کہ خلع طلاق ہے جس کی عدت ایک حیض ہے اور بسط مطولات میں ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَآءُ وَفِي رِوَايَةٍ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا اَوْحَامِلًا[۱]
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۱۲۷:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَا اللّٰهَ وَ
رَسُوْلَهٗ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۱۲۸:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فِي الْحَرَامِ يُكَفِّرُ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ
اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۱۲۹:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ
بِنْتِ جَحْشٍ وَشَرِبَ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ اَنَّ اَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ اِنِّي اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ فَدَخَلَ عَلٰى اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ
لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا بَاْسَ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَلَنْ اَعُوْدَ لَهٗ وَقَدْ حَلَفْتُ لَا

پس یہ ہے کہ وہ عدت کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ اس عدت کے وقت عورتیں طلاق دی جاویں اور ایک روایت میں اس طرح بھی ہے کہ حضرتؐ نے عمرؓ کو فرمایا کہ عبداللہ کو حکم کر کہ اس کے ساتھ رجوع کرے پھر اس کو پاکی یا حمل کی حالت میں طلاق دے[۱]۔ (بخاری ومسلم)

۳۱۲۷۔ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مختار کیا پس ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کیا پس[۲] آنحضرتؐ نے اس کو ہم پر کچھ شمار نہ کیا۔ (بخاری مسلم)

۳۱۲۸۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ شے حرام کرنے کے کفارہ[۳] دے البتہ تحقیق تم کو اس میں رسول خدا کی پیروی اچھی ہے۔ (بخاری مسلم)

۳۱۲۹۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم زینب بیٹی جحش کے نزدیک توقف فرماتے تھے کہ حضرت کی بیوی تھیں اور ان کے نزدیک شہد پیتے تھے پس میں نے اور حفصہؓ نے آپس میں ٹھہرایا کہ ہم میں سے جس کسی کے پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لاویں پس البتہ کہے کہ تحقیق میں تم سے مغافیر کی بو پاتی ہوں کہ آپ نے مغافیر کھایا ہے پھر حضرتؐ ان میں سے ایک کے پاس تشریف لائے پس اس نے یہ حضرتؐ کے واسطے کہا پس حضرت نے فرمایا کچھ مضائقہ نہیں میں نے زینب بیٹی جحش کے نزدیک شہد پیا ہے پس میں شہد ہرگز نہیں پینے کا اور تحقیق میں نے قسم کھائی ہے اس نہ

---

[۱] پھر اس کو پاکی یا حمل کی حالت میں طلاق دے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض میں طلاق دینا سخت مکروہ ہے اس کو طلاق بدعی کہتے ہیں سنت یہ ہے کہ جب عورت حیض سے پاک ہو تو بغیر صحبت کئے اس کو طلاق دے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس عورت کا حمل معلوم ہو گیا ہو اس کو بھی طلاق دینا جائز ہے [۲] پس آنحضرتؐ نے تو اس کو ہم پر کچھ شمار نہ کیا الخ یعنی حضرتؐ کے اختیار دینے اور ہم کو آپ کے اختیار کرنے سے طلاق نہیں پڑی [۳] شے حرام کرنے کے کفارہ دے الخ مطلب یہ ہے کہ جب کوئی اپنی بی بی کو یا اور کسی حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کر لے تو نہ طلاق پڑے گی نہ وہ حلال چیز حرام ہوگی، بلکہ قسم کی طرح کفارہ دینا ہوگا قسم کا کفارہ قرآن مجید میں مذکور ہے دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا ان کو کپڑا دینا یا ایک بردہ آزاد کرنا اور اس کی دلیل میں جو آیت پڑھی جس کے معنی یہ ہیں "تم کو اللہ کے رسول کی پیروی اچھی ہے"، تو اس لئے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شہد کو اپنے اوپر حرام کیا تھا پھر قسم کا کفارہ دیا اور شہد پینے لگے چنانچہ حدیث آئندہ میں اس کا صاف بیان ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُخْبِرِیْ بِذٰلِكَ اَحَدًا اَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِهٖ فَنَزَلَتْ یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ الْاٰیَةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۱۳۰۔ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا فِیْ غَیْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَیْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ۔

۳۱۳۱۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللّٰهِ الطَّلَاقُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

۳۱۳۲۔ وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا طَلَاقَ قَبْلَ نِکَاحٍ وَلَا عِتَاقَ اِلَّا بَعْدَ مِلْكٍ وَلَا وِصَالَ فِیْ صِیَامٍ وَلَا یُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ وَلَا رِضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ وَلَا صُمْتَ یَوْمٍ اِلَی اللَّیْلِ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

خبر کر اس کے ساتھ کسی کو حضرت اپنی بیویوں کی خوشی چاہتے تھے پس یہ آیت اتری اے نبی اس چیز کو کیوں حرام کرتا ہے کہ اللہ نے تیرے واسطے حلال کی تو اپنی بیویوں کی خوشی چاہتا ہے آخر آیت تک (بخاری مسلم)

دوسری فصل

۳۱۳۰۔ ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اپنے خاوند سے بلا ضرورت طلاق مانگے اس پر جنت[1] کی بو حرام ہے۔ (احمد و ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ دارمی)

۳۱۳۱۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مباح میں مبغوض ترین[2] اللہ کی طرف طلاق ہے۔ (ابوداؤد)

۳۱۳۲۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کی کہ فرمایا[3] نکاح سے پہلے طلاق نہیں اور غلام کا آزاد کرنا نہیں مگر پیچھے مالک ہونے کے اور ملے کے روزے رکھنے جائز نہیں[4] اور نہیں یتیم ہوتا بعد بالغ ہونیکے اور دودھ چھڑانے کی مدت کے بعد شیر خوارگی نہیں[5] اور دن کو رات تک چپ[6] رہنا جائز نہیں یہ شرح السنہ میں نقل کی،

---

[1] جنت کی بو الخ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت اپنے خاوند سے طلاق کو طلب نہ کرے جب تک مجبور نہ ہو جائے (یعنی جب تک عورت کو ایسی تکلیف نہ ہو کہ بغیر طلاق کے دوسرا علاج نہ رہے) جو کوئی عورت ایسا کرے گی وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گی اور جنت کی خوشبو چالیس برس کی راہ سے آتی ہے یعنی جنت سے اس قدر دور رہے گی اعاذنا اللہ منہا [2] مبغوض ترین الخ یعنی طلاق گو جائز ہے مگر خدا تعالیٰ کو ناپسند ہے، اس لئے بلا ضرورت مکروہ ہے اور بلا وجہ طلاق دینے میں محبت اور مصلحت خانہ داری سب فوت ہوتی ہے [3] نکاح سے پہلے طلاق نہیں الخ شوکانی نے کہا محقق بات یہی ہے کہ مطلقاً نکاح سے پہلے طلاق نہیں پڑتی اور اسی طرح آزاد کرنا مالک ہونے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۱۳۳: ۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عِتْقَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا طَلَاقَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ أَبُوْ دَاوُدَ وَلَا بَيْعَ إِلَّا فِيْمَا يَمْلِكُ۔

۳۱۳۴: ۔ وَعَنْ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ فَأُخْبِرَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتَ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رُكَانَةُ وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَرَدَّهَا إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ وَالثَّالِثَةَ فِيْ زَمَانِ عُثْمَانَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ إِلَّا أَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا الثَّانِيَةَ وَالثَّالِثَةَ۔

۳۱۳۳ ۔ اور عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ اپنے باپ سے نقل کی اور شعیب نے اپنے دادا سے نقل کی کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا نہیں صحیح ہوتی نذر واسطے ابن آدم کے اس چیز میں کہ نہیں مالک اور نہیں آزاد کرنا اس چیز میں کہ مالک نہیں اور نہیں طلاق اس چیز میں ۱ کہ مالک نہیں یہ ترمذی نے نقل کی اور ابو داؤد نے زیادہ کیا اور نہیں بیچنا مگر اس چیز میں کہ مالک ہے ۔

۳۱۳۴ ۔ اور رکانہ بیٹے عبد یزید کے سے روایت ہے کہ اس نے اپنی عورت سہیمہ کو طلاق بتہ دی پس رکانہ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی اور کہا اللہ کی قسم ہے میں نے ارادہ نہیں کیا مگر ایک طلاق کا پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا خدا کی قسم ہے تو نے ارادہ نہیں کیا مگر ایک کا پس رکانہ نے کہا خدا کی قسم ہے میں نے ارادہ نہیں کیا مگر ایک کا پس وہ عورت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف پھروائی پھر رکانہ نے اس کو عمرؓ کے عہد میں دوسری طلاق دی اور عثمانؓ کے عہد میں تیسری طلاق دی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے نقل کی مگر ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے دوسری اور تیسری کا ذکر نہیں کیا ۔

کے بعد واقع نہیں ہوتا ۳ اور طے کے روزے رکھنے جائز نہیں الخ یعنی پے درپے روزہ رکھنا کہ رات کو افطار نہ کرے جائز نہیں ہے ۴ اور نہیں الخ یعنی بالغ ہونے کے بعد یتیم نہیں کہلا سکتا ۔

۵ شیر خوارگی نہیں الخ اس کی تحقیق باب المحرمات میں گزری ۶ اور دن کو رات تک چپ رہنا الخ یعنی ہماری شریعت میں چپ کا روزہ رکھنا جائز نہیں ہے ۷ اور نہیں طلاق الخ یعنی جس عورت کے ساتھ ابھی تک نکاح نہیں کیا اس پر طلاق نہیں پڑتی ، اب اگر کوئی طلاق دے تو اس کا فعل لغو ہوگا مثلاً یوں کہے کہ جس عورت سے میں نکاح کروں اس کو طلاق ہے اور اس کے بعد نکاح کرے تو اس کہنے سے طلاق نہ پڑے گی آئمہ ثلثہ کا یہی قول ہے اور امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک تعلیق کی صورت میں بھی طلاق پڑ جائے گی اور ان کا قول برخلاف اس حدیث کے مقبول نہ ہوگا ۔

۸ طلاق بتہ الخ بتہ کہتے ہیں تین طلاقوں کو کیونکہ بت کے معنی قطع کرنا اور تین طلاقوں سے عورت کا تعلق قطع ہو جاتا ہے ، پھر اس سے رجعت نہیں ہو سکتی اور ایک طلاق بھی بتہ یعنی بائن ہو جاتی ہے جب عدت گزر جائے اور اگر کوئی اپنی عورت سے کہے انت طالق بتہ یا انت بتہ تو اس میں صحابہ کا اختلاف ہے حضرت عمرؓ کے نزدیک ایک طلاق پڑے گی حضرت علیؓ کے نزدیک تین طلاقیں پڑیں گی اور اہل کوفہ کے نزدیک جو نیت ہوگی وہ واقع ہوگی اور یہی حدیث ان کی دلیل ہے لیکن یہ حدیث ضعیف ہے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۱۳۵۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ جِدُّھُنَّ جِدٌّ وَّھَزْلُھُنَّ جِدٌّ اَلنِّکَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَۃُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ۔

۳۱۳۶۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَاطَلَاقَ وَلَاعِتَاقَ فِیْ اِغْلَاقٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ قِیْلَ مَعْنَی الْاِغْلَاقِ الْاِکْرَاہُ۔

۳۱۳۷۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ اِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوْہِ وَالْمَغْلُوْبِ عَلٰی عَقْلِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَعَطَاءُ بْنُ عَجْلَانَ الرَّاوِیْ ضَعِیْفٌ ذَاھِبُ الْحَدِیْثِ۔

۳۱۳۵۔ اور ابی ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ہیں کہ ان کا قصد کرنا بھی قصد ہے اور ہنسی کی راہ سے کہنا بھی قصد ہے نکاح کرنا اور طلاق دینا[1] اور رجعت یہ ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کی اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۳۱۳۶۔ اور عائشہ ؓ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے نہیں[2] طلاق اور نہیں آزادی زبردستی کی حالت میں یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی کہا گیا کہ اغلاق باغین ...... کے معنی اکراہ کے ہیں۔

۳۱۳۷۔ اور ابی ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر طلاق واقع ہوتی ہے مگر طلاق بے عقل کی اور مغلوب العقل کی یہ ترمذی نے نقل کی اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور عطاء بن عجلان راوی ضعیف ہے حدیث کا یاد رکھنے والا نہیں۔

---

[1] نکاح کرنا اور طلاق دینا الخ ابن قیم علیہ الرحمۃ نے کہا ٹھٹھا کرنے والے کی طلاق پڑ جائے گی اور ایسا ہی اس کا نکاح بھی صحیح ہو جائیگا، البتہ زبردستی سے اگر کوئی طلاق دلوائے تو طلاق نہیں پڑے گی اور آئندہ حدیث اس پر دلیل ہے۔

[2] نہیں طلاق اور نہیں آزادی الخ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لمعات میں فرماتے ہیں کہ ائمہ ثلثہ نے اسی حدیث کی رو سے یہ حکم دیا ہے کہ جس پر زبردستی کی جائے اس کی طلاق اور عتاق نہ ہوگا اور ہمارے مذہب (یعنی حنفیہ) میں قیاس کی رو سے ہو جائے گا کیوں کہ جو عقد ٹھٹھے میں نافذ ہوگا وہ زبردستی میں بھی نافذ ہوگا لیکن افسوس ہے کہ حنفیہ نے قیاس کو حدیث پر مقدم رکھا اور نہ صرف اس حدیث پر بلکہ ابوذر رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی احادیث پر بھی جن میں آیا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے معاف کر دیا ہے میری امت کی بھول چوک کو اور معاف کر دیا جس پر زبردستی کی جائے، اور زبردستی کا قیاس ٹھٹھے پر کرنا صحیح نہیں ہے اس لیے کہ ٹھٹھا آدمی کے اختیار میں ہے پس یہ اس کی سزا ہے اور زبردستی میں آدمی مجبور ہو جاتا ہے اور اس کے علاوہ قیاس تو یہ تھا کہ ٹھٹھے میں بھی طلاق نہ ہوتی لیکن وہ ہو گئی، اللہ تعالےٰ شیخ عبدالحق پر رحم کرے، انہوں نے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نقل کر کے اس کے خلاف اپنا مذہب قیاس سے ثابت کیا ان کو یوں لکھنا چاہیئے تھا کہ ائمہ ثلاثہ نے اس حدیث پر عمل کیا ہے، اور حنفیہ نے اس کے خلاف قیاس کی رو سے حکم دیا ہے اور حدیث کے خلاف قیاس محض لغو ہے پس حنفیہ کا قول اس باب میں چھوڑ دینے کے قابل ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۱۳۸:۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَبْلُغَ وَعَنِ الْمَعْتُوهِ حَتّٰى يَعْقِلَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْهُمَا۔

۳۱۳۹:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَلَاقُ الْاَمَةِ تَطْلِيْقَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۱۴۰:۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُنْتَزِعَاتُ وَالْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ۔

۳۱۴۱:۔ وَعَنْ نَافِعٍ عَنْ مَوْلَاةٍ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِي عُبَيْدٍ اَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بِكُلِّ شَيْءٍ لَهَا فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَوَاهُ مَالِكٌ۔

۳۱۴۲:۔ وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۱۳۸۔ اور حضرت علی رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخصوں سے تکلیف کا قلم اٹھایا گیا ایک تو سونے والے سے یہاں تک کہ جاگے اور دوسرے لڑکے سے کہ بالغ ہو اور تیسرے بے عقل سے یہاں تک کہ عاقل ہو[1] یہ ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کی اور دارمی نے حضرت عائشہ رض سے نقل کی اور ابن ماجہ نے حضرت علی رض اور عائشہ رض سے۔

۳۱۳۹۔ اور حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لونڈی کی طلاق دو طلاقیں ہیں اور اس[2] کی عدت دو حیض ہیں، یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے نقل کی،

تیسری فصل

۳۱۴۰۔ اور ابی ہریرہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح سے نکلنے والیاں اور خلع طلب کرنے والیاں وہ ہیں منافق[3] یہ نسائی نے نقل کی،

۳۱۴۱۔ اور نافع صفیہ بنت ابی عبید کی آزاد کردہ لونڈی سے روایت کرتے ہیں کہ صفیہ نے خلع کیا اپنے خاوند[4] سے ہر چیز کے بدلے کہ اس کے پاس تھی پس عبداللہ بیٹے عمر رض کے نے اس کا انکار نہ کیا، (مالک)

۳۱۴۲۔ اور محمود بیٹے لبید کے سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک

[1] یہاں تک کہ عاقل ہوا الخ یعنی دیوانے اور نابالغ اور سونے والے میں سے اگر کوئی طلاق دے گا تو ان میں سے کسی کی طلاق نہ ہوگی۔ [2] اس کی عدت الخ حنفیہ رح نے اس حدیث پر عمل کیا ہے لیکن اہل حدیث کے نزدیک لونڈی، طلاق اور عدت میں، آزاد عورت کے مثل ہے، کیونکہ قرآن کی آیت دونوں کو مطلق شامل ہے اور اس حدیث کی سند میں عمرو بن شعیب اور عطیہ عوفی دونوں ضعیف ہیں دارقطنی نے کہا، صحیح یہ ہے کہ یہ ابن عمر رض کا قول ہے اور موقوف یا ضعیف روایت سے کتاب اللہ کی تخصیص نہیں ہو سکتی۔ (روضہ و تحفہ جلد ۲ صفحہ ۲۱۵) [3] وہ منافق ہیں الخ یعنی جو عورتیں بلا سبب اپنے خاوندوں سے خلع طلب کرتی ہیں وہ نافرمان ہیں۔ [4] اپنے خاوند سے الخ یعنی عبداللہ بن عمر رض سے اور یہ جو فرمایا نہ انکار کیا اسکا (باقی برصفحہ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَأَتَهٗ ثَلَاثَ تَطْلِيْقَاتٍ جَمِيْعًا فَقَامَ غَضْبَانَ ثُمَّ قَالَ اَيُلْعَبُ بِكِتٰبِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ حَتّٰى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَقْتُلُهٗ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ۔

۴۳/۳۱- وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اِنِّيْ طَلَّقْتُ اِمْرَأَتِيْ مِائَةَ تَطْلِيْقَةٍ فَمَاذَا تَرٰى عَلَيَّ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طُلِّقَتْ مِنْكَ بِثَلَاثٍ وَسَبْعٌ وَتِسْعُوْنَ اتَّخَذْتَ بِهَا اٰيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا ۔

۴۴/۳۱- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا

شخص کے حال سے خبر دیئے گئے کہ اپنی بیوی کو تین طلاقیں اکٹھی دیں پس[1] حضرت غصے میں کھڑے ہوتے ہوئے پھر فرمایا کیا اللہ عزوجل کی کتاب کے ساتھ کھیلا جاتا ہے حالانکہ میں تمہارے درمیان ہوں یہاں تک کہ ایک اور شخص کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ کیا نہ قتل کروں میں اس کو۔ (نسائی)

۴۳/۳۱- اور مالک سے روایت ہے اس کو یہ بات پہنچی کہ عبداللہ بن عباس نے ایک شخص کے روبرو کہا کہ تحقیق میں نے ایک بیوی کو طلاق دی سو طلاقیں پس مجھ پر کیا دیکھتے ہو پس ابن عباس رضؓ نے کہا کہ وہ عورت تجھ سے تین طلاقوں کے ساتھ جدا[2] ہوئی اور ستانویں طلاقیں کہ باقی رہیں سو میں سے تو نے ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو ٹھٹھا پکڑا۔ (موطا)

۴۴/۳۱- اور معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ میرے واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) عبداللہ بن عمرؓ نے تو یہ اس لیے کہ خلع جائز ہے اگرچہ مکروہ ہے۔ (حاشیہ صفحہ ہذا)

[1] پس حضرت غصے میں الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تین طلاقیں اکٹھی دینا حرام ہیں۔ [2] تین طلاقوں کے ساتھ جدا ہوئی الخ جمہور علماء کا قول یہی ہے کہ جو شخص ایک ہی جلسہ میں تین طلاق دے تو تینوں ہو جائیں گی اور محققین اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ ایک طلاق رجعی پڑے گی خواہ عورت سے صحبت کر چکا ہو یا نہ کی ہو اور اس کے بعد خاوند رجعت کر سکتا ہے اور یہی قول صحیح ہے امام ابن قیم رحؒ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی صحیح ثابت ہوا ہے کہ تین طلاق ایک ہی بار دینے سے ایک ہی طلاق ہوتی تھی آپ کے زمانہ میں اور ابوبکرؓ کے عہد میں اور شروع خلافت عمرؓ میں اور حضرت عمرؓ نے لوگوں کو سزا دینے کے لیے یہ فتویٰ دیا کہ تینوں طلاقیں ہو جائیں گی اور یہ ان کا اجتہاد ہے اور اس معاملہ میں حجت نہیں ہو سکتا خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبرؓ کا فتویٰ ان کے اجتہاد سے رد نہیں ہو سکتا اور امام ابن القیم رحؒ نے اس مسئلہ میں اغاثۃ اللہفان میں خوب بحث کی، امام شوکانی رحؒ نے کہا ہر زمانہ میں علماء اس پر فتویٰ دیتے رہے ہے، چنانچہ امت کے عالم حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بھی ایسا ہی فتویٰ دیا جیسے کہ اس کو عماد بن زید نے ایوبؓ سے انہوں نے عکرمہؓ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ جب کسی نے ایک ہی دفعہ کہا تجھ کو تین طلاق تو ایک ہی طلاق ہو گی اور یہی قول صحیح ہے اور اس میں امت کے لیے آسانی ہے اور ہمارے زمانہ کے اکثر حنفیوں نے بھی مشکل وقت میں اسی قول پر عمل کیا ہے اور اس مسئلہ کی باقی تفصیل اعلام الموقعین اور اغاثۃ اللہفان اور رسالہ شوکانی اور نیل اوطار اور مسک الختام میں ہے شائق ان کی طرف رجوع کرے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُعَاذُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ شَیْئًا عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنَ الْعِتَاقِ وَلَا خَلَقَ اللّٰہُ شَیْئًا عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ اَبْغَضَ اِلَیْہِ مِنَ الطَّلَاقِ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ۔

معاذ اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز روئے زمین پر پیدا نہیں کی کہ بہت پیاری ہو اس کی طرف آزاد کرنے سے اور اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز روئے زمین پر پیدا نہیں کی کہ بہت بری ہو اس کی طرف طلاق دینے سے[1] (دارقطنی)

[1] طلاق دینے سے الخ یعنی طلاق دینا گو جائز ہے مگر خدا کو ناپسند ہے کیونکہ طلاق دینے میں محبت اور مصلحت خانہ داری سب فوت ہو جاتی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْمُطَلَّقَةِ ثَلٰثًا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۱۴۵: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ اِمْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِيْ فَبَتَّ طَلَاقِيْ فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهٗ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَمَا مَعَهٗ اِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَا حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهٗ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۱۴۶: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ۔

باب اس عورت کے بیان[1] میں کہ تین طلاقیں دی گئیں

پہلی فصل

۳۱۴۵۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رفاعۃ قرظی کی عورت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آئی اور کہا کہ تحقیق میں رفاعۃ کے نزدیک تھی پس مجھ کو تین طلاقیں دی اور میں نے نکاح کیا بعد از رفاعۃ کے عبدالرحمن بن زبیر سے اور اس کے ساتھ نہیں[2] مگر مانند سرے کپڑے کی پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو رفاعہ کی طرف پھر جانے کا ارادہ رکھتی ہے کہا ہاں حضرت نے فرمایا اس کی طرف رجوع[3] نہ کر یہاں تک کہ تو اس کا مزہ چکھے اور وہ تیرا مزہ چکھے۔ (بخاری مسلم)

دوسری فصل

۳۱۴۶۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محلل کو اور محلل لہ کو لعنت[4] کی یہ دارمی نے نقل کی اور یہ ابن ماجہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عقبہ رضی اللہ عنہ بن عامر سے نقل کی۔

---

[1] اس عورت کے بیان میں کہ الخ ایسی عورت کا یہ حکم ہے کہ وہ تیسری طلاق کے بعد رجوع نہیں کر سکتی بلکہ دونوں کی خوشی ہو تو بھی نکاح نہیں ہو سکتا جب تک کہ کسی اور خاوند سے صحبت نہ ہو چکے (موضوع القرآن) [2] اور اس کے ساتھ نہیں الخ یعنی ان کا ذکر نرم ہے وہ جماع نہیں کر سکتے۔ [3] اس کی طرف رجوع نہ کر الخ یہی مذہب جمیع صحابہ اور تبع تابعین کا ہے کہ جس نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دیں اور اس نے دوسرے خاوند سے نکاح کیا تو جب تک شوہر ثانی جماع نہ کرے طلاق نہ دے تب تک شوہر اول کے نکاح میں نہیں آ سکتی اور ابن مسیب کا قول کہ "صرف نکاح ثانی کافی ہے جماع کی حاجت نہیں" اس حدیث اور قرآن کے لفظ کی وجہ سے مردود ہے لفظ "تنکح" میں نکاح سے مراد جماع ہے اس حدیث کے قرینہ سے اور سعید کا استدلال اس لفظ سے مردود ہے۔ [4] لعنت کی الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلالہ کا نکاح حرام ہے ابن قیم نے کہا کہ حلالہ کا نکاح کسی ملت میں مباح نہیں ہوا اور کسی صحابی نے حلالہ نہیں کیا نہ اس کا فتویٰ دیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۱۴۷ - وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ أَدْرَكْتُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَقُولُ يُوقَفُ الْمُولِي رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ -

۳۱۴۸ - وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ صَخْرٍ وَيُقَالُ لَهُ سَلَمَةُ بْنُ صَخْرٍ الْبَيَاضِيُّ جَعَلَ امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ كَظَهْرِ أُمِّهِ حَتّٰى يَمْضِيَ رَمَضَانُ فَلَمَّا مَضٰى نِصْفٌ مِنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا فَأَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَا أَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ أَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو أَعْطِهِ ذٰلِكَ الْعَرَقَ وَهُوَ مِكْتَلٌ يَأْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا أَوْ سِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا لِيُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ نَحْوَهُ قَالَ كُنْتُ امْرَأً أُصِيبُ مِنَ النِّسَاءِ مَا

۳۱۴۷ - اور سلیمان بن یسار رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے پایا دس اور کتنے ایک صحابیوں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کو کہ سب کہتے تھے کہ ایلا کرنے والا ٹھہرایا جائے[۱] یہ شرح السنہ میں نقل کی۔

۳۱۴۸ - اور ابی سلمہ رضؓ سے روایت ہے کہ سلمان بن صخر نے اور اس کو سلمہ بن صخر بیاضی کہا جاتا تھا اپنی عورت کو اپنے پر اپنی ماں کی پیٹھ کے مانند[۲] کیا یہاں تک کہ رمضان[۳] گزرے پس جب کہ رمضان کا آدھا مہینہ گزرا سلمان اس پر ایک رات گرا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور یہ ذکر کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو پس اس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک غلام آزاد کر سلمان نے کہا میں اس کو نہیں پاتا فرمایا پس روزے رکھ دو مہینے کے پے درپے کہا میں طاقت نہیں رکھتا فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھلا کہا میں نہیں پاتا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فروہ بن عمرو صحابی رضؓ کو فرمایا کہ اسکو وہ عرق کھجوروں کا دے اور عرق کھجوروں کے پتوں کا ایک تھیلہ ہوتا ہے کہ اسمیں پندرہ یا سولہ صاع کھجوریں سماتی ہیں تاکہ ساٹھ مسکینوں کو کھلا دے یہ ترمذی نے نقل کی اور یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے نقل کی سلیمان بن یسار سے کہ اس نے سلمہ بن صخر سے اسکی مانند نقل کی ہیں ایک شخص کو کہا تھا کہ عورتوں کو اس قدر

---

[۱] ایلا کرنے والا ٹھہرایا جائے الخ ایلا اس کو کہتے ہیں کہ خاوند قسم کھائے کہ میں اپنی عورت سے صحبت نہ کروں گا اگر چار مہینے سے کم کے لیے یہ قسم ہو تو اپنی قسم کو پورا کرے یا کفارہ دے، اگر چار مہینے سے زیادہ کے لیے ہو تو چار ماہ گزرنے کے بعد خاوند کو اطلاع دیں گے، خواہ اپنی قسم سے رجوع کرتے خواہ طلاق دے دے اگر طلاق نہ دے تو حاکم وقت رجوع کرا سکتا ہے، شافعی رحؒ اور اہل حدیث کا یہی مذہب ہے اور ایلا جائز ہے اگر چار مہینے سے کم کے لیے ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے کے لیے اپنی بیویوں سے ایلا کیا اور یہی حق ہے۔ (روضہ مختصراً) [۲] اپنی ماں کی پیٹھ کے مانند الخ یعنی ظہار کیا اور اپنی بی بی کو اپنی محرم عورت کے کسی عضو سے تشبیہ دینے کو ظہار کہتے ہیں جیسے کوئی اپنی بی بی سے کہے تو میرے اوپر ایسی ہے جیسے میری ماں کا پیٹ یا پیٹھ اس صورت میں جماع سے پہلے کفارہ دینا چاہیئے یعنی ایک غلام آزاد کرے اگر یہ نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ [۳] یہاں تک کہ رمضان گزرے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک معین وقت تک بھی ظہار ہو سکتا ہے، اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر ظہار کرنے والا کفارے سے پہلے جماع کرے تو ایک ہی کفارہ دینا آئے گا اور یہ حدیث میں صاف مذکور ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لَا يُصِيبُ غَيْرِي وَفِي رِوَايَتِهِمَا أَعْنِي أَبَا دَاوُدَ وَالدَّارِمِيَّ فَأَطْعِمْ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ سِتِّينَ مِسْكِينًا۔

۳۱۴۹: وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ قَالَ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۱۵۰: عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ فَغَشِيَهَا قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى ذٰلِكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ رَأَيْتُ بَيَاضَ حِجْلَيْهَا فِي الْقَمَرِ فَلَمْ أَمْلِكْ نَفْسِي أَنْ وَقَعْتُ عَلَيْهَا فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ لَا يَقْرَبَهَا حَتَّى يُكَفِّرَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى

پہنچا تھا کہ نہیں پہنچا غیر میرا اور ان دونوں کی ایک روایت میں یعنی ابوداؤد اور دارمی کے یوں آیا ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ایک وسق کھجور کا ساٹھ مسکینوں کو کھلا۔[1]

۳۱۴۹- اور سلیمان بن یسارؓ سے روایت ہے کہ سلمہ بن صخرؓ سے نقل کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ظہار کرنے والے کے حق میں[2] نقل کی کہ کفارہ دینے سے پہلے صحبت کرے فرمایا کفارہ ایک ہی آتا ہے۔ (ترمذی وابن ماجہ)

تیسری فصل

۳۱۵۰- عکرمہؒ سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ نے نقل کی کہ ایک شخص نے اپنی عورت سے ظہار کیا پھر اس سے کفارہ دینے سے پہلے صحبت کی پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو یہ ذکر کیا۔ پس حضرتؐ نے فرمایا تجھ کو اس پر کون سی چیز باعث ہوگی اس نے عرض کیا یارسول اللہ میں نے چاندنی میں اس کی پازیب کی سفیدی دیکھی پس میں اپنے نفس کو اس سے صحبت کرنے سے نہ روک سکا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور اس کو حکم کیا کہ اس سے صحبت نہ

---

[1] ایک وسق کھجوروں کا ساٹھ مسکینوں کو کھلا الخ سبحان اللہ! یہ قسمت سلمہ بن صخر بیاضی کی کہ کفارہ کا کفارہ ادا ہو گیا اور مال ہاتھ آیا یہی حال ہوتا ہے جو سچائی اور عاجزی کے ساتھ اللہ جل جلالہ کی درگاہ میں حاضر ہو، سلمہ بن صخرؓ کی حدیث کو حاکم اور ابن خزیمہ، ابن ابی الجارود نے بھی نکالا، ترمذی نے کہا یہ حسن ہے، اور ترمذی نے اس روایت کیا ابن عباسؓ سے اور صحیح کہا ہے، ابن حجرؒ نے کہا اس کے راوی ثقہ ہیں لیکن ابوحاتمؒ اور نسائیؒ نے اس میں علت نکالی ہے کہ وہ مرسل ہے ابن حزم نے کہا اس کے راوی ثقہ ہیں اور اس کا ارسال ضرر نہیں کرتا اور اس حدیث کے بہت سے شواہد ہیں، اور احمدؒ نے خولہ بنت مالک سے ایسا ہی نکالا اور ابن ماجہ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے اور حاکم نے بھی، اور اس پر اجماع ہے کہ ظہار کا کفارہ اس وقت واجب ہوتا ہے جب مرد اپنی بی بی سے جماع کا قصد کرے، اور اگر کفارے سے پہلے جماع کر لیا تو گنہگار ہوا، لیکن ایک ہی کفارہ ہوگا اور یہی حق ہے جیسے حدیث آئندہ میں یہ صاف مذکور ہے۔ [2] ظہار کرنے والے الخ شرح السنہ میں ہے کہ اکثر اہل علم کا یہی قول ہے کہ اگر کفارے سے پہلے جماع کرے تو ایک ہی کفارہ لازم ہوگا اور ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ نے بھی ایسا ہی کہا ہے اور بعض کے نزدیک دو کفارے واجب ہوں گے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَرَوَى اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ مُسْنَدًا
وَمُرْسَلًا وَقَالَ النَّسَائِيُّ الْمُرْسَلُ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنَ الْمُسْنَدِ۔

کرے پھر یہاں تک کہ کفارہ دے یہ ابن ماجہ نے نقل کی اور یہ ترمذی نے اس کی مانند نقل کی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور نقل کی ابوداؤد اور نسائی نے اس کی مانند مسند اور مرسل اور نسائی نے کہا مرسل نزدیک تر ہے ساتھ صحت کے مسند سے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بَابٌ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۱-۳۱: عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ جَارِيَةً كَانَتْ لِيْ تَرْعٰى غَنَمًا لِّيْ فَجِئْتُهَا وَقَدْ فَقَدَتْ شَاةً مِّنَ الْغَنَمِ فَسَاَلْتُهَا عَنْهَا فَقَالَتْ اَكَلَهَا الذِّئْبُ فَاَسِفْتُ عَلَيْهَا وَكُنْتُ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ فَلَطَمْتُ وَجْهَهَا وَعَلَيَّ رَقَبَةٌ اَفَاُعْتِقُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ اللّٰهُ فَقَالَتْ فِي السَّمَآءِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِقْهَا رَوَاهُ مَالِكٌ

یہ باب پہلے باب کے متعلق ہے

پہلی فصل

۵۱-۳۱: معاویہ رضی اللہ عنہ بن الحکم سے روایت ہے کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے کہا یا رسول اللہ تحقیق میری ایک لونڈی میرا ریوڑ چراتی تھی پس میں اس کے پاس اس حال میں آیا کہ میں نے ریوڑ میں سے ایک بکری نہ پائی پس میں نے اس سے بکری کا حال پوچھا کہ کیا ہوئی پس اس نے کہا اس کو بھیڑیا کھا گیا پس میں اس پر غصے ہوا اور میں بنی آدم میں سے ہوں[1] پس میں نے اُس کے منہ پر طمانچہ مارا اور مجھ پر غلام کا آزاد کرنا واجب ہے کیا میں اس کو آزاد کر دوں پس اس لونڈی سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کہاں[2] ہے پس اس نے کہا آسمان میں پھر حضرت ﷺ نے فرمایا میں کون ہوں پس اس نے کہا تم اللہ کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو آزاد کر یہ

---

[1] اور میں بنی آدم میں سے ہوں الخ یعنی جو بشریت کی وجہ سے غصے میں آتے ہیں۔ [2] اللہ کہاں ہے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ جل جلالہ کو پوچھ سکتے ہیں کہ وہ کہاں ہے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود پوچھا اور دوسری حدیث میں ہے کہ صحابہؓ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا "این ربنا" یعنی ہمارا پروردگار کہاں ہے، اور یہ حدیث صحیح ہے اس کو امام مسلم نے بھی روایت کیا اور اس الخ سے آگے مذکور ہے، ذہبی نے کتاب العلو میں اس حدیث کو کئی طریقوں سے بیان کیا ہے اور جو شخص اس حدیث کو ضعیف کہتا ہے وہ علم حدیث سے ناآشنا ہے اور مصنفؒ کی مراد اس حدیث کے لانے سے اس باب میں یہ ہے کہ ظہار میں کفارہ مومن بردہ آزاد کرنا چاہیئے، امام شافعیؒ کا مذہب یہی ہے اور امام مالکؒ نے اس حدیث پر یہ باب باندھا ہے "جس لونڈی یا غلام کا عتاق واجب میں آزاد کرنا درست ہے، اس کا بیان" پھر اسی حدیث کو بیان کیا پھر اس کے بعد ایک اور حدیث بیان کی جس کا مضمون یہ ہے کہ ایک شخص انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کالی لونڈی لے کر آیا اور کہا یا رسول اللہ میرے اوپر ایک مسلمان بردہ آزاد کرنا واجب ہے، کیا میں اس کو آزاد کر دوں اگر آپ کہتے ہیں کہ یہ مومن ہے تو میں اسی کو آزاد کر دوں، آپ نے اس لونڈی سے فرمایا کیا تو یقین کرتی ہے کہ اللہ پاک کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے وہ بولی ہاں پھر آپ نے فرمایا تو یقین کرتی ہے کہ مرنے کے بعد پھر جی کر اٹھیں گے، بولی ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو آزاد کر دے۔

(موطا)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَفِي رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ تَرْعَى غَنَمًا لِي قِبَلَ أُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ فَاطَّلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفُ كَمَا يَأْسَفُونَ لَكِنْ صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَظَّمَ ذٰلِكَ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا أُعْتِقُهَا قَالَ ائْتِنِي بِهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لَهَا أَيْنَ اللّٰهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ ۔

مالک نے نقل کی اور مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے کہ معاویہؓ نے کہا میری لونڈی اُحد پہاڑ اور جوانیہ کی جانب میرا ریوڑ چراتی تھی پس میں نے ایک دن ریوڑ دیکھا پس ناگہاں ریوڑ میں سے میری ایک بکری بھیڑیا لے گیا تھا اور میں مرد ہوں اولاد آدم میں سے غصہ ہوتا ہوں جیسے آدمؑ کی اولاد غصے ہوتے ہیں لیکن میں نے اس کو ایک طمانچہ مارا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پس یہ امر مجھ پر بڑا جانا اور فرمایا کہ تو نے بڑا گناہ کیا پس میں نے کہا یا رسول اللہ کیا نہ آزاد کروں میں اس کو پس فرمایا اس کو میرے پاس بلا لا پس اس کو حضرت کے پاس لایا پس اس کو فرمایا اللہ کہاں ہے اس نے کہا آسمان میں فرمایا میں کون ہوں اس نے کہا تم خدا کے رسول ہو فرمایا اس کو آزاد کر اس لیے کہ یہ مسلمان ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ اللِّعَانِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۱۵۲۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِنِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ عُوَيْمِرَنِ الْعَجْلَانِيَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ اِمْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَيَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَسْحَمَ اَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيْمَ الْاَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرًا

لعانؔ کا بیان

پہلی فصل

۳۱۵۲۔ سہل بن سعد ساعدیؓ سے روایت ہے کہ تحقیق عویمر عجلانی صحابی نے کہا یا رسول اللہ مجھ کو اس شخص کے حکم سے خبر دو کہ اپنی عورت کے ساتھ ایک اجنبی شخص کو پادے کیا اس کو قتل کرے پس مقتول کے وارث اس قاتل کو قتل کریں گے یا کیا کرے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تحقیق تیرے قضیہ میں اور تیری عورت میں وحی اتاری گئی پس جا اور اپنی عورت کو بلا لا سہل نے کہا پس لعان کی دونوں نے مسجد میں اور میں لوگوں کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تھا پس جب دونوں لعان سے فارغ ہوئے عویمر نے کہا میں نے اس پر جھوٹ بولا یا رسول اللہ اگر میں اسکو رکھوںؔ پھر اس کو تین بار طلاق دی پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو اگر یہ عورت سیاہ رنگ بچے کو لاوے اور اُسکی آنکھیں بہت کالی ہوں اور بڑی ہوں کولے اور بھرا گوشت دونوں پنڈلیوں میں پس عویمر کو نہیں گمان کروںؔ گا مگر یہ

لہ لعان کا بیان الخ جب مرد اپنی عورت کو زنا کی تہمت لگائے اور عورت زنا کا اقرار نہ کرے نہ مرد گواہ لائے اور نہ اپنی تہمت سے پھرے تو لعان واجب ہو جاتا ہے اس کی صورت قرآن مجید میں مذکور ہے، اس طرح کہ پہلے مرد چار بار اللہ تعالیٰ کا نام لے کر گواہی دے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں بار کہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹا ہو، پھر اللہ تعالیٰ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ اس کا مرد جھوٹا ہے اور پانچویں بار کہے اللہ کا غضب اس پر اترے اگر اس کا مرد سچا ہو جب گواہیاں دے چکیں تو حاکم بی بی میں جدائی کر دے پھر یہ دونوں ہرگز نہیں مل سکتے اور اگر بچہ ہو وہ ماں کو دلایا جائے گا اور اگر اس بچہ کو کوئی ولد الزنا کہے تو اس پر حد قذف واجب ہو گی۔ (روضہ) سلہ پھر اس کو تین بار طلاق دے الخ ہر چند متلاعنین میں خود بخود تفریق ہو جاتی ہے مگر عویمر نے غصہ میں آکر تین طلاقیں دے دیں، اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے آخر عویمر نے اس کو چھوڑ دیا، حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کرنے سے پہلے پھر یہی سنت ہو گئی، کہ لعان کے بعد دونوں جدا ہو جائیں۔

سہ پس میں عویمر کو گمان نہیں کروں گا الخ کیونکہ جس شخص سے عویمر نے تہمت لگائی اس کی ایسی ہی صورت تھی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أُحَيْمِرَ كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أَحْسِبُ عُوَيْمِرَ إِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِيقِ عُوَيْمِرٍ فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ إِلَى أُمِّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

٣١٥٣: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ فَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي حَدِيثِهِ لَهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَظَهُ وَذَكَّرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ ثُمَّ دَعَاهَا فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ۔

٣١٥٤: وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ وَأَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

کہ اُس نے اس پر سچ کہا اور اگر سرخ رنگ بچہ لائی گویا کہ وہ وحرہ ہے[1] پس عویمر کو گمان نہیں کروں گا مگر کہ اس پر جھوٹ بولا پس[2] لائی بچہ کو اس صفت پر کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کیا تھا عویمر کے سچے کرنے سے پس لڑکا اس کے پیچھے اپنی ماں کی طرف نسبت کیا جاتا تھا۔ (بخاری مسلم)

۳۱۵۳- اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کا حکم فرمایا پس[3] وہ شخص اس عورت کے فرزند سے دور ہوا اور حضرتؐ نے مرد وعورت کے درمیان جدائی کی اور لڑکے کو عورت کے ساتھ ملا دیا (بخاری مسلم) اور ابن عمرؓ کی حدیث میں کہ بخاری اور مسلم میں ہے یہ ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے نصیحت کی اس شخص کو اور اس کو آخرت کا عذاب یاد دلایا اور اس کو خبر دی کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے سہل ہے پھر عورت کو بلایا اور اس کو نصیحت کی اور اس کو آخرت کا عذاب یاد دلایا اور اس کو خبر دی یہ کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے سہل تر ہے۔

۳۱۵۴- اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد وعورت لعان کرنے والوں کو کہ تمہارا احساب اللہ پر ہے ایک[4] تم دونوں میں سے جھوٹا ہے تیرے واسطے اس پر راہ نہیں عرض کیا یا رسول اللہ میرا مال فرمایا تیرے واسطے مال[5] نہیں اگر تو اس پر سچ بولتا ہے پس وہ مال اس کی شرمگاہ کے بدلے ہے کہ تو نے حلال کی اور اگر تو اس پر جھوٹ بولتا ہے پھر مہر کا لینا اُس سے بہت دور ہے اور تیرے واسطے بہت دور ہے۔ (بخاری مسلم)

---

[1] گویا کہ وہ وحرہ ہے، وحرہ ایک لال رنگ کا کیڑا ہے، ہندی میں اس کو باہمنی کہتے ہیں۔ [2] میں لائی بچہ کو الخ یعنی کالا کالی آنکھوں والا بڑی سرین والا یعنی اسی مرد کی صورت پر جس سے عویمر نے تہمت لگائی تھی۔ [3] پس وہ شخص اس عورت کے فرزند سے دور ہوا الخ یعنی ملاعنت کے سبب سے لڑکے کا نسب اس شخص سے جاتا رہا۔ [4] ایک تم دونوں میں سے جھوٹا ہے الخ یعنی دو میں سے مقرر ایک جھوٹا ہے اگرچہ شرع میں کسی پر جھوٹ ثابت نہ ہو لیکن قیامت میں خدا حساب کرے گا۔ [5] تیرے واسطے مال نہیں الخ یعنی تجھے اب اس کو دیئے ہوئے مال پر قابو اور اختیار نہیں، اگر تو سچا ہے تو مال صحبت داری کے بدلے گیا اور اگر عورت سچی ہے تو مال کا لینا آدمی سے بعید ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٣١٥٥ : - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ اِمْرَأَتَهٗ عِنْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَآءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةَ اَوْحَدًّا فِيْ
ظَهْرِكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا رَاٰى اَحَدُنَا عَلٰى اِمْرَأَتِهٖ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْبَيِّنَةَ وَاِلَّا حَدًّا فِيْ ظَهْرِكَ فَقَالَ هِلَالٌ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ
اِنِّيْ لَصَادِقٌ فَلَيُنْزِلَنَّ اللّٰهُ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِيْ مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ جِبْرَئِيْلُ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ وَالَّذِيْنَ
يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ فَقَرَأَ حَتّٰى بَلَغَ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ فَجَآءَ هِلَالٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا
كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَفُوْهَا وَقَالُوْا اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَصَتْ حَتّٰى ظَنَنَّا
اَنَّهَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ لَا اَفْضَحُ قَوْمِيْ سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصِرُوْهَا
فَاِنْ جَآءَتْ بِهٖ اَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْاَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَآءَ فَجَآءَتْ

۳۱۵۵- اور ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ نے اپنی عورت کو زنا کی تہمت لگائی روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریک بن سحماء[1] کے ساتھ پس[2] نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گواہ لا یا تیری بیٹھ پر حد ماری جاوے[3] گی پس ہلال نے عرض کیا یا رسول اللہ جس وقت کہ دیکھے ایک ہمارا اپنی عورت پر کسی شخص کو کیا جاوے[4] کہ گواہ ڈھونڈھے پس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے گواہ[5] قائم کرو ورنہ تیری پیٹھ پر حد لگے گی پس ہلال نے کہا اس ذات کی قسم ہے کہ آپ کو حق کے ساتھ بھیجا تحقیق میں سچا ہو پس البتہ اللہ تعالیٰ ایسا حکم اتارے گا کہ میری پیٹھ کو تہمت کی حد سے پاک[6] کرے پس جبریلؑ اترے اور حضرتؐ پر یہ آیتیں اتاریں اور وہ لوگ کہ اپنی بیبیوں پر تہمت کرتے ہیں پس پڑھیں آیتیں یہاں تک کہ پہنچے ان کان من الصادقین تک پس ہلال آیا اور گواہی[7] دی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ بے شبہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے پس آیا ہے تم میں سے کوئی توبہ کرنے والا پھر کھڑی ہو عورت ہلال کی اور لعان کیا پس جب پانچویں گواہی کے نزدیک پہنچی اس کو روکا اور کہا تحقیق یہ پانچویں گواہی ہے واجب کرنے[8] والی ہے ابن عباس رضؓ نے کہا پس وہ عورت ٹھہر گئی اور رہٹی یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ[9] پھر جائے گی پھر اس عورت نے کہا کہ میں اپنی قوم کو ساری عمر فضیحت نہیں[10] کرتی پھر گزری اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت کو دیکھتے رہو پس اگر سرمگیں آنکھوں کا لڑکا لائی بھاری سرینوں کا موٹی پنڈلیوں کا پس وہ شریک بن سحماء کا ہے پس وہ

---

[1] شریک بن سحماء کے ساتھ الخ یعنی یہ کہا کہ اس نے اس شخص کی بیوی سے زنا کیا۔ [2] پس نبی صلعم نے فرمایا الخ یعنی ہلال سے۔ [3] حد ماری جائے گی الخ یعنی تہمت کی۔ [4] کیا جائے الخ یعنی ایسے وقت ایسی فرصت کہاں ہے کہ کسی کو گواہ کرے اور یہ گواہ کرنے کی کیا جگہ ہے۔ [5] گواہ قائم کرو ورنہ تیری پیٹھ پر حد لگے گی الخ یعنی شرع کا حکم یوں ہے، تمہاری حجت بے فائدہ ہے۔ [6] میری پیٹھ کو تہمت کی حد سے پاک کرے الخ یعنی حد لگنے سے۔ [7] اور گواہی دی الخ یعنی حکم کے موافق لعان کیا۔ [8] واجب کرنے والی ہے الخ یعنی اللہ تعالیٰ کے غضب کو اور دوزخ کو اگر عورت جھوٹی ہے۔ [9] کہ وہ پھر جائے گی الخ یعنی اپنی گواہی سے اور زنا کا اقرار کرلے گی۔ [10] میں اپنی قوم کو ساری عمر فضیحت نہیں کرتی الخ افسوس ہے کہ کنبے والوں کے لیے دنیا کی معمولی سزا گوارا نہ کی اور آخرت کا سخت عذاب قبول کرلیا۔

09379

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِهٖ كَذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَا مَضٰى مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لِيْ وَلَهَا شَاْنٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۳۱۵۶: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ وَجَدْتُّ مَعَ اَهْلِيْ رَجُلًا لَمْ اَمَسَّهٗ حَتّٰى اٰتِيَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ كَلَّا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ كُنْتُ لَاُعَاجِلُهٗ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوْا اِلٰى مَا يَقُوْلُ سَيِّدُكُمْ اِنَّهٗ لَغَيُوْرٌ وَاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۱۵۷: وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَاَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَاَتِيْ لَضَرَبْتُهٗ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفِحٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ وَاللّٰهِ لَاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّيْ وَمِنْ اَجْلِ غَيْرَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدٌ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ بَعَثَ الْمُنْذِرِيْنَ وَالْمُبَشِّرِيْنَ وَلَا اَحَدٌ اَحَبُّ

عورت اس طرح کا لڑکا لائی پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتاب اللہ سے حکم نہ گزرا ہوتا تو البتہ[۱] میرے واسطے اور اس عورت کے واسطے ایک کام ہوتا۔ (بخاری)

۳۱۵۶: اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ سعد بن عبادہ نے کہا اگر میں اپنی عورت کے ساتھ کسی کو پاؤں نہ ہاتھ لگاؤں اس شخص کو یہاں تک کہ میں چار گواہ لاؤں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[۲] کہ ہاں سعد نے کہا یوں نہیں اس ذات کی قسم ہے کہ آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے تحقیق میں البتہ جلدی سے ماروں اس کو تلوار کے ساتھ اس کے پہلے کہ شاہد لاؤں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس چیز کی طرف سنو[۳] کہ تمہارا سردار کہتا ہے تحقیق وہ البتہ غیرت مند ہے اور میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے۔ (مسلم)

۳۱۵۷: اور مغیرہؓ سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہؓ نے کہا اگر میں کسی شخص کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھوں تو میں اس کو سیدھی تلوار کیساتھ ماروں پس یہ خبر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی پس فرمایا کیا تم سعد رضؓ کی کمال غیرت سے تعجب کرتے ہو اللہ کی قسم میں زیادہ غیرت مند ہوں اس سے اور اللہ مجھ سے بہت غیرت مند ہے اور بسبب غیرت اللہ تعالیٰ کے حرام کیے اللہ نے گناہ ان میں سے جو ظاہر ہیں اور جو پوشیدہ ہے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی شخص عذر کو پسند نہیں کرتا اسی[۴] لیے بھیجا ڈرانے والوں کو اور خوشخبری

---

[۱] تو البتہ میرے واسطے اور اس عورت کے واسطے ایک کام ہوتا الخ یعنی میں اس پر حد قائم کرتا لیکن سبحانہ وتعالیٰ کا حکم اترا کہ لعان کرنے والی پر حد قائم نہ کی جائے لہٰذا میں اس عورت کو حد نہیں مار سکتا معلوم ہوا کہ حاکم کو راستے اور قیافہ اور گمان پر عمل نہ کرنا چاہیے بلکہ جو حکم دلیل اور گواہی سے ثابت ہو وہی دینا چاہیے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قیافہ شرعی حجت نہیں ہے اور قیافہ کے سبب سے کسی کو حد نہیں پڑتی، اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاضی کو چاہیے کہ ظاہر پر حکم کرے، اگرچہ اس کے خلاف قرینہ موجود ہو۔ [۲] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں الخ یعنی زنا کا دعوے اسی وقت ثابت ہوگا۔ [۳] اس چیز کی طرف سنو الخ یعنی یہ سعد کا قول غیرت کے سبب سے ہے اور غیرت خدا اور رسول کو پسند ہے، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدکاری کے وقت قتل کرنے سے عند اللہ گناہ نہیں، لیکن اگر گواہ نہ ہوں گے تو حاکم قصاص لے گا اور سعدؓ کا یہ کہنا جس کی طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا مخالفت کے طور پر نہ تھا کیونکہ مخالفت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کفر ہے بلکہ طبیعت اور غیرت کے جوش سے تھا۔ [۴] اس لیے ڈرانے والوں کو بھیجا الخ یعنی تاکہ بندے سزا سے پہلے اس کی درگاہ میں عذر کر لیں اور توبہ کر لیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَيْهِ الْمِدَاحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ وَعَدَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۳۱۵۸:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَغَارُ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ أَنْ لَا يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۳۱۵۹:۔ وَعَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا قَالَ فَأَنّٰى تَرٰى ذٰلِكَ جَاءَهَا قَالَ عِرْقٌ نَزَعَهَا قَالَ فَلَعَلَّ هٰذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الْاِنْتِفَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۳۱۶۰:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلٰى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ إِنَّهُ ابْنُ أَخِي وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي فَتَسَاوَقَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ

دینے والوں کو اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی شخص تعریف پسند نہیں کرتا اور اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے بہشت کا وعدہ[1] کیا۔ (بخاری مسلم)

۳۱۵۸- اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک[2] و تعالیٰ غیرت مند ہے اور تحقیق مومن غیرت مند ہے اور مقتضا غیرت اللہ کا یہ ہے کہ نہ کرے مومن اس چیز کو کہ حرام کی اللہ تعالیٰ نے۔ (بخاری و مسلم)

۳۱۵۹- اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ تحقیق عورت میری جنی ہے ایک کالا لڑکا اور تحقیق میں نے اسکا انکار کیا پس اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہیں واسطے تیرے کچھ اونٹ کہا ہاں فرمایا کیا ہیں انکے رنگ؟ کہا سرخ فرمایا کیا ہے ان میں کوئی اونٹ خاکستری رنگ کا؟ کہا تحقیق ان میں خاکستری رنگ کے اونٹ کہاں سے پیدا ہو گئے؟ عرض کیا کوئی رگ ہے جس نے ان کو خاکستری بنا دیا فرمایا شاید اسی رگ نے تیرے بچہ میں کالا رنگ پیدا کر دیا ہو اور آپ نے اس کو سمجھا دیا کہ وہ اس لڑکے سے انکار[3] نہ کرے۔ (بخاری مسلم)

۳۱۶۰- اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ عتبہ بن ابی وقاص نے وصیت کی تھی اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو یہ کہ زمعہ لونڈی کا بیٹا مجھ سے ہے پس اس کو اپنی طرف لے لینا پس جبکہ ہوا سال فتح مکہ کا اس کو سعد نے لیا اور کہا کہ تحقیق یہ میرا بھتیجا ہے اور عبد بن زمعہ نے کہا کہ یہ میرا بھائی ہے پس دونوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور سعدؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] اللہ تعالیٰ نے بہشت کا وعدہ کیا الخ یعنی تاکہ بندے اس کی عبادت اور تعریف کر کے جنت حاصل کر لیں۔ [2] اور اللہ تبارک و تعالیٰ غیرت مند ہے الخ یعنی غیرت اللہ تعالیٰ کی صفت ہے جیسے اس کی اور صفتیں ہیں، اور سلف صالحین کا تعامل اللہ تعالیٰ کی صفات کے بارے میں یہی ہے کہ وہ بلا تاویل اور بلا کیف ان پر ایمان لاتے ہیں۔ [3] انکار نہ کرے الخ مطلب یہ ہے کہ اونٹوں کی اگلی نسل یعنی دادا پردادا میں کوئی دوسرے رنگ کا ہوگا پھر یہی رنگ کئی پشت کے بعد ان کی اولاد میں ظاہر ہوا گو اب جو اونٹ ہیں، جن کے یہ بچے ہیں وہ خالص سرخ ہیں چتکبرے نہیں ہیں پس اسی طرح ہو سکتا ہے کہ انسان کی اولاد میں بھی ماں باپ کے خلاف دوسرا رنگ ظاہر ہو، اور اس کی وجہ یہ ہو کہ ماں باپ کے دادا پردادا میں کوئی کالا بھی ہو، اور وہ رنگ اب ظاہر ہوا ہو، حاصل یہ ہے کہ بچے کے گورے یا کالے رنگ کی وجہ سے یا نقشے کے اختلاف

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہِ اِنَّ اَخِیْ کَانَ عَہِدَ اِلَیَّ فِیْہِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَۃَ اَخِیْ وَابْنُ وَلِیْدَۃِ اَبِیْ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ لَکَ یَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَۃَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاھِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَۃَ بِنْتِ زَمْعَۃَ اِحْتَجِبِیْ مِنْہُ لِمَا رَاٰی مِنْ شِبْھِہٖ بِعُتْبَۃَ فَمَا رَاٰھَا حَتّٰی لَقِیَ اللّٰہَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ ھُوَ اَخُوْکَ یَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَۃَ مِنْ اَجْلِ اَنَّہٗ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِ اَبِیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۳۱۶۱۔ وَعَنْھَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ وَّھُوَ مَسْرُوْرٌ فَقَالَ اَیْ عَائِشَۃُ اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِیَّ دَخَلَ فَلَمَّا رَاٰی اُسَامَۃَ وَزَیْدًا وَّعَلَیْھِمَا قَطِیْفَۃٌ قَدْ غَطَّیَا رُءُوْسَھُمَا وَبَدَتْ اَقْدَامُھُمَا فَقَالَ اِنَّ ھٰذِہِ الْاَقْدَامَ بَعْضُھَا مِنْ بَعْضٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۳۱۶۲۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَّاَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ وَھُوَ یَعْلَمُ فَالْجَنَّۃُ عَلَیْہِ حَرَامٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

تحقیق میرے بھائی نے مجھ کو وصیت کی تھی اس لڑکے کے حق میں کہ اس کو تو لینا اور عبد بن زمعہ نے کہا کہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اس کے فرش پر پیدا کیا گیا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تیرے واسطے ہے اے عبد بن زمعہ لڑکا واسطے صاحب[1] بچھونے کے ہے اور واسطے زانی کے محرومی ہے پھر حضرتؐ نے فرمایا سودہ بیٹی زمعہ کو تو اس سے پردہ کر[2] بسبب اس چیز کے کہ اسکی عتبہ کے ساتھ مشابہت دیکھی پس اس لڑکے نے سودہ کو نہ دیکھا یہاں تک کہ اللہ سے ملاقات کی اور ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ تیرا بھائی ہے اے عبد بن زمعہ بسبب اُس کے کہ وہ پیدا کیا گیا ہے اوپر بچھونے اسکے باپ کے۔ (بخاری مسلم)

۳۱۶۱۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک دن مجھ پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے اس حال میں کہ وہ خوش تھے پس فرمایا اے عائشہ رضؓ کیا نہیں جانتا تو نے یہ کہ مجزز مدلجی آیا پس جب اسامہ اور زید کو اس حال میں دیکھا کہ وہ دونوں چادر اوڑھے ہوئے تھے اور اپنا سر ڈھانکے ہوئے تھے اور ان کے قدم ظاہر تھے پس مجزز نے کہا کہ تحقیق یہ قدم[3] بعض ان کا بعض سے ہے۔ (بخاری مسلم)

۳۱۶۲۔ اور سعد بن ابی وقاصؓ اور ابی بکرہؓ سے روایت ہے کہ دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ اپنے تئیں اپنے غیر باپ کی طرف نسبت کرے حالانکہ وہ جانتا ہو کہ یہ میرا باپ نہیں پس اس پر بہشت حرام ہے۔ (بخاری مسلم)

کی وجہ سے یہ شبہ نہ کرنا چاہیئے کہ میری اولاد نہیں ہے جب تک دلیل قطعی سے اسکا ثبوت نہ ہو، مثلاً بی بی سے صحبت ہی نہ کی ہو اور اسکو اولاد پیدا ہو جائے۔

[1] لڑکا واسطے صاحب بچھونے کے ہے الخ یعنی لڑکے کا مالک وہی ہے جس کے نیچے اس لڑکے کی ماں ہے خواہ نکاح سے ہو خواہ ملکیت سے اور اگر حرام کار، دعوٰے کرے کہ لڑکا میرے نطفے سے ہے تو اس کی قسمت میں پتھر ہیں، یعنی وہ مالک نہیں۔

[2] تو اس سے پردہ کر الخ ام المؤمنین حضرت سودہؓ زمعہ کی بیٹی تھیں تو یہ بچہ جب زمعہ کا ٹھہرا تو سودہؓ کا بھائی ہوا لیکن چونکہ مشابہت اس کی عتبہ سے پائی گئی لہذا احتیاطاً آپ نے سودہؓ کو اس سے پردہ کرنے کا حکم دیا۔

[3] یہ قدم بعض ان کا بعض سے ہے الخ یعنی اسامہ زید کا بیٹا ہے، باوجود اختلاف رنگ کے کفار مجزز کے قول پر اعتماد رکھتے تھے، اس لیے آپ خوش ہوئے کہ لوگوں کا طعن دور ہو گیا اور بدگمانی رفع ہو گئی، جو کہتے تھے کہ اسامہ زید کا بیٹا نہیں ہے، اس لیے کہ زید گورے رنگ کے تھے اور اسامہ کالے رنگ کے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۱۶۳- وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ اَبِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَدْ ذُكِرَ حَدِيْثُ عَائِشَةَ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ فِيْ بَابِ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۱۶۴- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمُلَاعَنَةِ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَدْخَلَتْ عَلٰى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللّٰهُ جَنَّتَهٗ وَاَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهٗ وَهُوَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ احْتَجَبَ اللّٰهُ مِنْهُ وَفَضَحَهٗ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

۳۱۶۵- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لِیْ امْرَاَةً لَا تَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلِّقْهَا فَقَالَ اِنِّیْ اُحِبُّهَا

۳۱۶۳- اور ابی ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اعراض کرو اپنے باپوں سے پس جس شخص نے اپنے باپ سے اعراض کیا پس[1] تحقیق کفران نعمت کیا یہ بخاری اور مسلم نے نقل کی اور تحقیق عائشہؓ کی حدیث ذکر کی گئی۔ ”مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ“ باب صلوٰۃ الخسوف میں۔

دوسری فصل

۳۱۶۴- ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جب لعان کی آیت اتری جو عورت کہ شامل کرے کسی قوم میں جو اس میں سے نہیں ہے پس وہ عورت قابل اعتبار نہیں، اور اس کو اللہ تعالیٰ اپنے بہشت میں ہرگز نہ داخل کرے گا، اور جو شخص کہ اپنے بیٹے کا انکار کرے حالانکہ وہ[2] اس کی طرف دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے پردہ کرے گا اور اس کو خلائق کے روبرو اگلے اور پچھلوں میں رسوا کرے گا۔ (ابوداؤد ونسائی دارمی)

۳۱۶۵- اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ تحقیق میرے واسطے ایک عورت ہے کہ چھونے والے کے ہاتھ کو نہیں پھیرتی[3] پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو طلاق دیدے پھر اس نے کہا میں اس سے محبت رکھتا ہوں فرمایا اس کی اس

---

[1] پس تحقیق کفران الخ ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جو جان بوجھ کر اپنا باپ چھوڑ کر دوسرے کو باپ بتلائے تو وہ شخص بہشت سے محروم ہے، اور ثابت ہوا کہ جو بعض شیخ یا مغل آپ کو سید بتلاتے ہیں بہت بُرا کرتے ہیں کہ بہشت کو چھوڑ کر دوزخ کی تیاری کرتے ہیں۔

[2] وہ اس کی طرف دیکھتا ہے الخ اس حدیث میں اس شخص کی بے رحمی اور سخت دلی کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے جو اپنے بیٹے کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ بیٹا میرا نہیں ہے حالانکہ اس کا بیٹا اس بے رحم کی طرف دیکھتا ہے یا ”ھو“ کی ضمیر راجع ہے مرد کی طرف اور ”الیہ“ کی ولد کی طرف اور مطلب یہ ہے کہ وہ شخص جانتا ہے کہ یہ میرا ہی فرزند ہے، اور پھر انکار کرتا ہے، حاصل حدیث کا یہ ہے کہ نہ عورت ولد الزنا کو اپنے خاوند کی طرف منسوب کرے اور نہ مرد دیدہ دانستہ بچہ کا انکار کر کے عورت پر زنا کی تہمت لگائے۔

[3] کہ چھونے والے کے ہاتھ کو نہیں پھیرتی الخ جو کوئی اس سے بدکاری کا ارادہ کرتا ہے اس سے انکار نہیں کرتی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ فَامْسِكْهَا إِذًا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ النَّسَائِيُّ رَفَعَهُ أَحَدُ الرُّوَاةِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَحَدُهُمْ لَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ لَيْسَ بِثَابِتٍ۔

۳۱۶۶: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى أَنَّ كُلَّ مُسْتَلْحَقٍ يُسْتَلْحَقُ بَعْدَ أَبِيْهِ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهٗ ادَّعَاهُ وَرَثَتُهٗ فَقَضٰى أَنَّ مَنْ كَانَ مِنْ أَمَةٍ يَمْلِكُهَا يَوْمَ أَصَابَهَا فَقَدْ لَحِقَ بِمَنِ اسْتَلْحَقَهٗ وَلَيْسَ لَهٗ مِمَّا قُسِمَ قَبْلَهٗ مِنَ الْمِيْرَاثِ شَيْءٌ وَمَا أَدْرَكَ مِنْ مِيْرَاثٍ لَمْ يُقْسَمْ فَلَهٗ نَصِيْبُهٗ وَلَا يَلْحَقُ إِذَا كَانَ أَبُوْهُ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهٗ أَنْكَرَهٗ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَمَةٍ لَمْ يَمْلِكْهَا أَوْ مِنْ حُرَّةٍ عَاهَرَ بِهَا فَإِنَّهٗ لَا يَلْحَقُ وَلَا يَرِثُ وَإِنْ كَانَ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهٗ هُوَ الَّذِي ادَّعَاهُ فَهُوَ وَلَدُ زِنْيَةٍ مِنْ حُرَّةٍ كَانَ أَوْ مِنْ أَمَةٍ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

وقت نگہبانی کر یہ ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی اور نسائی نے کہا کہ اس کے راویوں میں سے ایک نے پہنچایا ابن عباس تک اور اسکو وصل کیا ہے، اور ایک نے اس کے راویوں میں سے نہیں پہنچایا اور وصل نہیں کیا نسائی نے کہا یہ حدیث ثابت نہیں ہے۔

۳۱۶۶۔ اور عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ اپنے باپ سے نقل کی اس نے اپنے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جو بچہ کہ شامل کیا گیا وارثوں میں اسکے اس باپ کے مرنے کے بعد کہ یہ بچہ اسکی طرف نسبت کیا گیا ہے (اور اسکے باپ کے وارثوں نے اسکا باپ اس روز اس لونڈی کا مالک ہو جس روز اس نے اس سے صحبت کی ہے تو وہ بچہ اس شخص کے نسب میں شامل ہو گیا جس نے اس کو ملایا اور نہیں اس کے لیے کوئی حصہ اس میراث میں سے جو اس کے ملانے سے پہلے تقسیم کی گئی ہے اور جو میراث اس کے ملائے جانے کے بعد پائی اور تقسیم نہ ہوئی ہو تو اس اس کا حصہ ہے اور نہیں شامل ہو سکتا وہ نسب میں وہ بچہ جس کے باپ نے اس کا انکار کیا ہے پھر وہ بچہ اگر ایسی لونڈی سے پیدا ہو کہ اسکا باپ اس لونڈی کا مالک نہیں تھا یا آزاد عورت سے پیدا ہو کہ اس سے زنا کیا تھا پس بیشک وہ اس کے نسب میں شامل ہو گا اور نہ ہی وارث ہو گا۔ اگرچہ خود اس بچہ کے باپ نے ہی اس کا دعویٰ کیا ہو پس وہ بچہ ولد الزنا ہے خواہ آزاد عورت سے ہو یا لونڈی سے۔ (ابوداؤد)

ﻟﮧ فرمایا اس کی اس وقت نگہبانی کر الخ یعنی اگر طلاق نہیں دے سکتا تو اس کو حرام کاری سے روک۔ ﺳﮧ دعویٰ کیا اس کا اس کے باپ کے وارثوں نے الخ کہ یہ ہمارے مورث کا بچہ ہے۔ ﺳﮧ انکار کرتا تھا الخ یعنی یوں کہتا تھا کہ یہ میرا بچہ نہیں ہے تو وارثوں کے ملانے سے اب وہ اسکا بچہ نہ ہوگا۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً زید مر گیا اس کی ایک لونڈی تھی اس سے ایک بچہ تھا، اب زید کے مرنے کے بعد اسکے کل یا بعض وارثوں نے قبول کیا کہ یہ بچہ زید ہی کا ہے تو وہ زید کا بچہ قرار پائے گا بمقابلہ کل وارثوں کے کہ اگر کل نے اس کو قبول نہیں کیا تو صرف بمقابلہ ان وارثوں کے جنہوں نے قبول کیا اور جنہوں نے قبول نہیں کیا ان کے حصہ پر اس بچہ کا اثر نہ پڑے گا یہ جب ہے کہ شہادت کا مکمل ثبوت نسب کے لیے موجود نہ ہو تو سب وارثوں کے مقابل اس کا نسب ثابت ہو جائے گا اور سب کے حصوں پر اس کا اثر پڑے گا۔ اور اول صورت میں بھی نسب اس وقت ثابت ہو گا جب زید نے حالتِ حیات میں اس بچہ سے انکار نہ کیا ہو بلکہ اس بچہ کو اپنا کہا ہو یا خاموش رہا ہو اگر یہ ثابت ہو جائے کہ زید نے اس بچہ سے انکار کیا تھا تو اس کا نسب ثابت نہ ہو گا، گو ورثا اس بات کو مان بھی لیں کہ یہ زید ہی کا بیٹا ہے۔ ﺳﮧ اس کا مالک نہیں تھا الخ یعنی اس دن جس دن اس سے صحبت کی تھی۔ ﺳﮧ لاحق نہیں ہو گا الخ یعنی اگرچہ اس مرد کے وارث اس بچہ کو اس مرد سے لائیں۔ ﺳﮧ اور نہ وارث ہو گا کیوں کہ وہ ولد الزنا ہے۔ ﺳﮧ وہ بچہ زنا کا ہے مرد کے کنبے والوں سے اس کو کچھ علاقہ نہ ہو گا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۱۶۷:۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ فَاَمَّا الَّتِيْ يُحِبُّهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيْبَةِ وَاَمَّا الَّتِيْ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِيْ غَيْرِ رِيْبَةٍ وَاِنَّ مِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُحِبُّ اللّٰهُ فَاَمَّا الْخُيَلَاءُ الَّتِيْ يُحِبُّ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُ الرَّجُلِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَاخْتِيَالُهُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ وَاَمَّا الَّتِيْ يُبْغِضُ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُهُ فِي الْفَخْرِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْبَغْيِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۱۶۸:۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانًا ابْنِيْ عَاهَرْتُ بِاُمِّهٖ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا دِعْوَةَ فِي الْاِسْلَامِ ذَهَبَ اَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

۳۱۶۹:۔ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مِّنَ النِّسَاءِ لَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُنَّ النَّصْرَانِيَّةُ

۳۱۶۷۔ اور جابر بن عتیکؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعضی غیرت وہ ہے کہ اللہ اسکو دوست رکھتا ہے اور بعضی غیرت وہ ہے کہ اللہ اسکو مکروہ رکھتا ہے پس وہ غیرت کہ اللہ اسکو دوست رکھتا ہے وہ غیرت ہے کہ مقام[۱] شک میں ہو اور وہ غیرت کہ اللہ اس کو مکروہ رکھتا ہے پس غیرت کرنی غیر مقام[۲] شبہ میں ہے اور تحقیق بعضا تکبر وہ ہے کہ اس کو اللہ مکروہ رکھتا ہے اور بعضا تکبر وہ ہے کہ اس کو اللہ دوست رکھتا ہے پس وہ تکبر کہ اس کو اللہ دوست رکھتا ہے پس تکبر کرنا آدمی کا ہے وقت[۳] لڑائی کے اور اس کا تکبر کرنا صدقہ[۴] دینے کے اور وہ تکبر کہ اللہ تعالیٰ اس کو مکروہ رکھتا ہے پس تکبر کرنا اس کا بیچ فخر کرنے کے اور ایک روایت میں بجائے فی الفخر کے فی البغی آیا ہے۔ (احمد و ابوداؤد و نسائی)

تیسری فصل

۳۱۶۸۔ عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ اپنے باپ سے نقل کی اور شعیب نے اپنے دادا سے نقل کی کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ تحقیق فلانا میرا بیٹا ہے میں نے اس کی ماں سے زمانے جاہلیت میں زنا کیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں دعویٰ کرنا اسلام میں گئی بات[۵] جاہلیت کی بچہ واسطے صاحب فراش کے ہے اور زنا کرنے والے کے لیے محرومی ہے۔ (ابوداؤد)

۳۱۶۹۔ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار قسم کی عورتیں ہیں کہ ان کے درمیان لعان[۶] نہیں ایک تو نصرانیہ

---

[۱] کہ مقام شک میں ہو الخ مثلاً اس کی بی بی یا لونڈی بیگانوں کے پاس ہار سنگار لگا کر جاتی، یا بیگانے اس کے پاس آئیں۔ [۲] غیر مقام شبہ میں ہے الخ یعنی یوں ہی اس کو وسواس آتا ہے کہ میری بیوی بدکار ہوگی، حالانکہ اس کے بدی پر کوئی دلیل نہیں ہے۔

[۳] وقت لڑائی کے الخ یعنی جب کفار سے مقابلہ ہو تو اپنی شجاعت بیان کرے اور کفار کی حقارت۔ [۴] صدقہ دینے کے وقت الخ یعنی اللہ دینے کے وقت بے پرواہی سے دے، اور دل کی خوشی کے ساتھ خرچ کرے۔ [۵] گئی بات جاہلیت کی الخ یعنی اس زمانے میں جو بچہ زنا سے پیدا ہوتا تھا اس کا دعویٰ زانی کرتا تھا، اس سے نسب ثابت ہو جاتا تھا، اور اسلام میں یہ بات درست نہیں۔ [۶] ان کے درمیان لعان نہیں الخ یعنی اگرچہ خاوند ان کو زنا کی تہمت لگائے۔

www.KitaboSunnat.com

تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْیَهُوْدِیَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوْكِ وَالْمَمْلُوْكَةُ تَحْتَ الْحُرِّ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

۳۱۷۰۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا حِیْنَ اَمَرَ الْمُتَلَاعِنَیْنِ اَنْ یَّتَلَاعَنَا اَنْ یَّضَعَ یَدَهٗ عِنْدَ الْخَامِسَةِ عَلٰی فِیْهِ وَقَالَ اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ۔ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ۔

۳۱۷۱۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَیْلًا قَالَتْ فَغِرْتُ عَلَیْهِ فَجَآءَ فَرَاٰی مَا اَصْنَعُ فَقَالَ مَالَكِ یَا عَائِشَةُ اَغِرْتِ فَقُلْتُ وَمَالِیْ لَا یَغَارُ مِثْلِیْ عَلٰی مِثْلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ جَآءَكِ شَیْطَانُكِ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَعِیَ شَیْطَانٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَعَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَلٰکِنْ اَعَانَنِیَ اللّٰهُ عَلَیْهِ حَتّٰی اَسْلَمَ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

عورت کہ مسلمان کے نکاح میں ہو اور دوسری یہودیہ عورت کہ مسلمان کے نکاح میں ہو اور تیسری آزاد عورت[1] کہ غلام کے نکاح میں ہو اور چوتھی لونڈی کہ آزاد کے نکاح میں ہو۔ (ابن ماجہ)

۳۱۷۰۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا ایک شخص کو اس وقت کہ دو لعان کرنے والوں کو لعان کرنے کا حکم فرمایا یہ کہ اپنا ہاتھ[2] رکھ دے نزدیک پانچویں گواہی کے اس کے منہ پر اور فرمایا کہ تحقیق پانچویں گواہی واجب کرنیوالی ہے۔ (نسائی)

۳۱۷۱۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات ان کے پاس سے نکلے عائشہؓ نے کہا پس میں نے حضرتؐ پر غیرت کی پھر حضرتؐ آئے اور اس چیز کو دیکھا کہ میں کرتی تھی پس فرمایا اے عائشہ تیرے واسطے کیا ہے تو نے غیرت کی پس میں نے کہا میرے واسطے کیا ہے کہ نہ غیرت کرے مجھ جیسی تم جیسے پر پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا البتہ تحقیق تیرے پاس تیرا شیطان آیا[3] عائشہؓ نے کہا یارسول اللہ کیا میرے ساتھ شیطان ہے فرمایا ہاں میں نے کہا اور آپ کے ساتھ بھی ہے یارسول اللہ فرمایا ہاں ولیکن اللہ نے مجھ کو اس پر مدد دی ہے یہاں تک کہ میں سالم رہتا ہوں۔ (مسلم)

---

[1] اور تیسری آزاد عورت کہ غلام کے نکاح میں ہو الخ اس صورت میں غلام کو حد قذف پڑے گی اور باقی تینوں صورتوں میں نہ لعان ہے نہ خاوند کو حد پڑے گی، غرض یہ ہے کہ لعان مومنہ اور آزاد عورت کی تہمت سے لازم آتا ہے اگر عورت کافرہ ہو یا لونڈی یا اس کو حد پڑ چکی ہو تو لعان نہ ہوگا۔ (شرح وقایہ)

[2] اپنا ہاتھ رکھ دے الخ ظاہر میں یہ اس بات کی تلقین ہے کہ اپنے اس کہنے سے ہاتھ رکھنے سے باز رہے گا۔

[3] تیرا شیطان آیا الخ یعنی شیطان نے تجھ کو وسواس میں ڈالا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْعِدَّةِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۱۷۲۔ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا وَكِيْلُهُ الشَّعِيْرَ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ فَاَمَرَهَا اَنْ تَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ اُمِّ شَرِيْكٍ ثُمَّ قَالَ تِلْكَ اِمْرَأَةٌ يَغْشَاهَا اَصْحَابِيْ اِعْتَدِّيْ عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهٗ رَجُلٌ اَعْمٰى تَضَعِيْنَ ثِيَابَكِ فَاِذَا حَلَلْتِ فَاٰذِنِيْنِيْ قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهٗ اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِیْ سُفْيَانَ وَاَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِیْ

باب عدت کے بیان میں

پہلی فصل

۳۱۷۲۔ ابی سلمہؓ سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت قیس سے نقل کی کہ ابوعمرو بن حفص[1] نے فاطمہ بنت قیس کو تین طلاقیں دیں اور ابوعمرو غائب تھا پس ابوعمرو کے وکیل نے فاطمہ کے لیے جَو بھیجے، پس فاطمہ اس سے ناراض ہوئی پس وکیل نے کہا اللہ کی قسم ہم پر تیرا کچھ حق نہیں پھر فاطمہؓ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور حضرتؐ سے یہ ماجرا ذکر کیا پس حضرتؐ نے فرمایا تیرے واسطے نفقہ کچھ نہیں[2] اور فاطمہ کو حکم فرمایا یہ کہ عدت بیٹھے بیچ گھر ام شریک کے پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ ایک عورت ہے کہ آمد و رفت رکھتے ہیں اسکے گھر میں یار میرے عدت بیٹھ ابن ام مکتوم کے نزدیک اس لیے کہ تحقیق وہ اندھا شخص ہے تو اپنے کپڑے رکھے گی پس جس وقت تو عدت سے نکلے مجھ کو خبر کرنا فاطمہؓ نے کہا پس جب کہ میں حلال ہوئی میں نے حضرتؐ کے روبرو ذکر کیا کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابوجہم نے مجھ سے نکاح

---

[1] یہ کہ ابوعمرو بن حفص نے الخ جاننا چاہیئے کہ مطلقہ کی عدت اکثر علماء کے نزدیک تین طہر ہیں اور کلام اللہ میں قروء کی عدت جو مذکور ہے تو مراد قرء سے طہر ہے اور ابوحنیفہ رح کے نزدیک تین حیض مراد ہیں مگر آیت "فطلقوھن لعدتھن" اور عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث جس میں اُن کا حیض کی حالت میں طلاق دینا مذکور ہے اور پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو رجوع کا حکم دینا ان پر حجت ہیں، جب شروع طہر میں طلاق دی، پھر حیض آیا پھر طہر آیا اب تیسرا حیض آتے ہی عدت پوری ہو جائے گی کیونکہ تین طہر گذر گئے اور ابوحنیفہ رح کے نزدیک جب تیسرا حیض گذرے گا اس وقت عدت ختم ہوگی حیض کی حالت میں طلاق دینا بالاتفاق حرام اور ممنوع ہے۔ [2] تیرے واسطے نفقہ کچھ نہیں الخ اس حدیث سے اہل حدیث نے دلیل لی ہے کہ جس عورت کو تین طلاق دی جائیں اس کے لیے نہ نفقہ ہے نہ سکنٰی البتہ اگر حاملہ ہو تو جننے تک نفقہ اور سکنٰی واجب ہے خواہ وفات والی ہو یا طلاق بائن والی کیونکہ قرآن میں ہے "اور اگر پیٹ میں بچہ رکھتی ہو تو اس پر خرچ کرو جب تک پیٹ کا بچہ جنیں" لیکن جمہور اور حنفیہ نے اس حدیث کا خلاف کیا ہے اور کہتے ہیں کہ مطلقہ ثلاثہ کے لیے بھی خرچ دینا اور رہنے کے لیے مکان دینا واجب ہے، اور وہ تاویل کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی کہ تیرا خرچ اس پر واجب نہیں ہے یعنی وکیل پر تیرا خرچ واجب نہیں جو تکرار کرتی ہے اور یہ مطلب نہیں کہ خاوند پر واجب نہیں۔ لیکن حدیث کا آخر کہ تیرا خرچ اس پر فرض نہیں مگر اس صورت میں کہ تو حمل والی ہو، ان کی اس تاویل کو باطل قرار دے رہا ہے۔ فافہم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ اَمَّا اَبُو الْجَهْمِ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهٖ وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهٗ اِنْكِحِيْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَرِهْتُهٗ ثُمَّ قَالَ اِنْكِحِيْ اُسَامَةَ فَنَكَحْتُهٗ فَجَعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا وَاغْتَبَطْتُ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهَا قَالَ فَاَمَّا اَبُوْجَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ لِلنِّسَآءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنِيْ حَامِلًا۔

۳ / ۳۱۷۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِيْ مَكَانٍ وَحْشٍ فَخِيْفَ عَلٰى نَاحِيَتِهَا فَلِذٰلِكَ رَخَّصَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِيْ فِي النُّقْلَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ اَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ تَعْنِيْ فِيْ قَوْلِهَا لَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴ / ۳۱۷۔ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اِنَّمَا نُقِلَتْ فَاطِمَةُ لِطُوْلِ لِسَانِهَا عَلٰى اَحْمَائِهَا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

کا پیغام بھیجا ہے پس حضرت نے فرمایا ابوجہم اپنے کندھے سے اپنی لاٹھی نہیں رکھتا اور معاویہ[1] پس مفلس ہے اسکے واسطے مال نہیں اسامہ بن زید سے نکاح کر پس فاطمہ نے کہا میں نے اس کو ناخوش جانا[2] پھر حضرت نے فرمایا کہ اسامہ سے نکاح کر پس میں نے اس سے نکاح کیا پس اللہ نے اس میں بھلائی کی اور میں رشک کی گئی اور ایک روایت میں فاطمہ سے یوں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ابوجہم عورتوں کو بہت مارنے والا مرد ہے یہ مسلم نے نقل کی اور مسلم کی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ فاطمہ کے خاوند نے اس کو تین طلاقیں دیں تھیں پس وہ نبی صلعم کے پاس آئی پس حضرت نے فرمایا تیرے واسطے نفقہ نہیں مگر یہ کہ تو حاملہ ہوا۔

۳ / ۳۱۷۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق فاطمہ بنت قیس ویران مکان میں تھی پس اس پر خوف کیا گیا پس اس لیے اس کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے رخصت دی یعنی اٹھ آنے میں اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ کیا ہے فاطمہ کو کہ اللہ سے نہیں ڈرتی مراد رکھتی تھیں عائشہؓ اس کے کہنے میں کہ نہیں ہے سکنے اور نہ نفقہ[3] یہ بخاری نے نقل کی۔

۴ / ۳۱۷۔ اور سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ سوا اسکے نہیں کہ اٹھائی گئی تھی فاطمہ بسبب زبان درازی اپنی کے اپنے خاوند کے قرابتیوں پر یہ شرح السنہ میں نقل کی۔

[1] اور معاویہؓ پس مفلس ہے الخ سبحان خدا کی کیا قدرت ہے، ایک زمانہ معاویہؓ پر ایسا تھا کہ مفلس تھے، ایک پیسہ پاس نہ تھا پھر چند ہی روز کے بعد حق تعالیٰ نے ان کو ایسی بڑی بادشاہت دی کہ روم، شام، ایران، افغانستان، عرب، مصر سب ان کے زیر نگین تھے "تعز من تشاء وتذل من تشاء" اور اس سے معلوم ہوا اصلاح دینے میں کسی کا عیب بیان کرنا درست ہے کہ صلاح پوچھنے والا دھوکا نہ کھائے یہ غیبت میں داخل نہیں ہے۔

[2] میں نے اس کو ناخوش جانا الخ اس لیے کہ فاطمہؓ قریش کی شریف عورتوں میں سے تھیں اور اسامہؓ ایک حبشی عورت کے بیٹے تھے۔

[3] ام المؤمنین حضرت عائشہؓ اور سعید کا بھی یہی مذہب ہے کہ مطلقہ ثلاثہ کے لیے سکنے اور نفقہ دونوں ہیں مثل مطلقہ رجعیہ کے اسی لیے دونوں نے فاطمہ کے انتقال مکان کی وجہ بیان فرمائی روضہ میں سید علامہ نے کہا فاطمہ کو جب ام المومنین اور امیر المومنین کا انکار کرنا معلوم ہوا تو وہ بولیں میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا "فطلقوھن لعدتھن" یہاں تک کہ فرمایا "لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا" تو تین طلاق کے بعد کونسا امر پیدا ہو گا یعنی رجعت کی امید نہیں تو نفقہ اور سکنے بھی واجب نہیں ہے، اور امام احمدؒ اور نسائی (باقی برصفحہ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۱۷۵: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ طُلِّقَتْ خَالَتِي ثَلَاثًا فَأَرَادَتْ أَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلٰى فَجُدِّي نَخْلَكِ فَإِنَّهُ عَسٰى أَنْ تَصَدَّقِي أَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۱۷۶: وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تَنْكِحَ فَأَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۳۱۷۷: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ اِمْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنُهَا أَفَنَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُولُ لَا ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَأْسِ الْحَوْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۱۷۵- اور جابرؓ سے روایت ہے کہ میری خالہ تین طلاقیں دی گئی پس ارادہ کیا کہ کھجور کے درخت کے میوے کاٹنے جاوے پس اس کو ایک شخص نے نکلنے سے منع کیا پس وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی پس حضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں نکل[1] اور[2] اپنی کھجور کے درخت کا میوہ کاٹ پس تحقیق شاید کہ تو صدقہ دے یا تو احسان کرے۔ (مسلم)

۳۱۷۶- اور مسور بن مخرمہ سے روایت ہے یہ کہ سبیعہ اسلمیہ اپنے خاوند کے مرنے کے پیچھے چند دنوں بعد جنی پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور اجازت طلب کی حضرتؐ سے نکاح کرنے کی پس حضرتؐ نے اس کو اذن دیا پس اس نے نکاح کیا[2]۔ (بخاری)

۳۱۷۷- اور ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا یا رسول اللہ صلعم تحقیق میری بیٹی کا خاوند مر گیا اور تحقیق اس کی آنکھیں دکھتی ہیں کیا میں اس کے سرمہ لگاؤں پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہ، دو بار پوچھا، یا تین بار پوچھا ہر بار فرماتے تھے نہ، پھر فرمایا سوا اس کے نہیں کہ عدت چار مہینے اور دس دن ہے اور تحقیق[3] ایک تمہاری جاہلیت میں مینگیاں پھینکتی تھی برس روز پر۔ (بخاری مسلم)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) نے فاطمہ بنت قیس سے روایت کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نفقہ اور سکنٰی اس عورت کے واسطے ہے جس کا خاوند رجعت کا مالک ہو، امام احمدؒ نے زیادہ کیا کہ جب رجعت نہ کر سکتا ہو تو نہ نفقہ ہے نہ سکنٰی۔ (روضہ مختصراً) (حاشیہ صفحہ ہذا) [1] ہاں نکل الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو بضرورت عدت میں گھر سے باہر نکلنا درست ہے اہل حدیث کا یہی مذہب ہے۔ [2] پس اس نے نکاح کیا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاملہ عورت کا اگر خاوند مر جائے تو اس کی عدت بچہ جننے کے ساتھ ختم ہو جاتی ہے جب بچہ جنے تو نکاح کر سکتی ہے اور یہی اس حاملہ کا حکم ہے جو مطلقہ ہو اور سورۂ طلاق میں یہ حکم مذکور ہے۔ [3] اور تحقیق ایک تمہاری الخ جاہلیت میں دستور تھا کہ جب عورت کا خاوند مر جاتا تو وہ ایک خراب اور تنگ کوٹھری میں چلی جاتی اور برے سے برے کپڑے پہنتی، نہ خوشبو لگاتی، نہ زینت کرتی، کامل ایک سال تک یہی ہوتا ہے جب سال پورا ہو جاتا تو اونٹ کی مینگنی لاتے عورت اس کو پھینک کر عدت سے باہر آتی، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم (باقی بر صفحہ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۱۷۸: عَنْ اُمِّ حَبِیْبَۃَ وَزَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِاِمْرَاَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثِ لَیَالٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَۃَ اَشْہُرٍ وَّعَشْرًا (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)۔

۳۱۷۹: وَعَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحِدُّ اِمْرَاَۃٌ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَۃَ اَشْہُرٍ وَّعَشْرًا وَّلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَّلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِیْبًا اِلَّا اِذَا طَہُرَتْ نُبْذَۃً مِّنْ قُسْطٍ اَوْ اَظْفَارٍ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) وَزَادَ اَبُوْدَاؤدَ وَلَا تَخْتَضِبُ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۱۸۰: عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ اَنَّ الْفُرَیْعَۃَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَّھِیَ اُخْتُ اَبِیْ سَعِیْدٍ

۳۱۷۸- اور ام حبیبہؓ سے زینب بنت جحش رضؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی فرمایا کسی عورت کو درست نہیں کہ اللہ کے ساتھ اور آخرت کے دن کے ساتھ ایمان رکھتی ہو یہ کہ کسی مردہ پر تین روز سے زیادہ سوگ رکھے مگر اپنے خاوند پر چار مہینے اور دس دن سوگ رکھنا چاہیئے۔ (بخاری مسلم)

۳۱۷۹- اور ام عطیہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ سوگ رکھے کوئی عورت کسی مردہ پر تین دن سے زیادہ مگر اپنے خاوند پر[1] چار مہینے اور دس دن اور نہ کپڑا اپنے رنگین مگر رنگین بُنا ہوا اور نہ سرمہ لگاوے اور نہ خوشبو لگاوے مگر جس وقت کہ پاک ہووے حیض سے کچھ استعمال[2] کرنا قسط کا یا اظفار کا درست ہے۔ (بخاری مسلم) اور زیادہ کیا ابوداؤد نے اور نہ مہندی لگاوے۔

دوسری فصل

۳۱۸۰- زینب بیٹی کعب کی سے روایت ہے یہ کہ فریعہ بیٹی مالک بن سنان کی نے (اور وہ ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کا مطلب یہ تھا کہ جاہلیت کے زمانہ میں تو ایسی تکلیف ایک سال تک سہتی تھیں، اب صرف چار ماہ دس دن عدت مقرر ہوئی ہے، اس میں زینت سے صبر کرنا کیا مشکل ہے۔ (حاشیہ صفحہ ہذا) [1] مگر اپنے خاوند پر چار مہینے اور دس دن الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی عزیز کے ماتم میں تین روز سے زیادہ سوگ کرنا درست نہیں، مگر اپنے خاوند کی موت پر چار مہینے دس دن سوگ کرنا فرض ہے، اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ برس روز بوریا نشینی کرنا جیسے کہ ہندوستان میں اکثر رواج ہے یا محرم میں غم امام سے سوگ کرنا اور ترک زینت کرنا حلال نہیں حرام ہے۔ [2] کچھ استعمال کرنا قسط کا یا اظفار کا درست ہے الخ یعنی فرج کی بدبو دور کرنے کے واسطے اور قسط عود ہندی کو کہتے ہیں اور اظفار بھی ایک قسم کی خوشبو ہے اس حدیث اور اس سے پہلی حدیث سے عدت والی کے لیے سرمہ کا حرام ہونا نکلتا ہے اگرچہ ضرورت ہو کیونکہ پہلی حدیث میں صاف مذکور ہے کہ آپ نے آنکھ دکھنے کے وقت بھی اُس کو اجازت نہ دی اور مؤطا میں ایک حدیث ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ رات کو سرمہ لگائے اور دن کو صاف کر دے، اور ان دونوں حدیثوں میں یوں جمع کیا جائے گا کہ اگر ضرورت نہ ہو تو بالکل نادرست ہے اور جو ضرورت ہو تو بھی دن کو لگانا درست نہیں اور رات کو درست ہے مگر بہتر یہی ہے کہ نہ لگائے اور ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جس عورت کا خاوند مر جائے اس کو سوگ کرنا واجب ہے اور اس پر علماء کا اتفاق ہے مگر اس کی تفصیل میں علماء کا اختلاف ہے گو یہ سوگ ہر اس عورت پر واجب ہے جس کا خاوند (باقی صفحہ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نِ الْخُدْرِيِّ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهَا فِي بَنِي خُدْرَةَ فَإِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْبُدٍ لَهُ أَبَقُوْا فَقَتَلُوْهُ قَالَتْ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي فَإِنَّ زَوْجِي لَمْ يَتْرُكْنِي فِي مَنْزِلٍ يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةَ فَقَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى إِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ دَعَانِي فَقَالَ امْكُثِي فِي بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ فَاعْتَدَدْتُ فِيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔

۳۱۸۱:۔ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ أَبُوْسَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَيَّ صَبِرًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا أُمَّ سَلَمَةَ قُلْتُ إِنَّمَا هُوَ صَبِرٌ لَيْسَ فِيْهِ طِيْبٌ فَقَالَ إِنَّهُ يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِيْهِ إِلَّا بِاللَّيْلِ وَتَنْزِعِيْهِ بِالنَّهَارِ وَلَا تَمْتَشِطِي بِالطِّيْبِ

ی بہن ہے) اس کو خبر دی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فریعہ اس حال میں آئی کہ حضرتؐ سے پوچھتی تھی کہ اپنے کنبے کی طرف پھر جاوے کہ قبیلہ بنی خدرہ میں تھے اس واسطے کہ اس کا خاوند اپنے غلاموں کو ڈھونڈنے کے واسطے نکلا تھا کہ بھاگ گئے تھے پس اسکو غلاموں نے مار ڈالا فریعہ نے کہا پس میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یہ کہ میں اپنے گھروالوں کی طرف پھر جاؤں اس واسطے کہ میرے خاوند نے مجھ کو مکان میں نہیں چھوڑا کہ وہ اس کا مالک ہو اور نہ میرے پاس نفقہ ہے پس فریعہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اپنے کنبے میں چلی جا پس میں واپس ہوئی یہانتک کہ میں جب صحن میں یا مسجد میں پہنچی مجھ کو حضرتؐ نے بلایا اور فرمایا اپنے گھر[1] میں ٹھہری رہو یہاں تک کہ کتاب[2] اپنی مدت تک پہنچے[3] فریعہ نے کہا پس میں عدت بیٹھی اس گھر میں چار مہینے اور دس دن، (مالکؒ ترمذی وابوداؤد ونسائی و ابن ماجہ ودارمی)

۳۱۸۱- اور ام سلمہ رضؓ سے روایت ہے کہ میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے اس وقت کہ وفات کئے گئے ابوسلمہ[4] اس حال میں کہ میں نے اپنے منہ پر ایلوا لگایا تھا پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا ہے[5] یہ اے ام سلمہ رضؓ میں نے کہا نہیں ہے یہ مگر ایلوا نہیں[6] اس میں خوشبو پس حضرتؐ نے فرمایا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) مرجائے اگرچہ اس کے خاوند نے اس سے جماع نہ کیا ہو یا وہ کم سن ہو یا لونڈی یا کافرہ ہو یہی مذہب امام شافعیؒ اور جمہور علماء کا ہے، اور ابوحنیفہ اور ابوثور اور بعض مالکیہ کے نزدیک اگر عورت اہل کتاب میں سے ہو تو اس پر یہ عدت واجب نہیں ہے، بلکہ مسلمان عورت سے عدت خاص ہے، اسی طرح لونڈی اور نابالغ عورت پر بھی عدت وفات واجب نہیں ہے، اور ام ولد پر تو بالاجماع عدت واجب نہیں ہے اسی طرح اس لونڈی پر جس کا مالک مرجائے۔ (حاشیہ صفحہ ہذا)

[1] اپنے گھر میں ٹھہری رہو الخ یعنی اسی گھر میں ٹھہر جہاں تیرے خاوند کے مرنے کی خبر آئی۔ [2] کتاب الخ یعنی قرآن کی مدت چار ماہ دس دن امام محمدؒ نے کہا لیکن جس عورت کا خاوند مرجائے اس کو دن میں اپنے کاموں کے لیے نکلنا درست ہے کیونکہ اس کو نفقہ نہیں ہے لیکن رات کو اسی گھر میں رہنا چاہیئے، اہلحدیث کے نزدیک بھی جہاں خاوند کے مرتے وقت یا موت کی خبر کے وقت ہو وہیں عدت گزارے اس حدیث کی رو سے۔ (روضہ) [3] ابوسلمہ رضؓ ام سلمہ رضؓ کے پہلے خاوند تھے۔ [4] کیا ہے یہ الخ یعنی تو نے عدت میں کیا لگایا ہے۔ [5] نہیں اس میں خوشبو الخ کہ سوگ میں ممنوع ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَإِنَّهُ خِضَابٌ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ أَمْتَشِطُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِيْنَ بِهِ رَأْسَكِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

٣١٨٢: وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةَ وَلَا الْحُلِيَّ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٣١٨٣: عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ الْأَحْوَصَ هَلَكَ بِالشَّامِ حِيْنَ دَخَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ إِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْأَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ زَيْدٌ أَنَّهَا إِذَا دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِئَ مِنْهَا لَا يَرِثُهَا وَلَا تَرِثُهُ رَوَاهُ مَالِكٌ۔

٣١٨٤: وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيُّمَا امْرَأَةٍ

کہ تحقیق یہ چہرہ کو روشن کرتا ہے پس نہ لگا اس کو مگر رات[1] کو اور دن میں اس کو دھو ڈال اور خوشبوئی[2] کے ساتھ کنگھی نہ کر اور مہندی کے ساتھ کنگھی نہ کر اس لیے کہ مہندی[3] رنگ ہے میں نے کہا کس چیز کے ساتھ میں کنگھی کروں یا رسول اللہ فرمایا بیری کے پتوں کے ساتھ کنگھی کر تو اپنے سر کو اس کے ساتھ غلاف[4] کر۔ (ابوداؤد و نسائی)

٣١٨٢۔ اور ام سلمہ رضی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی کہ فرمایا جو عورت کہ اس کا خاوند مر جائے کسنب کا رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے اور نہ گیرو کا رنگا ہوا اور نہ زیور پہنے اور نہ بال رنگے اور نہ ہاتھ مہندی سے اور نہ سرمہ لگاوے۔ (ابوداؤد و نسائی)

تیسری فصل

٣١٨٣۔ سلیمان بن یسار سے روایت ہے یہ کہ احوص شام میں مر گیا تھا اس وقت کہ اس کی عورت حیض کے تیسرے خون میں داخل ہوئی اور تحقیق اس کو احوص نے طلاق دی تھی پس معاویہ[5] بن ابی سفیان نے زید بن ثابت کی طرف لکھا زید سے یہ مسئلہ پوچھتے تھے پس زید نے معاویہ رضی کی طرف لکھا یہ کہ تحقیق وہ عورت جس وقت کہ حیض کے تیسرے خون میں داخل ہوئی پس تحقیق وہ احوص سے الگ ہو گئی اور وہ اس سے الگ ہوا نہ وہ اس کا وارث ہو گا اور نہ وہ اس کی وارث ہو گی۔ (مالک)

٣١٨٤۔ اور سعید بن مسیب رضی سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی نے فرمایا جو عورت کہ طلاق دی گئی پھر اس کو ایک یا دو حیض آیا پھر اس کا

---

[1] مگر رات کو الخ یعنی اس لیے کہ یہ قصد زینت سے بعید تر ہے۔ [2] خوشبوئی کے ساتھ الخ یعنی خوشبو آلودہ کنگھی نہ کر۔ [3] مہندی رنگ ہے الخ یعنی سرخ رنگ ہوتا ہے اور وہ سوگ میں ممنوع ہے اور مہندی میں خوشبو بھی ہوتی ہے۔ [4] غلاف کر الخ یعنی بہت ڈال وہ بالوں پر یہاں تک کہ ڈھانپ لے تیرے بالوں کو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوگ والی عورت خوشبودار تیل نہ لگائے اور اس پر سب کا اجماع ہے اور غیر خوشبودار میں اختلاف ہے اور اس کو کسنب کپڑے پہننا جائز نہیں ہے اور گیرو سے رنگے ہوئے کا اور نہ زیور کا اور سرمہ لگانا جائز نہیں، آئندہ حدیث میں یہ صاف مذکور ہے۔ [5] پس معاویہ بن ابی سفیان نے زید بن ثابت کی طرف لکھا الخ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ احوص کی عورت طلاق کی عدت بیٹھی ہے کیونکہ احوص اس کو مرنے سے پہلے طلاق دے چکا ہے نہ وفات کی عدت۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طُلِّقَتْ فَحَاضَتْ حَيْضَةً أَوْ حَيْضَتَيْنِ ثُمَّ رُفِعَتْهَا حَيْضَتُهَا فَإِنَّهُ تَنْتَظِرُ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ فَإِنْ بَانَ بِهَا حَمْلٌ فَذٰلِكَ وَإِلَّا اعْتَدَّتْ بَعْدَ التِّسْعَةِ الْأَشْهُرِ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ ثُمَّ حَلَّتْ رَوَاهُ مَالِكٌ۔

حیض موقوف ہوگیا پس تحقیق وہ عورت نو مہینے انتظار کرے پھر اگر اس کو حمل ظاہر ہوا پس اس کا حکم ظاہر ہے، اور اگر حمل ظاہر نہ ہوا عدت کھینچے نو مہینے کے بعد تین مہینے پھر حلال ہو۔ (مالک)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْاِسْتِبْرَاءِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٣١٨٥: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ مُجِحٍّ فَسَاَلَ عَنْهَا فَقَالُوْا اَمَةٌ لِفُلَانٍ قَالَ اَیُلِمُّ بِهَا قَالُوْا نَعَمْ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَلْعَنَهُ لَعْنًا یَدْخُلُ مَعَهُ فِیْ قَبْرِهٖ كَیْفَ یَسْتَخْدِمُهُ وَهُوَ لَا یَحِلُّ لَهُ اَمْ كَیْفَ یُوَرِّثُهُ وَهُوَ لَا یَحِلُّ لَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٣١٨٦: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب استبراء کے بیان میں

پہلی فصل

ابو درداء سے روایت ہے کہ نبی کریم ایک عورت پر گزرے کہ جننے کے قریب تھی پس اس کا احوال پوچھا پس صحابہ نے کہا کہ فلانے کی لونڈی ہے فرمایا کیا وہ اس سے صحبت کرتا ہے صحابہ نے عرض کیا کہ ہاں فرمایا کہ تحقیق میں نے قصد کیا تھا یہ کہ میں اس کو لعنت کروں ایسی لعنت کہ اس کے ساتھ اس کی قبر میں داخل ہو کس طرح خدمت کو لے گا فرزند اپنے کے تئیں حالانکہ یہ[1] اس کو حلال نہیں یا کس طرح سے بغیر فرزند کو وارث کرے گا حالانکہ یہ اس کو حلال نہیں۔ (مسلم)

دوسری فصل

ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پہنچایا کہ فرمایا بیچ حق بندی پکڑی ہوئی اوطاس[2] کے

---

[1] استبراء کے بیان میں الخ کافروں کی شوہر والی عورتیں جب مسلمانوں کے ہاتھ آجائیں تو ان کا نکاح ٹوٹ گیا اب جس کے ملک میں آئیں تو بعد اس کے کہ ایک حیض یا نہیں آجائے، ان سے بلا تردد صحبت کر سکتا ہے اور ایک حیض تک انتظار کرنے کا نام استبراء ہے اور یہی حکم ہے اس لونڈی کا جس کو خرید کر لے یا وصیت سے ہاتھ لگے یا ہبہ سے یا ترکے میں ملے ۱۲ [2] حالانکہ یہ اس کو حلال نہیں الخ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر اس لونڈی کے بچہ پیدا ہوا اگر مالک نے اس کو اپنا بیٹا بنایا اور شاید اس کو اصل خاوند کا حمل ہو تو اس نے کافر کے بیٹے کو اپنا وارث بنایا اور حالانکہ کافر اور مسلمان میں وراثت نہیں اور اگر مالک نے اس کو اپنا بیٹا نہ کہا اور شاید یہ نطفہ مالک ہی کا ہو تو اس کو غلام بناتا اور اس سے غلام کی طرح خدمت لینا کیونکہ درست ہوگا، خلاصہ یہ ہے کہ نسب کا خلط کرنا درست نہیں۔ اسی واسطے اجنبی عورت سے خواہ لونڈی ہو خواہ طلاق والی بدون حیض آئے یا بے لڑکا پیدا ہوئے صحبت کرنا درست نہیں تاکہ نطفہ میں شبہ نہ پڑے ۱۲ [3] اوطاس الخ اوطاس ایک موضع ہے طائف کے نزدیک اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شوہر والی عورتیں کفار کی جب غازیوں کے ہاتھ آجائیں اور قید ہو جائیں تو ان کا نکاح ٹوٹ گیا۔ اب جس کے ملک میں آئیں تو بعد اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ فِیْ سَبَایَا اَوْطَاسٍ لَا تُوْطَأُ حَامِلٌ حَتّٰی تَضَعَ وَلَا غَیْرُ ذَاتِ حَمْلٍ حَتّٰی تَحِیْضَ حَیْضَۃً رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِیُّ۔

۳۱۸۷۔ وَعَنْ رُوَیْفِعِ بْنِ ثَابِتِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ لَا یَحِلُّ لِاِمْرِءٍ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّسْقِیَ مَاءَہٗ زَرْعَ غَیْرِہٖ یَعْنِیْ اِتْیَانَ الْحُبَالٰی وَلَا یَحِلُّ لِاِمْرِءٍ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّقَعَ عَلَی امْرَاَۃٍ مِّنَ السَّبْیِ حَتّٰی یَسْتَبْرِئَھَا وَلَا یَحِلُّ لِاِمْرِءٍ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّبِیْعَ مَغْنَمًا حَتّٰی یُقْسَمَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اِلٰی قَوْلِہٖ زَرْعَ غَیْرِہٖ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۱۸۸۔ عَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْمُرُ بِاسْتِبْرَاءِ الْاِمَاءِ

کہ نہ صحبت کی جاوے کوئی حاملہ عورت یہاں تک کہ جنے اور نہ صحبت کی جاوے بن حمل والی یہاں تک کہ ایک حیض آ چکے۔ (احمد و ابوداؤد و دارمی)

۳۱۸۷۔ اور رویفع بیٹے ثابت انصاری کے سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حنین کے دن کہ کسی شخص کے واسطے درست نہیں کہ اللہ اور قیامت کے دن کے ساتھ ایمان لایا ہو کہ اپنا پانی اپنے غیر کی کھیتی میں پلائے[1] یعنی حمل والی عورت سے صحبت کرے کہ حمل اس کے غیر کا ہو اور اس شخص کے واسطے درست نہیں کہ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن کے ساتھ ایمان رکھتا ہو کہ بیچے غنیمت کی چیز کو یہاں تک کہ بٹ نہ لے یہ ابوداؤد نے نقل کی اور یہ ترمذی نے قول زرع غیرہ تک نقل کی۔

تیسری فصل

مالک سے روایت ہے کہ مجھ کو پہنچا یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ساتھ پاک کرنے لونڈیوں کے ساتھ ایک

کے کہ ایک حیض انہیں آجائے ان سے صحبت بلا تردد و خطر جائز ہے اور اگر قید کے وقت وہ حاملہ ہے تو وضع حمل کے بعد صحبت جائز ہے، امام شافعی اور جو لوگ ان کے موافق ہیں ان کا یہ مذہب ہے کہ قیدی عورتیں بت پرستوں اور ان مشرکوں کی جن کے پاس آسمانی کتاب نہیں ہے ان سے صحبت جائز نہیں، جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں اور یہ عورتیں جو غزوہ اوطاس میں ہاتھ آئیں، یہ بھی مشرکان عرب کی تھیں جو اہل کتاب نہ تھے تو اس کی تاویل وہ یوں کرتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ صحابہ کو جو ان کی صحبت میں نازل ہوا تو ان کے اسلام لانے کے بعد ہوا، اور اس میں بھی علماء کا اختلاف ہے کہ ایک لونڈی ایک مسلمان کے نکاح میں تھی اور وہ بک گئی تو اب دوسرے خریدار کو اس سے صحبت جائز ہے اور اس کا نکاح ٹوٹ گیا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ و ما ملکت ایمانکم عام فرماتا ہے اور باقی علماء کا مذہب ہے کہ نکاح باقی ہے اور یہ آیت خاص انہیں عورتوں کے لئے ہے جو قید میں آئی ہوں نہ ان کے لئے جو معرض بیع میں آئیں ۱۲

[1] یہ کہ اپنا پانی اپنے غیر کی کھیتی میں پلائے الخ یعنی اس عورت سے صحبت کرنا حلال نہیں ہے جس کو غیر کا حمل ہو جب تک وہ نہ جنے ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِحَيْضَةٍ إِنْ كَانَتْ مِمَّنْ تَحِيضُ وَثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ إِنْ كَانَتْ مِمَّنْ لَا تَحِيضُ وَيَنْهٰى عَنْ سَقْيِ مَاءِ الْغَيْرِ۔

۳۱۸۹۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ إِذَا وُهِبَتِ الْوَلِيدَةُ الَّتِيْ تُوْطَأُ أَوْ بِيْعَتْ أَوْ أُعْتِقَتْ فَلْتَسْتَبْرِءْ رَحِمَهَا بِحَيْضَةٍ وَلَا تَسْتَبْرِئُ الْعَذْرَاءُ رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ۔

حیض کے اگر حیض والی ہو اور تین مہینے کے ساتھ[1] اگر ان عورتوں میں سے ہو کہ نہیں حیض والیاں اور غیر کے پانی پلانے سے منع کیا۔
اور ابن عمر سے روایت ہے یہ کہ انہوں نے کہا جس وقت کہ بخشش کی جاوے لونڈی کہ صحبت کی جاتی تھی یا بیچی جاوے یا آزاد کی جاوے پس چاہیے کہ اپنے رحم کو ایک حیض کے ساتھ پاک کرے اور کنواری پاک نہ کرے یہ دونوں حدیثیں رزین نے نقل کیں[2]

---

[1] اور تین مہینے کے ساتھ الخ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس لونڈی کو حیض نہ آتا ہو اس کا استبرا حاصل ہوتا ہے تین مہینے کے ساتھ اور جمہور کے نزدیک ایک مہینے کے ساتھ حاصل ہو جاتا ہے ۱۲ [2] اور نہ پاک الخ یہی قاضی شریح کا فتویٰ ہے کہ باکرہ کو استبرا کی ضرورت نہیں ہے، اور جمہور کے نزدیک باکرہ کے لئے بھی استبرا ہے بسبب عموم حدیث اوطاس کی لونڈیوں کے اس باب میں مؤلف علام نے اس عورت کی عدت بیان نہیں کی جس کا خاوند گم ہو جائے، اور موطا میں امام مالک نے اس عورت کی عدت کا باب مقرر کیا ہے جس کا خاوند گم ہو جائے، اور اس میں سعید بن مسیب کی روایت کو بیان کیا ہے جو انہوں نے حضرت عمر فاروق سے نقل کی ہے کہ امیر المومنین نے فرمایا، جس عورت کا خاوند گم ہو جائے اور اس کا پتہ معلوم نہ ہو کہ وہ کہاں ہے تو جس روز سے اس کی خبر بند ہوئی ہے اس روز سے چار برس تک عورت انتظار کرے بعد چار برس کے چار مہینے دس دن عدت گزار کے اگر چاہے دوسرا نکاح کر لے اور حضرت عثمان اور حضرت علی سے بھی ایسا ہی مروی ہے بعض نے کہا کہ صحابہ نے اس پر اجماع کیا ہے، اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اگر امام ابوحنیفہ کے نزدیک جب تک اس کے خاوند کے ہم عمر سب لوگ مر نہ جائیں، اس عورت کو دوسرا نکاح کرنا درست نہیں ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ النَّفَقَاتِ وَحَقِّ الْمَمْلُوْكِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۱۹۰:۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ هِنْدَ اِبْنَتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ وَلَيْسَ يُعْطِيْنِیْ مَا يَكْفِيْنِیْ وَوَلَدِیْ اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِیْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۱۹۱:۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْطَی اللّٰهُ اَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَاْ بِنَفْسِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۱۹۲:۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهٗ وَكِسْوَتُهٗ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا يُطِيْقُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۱۹۳:۔ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْوَانُكُمْ جَعَلَ

باب نفقوں کے بیان میں اور لونڈی غلام کے حق میں

پہلی فصل

عائشہ سے روایت ہے یہ کہ ہندہ بیٹی عتبہ کی نے کہا یا رسول اللہ تحقیق ابوسفیان بخیل مرد ہے اور مجھ کو اس قدر نہیں دیتا کہ مجھ کو اور میری اولاد کو کفایت کرے مگر وہ چیز کہ میں اس کے مال سے اس حال میں لوں کہ وہ نہ جانے پس فرمایا[۱] اس قدر لے لے کہ تجھ کو اور تیری اولاد کو بموجب شرع کے کفایت کرے۔ (بخاری مسلم)

اور جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ اللہ تعالیٰ ایک تمہارے کو مال دیوے پس چاہیئے کہ اول اپنے[۲] پر خرچ کرے اور اپنے گھر کے لوگوں پر (مسلم)

اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بردے کے واسطے اس کا روٹی[۳] کپڑا ہے اور کام سے تکلیف نہ دیا جاوے مگر اس قدر کہ طاقت رکھے۔ (مسلم)

اور ابی ذر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بردے[۴] تمہارے بھائی ہیں اور تمہاری مانند ان کو اللہ تعالیٰ نے تمہارا زیردست کیا ہے پس

---

[۱] پس فرمایا اس قدر لے لے الخ معلوم ہوا کہ عورت خاوند کے مال سے بقدر ضروری حاجت کے اس کی اجازت کے بغیر لے تو درست ہے اس واسطے کہ اس کا خاوند پر حق فرض ہے ۱۲ [۲] اول اپنے پر خرچ کرے الخ معلوم ہوا کہ محتاج پر خیرات کرنے سے اپنے اہل و عیال کا دینا مقدم ہے اول خویش بعدہ درویش ۱۲ [۳] پس جو شخص الخ نووی نے کہا اس حدیث میں جو حکم ہے مملوک کو کھلانے پہنانے کا اس چیز سے جو کھاتا ہے اور پہنتا ہے مالک تو وہ محمول ہے استحباب پر اور مملوک کا نفقہ مالک پر عرف کے موافق واجب ہے اور ابوذر غفاری جیسا آپ لباس پہنتے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہُ تحتَ اَیدِیکُم فمن جعلَ اللہُ اخاہُ تحتَ یدَیہِ فلیُطعِمہُ مِمّا یاکُلُ ولیُلبِسہُ مِمّا یلبَسُ ولا یُکلِّفہُ مِنَ العملِ ما یغلِبُہُ فان کلَّفہُ ما یغلِبُہُ فلیُعِنہُ علیہِ متفقٌ علیہِ۔

۳۱۹۴:۔ وعن عبدِ اللہِ بنِ عمرٍو رضی اللہُ عنہُ جاءَہُ قہرمانٌ لہُ فقالَ لہُ اعطیتَ الرّقیقَ قُوتَھُم قالَ لا قالَ فانطلِق فاعطِھِم فانَّ رسولَ اللہِ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّمَ قالَ کفٰی بالرَّجُلِ اِثمًا ان یحبِسَ عمَّن یملِکُ قُوتَہُ وفی روایۃٍ کفٰی بالمرءِ اِثمًا ان یُضیِّعَ من یقُوتُ رواہُ مسلمٌ۔

۳۱۹۵:۔ وعن ابی ھریرۃَ رضی اللہُ عنہُ قالَ قالَ رسولُ اللہِ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّمَ اِذا صنعَ لِاَحَدِکُم خادِمُہُ طعامَہُ ثُمَّ جاءَہُ بِہٖ وقد ولِیَ حرَّہُ ودُخانَہُ فلیُقعِدہُ معہُ فلیاکُل فان کانَ الطّعامُ مشفُوھًا قلیلًا فلیضَع فی یدِہٖ مِنہُ اُکلۃً او اُکلَتَینِ رواہُ مسلمٌ۔

۳۱۹۶:۔ وعن عبدِ اللہِ بنِ عمرَ رضی اللہُ عنھُما انَّ رسولَ اللہِ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّمَ قالَ اِنَّ

بھائی کو اس کا زبردست کرے پس چاہیئے کہ اس کو اس چیز سے کھلاوے کہ آپ کھاوے اور اس کو چیز سے پہناوے کہ آپ پہنے اور اس کام سے تکلیف نہ دے کہ اس سے نہ ہو سکے پس اگر اس کو اس کام کی تکلیف دی کہ اس سے نہیں ہو سکتا تو چاہیئے کہ اس کام پر اس کی مدد کرے۔

۳۱۹۴۔ اور عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ ان کے پاس ان کا کارندہ آیا تو عبداللہ نے اس سے پوچھا کیا تو نے غلاموں کو کھانے کا سامان دیدیا اس نے کہا نہیں عبداللہ نے کہا بس جا اور انکو کھانے کا سامان فوراً دیدو، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے لئے یہ گناہ کافی ہے جس کی روزی اس کے ہاتھ میں ہے وہ اس کو روک لے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ انسان کے لئے یہ گناہ کافی ہے جس کی روزی اس کے ہاتھ میں ہے وہ اس کی روزی کو ضائع کردے۔ (مسلم)

۳۱۹۵۔ اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ ایک تمہارے کے واسطے اس کا خادم کھانا تیار کرے پھر اس کے پاس کھانا لاوے حالانکہ اس نے اس کا دھواں اور اس کی گرمی اٹھائی ہے پس چاہیئے کہ اس کو اپنے ساتھ بٹھاوے اور کھاوے پس اگر ہو کھانا کہ اس کے کھانے والے بہت ہوں اور وہ تھوڑا بس چاہیئے رکھدے اس کے ہاتھ میں سے ایک لقمہ یا دو لقمہ۔ (مسلم)

۳۱۹۶۔ اور عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بتحقیق غلام جس وقت کہ اپنے مالک کی

تھے ویسا ہی ان کا غلام پہنتا تھا کسی نے ان سے سبب پوچھا تب یہ حدیث بیان کی، لونڈی غلام کو کھانا کپڑا دستور کے موافق مقدور بھر دینا واجب ہے فرض نہیں اور گالی دینا درست نہیں اگر کام بگاڑے تو جھڑکنا درست ہے اور مشکل کام کو نہ کر سکے اگر کرے تو آپ بھی اس کام میں شریک ہو ۱۲ ؎ اس پر اس کا قوت لازم ہے الخ یعنی اہل وعیال اور لونڈی و غلام ۱۲ ؎ رکھدے اس کے ہاتھ میں الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمت گار کو کھانا پکانے والے کو کچھ تھوڑا سا کھانا دینا ضروری ہے اگرچہ اس کا کھانا مقرر نہ ہو یعنی مروت سے بعید ہے کہ وہ محنت کرے اور پکانے کی گرمی اٹھائے اور اس کھانے سے کچھ بھی نہ کھائے بلکہ ساتھ کھلانا واجب نہیں اگر کھلائے گا تو بہتر ہے کہ اپنا غرور کم ہوا ۱۲۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۱۹۷:- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعِمَّا لِلْمَمْلُوكِ أَنْ يَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ بِحُسْنِ عِبَادَةِ رَبِّهِ وَطَاعَةِ سَيِّدِهِ نِعِمَّا لَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۱۹۸:- وَعَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةٌ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ مِنْ مَوَالِيهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۱۹۹:- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

خیر خواہی کرتا ہے اور اللہ کی بندگی اچھی کرتا ہے پس اس کے لئے[1] اس کا دوہرا ثواب ہے۔ (بخاری مسلم)

۳۱۹۷۔ اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مملوک کے واسطے اچھا ہے یہ کہ وفات دے اس کو اللہ ساتھ اچھی کرنے عبادت پروردگار اپنے کے اور فرمانبرداری مالک اپنے کے مملوک کے لئے یہ اچھا[2] ہے۔ (بخاری مسلم)

۳۱۹۸۔ اور جریر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ غلام بھاگتا ہے اس کے واسطے کوئی نماز قبول نہیں کی جاتی اور ایک روایت میں جریر سے یوں ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو غلام بھاگا بری[3] ہوا اس سے ذمہ اور ایک روایت میں جریر سے یوں آیا ہے کہ جو غلام اپنے مالکوں سے بھاگا پس تحقیق کافر ہوا یہاں تک کہ ان کی طرف پھر کر آوے۔ (مسلم)

۳۱۹۹۔ اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو کوئی اپنے بردے پر زنا کی تہمت کرے اور وہ اس سے پاک ہو تو قیامت کے دن مالک کو کوڑے مارے[4] جاویں گے مگر یہ کہ ہو غلام جیسے کہا مالک نے۔ (بخاری مسلم)

---

[1] پس اس کے لئے اس کا دوہرا ثواب ہے الخ یعنی ایک ثواب مجازی مالک کی اطاعت کا اور دوسرا ثواب حقیقی مالک کی اطاعت کا ہے ۱۲ [2] مملوک کے لئے یہ اچھا ہے الخ یہ ان دونوں حدیثوں میں عابد غلام میاں کے تابعداری کی تعریف اس واسطے فرمائی کہ اس نے دو مالکوں کو راضی کیا حقیقی مالک کو بھی اور مجازی مالک کو بھی اور اسی لئے وہ دوہرے ثواب کے لائق ہوا ۱۲ [3] بری ہوا اس سے ذمہ الخ یعنی اسلام کا ذمہ اور اس کا عہد اور یہ تشدید اور تغلیظ پر محمول ہے اور اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول پس تحقیق بھاگنے والا کافر ہو گیا آئندہ روایت میں ہے اور بعض نے کہا اس سے وہ غلام مراد ہے جو دار الحرب میں چلا جائے اور ان کے ساتھ مل جائے یا فرار کو حلال جانے کہ وہ معصیت ہے، بعض نے کہا مراد ہے کہ آقا پر اس کی فراری کی حالت میں اس کی طرف سے دیت دینا واجب نہیں ہے اگر اس نے کسی کو مار ڈالا ہے اور نہ اس کا نفقہ اس پر واجب ہے اور کفر سے آقا کے احسان کی ناشکری مراد ہے ۱۲ [4] مالک کو کوڑے مارے جائیں گے الخ جو کسی کو حرام کاری کا عیب لگائے اور چار گواہ نہ لا سکے تو حاکم اس کو اسی کوڑے مارے، اور جو مالک اپنے غلام کو عیب لگائے گا تو دنیا میں نہ مارا جائے گا لیکن قیامت میں کوڑے کھائے گا ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۲۰۰۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهٗ حَدًّا لَمْ يَأْتِهٖ اَوْ لَطَمَهٗ فَاِنَّ كَفَّارَتَهٗ اَنْ يُّعْتِقَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۲۰۱۔ وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِنِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَضْرِبُ غُلَامًا لِيْ فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِيْ صَوْتًا اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ لَلّٰهُ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ فَقَالَ اَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۲۰۲۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لِيْ مَالًا وَّاِنَّ وَالِدِيْ يَحْتَاجُ اِلٰى مَالِيْ قَالَ اَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ اِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ اَطْيَبِ كَسْبِكُمْ كُلُوْا مِنْ كَسْبِ اَوْلَادِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۳۲۰۳۔ وَعَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ فَقِيْرٌ

۳۲۰۰۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے جو شخص اپنے غلام کو حد مارے کہ حد کا کام نہیں کیا یا اس کو طمانچہ مارے پس تحقیق اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو آزاد کرے۔ (مسلم)

۳۲۰۱۔ اور ابی مسعود انصاری سے روایت ہے کہ میں اپنے غلام کو مارتا تھا پس میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی خبردار اے ابو مسعود اللہ تعالیٰ تجھ پر تجھ سے غلام پر زیادہ قادر ہے[۱] پس میں نے اپنے پیچھے سے دیکھا پس اچانک وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے پس میں نے کہا یا رسول اللہ یہ للّٰہ آزاد ہے پس فرمایا آگاہ ہو اگر تو آزاد نہ کرتا تو تجھ کو دوزخ کی آگ جلاتی یا فرمایا تجھ کو آگ لگتی۔ (مسلم)

دوسری فصل

۳۲۰۲۔ عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ اپنے باپ سے نقل کی اس نے اپنے دادا سے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ تحقیق میرے پاس مال ہے اور تحقیق میرا باپ میرے مال کی طرف محتاج ہے فرمایا تو اور تیرا مال تیرے باپ کے واسطے ہے اس واسطے کہ تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی سے ہے اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ[۲]۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۳۲۰۳۔ اور عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ اس نے اپنے باپ سے نقل کی اس نے اپنے دادا سے کہ ایک شخص نبی کریم

---

[۱] اللہ تعالیٰ تجھ پر تجھ سے غلام پر زیادہ قادر ہے یعنے جتنا تو اپنے اس غلام پر قادر ہے اس سے زیادہ خدا تعالیٰ تجھ پر قادر ہے اور غرض یہ ہے کہ تو بھی خدا کا گناہگار غلام ہے اور خدا کو عذاب کرنے کی تجھ سے زیادہ تر قدرت ہے اس حدیث میں اشارہ ہے کہ لونڈی غلام کو حد سے زیادہ نہ مارے کہ اس کا انجام دوزخ ہے ۱۲ [۲] اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ لہٰذا اگر والدین محتاج ہوں تو ان کا خرچ بیٹے پر واجب ہے جب وہ خود کمانے کے قابل نہ ہوں اور نہ عاجز ہوں اور اگر محتاج نہ ہوں اور نہ عاجز ہوں تب بھی اولاد کی کمائی سے اس کے مال میں سے کھا سکتے ہیں حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اولاد کا مال کھانا بھی حلال طیب ہے اور بیٹے کا مال اپنے مال کی طرح ہے ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَيْسَ لِي شَيْءٌ وَلِي يَتِيمٌ فَقَالَ كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُبَادِرٍ وَلَا مُتَأَثِّلٍ رَوَاهُ أَبُودَاوُد وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۳۲۰۴:۔ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الصَّلٰوةَ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَرَوَى أَحْمَدُ وَأَبُودَاوُد عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهُ۔

۳۲۰۵:۔ وَعَنْ أَبِي بَكْرِنِ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۳۲۰۵ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُسْنُ الْمَلَكَةِ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ تحقیق میں فقیر ہوں میرے پاس کچھ نہیں اور میری پرورش میں ایک یتیم ہے پس فرمایا اپنے یتیم کے مال سے اس حال میں کھا کہ نہ اسراف کرنے والا ہو اور نہ برباد کرنیوالا اور نہ[1] مال جمع کرنے والا۔ (ابوداؤد نسائی و ابن ماجہ)

۳۲۰۴:۔ اور ام سلمہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی کہ وہ اپنی مرض الموت میں فرماتے تھے کہ نماز کو لازم پکڑو اور ان کا حق ادا کرو کہ تمہارے ہاتھ مالک ہوئے[2] یہ بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی اور ابوداؤد نے حضرت علی سے اس کی مانند نقل کی۔

۳۲۰۵:۔ اور ابی بکر صدیق سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی کہ فرمایا بہشت میں اپنے مملوک سے برائی کرنے والا داخل نہیں ہوگا[3]۔ (ترمذی و ابن ماجہ)

۳۲۰۵:۔ اور رافع بن مکیث سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مملوک سے خوش خلقی کرنی باعث

---

[1] اور نہ مال کا جمع کرنے والا الخ غرض یہ ہے کہ یتیم کے مال میں اس قدر تصرف اس شخص کو درست ہے جو یتیم کی پرورش کرتا ہو اور جو بالکل محتاج ہو کہ ضرورت کے موافق اس میں سے کھا لے لیکن مال کا برباد کرنا اور اسراف کرنا یا ضرورت سے زیادہ اس کو خرچ کرنا کسی طرح درست نہیں ہے اور ہر حال میں بہتر یہی ہے کہ اگر محتاج بھی ہو تو محنت کر کے کھائے اور یتیم کے مال کو محفوظ رکھے صرف یتیم پر ضرورت کے موافق خرچ کرے قرآن مجید میں ہے جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں انگارے بھرتے ہیں ۱۲ [2] کہ تمہارے ہاتھ مالک ہوئے الخ اس سے یہ غرض تھی، غلاموں پر ظلم نہ کریں، اور ان کی طاقت سے زیادہ ان سے کام نہ لیں، ان کو کھانے پینے پہننے کی تکلیف نہ دیں، جیسا برتاؤ اسلام کے دین میں غلاموں کے ساتھ ہے، وہ اس زمانہ میں آدمی اپنے نوکروں اور دوستوں سے بھی نہیں کرتا جو آپ کھائے وہ لونڈی غلام کو کھلائے اور جو آپ پہنے وہ ان کو بھی پہنائے اور جو لوگ اسلام پر غلامی کی وجہ سے طعن کرتے ہیں ان کو یہ خبر نہیں کہ غلامی کیا ہے درحقیقت ان کو فرزندی میں لینا اور اپنی اولاد کی طرح ایک لاوارث شخص کی پرورش کرنا ہے اس میں عقلاً کونسی قباحت ہے بلکہ قیدیوں کے گزارے کے لئے اس سے بہتر دوسری کوئی صورت عقل میں نہیں آتی، البتہ اس زمانہ میں جاہل خلاف شرع لوگ جو لونڈی غلاموں سے وحشیانہ برتاؤ کرتے ہیں، ان پر طعن کرنا بجا ہے مگر اسلام پر طعن نہیں ہو سکتا اور بانی اسلام نے مرتے وقت بھی اس کا خیال نہیں چھوڑا اور لونڈی غلام سے نیک سلوک کرنے کی وصیت فرماتے رہے یہاں تک کہ زبان مبارک بے قابو ہو گئی، اللھم صل وسلم علیہ ۱۲ [3] داخل نہیں ہوگا الخ یعنی اول درجہ میں ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُمْنٌ وَسُوْءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَلَمْ اَرَ فِيْ غَيْرِ الْمَصَابِيْحِ مَا زَادَ عَلَيْهِ فِيْهِ مِنْ قَوْلِهٖ وَ
الصَّدَقَةُ تَمْنَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ وَالْبِرُّ زِيَادَةٌ فِي الْعُمُرِ۔

۳۲۰۶:۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ضَرَبَ
اَحَدُكُمْ خَادِمَهٗ فَذَكَرَ اللّٰهَ فَارْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ لٰكِنْ
عِنْدَهٗ فَلْيُمْسِكْ بَدَلَ فَارْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ۔

۳۲۰۷:۔ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ
فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَّوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَحِبَّتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

۳۲۰۸:۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَهَبَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامَيْنِ
اَخَوَيْنِ فَبِعْتُ اَحَدَهُمَا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مَا فَعَلَ غُلَامُكَ فَاَخْبَرْتُهٗ
فَقَالَ رُدَّهٗ رُدَّهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

برکت ہے اور مملوک سے بدخلقی کرنی بے برکتی کا سبب ہے یہ ابوداؤد نے نقل کی اور مشکوٰۃ کے مصنف نے کہا اور نہیں دیکھی میں نے مصابیح کے علاوہ کسی اور کتاب میں اس زیادتی کو جو صاحب مصابیح نے اس حدیث میں مصابیح میں بیان کی ہے یعنی آپ کا یہ قول کہ صدقہ بری[سلہ] موت سے بچاتا ہے اور نیکی کرنا عمر کو بڑھاتا ہے۔

۳۲۰۶:۔ اور ابی سعید سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک تمہارا اپنے خادم کو مارے پس وہ اللہ کو یاد کرے[سلہ] پس تم اپنے ہاتھ اٹھاؤ، یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی، لیکن بیہقی کے نزدیک لفظ "فلیمسک" کے بدلے "فارفعوا ایدیکم" کے ہے۔

۳۲۰۷:۔ اور ابی ایوب سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے جو شخص کہ ماں اور اس کے بیٹے کے درمیان جدائی ڈالے اللہ اس کے اور اس کے محبوبوں کے درمیان قیامت کے دن جدائی ڈالے گا یہ ترمذی اور دارمی نے نقل کی۔

۳۲۰۸:۔ اور حضرت علی سے روایت ہے کہ مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو غلام بخشے کہ آپس میں بھائی تھے پس میں نے ان میں سے ایک کو بیچا پس مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی کیا ہوا غلام تیرا پس میں نے حضرت رسول کریم کو خبر دی[سلہ] پس فرمایا اس کو پھیر[سلہ] لے، (الترمذی وابن ماجہ)

سلہ بری موت سے بچاتا ہے ۱۲ بری طرح کے مرنے سے مراد لوگ مفاجات ہے یا غفلت کے ساتھ توحید و یاد حق سے مرنا اور یکایک مرجانا اس لئے برا ہے کہ یکایک موت آجاتی ہے اور توبہ نہیں کرسکتا ۱۲ سلہ پس وہ اللہ کو یاد کرے ۱۲ مثلاً کہے اللہ کے واسطے معاف کرو ۱۲ سلہ پس میں نے حضرت رسول کریم کو خبر دی ۱۲ یعنی بیچ ڈالنے کی ۱۲ سلہ اس کو پھیر لے ۱۲ یعنی بیع کو فسخ کر اور واپس لے تاکہ دونوں بھائیوں میں جدائی نہ ہو ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۲۰۹:۔ وَعَنْهُ اَنَّهٗ فَرَّقَ بَیْنَ جَارِیَةٍ وَّ وَلَدِهَا فَنَهَاهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَرَدَّ الْبَیْعَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ مُنْقَطِعًا۔

۳۲۱۰:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِیْهِ یَسَّرَ اللّٰهُ حَتْفَهٗ وَاَدْخَلَهٗ جَنَّتَهٗ رِفْقٌ بِالضَّعِیْفِ وَشَفَقَةٌ عَلَى الْوَالِدَیْنِ وَاِحْسَانٌ اِلَى الْمَمْلُوْكِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

۳۲۱۱:۔ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهَبَ لِعَلِیٍّ غُلَامًا فَقَالَ لَا تَضْرِبْهُ فَاِنِّیْ نُهِیْتُ عَنْ ضَرْبِ اَهْلِ الصَّلٰوةِ وَقَدْ رَاَیْتُهٗ یُصَلِّیْ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَفِی الْمُجْتَبٰى لِلدَّارَقُطْنِیِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّیْنَ۔

۳۲۱۲:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ

۳۲۰۹:۔ اور علی سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک لونڈی اور اس کے بیٹے کے درمیان جدائی کی پس ان کو اس سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پس[1] انہوں نے بیع کو فسخ کیا یہ ابوداؤد نے بطریق انقطاع کے نقل کی۔

۳۲۱۰:۔ اور جابر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی فرمایا تین چیزیں ہیں جس شخص میں ہوں تو آسان کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے مرنے کو اور اس کو اپنے بہشت میں داخل کرے گا ضعیف[2] کے ساتھ نرمی کرنی اور ماں باپ پر شفقت کرنی اور مملوک کی طرف احسان[3] کرنا یہ ترمذی نے نقل کی اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۳۲۱۱:۔ اور ابی امامہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو ایک غلام بخشا اور فرمایا کہ اس کو نہ مارنا[4] اس واسطے کہ نمازیوں کے مارنے سے منع[5] کیا گیا ہوں اور میں نے اس کو نماز پڑھتے دیکھا ہے یہ لفظ مصابیح[6] کے ہیں اور کتاب مجتبیٰ میں کہ تصنیف دارقطنی کی ہے یہ ہے کہ عمر بن خطاب نے کہا کہ ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازیوں کے مارنے سے منع فرمایا ہے۔

۳۲۱۲:۔ اور عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا اور کہا یا رسول اللہ

[1] پس انہوں نے بیع کو فسخ کیا الخ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ محارم کو علیحدہ علیحدہ بیچنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں ان کو تکلیف ہوگی ایک دوسرے کی جدائی سے سبحان اللہ قربان آپ کے رحم کریمانہ کے ۱۲ [2] ضعیف کے ساتھ نرمی کرنی الخ از راہ جسم کے ہو یا عقل کے یا حال کے ۱۲ [3] اور مملوک کی طرف احسان کرنا الخ یعنی نصاب واجب سے زیادہ سلوک کرنا ۱۲ [4] اس کو نہ مارنا الخ یعنی بلا عذر شرعی ۱۲ [5] کہ میں نمازیوں کے مارنے سے منع کیا گیا ہوں الخ یعنی میرے رب نے منع کیا ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ صحابہ نے عرض کیا ہم کو دنیا میں کون سی چیز فائدہ دے گی، آپ نے فرمایا گھوڑا جس کو تو باندھے اور اس پر سوار ہو کر اللہ کی راہ میں لڑے، تیرا غلام تجھے کافی ہے، پھر جب وہ نماز پڑھے تو وہ تیرا بھائی ہے، یعنے اگر غلام مسلمان اور نمازی ہے تو اس میں اور بھائی میں کوئی فرق نہیں، اس کو اسی طرح کھانا اور پلانا چاہیئے جیسے اپنے بھائی کو کھلاتے اور پلاتے ہیں ۱۲ [6] یہ الخ یعنے جو الفاظ کہ مشکوٰۃ میں مذکور ہیں ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ نَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ فَسَكَتَ ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ الْكَلَامَ فَصَمَتَ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ قَالَ اعْفُوْا عَنْهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو۔

۳۲۱۳:۔ وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّا ئَمَكُمْ مِنْ مَمْلُوْكِيْكُمْ فَأَطْعِمُوْهُ مِمَّا تَأْكُلُوْنَ وَاكْسُوْهُ مِمَّا تَكْسُوْنَ وَمَنْ لَا يُلَائِمُكُمْ مِنْهُمْ فَبِيْعُوْهُ وَلَا تُعَذِّبُوْا خَلْقَ اللّٰهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ۔

۳۲۱۴:۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعِيْرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ فَقَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ فِيْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوْهَا صَالِحَةً وَاتْرُكُوْهَا صَالِحَةً رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۲۱۵:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهُ تَعَالٰى وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ

ہم اپنے غلام و لونڈی کے تقصیرات سے کتنی بار درگزر کریں پس حضرتؐ خاموش رہے جواب نہ دیا پھر اسی شخص نے پس حضرتؐ سے کلام مذکور عرض کیا پس چپ رہے پھر جب تیسری بار پوچھا تو فرمایا اس سے ہر روز ستر بار معاف کرو یہ ابوداؤد نے نقل کی اور یہ ترمذی نے عبداللہ بن عمروؓ سے نقل کی۔

۳۲۱۳:۔ اور ابی ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی تمہاری لونڈی تمہارے غلاموں میں سے اطاعت کرے پس اس کو اس میں سے کھلاؤ جو آپ کھاتے ہو اور اس کو اس میں سے پہناؤ جو کہ آپ پہنتے ہو اور جو کہ تمہاری لونڈی غلاموں سے موافق نہ ہو پس اس کو بیچ ڈالو اور مخلوق کو عذاب نہ دو۔ (احمد و ابوداؤد)

۳۲۱۴:۔ اور سہل بن حنظلہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اونٹ پر گزرے کہ تحقیق اس کی پیٹھ اس کے پیٹ سے لگ رہی تھی پس فرمایا اللہ سے ڈرو ان بے زبان چارپایوں کے حق میں پس ان پر اس حال میں سوار ہو کہ سواری کے قابل ہوں اور ان کو اس حال میں چھوڑ دو کہ اچھے ہوں۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۳۲۱۵:۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا قول اتر ا ولا تقربوا اور یتیم کے مال کے نزدیک نہ ہو مگر اس خصلت

سلہ چپکے رہے الخ یعنی کچھ جواب نہ دیا، گویا سکوت آپ کا اس لئے تھا کہ آپ نے اس کے سوال کو برا جانا کیونکہ معاف کرنا ہر حال مستحب ہے اور عدد مخصوص کے مقرر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے یا وحی کی انتظار میں چپ رہے واللہ اعلم اور ستر بار معاف کرنے سے مراد مبالغہ ہے بہت بار معاف کرنے سے تحدید مراد نہیں ہے اور غرض یہی ہے کہ انکو معاف ہی کرتے رہو ۱۲ سلہ اور مخلوق خدا کو عذاب نہ دو الخ باب کی یہ سب حدیثیں موید ہیں ہماری گزشتہ تقریر کی ۱۲ سلہ تحقیق اسکی پیٹھ اس کے پیٹ کے ساتھ لگ گئی الخ یعنی بسبب سخت بھوک و پیاس کے ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا الْآيَةَ اِنْطَلَقَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ يَتِيمٌ فَعَزَلَ طَعَامَهُ مِنْ طَعَامِهِ وَشَرَابَهُ مِنْ شَرَابِهِ فَإِذَا فَضَلَ مِنْ طَعَامِ الْيَتِيمِ وَشَرَابِهِ مِنْ شَرَابِهِ شَيْءٌ حُبِسَ لَهُ حَتَّى يَأْكُلَهُ أَوْ يَفْسُدَ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فَخَلَطُوا طَعَامَهُمْ بِطَعَامِهِمْ وَشَرَابَهُمْ بِشَرَابِهِمْ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

۳۲۱۶:- وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدِ وَوَلَدِهِ وَبَيْنَ الْأَخِ وَبَيْنَ أَخِيهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ

۳۲۱۷:- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِالسَّبْيِ أَعْطَى أَهْلَ الْبَيْتِ جَمِيعًا كَرَاهِيَةَ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

کے ساتھ کہ وہ نیک تر ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول اترا "تحقیق وہ لوگ کہ یتیموں کا مال از راہ ظلم کے کھاتے ہیں" آخر آیت تک ان لوگوں نے شروع کیا کہ ان کے نزدیک یتیم تھے پس ان کا کھانا اپنے کھانے سے اور ان کا پینا اپنے پینے سے الگ کر دیا پس جب بچ رہتا یتیم کے کھانے سے اور اس کے پینے سے کچھ اس کے واسطے رکھ چھوڑتے یہاں تک کہ اس کو یتیم کھاتا یا بگڑ جاتا پس یہ یتیم کے پالنے والوں پر دشوار ہوا پھر انہوں نے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو ذکر کیا، پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری "اور تجھ سے یتیموں کے حال سے پوچھتے ہیں کہ یتیموں کے واسطے درستی کرنی بہتر ہے اور اگر ان کے مال کو اپنے مال میں ملا لو پس تمہارے بھائی ہیں پس پرورش کرنے والوں نے ان کا کھانا اپنے کھانے کے ساتھ اور ان کا پینا اپنے پینے کے ساتھ ملا لیا۔ (ابی داؤد، نسائی)

۳۲۱۶:- اور ابی موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو لعنت کی کہ باپ اور اس کے بیٹے کے درمیان اور دو بھائیوں کے درمیان جدائی ڈالے۔ (ابن ماجہ و دار قطنی)

۳۲۱۷:- اور عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب لائے جاتے تھے ایک گھر کے قیدی تو آپ ان سب کو ایک ہی شخص کے حوالہ فرما دیتے، اس لئے کہ آپ ان کے درمیان جدائی ڈالنے کو برا سمجھتے تھے۔ (ابن ماجہ)

لہ اور اگر ان کے مال کو اپنے مال میں ملا لو الخ یعنی اگر اپنا اور ان کا خرچ ملا رکھو تو مضائقہ نہیں کہ ایک وقت ان کی چیز آپ خرچ کی تو دوسرے وقت چیز ان کے کام لگا دی لیکن سنوارنے کی نیت چاہیئے، اللہ نیت دیکھتا ہے ۱۲ سے اور دو بھائیوں کے درمیان جدائی ڈالے الخ اہل حدیث کے نزدیک یہ مسئلہ ہے کہ محارم میں تفریق کرنا جائز نہیں، یعنی علیحدہ علیحدہ بیچنا کیونکہ اس میں انکو تکلیف ہوگی، ایک دوسرے کی جدائی سے اور حنفیہ نے کہا کہ صغیر کو اس کے محرم سے جدا کرنا مکروہ ہے اور کبیرہ کو جدا کرنا جائز ہے اور شافعی کے نزدیک صغیر کی حد سات آٹھ برس تک ہے، اور حنفیہ کے نزدیک احتلام تک اور امام احمد نے حدیث کے موافق کہا، کہ جو اور اس کی ماں میں کبھی تفریق جائز نہیں اگرچہ بچہ بڑا اور بالغ ہو جائے ۱۲ سے قیدی الخ یعنی جو محارم ہوں ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۲۱۸:۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِشِرَارِکُمْ اَلَّذِیْ یَاْکُلُ وَحْدَهٗ وَیَجْلِدُ عَبْدَهٗ وَیَمْنَعُ رِفْدَهٗ رَوَاهُ رَزِیْنٌ۔

۳۲۱۹:۔ وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَیِّئُ الْمَلَکَةِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَیْسَ اَخْبَرْتَنَا اَنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ اَکْثَرُ الْاُمَمِ مَمْلُوْکِیْنَ وَیَتَامٰی قَالَ نَعَمْ فَاَکْرِمُوْهُمْ کَکَرَامَةِ اَوْلَادِکُمْ وَاَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْکُلُوْنَ قَالُوْا فَمَا یَنْفَعُنَا الدُّنْیَا قَالَ فَرَسٌ تَرْتَبِطُهٗ تُقَاتِلُ عَلَیْهِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَمَمْلُوْکٌ یَکْفِیْکَ فَاِذَا صَلّٰی فَهُوَ اَخُوْکَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

۳۲۱۸:۔ اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو ان لوگوں سے آگاہ نہ کردوں جو تم میں سے بہت بڑے شریر ہیں وہ شخص جو تنہا کھاتے اور اپنے غلام کو مارتے اور کسی کو خیرات نہ دیتے ہیں۔ (رزین)

۳۲۱۹:۔ اور ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت میں اپنے غلام لونڈی سے برا کرنے والا داخل نہ ہوگا صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ نے ہم کو خبر نہیں دی کہ آپ کی امت اگلی امتوں سے بہت ہے[1] باعتبار لونڈی غلام اور یتیموں کے فرمایا ہاں پس ان کو عزیز رکھو مانند اپنی اولاد کے اور ان کو کھلاؤ اس چیز سے کہ تم کھاتے ہو صحابہ نے کہا پس ہم کو دنیا میں کون سی چیز نفع کرتی ہے فرمایا ایک گھوڑا کہ تو اس کو باندھ رکھے اس پر تو اللہ کی راہ میں لڑا کرے اور ایک مملوک کہ تجھ کو کفایت کرے پس جب مملوک نماز پڑھے پس وہ تیرا بھائی ہے[2]۔ (ابن ماجہ)

[1] یہ امت الخ یعنی پھر کیونکر ممکن ہے کہ سب لوگ ان کے ساتھ احسان کریں بعض انکے ساتھ بدخلقی بھی کریں گے ۱۲ [2] پس وہ تیرا بھائی ہے الخ یعنے اگر غلام مسلمان اور نمازی ہو تو اس میں اور بھائی میں کوئی فرق نہیں ہے، اس کو اسی طرح کھلانا اور پلانا چاہیئے، جیسے اپنے بھائی کو کھلاتے پلاتے ہیں باب کی کل حدیثوں میں غور کرنے والا بخوبی معلوم کریگا کہ غلامی کی وجہ سے دین اسلام پر طعن کرنا مخالفین کی محض دین اسلام سے ناواقی اور جہالت ہے اور یقین کریگا کہ قیدیوں کو گزارے کی صورت اس صورت سے بڑھ کر جو بانی اسلام نے مقرر کی ہے نظر نہیں آتی، اور جان لے گا کہ بانی اسلام نے غلاموں کی پرورش کی ایسی تاکید کی ہے جیسے اپنی اولاد اور بھائی برادری کی اور حقیقت میں غلامی کیلئے ایک لاوارث شخص کی پرورش کرنا اور اسکو اپنی فرزندی میں لینا ہے اور بس ۱۲۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ وَحِضَانَتِهٖ فِي الصِّغَرِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۲۲۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ عُرِضْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ اُحُدٍ وَّاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشَرَةَ سَنَةً فَرَدَّنِيْ ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ عَامَ الْخَنْدَقِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشَرَةَ سَنَةً فَاَجَازَنِيْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ هٰذَا فَرْقُ مَا بَيْنَ الْمُقَاتِلَةِ وَالذُّرِّيَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۲۲۱: وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَشْيَآءَ عَلٰى اَنَّ مَنْ اَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ رَدَّهٗ اِلَيْهِمْ وَمَنْ اَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَرُدُّوْهُ وَعَلٰى اَنْ يَّدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَّيُقِيْمَ بِهَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى

باب چھوٹے لڑکے کے بالغ ہونے کے بیان اور صغر سن میں اسکی پرورش کے بیان میں

پہلی فصل

۳۲۲۰:۔ابن عمر سے روایت ہے کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگ احد کے سال پیش کیا گیا اور میں چودہ برس کا تھا پس مجھ کو نہ لے گئے پھر میں جنگ خندق کے سال حضرتؐ کے روبرو کیا گیا اور میں پندرہ برس کا تھا پس[1] مجھ کو اجازت دی، پس عمر بن عبدالعزیز نے کہا یہ عمر لڑنے والوں اور لڑکوں کے درمیان فرق کرنے والی ہے، (بخاری، مسلم)

۳۲۲۱:۔اور براء بن عازب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے دن تین چیزوں پر صلح کی اس پر کہ جو حضرتؐ کے پاس مشرکوں میں سے آجاوے اس کو ان کی طرف پھیر دیں اور جو مشرکوں کے پاس مسلمانوں میں آوے اس کو مشرک نہ پھیریں اور اس پر صلح کی کہ حضرت مکہ میں اگلے سال آئیں[2] اور اس میں تین[3] دن ٹھیریں پس جب[4] حضرتؐ مکہ میں داخل ہوئے اور مدت[5] معینہ ہو چکی حضرتؐ نے نکلنے کا ارادہ کیا حمزہ کی بیٹی پکارتی ہوئی ان کے پیچھے لگی اے میرے چچا[6] پس حضرت علیؓ نے اس کے پکڑنے کا ارادہ کیا پس اس کا ہاتھ پکڑ لیا پس حمزہ کی

---

[1] پس مجھ کو اجازت دی الخ یعنی لڑنے والوں میں شامل کیا، اس سے معلوم ہوا کہ حد بالغ ہونے کی پندرہ برس ہے، نافع نے کہا میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز سے ان کے پاس آکر بیان کی، وہ ان دنوں خلیفہ تھے انھوں نے کہا یہی حد ہے نابالغ اور بالغ کی اور اپنے عاملوں کو لکھا کہ جو شخص پندرہ برس کا ہو اس کا حصہ لگائیں اور جو پندرہ سے کم ہو اس کو بال بچوں میں شریک کریں ۱۲ مسلم [2] کہ حضرت مکہ میں اگلے سال آئیں الخ یعنے اگلے سال اور اپنا عمرہ قضا کریں ۱۲ [3] تین دن الخ یعنے طاعت و استراحت کے لئے ۱۲ [4] پس جب حضرتؐ مکہ میں داخل ہوئے الخ یعنے سال آئندہ ۱۲ [5] [6] میرے چچا الخ آپ حمزہ کے رضاعی بھائی تھے، ثوبیہ نے دونوں کو دودھ پلایا تھا اس لئے حضرت حمزہ کی بیٹی نے "یا عم یا عم" کہہ کر آپ کو پکارا ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْاَجَلُ خَرَجَ فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِیْ یَا عَمِّ یَا عَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِیٌّ فَاَخَذَ بِیَدِهَا فَاخْتَصَمَ فِیْهَا عَلِیٌّ وَزَیْدٌ وَجَعْفَرٌ فَقَالَ عَلِیٌّ اَنَا اَخَذْتُهَا وَهِیَ بِنْتُ عَمِّیْ وَقَالَ جَعْفَرٌ بِنْتُ عَمِّیْ وَخَالَتُهَا تَحْتِیْ وَقَالَ زَیْدٌ بِنْتُ اَخِیْ فَقَضٰی بِهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ وَقَالَ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْكَ وَقَالَ لِجَعْفَرٍ اَشْبَهْتَ خَلْقِیْ وَخُلُقِیْ وَقَالَ لِزَیْدٍ اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۲۲۲۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا کَانَ بَطْنِیْ لَهٗ وِعَاءً وَثَدْیِیْ لَهٗ سِقَاءً وَحَجْرِیْ لَهٗ حِوَاءً وَاِنَّ اَبَاهُ طَلَّقَنِیْ وَاَرَادَ اَنْ یَنْتَزِعَهٗ مِنِّیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْتِ اَحَقُّ بِهٖ مَا

بیٹی کے پرورش کرتے ہیں علی اور زید اور جعفر جھگڑے پس حضرت علی نے کہا میں نے اس کو پہلے لیا ہے اور وہ میرے چچا کی بیٹی ہے[۱] اور حضرت جعفر نے کہا کہ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے اور زید نے کہا میری بھتیجی ہے[۲] پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی خالہ کے واسطے[۳] حمزہ کی بیٹی لینے کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ خالہ بمنزلہ ماں کے ہے اور حضرت علی کے واسطے فرمایا کہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں اور جعفر کے واسطے فرمایا کہ تو میری پیدائش میں اور میرے خلق میں مشابہ ہے اور زید کو فرمایا کہ تو ہمارا بھائی ہے اور ہمارا محب ہے۔ (بخاری، مسلم)

دوسری فصل

۳۲۲۲۔ عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ اس نے اپنے باپ سے نقل کی اور شعیب نے اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو سے نقل کی یہ کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ تحقیق میرا یہ بیٹا اس کے واسطے میرا پیٹ باسن تھا اور اسکے واسطے میری چھاتی مشک تھی اور میری گود اسکے لئے گھیری ہوئی رہی ہے اور تحقیق اسکے باپ نے مجھ کو طلاق دی اور اس کو مجھ سے چھین لینے کا ارادہ رکھتا ہے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو

[۱] اور وہ میرے چچا کی بیٹی ہے الخ یعنی میں اس کا زیادہ حقدار ہوں ۱۲ [۲] اور زید نے کہا میری بھتیجی ہے الخ یعنی رضاعی اور جامع الاصول میں لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید اور حمزہ کے درمیان اخوت کرا دی تھی ۱۲ مرقاۃ [۳] اس کی خالہ کے واسطے الخ علماء نے اس حدیث سے ثابت کیا ہے کہ اگر چھوٹے لڑکے کی ماں مر جائے تو اس کی ماں کی رشتہ دار عورتیں اس کو پالیں جیسے خالہ اور نانی ۱۲ [۴] اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واسطے فرمایا کہ تو مجھ سے ہے الخ یہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کا دل رکھنے کے لئے فرمایا اس لئے کہ خالہ حقدار تھی، ان سب سے، اور زید کو فرمایا تو ہمارا دینی بھائی ہے اس لئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو آزاد کر دیا تھا اور مراد یہ ہے کہ تو ہمارا دوست ہے اور پیارا ہے اور ان کو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حبیب کہا کرتے تھے اور معنے مقام کے مناسب ہے، فائق میں ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید کو فرمایا تو ہمارا بھائی اور دوست ہے تو وہ خوشی سے کود ے ۱۲ لمعات۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لَمْ تَنْكِحِيْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ۔

۳۲۲۳: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ غُلَامًا بَيْنَ أَبِيْهِ وَأُمِّهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۳۲۲۴: وَعَنْهُ قَالَ جَاءَتْ اِمْرَأَةٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجِيْ يُرِيْدُ أَنْ يَّذْهَبَ بِابْنِيْ وَقَدْ سَقَانِيْ وَنَفَعَنِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا أَبُوْكَ وَهٰذِهٖ أُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ أَيِّهِمَا شِئْتَ فَأَخَذَ بِيَدِ أُمِّهٖ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۲۲۵: عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيْ مَيْمُوْنَةَ سُلَيْمَانَ مَوْلًى لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ جَاءَتْهُ اِمْرَأَةٌ فَارِسِيَّةٌ مَعَهَا ابْنٌ لَهَا وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَادَّعَيَاهُ فَرَطَنَتْ لَهٗ تَقُوْلُ

اس کے پرورش کرنے کے ساتھ[1] لائق تر ہے جب تک کہ تو کسی سے نکاح نہ کرے۔ (احمد و ابوداؤد)

۳۲۲۳: اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے لڑکے کو اس کی ماں اور اس کے باپ کے درمیان اختیار دیا۔ (ترمذی)

۳۲۲۴: اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا کہ تحقیق میرا خاوند ارادہ رکھتا ہے کہ میرے بیٹے کو لے جاوے اور حال ہے کہ مجھ کو پلاتا ہے اور مجھ کو نفع دیتا ہے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں ہے پس پکڑ لے[2] ہاتھ ان دونوں میں سے جس کا چاہے۔ پس اپنی ماں کا ہاتھ پکڑا پس اس کو لے گئی۔

(ابوداؤد، نسائی، دارمی)

تیسری فصل

۳۲۲۵: ہلال بن اسامہ سے روایت ہے کہ ابی میمونہ[3] سے نقل کی کہ اس کا نام سلیمان تھا غلام مدینہ والوں میں سے کسی کا آزاد کیا ہوا کہا اس وقت کہ میں ابو ہریرہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا ان کے پاس ایک عورت آئی فارس کے رہنے والی اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا تھا اس کے

---

[1] تو اس کے پرورش کرنے کے ساتھ لائق تر ہے اور طیبی نے کہا کہ شاید یہ لڑکا سن تمیز کو نہ پہنچا تھا، اس لئے کہ اس کی ماں کو اس کی پرورش کا حکم دیا، اور حدیث ما بعد میں جو لڑکے کو اختیار دیا وہ سن تمیز کو پہنچ چکا تھا ۱۲ [2] پس پکڑ لے ہاتھ ان دونوں میں سے الخ امام شافعی کا مذہب انہیں حدیثوں کے مطابق ہے وہ بچے کو اختیار دیتے ہیں کہ ماں باپ میں سے جس کے پاس رہنا چاہے رہے اور حنفیہ کے نزدیک جب تک لڑکا اپنے آپ کھانے اور پینے اور کپڑا پہننے اور استنجا کرنے کے لائق نہ ہو جائے اس وقت تک ماں کے پاس رہے، اور اس کے بعد باپ کے پاس، خصاب نے اس کے لئے سات برس کی عمر کا اندازہ کیا ہے اور اسی پر حنفیہ کے نزدیک فتویٰ ہے ۱۲ [3] ابو میمونہ سے نقل کی الخ حافظ نے تقریب میں کہا، ابو میمونہ فارس کے رہنے والے ہیں بعض نے کہا ان کا نام سلیم ہے اور بعض نے کہا سلمان، اور بعض نے سلمیٰ اور بعض نے کہا اسامہ انتہی اور مشکوٰۃ کے ایک صحیح نسخہ میں یوں لکھا ہے "عن ہلال بن ابی میمونۃ ان اباہ قال" یعنی ہلال بن میمونہ سے روایت ہے کہ ہلال کے باپ ابو میمونہ نے کہا مؤلف نے اکمال فی اسماء الرجال میں کہا ہے یہ ہلال علی بن ابی اسامہ کا بیٹا ہے اپنے دادا کی طرف منسوب ہے اور ہلال بن ابی میمونہ فہری کو اس نے تابعین میں ذکر کیا ہے ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَا أَبَا هُرَيْرَةَ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اسْتَهِمَا عَلَيْهِ رَطَنَ لَهَا بِذَلِكَ فَجَاءَ زَوْجُهَا وَقَالَ مَنْ يُحَاقُّنِي فِي ابْنِي فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اللّٰهُمَّ إِنِّي لَا أَقُولُ هٰذَا إِلَّا أَنِّي كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي وَقَدْ نَفَعَنِي وَسَقَانِي مِنْ بِئْرِ أَبِي عِنَبَةَ وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ مِنْ عَذْبِ الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَهِمَا عَلَيْهِ فَقَالَ زَوْجُهَا مَنْ يُحَاقُّنِي فِي وَلَدِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا أَبُوكَ وَهٰذِهِ أُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ أَيِّهِمَا شِئْتَ فَأَخَذَ بِيَدِ أُمِّهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

پس خاوند بیوی نے اس لڑکے کا دعوے کیا پس اس عورت نے فارسی میں ابوہریرہ سے باتیں کیں کہتی تھی اے ابوہریرہ میرا خاوند ارادہ رکھتا ہے کہ میرے بیٹے کو لے جاوے پس ابوہریرہؓ نے کہا اس پر قرعہ ڈالو ابوہریرہؓ نے اس عورت سے فارسی میں کلام کیا اس مطلب کے ساتھ پھر آیا اس کا خاوند اور کہا مجھ سے میرے بیٹے کے بارے میں کون جھگڑتا ہے پس ابوہریرہؓ نے کہا یا الٰہی تحقیق میں نہیں کہتا مگر کہ تحقیق میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا پس حضرتؐ کے پاس ایک عورت آئی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میرا خاوند ارادہ رکھتا ہے کہ میرے بیٹے کو لے جاوے حالانکہ وہ مجھ کو نفع دیتا ہے اور مجھ کو ابو عنبہ کے کنوئیں سے پانی پلاتا ہے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر قرعہ ڈالو پس اس کے خاوند نے کہا کون ہے مجھ سے میرے لڑکے کے بارے میں جھگڑتا ہے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں ہے پس دونوں میں سے جس کا چاہے ہاتھ پکڑ لےؔ پس اس نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑا (ابوداؤد، نسائیؒ و دارمی)

ؔ پس ان دونوں میں سے جس کا چاہے ہاتھ پکڑ لے ۱۲ یہ حدیث بھی امام شافعی کے مذہب کی تائید کرتی ہے مگر حنفیہ اس حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ لڑکا بالغ تھا اور اس پر دلیل یہ ہے کہ وہ والدہ کو ابی عنبہ کے چشمہ سے پانی پلاتا تھا اگر بالغ نہ ہوتا تو ماں اس کو پانی کے لئے کیوں بھیجتی، اس ڈر سے کہیں گر نہ پڑے کیونکہ نابالغ بیہوش ہوتا ہے، دوسرا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے یہ دعا کی کہ الٰہی یہ بچہ ماں کو اختیار کرلے جیسے ابوداؤد نے طلاق میں اور نسائی نے فرائض میں نکالا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچہ کو اختیار دیا اور فرمایا "اللھم اھدا امہ" وفیہ ما فیہ فتأمل تجد ما فیہ انشاء اللہ تعالےٰ ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ الْعِتْقِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۲۲۶:۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّسْلِمَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنَ النَّارِ حَتّٰى فَرْجَهٗ بِفَرْجِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ۔

۳۲۲۷:۔ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِیْ سَبِیْلِهٖ قَالَ قُلْتُ فَاَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ قَالَ اَغْلَاهَا ثَمَنًا وَّاَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ قَالَ تُعِیْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ قَالَ تَدَعُ النَّاسَ

کتاب غلام کے آزاد کرنے کے بیان میں

پہلی فصل

۳۲۲۶:۔ ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مسلمان بردہ آزاد کرے اللہ غلام کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو دوزخ کی آگ سے آزاد کریگا یہانتک کہ اس کے ستر[1] کو اس کے ستر کے بدلے، (بخاری و مسلم)

۳۲۲۷:۔ اور ابی ذرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا عمل بہتر ہے فرمایا اللہ کے ساتھ ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا ابوذر نے کہا میں نے کہا پھر کونسا بردہ آزاد کرنا بہتر ہے فرمایا کہ مول میں مہنگا[2] ہو اور اپنے مالک کے نزدیک بہت پیارا ہو میں نے کہا اگر میں نہ کر سکوں فرمایا کام کرنے والے کی مدد کر یا جو شخص کسی چیز کو بنانا نہ جانتا[3] ہو اس کو وہ چیز بنا دے میں نے کہا

---

[1] یہاں تک کہ اس کے ستر کو اس کے ستر کے بدلے الخ اس میں تمام بدن کے آزاد ہونے میں مبالغہ ہے، کیونکہ ستر زنا کا مقام ہے جو کبیرہ سے کبیرہ گناہ ہے، بعض نے کہا یہ عضو بہ نسبت اور اعضاء کے حقیر ہے، اس لئے اس کا ذکر کیا گیا، اور لونڈی غلام کا آزاد کرنا عمدہ عبادت ہے اور اتنا ثواب ہے کہ آزاد کرنے والا دوزخ سے آزاد ہو جاتا ہے، اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ غلام اندھا یا لنگڑا، لولہا، بہرا نہ چاہیئے صحیح سالم ہوتا کہ جوڑ جوڑ آزاد کرنے والے کا آزاد ہو ۱۲ [2] مول میں مہنگا ہو الخ سعید بن مرجانہ نے کہا میں نے ابوہریرہؓ سے یہ حدیث سنی کہ جو مسلمان آزاد کرے مسلمان کو اللہ تعالیٰ اس کے عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر ایک عضو کو آزاد کر دیتا ہے تو میں نے یہ حدیث امام زین العابدین رح علی بن حسین کے پاس جا کر بیان کی تو انہوں نے ایک غلام کو آزاد کر دیا جس کے بدلے جعفرؓ کے بیٹے دس ہزار درم یا ہزار دینار دیتے تھے سبحان اللہ اہل بیت کیسے عاشق تھے، خدا اور رسول کے، نووی نے کہا ان حدیثوں سے یہ بھی نکلتا ہے کہ آزاد کرنا افضل عمل ہے اور اس کی وجہ سے انسان کو جہنم سے آزادی ملتی ہے اور جنت ہاتھ آتی ہے، اور حدیث گزشتہ سے یہ بھی نکلتا ہے کہ اس غلام کا آزاد کرنا افضل ہے جس کے تمام اعضاء پورے ہوں تو خصی یا اندھا یا کانا یا ہاتھ پاؤں کٹا ہوا نہ ہو اور خصی وغیرہ کے آزاد کرنے میں بھی ثواب ہے لیکن کامل فضیلت اس میں ہے کہ غلام کے اعضاء سب صحیح اور سالم ہوں اور گراں قیمت ہو ۱۲ [3] بنانا نہ جانتا ہو الخ یعنی کوئی کام اور پیشہ نہیں جانتا اور روٹی کا محتاج ہے ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۲۲۸:۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِيْ عَمَلًا يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ لَئِنْ كُنْتَ اَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ اَعْرَضْتَ الْمَسْئَلَةَ اَعْتِقِ النَّسَمَةَ وَفُكَّ الرَّقَبَةَ قَالَ اَوَلَيْسَا وَاحِدًا قَالَ لَا عِتْقُ النَّسَمَةِ اَنْ تَفَرَّدَ بِعِتْقِهَا وَفَكُّ الرَّقَبَةِ اَنْ تُعِيْنَ فِيْ ثَمَنِهَا وَالْمِنْحَةُ الْوَكُوْفُ وَالْفَيْءُ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الظَّالِمِ فَاِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَاَطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْآنَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَاِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

۳۲۲۹:۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَنٰى

پس اگر میں نہ کر سکوں فرمایا تو لوگوں کو برائی سے چھوڑ دے پس تحقیق یہ خصلت[۱] خیر ہے کہ تو اپنے نفس پر اسکے ساتھ خیرات کرتا ہے۔ (بخاری مسلم)

دوسری فصل

۳۲۲۸:۔ براء بن عازب سے روایت ہے کہ ایک گنوار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا مجھ کو کوئی عمل سکھلائیے کہ مجھ کو بہشت میں داخل[۲] کرے آپ نے فرمایا تو نے سوال تو مختصر الفاظ[۳] میں کیا لیکن بڑی اہم بات پوچھی ہے آزاد کر جان[۴] کو اور بردے کو خلاص کر اعرابی نے کہا کیا دونوں ایک نہیں[۵] آپ نے فرمایا نہیں، جان کا آزاد کرنا ہے کہ تو اس کے آزاد کرنے کے ساتھ تنہا ہووے اور خلاص کرنا غلام کا یہ ہے کہ تو اس کے مول میں مدد کرے اور منحہ شیر دار دے اور ناتے دار ظالم پر احسان کر پس اگر تو یہ نہ کر سکے پس بھوکے کو کھلا اور پیاسے کو پلا اور اچھی چیز کے ساتھ حکم کر اور بری چیز سے منع کر پھر اگر تو یہ نہ کر سکے پس اپنی[۶] زبان کو بند کر سوائے بھلائی کے یہ بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی۔

۳۲۲۹:۔ اور عمرو بن عبسہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد[۷] بنائے تاکہ اس میں اللہ تعالیٰ کا

---

[۱] یہ خصلت خیر ہے الخ یعنی جیسے صدقہ دینے سے دوسرے کو فائدہ حاصل ہوتا ہے اسی طرح برائی نہ کرنے سے نفس کو فائدہ حاصل ہوتا ہے، دنیا میں آرام ملتا ہے اور آخرت میں ثواب ملے گا ۱۲ [۲] بہشت میں داخل کرے گا الخ یعنی ابتداءً نجات پانے والوں کے ساتھ ۱۲ [۳] مختصر الفاظ میں کیا الخ یعنی اگرچہ کلام مختصر کی ہے لیکن بڑے مطلب کو شامل ہے ۱۲ [۴] آزاد کر جان یعنی غلام کو ۱۲ [۵] کیا دونوں ایک نہیں یعنی جان کا آزاد کرنا اور بردے کا خلاص کرنا ۱۲ [۶] پس اپنی زبان کو بند کر الخ یعنی غیبت اور بیہودہ باتوں اور شرک و کفر کے کلمات سے ۱۲ [۷] جو شخص کہ مسجد بنائے الخ اس حدیث میں مسجد بنانے اور ایماندار جان آزاد کرنے اور اللہ عزوجل کی راہ یعنی دین اسلام میں بوڑھا ہونے کی فضیلت مذکور ہے اللہ عزوجل کی یاد قائم رکھنے کے لئے مسجد بنانے سے جنت میں گھر تیار ہوتا ہے اور ایماندار جان کے آزاد کرنے سے آزاد کرنے والا دوزخ کی آگ سے آزاد ہو جاتا ہے، بشرطیکہ یہ کام خالص اللہ عزوجل کے لئے کرے، اور اعتقاد ٹھیک ہو ۱۲ [۸] اللہ کا ذکر کیا جائے الخ یعنی نہ نام نمود کے لئے ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَسْجِدًا لِيُذْكَرَ اللّٰهُ فِيْهِ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ اَعْتَقَ نَفْسًا مُسْلِمَةً كَانَتْ فِدْيَتَهُ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ ـ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۲۳۰: عَنِ الْغَرِيْفِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ اَتَيْنَا وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا حَدِيْثًا لَيْسَ فِيْهِ زِيَادَةٌ وَّلَا نُقْصَانٌ فَغَضِبَ وَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَقْرَاُ وَمُصْحَفُهُ مُعَلَّقٌ فِيْ بَيْتِهِ فَيَزِيْدُ وَيَنْقُصُ فَقُلْنَا اِنَّمَا اَرَدْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَاحِبٍ لَّنَا اَوْجَبَ يَعْنِي النَّارَ بِالْقَتْلِ فَقَالَ اَعْتِقُوْا عَنْهُ يُعْتِقِ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ـ

۳۲۳۱: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ الشَّفَاعَةُ بِهَا تُفَكُّ الرَّقَبَةُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ـ

ذکر کیا جائے اس کے لئے بڑا محل جنت میں بنایا جاتا ہے اور جو شخص کہ ایک مسلمان نفس کو آزاد کرے ہوگا وہ نفس[1] بدلہ اس کا آگ دوزخ سے اور جو شخص کہ بوڑھا ہوا اللہ کی راہ[2] میں بوڑھا ہونا قیامت کے دن اس کے لئے وہ بڑھاپا نور[3] ہوگا یہ صاحب مصابیح نے شرح السنہ میں نقل کی۔

تیسری فصل

۳۲۳۰ ـ غریف بیٹے دیلمی کے سے روایت ہے کہ ہم واثلہ بیٹے اسقع کے پاس آیا اور کہا کہ ہم سے ایک حدیث بیان کر کہ اس میں نہ زیادتی ہو اور نہ کمی پس واثلہ غصے ہوئے اور کہا کہ تحقیق ایک تمہارا قرآن پڑھتا ہے اور اس کا قرآن[4] اس کے گھر میں لٹکا ہوا ہوتا ہے اور زیادہ کرتا ہے اس کے زیادتی کمی ہو جاتی ہے پس ہم نے کہا سوائے اس کے نہیں کہ ہم نے حدیث کا ارادہ کیا تھا کہ تم نے اس کو نبی صلعم سے سنا ہو پس واثلہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ کے پاس اپنے ایک ساتھی کے بارے میں آئے کہ اپنے نفس پر واجب کیا تھا یعنی دوزخ کی آگ کو بسبب[5] قتل کرنے کے پس حضرتؐ نے فرمایا آزاد کرو اس کی طرف سے آزاد کرے گا اللہ تعالیٰ بدلے ہر عضو اس قاتل کا آگ سے۔ (ابوداؤد ونسائی)

۳۲۳۱ ـ اور سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین صدقہ کا سفارش کرنی ہے کہ بسبب اس کے گردن خلاص کی جاوے یہ بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی۔

---

[1] ہوگا وہ نفس الخ یعنی اس کی غلامی کا سبب دوزخ کی آگ سے ۱۲ [2] اللہ کی راہ میں الخ یعنی جہاد میں یا طلب علم میں یا اسلام میں ۱۲
[3] وہ بڑھاپا نور ہوگا الخ یعنی اس دن کی تاریکیوں سے بسبب اس کے نجات پائے گا ۱۲ [4] اور اس کا قرآن اس کے گھر لٹکا ہوا ہوتا ہے الخ یعنی شبہ کے وقت اس میں دیکھ لیتا ہے واثلہ یہ سمجھے تھے کہ غریف کی مراد یہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ بعینہ بیان کرو اس پر وہ غصہ ہوئے پھر غریف نے عرض کی کہ ہماری غرض یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرو اگرچہ روایت بالمعنی ہو لیکن معانی میں کمی بیشی نہ ہو گو الفاظ میں تفاوت ہو ۱۲ [5] بسبب قتل کرنے کے الخ یعنی خودکشی کے ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ اِعْتَاقِ الْعَبْدِ الْمُشْتَرَكِ وَشِرَى الْقَرِيْبِ وَالْعِتْقِ فِي الْمَرَضِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۲۳۲:- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِيْ عَبْدٍ وَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ الْعَبْدُ عَلَيْهِ قِيْمَةَ عَدْلٍ فَاُعْطِيَ شُرَكَاؤُهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۲۳۳:- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا

باب آزاد کرنے غلام مشترک کے اور خرید کرنے قرابتی کے اور آزاد کرنے کے بیان میں بیماری کی حالت میں

پہلی فصل

۳۲۳۲:- ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ غلام میں اپنا حصہ آزاد کرے اور آزاد کرنے والے کے پاس مال ہو کہ غلام کی قیمت کو پہنچتا ہو تو انصاف کے ساتھ غلام کی قیمت مقرر کی جائے اور غلام کے دوسرے شریکوں کو ان کے حصوں کی قیمت دے کر اس کو آزاد کر دیا جائے اور اگر اتنا مال اس کے پاس نہیں ہے تو اس سے اس کا[1] حصہ آزاد ہوگا۔ (بخاری، مسلم)

۳۲۳۳:- اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی فرمایا کہ جو شخص غلام میں اپنا حصہ آزاد کرے

[1] اس کا حصہ آزاد ہوگا الخ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر غلام کے کئی مالک ہوں، ان میں سے ایک شخص اپنا حصہ آزاد کرے اگر وہ مالدار ہے تو غلام اسی وقت بالکل آزاد ہوگیا اور دوسرے شریکوں کے حصے اپنے مال سے ادا کرے، اور اگر آزاد کرنے والا محتاج اور مفلس ہے تو اس کے بقدر حصہ آزاد ہوا، باقی حصوں کے قدر غلام رہا، اور دوسرے شریک بقدر اپنے حصوں کے غلام سے محنت مزدوری کروا کے اپنی قیمت بھر لیں اور غلام پر جبر نہ کریں اور حدیث آئندہ میں یہ صاف بیان ہے، اور احمد اور نسائی نے ابو الملیح سے نکالا، انہوں نے اپنے باپ سے کہ ایک شخص نے اپنا حصہ غلام میں آزاد کر دیا پھر یہ مقدمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا، آپ نے اس غلام کا چھوڑنا آزاد کرنے والے کے مال سے لازم کیا، اور فرمایا اللہ تعالےٰ کا کوئی شریک نہیں اور امام احمد نے اسمعیل بن امیہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے نکالا کہ ان کا ایک غلام تھا طہمان نامی یا ذکوان تو ان کے دادا نے اپنا آدھا حصہ اس غلام میں سے آزاد کر دیا، پھر یہ مقدمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا، آپ نے فرمایا تو اپنی آزادی کے حصہ میں آزاد ہوگا، اور غلام اپنی غلامی کے حصہ میں رہے گا تو وہ اپنے مالک کی خدمت کرتا تھا یہاں تک کہ مر گیا اس کے راوی ثقہ ہیں اور طبرانی نے بھی اس کو نکالا، اب اس میں علماء نے اختلاف کیا ہے کہ کیا ایک حصے کے آزاد ہونے سے کل غلام آزاد ہو جائے گا یا جب دوسرے حصوں کی قیمت اور شریکوں کو مل جائے اس وقت پورا آزاد ہوگا ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِی عَبْدٍ اُعْتِقَ کُلُّہٗ اِنْ کَانَ لَہٗ مَالٌ فَاِنْ لَمْ یَکُنْ لَہٗ مَالٌ اُسْتُسْعِیَ الْعَبْدُ غَیْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۳۲۳۴:۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ سِتَّۃَ مَمْلُوْکِیْنَ لَہٗ عِنْدَ مَوْتِہٖ لَمْ یَکُنْ لَہٗ مَالٌ غَیْرُھُمْ فَدَعَا بِھِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَزَّاَھُمْ اَثْلَاثًا ثُمَّ اَقْرَعَ بَیْنَھُمْ فَاَعْتَقَ اثْنَیْنِ وَاَرَقَّ اَرْبَعَۃً وَقَالَ لَہٗ قَوْلًا شَدِیْدًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَرَوَاہُ النَّسَآئِیُّ عَنْہُ وَذَکَرَ لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ لَّا اُصَلِّیَ عَلَیْہِ بَدَلَ وَقَالَ لَہٗ قَوْلًا شَدِیْدًا وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ لَوْ شَھِدْتُّہٗ قَبْلَ اَنْ یُّدْفَنَ لَمْ یُدْفَنْ فِیْ مَقَابِرِ الْمُسْلِمِیْنَ۔

۳۲۳۵:۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَجْزِیْ وَلَدٌ وَّالِدَہٗ اِلَّا اَنْ یَّجِدَہٗ مَمْلُوْکًا فَیَشْتَرِیَہٗ فَیُعْتِقَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۳۲۳۶:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوْکًا وَّلَمْ یَکُنْ لَہٗ مَالٌ

آزاد کیا گیا کل اس کا اگر اس کے واسطے مال ہو پس اگر اس کے واسطے مال نہ ہو سعی کرایا جائے غلام اس پر مشقت ڈالی جائے (بخاری، مسلم)

۳۲۳۴۔ اور عمران بن حصین سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنے مرنے کے وقت چھ غلام آزاد کئے اس کے واسطے ان غلاموں کے سوائے مال نہ تھا پس ان غلاموں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا اور ان کے تین حصے کئے پھر ان کے درمیان قرعہ ڈالا پس[2] دو آزاد کئے اور چار غلام رکھے اور فرمایا آزاد کرنے والے کے حق میں کلام سخت یہ مسلم نے نقل کی اور بہ نسائی نے عمران سے نقل کی اور اس عبارت کو ذکر کیا کہ تحقیق میں نے قصد کیا تھا کہ اس پر نماز نہ پڑھوں" اس عبارت کے بجائے وقال لہ قولاً شدیداً اور ابوداؤد کی ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر میں اسکے جانے پر دفن کے پہلے حاضر ہوتا تو نہ دفن کیا جاتا مسلمانوں کے مقبرے میں۔

۳۲۳۵۔ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی لڑکا اپنے باپ کے احسان کا بدلہ نہیں اتار سکتا مگر اس طرح[3] کہ اس کو غلام پائے پس خرید کرے اور اس کو آزاد کرے۔ (مسلم)

۳۲۳۶۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے انصار میں سے غلام کو مدبر[4] کیا اور اس کے پاس غلام کے سوا کچھ مال نہ تھا

---

[1] اس پر مشقت ڈالی جائے الخ یعنی تشنائی نہ کریں اور اپنے حق سے زیادہ نہ مانگیں ۱۲ [2] پس دو آزاد کئے اور چار غلام رکھے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرض الموت میں آزاد کرنا جاری ہوتا ہے تہائی مال میں بہ سبب متعلق ہونے وارثوں کے حق کے اس کے مال میں اسی طرح صدقہ ہبہ اور وقف کے متعلق بھی وصیت تہائی مال میں جاری ہوتی ہے ۱۲ [3] مگر اس طرح کہ اس کو الخ نووی نے کہا ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عزیز و اقارب کے خریدنے سے وہ آزاد نہ ہوں گے جب تک کہ انکو آزاد نہ کرے اور جمہور علماء کے نزدیک وہ خریدنے کے ساتھ آزاد ہو جائیں گے اور ان کی دلیل دوسری حدیث ہے ۱۲ [4] غلام کو مدبر کیا الخ یعنی اس نے یوں کہا کہ جب میں مر جاؤں تو میرا غلام آزاد ہے اور ایسے غلام کو مدبر کہتے ہیں، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر کو بیچا اور نعیم بن نحام نے اس کو مول لیا اور ابن عمرؓ سے روایت کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدبر میت کے تہائی مال میں سے آزاد ہوگا جس قدر خواہ کل یا جزو (باقی بر صفحہ آئیندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غَيْرَهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ابْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِأَهْلِكَ فَإِنْ فَضَلَ عَنْ أَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِي قَرَابَتِكَ فَإِنْ فَضَلَ عَنْ ذِي قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَقُولُ فَبَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۳۲۲۷: عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

پس یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی پس فرمایا کون شخص ہے کہ اس کو مجھ سے خریدے پس اس کو نعیم بن نحام نے آٹھ سو درہم کے بدلے خریدا (بخاری، مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے پس اس کو نعیم بن عبداللہ عدوی نے آٹھ سو درہم کو خریدا پس نعیم آٹھ سو درہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو لایا پس حضرتؐ نے وہ درہم اس شخص کو دیئے پھر فرمایا پہلے اپنی جان پر خرچ کر پس اس کے ذریعہ ثواب حاصل کر پھر اگر کچھ بچ رہے پس اپنے اہل وعیال پر خرچ کر پس اگر تیرے اہل وعیال سے بچ رہے پس واسطے رشتہ داروں کے ہے پھر اگر تیرے رشتہ داروں سے کچھ بچ رہے پس اس طرح یعنی اپنے آگے اور اپنے دائیں اور اپنے بائیں خرچ کرو۔

دوسری فصل

۳۲۲۷: حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ سمرہ سے نقل کی کہ سمرہ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کی فرمایا جو شخص محرم

(بقیہ صفحہ سابقہ) حافظ ابن ماجہ نے کہا میں نے عثمان بن ابی شیبہ سے سنا وہ کہتے تھے یہ حدیث خطا ہے یعنی مدبر کی تہائی مال میں سے آزاد ہونے کی ابوعبداللہ نے کہا اس حدیث کی کچھ اصل نہیں ہے اور ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی حدیث کو دارقطنی اور بیہقی نے بھی نکالا مرفوعاً اور موقوفاً ایک روایت دارقطنی کی یوں ہے کہ مدبر نہ بیچا جائے گا نہ ہبہ کیا جائے گا اور وہ ثلث مال میں آزاد ہوگا، لیکن اس کی اسناد میں عبیدہ بن حسان منکر الحدیث ہے، اور ابن ماجہ کی اسناد میں علی بن ظبیان ہے وہ بھی ضعیف ہے اور نووی رحمہ نے کہا کہ جمہور علماء کا یہ قول ہے مدبر نہ بیچا جائے گا، اور اس کی بیع جائز نہیں ہے، ابوحنیفہ رحمہ بھی یہی کہتے ہیں، اور امام شافعی رحمہ اور اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ جب مالک محتاج ہو تو مدبر کو بدلیل حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اس حدیث کے بیچ سکتا ہے، اور اگر لونڈی کو مدبر کرے تو اس سے وطی کرنا بالاجماع درست ہے ۱۲

ل۵ اپنے دائیں اور اپنے بائیں خرچ کرنا لخ یعنے ہر طرف محتاجوں کو دے، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محتاج کے خیرات کرنے سے اپنے اہل وعیال کا دینا مقدم ہے اہل خویش بعد درویش ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۳۲۳۸:- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَلَدَتْ أَمَةُ الرَّجُلِ مِنْهُ فَهِيَ مُعْتَقَةٌ عَنْ دُبُرٍ مِّنْهُ أَوْ بَعْدَهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

۳۲۳۹:- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بِعْنَا أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ نَهَانَا عَنْهُ فَانْتَهَيْنَا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

۳۲۴۰:- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُ الْعَبْدِ لَهُ إِلَّا أَنْ يَّشْتَرِطَ السَّيِّدُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

رشتہ دار کا مالک ہو وہ رشتہ دار محرم آزاد ہے، (ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ)

۳۲۳۸:- اور ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ کسی مرد کی لونڈی اس مرد سے جنے پس وہ لونڈی اس کے مرنے کے پیچھے آزاد ہو جاوے گی یا اس[1] کے مرنے کے بعد، (دارمی)

۳۲۳۹:- اور جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لڑکوں کی مائیں بیچیں اور حضرت ابوبکرؓ کے وقت میں پھر جب کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے ہم کو ان کے بیچنے[2] سے منع کیا پس ہم باز رہے، (ابوداؤد)

۳۲۴۰:- اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ غلام کو آزاد کرے اور غلام کے پاس مال ہو پس[3] مال غلام کا غلام ہی کے لئے ہے مگر یہ کہ مالک شرط کر لے، (ابوداؤد و ابن ماجہ)

---

[1] اس کے مرنے کے بعد الخ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب مالک سے لونڈی کی اولاد ہو جائے تو مالک کے مرنے کے بعد وہ آزاد ہو جاتی ہے اور اس کی زندگی میں آزاد نہیں ہوتی لیکن اس کو بیچ بھی نہیں سکتا اور اس پر علماء کا اجماع ہے، اس حدیث کی اسناد میں حسین ابن عبداللہ ہاشمی ضعیف ہے ۱۲ لمعات [2] ہم کو ان کے بیچنے سے منع کیا الخ اہل حدیث کہتے ہیں کہ ام ولد کا بیچنا حرام ہے اور کہتے ہیں کہ جابرؓ کو نسخ کی خبر نہیں ہوئی، پہلے ام ولد کی بیع جائز ہوگی پھر آپ نے اس سے منع کر دیا ہوگا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے اس سے منع کیا جیسے جابرؓ نے متعہ کے باب میں ایسی ہی روایت کی ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کے زمانہ میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شروع خلافت میں متعہ کیا کرتے تھے حالانکہ متعہ کی حلت بالاجماع منسوخ ہے، اور حضرت جابرؓ کو اس کے نسخ پر اطلاع نہیں ہوئی اسی طرح اس ممانعت کی بھی حضرت جابرؓ کو خبر نہیں ہوئی ہوگی ۱۲ [3] پس مال غلام کا غلام ہی کے لئے ہے الخ ظاہریہ کا عمل اسی حدیث کے موافق ہے کہ آزاد کرتے وقت جو مال غلام کے پاس ہوگا، اور جمہور علماء نے اس حدیث کا خلاف کیا ہے ۱۲ [4] ذی رحم الخ جیسے باپ بیٹے، بہن، بھائی، دادا، دادی، نانا نانی، خالہ، پھوپھی وغیرہ کا اسی حدیث کے موافق کہا ہے، اہل حدیث نے اور یہ خلاف نہیں ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گزشتہ حدیث کے جس کو امام مسلم نے نکالا کہ بیٹا باپ کا حق ادا نہیں کر سکتا، مگر جب کہ غلام پائے اور خرید کر کے آزاد کرے، کیوں کہ آزاد کرنے سے یہاں مطلب یہی ہے کہ اس کو خرید کرے اور اس کا خرید کرنا یہی آزاد کرنا ہے اور ظاہریہ نے حدیث گزشتہ کی رو سے کہا ہے کہ کوئی ناتے والا محرم خریدنے سے آزاد نہ ہوگا اور حسن کی اس حدیث کو ضعیف کہا ہے ۱۲ لمعات

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۲۴۱:۔ وَعَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ شِقْصًا مِنْ غُلَامٍ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَ لِلّٰهِ شَرِيكٌ فَأَجَازَ عِتْقَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۳۲۴۲:۔ وَعَنْ سَفِينَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوكًا لِأُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أُعْتِقُكَ وَأَشْتَرِطُ عَلَيْكَ أَنْ تَخْدُمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتَ فَقُلْتُ إِنْ لَمْ تَشْتَرِطِي عَلَيَّ مَا فَارَقْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتُ فَأَعْتَقَتْنِي وَاشْتَرَطَتْ عَلَيَّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۳۲۴۳:۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ دِرْهَمٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۳۲۴۴:۔ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتَبِ إِحْدَاكُنَّ وَفَاءٌ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ۔

۳۲۴۱۔ اور ابی ملیح سے روایت ہے کہ آپ نے باپ سے نقل کی کہ ایک شخص نے ایک حصہ غلام میں سے آزاد کیا پس یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو ذکر کیا گیا پس فرمایا خدا کے واسطے کوئی شریک نہیں پس حضرتؐ نے اس کے آزاد ہونے کی اجازت دے دی[1]۔ (ابوداؤد)

۳۲۴۲۔ اور سفینہؓ سے روایت ہے کہ میں ام سلمہؓ کے ملک میں تھا پس ام سلمہؓ نے کہا میں تجھ کو آزاد کرتی ہوں اور تجھ پر شرط لگاتی ہوں کہ تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرے جب تک کہ تو زندہ رہے پس میں نے کہا اگر تو مجھ پر شرط[2] نہ کرتی تو میں بھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہ ہوتا جب تک کہ میں زندہ رہتا پس ام سلمہ نے مجھ کو آزاد کیا اور مجھ پر شرط لگا دی۔ (ابوداؤد و ابن ماجہ)

۳۲۴۳۔ اور عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ اپنے باپ سے نقل کی اور شعیب نے اپنے دادا سے نقل کی اور اس نے نبی صلعم سے نقل کی فرمایا کہ مکاتب[3] غلام ہے جب تک کہ باقی رہے بدل کتابت اس کی سے ایک درہم۔ (ابوداؤد)

۳۲۴۴۔ اور ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... جس وقت کہ ہو تمہارے ایک مکاتب کے نزدیک اس قدر روپیہ کہ تمام بدل کتابت دے سکے پس چاہیے کہ پردہ[4] کرے اس سے۔ (ابوداؤد و ابن ماجہ)

---

[1] پس حضرت صلعم نے اس کے آزاد ہونے کی اجازت دی الخ یعنی سارے غلام کے آزاد کرنے کی رغبت دلائی ۱۲ [2] اور مجھ پر شرط لگا دی الخ اہل حدیث کا مذہب اس حدیث کے موافق ہے، اور اس کو امام احمدؒ اور نسائیؒ نے بھی نکالا، اور کہا اس کی اسناد میں کوئی برائی نہیں ہے، اور حاکم نے بھی اس کو نکالا لیکن اس کی اسناد میں سعید بن جمہان ہے، ابن معین نے اس کو ثقہ کہا اور ابو حاتم نے کہا اس سے حجت نہ لی جائے گی ۱۲ [3] مکاتب غلام ہے الخ مکاتب وہ بردہ جس سے مالک کہے تو اتنا مال ادا کر دے تو تو آزاد ہے ۱۲ [4] پردہ کرے اس سے الخ یہ حکم احتیاطاً ہے اور بعض نے کہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج سے خاص ہے اور دوسری عورتوں میں یہ حکم ہے کہ جب مکاتب بدل کتابت ادا کر دے اس وقت اس سے پردہ کریں اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اپنے غلام سے عورت کو پردہ کرنا ضروری نہیں، گو وہ جوان بالغ ہو کیونکہ قرآن مجید (باقی بر صفحہ آئندہ)

(باقی بر صفحہ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۲۴۵: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَاتَبَ عَبْدَهُ عَلَى مِائَةِ أُوقِيَّةٍ فَأَدَّاهَا إِلَّا عَشْرَةَ أَوَاقٍ أَوْ قَالَ عَشْرَةَ دَنَانِيرَ ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ رَقِيقٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۳۲۴۶: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا أَوْ مِيرَاثًا وَرِثَ بِحِسَابِ مَا عَتَقَ مِنْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ يُؤَدِّي الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَا أَدَّى دِيَةَ حُرٍّ وَمَا بَقِيَ دِيَةَ عَبْدٍ وَضَعَّفَهُ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۲۴۷: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أُمَّهُ أَرَادَتْ أَنْ تُعْتِقَ فَأَخَّرَتْ ذٰلِكَ إِلَى أَنْ تُصْبِحَ فَمَاتَتْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَيَنْفَعُهَا أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا

۳۲۴۵: اور عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ اپنے باپ سے نقل کی اور شعیب نے اپنے دادا سے نقل کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے غلام کو سو اوقیہ پر مکاتب کیا پس اس نے سب ادا کئے مگر دس اوقیہ ادا نہ کئے یا کہا دس دینار ادا نہ کئے پھر عاجز ہو گیا اور ادائیگی سے پس وہ مکاتب غلام ہے۔ (ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ)

۳۲۴۶: اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی فرمایا کہ جس وقت مکاتب دیت کا یا میراث کا مستحق ہو وارث ہوتا ہے مقدار اس چیز[1] کے کہ اس سے آزاد ہو یہ ابوداؤد اور ترمذی نے نقل کی اور ترمذی کی ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا مکاتب صرف اسی قدر حصہ خون بہا میں سے دیا جائے جس قدر اس نے اپنے بدل کتابت کو ادا کیا اور آزاد ہوا ہے اور باقی غلام کی دیت ترمذی نے اس ضعیف کہا ہے۔

تیسری فصل

۳۲۴۷: عبدالرحمن بن ابی عمر انصاری سے روایت ہے کہ اس کی ماں نے بردہ آزاد کرنے کا ارادہ کیا پھر صبح تک تاخیر کرنے میں دیر لگائی پس مر گئی عبدالرحمن نے کہا پس میں نے قاسم[2] بن محمد کو کہا کہ کیا میری ماں کو نفع کرے گا کہ میں اس کی طرف سے آزاد کروں پس

(بقیہ صفحہ سابقہ) میں ہے وما ملکت ایمانہن" اور اہل حدیث اور شافعی کا یہی قول ہے کہ غلام اپنی مالکہ کا محرم ہے اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک پردہ کرنا چاہیے ۱۲ ؛ [1] مقدار اس چیز کے کہ اس سے آزاد ہوا الخ شوکانی نے "دررؔ" میں اہل حدیث کا مذہب بھی بیان کیا ہے کہ مکاتب جب بھی مال ادا کرے گا تو پورا آزاد ہو جائے گا اور اگر مال کا ایک حصہ ادا کرے تو اسی قدر حصہ میں سے آزاد ہو گا اور ان کی دلیل یہی حدیث ہے لیکن ترمذی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے، اور اکثر اہل علم کا یہ قول ہے کہ مکاتب غلام ہے جب تک اس پہ ایک درہم بھی باقی رہے، اس کو ابوداؤد نے روایت کیا، اور گزشتہ حدیثیں بھی اسی کی مؤید ہیں ۱۲ دوحد [2] قاسم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں، فقہاء سبعہ جو مدینہ منورہ میں مشہور ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہیں ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ الْقَاسِمُ اَتٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمِّىْ هَلَكَتْ فَهَلْ يَنْفَعُهَا اَنْ اُعْتِقَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ رَوَاهُ مَالِكٌ۔

۳۲۴۸:۔ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ نَوْمٍ نَامَهُ فَاَعْتَقَتْ عَنْهُ عَائِشَةُ اُخْتُهُ رِقَابًا كَثِيْرَةً رَوَاهُ مَالِكٌ۔

۳۲۴۹:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰى عَبْدًا فَلَمْ يَشْتَرِطْ مَالَهُ فَلَا شَيْئَ لَهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

قاسم نے کہا کہ سعد بن عبادہ رسول خدا صلعم کے پاس آئے اور کہا کہ تحقیق میری ماں مرگئی پس کیا اس کو نفع کرے گا کہ میں اس کی طرف سے غلام آزاد کروں، پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہاں نفع کرے گا[1]، (روایت کیا اس کو مالک نے)

۳۲۴۸:۔ اور یحیٰی بن سعیدؒ سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ وفات کئے گئے سوتے کے وقت کہ سوئے تھے اس میں پس ان کی طرف سے عائشہؓ نے آزاد کئے کان کی بہن تھی بہت سے بردے، (مالک)

۳۲۴۹:۔ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے غلام خریدا اور اس کا مال شرط نہ کیا پس اس کا مال بیچنے والے کا حق نہیں، (دارمی)

---

[1] ہاں نفع کرے گا الخ یعنے اس کا ثواب اس کو پہنچے گا، میت کو مالی عبادت کے پہنچنے میں سب کا اتفاق ہے اور بدنی عبادت کے پہنچنے میں اختلاف ہے ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْاَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۲۵۰:۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۳۲۵۱:۔ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۲۵۲:۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوْا بِالطَّوَاغِيْ وَلَا بِاٰبَائِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۲۵۳:۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِيْ حَلِفِهٖ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ اُقَامِرْكَ

باب قسموں اور نذروں کے بیان میں

پہلی فصل

۳۲۵۰:۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یوں قسم کھاتے تھے نہیں قسم ہے پھیرنے[1] والے دلوں کی۔ (بخاری)

۳۲۵۱:۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ تم کو منع فرماتا ہے کہ تم اپنے باپوں کی قسم کھاؤ جو شخص کہ قسم کھانے والا ہو پس چاہیئے کہ اللہ کی قسم کھاوے[2] یا چپ رہے۔ (بخاری مسلم)

۳۲۵۲:۔ اور عبدالرحمٰن بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بتوں کی قسم نہ کھاؤ اور اپنے باپوں کی (مسلم)

۳۲۵۳:۔ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی فرمایا جو شخص قسم کھاوے اور اپنی قسم میں کہے کہ میں لات و عزیٰ[3] کی قسم کھاتا ہوں پس چاہیئے کہ لا الہ الا اللہ کہے اور جس شخص نے اپنے یار کے واسطے کہا آؤ جوا کھیلیں پس

---

[1] قسم پھیرنے والے دلوں کی الخ یعنے اللہ تعالیٰ کی [2] اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے الخ یعنی اس کے ناموں اور اس کی صفات کے ساتھ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوائے خدا کے کسی کی قسم درست نہیں نہ اپنے باپ دادا کی نہ کسی اور کی چنانچہ آئندہ حدیثوں میں بھی اس کا صاف بیان ہے اور اس ممانعت کی حکمت یہ ہے کہ قسم سے اس شخص کی عظمت نکلتی ہے جس کی قسم کھاتے ہیں اور عظمت حقیقی خدا تعالیٰ ہی کے لئے ہے، پس اور کوئی اس کے مشابہ نہ کیا جائے گا اگر کوئی شخص کہے کہ ایک حدیث میں خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "افلح وابیہ ان صدق" یعنی اس کے باپ کی قسم کھائی، اس کا جواب یہ ہے کہ بطور عادت کے زبان سے نکل گیا، اور وہاں قسم کی نیت نہ تھی اور اللہ تعالیٰ جو اپنی مخلوقات کی قسم کھاتا ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے پس وہ اپنی مخلوقات کو ایک دوسرے پر قسم کھا کر شرف دیتا ہے ۱۲ [3] لات وعزیٰ کی الخ لات اور عزیٰ (باقی بر صفحہ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلْيَتَصَدَّقْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

۳۲۵۴:- وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى مِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنِ ادَّعٰى دَعْوٰى كَاذِبَةً لِيَتَكَثَّرَ بِهَا لَمْ يَزِدْهُ اللّٰهُ إِلَّا قِلَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

۳۲۵۵:- وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ وَاللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا أَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَأَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَاَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ

چاہیئے کہ تصدق[۱] کرے۔ (بخاری و مسلم)

۳۲۵۴:- اور ثابت بن ضحاک سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ کسی دین پر اسلام کے سوا جھوٹی[۲] قسم کھاوے پس وہ[۳] ہوتا ہے جیسا کہ کہا اور ابن آدم پر اس چیز میں نذر لازم نہیں ہوتی کہ نہیں[۴] مالک اور جو شخص کہ اپنے تئیں کسی چیز کے ساتھ[۵] مار ڈالے دنیا میں عذاب کیا جاوے گا ساتھ اس چیز کے دن قیامت کے اور جو شخص کہ مسلمان کو لعنت کرے پس وہ مانند اس[۶] کے قتل کرنے کی ہے اور جو شخص کہ کسی مرد مسلمان کو کفر کے ساتھ تہمت کرے پس وہ اس کے قتل کے مانند[۷] ہے اور جو شخص جھوٹا دعویٰ کرتا ہے تاکہ زیادہ مال و دولت حاصل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے مال میں کمی کر دے گا۔ (بخاری و مسلم)

۳۲۵۵:- اور ابی موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق میں خدا کی قسم اگر میں کسی چیز پر قسم کھاؤں

(بقیہ صفحہ سابقہ) عرب میں دستور تھا کہ کافروں کی قسمیں کھاتے تھے جب لوگ مسلمان ہوئے تو بموجب عادت کے بعض لوگ بھول کر بتوں کی قسم کھا جاتے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا علاج یہ بتلایا کہ کلمہ پڑھ لیا کریں تو کفر کا شبہ دور ہو جائے گا، [۱] کہ تصدق کرے الخ یعنی صدقہ و خیرات کرے کہ اس گنہگاری کا کفارہ ہو جائے، [۲] پس وہ ہوتا ہے جیسا کہ کہا الخ یعنی جو جھوٹی قسم اس طرح کھائے کہ میں نے ایسا کیا یا کروں تو میں نصرانی ہوں یا یہودی یا ہندو تو جیسے اس نے قسم کھائی ویسا ہی ہو گیا اور اسلام سے نکل گیا، ظاہر حدیث کا مطلب یہی ہے لیکن اکثر ائمہ جیسے ابو حنیفہ یا احمد کا یہ قول ہے کہ ایسے کہنے میں قسم کا کفارہ واجب ہوگا، اگر اس کے خلاف کرے مثلاً کہے اگر میں انار کھاؤں، پھر انار کھایا تو قسم کا کفارہ دے اور مالک اور شافعی کہتے ہیں کہ یہ قسم نہیں ہے تو اس میں کفارہ نہ ہوگا بہر حال اس حدیث کا مطلب یہ بیان کرتے ہیں کہ بطور تغلیظ و تشدد کے ایسا فرمایا کہ تاکہ لوگ ایسا کہنے سے بچیں ورنہ اس کا عقیدہ اسلام کا ہے تو وہ کافر نہ ہوگا۔ [۳] نہیں مالک الخ مثلاً دوسرے کا بردہ آزاد کرنے کی نذر مانے، [۴] کسی چیز کے ساتھ الخ یعنی چھری وغیرہ کے، [۵] ساتھ الخ مثلاً چھری سے مارا تھا تو چھری اس کے ہاتھ میں دیں گے اور وہ اپنے آپ کو مارے گا جب تک اس سے اللہ تعالیٰ چاہے گا، [۶] پس وہ مانند اس کے قتل الخ یعنی اصل گناہ میں، [۷] قتل کی مانند الخ یعنی اس لئے کہ کفر کے ساتھ تہمت کرنی اسباب قتل سے ہے، [۸] تاکہ الخ یہ دعوے کہ علت ہے اور معنی یہ ہے کہ احوال اور فضائل اور کمالات کا دعوے کرتا ہے تاکہ اس دعوے کے ساتھ بہت سامان حاصل کرے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۳۲۵۶:۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَۃَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَۃَ فَإِنَّکَ إِنْ أُوْتِیْتَھَا عَنْ مَسْأَلَۃٍ وُکِلْتَ إِلَیْھَا وَإِنْ أُوْتِیْتَھَا عَنْ غَیْرِ مَسْأَلَۃٍ أُعِنْتَ عَلَیْھَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَأَیْتَ غَیْرَھَا خَیْرًا مِّنْھَا فَکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِکَ وَائْتِ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَأْتِ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ وَکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۳۲۵۷:۔ وَعَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَأٰی خَیْرًا مِّنْھَا فَلْیُکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَلْیَفْعَلْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۳۲۵۸:۔ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ لَأَنْ یَّلَجَّ أَحَدُکُمْ بِیَمِیْنِہٖ فِیْ أَھْلِہٖ آثَمُ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ أَنْ یُّعْطِیَ کَفَّارَتَہُ الَّتِیْ افْتَرَضَ اللّٰہُ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

اور وہ چیز بہتر ہو تو میں اپنی قسم توڑ دوں گا، اور قسم کا کفارہ دوں گا اور اس سے بہتر چیز پر عمل کروں گا۔ (بخاری، مسلم)

۳۲۵۶:۔ اور عبدالرحمٰن بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبدالرحمٰن بن سمرہؓ تو سرداری نہ مانگ[1] پس تحقیق تو اگر سرداری مانگنے سے دیا جاوے گا تو اس کی طرف سونپا جاوے[2] گا اور اگر بن مانگے سرداری دیا جاوے گا اور جس وقت تو کسی چیز پر قسم کھاوے پھر تو اس کا خلاف اس سے بہتر دیکھے پس اپنی قسم کا کفارہ دے اور تو وہ چیز کر کہ وہ بہتر ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ کر تو وہ چیز کہ وہ بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ دے۔ (بخاری، مسلم)

۳۲۵۷:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی کسی چیز پر قسم کھاوے پھر اس سے بہتر دیکھے تو چاہیئے کہ اپنی قسم کا کفارہ دے اور اس کا خلاف کرے[3]۔ (مسلم)

۳۲۵۸:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم اصرار کرنا ایک تمہارا اپنی قسم پر در مقدمہ اپنے کے گناہ میں ڈالنے والا زیادہ ہے اس کو اللہ کے نزدیک قسم توڑنے اور اس کے کفارہ دینے سے جو اللہ نے اس پر فرض[4] کیا۔ (بخاری، مسلم)

---

[1] تو سرداری نہ مانگ الخ کہ کسی جگہ کا تجھے حاکم کریں، [2] تو اس کی طرف سونپا جائے گا الخ یعنی خدا کی طرف سے تیری مدد نہ ہوگی، [3] اور اس کا خلاف کرے الخ اب ان حدیثوں اور اللہ تعالیٰ کے اس قول "واحفظوا ایمانکم" میں منافات نہیں ہے، کیونکہ آیت میں مراد وہ قسم ہے جو نیک بات پر ہو جیسے نماز یا صدقہ پر ایسی قسموں کا پورا کرنا ضروری ہے، لیکن جب بری بات پر قسم کھائے جیسے ماں باپ سے بات نہ کرنے پر تو اس کا توڑنا ضروری ہے اب احادیث دونوں طرح وارد ہیں، بعض میں یوں ہے کہ پہلے قسم توڑے پھر کفارہ دے، امام ابوحنیفہ اسی کے قائل ہیں اور بعض میں یوں ہے کہ پہلے کفارہ دے پھر قسم توڑے، شافعیؒ اسی کے قائل ہیں اور اہل حدیث کہتے ہیں دونوں طرح درست ہے، [4] اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض کیا الخ یعنی ہر چند قسم کا پورا کرنا بہتر ہے لیکن جس میں اپنے گھر والوں کو ضرر پہنچے تو قسم کا توڑنا اور کفارہ دینا افضل ہے کہ "آزردن دل دوستاں جہل است و کفارت یمین سہل۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۲۵۹:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنُكَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۲۶۰:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْيَمِيْنُ عَلٰى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۲۶۱:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ فِيْ قَوْلِ الرَّجُلِ لَا وَاللّٰهِ وَبَلٰى وَاللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَقَالَ رَفَعَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۲۶۲:۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ وَلَا بِاُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْاَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوْا بِاللّٰهِ اِلَّا وَاَنْتُمْ صَادِقُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

۳۲۶۳:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَلَفَ

۳۲۵۹:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا تیری قسم اس چیز پر واقع ہوتی ہے کہ تجھ کو تیرا ساتھی سچا جانے[1] (مسلم)

۳۲۶۰:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا قسم، قسم دینے والے کی نیت پر[2] ہوتی ہے۔ (مسلم)

۳۲۶۱:۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ یہ آیت اللہ تعالیٰ تم سے تمہاری لغو قسموں[3] پر مواخذہ نہیں کرتا، اس شخص کے حق میں اتری ہے جو بات کھا کر کہتا ہے کہ اللہ کی قسم میں نے یہ کام نہیں کیا، اور اس کی قسم میں نے یہ کام کیا ہے یہ بخاری نے نقل کی اور شرح سنہ میں یہ روایت مصابیح کے الفاظ کے ساتھ بیان کی گئی ہے اور کہا شرح سنہ میں یہ حدیث بعض راویوں نے عائشہ تک مرفوع بیان کی ہے۔

دوسری فصل

۳۲۶۲:۔ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے باپوں کی قسم نہ کھاؤ اور نہ اپنی ماؤں کی اور نہ بتوں کی اور نہ قسم کھاؤ اللہ کی مگر اسی حال میں کہ تم سچے ہو، (ابوداؤد)

۳۲۶۳:۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے، جس نے غیر اللہ[4] کی

---

[1] تیرا ساتھی سچا جانے الخ یعنی تیرا مدعی تیری قسم کا تب اعتبار ہے جب تو مدعی کی مراد کے مطابق قسم کھائے، [2] قسم دینے والے کی نیت پر الخ گو قسم کھانے والا دوسرا کوئی مطلب رکھ کر قسم کھائے یعنی توریہ کرے تو اس کا توریہ اس کو مفید نہ ہوگا بلکہ جھوٹی قسم کا وبال اس پر ہوگا یہ حدیث اس مقام میں ہے جب کوئی شخص قسم کھا کر دوسرے کا حق دبانا چاہے اور جب کسی مسلمان کی جان یا عزت بچانا منظور ہو ظالم کے ظلم سے تو توریہ درست ہے۔ [3] تمہاری لغو قسموں الخ وہ جو منہ سے بے اختیار نکلے اور دل کو خبر نہ ہو اس پر کوئی کفارہ لازم نہیں آتا، [4] غیر اللہ الخ اس حدیث سے معلوم کہ غیر اللہ کی قسم کھانے سے آدمی مشرک ہو جاتا ہے اور پیغمبر خدا صلعم کا باپ کی قسم کھانا عادت کے طور پر تھا یا نہی سے پہلے آپ نے قسم کھائی''

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِغَیْرِ اللّٰہِ فَقَدْ اَشْرَکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۳۲۶۴:۔ وَعَنْ بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِالْاَمَانَۃِ فَلَیْسَ مِنَّا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ۔

۳۲۶۵:۔ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اِنِّیْ بَرِیْءٌ مِّنَ الْاِسْلَامِ فَاِنْ کَانَ کَاذِبًا فَھُوَ کَمَا قَالَ وَاِنْ کَانَ صَادِقًا فَلَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الْاِسْلَامِ سَالِمًا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ۔

۳۲۶۶:۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اجْتَھَدَ فِی الْیَمِیْنِ قَالَ لَا وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِی الْقَاسِمِ بِیَدِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

۳۲۶۷:۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَتْ یَمِیْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا حَلَفَ لَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ۔

کی قسم کھائی پس تحقیق اس نے شرک کیا۔ (ترمذی)

۳۲۶۴:۔ اور بریدہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا جو شخص امانت کی قسم[1] کھاوے پس وہ ہم میں سے نہیں[2] ہے۔ (ابوداؤد، نسائی)

۳۲۶۵:۔ اور بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا جو شخص کہ کہے میں اسلام سے بیزار ہوں پس اگر جھوٹا[3] ہو پس وہ ایسا ہے جیسا اس نے کہا اور اگر سچا[4] ہے پس ہرگز اسلام کی طرف ثابت نہ پھرے[5] گا۔ (ابوداؤد، نسائی وابن ماجہ)

۳۲۶۶:۔ اور ابی سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ قسم کھانے میں مبالغہ کرتے تھے فرماتے نہیں قسم ہے اس ذات کی کہ ابوالقاسم کی جان اس کے ہاتھ میں ہے۔ (ابوداؤد)

۳۲۶۷:۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی قسم تھی[6] جس وقت کہ قسم کھاتے لا و استغفر اللہ۔ (ابوداؤد وابن ماجہ)

---

[1] امانت کی الخ یعنی نری امانت کے بغیر اضافت کرنے کی طرف اللہ تعالیٰ کے، [2] وہ ہم میں سے نہیں الخ اس لئے کہ اس نے غیر اللہ کی قسم کھائی، [3] اگر جھوٹا ہوا الخ یعنی اپنی بات کو جھوٹا کیا اور وہ کام کر بیٹھا جس پر اسلام سے جدا ہونے کی شرط لگائی اگر سچا ہے یعنی وہ کام نہ کیا، [5] اسلام کی طرف ثابت نہ پھرے گا الخ کیونکہ اسلام کی عظمت اس نے نہ کی اور دین کو حقیر سمجھا کر بات بات پر اس سے جدا ہونے کی شرط لگاتا ہے حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو کوئی شرط لگائے پھر اس میں سچا بھی ہو جب بھی گنہگار ہوگا، [6] قسم تھی الخ اس عبارت کو قسم کہنا بسبب مشابہت قسم کے ہے اس لئے کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں، اگر اصل اس کے برخلاف ہو چونکہ کلام و مطلب کو یہ کہنا مضبوط کر دیتا ہے اس لئے قسم کے حکم میں ہے یا یہ مطلب ہے کہ لغو قسم سے استغفار کرتا ہوں اور جو قسم آدمی کی زبان پر بے قصد جاری ہوتی ہے اس پر کوئی کفارہ لازم نہیں آتا یہ قسمیں غالباً آپ کی اسی قسم کی تھیں، مگر اس سے بھی آپ نے استغفار کیا تاکہ امت کے لوگ اس سے پرہیز کریں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۲۶۸ :۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ جَمَاعَةً وَّقَفُوْا عَلَى ابْنِ عُمَرَ رض۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۲۶۹ :۔ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ ابْنَ عَمٍّ لِّيْ أٰتِيْهِ أَسْأَلُهُ فَلَا يُعْطِيْنِيْ وَلَا يَصِلُنِيْ ثُمَّ يَحْتَاجُ إِلَيَّ فَيَأْتِيْنِيْ فَيَسْأَلُنِيْ وَقَدْ حَلَفْتُ أَنْ لَّا أُعْطِيَهُ وَلَا أَصِلَهُ فَأَمَرَنِيْ أَنْ اٰتِيَ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَّأُكَفِّرَ عَنْ يَمِيْنِيْ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَأْتِيْنِي ابْنُ عَمِّيْ فَأَحْلِفُ أَنْ لَّا أُعْطِيَهُ وَلَا أَصِلَهُ قَالَ كَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ۔

۳۲۶۸ :۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ کسی چیز پر قسم کھاوے اور انشاءاللہ تعالےٰ کہے پس اس پر حنث نہیں ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور ترمذی نے ایک جماعت کو ذکر کیا کہ انہوں نے یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ پر ٹھہرائی ہے۔

تیسری فصل

۳۲۶۹ :۔ ابی الاحوص عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ اپنے[۱] باپ سے نقل کی کہا کہ میں نے کہا یا رسولؐ اللہ مجھ کو میرے چچا کے بیٹے کے حال سے خبر دیجئے میں اس کے پاس سوال لیے آتا ہوں کہ میں اس سے[۲] مانگتا ہوں پس وہ مجھ کو نہیں دیتا اور مجھ سے سلوک نہیں کرتا پھر محتاج ہوتا ہے وہ میری طرف اور میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے مانگتا ہے اور تحقیق میں نے قسم کھائی کہ میں اس کو نہ دوں گا اور نہ میں[۳] اس سے سلوک کروں گا پس مجھ کو حکم فرمایا کہ میں وہ چیز کروں[۴] کہ وہ بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ دوں یہ نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی اور ابن ماجہ کی روایت میں یوں ہے کہ مالک نے کہا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس میرے چچا کا بیٹا آتا ہے پس میں قسم کھاتا ہوں کہ میں اس کو نہ دوں گا اور میں اس سے سلوک نہ کروں گا فرمایا اپنی قسم کا کفارہ دے[۵]،

---

[۱] اپنے باپ سے الخ یعنی مالک سے، [۲] میں اس سے پناہ مانگتا ہوں الخ یعنی کچھ مال، [۳] اور نہ میں اس سے سلوک کروں گا الخ یعنی اس لئے کہ آپ نہیں دیتا اور مجھ سے مانگتا ہے، [۴] میں وہ چیز کروں الخ یعنی اس کو دوں اور اس سے سلوک بھی کروں، [۵] اپنی قسم کا کفارہ دے الخ کفارہ سورۂ مائدہ میں مذکور ہے اور وہ یہ ہے کہ دس محتاجوں کو دو وقت کھانا کھلائے یا لباس دے یا غلام آزاد کرے، اور اگر مقدور نہ ہو تو تین روزے رکھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابٌ فِي النُّذُوْرِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۲۷۰۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْذُرُوْا فَاِنَّ النَّذْرَ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْقَدَرِ شَیْئًا وَاِنَّمَا یُسْتَخْرَجُ بِهٖ عَنِ الْبَخِیْلِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۳۲۷۱۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ اَنْ یُّطِیْعَ اللّٰهَ فَلْیُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ یَّعْصِیَهٗ فَلَا یَعْصِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

۳۲۷۲۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِیْ مَعْصِیَةٍ وَّلَا فِیْمَا لَا یَمْلِكُ الْعَبْدُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ

باب نذروں کے بیان میں

پہلی فصل

۳۲۷۰:۔ ابی ہریرہؓ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے دونوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نذر نہ[1] مانو اس لئے کہ نذر تقدیر سے کسی چیز کو دور نہیں کرتی سوائے اس کے نہیں کہ بسبب نذر کے بخیل سے نکالا[2] جاتا ہے، (بخاری مسلم)

۳۲۷۱:۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[3] جو شخص کہ نذر کرے کہ اللہ کی اطاعت کرے پس چاہیئے کہ اس کی اطاعت کرے اور جو شخص اللہ کے گناہ کرنے کی نذر کرے پس اس کا گناہ نہ کرے، (بخاری)

۳۲۷۲:۔ اور عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر کا گناہ میں پورا کرنا جائز نہیں[4] اور اس چیز میں نذر کا پورا کرنا جائز نہیں کہ آدمی اس کا مالک نہیں[5] ہے یہ مسلم نے نقل کی، ایک روایت میں یوں ہے، کہ نذر کا پورا کرنا اللہ تعالیٰ کے گناہ میں جائز نہیں۔

---

[1] نہ نذر مانو الخ یعنی اس اعتقاد سے کہ نذر سے تقدیر ٹل جاتا ہے، نذر کرنا بے فائدہ ہے اور اگر یہ اعتقاد نہ ہو تو نذر کرنا درست ہے، بعض نے کہا نذر کو آپ نے اس لئے مکروہ جانا کہ وہ بخیلوں کی علامت ہے اور سخی تو بغیر نذر کے اللہ کی راہ میں صرف کرتے ہیں، [2] نکالا جاتا ہے الخ یعنے کچھ مال یعنے سخی با اختیار خود بلا واسطہ نذر خدا کے نام پر دیتا ہے اور بخیل کہتا ہے کہ اگر خدا میرا فلاں کام کرے گا تو میں اس قدر دوں گا، [3] جو شخص الخ یعنے نذر اگر شرع کے موافق ہو، جیسے صدقہ، زکوٰۃ، نماز، حج تو اس کا ادا کرنا واجب ہے اور اگر خلاف شرع نذر مانی ہو جیسے قبروں پر جھنڈے نشان چڑھانا وہاں چراغاں کرنا، سر پر پیر شہید کی چوٹی رکھنا، محرم میں لڑکوں کو فقیر بنانا، تعزیئے کے سامنے لات بھر ایک پاؤں سے کھڑے رہنا، ڈھول بجا کر رات جگا کرنا، اسی طرح کی اور خرافات کرنا جو سراسر خلاف شرع ہیں، اول تو ان کاموں کی منت نہ مانے اور اگر ان کی منت مانی ہو تو ہرگز ہرگز ادا نہ کرے، [4] جائز نہیں الخ اس کی مثال اس سے پہلی حدیث میں گزری، [5] مالک نہیں ہے الخ مثلاً دوسرے کا بردہ آزاد کرنے کی نذر کرے،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۲۷۳:۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۲۷۴:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا أَبُوْ إِسْرَائِيْلَ نَذَرَ أَنْ يَقُوْمَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُوْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۳۲۷۵:۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى شَيْخًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ارْكَبْ أَيُّهَا الشَّيْخُ فَإِنَّ اللّٰهَ

۳۲۷۳:۔ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کی فرمایا کفارہ[1] نذر کا کفارہ قسم کا ہے، (مسلم)

۳۲۷۴:۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اس وقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتے تھے ناگہاں ایک شخص کو کھڑے ہوئے دیکھا پس اس کا نام و احوال پوچھا پس لوگوں نے کہا کہ اس کا نام ابو اسرائیل ہے اس نے نذر مانی ہے یہ کہ کھڑا رہے اور نہ بیٹھے اور نہ سایہ میں آوے اور نہ بولے اور روزہ رکھے پس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے کہو کہ بولے اور سایہ میں آوے اور بیٹھے اور اپنا روزہ پورا کرے[2]، (بخاری)

۳۲۷۵:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے ایک بوڑھے کو دیکھا کہ اپنے دو بیٹوں کے درمیان راہ چلتا ہے پس حضرتؐ نے فرمایا کہ اس کا کیا حال ہے صحابہ نے عرض کیا کہ اس شخص نے نذر مانی ہے کہ پیادہ پا جاوے حضرتؐ نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ اس کی جان کو عذاب کرنے سے بے پرواہ ہے اور اس کو سوار ہونے کا حکم کیا (بخاری مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ابوہریرہؓ سے یوں آیا ہے کہ حضرتؐ نے

---

[1] نذر کا کفارہ قسم کا ہے الخ یعنی اگر نذر ادا نہ کی ہو تو قسم کا کفارہ دے اور قسم کا کفارہ مذکور ہو چکا، [2] اور اپنا روزہ پورا کرے الخ روزہ عبادت تھا اس لئے اس کے پورا کرنے کی اجازت دی اور نہ بولنا اور دھوپ میں کھڑا ہونا عبادت نہ تھا اس واسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ غیر مشروع نذر کا ادا نہ کرنا چاہیے، [3] اے بڈھے سوار ہو جا الخ یعنی کیوں اپنے آپ کو مصیبت میں ڈالتا ہے، خدا کو تیری اور تیری اس نذر کی کچھ پرواہ نہیں معلوم ہوا کہ جب طاقت نہ ہو تو نذر کا ادا کرنا واجب نہیں، اور امام محمدؒ نے مؤطا میں جناب علی مرتضےٰ سے نکالا کہ جو کوئی پاؤں سے چل کر حج کرنے کی نذر کرے، پھر عاجز ہو جائے تو وہ سوار ہو جائے اور حج کرے اور کفارہ میں ایک بدنہ نحر کرے، یہ افضل ہے لیکن ایک بکری بھی کافی ہے، امام محمدؒ نے کہا ہم اسی کو لیتے ہیں اور ابو حنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے، اور ہم کہتے ہیں کہ اس باب میں ابوداؤد اور ابن ماجہ نے جو حدیث ابن عباسؓ سے نکالی وہ مرفوع اور صحیح ہے تو اسی کو لینا اولیٰ ہے کہ جس نذر کے پورا کرنے کی طاقت نہ ہو تو قسم کا کفارہ دے، اور اہل حدیث کا یہی قول ہے،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غَنِیٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ۔

۳۲۷۶:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَۃَ اسْتَفْتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ نَذْرٍ کَانَ عَلٰی اُمِّہٖ فَتُوُفِّیَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِیَہٗ فَاَفْتَاہُ اَنْ یَّقْضِیَہٗ عَنْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۳۲۷۷:۔ وَعَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِیْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِیْ صَدَقَۃً اِلَی اللّٰہِ وَاِلٰی رَسُوْلِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَاِنِّیْ اُمْسِكُ سَھْمِیَ الَّذِیْ بِخَیْبَرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَھُوَ طَرَفٌ مِّنْ حَدِیْثٍ مُّطَوَّلٍ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۲۷۸:۔ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَۃٍ وَّکَفَّارَتُہٗ کَفَّارَۃُ الْیَمِیْنِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ۔

۳۲۷۹:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَّمْ

فرمایا اے بڈھے سوار ہو جا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے اور تیری نذر سے بے پرواہ ہے۔

۳۲۷۶:۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہؓ نے فتویٰ پوچھا پیغمبر خدا صلعم سے نذر کے مقدمہ میں کہ ان کی ماں پر تھی اور وہ پہلے مرگئی اس کے ادا کرنے کے پس حضرتؐ نے سعدؓ کو فتویٰ دیا کہ نذر کو اس کی طرف سے ادا کرے[1] (بخاری و مسلم)

۳۲۷۷:۔ اور کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ تحقیق تمام و کمال توبہ میری سے یہ ہے کہ میں اپنے سارے مال سے الگ ہو جاؤں اور اس کو میں اللہ کی طرف اور اس کے رسول کی طرف تصدق کروں پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[2] تو کچھ اپنا مال رکھ پس وہ تیرے لئے بہتر ہے پس تحقیق میں نے کہا میں اپنا حصہ رکھتا ہوں جو کہ خیبر میں ہے یہ بخاری اور مسلم نے نقل کی اور یہ حدیث دراز کا ٹکڑا ہے۔

دوسری فصل

۳۲۷۸:۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گناہ میں نذر کا پورا کرنا جائز نہیں اور کفارہ اس کا کفارہ قسم کا ہے۔ (ابوداؤد و ترمذی و نسائی)

۳۲۷۹:۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ

---

[1] یہ کہ نذر کو اس کی طرف سے ادا کرے الخ ظاہریہ اور اہل حدیث کا عمل اسی حدیث پر ہے کہ میت کی طرف سے نذر کا روزہ ہو یا نماز اس کا ولی رکھ لے اور حنفیہ اس کو درست نہیں جانتے کہ کوئی دوسرے کی طرف سے نماز یا روزہ ادا کرے، حالانکہ صحیح بخاری میں ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے ایک عورت کو حکم دیا جس کی ماں نے قبا میں نماز پڑھنے کی نذر کی تھی پھر مرگئی کہ تو اس کی طرف سے نماز پڑھ لے، اور ابن ابی شیبہ نے ابن عباسؓ سے ایسا ہی صحیح اسناد سے نکالا۔ [2] تو کچھ مال اپنا رکھ الخ کعبؓ جنگ تبوک میں حضرتؐ کے ساتھ نہ گئے تھے، خدا اور رسولؐ کا ان پر پچاس روز نہایت عتاب رہا جب ان کی توبہ قبول ہوئی تو خوشی کے مارے انہوں نے چاہا کہ اپنا تمام مال خیرات کریں، تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُسَمِّهِ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِيْ مَعْصِيَةٍ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيْقُهُ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا أَطَاقَهُ فَلْيَفِ بِهِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۳۲۸۰۔ وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَذَرَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْحَرَ إِبِلًا بِبُوَانَةَ فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ فِيْهَا وَثَنٌ مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ فِيْهَا عِيْدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ قَالُوْا لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ فَإِنَّهُ لَا

اس کے پورا کرنے کی طاقت نہ رکھے پس کفارہ اس کا کفارہ قسم کا ہے
غیر معین نذر مانے[1] پس کفارہ اس کا کفارہ قسم ہے اور جو شخص کہ ایسی نذر مانے اس کے پورا کرنے کی طاقت نہ رکھے پس کفارہ اس کا کفارہ قسم کا ہے اور جو شخص کہ ایسی نذر مانے کہ اس کی طاقت رکھے پس چاہیئے کہ اس کو پورا کرے[2] ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی اور بعضوں نے اس کو ابن عباس رضی اللہ عنہ پر موقوف کیا۔

۳۲۸۰۔ اور ثابت بن ضحاک رض سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نذر مانی کہ اونٹ ذبح کرے بوانہ[3] میں پس وہ رسول خدا صلعم کے پاس آیا اور حضرتؐ کو خبر دی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اس میں کوئی بت جاہلیت کے بتوں سے تھا کہ پوجا جاتا تھا صحابہ نے کہا نہیں فرمایا پس کیا اس میں کوئی عید کفار کی عیدوں میں سے تھی کہا کہ نہیں پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنی نذر پوری کر اس لئے کہ تحقیق نہیں جائز پورا کرنا واسطے نذر کے کہ گناہ میں ہو اور اس چیز میں نذر لازم نہیں ہوتی کہ آدم کا بیٹا مالک نہیں۔ (ابوداؤد)

---

[1] غیر معین نذر مانے الخ یعنی نذر کے کام کی تصریح نہیں کی صرف اتنا کہا کہ میرے اوپر نذر ہے۔ [2] پس چاہیئے کہ اس کو پورا کرے الخ اس لئے کہ نذر کا پورا کرنا واجب ہے۔ اللہ تبارک وتعالےٰ نے فرمایا "ولیوفوا نذورہم" امام احمد رح نے بھی اس حدیث کو نکالا، اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے ایک عورت کو جس نے پاؤں سے چل کر حج کرنے کی نذر کی تھی اور وہ اس کی طاقت نہیں رکھتی تھی یہی حکم دیا کہ کفارہ دے (قسم کا سا)۔ [3] اونٹ بوانہ میں الخ وہ مکہ کے پاس ایک مقام ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس جگہ اللہ کے سوا اور کسی کے نام پر جانور چڑھاتے ہوں یا پوجا کرتے ہوں یا اور کسی طرح کا وہاں جمع ہو کر شرک کرتے ہوں وہاں اللہ تعالےٰ کے نام کا جانور نہ لے جائے، اور کسی طرح ان میں شریک نہ ہو جب نہ اچھی نیت سے نہ بری نیت سے کہ ان سے مشابہت کرنی خود بری بات ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بت یا قبر کے پاس جس کی لوگ پرستش کریں ذبح کرنا جائز نہیں اور اسی طرح جو جانور اولیاء اللہ کی قبروں پر کاٹے جاتے ہیں اور انہیں کے نام پر پالے جاتے ہیں ان کا کھانا حرام ہے، اگرچہ ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا جائے، کیونکہ ان کے کاٹنے سے مقصود تعظیم غیر اللہ ہے تو وہ "وما اہل بہ لغیر اللہ" میں داخل ہوا، درمختار میں ہے کہ اگر کسی نے کوئی جانور ذبح کیا بادشاہ یا امیر کے آنے کے وقت تو وہ حرام ہے، اگرچہ اس پر اللہ کا نام لیا جائے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۳۲۸۱:۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَضْرِبَ عَلَى رَأْسِكَ بِالدُّفِّ قَالَ أَوْفِي بِنَذْرِكِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ رَزِينٌ قَالَتْ نَذَرْتُ أَنْ أَذْبَحَ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا مَكَانٌ يَذْبَحُ فِيهِ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ هَلْ كَانَ بِذَلِكَ الْمَكَانِ وَثَنٌ مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ قَالَتْ لَا قَالَ هَلْ كَانَ فِيهِ عِيدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ قَالَتْ لَا قَالَ أَوْفِي بِنَذْرِكِ۔

۳۲۸۲:۔ وَعَنْ أَبِي لُبَابَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَهْجُرَ دَارَ قَوْمِي الَّتِي أَصَبْتُ فِيهَا الذَّنْبَ وَأَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ صَدَقَةً قَالَ يُجْزِئُ عَنْكَ الثُّلُثُ رَوَاهُ رَزِينٌ۔

۳۲۸۱:۔ اور عمرو بن شعیبؒ سے روایت ہے کہ اپنے باپ سے نقل کی اس نے اپنے دادا سے نقل کی ایک عورت نے کہا یارسول اللہ تحقیق میں نے نذر مانی ہے کہ میں آپ کے سر پر دف بجاؤں فرمایا اپنی نذر پوری کرلے یہ ابوداؤد نے نقل کی اور رزین نے زیادہ کیا کہ عورت نے کہا اور نذر مانی ہے کہ میں فلانے اور فلانے مکان میں ذبح کروں وہ مکان کہ اس میں جاہلیت کے لوگ ذبح کرتے تھے پس فرمایا اس مکان میں کوئی بت جاہلیت کے بتوں میں سے تھا کہ پوجا جاتا تھا اس عورت نے کہا نہیں فرمایا کیا اس میں کوئی میلہ ان کے میلوں سے تھا، اس نے کہا نہیں فرمایا تو اپنی نذر پوری کر۔

۳۲۸۲:۔ اور ابی لبابہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ تحقیق تمام و کمال توبہ میری سے یہ ہے کہ میں اپنی قوم کا گھر چھوڑ دوں جو اس میں[1] گناہ کو پہنچا اور یہ کہ میں اپنے سارے مال سے صدقہ کرکے جدا ہو جاؤں حضرتؐ نے فرمایا تجھ سے تہائی مال دینا کفایت کرتا ہے۔ (رزین)

---

[1] ابو لبابہ کا قصہ ہم ذکر کر چکے، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو قریظہ کے قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا، اور ابو لبابہ کا ان سے باہمی اتفاق تھا، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا راز ان پر ظاہر کر دیا پھر اس پر نادم ہوئے، پھر انہوں نے اپنے آپ کو مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا، جب ان کا قصور معاف ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان کو تین دن یا سات دن کے بعد کھولا، اس وقت انہوں نے فرمایا میری توبہ یہ ہے کہ میں اپنے لوگوں میں رہنا چھوڑ دوں جن میں مجھ سے یہ گناہ ہوا، اور اپنا سارا مال اللہ کی راہ میں صرف کر دوں، فرمایا تہائی کافی ہے، اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ ثلث مال سے زیادہ میں وصیت جاری نہ ہوگی، اور یہ ظلم ہے کہ سارا مال یا ثلث سے زیادہ مال مرتے وقت صدقہ کرے گویا وارثوں کا حق دبایا، وصیت کے باب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حدیں ہیں، ان میں زیادتی مت کرو اور جو کوئی ان میں ظلم اور زیادتی کرے گا وہ دوزخ میں ہمیشہ رہے گا اور اس کو ذلت کا عذاب ہوگا اور سعید بن منصور نے باسناد صحیح موقوفاً ابن عباسؓ سے نکالا کہ وصیت میں ضرر دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے اور نسائیؒ نے اس کو ایک سند سے مرفوعاً نکالا جس کے راوی ثقہ ہیں اور ایک جماعت ائمہ کا یہی مذہب ہے کہ جس وصیت میں ضرر ہو وہ صحیح نہ ہوگی، اہل حدیث کا یہی مذہب ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۲۸۳:۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا قَامَ یَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اِنْ فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْکَ مَکَّۃَ اَنْ اُصَلِّیَ فِیْ بَیْتِ الْمَقْدِسِ رَکْعَتَیْنِ قَالَ صَلِّ ھٰھُنَا ثُمَّ اَعَادَ عَلَیْہِ فَقَالَ صَلِّ ھٰھُنَا ثُمَّ اَعَادَ عَلَیْہِ فَقَالَ شَاْنُکَ اِذًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ۔

۳۲۸۴:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ اُخْتَ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ مَاشِیَۃً وَاَنَّھَا لَا تُطِیْقُ ذٰلِکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ عَنْ مَشْیِ اُخْتِکَ فَلْتَرْکَبْ وَلْتُھْدِ بَدَنَۃً رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَبِیْ دَاوٗدَ فَاَمَرَھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تَرْکَبَ وَتُھْدِیَ ھَدْیًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَصْنَعُ بِشِقَاءِ اُخْتِکَ شَیْئًا فَلْتَحُجَّ رَاکِبَۃً وَتُکَفِّرْ یَمِیْنَھَا۔

۳۲۸۵۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ عُقْبَۃَ بْنَ عَامِرٍ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اُخْتٍ لَہٗ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ حَافِیَۃً غَیْرَ مُخْتَمِرَۃٍ فَقَالَ مُرُوْھَا فَلْتَخْتَمِرْ

۳۲۸۳۔ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص فتح مکہ کے دن کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے اللہ عزوجل کے واسطے نذر مانی ہے کہ اگر تم پر اللہ مکہ فتح کرے گا تو میں بیت المقدس میں دو رکعت نماز پڑھوں گا حضرتؐ نے فرمایا اس جگہ نماز پڑھ[1] پھر حضرت سے اس نے دوبارہ وہی بات پوچھی پس حضرتؐ نے فرمایا اس جگہ نماز پڑھ پھر سہ بارہ حضرتؐ نے وہی بات پوچھی پس حضرتؐ نے فرمایا تو اس وقت مختار ہے۔ (ابوداؤد و ترمذی)

۳۲۸۴:۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عقبہ بن عامر کی بہن نے نذر مانی کہ پیادہ حج کرے اور تحقیق وہ اس کی طاقت نہیں رکھتی پس نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالےٰ تیری بہن کے پیادہ چلنے سے بے پرواہ ہے پس چاہیئے کہ سوار[2] ہو اور بدنہ[3] ذبح کرے یہ ابوداؤد اور دارمی نے نقل کی اور ایک روایت ابوداؤد میں یوں ہے پس نبی صلعم نے حکم کیا کہ سوار ہو اور ہدی ذبح کرے اور ابوداؤد کی ایک روایت میں یوں ہے پس نبی صلعم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ تیری بہن کے مشقت کے ساتھ کچھ نہیں[4] دیتا پس چاہیئے کہ سوار حج کرے اور اپنی قسم کا کفارہ دے[5]۔

۳۲۸۵۔ اور عبداللہ بن مالکؓ سے روایت ہے کہ عقبہ بن عامر نے نبی صلعم سے اپنی بہن کا حال پوچھا کہ نذر مانی تھی کہ پیادہ ننگے

---

[1] اس جگہ نماز پڑھ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مسجد اقصیٰ یا مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی نذر مانی پھر مسجد الحرام میں نماز پڑھ لے تو نذر سے نکل آتا ہے اس لئے کہ مسجد الحرام افضل ہے ان مقاموں میں سے۔ [2] کہ سوار ہو الخ یعنے جب کہ پیادہ پا نہ چل سکے۔ [3] بدنہ الخ یعنے اونٹ یا گائے۔ [4] نہیں دیتا الخ یعنی اس طرح کی تکلیف اٹھانے میں کچھ ثواب نہیں دیتا۔ [5] اور اپنی قسم کا کفارہ دے الخ اس حدیث اور آئندہ کی دونوں حدیثوں میں صاف مذکور ہے کہ جس نذر معین کے ادا کرنے کی طاقت نہ ہو تو قسم کا کفارہ دے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔

۳۲۸۶: وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَخَوَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ بَيْنَهُمَا مِيْرَاثٌ فَسَأَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ الْقِسْمَةَ فَقَالَ إِنْ عُدْتَ تَسْأَلُنِي الْقِسْمَةَ فَكُلُّ مَالِي فِي رِتَاجِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِنَّ الْكَعْبَةَ غَنِيَّةٌ عَنْ مَالِكَ كَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَكَلِّمْ أَخَاكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَمِيْنَ عَلَيْكَ وَلَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ الرَّبِّ وَلَا فِي قَطِيْعَةِ الرَّحِمِ وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

پاؤں ننگے سر حج کرے پس حضرتؐ نے فرمایا اس کو حکم کرکہ سر ڈھانپے اور سوار ہو اور چاہیئے کہ تین دن روزے رکھے، (ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی)

۳۲۸۶:۔ اور سعید بن المسیبؓ سے روایت ہے کہ انصار میں سے دو بھائی ان کے درمیان[1] میں میراث تھی پس ایک بھائی نے دوسرے بھائی سے میراث کا بانٹنا طلب کیا پس دوسرے بھائی نے کہا کہ اگر تو مجھ سے پھر طلب کرے گا میراث کا بانٹنا تو میرا سارا مال کعبہ میں صرف کیا جاوے گا پس اس کو حضرت عمرؓ نے کہا کہ تحقیق کعبہ[2] تیرے مال سے بے پرواہ ہے اپنی قسم کا کفارہ دے اور اپنے بھائی سے بول[3] پس تحقیق میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے تجھ پر[4] اس قسم کا لازم کرنا واجب نہیں اور پروردگار کے گناہ میں نذر نہیں[5] اور نہ ناتے کے کاٹنے میں اور نہ اس چیز میں کہ اس کا مالک نہیں، (ابوداؤد)

---

[1] تین دن روزے رکھے الخ یعنی کفارہ کے اہل حدیث کا یہی قول ہے کہ جس نذر کے پورا کرنے کی طاقت نہ ہو تو قسم کا کفارہ دے اور اسی مضمون کی حدیث صحیحین میں انس سے مروی ہے وہ فصل اول میں گذر چکی اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ غنی ہے اس کی تکلیف اٹھانے سے اور امام محمدؒ نے مؤطا میں حضرت علیؓ سے نکالا کہ جو کوئی پاؤں سے چل کر حج کرنے کی نذر کرے پھر عاجز ہو جائے تو وہ سوار ہو جائے، اور حج کرے اور کفارہ میں ایک بدنہ نحر کرے یہ افضل ہے لیکن ایک بکری بھی کافی ہے امام احمدؒ نے کہا ہم اس کو لیتے ہیں اور ابو حنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے[2] ان کے درمیان میراث تھی الخ یعنی ان دونوں کو کسی کی میراث پہنچی تھی جس کو بانٹنا چاہتے تھے۔ [3] تحقیق کعبہ تیرے مال سے بے پرواہ ہے الخ یعنی تیرے مال کی حاجت نہیں رکھتا۔ [4] اور اپنے بھائی سے بول الخ یعنی اگر پھر تجھ سے میراث کا بانٹنا طلب کرے اس کے سوال کا جواب دے اور میراث کو تقسیم کر۔ [5] تجھ پر الخ یعنی مثل تیری پر۔ [6] نذر نہیں الخ یعنی اس نذر کو نہیں پورا کرنا چاہیئے جیسے اپنے بچے کے ذبح کرنے کی نذر یا عید کے دن روزہ رکھنے کی نذر، اہل حدیث اور حنفیہ کا یہی قول ہے کہ کوئی گناہ کے کام کی نذر کرے تو اس نذر کو پورا نہ کرے اور قسم کا سا کفارہ دے۔ مسلم نے ابن عباسؓ سے مرفوعاً نکالا کہ جو کوئی گناہ کی نذر کرے، اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے، اور شافعیہ کے نزدیک نذر میں کفارہ نہیں ہے، اور قرآن میں جو آیا ہے "یوفون بالنذر" تو اس سے مراد یہی طاعت کی نذر ہے، طبری نے باسناد صحیح قتادہ سے نکالا "یوفون بالنذر" کی تفسیر میں کہ اگلے لوگ نذر کرتے، روزہ، نماز، زکوٰۃ، حج یا عمرہ کی اور دوسرے فرائض کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ابرار فرمایا اور احمد اور ابو داؤد نے عبداللہ بن عمروؓ سے نکالا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر نہیں ہے، مگر وہی جس سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی طلب ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۲۸۷ : عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ النَّذْرُ نَذْرَانِ فَمَنْ كَانَ نَذَرَ فِيْ طَاعَةٍ فَذٰلِكَ لِلّٰهِ فِيْهِ الْوَفَاءُ وَمَنْ كَانَ نَذَرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ فَذٰلِكَ لِلشَّيْطَانِ وَلَا وَفَاءَ فِيْهِ وَيُكَفِّرُهُ مَا يُكَفِّرُ الْيَمِيْنَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ۔

۳۲۸۸ : وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ اِنَّ رَجُلًا نَذَرَ اَنْ يَّنْحَرَ نَفْسَهُ اِنْ نَجَّاهُ اللّٰهُ مِنْ عَدُوِّهِ فَسَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ سَلْ مَسْرُوْقًا فَسَاَلَهُ فَقَالَ لَهُ لَا تَنْحَرْ نَفْسَكَ فَاِنَّكَ اِنْ كُنْتَ مُؤْمِنًا قَتَلْتَ نَفْسًا مُؤْمِنَةً وَاِنْ كُنْتَ كَافِرًا تَعَجَّلْتَ اِلَى النَّارِ وَاشْتَرِ كَبْشًا فَاذْبَحْهُ لِلْمَسَاكِيْنِ فَاِنَّ اِسْحٰقَ خَيْرٌ مِّنْكَ وَفُدِيَ بِكَبْشٍ فَاَخْبَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ هٰكَذَا كُنْتُ اَرَدْتُ اَنْ اُفْتِيَكَ رَوَاهُ رَزِيْنٌ۔

تیسری فصل

۳۲۸۷ : عمران بیٹے حصین رضی اللہ عنہ کے سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ نذر کرنی دو طرح کی ہے پس جو شخص کہ طاعت میں نذر کرے پس یہ واسطے اللہ کے ہے اس طرح کی نذر کو پورا کرنا چاہیئے اور جو شخص کہ گناہ میں نذر کرے پس یہ نذر شیطان کے واسطے ہے اور اس نذر کو پورا نہ کرنا چاہیئے اور اس کا کفارہ دے جو کہ کفارہ دینا ہے قسم کا۔ (نسائی)

۳۲۸۸ : اور محمد بیٹے منتشر کے سے روایت ہے کہا تحقیق ایک شخص نے نذر مانی کہ اپنے تئیں ذبح کرے اگر اس کو اللہ اس کے دشمن سے نجات دے پس ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا پس اس کو کہا مسروق سے پوچھ پس اس سے پوچھا پس مسروق نے اس کو کہا کہ تو اپنی جان کو ذبح نہ کر اس لئے کہ تحقیق تو اگر مسلمان ہے تو نے جان مسلمان کو قتل کیا اور اگر تو کافر ہے تو نے دوزخ کی طرف جلدی کی اور تو دنبہ خرید کر اور اس کو مسکینوں کے واسطے ذبح کر کیونکہ حضرت اسحٰق تجھ سے بہتر تھے اور دنبہ[۱] ایک مینڈھے کے ساتھ بدلہ دیئے گئے پس اس شخص نے ابن عباس کو خبر دی ابن عباس نے کہا اسی طرح سے میں ارادہ رکھتا تھا کہ تجھ کو فتویٰ دوں۔ (رزین)

---

[۱] حضرت اسحٰق تجھ سے بہتر تھے الخ اس سے معلوم ہوا کہ مسروق حضرت اسحٰق کے ذبیح ہونے کے قائل تھے اور یہ ان کی غلطی ہے امام ابن قیم نے زاد المعاد میں اس مذہب کو بڑے زور شور کے ساتھ رد کیا ہے اور کہا ہے کہ اسحٰق علیہ السلام کے ذبیح ہونے کا قول بیس دلیلوں سے زیادہ کے ساتھ باطل ہے اور شاہ عبدالقادر نے بھی موضح القرآن میں اس کو غلط قرار دیا ہے اور کہا ہے یہود کہتے ہیں اسحٰق کو ذبح کیا، لیکن یہ غلط ہے اس لئے کہ اسحٰق کی خوشخبری کے ساتھ یعقوب کی بھی خبر تھی اور ان کے نبی ہونے کی خبر ہے، اگر ذبیح یہ ہوتے تو حضرت ابراہیم کو پوچھنے کہ ابھی دونوں باتیں ظہور میں نہیں آئیں ذبح کیونکر ہوگا۔ [۲] پس اس شخص نے ابن عباس کو خبر دی الخ یعنی مسروق کے فتویٰ کی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ الْقِصَاصِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٣٢٨٩: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ يَّشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالْمَارِقُ لِدِيْنِهِ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

٣٢٩٠: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَّزَالَ الْمُؤْمِنُ فِيْ فُسْحَةٍ مِّنْ دِيْنِهِ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

٣٢٩١: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الدِّمَآءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

٣٢٩٢: وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّقِيْتُ رَجُلًا

قصاص کے بیان میں

پہلی فصل

۳۲۸۹: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں جائز خون کرنا مسلمان انسان کا کہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میرے متعلق گواہی دیتا ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں مگر تین باتوں میں ایک[1] بات کے ساتھ قتل کرنا جائز ہے (۱) مارا جائے انسان بدلے انسان کے (۲) اور سنگسار کیا جائے شادی شدہ زانی (۳) مرتد جماعت (دینی) کو چھوڑ نیوالا (متفق علیہ)

۳۲۹۰: اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتا ہے مومن اپنے دین کی وسعت اور کشادگی میں جب تک نہ قتل کرے خون[2] حرام کو۔ (بخاری)

۳۲۹۱: اور عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب سے پہلے لوگوں کو جن معاملات میں حکم سنائے گا وہ خون (قتل) کے معاملات ہوں گے۔ (بخاری و مسلم)

۳۲۹۲: اور مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے کہا یا رسول اللہ خبر دیجئے کہ اگر میں کسی کافر سے

---

[1] ایک بات الخ یعنی مسلمان کے قتل کی تین صورتیں ہیں (۱) شادی شدہ زانی اس کو رجم کیا جائے (۲) خون کے بدلے خون (۳) مرتد جس نے دین اسلام چھوڑ کر کوئی دوسرا دین قبول کر لیا ہو، ان صورتوں میں مسلمان کا قتل کرنا جائز ہے۔ [2] خون حرام الخ اس سے معلوم ہوا کہ شرک کے بعد جس گناہ سے دین میں تنگی ہو جاتی ہے نہایت سخت گناہ خون ناحق ہے۔ [3] خون کے معاملات دنیا میں اصل مقصود انسان کی زندگی ہے قتل و غارت اس کے مخالف ہے کفر و شرک کے بعد سب گناہ اس سے نیچے ہیں، اس لئے قیامت کے دن حقوق العباد میں سب سے پہلے خون کا فیصلہ اور حقوق اللہ میں نماز کا سوال ہوگا ؎

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ إِحْدٰى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّيْ بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلَمَّا أَهْوَيْتُ لِأَقْتُلَهٗ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَأَقْتُلُهٗ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا قَالَ لَا تَقْتُلْهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهٗ قَطَعَ إِحْدٰى يَدَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهٗ فَإِنَّهٗ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهٗ وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهٖ قَبْلَ أَنْ يَقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِيْ قَالَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۲۹۳:۔ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أُنَاسٍ مِّنْ جُهَيْنَةَ فَأَتَيْتُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَذَهَبْتُ أَطْعَنُهٗ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَطَعَنْتُهٗ فَقَتَلْتُهٗ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ أَقَتَلْتَهٗ وَقَدْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ تَعَوُّذًا قَالَ فَهَلَّا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

مقابلہ کروں اور ہم دونوں میں مقابلہ ہوا اور وہ کافر میرے ہاتھ کو تلوار سے کاٹ کر بھاگ کھڑا ہوا اور ایک درخت کی پناہ میں جا کر یہ کہے کہ میں خدا کے واسطے مسلمان ہوا اور ایک روایت میں یوں ہے پس جب میں اسے مار ڈالنے کا ارادہ کیا اس کے ان لفظوں کے بعد میں اس کو مار ڈالوں آپ نے فرمایا اسکو قتل نہ کر، مقداد نے کہا یا رسول اللہ! اس نے تو میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا ہے میں ارادہ کروں تو وہ کہے لا الٰہ الا اللہ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو قتل نہ کر اگر تو اس کو قتل کرے گا تو اسکا وہی درجہ ہو گا جو اس کے مار ڈالنے سے پہلے تیرا تھا[1] اور تیرا درجہ وہ ہو گا جو اس کلمہ کے کہنے سے پہلے اس کا تھا۔ (بخاری و مسلم)

۳۲۹۳:۔ اور اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ بھیجا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ جہینہ کے چند لوگوں کی طرف پس میں ان میں سے ایک شخص کے مقابلہ میں آیا اور اس پر نیزہ کا حملہ کرنا چاہا تھا کہ اس نے "لا الٰہ الا اللہ" کہہ دیا پس نیزہ مارا میں نے اسکو اور اسے قتل کر دیا پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا، آپ نے فرمایا کیا قتل کیا تو نے اسکو حالانکہ اس نے کلمہ لا الٰہ الا اللہ پڑھا، میں نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس نے تو اپنے کو بچانے کے لئے کلمہ پڑھا تھا، آپ نے فرمایا کیا تو نے اسکا دل[2] چیر کر دیکھا

---

[1] تیرا تھا یعنی اگر تو اس کو کفر کی حالت میں مارتا تو درست تھا لیکن اب چونکہ وہ مسلمان ہو گیا اور اس کا خون محفوظ ہو گیا اس لئے اب اگر اس کو تو قتل کرے گا تو اس کے بدلے تجھے مارا جائے گا، حدیث کا ظاہری مفہوم یہی ہے۔ [2] چیر کر۔ اس سے معلوم ہوا کہ شریعت میں ظاہر پر حکم ہے، دل کا حال معلوم کرنے کا حکم نہیں حضرت اسامہ چونکہ مجتہد تھے اور مجتہد کی خطا معاف ہے، اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کا خون بہا نہیں دلوایا، سبحان اللہ آپ کے صحابہ کرام کیسے سچے لوگ تھے اپنی خطا خود بیان کرتے، چھپاتے نہ تھے، اب اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ اگر کوئی مسلمان جہاد میں ایسا کرے جیسا اسامہؓ نے کیا تو اس کا کیا حکم ہے، بعض علماء نے کہا اس پر کچھ نہیں، نہ قصاص اور نہ کفارہ، ان کی دلیل یہی حدیث ہے اور بعض نے کہا کفارہ واجب ہے اور دیت ساقط ہے اس شبہ سے کہ اس کو کافر سمجھ کر مارا ہے اور اس حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ کفارہ فوراً واجب نہیں ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالَّذِي يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِي النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۳۲۹۷:۔ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهِ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَأَخَذَ سِكِّينًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهُ فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتَّى مَاتَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى بَادَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ فَحَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۲۹۸:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ طُفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو الدَّوْسِيَّ لَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ هَاجَرَ إِلَيْهِ وَهَاجَرَ مَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَمَرِضَ فَجَزِعَ فَأَخَذَ مَشَاقِصَ لَهُ فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهُ فَشَخَبَتْ يَدَاهُ حَتَّى مَاتَ فَرَآهُ طُفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِي مَنَامِهِ وَهَيْئَتُهُ حَسَنَةٌ وَرَآهُ مُغَطِّيًا يَدَيْهِ فَقَالَ لَهُ مَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ فَقَالَ غَفَرَ لِي بِهِجْرَتِي إِلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِي أَرَاكَ مُغَطِّيًا يَدَيْكَ قَالَ قِيلَ لِي لَنْ نُصْلِحَ مِنْكَ مَا أَفْسَدْتَ فَقَصَّهَا الطُّفَيْلُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

میں بھی اپنا گلا گھونٹے گا اور جو اپنے کو نیزہ مار کر مرجائے گا وہ دوزخ میں بھی اپنے آپ کو نیزہ مارے گا، (بخاری)

۳۲۹۷:۔ اور جندب بن عبداللہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص جس کے ہاتھوں میں زخم آگیا تھا پس بے صبری کی۔ اس نے اور پکڑی ایک چھری پس کاٹ ڈالا اس سے اپنا ہاتھ، پس نہ رکا خون بہنا یہاں تک کہ وہ مرگیا کہا اللہ نے جلدی کی مجھ سے بندے میرے نے ساتھ ہلاک کرنے اپنے نفس کے پس حرام کی میں نے اس پر جنت، (بخاری مسلم)

۳۲۹۸:۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی) تو طفیل بن عمرو دوسی اور اس کی قوم نے بھی ہجرت کی، طفیل کا ساتھی مدینہ میں بیمار ہوا، اور بے صبری کی پس اس نے اپنے تیروں کے پیکان لئے اور اپنی انگلیوں کے جوڑوں کو کاٹ ڈالا پس جاری ہوا خون اسکے دونوں ہاتھوں کا یہاں تک کہ مرگیا، پھر طفیل بن عمرو نے اسکو خواب میں دیکھا اس حالت میں کہ صورت اسکی اچھی تھی اور دیکھا کہ اس حال میں کہ ڈھانکے ہوئے ہے ہاتھ اپنے پس کہا طفیل نے اسکو کیا معاملہ کیا تیرے ساتھ تیرے رب نے اسنے کہا بخشدیا مجھ کو اسلئے کہ میں نے اللہ کے نبی کی طرف ہجرت کی تھی پھر طفیل نے پوچھا تو ہاتھوں کو کیوں ڈھانکے ہوئے ہے اسنے کہا مجھ سے اللہ نے فرمایا جسکو تونے آپ خراب کیا ہے ہم اسکو درست نہیں کرینگے پس بیان کیا اس خواب کو طفیل نے نبیؐ کے سامنے پس فرمایا نبیؐ نے یا الٰہی اسکے دونوں ہاتھوں کو بھی بخشدے (مسلم)

ے حرام کی یہ حکم اس شخص کے بارے میں ہے جو خودکشی کو حلال جانے اس لئے اس پر جنت میں جانا حرام ہوا یا مراد یہ ہے کہ پہلی فرصت میں نہ جائیگا قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ شاید یہ شخص خودکشی کو حلال جانتا ہوگا یا یہ مراد ہے کہ اسکے لئے جنت اس وقت تک حرام ہے جب تک کہ اچھے اور نیک لوگ جنت میں نہ چلے جائیں یا اس کے حساب میں زیادہ مدت لگے گی اور وہ اعراف میں رکا رہے گا، امام نووی کہتے ہیں کہ احتمال ہے کہ اسوقت شرع میں کبیرہ گناہ کرنیوالا کافر ہوجاتا ہو اور یہ حدیث محمول ہے اس پر کہ اس نے جلد مرنے کے لئے یا بغیر کسی مصلحت کے ایسی حرکت کی اس لئے کہ علاج معالجہ کے لئے پھوڑا وغیرہ چیرنا درست ہے جب کہ فائدہ کا گمان غالب ہو (جیسے آج کل ڈاکٹر اپریشن کرتے ہیں)۔ ےلہ بخشدے الخ یعنی (باقی برصفحہ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَفِيْ رِوَايَةِ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَهٗ مِرَارًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۲۹۴۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَّمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيْحَهَا تُوْجَدُ مِنْ مَّسِيْرَةِ أَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۳۲۹۵۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدّٰى فِيْهَا خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيْهَا أَبَدًا وَّمَنْ تَحَسّٰى سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَسَمُّهٗ فِيْ يَدِهٖ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيْهَا أَبَدًا وَّمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهٗ فِيْ يَدِهٖ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِيْ بَطْنِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيْهَا أَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۲۹۶۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَخْنُقُ نَفْسَهٗ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ

تھا (بخاری مسلم) اور جندب بن عبداللہ بجلی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کرے گا تو کلمہ لا الٰہ الا اللہ کو جب کہ آئے گا یہ کلمہ قیامت کے دن، آپ نے یہ بات کئی بار فرمائی۔ (مسلم)

۳۲۹۴:۔ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی عہد والے کو قتل کرے گا[1] تو وہ جنت کی بو بھی نہ پائے گا، حالانکہ تحقیق جنت کی بو چالیس برس کے راستہ تک پہنچتی ہے۔ (بخاری)

۳۲۹۵:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے گرایا اپنے کو پہاڑ سے اور مار ڈالا اپنی جان کو پس وہ دوزخ میں گرتا رہے گا وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اور جس نے پیا زہر اور مار ڈالا اپنی جان کو پس زہر اس کا اس کے ہاتھ میں ہوگا پیئے گا اس کو دوزخ میں، وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا، اور جس نے مار ڈالی اپنی جان نیز ہتھیار[2] سے پس ہتھیار اس کا اس کے ہاتھ میں ہوگا، گھونپے گا اس کو اپنے پیٹ میں دوزخ میں، وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا[3]۔ (بخاری و مسلم)

۳۲۹۶:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے کو گلا گھونٹ کر مار ڈالے، وہ دوزخ

---

[1] عہد والے الخ معاہدا وہ ذمی اس کا فر کو کہتے ہیں جو مطیع الاسلام ہوا اور امام نے اس کو پناہ دی ہو اس کا قتل کرنا نہایت گناہ ہے کیونکہ عہد کا توڑنا کسی طرح بھی جائز نہیں۔ [2] ہتھیار الخ مثلاً چھری وغیرہ۔ [3] دوزخ میں رہے گا الخ مقصد یہ ہے کہ جس چیز سے اپنی جان مارے گا دوزخ میں اس کو اسی چیز کا عذاب ہوگا اگر خود کشی کو وہ شخص حلال جانتا تھا تو وہ یقیناً ہمیشہ دوزخ میں رہے گا ورنہ نہیں امام نووی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو آدمی خود کشی کو حلال جان کر ایسے کاموں سے اپنی جان مار ڈالے تو وہ کافر ہے یقیناً وہ دوزخ میں رہے گا اور وہ آدمی جو خودکشی کو ناجائز سمجھتا تھا وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں نہ رہے گا مگر طویل مدت کو بھی ہمیشہ کی مدت بولتے ہیں، بعض علماء نے کہا اس کے فعل کا بدلہ یہی تھا کہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے لیکن اللہ تعالیٰ نے احسان کیا اور حکم فرمایا کہ جس کا خاتمہ اسلام پر ہوگا وہ جہنم میں ہمیشہ نہیں رہے گا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۲۹۹: وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ أَنْتُمْ يَا خُزَاعَةُ قَدْ قَتَلْتُمْ هٰذَا الْقَتِيلَ مِنْ هُذَيْلٍ وَأَنَا وَاللّٰهِ عَاقِلُهُ مَنْ قَتَلَ بَعْدَهُ قَتِيلًا فَأَهْلُهُ بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ إِنْ أَحَبُّوا قَتَلُوا وَإِنْ أَحَبُّوا أَخَذُوا الْعَقْلَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ بِإِسْنَادِهِ وَصَرَّحَ بِأَنَّهُ لَيْسَ فِي الصَّحِيحَيْنِ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ وَقَالَ وَأَخْرَجَاهُ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ يَعْنِي بِمَعْنَاهُ۔

۳۳۰۰: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هٰذَا أَفُلَانٌ أَفُلَانٌ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا فَجِيءَ بِالْيَهُودِيِّ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۲۹۹: اور ابو شریح کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تم نے اے خزاعہ تحقیق قتل کیا ہے[1] اس مقتول کو جو قبیلہ ہذیل سے ہے اور میں اللہ کی قسم خون بہا دینے والا ہوں اس کا (اب) جو قتل کرے کسی مقتول کو پس وارث اس کے دو باتوں میں سے ایک کے مختار ہیں (۱) اگر چاہیں قاتل کو مار ڈالیں (۲) اور اگر چاہیں اس سے خون بہا لیں (ترمذی) شافعی اور شرح السنہ میں امام شافعی کی اسناد کے ساتھ مروی ہے اور امام بغوی نے تصریح کی ہے یہ حدیث بخاری و مسلم میں ابو شریح کعبی رضی اللہ عنہ سے منقول نہیں ہے اور کہا بغوی نے روایت کیا اسکو بخاری، مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بالمعنی (یعنے اس کے الفاظ نہیں بلکہ وہ اس روایت کے ہم معنی ہے)

۳۳۰۰: اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے کچل دیا سر ایک لڑکی کا دو پتھروں میں لڑکی سے پوچھا گیا کہ تجھے کس نے مارا ہے کیا فلاں نے یا فلاں نے یہاں تک کہ اس یہودی کا نام لیا گیا (جس نے مارا تھا) تو اشارہ کیا لڑکی نے اپنے سر سے پس لایا گیا یہودی اور اقرار کیا اس نے پس حکم کیا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کچلا گیا[2] سر اس کا پتھروں سے۔ (بخاری)

(بقیہ صفحہ سابقہ) یعنے جیسے تو نے اس کے سارے بدن پر کرم کیا ہے اس کے دونوں ہاتھوں پر بھی کرم کر اس سے معلوم ہوا کہ ہجرت کی بہت بڑی فضیلت ہے، اس شخص کی اپنے کو مار ڈالنے کی نیت نہ ہوگی کہ حرام موت ہوتی ہے محض پریشانی سے یہ حرکت کی ہوگی یا شاید ہلاک کرنے کی نیت ہو لیکن ہجرت کی برکت اور آپکی دعا سے اس کی مغفرت ہوگئی۔ [1] یہ حدیث اس خطبہ کے آخری الفاظ ہیں جو آپ نے فتح مکہ کے دن دیا تھا واقعہ یہ ہے کہ قبیلہ ہذیل نے ایام جاہلیت میں بنو خزاعہ کے ایک آدمی کو مار ڈالا تھا، ان ایام میں بنی خزاعہ نے اپنے مقتول کے بدلہ میں ہذیل کے ایک آدمی کو مار ڈالا آنحضرت صلعم نے اس شخص کا خون بہا خود ادا کیا تاکہ فتنہ نہ اٹھ کھڑا ہو اور اس کے بعد شرعی قانون یہاں جس کا ذکر حدیث میں ہے یعنی جس کا عزیز مارا جائے، اس کو دو باتوں میں سے جو بات پسند ہو اختیار کرلے (۱) قصاصاً قاتل کو قتل کرے (۲) یا دیت لے، ایک تیسری بات یہ بھی ہے کہ معاف کر دے، یہ حدیث صحیح ہے اسکو بخاری مسلم نے روایت کیا ہے، صحیحین میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے، بخاری میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں قصاص تو تھا لیکن دیت کا حکم نہ تھا، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں قصاص اور دیت دونوں کے متعلق حکم نازل فرمایا ہے کتب علیکم القصاص الاٰخر تک غرض آیات و احادیث سے قصاص اور دیت ثابت ہے اور تمام علماء کا اجماع ہے۔ [2] کچلا گیا الخ اس سے معلوم ہوا کہ صرف مقتول کے کہنے سے مجھ کو فلاں نے قتل کیا، ثبوت جرم کے لیے کافی نہیں ہے جب تک کہ اس کے متعلق گواہی نہ ملے یا خود قاتل اقرار کرے کہ میں نے مارا ہے چونکہ یہودی نے اپنے جرم کا اقرار کر لیا تھا اس لیے اس کا سر بھی قصاصاً پتھروں سے کچلا گیا، اس سے ثابت ہوا کہ مقتول کے وارث کو اختیار (باقی بر صفحہ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۳۰۱:۔ وَعَنْهُ قَالَ كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ وَهِيَ عَمَّةُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَا وَاللّٰهِ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْاَرْشَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۳۰۲:۔ وَعَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَلِيًّا هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْئٌ لَيْسَ فِي الْقُرْاٰنِ فَقَالَ وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَءَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا اِلَّا مَا فِي الْقُرْاٰنِ اِلَّا فَهْمًا يُعْطٰى رَجُلٌ فِيْ كِتَابِهٖ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْاَسِيْرِ وَاَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَذُكِرَ

۳۳۰۱:۔ اور انس رضؓ سے روایت ہے کہ انس بن مالک کی پھوپھی ربیع نے ایک انصاری لڑکی کا دانت توڑ ڈالا پس اس لڑکی کے رشتہ دار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، پس آپ نے بدلہ لینے کا حکم دیا پس انس بن مالک کے چچا انس بن نضر نے کہا خدا کی قسم نہیں توڑے جائیں گے اس کے دانت یا رسول اللہ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے انس! اللہ کا حکم بدلہ لینا ہے، پس راضی ہوئی قوم اور قبول[۵۱] کی دیت پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ کے بعض ایسے بندے ہیں کہ اگر وہ کسی بات پر قسم کھالیں تو اللہ انکی قسم پوری کر دیتا ہے[۵۲] (بخاری مسلم)

۳۳۰۲:۔ اور ابو جحیفہ رضؓ سے روایت ہے کہ پوچھا میں نے حضرت علی رضؓ سے کہ کیا[۵۳] ہے تمہارے پاس کوئی چیز سوا قرآن کے، پس کہا علی رضؓ نے قسم ہے اس ذات کی کہ پیدا کیا اناج اور پیدا کی ہر جان نہیں ہمارے پاس کوئی چیز مگر وہی جو قرآن میں ہے اور سمجھ جو دیا جاتا ہے کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اور وہ جو کاغذ میں لکھی ہوئی ہے میں نے کہا کاغذ میں کیا ہے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خون بہا اور قیدی کو چھوڑانا، اور یہ کہ نہ مارا جائے[۵۴] مسلمان بدلے کافر کے،

ہے کہ جس طرح قاتل نے مقتول کو قتل کیا اسی طرح اس کو قتل کرے یا صرف تلوار سے گردن اڑا دے اہل حدیث کا یہی مذہب ہے۔ [۵۱] قبول کی دیت الخ اس لئے کہ حضرت انس بن نضر نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے قسم کھائی تھی، سو اللہ نے اس کی قسم کو سچا کر دیا۔ [۵۲] پورا کر دیتا ہے الخ یعنی جس چیز پر قسم کھائی کہ فلاں بات ایسی ہوگی تو وہ ویسی اللہ کر دیتا ہے اور حضرت انس نے جو قسم کھائی تھی اس سے آنحضرت صلعم کے حکم کو رد کرنا مقصود نہ تھا بلکہ مقصد یہ تھا کہ آپ مجروح کے کنبے سے سفارش کریں اور ان کو دیت پر راضی کر دیں اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے قسم اٹھائی سو اللہ تعالیٰ نے اس کو سچا کر دیا۔ [۵۳] کیا ہے یعنی آنحضرت صلعم نے آپ کو کوئی ایسا علم سکھایا ہے جو دوسروں کو نہ بتلایا ہو، جیسے امامیہ اور شیعہ لوگ گمان کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں یہ قرآن مجید پورا نہیں ہے اس میں سے چند سورتیں غائب ہیں جب امام مہدی ہوں گے تو دنیا میں پورا قرآن پھیلے گا معاذ اللہ! یہ سب ان کے اکاذیب اور خرافات ہیں حضرت علی رضؓ نے حلف اٹھا کر ان کی تردید کی اور اس حدیث میں ان کا رد ہے۔ [۵۴] نہ مارا جائے جمہور علماء نے اجماع کیا ہے اس پر کہ مسلمان، کافر حربی کے بدلہ میں نہ مارا جائے، اور نہ ہی کافر ذمی کے عوض قتل کیا جائے، اہل حدیث کا بھی یہی مذہب ہے لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک مسلمان، کافر ذمی کے بدلے مارا جائے گا اس جملہ کو "نہ مارا جائے مسلمان بدلے کافر کے" ابن ماجہ نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص اور ابن عباس رضؓ سے بھی روایت کیا ہے دیت کے مسائل اور قیدیوں کے چھوڑانے کا ثواب، ان کو بھی دیگر صحابہ کرام نے (باقی بر صفحہ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حَدِیْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا فِیْ کِتَابِ الْعِلْمِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۳۰۳:۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَزَوَالُ الدُّنْیَا اَھْوَنُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَوَقَفَہٗ بَعْضُھُمْ وَھُوَ الْاَصَحُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ۔

۳۳۰۴:۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ اَھْلَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اشْتَرَکُوْا فِیْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَکَبَّھُمُ اللّٰہُ فِی النَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ

(بخاری) اور بیان کی گئی ہے ابن مسعود کی حدیث لا تقتل۔

دوسری فصل

۳۳۰۳:۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانا رہنا تمام دنیا کا بہت آسان ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک مسلمان مرد کے قتل کرنے سے (ترمذی نسائی) اور موقوف بیان کیا ہے اس کو بعض راویوں نے اور یہی صحیح ہے اور روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے۔

۳۳۰۴:۔ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تحقیق آسمان والے اور زمین والے شریک ہوں ایک مرد مسلمان کے قتل کرنے میں تو ان سب کو اللہ تعالیٰ دوزخ میں الٹا ڈالے گا۔ (ترمذی اور کہا یہ حدیث

بیان کیا ہے، چنانچہ یہ بات اہل علم پر مخفی نہیں ہے، لہٰذا اس میں بھی حضرت علی کی کوئی خصوصیت نہ ہوئی۔ ۵ جاتا رہنا معاذ اللہ! مسلمان کا ناحق خون اللہ تعالیٰ کو ساری دنیا کے تباہ ہو جانے سے بھی زیادہ ناگوار ہے اس حدیث کو ابن ماجہ نے سالم بن ابی الجعد سے روایت کیا ہے اور یہ حدیث انہوں نے اس وقت بیان کی جب ان سے کسی نے پوچھا، جو شخص مومن کو عمداً قتل کرے، پھر توبہ کرے، ایمان لائے نیک عمل کرے اور ہدایت کی راہ اختیار کرے انہوں نے کہا افسوس! وہ کیسے راہ پا سکتا ہے، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اور پھر یہ حدیث بیان کی، حدیث بیان کر کے کہا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے آپ کے نبی ہونے کی زبان پر قتل ناحق کی آیت اتاری وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا آخر آیت تک، پھر اس کو منسوخ نہیں کیا جب سے اسے اتارا، معتزلہ اور خوارج کا بھی یہی قول ہے کہ مومن کے قاتل کی توبہ قبول نہیں اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا، جمہور اہل علم کا مذہب یہ ہے کہ مومن کا قتل کبیرہ گناہ ہے مگر کافر نہیں ہوتا بدلیل دیگر آیات و احادیث کے، سزا پوری کر کے ایک دن ضرور اس کو جہنم سے خلاصی ہو گی، اگرچہ مدت دراز کے بعد سہی، اور آیت میں خلود سے بہت مدت ٹھہرنا مراد ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مسلمان کو اگر مسلمان عمداً مار ڈالے تو وہ دوزخی ہے اس کی توبہ قبول نہیں اور علماء نے کہا سزا اس کی یہی ہے جو بیان ہوئی ہے آگے اللہ مالک، ہاں اگر قصاص میں مارا جائے تو سب کے نزدیک پاک ہوا (موضح القرآن وغیرہ)۔

www.KitaboSunnat.com

قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ۔

۳۳۰۵ ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الْمَقْتُولُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَاصِيَتُهُ وَرَأْسُهُ بِيَدِهِ وَأَوْدَاجُهُ تَشْخَبُ دَمًا يَقُولُ يَا رَبِّ قَتَلَنِي حَتّٰى يُدْنِيَهُ مِنَ الْعَرْشِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ۔

۳۳۰۶ ۔ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلٰثٍ زِنًا بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوْ كُفْرٍ بَعْدَ إِسْلَامٍ أَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِهِ فَوَاللّٰهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ فَبِمَ تَقْتُلُونَنِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَلِلدَّارِمِيِّ لَفْظُ الْحَدِيثِ ۔

۳۳۰۷ ۔ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا

غریب ہے ۔

۳۳۰۵ ۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لائے گا مقتول، قاتل کو قیامت کے دن اس حال میں کہ قاتل کی پیشانی اور سر مقتول کے ہاتھ میں ہوگا اور رگیں اس کی بہتی ہوں گی خون سے، کہے گا اے میرے رب قتل کیا اس نے مجھ کو یہاں تک کہ نزدیک لے جائے گا قاتل کو عرش کے ۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

۳۳۰۶ ۔ اور ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ تحقیق عثمان بن عفانؓ چڑھے بلند مکان پر دار کے[۵۱] دنوں میں پس کہا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں، کیا جانتے ہو تم کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں جائز خون بہانا کسی مسلمان کا مگر ان تین باتوں میں سے ایک بات کے ساتھ زنا کرنا بعد شادی کرنے کے یا کفر کرنا بعد اسلام کے یا قتل کرنا کسی کا ناحق، پس قتل کیا جائے گا بدلے اس کے، پس اللہ کی قسم نہیں زنا کیا میں نے زمانہ جاہلیت اور نہ اسلام میں اور نہ میں نے بیعت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ قتل کیا میں نے کسی جان کو حرام کیا اللہ نے قتل کرنا اس کا پس کس سبب سے قتل کرتے ہو تم مجھ کو؟ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، اور الفاظ دارمی کے ہیں)

۳۳۰۷ ۔ اور ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ رہتا ہے مسلمان جلدی کرنے والا[۵۲]

---

[۵۱] دار کے دنوں میں۔ دار گھر کو کہتے ہیں، باغیوں نے جن دنوں میں حضرت عثمان کو گھیر رکھا تھا ان دنوں کو یوم الدار کہتے ہیں حضرت عثمانؓ نے ان بے رحم باغیوں پر حجت قائم کی جو آپ کے قتل کے درپے تھے، لیکن انہوں نے حجت کا کوئی جواب نہ دیا اور نہایت بے رحمی سے ان کے گھر میں داخل ہو کر آپ کو شہید کر دیا اس وقت آپ روزہ دار تھے اور تلاوت قرآن میں مصروف تھے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ [۵۲] جلدی کرنے والا، یعنی نیکی کی طرف۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَزَالُ مُعْنِقًا صَالِحًا مَّا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا فَإِذَا أَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَّحَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ -

۳۳۰۸ :- وَعَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَّغْفِرَهُ إِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا أَوْ مَنْ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ -

۳۳۰۹ :- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقَامُ الْحُدُوْدُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُقَادُ بِالْوَلَدِ الْوَالِدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ -

۳۳۱۰ :- وَعَنْ أَبِي رِمْثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي فَقَالَ مَنْ هٰذَا الَّذِي مَعَكَ قَالَ ابْنِي اشْهَدْ بِهِ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَا يَجْنِي عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِي عَلَيْهِ

اور نیکی کرنے والا جب تک کہ نہ ارتکاب کرے خون حرام کا پس جب ارتکاب کرتا ہے خون حرام کا تو تھک جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

۳۳۰۸ :- اور ابوداؤد سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر گناہ کی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بخش دیگا، مگر اس شخص کا گناہ نہیں بخشے گا جو شرک کی حالت میں مرے یا گناہ اسکا قتل کرے مسلمان کو جان بوجھ کر[1] (ابوداؤد و نسائی نے معاویہ سے روایت کی ہے)

۳۳۰۹ :- اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ قائم کی جائیں حدیں مسجدوں میں اور نہ قصاص[2] لیا جائے اولاد کے بدلے باپ سے۔ (ترمذی، دارمی)

۳۳۱۰ :- اور حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے باپ کے ساتھ پس آپ نے فرمایا یہ کون ہے تیرے ساتھ؟ کہا یہ میرا بیٹا ہے آپ اس کے گواہ[3] رہیئے آپ نے فرمایا خبردار ہو اس کے گناہ کا مواخذہ تجھ سے نہ ہو گا

---

[1] جان بوجھ کر یعنی حلال جان کر یا یہ معنی ہے کہ باقی گناہ بلا توبہ بھی اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو معاف کر سکتا ہے لیکن شرک اور ناحق کسی مسلمان کو مارنا یہ دونوں گناہ بغیر توبہ کے معاف نہ ہوں گے۔ [2] نہ قصاص، لیکن امام جو دوسری سزا مناسب سمجھے دے سکتا ہے اور اگر اولاد باپ کو قتل کرے تو اولاد قصاص میں قتل کی جائے گی اس پر سب کا اتفاق ہے۔ [3] گواہ، یعنی اگر مجھ سے قصور ہو جائے تو اسے گرفتار کیا جائے آنحضرت صلعم نے یہ حدیث سنا کر اسکی بات کو رد کر دیا، سبحان اللہ شریعت کا یہی حکم ہے اور عدالت کا بھی یہی قانون ہے کہ بیٹا، باپ کے جرم میں نہ پکڑا جائے اور نہ ہی باپ بیٹے کے جرم میں پکڑا جائے، دنیا میں یہی حال ہے اور آخرت میں بھی یہی قانون ہے کہ ہر ایک اپنے اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے، زمانہ جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ جب ایک آدمی نے کسی کو مار ڈالا تو مقتول کے قبیلے والے اسکے بدلے قاتل کے قبیلے میں سے ایک آدمی کو مار ڈالتے، خواہ وہ قاتل ہو یا نہ ہو یہ صریح ظلم اور بے انصافی ہے، افسوس اس دور میں بھی وہی جاہلیت کے طریقے جاری ہو گئے ہیں، لوگ دیہاتی ہوں یا شہری شرع محمدی سے بالکل ناواقف ہیں، علماء دین بھی عیش عشرت میں مبتلا ہو گئے ہیں قوم و ملت کی خیر خواہی ان کے دلوں سے اٹھ گئی ہے، قرآن و سنت کی روشنی میں وعظ اور نصیحت کا سلسلہ کم ہو گیا ہے بلکہ دینی تبلیغ بھی ایک پیشہ ہو کر رہ گئی ہے، علماء دین کے لئے ضروری ہے کہ وہ دیہات اور بستیوں میں دورہ کرتے رہیں اور دین کے ضروری مسائل عقائد صحیحہ اور نماز، روزہ کی اہمیت عوام کو زبانی سکھاتے رہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ فِي أَوَّلِهِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى أَبِي الَّذِي بِظَهْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْنِي أُعَالِجِ الَّذِي بِظَهْرِكَ فَإِنِّي طَبِيبٌ فَقَالَ أَنْتَ رَفِيقٌ وَاللهُ الطَّبِيبُ۔

۳۳۱۱۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيدُ الْأَبَ مِنِ ابْنِهِ وَلَا يُقِيدُ الِابْنَ مِنْ أَبِيهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ۔

۳۳۱۲۔ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى وَمَنْ خَصَى عَبْدَهُ خَصَيْنَاهُ۔

اور نہ تیرے گناہ کا مواخذہ اس سے ہوگا، (ابوداؤد، نسائی) اور زیادہ کیا امام بغوی نے شرح السنہ میں اس حدیث کے شروع میں یہ عبارت کہا ابو رمثہ نے کہ گیا میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ صلعم کے پاس، پس دیکھی میرے باپ نے آپ کی پشت مبارک پر مہر نبوت اور کہا اجازت دیجئے مجھ کو علاج کروں میں اس چیز کا جو آپ کی پشت میں ہے اس لئے کہ میں طبیب[1] ہوں پس آپ نے فرمایا تو رفیق ہے اور اللہ طبیب۔

۳۳۱۱۔ اور عمرو بن شعیبؓ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے کہ سراقہ بن مالکؓ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس حال میں کہ آپ قصاص لیتے تھے باپ کا بیٹے سے اور نہ قصاص لیتے تھے بیٹے کا اس کے باپ سے (ترمذی) اور ضعیف کہا اس کو۔

۳۳۱۲۔ اور حسن بصری حضرت سمرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے غلام کو قتل کریگا تو ہم اس کو قتل کر دیں گے اور جو اپنے غلام کے اعضا کاٹے گا تو ہم اس کے اعضا کاٹیں گے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی) اور زیادہ کیا نسائی نے ایک دوسری روایت میں اور جو شخص خصی کرے گا اپنے غلام کو تو ہم اسے خصی کریں[2] گے۔

---

[1] میں طبیب ہوں، اس کا یہ دعویٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہیں آیا، اس لئے فرمایا کہ تم رفیق ہو یعنی علاج کرنے میں جو نرمی کرتے ہو در حقیقت مرض کا دور کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ [2] خصی کریں گے، امام ابراہیم نخعی اور تابعین کے نزدیک غلام اور مالک میں قصاص لازمی ہے، اور جب اپنے غلام کے مارنے میں قصاص ہوا تو دوسرے کا غلام مارنے میں بطریق اولیٰ قصاص ہوگا، یہ حدیث ان کی دلیل ہے، جمہور علماء کہتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ امام حسن بصری نے حضرت سمرہؓ سے سنا نہیں علاوہ ازیں یہ حدیث منسوخ ہے قرآن مجید میں ہے، آزاد آزاد کے بدلے قتل کیا جائے اور غلام، غلام کے عوض، غلام مالک کا ملک ہے اور مالک ہی اس کا وارث ہے تو قصاص کا طالب کون ہوگا؟ ممکن ہے یہ حدیث منسوخ نہ ہو، بلکہ تعزیراً آپ نے قتل کرنے کا حکم فرمایا ہو، تاکہ لوگ اپنے غلام، لونڈی کے قتل سے بچتے رہیں، علماء حنفیہ، سعید بن مسیب، شعبی، نخعی، قتادہ اور امام ثوری سے منقول ہے کہ آزاد کو غلام کے بدلے میں مارا جائے اور دوسرے علماء کے نزدیک آزاد کو غلام کے عوض میں قتل نہیں کیا جائے گا، یہ اختلاف جب ہے کہ مقتول خود قاتل غلام نہ ہو بلکہ کسی دوسرے کا غلام ہو، اگر قاتل کا غلام ہو تو مالک اپنے غلام کے بدل قتل نہ ہوگا، بحر الرائق میں اس پر اجماع نقل کیا ہے لیکن امام نخعی اور بعض تابعین سے اس کا اختلاف منقول ہے، جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۳۳۱۳:۔ وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قتل متعمدا دفع الى اولياء المقتول فان شاءوا قتلوا وان شاءوا اخذوا الدية وهي ثلثون حقة وثلثون جذعة واربعون خلفة وما صالحوا عليه فهو لهم رواه الترمذي۔

۳۳۱۴:۔ وعن علي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المسلمون تتكافؤ دماؤهم ويسعى بذمتهم ادناهم ويرد عليهم اقصاهم وهم يد على من سواهم الا لا يقتل مسلم بكافر ولا ذو عهد في عهده رواه ابو داود والنسائي ورواه ابن ماجة عن ابن عباس۔

۳۳۱۵:۔ وعن ابي شريح الخزاعي رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من اصيب بدم او خبل والخبل الجرح فهو بالخيار بين احدى ثلث فان اراد الرابعة فخذوا على يديه بين ان يقتص او يعفو او ياخذ العقل فان اخذ من ذلك شيئا ثم عدا

۳۳۱۳:۔ اور عمرو بن شعیبؓ اپنے باپ سے اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قتل کرے جان بوجھ کر تو قاتل حوالہ کیا جائے مقتول کے وارثوں کے پس اگر چاہیں؎۵۰ قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو اس سے خون کا بدلہ لے لیں اور خون بہا قتل کا (سو اونٹنیاں ہیں جن میں سے) تیس اونٹنیاں ایسی جو چوتھے سال میں لگی ہوں اور تیس پانچ سال کی اور چالیس حاملہ ہوں اور جس چیز پر صلح کر لیں پس وہ انکے لیے ہے۔

۳۳۱۴:۔ اور علیؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب مسلمان آپس میں قصاص اور دیت میں برابر ہیں؎۵۱ اور کوشش کرے؎۵۲ ان کے ذمہ کے پورا کرنے کی ادنیٰ ان کا اور لوٹائے؎۵۳ ان پر جو بہت دور ہو ان سے، اور مسلمان ایک ہاتھ کا حکم رکھتے ہیں، غیر مسلموں کے مقابلہ میں خبردار ہو نہ قتل کیا جائے مسلمان کافر کے بدلے اور نہ مارا جائے عہد والا اپنے عہد میں؎۵۵ (ابو داؤد) نسائی، ابن ماجہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۳۳۱۵:۔ ابو شریح خزاعیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا جو شخص مبتلا ہو کسی عزیز کے ناحق خون کی مصیبت میں یا زخم میں پس وارث اس کا تین باتوں میں سے ایک بات اختیار کر سکتا ہے پس اگر چاہے چوتھی چیز پس پکڑو اس کے ہاتھ، وہ یہ ہیں

؎۵۰ اگر چاہیں۔ ابو شریح خزاعی کی آئندہ حدیث میں ایک اور بات صاف بیان ہے وہ یہ کہ اگر چاہیں تو معاف کر دیں۔ ؎۵۱ آپس میں یعنی وضیع اور شریف کا کچھ فرق نہیں، اگر قریشی غیر قریشی کو مار ڈالے تو اسکے عوض میں قریشی مارا جائے اور دیت قریشی کی ہے وہی غیر قریشی کی۔ ؎۵۲ کوشش کرے، یعنے ادنیٰ مسلمان بھی امان دے سکتا ہے کسی کافر کو اور سب مسلمانوں کو اس کی امان قبول کرنا ہوگی ؎۵۳ اور لوٹائے الخ مثلاً ایک لشکر لڑائی کے لئے نکلا کچھ آگے، کچھ پیچھے، اب آگے والوں کو کچھ مال ملا تو پیچھے والے بھی گو ان سے دور ہوں، اس میں شریک ہوں گے اس لئے وہ ان کی مدد کو آ رہے تھے تو گویا انہیں کے ساتھ تھے۔ ؎۵۴ ایک ہاتھ کا یعنی کافروں کے مقابلے میں ایک دل ہو کر لڑیں اور آپس میں نہ لڑیں۔ ؎۵۵ اور نہ مارا جائے کیونکہ اسلام میں عہد شکنی جائز نہیں ہے، ابن عمرؓ اور ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ذمی کو قتل کرے تو وہ جنت کی بو بھی نہ سونگھے گا حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس برس کی راہ سے آتی ہے، (ابن ماجہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا فِيْهَا مُخَلَّدًا اَبَدًا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

۳۳۱۶:۔ وَعَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِيْ عِمِّيَّةٍ فِيْ رَمْيٍ يَّكُوْنُ بَيْنَهُمْ بِالْحِجَارَةِ اَوْ جَلْدٍ بِالسِّيَاطِ اَوْ ضَرْبٍ بِالْعَصَا فَهُوَ خَطَاٌ وَّعَقْلُهٗ عَقْلُ الْخَطَاءِ وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ وَّمَنْ حَالَ دُوْنَهٗ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهٗ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

۳۳۱۷:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اُعْفِيْ مَنْ قَتَلَ بَعْدَ اَخْذِ الدِّيَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

۳۳۱۸:۔ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُّصَابُ بِشَيْءٍ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَتَصَدَّقُ بِهٖ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهٖ دَرَجَةً وَّحَطَّ عَنْهُ خَطِيْئَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

---

(۱) بدلہ لے (۲) یا معاف کرے (۳) یا دیت لے پس اگر لے ان چیزوں میں سے کوئی چیز زیادتی کی اس کے بعد پس واسطے اس کے آگ ہے اس میں ہمیشہ رہے گا کبھی بھی نہیں نکلنے کا۔ (دارمی)

۳۳۱۶:۔ اور طاؤس ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مارا جائے اندھا دھند[1] (مثلاً) پتھراؤ میں کہ درمیان ان کے ہو پتھروں کے ذریعہ یا کوڑوں سے یا ساتھ مارنے لکڑیوں کے پس یہ قتل بھی حکم خطا کے ہے اور اس کی دیت خطا کی ہے، اور جو شخص مارا جائے جان بوجھ کر پس وہ سبب ہے قصاص کا، اور جو شخص حائل ہو درمیان قصاص لینے کے اس پر اللہ کی لعنت ہے اور اس کا غضب، نہ قبول کیا جائے اس سے نفل اور نہ فرض (ابوداؤد و نسائی)

۳۳۱۷:۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ چھوڑوں گا[2] اس شخص کو کہ قتل کرے بعد لینے دیت کے۔ (ابوداؤد)

۳۳۱۸:۔ اور ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں کوئی شخص[3] کہ زخمی کیا گیا کچھ بیچ بدن اپنے کے پھر معاف کیا زخمی کرنیوالے سے مگر کہ بلند کرتا ہے اس کا اللہ بسبب اس کے ایک درجہ اور دور کرتا ہے اس سے ایک گناہ۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

---

[1] اندھا دھند الخ مقصد یہ ہے کہ اس کا قاتل معلوم نہ ہو یا قتل کی کوئی وجہ نہ ہو یا کوئی اپنے لوگوں کی طرفداری کرتا ہو، ایسی صورت میں مارا جائے تو یہ عصبیت ہے اور تعصب بھی اسی سے نکلا ہے مطلب یہ ہے کہ عمداً ہتھیار نہ مارا جائے، بلکہ چھوٹے پتھر یا لکڑی یا کوڑے سے مارا جائے تو اس میں دیت ہوگی، قصاص نہ ہوگا۔ [2] نہیں چھوڑوں گا الخ یعنی اس سے قصاص ضرور لوں گا۔ [3] نہیں کوئی الخ ابن ماجہ میں یہ حدیث یوں ہے کہ میرے دونوں کانوں نے سنا ہے اور میرے دل نے یاد رکھا ہے اور انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قصاص کا کوئی مقدمہ آتا تو آپ پہلے معافی کی سفارش کرتے (کیونکہ معافی بدلہ لینے سے بہتر ہے) [4] معاف کیا الخ یعنی صدمہ پہنچانے والے کو معاف کر دیا اور قصاص نہ لیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۳۱۹:۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَةً اَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ وَّاحِدٍ قَتَلُوْهُ قَتْلَ غِيْلَةٍ وَّقَالَ عُمَرُ لَوْ تَمَالَاَ عَلَيْهِ اَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِيْعًا رَوَاهُ مَالِكٌ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ۔

۳۳۲۰:۔ وَعَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِيْ فُلَانٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَجِيْئُ الْمَقْتُوْلُ بِقَاتِلِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ سَلْ هٰذَا فِيْمَ قَتَلَنِيْ فَيَقُوْلُ قَتَلْتُهُ عَلٰى مُلْكِ فُلَانٍ قَالَ جُنْدُبٌ فَاتَّقِهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ۔

۳۳۲۱:۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعَانَ

تیسری فصل

۳۳۱۹:۔ حضرت سعید بن مسیبؓ سے روایت ہے کہ عمر بن خطابؓ نے قتل کیا ایک جماعت کو کہ پانچ تھے یا سات تھے بدلے قتل کرنے ایک آدمی کے کہ قتل کیا تھا[1] سب نے اسکو قتل خفیہ فریب دیکر اور فرمایا عمرؓ نے اگر حملہ کرتے اس پر صنعاء والے تو البتہ قتل کرتا میں ان سب[2] کو روایت کی یہ مالک نے اور نقل کی یہ بخاری نے ابن عمرؓ سے مانند اس کے۔

۳۳۲۰:۔ اور جندبؓ سے روایت ہے کہ کہا حدیث بیان کی مجھ کو فلانے نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لاوے گا قتل کیا گیا اپنے قاتل کو قیامت کے دن اور کہے گا پوچھ اس سے کہ کس سبب نے قتل کیا مجھ کو پس وہ کہے گا کہ قتل کیا میں نے اس کو فلانے[3] شخص کی سلطنت میں کہا جندبؓ نے کہ پس بچ تو اس سے۔ (نسائی)

۳۳۲۱:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مدد کرے اوپر قتل کرنے مومن کے ساتھ آدھے[4]

---

[1] قتل کیا تھا سب نے الخ غیلہ کا یہ قتل ہے کہ کسی شخص کو دھوکہ دے کر تنہائی میں لے جا کر قتل کر دیں، اس طرح کہ مارنے والا کوئی معلوم نہ ہو۔

[2] ان سب کو الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر ایک آدمی کے قتل کرنے میں کئی آدمی شریک ہوں تو سب کو قتل کرنا چاہیئے، صنعاء والوں کا ذکر اس حدیث میں اس لئے کہ مارنے والے صنعاء شہر کے رہنے والے ہوں گے یا یہ ایک مثال ہے عرب کے نزدیک کثرت بیان کرنے میں اور صنعاء ملک یمن میں ایک شہر ہے (مرقاۃ ج ۷ ص ۶۸)

[3] فلانے شخص کی سلطنت میں یعنے فلاں بادشاہ کے عہد میں بسبب مدد اس کی کے میں نے اس کو قتل کیا کہا طیبی نے جندب نصیحت کرتے تھے ایک حاکم کو کہ کسی ظالم کی حمایت نہ کرنا۔

[4] ساتھ آدھے کلمہ کے یعنے مثلاً اُقْتُلْ پورا نہ کہا یہ محمول ہے تغلیظ پر یا حلال جاننے قتل پر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلٰی قَتْلِ مُؤْمِنٍ شَطْرَ کَلِمَۃٍ لَقِیَ اللّٰہَ مَکْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْہِ اٰیِسٌ مِّنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ۔

۳۳۲۲: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمْسَکَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتَلَہُ الْاٰخَرُ یُقْتَلُ الَّذِیْ قَتَلَ وَیُحْبَسُ الَّذِیْ اَمْسَکَ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ۔

کلمہ کے ملاقات کرے گا اللہ تعالےٰ سے اس حال میں لکھا ہو گا درمیان دونوں آنکھوں اس کی کے یہ ناامید ہے اللہ کی رحمت سے۔ (ابن ماجہ)

۳۳۲۲: اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم سے نقل کی کہ فرمایا جس وقت کہ پکڑے کوئی شخص کسی کو اور قتل کرے اور شخص تو قتل کیا جاوے وہ شخص کہ جس نے قتل کیا اور قید کیا جاوے وہ شخص کہ جس نے پکڑا (دار قطنی)

لے جس وقت الخ کہا مالک نے اگر روکی رکھے اس کو اور وہ جانتا ہے کہ میرے صاحب کا ارادہ قتل کا ہے تو وہ روکنے والا بھی قتل کیا جاوے اور اگر اس کا ارادہ صرف زدوکوب کا ہے تو قاتل کیا جاوے اور ممسک کو سخت سزا دی جاوے اور ایک سال قید کیا جاوے انتہی کہا ملا علی قاری نے اور یہ عمدہ تفصیل ہے اور عقل والوں پر یہ مخفی نہیں ہے کہا طیبی نے اگر کوئی کسی کو روکے رکھے اور دوسرا اس کو مار ڈالے تو روکنے والے کو نہ مارا جاوے گا جیسے کسی نے کسی عورت کو روکے رکھا یہاں تک کہ دوسرے نے اس سے زنا کیا تو اس روکنے والے پر حد نہیں ہے ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الدِّيَاتِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۳۲۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَآءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۳۳۲۴: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنِيْنِ امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِيْ لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ ثُمَّ اِنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّ مِيْرَاثَهَا لِبَنِيْهَا وَزَوْجِهَا وَالْعَقْلَ عَلٰى عَصَبَتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۳۲۵: وَعَنْهُ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَاَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِيْ بَطْنِهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ دِيَةَ جَنِيْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ

باب بیچ بیان دیتوں کے

فصل پہلی

۳۳۲۳: ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلعم سے فرمایا دیت اسکی اور اسکی برابر ہے یعنی چھنگلیا اور انگوٹھے کی (بخاری)

۳۳۲۴: اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ بچے پیٹ ایک عورت کے بنی لحیان میں سے کہ گر پڑا مردہ ہو کر ساتھ غرے کے اور مراد غرے سے غلام یا لونڈی ہے پھر تحقیق وہ عورت کہ حکم کیا گیا تھا اس پر ساتھ غرے کے مر گئی پس حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میراث اس کی اس کے بیٹوں کے لئے اور اس کے خاوند کے لئے ہے، اور حکم فرمایا کہ دیت اس کی عصبوں پر ہے، (بخاری ومسلم)

۳۳۲۵: اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ لڑیں دو عورتیں قوم ہذیل میں سے پس مارا ایک نے ان میں سے دوسری کو ساتھ پتھر کے پس جان سے مار ڈالا اس کو اور بچہ کو کہ اس کے پیٹ میں تھا پس حکم کیا رسول اللہ نے کہ تحقیق دیت بچہ اسکے کی کہ بیچ پیٹ اسکے کے مر اتھا غلام یا

سلہ بیچ بیان دیتوں کے، دیت اس مال کو کہتے ہیں جو دیا جاتا ہے بدلے قتل کرنے نفس کے یا ناقص کرنے کسی جوڑ کے۔ سلہ برابر ہے۔ آدمی کا پورا خون بہا ہزار دینار یا دس ہزار درہم یا سو اونٹ ہے اور انگلی کا خون بہا دسواں حصہ ہے پوری دیت کا یعنی سو دینار ہزار درہم یا دس اونٹ خلاصہ یہ کہ دیت سب انگلیوں کی برابر ہے چھوٹی ہوں یا بڑی۔ سلہ حکم کیا الخ یعنی اس عورت کے عاقلہ پر۔ سلہ اس پر یعنی اس کے عاقلہ پر اور وہ وارث نہیں ہوتے اور دیت دینے سے ارث لازم نہیں آتی وارث اور لوگ ہیں۔ سلہ اور بچہ کو الخ اگلی روایت میں ہے کہ خیمہ کی لکڑی سے مارا نووی نے کہا مراد چھوٹا پتھر ہے اور چھوٹی لکڑی جس سے اکثر آدمی نہیں مرتا وہی شبہ عمد ہے اس میں کنبے والوں پر دیت لازم آتی ہے اور مجرم پر قصاص نہیں ہوتا نہ اس کی ذات پر دیت ہوتی ہے امام شافعیؒ اور جمہور علماء کا یہی قول ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَبِيَدَهٖ ثُمَّ قَضٰى بِدِيَةِ الْمَرْاَةِ عَلٰى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۳۲۶:۔ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا ضَرَّتَيْنِ فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ اَوْ عَمُوْدِ فُسْطَاطٍ فَاَلْقَتْ جَنِيْنَهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ غُرَّةً عَبْدًا اَوْ اَمَةً وَجَعَلَهٗ عَلٰى عَصَبَةِ الْمَرْاَةِ هٰذِهٖ رِوَايَةُ التِّرْمِذِيِّ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَاَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُوْدِ فُسْطَاطٍ وَهِيَ حُبْلٰى فَقَتَلَتْهَا قَالَ وَاِحْدَاهُمَا لِحْيَانِيَّةٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُوْلَةِ عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِيْ بَطْنِهَا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۳۲۷:۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

لونڈی اور حکم کیا ساتھ دیت عورت کے کہ قتل کی گئی اوپر قوم اس عورت کے کہ قتل کیا اسنے اور وارث کیا دیت اسکی کا اولاد اسکی کو اور انکو کہ اولاد کے ساتھ تھے (بخاری و مسلم)

۳۳۲۶:۔ اور مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ دو عورتیں تھیں آپس میں سوکنیں پس مارا ایک نے ان دونوں میں سے دوسری کو ساتھ پتھر کے یا چوب خیمہ کے پس گرا دیا اس کے پیٹ کے بچہ کو پس حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ بچہ کے غرہ غلام یا لونڈی اور واجب کیا اس کو اوپر عصبہ عورت مارنے والے کے یہ روایت[1] ترمذی کی ہے اور بیچ روایت مسلم کے یوں ہے کہ مغیرہ نے کہا مارا ایک عورت نے اپنی سوکن کو ساتھ چوب خیمہ کے اور وہ تھی حاملہ پس مار ڈالا اس عورت نے اپنی سوکن حاملہ کو کہا مغیرہ نے اور ایک ان میں سے تھی لحیانی[2] میں کی کہا پس مقرر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت عورت مار ڈالنے والے کے اور غرہ[3] واسطے اس بچہ کے کہ بیچ پیٹ اس کے کے تھی۔

فصل دوسری

۳۳۲۷:۔ عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار ہو کہ تحقیق دیت قتل خطائی کہ شبہ عمد[4] ہے

---

[1] یہ روایت ترمذی کی ہے یہ اعتراض ہے صاحب مصابیح پر کہ اس حدیث کو صحاح میں لایا۔ [2] لحیانی میں کی یہ ایک بطن ہے قبیلہ ہذیل سے۔ [3] باب کی حدیثوں سے معلوم ہوا کہ پیٹ کے بچہ کی دیت جو مارے گر پڑے خواہ نر ہو خواہ مادہ ایک غرہ ہے غلام یا لونڈی یہ اس صورت میں ہے جب بچہ پیٹ ہی سے مردہ نکلے اور جو زندہ نکلے اور مار کے اثر سے پھر مر جاوے تو اس کی پوری دیت یا قصاص واجب ہو گا (لمعات)۔ [4] کہ شبہ عمد ہے جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ قتل تین قسم پر ہے عمد اور خطا اور شبہ عمد عمد میں تو قصاص ہے اور خطا میں دیت ہے اور شبہ عمد میں دیت مغلظہ ہے یعنے وہ سو اونٹ جن میں چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں اور اس حدیث میں شبہ عمد کی دیت کا بیان ہے قتل عمد یہ ہے کہ کوئی دوسرے کو بارادہ قتل کسی ہتھیار یا ایسے بھاری پتھر یا لکڑی سے مارے جس سے آدمی اکثر مر جاتا ہے اور قتل خطا یہ ہے کہ انسان مارتا کسی اور کو چاہتا تھا لیکن ہتھیار کسی دوسرے کو لگ گیا بلا ارادہ یا آدمی کو دور سے جانور سمجھ کر مارا اور شبہ عمد یہ ہے کہ اس چیز سے عمداً مارے بہ نیت قتل جس سے آدمی عادۃً نہیں مرتا جیسے چھڑی کوڑا سوئی وغیرہ سے۔ (لمعات)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَلَا إِنَّ دِيَةَ الْخَطَإِ شِبْهِ الْعَمْدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ أَبُودَاوُدَ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيحِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

۳۳۲۸۔ وَعَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ وَكَانَ فِي كِتَابِهِ أَنَّ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا فَإِنَّهُ قَوَدُ يَدِهِ إِلَّا أَنْ يَرْضَى أَوْلِيَاءُ الْمَقْتُولِ وَفِيهِ أَنَّ الرَّجُلَ يُقْتَلُ بِالْمَرْأَةِ وَفِيهِ فِي النَّفْسِ الدِّيَةُ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَعَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفُ دِينَارٍ وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أُوعِبَ جَدْعُهُ الدِّيَةُ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَسْنَانِ الدِّيَةُ وَفِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الْبَيْضَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ وَفِي الصُّلْبِ الدِّيَةُ وَفِي الْعَيْنَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَ

کہ ساتھ کوڑے اور عصا کے ہو سو اونٹ ہیں ان میں سے چالیس ایسے ہوں کہ ان کے پیٹوں میں[۱] بچے ان کے ہوں یہ نسائی، ابن ماجہ اور دارمی نے نقل کی اور نقل کی ابوداؤد نے ابن عمروؓ سے اور ابن عمرؓ سے اور شرح السنہ میں لفظ مصابیح کے ہیں ابن عمرؓ سے۔

۳۳۲۸۔ اور ابی بکر بیٹے محمد بیٹے عمرو بیٹے حزم کے سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اس کے باپ نے نقل کی اسکے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نامہ لکھا طرف یمن والوں کی اور تھا بیچ نامہ حضرتؐ کے یہ کہ جو شخص مار ڈالے بے تقصیر کسی مسلمان کو مار ڈالنا[۲] پس تحقیق وہ قصاص ہاتھ اپنے کا ہے مگر یہ کہ راضی ہو جاویں وارث مقتول کے اور اس نامہ میں یہ بھی تھا کہ قتل کیا جاوے مرد بدلے عورت کے اور اس میں یہ بھی تھا کہ بیچ مار ڈالنے جان کے دیت[۳] ہے سو اونٹ اور اوپر سونا رکھنے والوں کے ہزار دینار اور بیچ ناک کے جس وقت کہ پوری کاٹی جاوے دیت ہے سو اونٹ اور بیچ دانتوں کے کہ سب توڑے جاویں دیت پوری ہے اور بیچ ہونٹوں کے کہ کاٹے جاویں پوری دیت اور بیچ دونوں خصیوں کے کہ کاٹے جاویں دیت ہے اور بیچ کاٹنے آلت کے دیت ہے اور بیچ توڑنے پیٹھ کی ہڈی کے دیت ہے اور بیچ پھوڑنے دونوں[۴] آنکھوں کے دیت ہے اور بیچ کاٹنے ایک پاؤں کے آدھی دیت ہے اور بیچ زخم ہڈی

---

[۱] ان کے پیٹوں میں بچے انکے ہوں اصل دیت سو اونٹ یا سو گائیں یا دو ہزار بکریاں یا ہزار دینار یا بارہ ہزار درہم ہیں یا دو سو جوڑے کپڑے کے لیکن بعض جرموں میں یہ دیت سخت ہو جاتی ہے اسکو دیت مغلظہ کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ سو اونٹوں میں چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں اور یہ عقبہ بن اوس کی روایت میں ہے جس کو احمد اور ابوداؤد اور نسائی اور بخاری نے تاریخ میں بھی نکالا جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ قتل تین قسم کا ہے عمداً و خطاً اور شبہ عمداً اور مالکؒ اور لیث نے کہا کہ قتل دو ہی قسم ہے عمد یا خطا اور قتل خطا وہ ہے جو کسی سبب سے ہو جاوے قاتل کی نیت قتل نہ ہو یا اس چیز سے قتل کرے جس سے عادۃً آدمی نہیں مرتا اور قتل عمد وہ ہے جو اسکے سوا ہو اور صاحب بحر نے کہا اس پر عمل ہے حالانکہ جمہور کا مذہب اسکے خلاف ہے۔ [۲] مار ڈالنا یعنی عمداً۔ [۳] وہ قصاص ہاتھ اپنے کا ہے یعنی قتل کیا جاوے بدلے اس تقصیر کے کہ اپنے ہاتھ سے کی۔ [۴] مگر یہ الخ یعنی ساتھ لینے دیت کے یا معاف کر دینے کے۔ [۵] دیت ہے سو اونٹ یعنی جس کے پاس اونٹ ہوں وہ بحسب تفصیل سو اونٹ دیوے۔ [۶] اور بیچ پھوڑنے دونوں آنکھوں کے الخ قطع اعضاء کے باب میں قاعدہ یہ ہے کہ اگر زائل کرے تمام و کمال جنس و منفعت کو یا زائل کرے تمام جمال کو کہ مقصود ہے تو تمام دیت واجب ہوتی ہے کیونکہ یہ مثل نفس کے تلف کر دینا حکم میں ہے پس حکم دیا جاویگا اسکو تلف کرنیوالے نفس کا اور دلیل اسکی یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے زبان و ناک میں پوری دیت کا حکم دیا اور اسی سے بہت قاعدے نکل سکتے ہیں ÷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِنْ أَصَابِعِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَفِي رِوَايَةِ مَالِكٍ وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ وَفِي الْيَدِ خَمْسُونَ وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُونَ وَفِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ۔

۳۳۲۹:۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسًا خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ الْفَصْلَ الْأَوَّلَ۔

۳۳۳۰:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءً رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

۳۳۳۱:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ وَالْأَسْنَانُ سَوَاءٌ الثَّنِيَّةُ

اور مغز سر کے تہائی دیت ہے اور بیچ زخم پیٹ کے تہائی دیت ہے اور بیچ زخم کے ہڈی سرک گئی ہو پندرہ اونٹ ہیں اور بیچ ہر انگلی کے انگلیوں ہاتھ اور پاؤں کی سے دس دس اونٹ ہیں اور بیچ ہر دانت کے پانچ پانچ اونٹ ہیں نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے اور بیچ روایت مالک کے یہ ہے اور بیچ ایک ایک آنکھ کے پچاس اونٹ ہیں اور بیچ ایک ہاتھ کے پچاس اور بیچ ایک پاؤں کے پچاس اور بیچ زخم کے کہ ہڈی کھل گئی ہو[1] پانچ اونٹ ہیں۔

۳۳۲۹:۔ اور عمرو بن شعیبؒ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا سے کہ کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ زخموں کے کھل جاوے ہڈی پانچ پانچ اونٹ ہیں اور بیچ دانتوں کے پانچ پانچ اونٹ ہیں نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور دارمی اور روایت کیا ترمذی اور ابن ماجہؒ نے پہلا جملہ[2]۔

۳۳۳۰:۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا کہ مقرر کیں رسول اللہ نے انگلیاں دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کی برابر نقل کی یہ ابوداؤد، ترمذی نے۔

۳۳۳۱:۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا نے انگلیاں برابر ہیں اور دانت برابر ہیں اگلے دانت اور داڑھیں برابر ہیں[3] یہ اور یہ

---

[1] اور بیچ زخم کے کہ ہڈی اس موضحہ اس زخم کو کہتے ہیں جو ہڈی کو کھول دیوے لیکن توڑے نہیں عربی میں اس کو موضحہ کہتے ہیں۔ [2] پہلا جملہ یعنی جس میں ذکر زخموں کا ہے۔ [3] یہ اور یہ برابر ہیں یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا برابر ہیں اگرچہ انگوٹھے کے دو ہی جوڑ ہیں اور چھنگلیا میں تین مطلب یہ ہے کہ ہر انگلی کی دیت یکساں ہے اور ابن ماجہ نے عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگلیاں سب برابر ہیں ہر ایک انگلی میں دس دس اونٹ دیتا ہوں گے یعنی دیت کا دسواں حصہ ہر ایک انگلی میں واجب ہوگا یہ قیاس کے بھی موافق ہے کیونکہ انگلیاں ہاتھ پاؤں کی دس دس ہیں اگر کوئی دسوں انگلیوں کو کاٹ ڈالے تو پوری دیت لازم ہوگی، اس حدیث کو احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے بھی نکالا اور ترمذی نے نکالا ابن عباسؓ سے اور کہا صحیح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ کی انگلیاں اور پاؤں کی سب برابر ہیں ہر ایک انگلی میں دس اونٹ ہیں اور یہ حدیث ابن عباسؓ کی اس سے مختصراً بھی گزری۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالضِّرْسُ سَوَاءٌ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۳۳۳۲:۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ ثُمَّ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ وَمَا كَانَ مِنْ حِلْفٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّ الْاِسْلَامَ لَا يَزِيْدُهٗ اِلَّا شِدَّةً اَلْمُؤْمِنُوْنَ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ يُجِيْرُ عَلَيْهِمْ اَدْنَاهُمْ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ اَقْصَاهُمْ وَيَرُدُّ سَرَايَاهُمْ عَلٰى قَعِيْدَتِهِمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ دِيَةُ الْكَافِرِ نِصْفُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا يُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ اِلَّا فِيْ دُوْرِهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ دِيَةُ الْمُعَاهِدِ نِصْفُ دِيَةِ الْحُرِّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۳۳۳۳:۔ وَعَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

برابر ہیں نقل کی یہ ابوداؤد نے۔

۳۳۳۲:۔ اور عمرو بن شعیبؓ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سال فتح مکہ کے پھر فرمایا اے لوگو تحقیق نہیں ہے[1] پیدا کرنا عہد کا اسلام میں اور عہد نیک جو جاہلیت میں تھا پس تحقیق اسلام نہیں زیادہ کرتا اس کو مگر مضبوطی مسلمان حکم ایک ہاتھ کا رکھتے ہیں ان لوگوں پر کہ سوائے ان کے ہیں پناہ دیتا ہے ان پر ادنیٰ ان کا اور پھیرتا ہے ان پر جو بہت دور ہے ان سے اور پھرتے ہیں لشکر ان کے بیٹھنے رہنے والوں پر نہ قتل کیا جائے مومن بدلے کافر کے اور دیت[2] کافر کی آدھی دیت مسلمان کی ہے کھینچ منگانا زکوٰۃ کے مواشی کو اور نہ الگ جا رہنا مواشی والوں کو اور نہ لی جائے زکوٰۃ ان کی انہیں کے گھروں میں سے اور ایک روایت میں کہا دیت عہد والے کی آدھی دیت حر کی ہے۔ (ابوداؤد)

۳۳۳۳:۔ اور خشف[3] بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نقل کی ابن مسعود رضی اللہ عنہ

---

[1] نہیں ہے پیدا کرنا الخ کفار عرب کا دستور تھا کہ ایک قوم دوسری قوم سے ہم قسم ہوتی اور ایک دوسرے کے حق اور ناحق میں مدد کیا کرتے سو فرمایا کہ اسلام میں کفر کی قسم اور عہد و پیمان کا کچھ اعتبار نہیں لیکن مظلوم کی مدد کرنا اور حق کام کی تائید کرنا سو اسلام میں اس کی زیادہ تر تاکید ہے اور جو فرمایا کہ مسلمان ایک ہاتھ کی مثل ہیں اپنے مخالفوں یعنی کافروں کے مقابلہ میں سب مسلمان ایک ہیں اور ان کو چاہیے کہ انہیں سے یک دل ہو کر لڑیں آپس میں نہ لڑیں اور پناہ دے سکتا ہے مسلمانوں پر ادنیٰ ان کا یعنی مسلمانوں میں سے ادنیٰ شخص بھی امان دے سکتا ہے کسی کافر کو اور مسلمانوں کو اس کی امان قبول کرنا ہوگا اور مدد کریگا ان پر دور والا ان کا یعنی لڑائی میں دور سے دور والا مسلمان بھی لوٹ میں شریک ہوگا مثلاً ایک لشکر لڑائی کے لئے نکلا کچھ پیچھے اب آگے والوں کو کچھ مال ملا تو پیچھے والے بھی گو ان سے دور ہوں اس میں شریک ہوں گے اس لئے کہ وہ ان کی مدد کو آرہے تھے تو گویا انہیں کے ساتھ تھے۔ [2] اور یہ جو فرمایا اور دیت کافر کی آدھی دیت ہے مسلمان کی تو یہی مذہب ہے اہل حدیث کا کافر کی دیت مسلمان کی آدھی ہے اور حنفیہ نے کہا کہ ذمی کی دیت مثل مسلمان کی ہے ابن قیم نے کہا یہ حدیث حسن ہے اور اہل حدیث ایسی حدیثوں کو بھی صحیح کہتے ہیں۔ [3] خشف خا کی زیر اور شین کی سکون اور فا کے ساتھ ہے اور بیٹا ہے مالک طائی کا اس نے اپنے باپ اور حضرت عمر بن خطابؓ اور ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے اور اس سے زید بن جبیرؓ نے اس سے روایت کیا ہے اور وہ ضعیف ہے لمعات میں ہے کہ دیت خطا کی وہی ہے جو ابن مسعودؓ کی اس حدیث میں مروی ہے لیکن شافعی نے بجائے بیس ایک ایک سال کے اونٹوں کے دو دو سال کے بیس اونٹ رکھے ہیں اور یہ حدیث ان پر حجت ہے اور ہم کہتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف (بر صفحہ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ دِیَۃِ الْخَطَاِ عِشْرِیْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَّعِشْرِیْنَ ابْنَ مَخَاضٍ ذُکُوْرًا وَّعِشْرِیْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَّعِشْرِیْنَ جَذَعَۃً وَّعِشْرِیْنَ حِقَّۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالصَّحِیْحُ اَنَّہٗ مَوْقُوْفٌ عَلَی ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَخِشْفٌ مَّجْهُوْلٌ لَّا یُعْرَفُ اِلَّا بِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَرَوٰی فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَدٰی قَتِیْلَ خَیْبَرَ بِمِائَۃٍ مِّنْ اِبِلِ الصَّدَقَۃِ وَلَیْسَ فِیْ اَسْنَانِ اِبِلِ الصَّدَقَۃِ ابْنُ مَخَاضٍ اِنَّمَا فِیْهَا ابْنُ لَبُوْنٍ۔

۳۳۴۴: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ کَانَتْ قِیْمَۃُ الدِّیَۃِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَمَانَ مِائَۃِ دِیْنَارٍ اَوْ ثَمَانِیَۃَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَدِیَۃُ اَهْلِ الْکِتَابِ یَوْمَئِذٍ النِّصْفُ مِنْ دِیَۃِ الْمُسْلِمِیْنَ قَالَ فَکَانَ کَذٰلِكَ حَتَّی اسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَقَامَ خَطِیْبًا فَقَالَ اِنَّ الْاِبِلَ قَدْ غَلَتْ قَالَ فَفَرَضَهَا عُمَرُ عَلٰی اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفَ دِیْنَارٍ وَّعَلٰی اَهْلِ الْوَرِقِ اثْنَیْ عَشَرَ اَلْفًا وَّعَلٰی اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَیْ بَقَرَۃٍ وَّعَلٰی اَهْلِ الشَّاءِ اَلْفَیْ

سے کہ حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے[1] بیچ دیت خطا کے بیس اونٹنیاں کہ دوسرے برس میں لگی ہوں اور بیس اونٹ کہ دوسرے برس میں لگے ہوں اور بیس اونٹنیاں کہ تیسرے میں لگی ہوں اور بیس اونٹنیاں کہ پانچویں برس میں لگی ہوں اور بیس اونٹنیاں کہ چوتھے برس میں لگی ہوں (ترمذی، ابوداؤد، نسائی) اور صحیح یہ ہے کہ یہ موقوف ہے ابن مسعودؓ پر اور خشف مجہول ہے نہیں پہچانا جاتا مگر اس حدیث کے ساتھ اور روایت کیا بغویؒ نے شرح السنۃ میں یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت دی اس شخص کی کہ مارا گیا تھا خیبر میں ساتھ سو اونٹوں کے زکوٰۃ کے اونٹوں سے حالانکہ نہ تھا درمیان اونٹوں زکوٰۃ کے اونٹ برس روز کا سوائے اس کے نہیں کہ ان میں تھے دو برس کے اونٹ۔

۳۳۴۴ ۔ اور عمرو بن شعیبؓ سے روایت ہے نقل کی اپنے باپ سے اس نے دادا سے کہا تھی قیمت[2] دیت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آٹھ سو دینار یا آٹھ ہزار درہم اور دیت اہل کتاب کی ان دنوں میں تھی آدھی دیت مسلمان کی کہا اس کے دادا نے پس تھا حکم اسی طرح سے یہاں تک کہ خلیفہ کیے گئے عمرؓ اور کھڑے ہوئے حضرت عمرؓ خطبہ فرماتے پس کہا تحقیق اونٹ مہنگے ہو گئے کہا راوی نے ٹھہرائی تھی دیت عمرؓ نے اوپر دولت مند سونا رکھنے والے کے ہزار دینار اور اوپر چاندی رکھنے والے کے بارہ ہزار درہم اور گائیں والوں کے اوپر دو سو گائیں اور بکریاں والوں پر دو ہزار بکریاں اور جوڑے[3] والوں پر دو سو جوڑے کہا راوی نے اور چھوڑ دی عمرؓ نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) ہے تو ان پر بحث کیونکر ہو گی اور صاحب مشکوٰۃ نے بھی اس کے ضعیف کی وجہ بیان کر دی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قتیل خیبر کی دیت دی زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے اور زکوٰۃ میں برس روز کا اونٹ نہیں لیا جاتا اس میں دو برس کے لیے جاتے ہیں۔ [1] حکم فرمایا، یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں حجاج بن ارطاۃ بھی ضعیف ہے اور زید بن جبیرؓ بھی لوگوں نے کلام کیا ہے۔ [2] قسمت دیت، یعنی قیمت اونٹوں دیت کی کہ سو عدد ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اصل دیت میں اونٹ ہیں۔ [3] جوڑے والوں، یعنی بزاز جو کپڑے کے جوڑوں کی سوداگری کرتے تھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَاۃٍ وَعَلٰی اَھْلِ الْحُلَلِ مِائَتَیْ حُلَّۃٍ قَالَ وَتَرَکَ دِیَۃَ اَھْلِ الذِّمَّۃِ لَمْ یَرْفَعْھَا فِیْمَا رَفَعَ مِنَ الدِّیَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۳۳۳۵:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ جَعَلَ الدِّیَۃَ اثْنَیْ عَشَرَ اَلْفًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ۔

۳۳۳۶:۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَوِّمُ دِیَۃَ الْخَطَاِ عَلٰی اَھْلِ الْقُرٰی اَرْبَعَ مِائَۃِ دِیْنَارٍ اَوْ عِدْلَھَا مِنَ الْوَرِقِ وَیُقَوِّمُھَا عَلٰی اَثْمَانِ الْاِبِلِ فَاِذَا غَلَتْ رَفَعَ فِیْ قِیْمَتِھَا وَاِذَا ھَاجَتْ رُخْصًا نَقَصَ مِنْ قِیْمَتِھَا وَبَلَغَتْ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ اَرْبَعِ مِائَۃِ دِیْنَارٍ اِلٰی ثَمَانِ مِائَۃِ دِیْنَارٍ وَعِدْلُھَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِیَۃَ اٰلَافِ دِرْھَمٍ قَالَ وَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَھْلِ الْبَقَرِ مِائَتَیْ بَقَرَۃٍ وَعَلٰی اَھْلِ الشَّاءِ اَلْفَیْ شَاۃٍ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

دیت[51] ذمیوں کی نہیں زیادہ کیا ان دیتوں میں کہ زیادہ کی، (ابوداؤد)

۳۳۳۵:۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرائی دیت[52] بارہ ہزار درہم، (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی)

۳۳۳۶:۔ اور عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہراتے دیت خطائی بستی والوں پر چار سو دینار یا برابر[53] ان کے چاندی[54] سے اور قیمت ٹھہراتے دیت خطائی اوپر مول اونٹوں کے پس جس وقت مہنگے ہوئے اونٹ تو زیادہ کرتے بیچ قیمت دیت کے اور جب ظاہر ہوتی ارزانی اونٹوں کی قیمت میں کم کرتے قیمت دیت سے اور پہنچی دیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مابین چار سو دینار سے آٹھ سو دینار تک اور برابر ان کے چاندی بھی آٹھ ہزار درہم کہا راوی نے کہ حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گائیں والوں پر دو سو گائیں اور بکریاں والوں پر دو ہزار بکریاں اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق دیت میراث ہوتی ہے درمیان وارثوں مقتول کئے گئے کے اور حکم

[51] اور چھوڑ دی عمر رضی اللہ عنہ نے دیت ذمیوں کی یعنی اسی حال پر کہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یعنی چار ہزار درہم۔ [52] ٹھہرائی دیت بارہ ہزار درہم یعنی جب بنی عدی کا ایک شخص مارا گیا نکالا اس کو ابوداؤد نے اور ابن ماجہ نے اس حدیث میں اتنا زیادہ کیا کہ جو یہ آیت ہے وما نقموا الا ان اغناھم اللہ و رسولہ من فضلہ یعنی منافق غصے نہیں ہوئے ان پر مگر اس بات سے کہ اللہ اور رسول نے انکو مالدار کر دیا اپنے فضل سے اس کا مطلب یہی ہے کہ مالدار کر دیا دیت دلا کر، ایک شخص تھا جلاس پہلے وہ منافق تھا اس کا مولیٰ مارا گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیت دلائی وہ مالدار ہو گیا پھر اس نے نفاق سے توبہ کی اور سچا مومن ہوا تب منافق اس پر غصے ہوئے پھر یہ آیت اتری اور عمرو بن حزم کی حدیث میں ہے کہ جان کی دیت سو اونٹ ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ والوں پر دیت مقرر کی سو اونٹ اور گائے والوں پر سو گائیں اور بکری والوں پر دو ہزار اور جوڑے والوں پر دو سو جوڑے۔ [53] برابر ان کے یعنی قیمت میں۔ [54] چاندی میں سے یعنی چار ہزار درہم ؀

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَقْلَ مِيْرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيْلِ وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَقْلَ الْمَرْأَةِ بَيْنَ عَصَبَتِهَا وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

۳۳۳۷۔ وَعَنْهُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَقْلُ شِبْهِ الْعَمْدِ مُغَلَّظٌ مِثْلُ عَقْلِ الْعَمْدِ وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهٗ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

۳۳۳۸۔ وَعَنْهُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا بِثُلُثِ الدِّيَةِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

۳۳۳۹۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ أَوْ فَرَسٍ أَوْ بَغْلٍ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ قَالَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دیت عورت کی بانٹی گئی ہے درمیان عصبوں اس کے اور نہیں[سلہ] وارث ہوتا قاتل مورث کے کسی چیز کا، (ابوداؤد و نسائی)

۳۳۳۷:۔ اور عمرو بن شعیبؒ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ اور دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیت شبہ عمد کی سخت ہے مانند دیت عمد کی اور نہ مارا جائے[سلہ] صاحب شبہ عمد کا، (ابوداؤد)

۳۳۳۸:۔ اور عمرو بن شعیبؒ سے روایت ہے کہ اپنے باپ اور دادا سے کہ کہا حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ مقدمہ آنکھ کے کہ ٹھہری ہو اپنی جگہ اور جاتی رہی ہو روشنی اس کی ساتھ تہائی[سلہ] دیت کے، (ابوداؤد و نسائی)

۳۳۳۹:۔ اور محمد بن عمرو سے روایت ہے کہ نقل کی ابو سلمہؓ سے اور اس نے ابوہریرہؓ سے کہا کہ حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ بچے کے کہ پیٹ میں مرگیا ساتھ غرہ کے غلام ہو یا لونڈی یا گھوڑا یا خچر، (ابوداؤد) اور کہا روایت کی یہ حدیث حماد بن سلمہؓ نے اور

سلہ نہیں وارث ہوتا یعنی نہ دیت اس کی دیت کا اور نہ اس کے ترکے کا اور یہ اس کے جرم کی سزا ہے اکثر لوگ اپنے مورثوں کو مار ڈالتے ہیں ان کا ترکہ لینے کے سبب سے قاتل کو ترکہ ہی سے محروم کر دیا تاکہ کوئی ایسا جرم نہ کرے اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ اصل دیت میں اونٹ ہیں پس اگر نہ ملیں تو واجب ہوتی ہے قیمت جس قدر کہ ہوتی ہے اور یہ جو فرمایا کہ دیت عورت کی بانٹی گئی ہے الخ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت غلام کی طرح نہیں ہے کہ اس کی دیت اس کی ذات سے متعلق ہو بلکہ ادا کریں گے دیت اس کی عصبات اس کے۔ سلہ نہ مارا جائے الخ یعنے جس نے بطریق شبہ عمد جس کا بیان ہو چکا کسی کو مارا تو اس کو قصاص میں قتل نہ کیا جائے گا اور یہ اس وہم کے دور کرنے کے لئے فرمایا جب کہ شبہ عمد کی دیت کی طرح ہے تو شبہ عمد میں قصاص بھی ہو گا جیسے عمد میں قصاص ہے، (لمعات) سلہ ساتھ تہائی دیت، یہ حدیث بظاہر مخالف ہے عمرو بن حزم کی گزشتہ حدیث کے جس میں دونوں آنکھیں پھوڑ دینے میں پوری دیت اور ایک آنکھ کی نصف دیت مذکور ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیچ تلف ہونے آنکھ کے تہائی دیت ہے تو کہا تو ربشتی نے اس حدیث کی صحت میں کلام ہے ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَخَالِدٌ الْوَاسِطِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَذْكُرَا أَوْ فَرَسٌ أَوْ بَغْلٌ.

۳۳۴۰۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

۳۳۴۱۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ غُلَامًا لِأُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ أُذُنَ غُلَامٍ لِأُنَاسٍ أَغْنِيَاءَ فَأَتَى أَهْلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّا أُنَاسٌ فُقَرَاءُ فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِمْ شَيْئًا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۳۴۲۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ دِيَةُ شِبْهِ الْعَمْدِ أَثْلَاثًا ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ حِقَّةً وَثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ جَذَعَةً وَّأَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ ثَنِيَّةً إِلٰى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَاتٌ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ فِي الْخَطَأِ أَرْبَاعًا خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ حِقَّةً وَّخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ جَذَعَةً وَّخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ بَنَاتِ لَبُوْنٍ وَّخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ بَنَاتِ مَخَاضٍ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

خالد واسطی نے محمد بن عمرو سے اور نہیں[۱] ذکر کیا ہر ایک نے دونوں میں سے لفظ او فرس اور بغل کا۔

۳۳۴۰:۔ اور روایت ہے عمرو بن شعیبؒ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ طبیب ٹھہرائے اپنے تئیں بتکلف اور نہیں جانی گئی اس سے طب پس وہ ضامن ہے، (ابوداؤد، نسائی)

۳۳۴۱:۔ اور عمران بن حصین سے روایت ہے یہ کہ ایک لڑکے فقیروں کے نے کان کاٹ ڈالا ایک لڑکے دولتمند کا پس آئے ناتیدار اس لڑکے کان کاٹنے والے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ ہم ہیں محتاج پس نہ مقرر کی آپ نے ان پر کوئی چیز، (ابوداؤد، نسائی)

تیسری فصل

۳۳۴۲:۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ دیت شبہ عمد کی میں تین طرح کے اونٹ دینے آتے ہیں تینتیس ۳۳ اونٹنیاں اس طرح کی کہ چوتھے برس میں لگی ہوں اور تینتیس ۳۳ اونٹنیاں اس طرح کی کہ پانچویں برس میں لگی ہوں اور چونتیس ۳۴ اونٹنیاں کہ چھٹے برس میں لگی ہوں آٹھ برس تک کہ نویں برس میں لگی ہوں حاملہ اور ایک روایت میں علیؓ سے یوں آیا ہے کہا بیچ قتل خطا کے چار قسم کی اونٹنیاں دینی آتی ہیں پچیس ۲۵ تین تین برس کی اور پچیس چار چار برس کی اور پچیس ۲۵ دو دو برس کی اور پچیس ۲۵ ایک ایک برس کی، (ابوداؤد)

---

[۱] نہیں ذکر کیا الخ یعنی یہ زیادتی نہیں ذکر کی انہوں نے پس ہوئی یہ زیادت شاذہ اور شرح السنہ میں لکھا ہے کہ ذکر گھوڑے اور خچر کا اس حدیث میں وہم ہے عیسٰی بن یونس سے اس حدیث کا مضمون باب کے فصل اول کی تین حدیثوں میں گزرا مگر یہ حکم جب ہے کہ پیٹ ہی سے بچہ مردہ نکلا بعد جو زندہ پیدا ہو لیکن مار کے اثر سے مر جائے تو اس صورت میں دیت یا قصاص واجب ہوگا۔ [۲] نہیں جانی گئی اس سے طب اور اس کے علاج سے کوئی نقصان ہوا تو وہ ضامن ہوگا اس نقصان کا اگر جان گئی تو پوری دیت دینی ہوگی اور جو کوئی عضو بیکار ہو جائے تو اس کی دیت دینی ہوگی۔ [۳] پس نہ مقرر کی حضرتؐ نے ان پر کوئی چیز کیونکہ عاقلہ اس کی محتاج تھی اور لڑکے کی جنایت کی دیت عاقلہ پر ہوتی ہے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۳۴۳:۔ وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَضٰى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي شِبْهِ الْعَمَدِ ثَلٰثِيْنَ حِقَّةً وَّثَلٰثِيْنَ جَذَعَةً وَّاَرْبَعِيْنَ خَلِفَةً مَّا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ اِلٰى بَازِلِ عَامِهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۳۳۴۴:۔ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي الْجَنِيْنِ يُقْتَلُ فِي بَطْنِ اُمِّهٖ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ وَلِيْدَةٍ فَقَالَ الَّذِيْ قُضِيَ عَلَيْهِ كَيْفَ اَغْرَمُ مَنْ لَّا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مُتَّصِلًا۔

۳۳۴۳:۔ اور مجاہدؒ سے روایت ہے کہ حکم فرمایا حضرت عمرؓ نے بیچ شبہ عمد کے تیس اونٹنیاں تین تین برس کی اور تیس چار چار برس کی اور چالیس اونٹنیاں حاملہ مابین پانچ برس پوری کے اور آٹھ برس پورے کے، (ابوداؤد)

۳۳۴۴:۔ اور سعید بن مسیبؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا بیچ لڑکے کے کہ مارا جائے اپنے ماں کے پیٹ میں ساتھ غرہ کے غلام ہو یا لونڈی پس کہا اس شخص نے کہ تھی اس نے کوئی چیز اور نہ کھائی اور نہ بولا اور نہ چلایا اور مانند اس قتل کی ساقط کیا جاتا ہے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے اسکے نہیں کہ یہ کاہنوں کے بھائیوں میں سے ہے، (مالک)

لہ حکم فرمایا الخ امام شافعیؒ کا مذہب حضرت عمرؓ کے فیصلہ کے مطابق ہے / لہ یہ کاہنوں کے بھائیوں میں سے ہے کاہن عرب میں وہ لوگ تھے جو ہونے والی باتیں جنوں سے سیکھ کر بتلاتے تھے ایک سچی بات میں سو جھوٹ ملا کر تک جوڑ کے نادانوں کو بہکاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص بھی واہی تباہی بات کو تک بندی سے کاہنوں کی طرح سے کہتا ہے یہ بھی ان میں داخل ہے اسی طرح پاکستان میں بھی واہی تباہی خلاف شرع باتوں میں نادانوں کے بہکانے کے واسطے بے دین تک بندی کرتے ہیں جیسا کسی مردود نے یوں کہا ہے معاذ اللہ کہ خدا کے چار بیٹے بھنگ، بوزہ، نماز، روزہ کسی نے بھنگ بوزہ لیا کسی نے نماز روزہ، اسی طرح اور بہتیری شرافیتں جاہلوں میں مشہور ہیں یہ لوگ بھی کاہنوں میں داخل ہیں اور خدا اور رسول کے دشمن غرض آپ نے اس شخص کی برائی کی کہ شرع کے احکام کے مقابل شاعری کرنا حماقت ہے ❖

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا لَا يُضْمَنُ مِنَ الْجِنَايَاتِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۳۴۵:۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَّالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۳۳۴۶:۔ وَعَنْ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَیْشَ الْعُسْرَةِ وَكَانَ لِیْ اَجِیْرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا یَدَ الْاٰخَرِ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوْضُ یَدَهٗ مِنْ فِی الْعَاضِّ فَاَنْدَرَ ثَنِیَّتَهٗ فَسَقَطَتْ فَانْطَلَقَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ ثَنِیَّتَهٗ وَقَالَ اَیَدَعُ یَدَهٗ فِیْ فِیْكَ تَقْضَمُهَا كَالْفَحْلِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۳۳۴۷:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

بیان ہے بیچ ان چیزوں کے نہیں تاوان دیا جاتا ہے ان میں بسبب قصور کے

پہلی فصل

۳۳۴۵:۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چارپایہ زخم کردینا انکا معاف ہے اور کان بھی معاف ہے اور کنوئیں میں کوئی گر مرے معاف ہے، (بخاری مسلم)

۳۳۴۶:۔ اور یعلی بن امیہؓ سے روایت ہے کہ کہا جہاد کیا میں نے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر تنگی کے میں اور تھا میرا ایک نوکر پس لڑا وہ آدمی سے پس کاٹ کھایا ایک نے ان دونوں میں سے ہاتھ دوسرے کا پس نکالا اس شخص نے کہ کاٹا گیا تھا ہاتھ اسکا کاٹنے والے کے منہ سے پس گرا دیئے دانت اس کے پس پھر پڑے پس گیا وہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس معاف کیا آپؐ نے بدلہ اس کے دانتوں کا اور فرمایا کیا چھوڑ دیتا ہاتھ اپنا تیرے منہ میں کہ چباتا تو اس کو مانند چباتے اونٹ کی، (بخاری مسلم)

۳۳۴۷:۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ

۱؎ زخم کردینا انکا معاف ہے یعنی اگر کسی کا جانور بلا تعدی مالک کے کسی کو مار ڈالے یا زخمی کرے تو اس کے مالک پر ڈانڈ نہیں اور اگر مزدور کان کھودتے ہیں اور کان پھٹ گئی اور مزدور دب کر مرگئے تو کھدوانے والے پر کچھ عوض نہیں اسی طرح مزدور کنواں کھودتے ہیں اور کنواں پھٹ گیا اور مزدور دب کر مرگئے تو کھدوانے والے پر کچھ عوض نہیں لیکن اگر راہ میں کنواں کھودے اور کوئی اس میں گر پڑے یا دوسرے کے ملک میں تو کھودنے والا پکڑا جائے گا۔ ۲؎ لشکر تنگی کے میں یعنی غزوہ تبوک میں۔ ۳؎ گیا وہ یعنی جس کے دانت گر گئے تھے، ۴؎ طرف، یعنی تاوان اس کی دلویں، ۵؎ چباتا ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو الزام دیا کہ ایک تو اس کا ہاتھ چبا ڈالا اونٹ کی طرح پھر اس نے عوض بہا چاہتا ہے اس نے اپنے بچاؤ کے واسطے اپنا ہاتھ کھینچا اگر تیرا دانت گر پڑا تو وہ کیا کرے اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا کہ کسی صورت میں کوئی بدلا نہیں اور اگر خطا سے دانت توڑ ا جائے یا عمد سے تو اس میں پانچ اونٹ ہیں جیسے باب اول میں گزرا اور سب دانت برابر ہیں اس پر سب علماء کا اتفاق ہے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَقُولُ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۳۴۸:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ أَخْذَ مَالِي قَالَ فَلَا تُعْطِهِ مَالَكَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلَنِي قَالَ قَاتِلْهُ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلَنِي قَالَ فَأَنْتَ شَهِيدٌ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُهُ قَالَ هُوَ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۳۳۴۹:۔ وَعَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِكَ أَحَدٌ وَلَمْ تَأْذَنْ لَهُ فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۳۵۰:۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي جُحْرٍ بَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ فَقَالَ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُنِي

علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ قتل کیا جائے مال اپنے کے پس وہ شہید ہے۔ (بخاری، مسلم)

۳۳۴۸:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آیا ایک آدمی اور کہا یا رسول اللہ! خبر دو مجھ کو اس کی کہ اگر آوے ایک آدمی ارادہ رکھتا ہو مال کے لینے کا فرمایا پس نہ دے تو اس کو مال اپنا کہا اس نے خبر دیجئے مجھ کو کہ اگر لڑے مجھ سے فرمایا کہ لڑ تو اس سے کہا اس نے خبر دیجئے مجھ کو اس کی کہ اگر مار ڈالے مجھ کو فرمایا پس تو شہید ہے کہا اس نے خبر دیجئے مجھ کو اس کی کہ اگر مار ڈالوں اسکو فرمایا کہ وہ دوزخ میں ہے۔ (مسلم)

۳۳۴۹:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ اگر جھانکے تیرے گھر میں کوئی اور نہیں اجازت دی ہے تو نے اس کو پس مارے تو اس کو کنکری کے ساتھ پس پھوڑے تو آنکھ اس کی نہیں تجھ پر گناہ۔ (بخاری، مسلم)

۳۳۵۰:۔ اور سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے جھانکا بیچ سوراخ دروازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پشت خار تھا کہ کھجلاتے تھے اس سے سر اپنا پس فرمایا اگر جانتا میں کہ تو

---

۵۱ واسطے مال اپنے کے یعنی مال کی حفاظت کر رہا تھا اور کسی نے مار ڈالا اور ایسا ہی حال ہے اپنی جان یا عزت کے بچانے کا یا اپنے بال بچے جورو بچانے کا ایک ظالم کے ہاتھ سے اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب ظالم ظلم سے اس کا مال لینا چاہتا ہو اور وہ بچائے اور مارا جائے تو اس کو شہید کا درجہ ملے گا، ۵۲ اگر میں مار ڈالوں اس کو یعنی تو اس کا کیا حال ہے اس حدیث میں دلیل ہے کہ دفع کرنا قاتل کا اور ہلاک کرنا اس کا مباح ہے، ۵۳ اگر جھانکے، یعنی دروازہ بند ہو اور اس کے دراڑ سے جھانکے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون اجازت کے کسی گھر میں جھانکنا حرام ہے اور گھر والے کو اس کا منع کرنا اور اینٹ پتھر مارنا درست ہے، اگر اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو امام شافعی رحمتہ اللہ تعالٰے علیہ کے نزدیک خون بہا نہیں لیکن حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک خون بہا ہے، ان کے نزدیک حدیث کا یہ مطلب ہے کہ جھانکنے والا اس لائق ہے کہ اگر نہ مانے تو اس کو مار ڈالئے اور یہ نہیں کہا کہ اگر آنکھ پھوڑے تو خون بہا نہ دے لیکن حدیث کا ظاہر امام شافعیؒ کے ساتھ ہے اور حدیث آئندہ میں اس کا صاف بیان ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَطَعَنْتُ بِهٖ فِيْ عَيْنِكَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِيْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۳۵۱:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ رَاٰى رَجُلًا يَّخْذِفُ فَقَالَ لَا تَخْذِفْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ اِنَّهٗ لَا يُصَادُ بِهٖ صَيْدٌ وَّلَا يُنْكَأُ بِهٖ عَدُوٌّ وَّلٰكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۳۵۲:۔ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مَسْجِدِنَا وَفِيْ سُوْقِنَا وَمَعَهٗ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلٰى نِصَالِهَا اَنْ يُّصِيْبَ اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْهَا بِشَيْءٍ مُّتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۳۵۳:۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُشِيْرُ اَحَدُكُمْ عَلٰى اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزِعُ فِيْ يَدِهٖ فَيَقَعُ فِيْ حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِمَا۔

دیکھتا ہے مجھ کو البتہ چبھو تا میں اسکو تیری آنکھ میں نہیں مقرر کی گئی ہے شرع میں اجازت مانگنی مگر سوائے نظر کرنے کے، (بخاری، مسلم)

۳۳۵۱:۔ اور عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ دیکھا انہوں نے ایک آدمی کو کہ پھینکتا تھا کنکر پس کہا انہوں نے کہ نہ پھینک تو کنکر اس لئے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اس طرح کے کنکر پھینکنے سے اور فرمایا کہ تحقیق نہیں شکار کیا جاتا ہے ساتھ اسکے شکار اور نہ زخمی کیا جاتا ہے ساتھ اسکے دشمن ولیکن پھینکنا توڑ ڈالتا ہے دانت کو اور پھوڑ دیتا ہے آنکھ کو، (بخاری، مسلم)

۳۳۵۲:۔ اور ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ فرمایا..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ گذرے ایک تمہارا بیچ مسجد ہماری کے یا بیچ بازار ہمارے کے اور ساتھ اسکے ہوں تیر پس چاہیے کہ ہاتھ رکھ لے ان کے پیکانوں پر اس لئے کہ نہ لگے کسی کو مسلمانوں سے ان سے کچھ، (بخاری، مسلم)

۳۳۵۳:۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اشارہ کرے ایک تمہارا اوپر بھائی اپنے کے ساتھ ہتھیار کے اس لئے کہ تحقیق وہ نہیں جانتا شاید کہ شیطان کھینچ لے ہتھیار کو اس کے ہاتھ سے پس جا پڑے بیچ گڑھے آگ کے، (بخاری، مسلم)

سلہ مگر واسطے نظر کرنے کے یعنی شرع میں جو حکم ہے گھر میں داخل ہونے کی اجازت کا تو صرف اس واسطے ہے کہ آدمی کی نظر نامحرم پر نہ پڑے اور جب تو نے جھانکا تو اذن مانگنے کا کیا فائدہ ہوا ان دو حدیثوں سے معلوم ہوا کہ بدون اجازت کسی کے گھر میں جھانکنا حرام ہے اور گھر والے کو اس کا منع کرنا اور اینٹ پتھر مارنا درست ہے اگر اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو خون بہا نہیں دینا آتا۔ سلہ پھینکتا تھا کنکر یعنی ساتھ انگوٹھے اور انگلی شہادت کے، سلہ اور پھوڑ دیتا ہے آنکھ کو، بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ ٹھیکری یا کنکری انگوٹھے اور انگلی سے پھینکتے ہیں سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو منع کیا کہ بے فائدہ چیز ہے بلکہ اس سے دانت اور آنکھ کو ضرر ہے، سلہ مسجد ہماری کے مسجد اور بازار کا اس واسطے خاص ذکر کیا کہ وہاں اکثر ہجوم ہوتا ہے، سلہ کھینچ لے یعنی پھر جا لگے اس کو، سلہ بیچ گڑھے آگ کے معلوم ہوا کہ ہتھیار سے اشارہ کرنا حرام ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۳۵۴:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَشَارَ اِلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَلْعَنُهٗ حَتّٰى يَضَعَهَا وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۳۳۵۵:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔

۳۳۵۶:۔ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۳۵۷:۔ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمٍ مَرَّ بِالشَّامِ عَلٰى اُنَاسٍ مِنَ الْاَنْبَاطِ وَقَدْ اُقِيْمُوْا فِي الشَّمْسِ وَصُبَّ عَلٰى رُءُوْسِهِمُ الزَّيْتُ فَقَالَ مَا هٰذَا قِيْلَ يُعَذَّبُوْنَ فِي الْخَرَاجِ فَقَالَ هِشَامٌ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ

۳۳۵۴:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ اشارہ کرے طرف بھائی اپنے کی ساتھ لوہے کے پس تحقیق فرشتے لعنت کرتے ہیں اس کو یہاں تک کہ رکھ دے اس کو اگرچہ[۱] ہو بھائی اس کا حقیقی، (بخاری)

۳۳۵۵:۔ اور حضرت ابن عمرؓ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو شخص[۲] اٹھائے ہم پر ہتھیار پس ہم میں سے نہیں (بخاری) اور زیادہ کیا مسلم نے اور جو شخص[۳] کہ فریب دے[۴] ہم کو پس نہیں ہے ہم سے۔

۳۳۵۶:۔ اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کھینچے ہم پر تلوار[۵] پس نہیں وہ ہم سے، (مسلم)

۳۳۵۷:۔ اور ہشام بن عروہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ ہشام بن حکیم گزرا شام میں اوپر کتنے آدمیوں کے قوم نبطیوں میں سے اس حال میں کہ تحقیق وہ کھڑے کئے گئے تھے دھوپ میں اور ڈالا گیا تھا انکے سر پر تیل گرم کر کے پس کہا ہشام بن حکیم نے کیا ہے[۶] یہ کہا گیا کہ عذاب کئے جاتے ہیں بسبب[۷] خراج کے پس کہا ہشام نے گواہی دیتا ہوں میں کہ البتہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ

---

[۱] اگرچہ ہو بھائی اس کا حقیقی یعنی سگے بھائی کے ساتھ ہر چند ظاہر میں احتمال قتل کا نہیں، تو بھی اس کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا حلال نہیں اور جب کہ صرف ہتھیار کے اشارہ کرنے سے فرشتے پر لعنت کرتے ہیں تو خیال کرنا چاہیئے کہ ناحق خون کا کتنا بڑا عذاب ہو گا ہتھیار سے دھمکانا مسلمان کو ہرگز درست نہیں کہ شاید زیادہ غصے سے نوبت قتل کی پہنچے، [۲] جو شخص کہ اٹھائے یعنی جو مسلمانوں سے لڑے وہ کامل مسلمان نہیں، [۳] جو شخص، ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں گئے ایک گیہوں کے ڈھیر میں ہاتھ ڈالا تو اندر سے گیلا پایا اس کا سبب پوچھا اس نے کہا یا حضرتؐ پانی سے بھیگ گیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھیگی ہوئی گیہوں اوپر کیوں نہ رکھی کہ سب لوگ دیکھتے پھر یہ حدیث فرمائی کہ جو دھوکہ دے دغا بازی کرے وہ مسلمان نہیں، [۴] فریب دے ہم کو یعنی مثلاً اپنی بیع کا عیب بیان نہ کرے، [۵] ہم پر تلوار یعنی مسلمانوں پر، [۶] کیا ہے یہ، یعنی کیوں عذاب کئے جاتے ہیں، [۷] بسبب خراج کے یعنی مال واجبی نہیں دیتے ☆

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۳۵۸ - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ إِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ أَنْ تَرَى قَوْمًا فِيْ أَيْدِيْهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُوْنَ فِيْ غَضَبِ اللهِ وَيَرُوْحُوْنَ فِيْ سَخَطِ اللهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَيَرُوْحُوْنَ فِيْ لَعْنَةِ اللهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۳۵۹ - وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوْسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَإِنَّ رِيْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۳۶۰ - وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ

تحقیق اللہ تعالیٰ عذاب کرے گا ان لوگوں کو کہ عذاب[1] کرتے ہیں لوگوں کو دنیا میں، (مسلم)

۳۳۵۸ - اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قریب ہے اگر دراز ہوئی تیری مدت عمر یہ کہ دیکھے گا تو ایک گروہ کو کہ ان کے ہاتھوں میں ہونگے مانند دموں[2] گایوں کی صبح کریں گے[3] بیچ غضب اللہ کے اور شام کریں گے بیچ لعنت اللہ کے، (مسلم)

۳۳۵۹ - اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے دو گروہ[4] ہیں دوزخیوں سے نہیں دیکھا میں نے ان کو ایک ان میں سے وہ ہیں کہ ان کے پاس کوڑے ہونگے مانند دموں گاؤں کی ماریں گے ساتھ انکے لوگوں کو اور دوسری قسم عورتیں ہیں پہنے ہوئے کپڑے ظاہر میں اور ننگی ہیں حقیقت میں اور میل کرانے والیاں اور میل کرنے والیاں سر ان کے مانند کوہان اونٹوں بختی کی ہلتے ہوئے نہیں داخل ہونگے بہشت میں اور نہیں پائینگے بو اسکی حالانکہ بو جنت کی پائی جاتی ہے مسافت[5] اتنی اور اتنی سے، (مسلم)

۳۳۶۰ - اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے جس وقت[6] کہ مارے ایک تمہارا پس چاہیئے بچائے منہ کو اسلئے کہ تحقیق اللہ نے پیدا کیا آدم کو اوپر صورت

---

[1] عذاب کرتے ہیں یعنی ناحق، [2] مانند دموں گایوں کے یعنی کوڑے، [3] صبح کرینگے الخ یعنی ہمیشہ اللہ کے غضب میں رہیں گے [4] دو گروہ ہیں آنحضرتؐ کے وقت میں ایسے لوگ نہ تھے اول قسم سے چوبدار اور کوڑے والے مراد ہیں جو مظلوم کو بادشاہ اور حاکم کے پاس نہیں جانے دیتے بلکہ مارتے ہیں اور حدیث گزشتہ میں بھی یہی لوگ مراد ہیں اور دوسری قسم سے مراد بدکار عورتیں ہیں اور یہ جو فرمایا کہ کپڑے پہنی ہیں اور ننگی ہیں یعنی انکا ایسا لباس ہے جس سے بدن نظر آتا ہے جیسے باریک دوپٹے اور جالی کی کرتیاں اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ ایسا لباس پہننا حرام ہے اسواسطے کہ لباس سے یہ غرض ہے کہ بدن چھپے پھر جب بدن ہی کھلا رہا تو لباس سے کیا فائدہ ہوا، [5] مسافت، یعنی بہت دور سے مثلاً چالیس برس کی راہ سے اور یہ جو فرمایا کہ سر ان کے الخ یعنی چوٹیوں کو سر پر باندھ لیں گے یعنی جوڑا ہوگا ان کے سر پر اور سر انکے کوہان کی طرح ہونگے اور یہ اب مصر کی عورتوں کا معمول ہے، [6] جس وقت کہ مارے، یعنی کسی کو، [7] اوپر صورت اپنی کے الخ امام نوویؒ نے صورت کی ضمیر آدم کی طرف پھیری ہے اور ایک قول یہ بھی لکھا ہے کہ صورت سے صفت مراد ہے پر یہ تاویل کچھ نہیں ہے ایسی تاویلوں سے حدیث کا مضمون بگڑتا ہے اور پھرنے پر نہ ماننے کی کوئی وجہ نہیں نکلتی سوائے اسکے کہ صورت کی ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف پھیری جائے (باقی بر صفحہ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْوَجْهَ فَإِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ ـ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ـ

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۳۳۶۱: عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَشَفَ سِتْرًا فَأَدْخَلَ بَصَرَهٗ فِي الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يُّؤْذَنَ لَهٗ فَرَاٰى عَوْرَةَ أَهْلِهٖ فَقَدْ أَتٰى حَدًّا لَا يَحِلُّ لَهٗ أَنْ يَّأْتِيَهٗ وَلَوْ أَنَّهٗ حِيْنَ أَدْخَلَ بَصَرَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ رَجُلٌ فَفَقَأَ عَيْنَهٗ مَا غَيَّرْتُ عَلَيْهِ وَإِنْ مَرَّ الرَّجُلُ عَلٰى بَابٍ لَا سِتْرَ لَهٗ غَيْرِ مُغْلَقٍ فَنَظَرَ فَلَا خَطِيْئَةَ عَلَيْهِ إِنَّمَا الْخَطِيْئَةُ عَلٰى أَهْلِ الْبَيْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ـ

۳۳۶۲: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُوْلًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ ـ

۳۳۶۳: وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يُّقَدَّ السَّيْرُ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ ـ

اپنی کے۔ (بخاری، مسلم)

فصل دوسری

۳۳۶۱: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کھولے پردہ اور داخل کرے اپنی نگاہ گھر میں پہلے اس سے کہ اذن[۱] دیا جائے اسکو پس دیکھے اس کے اہل کو پس تحقیق آیا ایک حد کو نہیں درست اسکو کرنا اسکا اور اگر تحقیق داخل کی اس نے اپنی نگاہ اور سامنے آگیا اس کے کوئی آدمی گھر والوں میں سے پس پھوڑ ڈالے آنکھ اس کی نہیں[۲] سرزنش کرو نگا میں اس پر اور اگر گزرے مرد دروازے پر کہ نہیں پردہ اس کے لئے اس حال میں کہ بند نہیں کیا گیا ہے وہ پس پڑی نظر اسکی گھر والوں پر پس نہیں گناہ اس پر سوائے اس کے نہیں کہ گناہ[۳] ہے گھر کے لوگوں پر۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۳۳۶۲: اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکڑنے تلوار کے سے ننگی کر کے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۳۳۶۳: اور حسنؓ سے روایت ہے کہ نقل کی سمرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ چیرا جائے تسمہ درمیان دو انگلیوں[۴] کے۔ (ابوداؤد)

(بقیہ صفحہ سابقہ) مرعاۃ الوہاج میں علامہ ابوالطیب نے فرمایا راجح طریقہ سلف کا ہے جاری کرنا ان احادیث کا اپنے ظاہری معنوں پر بغیر تاویل اور تعطیل اور تکییف اور تمثیل کے اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے واللہ اعلم بمرادہ۔ ۱؎ کہ اذن دیا جائے الخ یعنی پردہ کھولے اور داخل ہونیکا۔ ۲؎ آیا ایک حد کو یعنی ایسی چیز کہ واجب کرے حد کو۔ ۳؎ کرنا اس کا یعنی آنا اس کا ہے اولیٰ اور دیکھنا پردہ کھول کر۔ ۵؎ نہیں اور نہ ضمان ڈالوں گا اس پر کچھ۔ ۶؎ گناہ کہ کیوں دروازہ بند نہ کیا یا پردہ نہ ڈالا۔ اس سے معلوم ہوا کہ دروازہ بند رکھنا یا اس پر پردہ ڈالنا ضرور ہے۔ ۷؎ اس ڈر سے کہ کہیں کسی کو لگ نہ جائے۔ ۸؎ درمیان دو انگلیوں کے مبادا ہاتھ پر چھری نہ پھر جائے ان حدیثوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے حد شفقت اپنی امت پر ظاہر ہوتی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۳۶۴:۔ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

۳۳۶۵:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ بَابٌ مِّنْهَا لِمَنْ سَلَّ السَّيْفَ عَلٰى اُمَّتِيْ اَوْ قَالَ عَلٰى اُمَّةِ مُحَمَّدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَلرِّجْلُ جُبَارٌ ذُكِرَ فِيْ بَابِ الْغَصْبِ۔

۳۳۶۴:۔ اور سعید بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مارا جائے واسطے محافظت[1] دین اپنے کے پس وہ شہید ہے اور جو شخص کہ مارا جائے واسطے محافظت اپنی جان کے پس وہ شہید ہے اور جو مارا جائے واسطے محافظت اہل اپنے کے پس وہ شہید ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۳۳۶۵:۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا دوزخ کے سات دروازے ہیں ایک دروازہ ان میں سے واسطے اس شخص کے ہے کہ کھینچے تلوار اوپر امت میری کے یا فرمایا اوپر امت محمد کے (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور حدیث ابوہریرہ کی کہ سرا اس کا یہ ہے، الرجل جبار ذکر کی گئی باب الغضب میں۔

---

[1] واسطے محافظت دین اپنے کے، یعنی مثلاً کوئی کافر یا بدعتی دین کی مخالفت کرتا ہے اور اس نے اس کا مقابلہ کیا اور مارا گیا اور اکثر علماء اس پر ہیں کہ اگر کوئی شخص قصد کرے کسی کے مال لینے کا یا مار ڈالنے کا یا تعرض کرے اس کے اہل و عیال سے تو پہنچتا ہے اس کو کہ دفع کرے اس کے قصد کرنے والے کو ساتھ طریقہ سہل اور اچھے کے پھر اگر وہ باز نہ آوے بغیر قتل و قتال کے اور یہ مار ڈالے اس کو تو نہیں لازم آئے گا اس کچھ اور اگر یہ مارا جائے گا تو شہید ہوگا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْقَسَامَةِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۳۶۶: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَسَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ اَنَّهُمَا حَدَّثَنَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَّمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ اَتَيَا خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِی النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَجَآءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ اِبْنَا مَسْعُوْدٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمُوْا فِیْ اَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَبَدَاَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ اَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ قَالَ يَحْيَی بْنُ سَعِيْدٍ يَعْنِیْ لِيَلِیَ الْكَلَامَ الْاَكْبَرُ فَتَكَلَّمُوْا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَسْتَحِقُّوْا

باب ہے بیچ بیان قسامت[1] کے

پہلی فصل

۳۳۶۶: حضرت رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ دونوں نے حدیث کی کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعودؓ آئے دونوں خیبر میں اور جدا ہو گئے[2] کھجور کے درختوں میں پس مارے گئے عبداللہ بن سہل پھر آئے عبدالرحمٰن[3] بن سہلؓ اور حویصہ اور محیصہؓ بیٹے مسعودؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے[4] پاس اور کلام کیا انہوں نے بیچ شان یار اپنے کے کہ قتل کیا گیا تھا، پس شروع کیا عبدالرحمٰنؓ نے اور تھا وہ چھوٹا تینوں سے پس کہا اس کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑائی رکھ بڑے[5] کی کہا یحییٰ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یعنی متولی ہو کلام کرنے کا بڑا پس کلام کیا انہوں نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحق

---

[1] بیچ بیان قسامت کے، قسامت اس وقت ہوتی ہے جب ایک شخص مقتول کا وارث کسی ایک شخص پر یا ایک جماعت پر اس کے قتل کا دعویٰ کرے اور حاکم کو اس شخص یا ان لوگوں پر جن پر وارث دعویٰ کرتا ہے گمان معلوم ہو جیسے عداوت کا ہونا یا اور کوئی سبب یا قتل کا ایک گواہ ہوتا تو پہلے مدعی کو قسم دیں گے پچاس بار اگر وہ قسم نہ کھائے تو مدعی علیہ یا مدعی علیہم کو پچاس قسمیں دیں گے انکار قتل پر اور قسامت میں دیت مغلظہ واجب ہو گی اگر حاکم کو گمان کی کوئی وجہ نہ ہو تو مدعی علیہ کا قول قسم سے مان لیا جائے گا جیسے اور دعاوی میں یہ سب امام شافعیؒ کا مذہب ہے، اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک مدعی کو قسم نہ دیں گے بلکہ مدعی علیہ کو انہوں نے کہا جب کسی مقتول کو پائیں کسی محلہ میں تو حاکم اس محلہ کے پچاس نیک اور معتبر آدمیوں کو انتخاب کر کے ان سے قسم لے کہ ہم نے اس کو نہیں مارا نہ ہم اس کے قاتل کو پہچانتے ہیں اگر قسم کھا لیں تو ان سے مواخذہ نہ ہو گا اور نہ ان کو دیت مقتول کی ادا کرنی ہو گی، [2] اور جدا ہو گئے یعنی ایک کسی طرف چلا گیا اور ایک کسی طرف سیر کرتا ہوا، [3] عبدالرحمٰن بن سہل یعنی بھائی مقتول کے، [4] پس شروع کیا یعنی عبدالرحمٰن نے بات کرنا، [5] بڑائی، یعنی بڑے کو بات کرنے دے حالانکہ عبدالرحمٰن مقتول کے حقیقی بھائی تھے اور محیصہ اور حویصہ چچا کے بیٹے لیکن یہاں دعوے سے غرض نہ تھی صرف واقعہ سننا تھا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَتِيلَكُمْ اَوْقَالَ صَاحِبَكُمْ بِاَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْرٌ لَمْ نَرَهُ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُوْدُ فِيْ اَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ فَفَدَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ تَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا وَتَسْتَحِقُّوْنَ قَاتِلَكُمْ اَوْصَاحِبَكُمْ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ بِمِائَةِ نَاقَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ ـ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٣٣٦٧: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَصْبَحَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ مَقْتُوْلًا بِخَيْبَرَ فَانْطَلَقَ اَوْلِيَاؤُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اَلَكُمْ شَاهِدَانِ يَشْهَدَانِ عَلٰى قَاتِلِ صَاحِبِكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ يَكُنْ ثَمَّ اَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّمَا هُمْ يَهُوْدُ وَقَدْ يَجْتَرِءُوْنَ

ہو قتیل[1] اپنے کے یاد فرمایا یاد اپنے[2] کے ساتھ قسموں پچاس مردوں کے تم میں سے عرض کیا انہوں نے یا رسول اللہ یہ ایک چیز ہے کہ نہیں[3] دیکھا ہم نے اس کو فرمایا آپ نے پس بری[4] ہونگے تم سے یہود بیچ قسموں پچاس کے کہا انہوں نے یا رسول[5] اللہ وہ قوم کافر ہیں پس دیت دی مقتول کے یاروں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے اور ایک روایت میں ہے کہ کھاؤ تم پچاس قسمیں اور مستحق ہو دیت قاتل اپنے کے یا فرمایا صاحب اپنے کے پس دیت[6] دی اسکی رسول اللہ نے اپنے پاس سے سو اونٹ، (بخاری مسلم) اور یہ باب خالی ہے، فصل دوسری سے ـ

تیسری فصل

٣٣٦٧: حضرت رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ ہو گیا ایک شخص[7] انصار میں سے مقتول بیچ خیبر کے پس گئے وارث اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا یہ ماجرا روبرو آپ صلعم کے پس فرمایا آپ نے کیا تمہارے پاس ہیں دو شاہد کہ شہادت دیں اوپر قتل کرنے والے ساتھی تمہارے کے کہا وارثوں نے یا رسول اللہ نہ تھا اس جگہ کوئی مسلمانوں میں سے اور نہیں ہیں وہ مگر یہود اور تحقیق دلیری رکھتے ہیں وہ اس سے بہت بڑے[9]

---

[1] قتیل اپنے کے یعنے اسکے قصاص کے یا دیت کے، [2] یا فرمایا یعنی بجائے قتیل کے صاحب فرمایا، [3] نہیں دیکھا ہم نے ہم نہیں جانتے کہ کس نے مارا، [4] بری ہونگے یعنی وہ قسم کھائیں گے کہ ہم نے نہیں مارا اور رفع تہمت کریں گے اپنے سے، [5] یا رسول اللہ! وہ قوم کافر ہیں یعنی انکو جھوٹی قسم کھانے کا کیا ڈر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قسامت میں پہلے اولیائے مقتول سے حلف لینا چاہیئے اگر وہ حلف نہ کریں تو پھر ان لوگوں سے حلف لینا چاہیئے جن پر قتل کا گمان ہو اور اولیاء ان پر دعوے کرتے ہوں یہی قول ہے، جمہور علماء کا، [6] پس دیت دی، اس حدیث سے یہ نکلا کہ جب قاتل کا پتہ نہ لگے تو مقتول کی دیت بیت المال سے دی جائے گی،

[7] ایک شخص، یعنی عبداللہ بن سہل،

[8] مگر یہود، یعنی مشہور ساتھ ظلم اور فساد اور حیلہ گری کے،

[9] بڑے کاموں پر، یعنے قتل کرنے انبیاء علیہ السلام پر اور تحریف کلام الٰہی پر ؛

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلٰى أَعْظَمِ مِنْ هٰذَا قَالَ فَاخْتَارُوْا مِنْهُمْ خَمْسِيْنَ فَاسْتَحْلِفُوْهُمْ فَأَبَوْا فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ -

کاموں پر فرمایا آپ نے پس اختیار کرو تم ان میں سے پچاس شخصوں کو پس قسمیں لو ان سے پس[۱] انکار کیا وارثوں مقتول کے نے پس دیت دی اس مقتول کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے ، (ابوداؤد)

[۱] پس انکار کیا الخ یعنے قسم لینے یہود کے سے یہ حدیث صحیح ہے اس کو بخاری و مسلم نے نکالا جیسے ابھی وہ حدیث فصل اول میں گزری اور مسلم نے ایک صحابی سے نکالا کہ آنحضرت صلعم نے قسامت کو باقی رکھا اس طریقہ پر جیسے جاہلیت کے زمانہ میں رائج تھا اور جاہلیت میں طریقہ تھا کہ مقتول کے مدعا علیہم سے لوگوں کو چنتے پھر ان کو اختیار دیئے چاہیں وہ قسم کھالیں چاہیں دیت ادا کریں جیسے اس قسامت میں ہوا جو بنی ہاشم میں ہوئی اس کو بخاری اور نسائی سے نکالا ابن عباسؓ سے اس کا قصہ طویل ہے اس میں یہ ہے کہ قاتل معین تھا اور ابوطالب نے اس سے کہا تین باتوں میں سے ایک بات اختیار کر یا تو دیت کے سو اونٹ دے کیونکہ تو نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا اور چاہے تیری قوم میں سے پچاس آدمی حلف کریں کہ تو نے اسکو نہیں مارا اگر تو ان دونوں باتوں میں سے انکار کرے تو ہم تجھ کو قتل کریں گے پھر وہ اپنی قوم کے پاس گیا ان سے بیان کیا انہوں نے کہا ہم قسم کھاتے ہیں آخیر تک ابن عباس نے کہا انہوں نے قسم کھائی پھر ایک سال کے اندر ان میں سے کوئی باقی نہ رہا مدعی یہ ہے کہ اختلاف کیا علماء نے کیفیت قسامت میں اور سب قوموں میں زیادہ قریب طرف حق کی اہل حدیث کا قول ہے کہ جب قاتل ایک معین جماعت میں سے ہو تو اس میں سے ولی مقتول لوگوں کو چن کر پچاس قسمیں دے اگر وہ قسمیں کھالیں تو بری ہو گئے ورنہ ان کو دیت دینی ہوگی ؂

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ قَتْلِ اَهْلِ الرِّدَّةِ وَالسُّعَاةِ بِالْفَسَادِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۳۶۸:۔ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ اُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِزَنَادِقَةٍ فَاَحْرَقَهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ اَنَا لَمْ اُحْرِقْهُمْ لِنَهْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ وَلَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

۳۳۶۹:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

۳۳۷۰:۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ حُدَّاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ

بیان ہے بیچ قتل کرنے مرتدوں کے اور ان لوگوں کے کہ سعی کرتے ہیں فساد کرنے میں

پہلی فصل

۳۳۶۸:۔ حضرت عکرمہؓ سے روایت ہے کہ لائے گئے حضرت علیؓ کے پاس زندیق[1] پس جلا دیا انکو پس پہنچی یہ خبر ابن عباسؓ کو پس کہا اگر ہوتا میں نہ جلاتا انکو واسطے منع کرنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نہ عذاب کرو ساتھ عذاب خدا کے کہ جلانا ہے اور البتہ قتل کرتا میں ان کو بموجب فرمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو شخص بدل ڈالے دین اپنا پس مار ڈالو اسکو[2] (بخاری)

۳۳۶۹:۔ اور عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے تحقیق آگ نہیں عذاب کرتا ساتھ اسکے مگر اللہ تعالیٰ[3] (بخاری)

۳۳۷۰:۔ اور علیؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے قریب ہے کہ نکلے[4] گی ایک قوم آخر زمانے میں نوجوان ہلکے عقلوں کے کہیں[5] گے بہترین قول خلق کے سے نہ تجاوز کرے

---

[1] زندیق یہ عبداللہ بن سبا کے ساتھی تھے جنہوں نے ظاہر کیا اسلام واسطے طلب کرنے فتنہ کے اور گمراہ کرتے لوگوں کے اور حضرت علیؓ کو خدا قرار دینے لگے، [2] پس مار ڈالو، اس حدیث سے مرتد کا قتل کرنا نکلا اور مرتد عام ہے مرد ہو یا عورت وہ قتل کے لائق ہے، [3] مگر اللہ تعالیٰ ان دونوں حدیثوں سے ثابت ہوا کہ آگ کے ساتھ کسی جانور کو عذاب کرنا درست نہیں ہے، [4] نکلے گی ایک قوم، اس قوم سے خارجی لوگ مراد ہیں جن کو علی مرتضیٰ نے قتل کیا، [5] کہیں گے، یعنے نقل کریں گے بہترین قول کہ کلام کرتی ہے ساتھ اس کے خلائق مراد اس سے قرآن عظیم ہے ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۳۷۱:۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ أُمَّتِي فِرْقَتَيْنِ فَيَخْرُجُ مِنْ بَيْنِهِمَا مَارِقَةٌ يَلِي قَتْلَهُمْ أَوْلَاهُمْ بِالْحَقِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۳۷۲:۔ وَعَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۳۷۳:۔ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ أَحَدُهُمَا عَلَى أَخِيهِ السِّلَاحَ فَهُمَا فِي حَرْفِ جَهَنَّمَ فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ دَخَلَاهَا جَمِيعًا وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قُلْتُ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

گا ایمان[1] ان کا خنجر گردن ان کی سے نکل جائیں گے دین[2] سے جیسا نکل جاتا ہے تیر شکار سے پس جان لو تم ان سے پس قتل کرو ان کو پس تحقیق ان کے قتل میں ثواب ہے واسطے اس شخص کے قتل کرے دن قیامت کے، (بخاری، مسلم)

۳۳۷۱:۔ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوگی امت میری دو[3] فرقے پس نکلے گی درمیان انکے سے ایک جماعت نکلنے والی ہوگا انکے مار ڈالنے کا جو بہت نزدیک ہوگا ساتھ حق کے، (مسلم)

۳۳۷۲:۔ اور جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں نہ پھر جا[4] تو پیچھے میرے کافر ہو کر کہ مارے بعض تمہارا گردن بعض کی، (بخاری)

۳۳۷۳:۔ اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس وقت کہ ملیں دو مسلمان اس حال میں کہ اٹھائے ایک نکالے اپنے بھائی پر ہتھیار پس دونوں بیچ کنارے دوزخ کے ہیں جب کہ قتل کرے ایک ان دونوں میں سے اپنے یار کو داخل ہوں گے دونوں دوزخ میں اکٹھے اور ایک روایت ابو بکرہ کی میں یوں آیا ہے کہ فرمایا آپ نے جبکہ ملیں دو مسلمان ساتھ اپنی تلواروں کے پس قاتل اور مقتول دونوں آگ میں ہوں گے کہا میں نے یہ[5] قاتل ہے، پس کیا حال[6] ہے مقتول کا فرمایا وہ[7] تھا حریص رکھنے والا اوپر قتل کرنے ساتھی اپنے کے، (بخاری و مسلم)

---

[1] ایمان ان کا یعنی نماز ان کی، [2] نکھیر یعنی قبول نہیں ہوگی، [3] دو فرقے، دو فریقوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فریق اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا فریق مراد ہے، اور تیسری جماعت سے خوارج کی جماعت مراد ہے جن کو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اس حدیث سے صاف ثابت ہوا ہے کہ حق حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف تھا، [4] نہ پھر جاؤ، مطلب حدیث کا یہ ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرنا کافروں کی عادت ہے تم ایسا نہ کرنا، [5] پس کیا حال ہے مقتول کا، یعنی وہ تو مظلوم ہے وہ کیوں داخل ہوگا دوزخ میں، [6] وہ تھا۔ یعنی اس کا قابو نہ ہوا نہیں تو ضرور مارتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاتل اور مقتول مسلمان دوزخی اس صورت میں ہیں جب ایک دوسرے کے مارنے کا قصد رکھیں اور عداوت سے (باقی بر صفحہ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۳۷۴ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَدِمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِّنْ عُکْلٍ فَاَسْلَمُوْا فَاجْتَوَوُا الْمَدِیْنَۃَ فَاَمَرَھُمْ اَنْ یَّاْتُوْا اِبِلَ الصَّدَقَۃِ فَیَشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِھَا وَاَلْبَانِھَا فَفَعَلُوْا فَصَحُّوْا فَارْتَدُّوْا وَقَتَلُوْا رُعَاتَھَا وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ فَبَعَثَ فِیْ اٰثَارِھِمْ فَاُتِیَ بِھِمْ فَقَطَعَ اَیْدِیَھُمْ وَاَرْجُلَھُمْ وَسَمَلَ اَعْیُنَھُمْ ثُمَّ لَمْ یَحْسِمْھُمْ حَتّٰی مَاتُوْا وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَسَمَرُوْا اَعْیُنَھُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَمَرَ بِمَسَامِیْرَ فَاُحْمِیَتْ فَکَحَلَھُمْ بِھَا وَطَرَحَھُمْ بِالْحَرَّۃِ یَسْتَسْقُوْنَ فَمَا یُسْقَوْنَ حَتّٰی مَاتُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۳۷۵ : عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحُثُّنَا عَلَی الصَّدَقَۃِ وَیَنْھَانَا عَنِ الْمُثْلَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاہُ النَّسَائِیُّ عَنْ اَنَسٍ۔

۳۳۷۶ : وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۳۳۷۴ :۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کئی ایک شخص قبیلہ عکل سے اور مسلمان ہوئے پس ناموافق پایا انہوں نے ہوا مدینہ کو پس حکم فرمایا آپ نے ان کو کہ جائیں زکوٰۃ کے اونٹوں میں اور پیویں[1] پیشاب ان کے اور دودھ ان کے پس کیا انہوں نے پس درست ہوئے پھر مرتد ہوئے اور قتل کیا انہوں نے اونٹوں کے چرانے والوں کو اور ہانک لے گئے اونٹ پس بھیجے حضرتؐ نے ان کے پیچھے پس لائے گئے وہ پس کاٹے ہاتھ ان کے اور پاؤں ان کے اور پھوڑیں آنکھیں ان کی پھر نہ داغ دیئے انکے ہاتھ پاؤں حتیٰ کہ مر گئے اور ایک روایت میں ہے کہ سلائیاں پھیریں ان کی آنکھوں میں، اور ایک روایت میں ہے کہ حکم فرمایا سلائیوں کے گرم کرنے کا پھر انکی آنکھوں میں پھیریں[2] وہ اور ڈال دیا انکو پتھریلی زمین میں پانی مانگتے تھے پس نہ پانی دیئے جاتے تھے یہاں تک کہ مر گئے۔ (بخاری مسلم)

دوسری فصل

۳۳۷۵ :۔ حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتے ہم کو صدقہ دینے پر اور منع کرتے ہم کو مثلہ[3] سے۔ (ابوداؤد) نسائی نے نقل کی انسؓ سے

۳۳۷۶ :۔ اور عبدالرحمٰن بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا تھے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

(بقیہ صفحہ سابقہ) طرح جس طرح کہ خانہ جنگی ہوتی ہے اگر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو ناحق مارنے کا ارادہ کرے یا چور اور راہزن کا سامنا کرے تو وہ مسلمان اپنی جان جس طرح ہو سکے بچائے اور اگر یقین جانے کہ بدون اس کے مارنے میں کسی طرح نہیں بچ سکتا تو شوق سے مارے اس واسطے کہ اپنی جان بچانا بھی فرض ہے اس طرح کا قاتل دوزخی نہیں اور جو مسلمان امام سے باغی ہوں ان کا قتل بھی درست ہے، [1] اور پیویں پیشاب ان کے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلال جانور کا بول اور گوبر پاک ہے، [2] پھیریں، انہوں نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے چرانے والوں کو اسی طرح اندھا کر کے مارا تھا اسی لئے ان کو بھی یہی سزا دی گئی قطع الطریق اور ڈاکہ مارنے والوں کی یہی سزا ہے، [3] مثلہ سے، مثلہ کاٹ ڈالنا ہاتھ پاؤں، ناک کان وغیرہ کا بعضوں نے کہا یہ نہی تحریمی ہے اور بعض نے کہا تنزیہی ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عکل اور عرینہ کے لوگوں کو مثلہ کیا تو بہ طریق قصاص کے تھا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِیْ سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهٖ فَرَاَیْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَاَخَذْنَا فَرْخَیْهَا فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرُشُ فَجَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ فَجَعَ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا رُدُّوْا وَلَدَهَا اِلَیْهَا وَرَاٰی قَرْیَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا قَالَ مَنْ حَرَّقَ هٰذِهٖ فَقُلْنَا نَحْنُ قَالَ اِنَّهٗ لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یُّعَذِّبَ بِالنَّارِ اِلَّا رَبُّ النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۳۳۷۷:۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَیَكُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ اخْتِلَافٌ وَّفُرْقَةٌ قَوْمٌ یُّحْسِنُوْنَ الْقِیْلَ وَیُسِیْئُوْنَ الْفِعْلَ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِیَّةِ لَا

کے ایک سفر میں پس چلے آپ قضا حاجت کے لیے پس دیکھی ہم نے حمرہ[1] ساتھ اس کے دو بچے تھے پس پکڑ لئے ہم نے بچے اس کے پس آئی حمرہ بچھانے لگی اپنے پر پس تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کس نے غم میں ڈالا ہے اس کو بسبب پکڑنے اس کے بچوں کے پھیر دو[2] اس کے بچوں کو طرف اس کی اور دیکھا آپ نے گھر چیونٹیوں کا تحقیق جلایا تھا ہم نے اس کو فرمایا کس نے جلایا ہے پس فرمایا تحقیق نہیں لائق یہ کہ عذاب کرے ساتھ آگ کے مگر پروردگار آگ کا ، (ابوداؤد)

۳۳۷۷:۔ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا قریب ہے کہ ہوگا میری امت میں اختلاف اور فرقت ایک گروہ[3] اچھا کہیں گے اور برا کریں گے پڑھیں گے قرآن نہ بڑھے[4] گا ان کی ہنسلیوں سے نکل جائیں[5] گے دین سے مانند نکل جانے تیر کے شکار سے نہ پھریں گے طرف دین کی یہانتک کہ پھرے[6] تیر اوپر سوفار اپنے کے

---

[1] حمرہ ساتھ پیش حا اور تشدید میم مفتوحہ کے اور کبھی ساتھ تخفیف میم کے بھی آیا ہے نام ہے ایک جانور پرندہ کا کہ سرخ اور چھوٹا ہوتا ہے مانند چڑیا کی اور اس حدیث سے اور باب کی اول حدیث اور دوسری حدیث سے معلوم ہوا کہ آگ سے عذاب کرنا اللہ کا کام ہے اور کسی کو عذاب کرنا آگ سے نہ چاہیئے کہ اس میں سخت وعید ہے اور اگر چیونٹی کسی کو کاٹے اور تکلیف دے تو صرف اسی کاٹنے والی کو مارنا درست ہے ، [2] پھیر دو تم بچوں ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بسبب اس کے پیچھے پھیر وادیئے معلوم ہوا کہ پرندوں پر بھی شفقت اور رحم کرنا واجب ہے جو رحم نہ کرے وہ گناہ گار ہے عذاب کے لائق ، [3] ایک گروہ . اس قوم سے وہی خارجی لوگ مراد ہیں اور قول قوم تحسنون آخر تک بدل ہے اس سے اور واضح کرنے والا ہے اس کو یعنی اہل اختلاف اس طرح ہوں گے کہ باتیں اچھی کہیں گے اور قول یقرؤن القرآن جملہ علیحدہ بیان یا بدل ہے بموجب مذہب شاطبی کے یا مراد ساتھ اس کے نفس اختلاف ہے یعنے قریب ہے کہ پیدا ہوگا ان میں اور تفریق پس متفرق ہونگے دو فرقے ایک فرقہ حق پر ہوگا اور ایک باطل پر کہا طیبی نے مؤید ہے اس تاویل کا قول حضرت کا فصل اول میں نکون امتی فرقتین فتخرج من بینهما مارقة . یلی قتلهم اولیٰهم بالحق پس لفظ قوم ہے موصوف ساتھ مابعد کے اور خبر اس کی قول یقرؤن القرآن ہے اور وہ بیان ہے واسطے ایک فرقہ کے دو فرقوں میں سے اور ترک کیا گیا دوسرا فرقہ واسطے ظہور کے ، [4] نہیں پڑھے گا یعنے قبول نہیں ہوگا ، [5] نکل جائیں گے یعنے طاعت امام سے ، [6] یہاں تک ۔ یہ تعلیق بالمحال ہے ، یعنے جیسے پھرنا تیر کا اوپر سوفار کے محال ہے ایسے ان کا پھرنا طرف دین کی محال ہے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَرْجِعُونَ حَتّٰى يَرْتَدَّ السَّهْمُ عَلٰى فُوْقِهٖ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ طُوْبٰى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوْهُ يَدْعُوْنَ إِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَلَيْسُوْا مِنَّا فِيْ شَيْءٍ مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ أَوْلٰى بِاللّٰهِ مِنْهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا سِيْمَاهُمْ قَالَ التَّحْلِيْقُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

۳۳۷۸:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلَاثٍ زِنًى بَعْدَ إِحْصَانٍ فَإِنَّهٗ يُرْجَمُ وَرَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَإِنَّهٗ يُقْتَلُ أَوْ يُصْلَبُ أَوْ يُنْفٰى مِنَ الْأَرْضِ أَوْ يَقْتُلُ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

۳۳۷۹:۔ وَعَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَسِيْرُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ إِلٰى حَبْلٍ مَعَهٗ

وہ بدترین آدمیوں اور جانوروں کے ہیں خوشحالی ہے واسطے اس شخص کے قتل کرے ان کو اور قتل کریں وہ اسکو وہ بلائیں گے لوگوں کو طرف کتاب[1] اللہ کی اور نہیں وہ ہم میں سے بیچ کسی چیز کے جو شخص کہ قتل کرے انکو ہوگا وہ بہت نزدیک ساتھ اللہ کے ان میں سے عرض کیا صحابہؓ نے یارسول اللہ کیا ہے علامت ان کی فرمایا سر منڈانا[2]، (ابوداؤد)

۳۳۷۸:۔ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں[3] حلال خون مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہیں معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ کے ہیں مگر بسبب ایک خصلت کے تین خصلتوں میں سے ایک زنا کرنا بعد محصن ہونے کے پس تحقیق وہ سنگسار کیا جائے اور دوسرے نکلنا اس شخص کا کہ نکلے اس حال میں کہ ہو لڑنیوالا ساتھ اللہ اور رسول اسکے کے پس تحقیق وہ قتل کیا جائے یا سولی دیا جائے یا قید کیا جائے اور تیسرے قتل نفس ہے کہ قتل کرے کسی جان کو پس قتل کیا جائے بدلے اس کے، (ابوداؤد)

۳۳۷۹:۔ اور ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حدیث کی ہم کو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نے کہ تحقیق وہ تھے رات کو چلتے ساتھ رسول اللہ کے پس سو یا ایک آدمی ان میں سے پس چلا بعض ان میں سے طرف رسی کی کہ پاس سونیوالے کے تھی پس پکڑی اس بعض نے وہ رسی پس ڈرا وہ[4]

---

[1] طرف کتاب اللہ کی یعنی صرف کتاب اللہ کی طرف اور چھوڑ دیں گے حدیث کو حالانکہ سنت اللہ کی کتاب کے کھولنے والی ہے، [2] فرمایا سر منڈانا سر منڈانا حج میں افضل ہے نہ سر منڈانے سے اور غیر حج میں سر منڈانا مکروہ ہے بوجہ مشابہت خوارج کے اور اکثر علماء نے مکروہ نہیں رکھا غیر حج میں بھی لیکن عمدہ یہ ہے کہ سر پر بال رکھے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تھا، [3] نہیں حلال الخ افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اس عمدہ قانون کو بالائے طاق رکھ دیا اور آپس میں ہنگامہ کارزار گرم کیا اور لگے مسلمان مسلمانوں ہی کو مارنے بھلا رفع یدین کرنا یا نہ کرنا آمین پکار کر کہنا یا آہستہ کہنا ہاتھ زیر ناف یا سینے پر باندھنا یہ بھی ایسی چیزیں ہیں جن کے لیے مسلمانوں سے فتنہ اور فساد اور انکی عزت اور جان پر صدمہ پہنچایا جائے یہ تو سب ہماری شریعت میں جائز ہے اور ہر ایک طرح آنحضرت سے منقول ہے مسلمانو، اس نکتہ کو سمجھ جاؤ اور سب مل کر ایک ہو جاؤ اور آپس میں محبت اور اتفاق سے بسر کرو، [4] پس ڈرا وہ سونے والا یعنی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا یا سنا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاَخَذَهُ فَفَزِعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يُّرَوِّعَ مُسْلِمًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

۳۳۸۰:۔ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَخَذَ اَرْضًا بِجِزْيَتِهَا فَقَدِ اسْتَقَالَ هِجْرَتَهُ وَمَنْ نَزَعَ صَغَارَ كَافِرٍ مِّنْ عُنُقِهٖ فَجَعَلَهُ فِي عُنُقِهٖ فَقَدْ وَلَّى الْاِسْلَامَ ظَهْرَهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

۳۳۸۱:۔ وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً اِلٰى خَثْعَمَ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ مِّنْهُمْ بِالسُّجُوْدِ فَاَسْرَعَ فِيْهِمُ الْقَتْلُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ اَنَا بَرِيْءٌ مِّنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مُّقِيْمٍ بَيْنَ اَظْهُرِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ قَالَ لَا تَتَرَاءٰى نَارَاهُمَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

۳۳۸۲:۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِيْمَانُ قَيَّدَ الْفَتْكَ لَا يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

۳۳۸۳:۔ وَعَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ

سونے والا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال کسی مسلمان کو یہ کہ ڈرائے کسی مسلمان کو۔ (ابوداؤد)

۳۳۸۰:۔ اور ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ لے زمین ساتھ جزیہ کے[1] پس تحقیق توڑی ہجرت اپنی اور جو کوئی نکالے ذلت کافر کی گردن سے اور ڈالے اس کو اپنی گردن میں پس تحقیق ڈالا اس نے اسلام کو پیچھے پیٹھ اپنی کے۔ (ابوداؤد)

۳۳۸۱:۔ اور جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر طرف قبیلہ خثعم کے پس پناہ ڈھونڈی کتنے ایک لوگوں نے ان میں سے ساتھ نماز پڑھنے کے[2] پس جلدی کیا گیا انہیں قتل پس پہنچی یہ خبر نبی صلعم کو پس حکم کیا واسطے ان کے ساتھ آدھی دیت کے[3] اور فرمایا میں بیزار ہوں اس مسلمان سے کہ رہنا اختیار کرے درمیان مشرکوں کے عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ کس واسطے آپ بیزار ہیں فرمایا چاہیئے کہ نہ دیکھیں آپس میں آگ دونوں کی۔ (ابوداؤد)

۳۳۸۲:۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان منع کرتا ہے قتل کرنے ناگہاں کو نہ قتل کرے ناگہاں مومن۔ (ابوداؤد)

۳۳۸۳:۔ اور جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ بھاگے

---

[1] جو شخص بے زمین، یعنے جس شخص نے کسی ذمی کا فرسے خراجی زمین مول لی تو اس کو وہی خراج دینا پڑے گا جو ذمی پر تھا اس کی زمین میں پس گویا وہ نکل گیا ہجرت سے اور یہ جو فرمایا اور جو نکالے ذلت کافر کی آخر تک تو یہ اسی جملہ کا بیان ہے، [2] ساتھ نماز پڑھنے کے یعنے بقصد اظہار اسلام جلدی جلدی سجدہ میں گر پڑے، [3] ساتھ آدھی دیت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو پوری دیت نہ دلوائی کیونکہ انہوں نے اپنے آپ کو آپ مروایا کافروں میں رہ کر اسی لئے آپ نے فرمایا میں بیزار ہوں اس مسلمان سے جو مشرکوں میں رہے، [4] نہ قتل کرے ناگہاں مومن لیکن اگر مفسد غدار ہو کہ مسلمانوں کی ایذا کے درپے ہو تو یہ امر آخر ہے جیسے آپ نے کعب بن اشرف وغیرہ کو قتل کرایا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِلَى الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ۔

۳۳۸۴:۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُوْدِيَّةً كَانَتْ تَشْتِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِيْهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتّٰى مَاتَتْ فَأَبْطَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمَهَا رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ۔

۳۳۸۵۔ وَعَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۳۸۶:۔ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ خَرَجَ يُفَرِّقُ بَيْنَ أُمَّتِيْ فَاضْرِبُوْا عُنُقَهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ۔

۳۳۸۷:۔ وَعَنْ شَرِيْكِ بْنِ شِهَابٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَتَمَنّٰى أَنْ أَلْقٰى رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ عَنِ الْخَوَارِجِ فَلَقِيْتُ أَبَا بَرْزَةَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ أَصْحَابِهٖ فَقُلْتُ لَهٗ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ

طرف[1] شرک کی پس حلال ہوا خون اس کا، (ابوداؤد)

۳۳۸۴:۔ اور علیؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت یہودیہ برا کہتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور عیب وطعن کرتی تھی آپؐ میں پس گلا گھونٹا اس کا ایک شخص نے یہاں تک کہ مرگئی پس معاف[2] فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خون اس کا، (ابوداؤد)

۳۳۸۵:۔ اور جندبؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حد[3] جادوگر کی قتل کرنا ساتھ تلوار کے ہے، (ترمذی)

تیسری فصل

۳۳۸۶:۔ حضرت اسامہ بن شریکؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خروج کرے امام پر اس حال میں کہ تفریق ڈالے درمیان امت میری کے پس مارو[4] گردن اس کی، (نسائی)

۳۳۸۷:۔ اور شریک بن شہابؓ سے روایت ہے کہا تھا میں آرزو رکھتا کہ ملاقات کروں میں کسی شخص سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں میں سے کہ پوچھوں میں اس سے حال[5] خارجیوں کا پس ملا میں ابوبرزہؓ سے بیچ دن عید کے بیچ جماعت کے لنکے

---

[1] طرف شرک کے، یعنے دارالحرب کے، [2] معاف فرمایا نبی نے خون اس کا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر ذمی آنحضرتؐ کو برا کہے کھلا کھلا تو اس کا عہد ٹوٹ جاتا ہے اور وہ مباح الدم ہو جاتا ہے، [3] حد جادوگری، معلوم ہوا کہ ساحر قتل کیا جائے اور حضرت ام المومنین حفصہؓ نے ایک لونڈی کو قتل کیا جس نے ان پر جادو کیا تھا اور پہلے آپ اس کو مدبر کر چکیں تھیں پھر حکم کیا اس کے قتل کا تو قتل کی گئی روایت کیا اسکو مالک نے کہا مالک نے جو شخص جادو جانتا ہے اور اس کو کام میں لاتا ہے اس کا قتل کرنا مناسب ہے، [4] پس مارو گردن اسکی جو امام پر خروج کرے اول اس کو منع کرنا چاہیئے اور اس کے شبہ کو دور کرنا چاہیئے پھر اگر نہ مانے تو مار ڈالنا چاہیئے، [5] حال خارجیوں کا یعنی جو اب خارجی پیدا ہوئے ہیں آیا خبر دی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے احوال سے یا نہیں ؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُذُنِي وَرَأَيْتُهُ بِعَيْنِي أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَمَهُ فَأَعْطَى مَنْ عَنْ يَمِينِهِ وَمَنْ عَنْ شِمَالِهِ وَلَمْ يُعْطِ مَنْ وَرَآءَهُ شَيْئًا فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ وَرَآئِهِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا عَدَلْتَ فِي الْقِسْمَةِ رَجُلٌ أَسْوَدُ مَطْمُومُ الشَّعْرِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَبْيَضَانِ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضَبًا شَدِيدًا وَقَالَ وَاللهِ لَا تَجِدُونَ بَعْدِي رَجُلًا هُوَ أَعْدَلُ مِنِّي ثُمَّ قَالَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ كَأَنَّ هٰذَا مِنْهُمْ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ لَا يَزَالُونَ يَخْرُجُونَ حَتّٰى يَخْرُجَ آخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيحِ

یاروں سے پس کہا میں تے ان کے لئے کیا سنا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذکر کرتے خارجیوں کا ہاں سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے کانوں سے اور دیکھا میں نے آپ کو ساتھ اپنی آنکھوں کے کہ لائے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال پس بانٹا اسکو اور دیا ان لوگوں کو کہ تھے دائیں طرف آپ کے اور جو بائیں طرف اور نہ دیا ان کو کہ پیچھے تھے آپ کے کچھ پس کھڑا ہوا[1] ایک شخص پیچھے حضرت کے اور کہا اے محمد نہ انصاف کیا تو نے بانٹنے میں وہ آدمی تھا کالا منڈے ہوئے بالوں کا اس پر تھے دو کپڑے سفید پس غصہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ سخت اور فرمایا قسم ہے خدا کی نہ پاؤ گے بعد میرے کسی آدمی کو کہ وہ بہت انصاف کرنے والا ہو مجھ سے پھر فرمایا نکلیں گے آخر زمانہ میں ایک قوم گویا کہ یہ شخص انہیں[2] میں سے ہے پڑھیں گے قرآن نہیں بڑھے ہنسلی، ان کی سے نکل جائیں[3] گے اسلام سے جیسے نکل جاتا ہے

[1] پس کھڑا ہوا ایک شخص۔ اس مردود کا نام جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گستاخی کی ذوالخویصرہ تھا دو بار اس نے یہ گستاخی کی ہے چنانچہ سب روایات کے دیکھنے سے بخوبی واضح ہوتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل سے احتراز کیا تاکہ لوگوں کو اسلام سے نفرت نہ ہو جائے یا کفار معترض نہ ہوں کہ محمد صلعم اپنے اصحابؓ کو قتل کرتے ہیں[2] انہیں میں سے ہے یعنی ان کی جماعت سے اور ان کے طریقہ پر[3] نکل جائیں گے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت ظاہری ان کی بہ نسبت اور لوگوں کے زیادہ ہوگی مگر بدعت کی شامت سے قبول نہیں ہوگی یہ حدیث باعتبار عموم الفاظ کے شامل ہے اہل بدعت کو کہ وہ بھی اسلام ظاہر کر کے اس کے منافع سے بشامت بدعات محروم رہتے ہیں اور کوئی عبادات ان کی احداث فی الدین کی وجہ سے قبول نہیں ہوتی اور یہ جو فرمایا نکلیں گے کچھ آخر زمانہ میں تو مراد خلافت راشدہ کا آخر ہے کہ ظہور ان کا اور قتل انکا نہروان میں ۳۳ھ میں ہوا حضرت علیؓ کی خلافت میں اور وہ اٹھائیس برس خلافت راشدہ کو گزرے تھے اور دو برس باقی تھے کہ پوری مدت خلافت کی تیس برس ہے اور اس حدیث کی ایک روایت میں ہے یخرجون فی امتی آخر تک تو اس سے ان لوگوں نے استدلال کیا ہے جنہوں نے اہل بدعت کی تکفیر میں توقف کیا ہے اس لئے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی امت میں فرمایا معلوم ہوا کہ وہ امت سے خارج نہیں ہیں اگرچہ فاسق و بدکار ہوں اکثر سلف کا یہی مذہب ہے اور حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ آیا وہ کافر ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کفر سے بھاگے ہیں وہ یعنی کافر نہیں پھر کہا کیا منافق ہیں فرمایا نہیں یاد کرتے اللہ کو مگر تھوڑا اور خوارج یاد کرتے ہیں اللہ کو صبح و شام پھر کہا کون ہیں فرمایا ایک قوم ہیں کہ پہنچا ان کو فتنہ پھر اندھے اور بہرے ہو گئے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الدَّجَّالِ فَإِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ -

۳۳۸۸ - وَعَنْ أَبِيْ غَالِبٍ رَأَى أَبُوْ أُمَامَةَ رُءُوْسًا مَنْصُوْبَةً عَلٰى دَرَجِ دِمَشْقَ فَقَالَ أَبُوْ أُمَامَةَ كِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلٰى تَحْتَ أَدِيْمِ السَّمَاءِ خَيْرُ قَتْلٰى مَنْ قَتَلُوْهُ ثُمَّ قَرَأَ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ الْآيَةَ قَالَ لِأَبِيْ أُمَامَةَ أَنْتَ سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتّٰى عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمُوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ -

تیز شکار سے علامت ان کی سر منڈانا ہوگا ہمیشہ رہیں گے خروج کرتے یہاں تک کہ نکلے گا آخران کا مسیح دجال کے ساتھ پس جب کہ تم ان سے ملو قتل کرو ان کو وہ بدترین ہیں آدمیوں اور جانوروں کے، (نسائی)

۳۳۸۸: ابوغالبؒ سے روایت ہے کہ دیکھے ابوامامہؓ نے سر نصب[1] کئے گئے اوپر راہ دمشق کے پس کہا ابوامامہؓ نے یہ کتے ہیں دوزخ کے بدتر مقتولوں کے نیچے روئے آسمان کے بہتر ین مقتولوں کا وہ ہے کہ جس کو انھوں[2] نے قتل کیا پھر پڑھی یہ آیت اس دن کہ سفید ہوں گے کتنے منہ اور سیاہ ہوں گے کتنے منہ آخر آیت تک کہا ابوغالبؒ نے ابوامامہؓ کو کہ تم نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابوامامہ نے اگر نہ سنا ہوتا میں نے اس کو مگر ایک بار یا دو بار یا تین بار یہاں تک کہ گنا سات بار نہ بیان کرتا میں تمہارے روبرو یہ حدیث (ترمذی، ابن ماجہ، اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے)۔

---

[1] نصب کئے گئے یعنی پڑے ہوئے یا سولی دیئے گئے۔ [2] جس کو انہوں یعنی خوارج نے ابن ماجہ نے ابوامامہ سے اتنا زیادہ کیا ہے اور یہ لوگ مسلمان تھے پھر کافر ہو گئے تو اس روایت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خوارج مسلمان نہیں ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ الْحُدُودِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۳۸۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَائْذَنْ لِيْ اَنْ اَتَكَلَّمَ قَالَ تَكَلَّمْ قَالَ اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَّبِجَارِيَةٍ لِّيْ ثُمَّ اِنِّيْ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلَى ابْنِيْ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبُ عَامٍ وَّاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَاَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ اَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَاَمَّا ابْنُكَ فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبُ عَامٍ وَّاَمَّا

کتاب ہے حدوں کے بیان میں[1]

پہلی فصل

۳۳۸۹۔ حضرت ابوہریرہ اور زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہ تحقیق دو آدمی جھگڑتے آئے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ایک نے ان دونوں میں سے کہ حکم کرو درمیان ہمارے ساتھ کتاب اللہ کے اور کہا دوسرے نے کہ ہاں یا رسول اللہ پس حکم کرو درمیان ہمارے ساتھ کتاب اللہ کے اور اجازت دیجیے مجھ کو کلام[2] کروں میں فرمایا کلام کر کہا اس نے کہ تحقیق تھا بیٹا میرا مزدور اس شخص کے ہاں پس زنا کیا اس کی عورت سے پس خبر دی مجھ کو لوگوں نے یہ کہ اوپر بیٹے میرے کے سنگساری ہے پس[3] بدلہ دیا میں نے اس کی طرف سے سو بکریاں اور ایک لونڈی اپنی پھر تحقیق میں نے پوچھا عالموں سے پس خبر دی انہوں نے مجھ کو یہ کہ اوپر بیٹے میرے کے سو درّے[4] ہیں اور سال بھر کا نکال دینا اور سوائے اسکے نہیں کہ سنگساری اسکی عورت پر ہے پس فرمایا رسول اللہ نے خبردار ہو قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے البتہ حکم کرونگا درمیان تمہارے ساتھ کتاب اللہ کے اپر بکریاں تیری اور لونڈی تیری پھر آئینگے تیرے پاس اور بیٹے تیرے پر ہیں سو درّے اور برس دن نکال دینا

---

[1] حدوں کے بیان میں، حد کے معنی لغت میں ہیں روکنا اور حد بمعنی حائل بھی ہے جو دو چیزوں کے درمیان پردہ ہو اور حدود شرعیہ کو اس لئے حدود کہتے ہیں کہ وہ لوگوں کو گناہوں میں واقع ہونے سے روکتے ہیں اور حدود اللہ کے معنی محارم اللہ بھی آئے ہیں جیسے اللہ عزوجل کے اس قول میں تلک حدود اللہ فلا تقربوہا اور معنی میں مقدرات شرعیہ بھی آئے ہیں جیسے تین طلاقوں کا مقرر ہونا اور اسکی مثل جیسے اللہ نے فرمایا تلک حدود اللہ فلا تعتدوہا اور اس میں شک نہیں کہ محارم اور مقدرات کے پاس بھٹکنے سے روکا گیا ہے اور اس سے تجاوز کرنا ممنوع ہے، [2] کلام یعنی مقدمہ کی صورت بیان کروں، [3] پس یعنی اس کے سنگسار ہونے کے عوض میں یہ دیں، [4] سو درّے ہیں کیونکہ وہ بیاہا ہوا نہیں ؂

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُنْتَ یَا اُنَیْسُ فَاغْدُ عَلٰی امْرَاَۃِ ھٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْھَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۳۳۹۰: وَعَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُ فِیْمَنْ زَنٰی وَلَمْ یُحْصِنْ جَلْدَ مِائَۃٍ وَّتَغْرِیْبَ عَامٍ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۳۳۹۱: وَعَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَیْہِ الْکِتَابَ فَکَانَ مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی اٰیَۃُ الرَّجْمِ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَہٗ وَالرَّجْمُ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ حَقٌّ عَلٰی مَنْ زَنٰی اِذَا اَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ اِذَا قَامَتِ الْبَیِّنَۃُ اَوْکَانَ الْحَبَلُ اَوِ الْاِعْتِرَافُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۳۳۹۲: وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذُوْا عَنِّیْ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لَھُنَّ سَبِیْلًا اَلْبِکْرُ بِالْبِکْرِ جَلْدُ مِائَۃٍ وَّتَغْرِیْبُ عَامٍ وَّالثَّیِّبُ بِالثَّیِّبِ

اور تو اے انیس جا اس کی عورت پاس پس اگر اقرار کرے زنا کا پس سنگسار کر اس کو پس اقرار کیا اس عورت نے پس سنگسار کیا انیس نے اس عورت کو (بخاری، مسلم)

۳۳۹۰: اور زید بن خالد سے روایت ہے کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حکم فرماتے تھے بیچ حق اس شخص کے کہ زنا کیا ہو اور نہ ہو محصن سو درّے مارنے کا اور برس دن کے نکالنے کا۔ (بخاری)

۳۳۹۱: اور عمرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے بھیجا محمدؐ کو ساتھ حق کے اور نازل کی ان پر کتاب پس تھی اس چیز سے کہ نازل کی اللہ تعالیٰ نے آیت رجم کی رجم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور رجم کیا ہم نے بعد حضرتؐ کے اور رجم بیچ کتاب اللہ کے ثابت ہے اس شخص پر کہ زنا کرے جس وقت کہ ہو محصن مردوں سے یا عورتوں سے جس وقت کہ ثابت ہو شاہدوں سے یا ہووے حمل یا ہو اقرار (بخاری، مسلم)

۳۳۹۲: اور عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لو مجھ سے تحقیق مقرر کی اللہ نے واسطے عورتوں کے راہ کنوارا کہ زنا کرے کنواری سے سو درّے ماریں اور ایک سال جلاوطن کریں اور بیاہا کہ زنا کرے بیاہی سے سو درّے

لہ پس سنگسار کیا، کیونکہ اس کا نکاح ہو چکا تھا اور لڑکا بیاہا ہوا نہ تھا اس وجہ سے اس کو کوڑے لگائے، نووی علیہ الرحمۃ نے کہا انیس کو اس لئے بھیجا کہ وہ عورت کو مطلع کریں کہ اس شخص نے اپنے بیٹے سے تجھ پر زنا کی تہمت کی ہے اور تو اس کو حد قذف لگوا سکتی ہے مگر جب زنا کا اقرار کرے تو حد قذف واجب نہ ہوگی، لیکن اس عورت نے کمال دینداری کی وجہ سے اپنے زنا کا اقرار کیا، سلہ اور نہ ہو محصن یعنی بیاہا ہوا نہ ہو علماء کا اتفاق ہے اس پر کہ زانی غیر محصن کو سو کوڑے ماریں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کریں مگر اہل کوفہ کہتے ہیں کہ جلاوطن کرنا ضروری نہیں ہے اور حدیثیں حجت ہیں ان پر ابن منذرؒ نے کہا کہ جلاوطن کرنے پر خلفائے راشدین کا اتفاق ہے، سلہ جس وقت کہ ہو محصن یعنی بیاہا ہوا مالک کی روایت میں ہے ہم نے پڑھا اس آیت کو یعنی پھر پڑھنا اس کا موقوف ہو گیا لیکن حکم باقی ہے قیامت تک، سلہ تحقیق مقرر کی اللہ نے قرآن میں اول یہ حکم تھا کہ بدکار عورتوں کو قید کر رکھا جب تک کہ مر جائیں یا ان کے مقدمہ میں خدا کچھ راہ نکالے پھر خدا نے یہ راہ نکالی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی، اور رجم کے ساتھ کوڑے نہ ماریں تو بھی ہو سکتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس کو اس عورت کے رجم کا حکم دیا اور کوڑے مارنے کے لئے نہیں فرمایا اور آپ نے رجم کیا ماعز اسلمی اور غامدیہ اور یہود کو اور کسی کو کوڑے (باقی بر صفحہ آئندہ)

(باقی بر صفحہ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَلْدُ مِائَةٍ وَّالرَّجْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۳۹۳:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ الْيَهُوْدَ جَآءُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا لَهٗ اَنَّ رَجُلًا مِّنْهُمْ وَامْرَاَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُوْنَ فِي التَّوْرٰىةِ فِيْ شَاْنِ الرَّجْمِ قَالُوْا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُوْنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ اِنَّ فِيْهَا الرَّجْمَ فَاَتَوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَنَشَرُوْهَا فَوَضَعَ اَحَدُهُمْ يَدَهٗ عَلٰى اٰيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَاَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اِرْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ فَاِذَا فِيْهَا اٰيَةُ الرَّجْمِ فَقَالُوْا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيْهَا اٰيَةُ الرَّجْمِ فَاَمَرَ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِرْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ فَاِذَا اٰيَةُ الرَّجْمِ تَلُوْحُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ فِيْهَا اٰيَةَ الرَّجْمِ وَلٰكِنَّا نَتَكَاتَمُهٗ بَيْنَنَا فَاَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

مارکر رجم کریں۔ (مسلم)

۳۳۹۳:۔ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ یہود آئے طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ذکر کیا انہوں نے روبرو آپؐ کے یہ کہ ایک مرد نے ان سے اور ایک عورت نے زنا کیا[۱] پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا پاتے ہو تم توراۃ میں بیچ مقدمہ رجم کے کہا یہودیوں نے فضیحت کرتے ہیں ہم زنا کرنیوالوں کو اور دُرّے مارے جاتے ہیں وہ کہا عبداللہ بن سلام نے جھوٹ بولتے ہو تم تحقیق توراۃ میں بھی رجم ہے پس کھولا اسکو اور رکھ دیا[۲] ایک نے ان میں سے ہاتھ اپنا رجم کی آیت پر اور پڑھ گیا اس کے پہلے سے اور پیچھے سے پس کہا عبداللہ بن سلام[۳] نے اٹھا ہاتھ اپنا پھر اٹھایا ہاتھ اپنا پس ناگہاں اس میں تھی آیت رجم کی پس کہا یہودیوں نے کہ سچ کہا عبداللہ نے اے محمدؐ اس میں ہے آیت رجم کی پھر حکم فرمایا ان دونوں کے سنگسار کرنے کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس سنگسار کئے گئے دونوں اور ایک روایت میں ہے کہ کہا عبداللہ نے اٹھالے ہاتھ اپنا پس اٹھالیا ہاتھ اپنا پس ناگہاں آیت رجم ظاہر تھی پھر کہا ہاتھ رکھنے والے نے اے محمدؐ تحقیق توراۃ میں ہے آیت رجم کی ولیکن ہم چھپاتے ہیں اسکو آپس میں پس حکم فرمایا آپؐ نے دونوں کے سنگسار کرنیکا پس سنگسار کئے گئے۔ (بخاری، مسلم)

(بقیہ صفحہ سابقہ) نہیں مارے بعضوں نے کہا عبادہؓ کی حدیث میں جو رجم کے ساتھ کوڑوں کا حکم ہے منسوخ ہے اور یہ صحیح نہیں کیونکہ اس میں حوالہ اس آیت کا جو سورۂ نساء میں ہے اور سورۂ نساء اخیر میں اتری ہے اور حق یہ ہے کہ امام کو اختیار ہے خواہ کوڑے لگا کر رجم کرے خواہ رجم ہی پر قناعت کرے (روضہ) [۱] زنا کیا اور تھے وہ دونوں بیاہے ہوئے نووی علیہ الرحمتہ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ کافر پر زنا کی حد واجب ہے اور اس کا نکاح صحیح ہے ورنہ محصن کیسے ہوگا اور کافروں پر فروع دین کا بھی حکم ہے اور کفار کا مقدمہ جب مسلمان قاضی کے پاس آئے تو شرع کے موافق حکم دینا چاہیئے اور آپ نے یہودیوں سے دریافت کیا ان کو الزام دینے کے لئے نہ اس وجہ سے کہ ان کی تقلید منظور تھی، [۲] رکھ دیا ایک نے یعنی اس کو چھپالیا ہاتھ کے نیچے، [۳] کہا عبداللہ بن سلام نے یہ یہودیوں کے عالم تھے توراۃ کے حافظ اور مسلمان ہوگئے تھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۳۹۴ - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَهُوَ فِی
الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحّٰی لِشِقِّ
وَجْهِهِ الَّذِیْ اَعْرَضَ قِبَلَهُ فَقَالَ اِنِّیْ زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا
شَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبِكَ جُنُوْنٌ قَالَ لَا فَقَالَ اَحْصَنْتَ
قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ فَارْجُمُوْهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ
يَقُوْلُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ حَتّٰی اَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِیِّ عَنْ جَابِرٍ بَعْدَ قَوْلِهٖ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ بِالْمُصَلّٰی فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ

۳۳۹۴ - اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص اس حال میں کہ وہ تھے مسجد میں پس پکارا
آپؐ کو یارسول اللہ! تحقیق میں نے زنا کیا پس منہ پھیر لیا اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس آیا وہ طرف جانب منہ حضرتؐ کے کہ منہ پھیرا
اس جانب اور کہا تحقیق میں نے زنا کیا پھر منہ پھیر لیا اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جب اقرار کیا اسؓ نے چار بار بلایا اس کو نبی صلے
اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ کیا تجھ کو سودا ہے کہا نہیں پس فرمایا کیا محصن ہے تو کہا ہاں یارسول اللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا
لے جاؤ اس کو اور سنگسار کرو اس کو کہا ابن شہاب نے پس خبر دی مجھ کو اس شخص نے کہ سنا تھا جابر بن عبداللہ سے کہتے تھے پس سنگسار
کیا ہم نے اس کو مدینہ میں پس جب کہ پہنچے اس کو پتھر بھاگا یہاں تک کہ پایا ہم نے اس کو سنگستان میں پس سنگسار کیا ہم نے اس کو یہاں تک کہ
مرگیا (بخاری، مسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں حضرت جابرؓ سے بعد قول اس کے کہا کہ ہاں یوں آیا ہے پس حکم کیا
آپ نے اس کے سنگسار کرنے کا پس سنگسار کیا گیا عیدگاہ میں پس جب پہنچے اس کو پتھر بھاگا پھر پایا گیا اور سنگسار کیا گیا

ف۵۱ جب اقرار کیا اس نے چار بار، امام ابوحنیفہ کے نزدیک زانی کا چار بار اقرار کرنا ضرور ہے اور یہ حدیث دلیل ہے ان کی اور
اہل حدیث کا مذہب ہے کہ زنا کا اقرار ایک بار کرنا کافی ہے اور ماعز سے چار بار اقرار کرایا مضبوطی کے لئے اس خیال سے کہ
کہیں اس کو جنون نہ ہو اور اوپر ایک حدیث میں گزرا اے انیس صبح کو جا اس عورت کے پاس اگر اقرار کرے تو اس کو رجم کر اس میں
یہ نہیں فرمایا کہ چار بار اقرار کرے اور آپ نے غامدیہ کو رجم کیا اس نے بھی ایک ہی بار اقرار کیا۔

ف۵۲ جب پہنچے اس کو پتھر بھاگا۔ فصل ثانی میں یہی حدیث ترمذی اور ابن ماجہ کی روایت سے انشاءاللہ تعالےٰ آوے گی کہ لوگوں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا بھاگنا بیان کیا آپ نے فرمایا پھر تم نے ان کو چھوڑ کیوں نہ دیا یعنے اس لئے کہ ان سے پھر دریافت
کرتے شاید وہ اپنے اقرار کو جھوٹا کہتے اور حد ساقط ہو جاتی جاننا چاہیئے کہ جب زنا اقرار سے ثابت ہو تو اگر رجوع کرے زانی
اقرار سے تو حد ساقط ہو جائے گی اور یہی قول ہے اہل حدیث اور شافعیہ علیہ الرحمۃ اللہ اور حنفیہ علیہ الرحمۃ اللہ
کا اور بعض کے نزدیک رجوع سے حد ساقط نہ ہو گی یہی قول ہے ابن ابی لیلیٰ اور بتی اور ابوثور کا، اور ایک روایت
ایسی ہی مالکؒ اور شافعیؒ سے منقول ہے ۞

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْحِجَارَةُ فَرَّ فَأَدْرَكَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَصَلّٰى عَلَيْهِ۔

۳۳۹۵: ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَتَى مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ أَوْ غَمَزْتَ أَوْ نَظَرْتَ قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَنِكْتَهَا لَا يَكْنِي قَالَ نَعَمْ فَعِنْدَ ذٰلِكَ أَمَرَ بِرَجْمِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۳۳۹۶: ۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ إِلَيْهِ قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَ أُطَهِّرُكَ قَالَ مِنَ الزِّنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

یہاں تک کہ مر گیا پس فرمائے واسطے اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھلائی اور نماز پڑھی اس پر۔

۳۳۹۵ ۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا جب کہ آیا ماعز بن مالکؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا آپؐ نے اس کے لئے شاید کہ تو نے بوسہ لیا ہو یا ہاتھ لگایا ہو یا دیکھا ہو کہا نہیں یا رسول اللہ فرمایا کیا جماع کیا تو نے اس سے کنایہ نہیں کی کہا ماعز نے ہاں پس اس وقت آنحضرت صلعم نے حکم فرمایا اس کے سنگسار کرنے کا۔ (بخاری)

۳۳۹۶ ۔ اور بریدہؓ سے روایت ہے کہ آیا ماعز بن مالکؓ پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا یا رسول اللہ پاک کر مجھ کو پس فرمایا ولئے ہے تجھ کو پھر جا اور استغفار کر اللہ سے اور رجوع کر طرف اس کی کہا راوی نے کہ پھرا اور گیا وہ تھوڑی دور پھر آیا اور کہا یا رسول اللہ پاک کر مجھ کو پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانند اس کی یہاں تک کہ جب ہوئی چوتھی بار

سلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس، یعنی مسجد میں اور کہا کہ زنا کیا ہے میں نے، سلہ کہ تو نے بوسہ لیا یعنی مقدمات زنا میں سے کچھ کیا ہوگا، سلہ کنایہ نہیں کی یعنی صریحاً پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جماع کیا تو نے، سلہ پاک کر مجھ کو۔ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حد سے گناہ مٹ جاتا ہے اور یہ صراحۃً موجود ہے عبادہ بن صامت کی حدیث میں کہ جس نے ایسا کوئی گناہ کیا پھر دنیا میں اس کی سزا ملی تو وہی کفارہ ہوگیا اور ہم نہیں جانتے کسی کا اختلاف اس میں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ کبیرہ گناہ توبہ سے معاف ہو جاتا ہے اور اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا سوا قتل کے کہ اس میں ابن عباسؓ کا اختلاف ہے، سلہ چوتھی بار، اسی سے امام ابوحنیفہؒ نے لیا ہے کہ زنا کا اقرار زانی کو چار بار کرنا ضرور ہے کیونکہ ہر اقرار قائم مقام ایک گواہی ہے اور ہر بار امام کو چاہیے کہ اس کی طرف التفات نہ کرے بلکہ یوں کہے کہ تو نے بوسہ لیا ہوگا اور ہم لکھ چکے کہ اہل حدیث کے نزدیک ایک بار اقرار کافی ہے اور ماعز سے آپ نے اقرار لیا چار بار مضبوطی کے لئے اس خیال سے کہ کہیں اس کو جنون نہ ہو اور ابوداؤد اور نسائی نے مجلاج سے نکالا کہ آپ نے ایک مرد کو رجم کیا جس نے ایک بار اقرار کیا تھا اور یہودی اور یہودیہ کا رجم مذکور ہو چکا اس میں بھی چار بار کا اقرار ذکر نہیں ہے اور موافق ہیں اہل حدیث کے اس میں ابوبکرؓ، عمرؓ، حسن بصری، مالکؒ، حمادؒ، ابوثورؒ، بتیؒ اور شافعیؒ لیکن جمہور چار بار اقرار کرنا ضرور سمجھتے ہیں۔ (لمعہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِهِ جُنُونٌ فَأُخْبِرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُونٍ فَقَالَ أَشَرِبَ خَمْرًا فَقَامَ رَجُلٌ
فَاسْتَنْكَهَهُ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيحَ خَمْرٍ فَقَالَ أَزَنَيْتَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَلَبِثُوا يَوْمَيْنِ أَوْ
ثَلٰثَةً ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ لَقَدْ تَابَ
تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِّنْ غَامِدٍ مِنَ الْأَزْدِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ وَيْحَكِ ارْجِعِي فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ فَقَالَتْ تُرِيدُ أَنْ تُرَدِّدَنِي كَمَا
رَدَّدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ إِنَّهَا حُبْلٰى مِنَ الزِّنَا فَقَالَ أَنْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَهَا حَتّٰى تَضَعِي مَا فِي
بَطْنِكِ قَالَ فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتّٰى وَضَعَتْ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ
وَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ قَالَ إِذًا لَا نَرْجُمُهَا وَنَدَعُ وَلَدَهَا صَغِيرًا لَيْسَ لَهُ مَنْ يُرْضِعُهُ فَقَامَ رَجُلٌ
مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ إِلَيَّ رَضَاعُهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ فَرَجَمَهَا وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ قَالَ لَهَا اذْهَبِي حَتّٰى تَلِدِي

فرمایا واسطے اس کے رسول اللہ نے بیچ کس چیز کے پاک کروں میں تجھ کو کہا زنا سے[۱] فرمایا[۲] رسول اللہ نے کیا اس کو جنون ہے پس خبر دیے گئے آپ کہ نہیں اسکو جنون پھر فرمایا حضرتؐ نے کیا پی اس نے شراب پس کھڑا ہوا ایک آدمی اور سونگھی اس نے بو اسکے منہ کی پس نہ پائی اس سے بو شراب کی پھر فرمایا آپ نے کیا زنا کیا ہے تو نے کہا ہاں پس حکم کیا آپ نے اس کے سنگسار کرنے کا پس سنگسار کیا گیا پس رہنگے[۳] کی لوگوں نے دو روز یا تین روز پھر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ استغفار کرو تم واسطے ماعز بن مالک کے تحقیق توبہ کی ماعز نے ایسی توبہ کہ اگر تقسیم کی جائے درمیان امت کے البتہ کفایت کرے انکو پھر آئی آپ کے پاس ایک عورت قبیلہ غامد[۴] سے کہ وہ ہے قبیلہ ازد سے پس کہا یا رسول اللہ پاک کرو مجھ کو پس فرمایا واے ہے تجھ کو پھر جا پس استغفار کر اللہ سے اور رجوع کر طرف اسکی پس کہا عورت نے کہ چاہتے[۵] ہو تم یہ کہ پھیر دو مجھ کو جیسا کہ پھیر دیا تم نے ماعز بن مالک کو تحقیق وہ حاملہ ہے زنا سے پس فرمایا آپ نے کہ تو کہا اسؐ نے ہاں فرمایا آپ نے واسطے اسکے صبر کر یہانتک کہ جنے تو اس چیز کو کہ تیر پیٹ میں ہے کہا راوی نے پس ذمہ لیا اسکی خبر گیری[۶] کا ایک شخص نے انصار میں سے یہانتک کہ جنے پھر آیا وہ شخص نبی صلعم کے پاس اور عرض کیا کہ تحقیق جنی ہے غامدیہ پس فرمایا آپ نے ابھی نہیں سنگسار کرینگے ہم اسکو اور چھوڑ دیں گے بچے کو چھوٹا کہ نہیں واسطے اسکے وہ شخص دودھ پلائے اسکو پس کھڑا ہوا ایک آدمی انصار میں سے اور کہا کہ میری طرف ہے دودھ پلانا اس لڑکے کا اے نبی اللہ کہا راوی نے پس سنگسار کیا آپ نے

---

[۱] زنا سے یعنی زنا کے گناہ سے بسبب قائم کرنے حد کے، [۲] فرمایا یعنی صحابہؓ سے، [۳] پس درنگ یعنی دو یا تین روز گزر گئے اس کے سنگسار کرنے پر اور کچھ مذکور نہ ہوا اس کا، [۴] غامد سے کہ وہ قبیلہ ازد سے ہے یعنی غامد ایک شاخ ہے اور ازد ایک قبیلہ ہے مشہور، [۵] چاہتے سبحان اللہ یہ غامدیہ عورت ہمت اور جرأت میں مردوں سے زیادہ تھی اللہ تعالیٰ اس کو بخشے، [۶] کہ تو یعنی حاملہ ہے زنا سے یہ ایک طرح کا ظاہر کرنا تغافل کا ہے، [۷] اس کی خبر گیری کا، یعنی اس کے جلنے تک شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے کہ عورت کو رجم نہ کریں گے جننے کے بعد بھی جب تک دودھ کا بند و بست نہ ہو اور نہ دودھ چھٹنے تک انتظار کریں گے اور امام ابو حنیفہؒ اور مالکؒ کے نزدیک جنتے ہی رجم کریں گے کہا یہ نووی نے ::

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَ اذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَفْطِمِيهِ فَلَمَّا فَطَمَتْهُ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي يَدِهِ كِسْرَةُ خُبْزٍ فَقَالَتْ هٰذَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَدْ فَطَمْتُهُ وَقَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ فَدَفَعَ الصَّبِيَّ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا إِلَى صَدْرِهَا وَأَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوهَا فَيُقْبِلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِحَجَرٍ فَرَمٰى رَأْسَهَا فَتَنَضَّحَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا خَالِدُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهٗ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۹۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا

ایک روایت میں یوں ہے کہ فرمایا اس عورت کو جا تو بیا تنک کہ جنے تو پھر جب جنی فرمایا آپ نے کہ جا پس دودھ پلا اسکو یہا تنک کہ دودھ[1] چھڑائے تو اسکا پس جب دودھ چھڑایا اس کا لائی آپ کے پاس لڑکے کو اس حال میں کہ اسکے ہاتھ میں تھا ٹکڑا روٹی کا اور کہا یہ لڑکا ہے اے نبی اللہ تحقیق دودھ چھڑایا میں نے اسکا تحقیق کھاتے لگا کھانا پس سپرد کیا آپ نے اس لڑکے کو طرف ایک شخص مسلمان کی پھر حکم کیا آپ نے اسکے لئے کہ گڑھا کھودا جائے پس کھودا گیا اسکے لئے گڑھا اسکے سینہ تک اور حکم کیا لوگوں کو اسکے سنگسار کرنیکا پس پس سنگسار کیا اسکو پس متوجہ ہوئے خالد بن ولید ساتھ ایک پتھر کے پس پھینکا پتھر اسکے سر پر پس پڑا خون خالدؓ کے منہ پر پس برا کہا خالد نے اسکو پس فرمایا نبی صلعم نے باز رہ اے خالد پس قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے البتہ تحقیق توبہ کی اس عورت نے ایسی توبہ کہ اگر توبہ کرے اس طرح کی توبہ محصول لینے والا تو بخشش کی جائے اسکی پس حکم کیا آپ نے پس نماز پڑھی اس پر اور دفن کی گئی، (مسلم)

۳۳۹۷- اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جس وقت کہ زنا کرے

---

[1] یہانتک کہ دودھ چھڑائے تو الخ کہا نووی نے یہ روایت مخالف ہے پہلی روایت کے جس میں ہے کہ جننے کے بعد اسکو رجم کیا گیا اور اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ دودھ چھٹنے تک اس عورت کو رجم نہیں کیا تو پہلی روایت کی تاویل کرنا ضرور ہے اس طرح کہ وہ روایت مختصر ہے اور مطلب یہی ہے کہ دودھ چھڑانے کے بعد اسکو رجم کیا روایت گذشتہ میں آیا ہے کہ انصار کے ایک آدمی نے اس بچے کے دودھ پلوانے کا ذمہ لیا تو دودھ پلانے سے مجازاً اس کی پرورش مراد ہے بعض نے کہا احتمال ہے کہ واقعہ متعدد ہوں اور دلیل اس پر یہ ہے کہ پہلی روایت میں آیا ہے کہ وہ عورت قبیلہ ازد سے تھی اور عمران بن حصین کی روایت میں ہے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت آئی آخر حدیث تک، (مرقاۃ) [2] پس نماز پڑھی اس پر اور دفن کی گئی۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ آپ نے اس پر نماز پڑھی حالانکہ اس نے حرام کاری کی تھی تب آپ نے فرمایا بھلا اس نے راہ خدا میں اپنی جان نثاری سے بھی افضل کسی چیز کو پایا یعنی اس کی حرام کاری کسی کو معلوم نہ تھی اس نے خود خوف خدا سے اقرار کیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر حرام سے حمل ہو تو بدون بچہ پیدا ہوئے اس پر حد نہ مارنا چاہیئے کہ معصوم بچہ ضائع نہ ہو سبحان اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کی کیا برکت تھی کہ اگر کسی سے گناہ بھی ہو جاتا تھا تو عذاب آخرت کا اتنا اس کو ڈر ہوتا تھا کہ اپنی جان دینا اس کو آسان معلوم ہوتا تھا ایمان اسی کا نام ہے ❊

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۳۹۸:۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَقِيْمُوْا عَلٰى اَرِقَّائِكُمُ الْحَدَّ مَنْ اَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَّمْ يُحْصِنْ فَاِنَّ اَمَةً لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَجْلِدَهَا فَاِذَا هِيَ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيْتُ اِنْ اَنَا جَلَدْتُّهَا اَنْ اَقْتُلَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ دَعْهَا حَتّٰى يَنْقَطِعَ دَمُهَا ثُمَّ اَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ وَاَقِيْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۳۹۹:۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ مَاعِزُنِ الْاَسْلَمِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

لونڈی ایک تمہارے کی اور ظاہر ہو زنا اس کا پس مارے اس کو حد اور نہ عار دلائے اس پر پھر اگر زنا کرے پس مارے اسکو حد اور نہ عار دلائے پھر اگر زنا کرے تیسری بار اور ظاہر ہو زنا اسکا پس چاہیئے کہ بیچ ڈالے[له] اسکو اگرچہ بدلے بالوں کی رسی کے۔ (بخاری مسلم)

۳۳۹۸۔ اور علیؓ سے روایت ہے کہ اے لوگو جاری کرو اپنے غلام لونڈیوں پر حد بیاہا ہوا ہو یا بے بیاہا پس تحقیق ایک لونڈی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نے زنا کیا تھا پس فرمایا مجھ کو یہ کہ ماروں میں حد اس کو پس ناگہاں وہ قریب جنی ہوئی تھی پس ڈرا میں کہ اگر مارتا ہوں اس کو بچاس درے تو مرجاتی ہے وہ اس سے پھر ذکر کیا میں نے یہ واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا کہ اچھا کیا تو نے۔ (مسلم) اور بیچ روایت ابو داؤد کے یہ ہے کہ فرمایا آپؐ نے چھوڑ دو اس کو یہاں تک کہ موقوف ہو خون اس کا پھر جاری کرو اس پر حد اور جاری کیا کرو[سله] حدیں اپنے بردوں پر۔

دوسری فصل

۳۳۹۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیا ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[له] پس چاہیئے کہ بیچ ڈالے اس کو، یہ عرب کا دستور تھا کہ لونڈیوں کی حرام کاری کو عیب نہ جانتے تھے صرف جھڑکی اور گھرکی پر ٹال دیتے تھے سو فرمایا کہ صرف جھڑکی پر نہ ٹالا کرو بلکہ حد مارا کرو خدا کے حکم کے موافق لونڈی غلام کو نرم کم ہوتی ہے صرف گھرکی ان کو فائدہ نہیں دیتی، [سله] جاری کیا کرو۔ یعنی اگر تمہارے غلام گناہ کریں تو ان کو سزا دو جیسے تین درہم یا زیادہ چوری کریں تو ہاتھ کاٹو حرام کریں تو بچاس کوڑے مارو ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ مالک سزا دینے کا مختار ہے اور امام شافعی علیہ الرحمۃ کا یہی مذہب ہے اور امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک اس اجازت کے بعد بدون اجازت حاکم کے مالک کو سزا دینے کا اختیار نہیں ہے اور یہ جو فرمایا تو نے اچھا کیا یعنی اس بات میں کہ ابھی کوڑے لگانا موقوف رکھا اور یہی حکم ہے مریضہ کا اس کو بھی حد نہ ماریں گے جب تک تندرست نہ ہو اور یہ جو فرمایا یہاں تک کہ موقوف ہو خون اس کا یعنی نفاس سے صاف ہو وے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنْ شِقِّهِ الْآخَرِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنْ شِقِّهِ الْآخَرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَمَرَ بِهِ فِي الرَّابِعَةِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْحَرَّةِ فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرَّ يَشْتَدُّ حَتَّى مَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهُ لَحْيُ جَمَلٍ فَضَرَبَهُ وَضَرَبَهُ النَّاسُ حَتَّى مَاتَ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَرَّ حِينَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةٍ هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ لَعَلَّهُ أَنْ يَتُوبَ فَيَتُوبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

۳۴۰۰۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ أَحَقٌّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ قَدْ وَقَعْتَ بِجَارِيَةِ آلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

کے پاس اور کہا کہ تحقیق اس نے زنا کیا پس منہ پھیر لیا آپؐ نے اس سے پھر آیا دوسری جانب سے اور کہا کہ تحقیق اس شخص نے زنا کیا پس منہ پھیر لیا آپؐ نے اس سے پھر آیا اور طرف سے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق اس شخص نے زنا کیا پس حکم کیا آپ نے اس کے سنگسار کرنے کا چوتھی بار[۵۱] پس نکالا گیا وہ طرف سنگستان مدینہ کی پس مارا گیا ساتھ پتھروں کے پس جب پائی اس نے ایذا پتھروں کے لگنے کی بھاگا دوڑتا ہوا یہاں تک کہ گزرا ایک آدمی پر کہ تھا پاس اس کے جبڑا اونٹ کا پس مارا اس کو ساتھ اس کے اور مارا لوگوں نے یہاں تک کہ مر گیا پس ذکر کیا صحابہؓ نے یہ روبرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحقیق وہ بھاگا جس وقت کہ پائی اس نے ایذا پتھروں کے لگنے کی اور ایذا موت کی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیوں نہ چھوڑ دیا تم نے اس کو (ترمذی، ابن ماجہ) اور ایک روایت میں ہے کہ کیوں[۵۲] نہ چھوڑ دیا تم نے اس کو شاید کہ وہ توبہ کرتا اور قبول کرتا اللہ تعالیٰ توبہ اس کی۔

۳۴۰۰۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماعز بن مالکؓ سے کہ کیا سچ ہے وہ چیز کہ پہنچی ہے مجھ کو تیری طرف سے کہا ماعز نے کہ کیا چیز پہنچی ہے آپ کو میری طرف سے فرمایا کہ پہنچی ہے یہ کہ تو نے زنا کیا ہے فلانے کی لونڈی سے کہا کہ ہاں پس اقرار کیا اس نے چار بار پس حکم کیا اس کے سنگسار کرنے کا پس سنگسار کیا گیا۔ (مسلم)

---

[۵۱] چوتھی بار میں یہ حدیث بھی دلیل ہے چار بار اقرار لینے کے ضرور ہوتے ہیں اور اس حدیث کی تاویل کو ہم دوبارہ بیان کر چکے ہیں۔ [۵۲] کیوں نہ چھوڑ دیا تم نے، یعنی تاکہ اس سے پھر دریافت کرتے شاید وہ اپنے اقرار سے پھر جاتا اور حد ساقط ہو جاتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب زنا اقرار سے ثابت ہو پھر اگر رجوع کرے زانی اقرار سے تو حد ساقط ہو جائے گی اور ابوداؤد اور نسائی کی روایت میں ہے کہ جب ماعز کو پتھروں کی چوٹ لگی تو لگے چلانے اور کہتے اے لوگو مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلو میری قوم نے مجھ کو دھوکہ دیا اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تجھے نہیں ماریں گے لیکن ہم نے ان کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ مار ڈالا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تم نے اس کو کیوں نہ چھوڑا اور میرے پاس کیوں نہ لے کر آئے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۴۰۱:۔ وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ مَاعِزًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَرَّ عِنْدَهٗ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَاَمَرَ بِرَجْمِهٖ وَقَالَ لِهَزَّالٍ لَوْ سَتَرْتَهٗ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَّكَ قَالَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ اِنَّ هَزَّالًا اَمَرَ مَاعِزًا اَنْ يَّاْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُخْبِرَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۳۴۰۲:۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَافَوُا الْحُدُوْدَ فِيْمَا بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِيْ مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَآئِيُّ۔

۳۴۰۳:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِيْلُوْا ذَوِي الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ اِلَّا الْحُدُوْدَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۳۴۰۴:۔ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِدْرَءُوا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ

۳۴۰۱:۔ اور یزید ابن نعیم سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ ماعز آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اقرار کیا روبرو آپؐ کے چار بار پس حکم فرمایا آپؐ نے سنگسار کرنے اس کے اور فرمایا آپؐ نے ہزال کو کہ اگر ڈھانکتا تو ماعز کو[1] ساتھ کپڑے اپنے کے تو ہوتا بہتر تیرے لئے کہا ابن منکدرؒ نے تحقیق ہزال نے کہا تھا ماعزؓ سے یہ کہ حاضر ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دے ان کو حقیقت حال کی۔ (ابوداؤد)

۳۴۰۲:۔ اور عمرو بن شعیبؒ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن عاص سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معاف کرو تم حدوں[2] کو درمیان اپنے پس جو چیز کہ پہنچی مجھ کو حد سے پس تحقیق واجب ہوا قائم کرنا اس کو۔ (ابوداؤد، نسائی)

۳۴۰۳:۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاف کرو خطائیں عزت والوں کی مگر حدیں۔ (ابوداؤد)

۳۴۰۴:۔ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دفع کرو حدوں کو مسلمانوں سے جب کہ ہو سکے پس اگر ہو واسطے مسلمان کے جگہ خلاصی کی پس چھوڑ دو[3] راہ اس کی پس تحقیق امام خطا کرنا اس کا معاف کرنے

---

[1] اگر ڈھانکتا، یعنی ظاہر نہ کرتا قضیہ زنا اس کے کا ہزال کی ایک لونڈی تھی فاطمہ نامی کہ آزاد کیا تھا اس کو پس زنا کیا اس سے ماعز نے پس مطلع ہوا اس پر ہزال اور اشارہ کیا ماعز کو ساتھ جانے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اقرار کرنے کے ساتھ زنا کے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہزال کو اگر ڈھانکتا تو، [2] حدوں کو، حدود وہ سزائیں جو شریعت میں بعض گناہوں پر مقرر کی گئی ہیں جیسے زنا کی سزا میں پتھروں سے مار ڈالنا یا سو کوڑے لگانا اور چوری کی سزا میں ہاتھ کاٹنا اور شراب پینے کی سزا میں جوتوں اور کوڑوں سے مارنا رہزنی کی سزا میں قتل کرنا یا سولی دینا یا ہاتھ پاؤں کاٹنا یا قید کرنا یا جلا وطن کرنا اور دفع کرنے کی کیفیت کو ہم نے آئندہ حاشیہ میں بحمدہ تعالیٰ بیان کیا ہے، [3] پس چھوڑ دو راہ اس کی، ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ حاکم تک مقدمہ جانے سے پہلے چھپا ڈالے اور مجرم سے کہہ دیوے توبہ اور استغفار کر اور خاموش رہ اور حاکم کو چاہیئے کہ جب درجہ ثبوت کامل ہو اور کوئی شبہ نہ رہے تو سزاوار حد کو قائم کرے اور اگر ذرا بھی شبہ ہو تو حد ساقط کر دے اور مجرم حد کے قابل کو حاکم کے سامنے لائیں اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنْ كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ فَخَلُّوا سَبِيلَهُ فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعُقُوبَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهَا وَلَمْ يُرْفَعْ وَهُوَ أَصَحُّ ۔

٣٤٠٥ :- وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتُكْرِهَتِ امْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَأَ عَنْهَا الْحَدَّ وَأَقَامَهُ عَلَى الَّذِي أَصَابَهَا وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

٣٤٠٦ :- وَعَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيدُ الصَّلٰوةَ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضٰى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ وَانْطَلَقَ وَمَرَّتْ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَتْ إِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا فَأَخَذُوا الرَّجُلَ فَأَتَوْا بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا اذْهَبِي فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا ارْجُمُوهُ وَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ

میں بہتر ہے خطا کرتے اس کے سے سزا پہنچاتے ہیں (ترمذی) اور کہا کہ تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث عائشہ رضؓ سے یہ قول ان کا ہے اور نہیں رفع کی گئی ہے آپؐ تک اور یہ صحیح ہے۔

۳۴۰۵ :- اور وائل بن حجر سے روایت ہے کہا اکراہ کی گئی ایک عورت زمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں پس[1] دفع کی اس سے حد اور جاری کی اس پر حد کہ زنا کیا اس سے اور نہ ذکر کیا راوی نے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ٹھہرایا اس عورت کے لئے مہر۔ (ترمذی)

۳۴۰۶ :- اور وائل سے روایت ہے کہ تحقیق ایک عورت نکلی زمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے میں بارادہ نماز کے پس ملا اس سے ایک شخص اور ڈھانکا[2] اسکو اور پوری[3] کی حاجت اپنی اس سے پس چلائی وہ اور چلا گیا وہ شخص اور گزری ایک جماعت مہاجرین کی پس کہا عورت نے کہ تحقیق اس شخص نے کیا ساتھ میرے ایسا[4] پس پکڑا لوگوں نے اس آدمی کو اور لے گئے اسکو نبی صلعم کے پاس پس فرمایا واسطے عورت کے جا پس تحقیق بخش دیا[5] اللہ نے تجھ کو اور فرمایا واسطے اس آدمی کے کہ فعل بد کیا تھا اس سے سنگسار[6] کرو اس کو اور فرمایا کہ تحقیق توبہ کی اس نے ایسی توبہ کہ اگر کرتے اس کو اہل مدینہ البتہ قبول کی جاتی ان سے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

جرم کا اقرار کرے حاکم اس کو تعلیم کرے اس طرح سے مثلاً زنا کے جرم میں کہے شاید تو نے بوسہ لیا ہوگا یا مساس کیا ہوگا، [1] پس دفع کی اس سے حد۔ اس حدیث پر علماء کا اتفاق ہے کہ جس پر کوئی جبر سے حد کا کام کرے اسکو حد نہیں پڑیگی، [2] ڈھانکا اسکو، یعنی اپنے کپڑے سے، [3] پوری کی حاجت، یعنی زنا کیا اس سے، [4] ایسا اور ایسا، یعنی کپڑا ڈال کر میرے ساتھ زنا کیا، [5] بخش دیا اللہ نے تجھ کو، یعنی بسبب کراہت اور بے رضائی تیری کے کہا مالک نے اگر عورت حاملہ ہو جائے اور اس کا خاوند نہ ہو پھر وہ کہنے لگے مجھ سے زبردستی سے کسی نے زنا کیا یا میں نے نکاح کیا تھا تو یہ قول اس کا مقبول نہ ہوگا بلکہ حد ماری جائے گی جب تک اس نکاح پر گواہ نہ لائے یا اپنی مجبوری کا ثبوت نہ کرے گواہوں سے یا قرینے سے مثلاً بکر ہو تو چلی آوے فریاد کرتی ہوئی اس حال میں کہ خون نکل رہا ہو اس کی شرمگاہ سے یا چلانے لگی یہاں تک کہ لوگ آجائیں بغیر ان باتوں کے اس کا قول مقبول نہ ہوگا اور حد پڑے گی [6] سنگسار کرو، یعنی اس کے اقرار کے بعد۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۴۰۷: وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا زَنٰی بِامْرَاَۃٍ فَاَمَرَ بِہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجُلِدَ الْحَدَّ ثُمَّ اُخْبِرَ اَنَّہٗ مُحْصَنٌ فَاَمَرَ بِہٖ فَرُجِمَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ۔

۳۴۰۸: وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَتٰی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ کَانَ فِی الْحَیِّ مُخْدَجٍ سَقِیْمٍ فَوُجِدَ عَلٰی اَمَۃٍ مِنْ اِمَائِہِمْ یَخْبُثُ بِہَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُذُوْا لَہٗ عِثْکَالًا فِیْہِ مِائَۃُ شِمْرَاخٍ فَاضْرِبُوْہُ ضَرْبَۃً رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ مَاجَۃَ نَحْوَہٗ۔

۳۴۰۹: وَعَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدْتُّمُوْہُ یَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ۔

۳۴۱۰: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰی بَہِیْمَۃً فَاقْتُلُوْہُ وَاقْتُلُوْہَا مَعَہٗ قِیْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا شَاْنُ الْبَہِیْمَۃِ قَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی

۳۴۰۷: اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ ایک آدمی نے زنا کیا ایک عورت سے پس حکم فرمایا نبی صلعم نے درے مارنے کا پس درے مارے گئے اس کو پھر خبر کی[۱] آپ کو کہ وہ محصن ہے پس حکم فرمایا اس کے لئے سنگسار کرنے کا پس سنگسار کیا گیا۔ (ابوداؤد)

۳۴۰۸: اور سعید بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ سعد بن عبادہ لائے در پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک آدمی کہ تھا قوم میں ناقص الخلقت بیمار پس پایا گیا وہ ایک لونڈی پر محلے کی لونڈیوں میں سے کہ زنا کرتا تھا ساتھ اس کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لو اس کے لئے بڑی ٹہنی کھجور کی کہ اس میں سو ٹہنیاں ہوں چھوٹی پس مارو اس کو ایک بار[۲]۔ (شرح السنہ) اور بیچ روایت ابن ماجہ کے ہے مانند اس کی۔

۳۴۰۹: اور عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ پاؤ عمل کرتا قوم لوط کا پس مار ڈالو[۳] فاعل اور مفعول بہ کو روایت کیا اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے۔

۳۴۱۰: اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی فعل بد کرے جانور سے پس قتل کر ڈالو[۴] اس کو اور اس جانور کو ساتھ اس کے کہا گیا واسطے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

---

[۱] پھر خبر کی۔ اس میں دلیل ہے اس پر کہ امام جس وقت کہ حکم کرے ساتھ ایک چیز کے حدود سے پھر معلوم ہوا کہ واجب غیر اس کا تھا تو لازم ہے امام پر کہ رجوع کرے طرف واجب شرعی کی۔ [۲] ایک بار مارنا تو گویا سو بار مارنا ہے یہ عنایت ہے اللہ کی اپنے ضعیف بندوں پر اور فصل اول میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گذرا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا تھا ایک لونڈی کو سو درے لگانے کا دیکھا تو وہ جنی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا اس کو چھوڑ دے نفاس سے پاک ہونے تک اور ان دونوں حدیثوں میں جمع یوں کیا ہے کہ جب کسی بیمار کے اچھے ہو جانے کی امید ہو تو حد مارنے میں توقف کریں اس کے اچھا ہونے تک اور جو اچھا ہونے کی امید نہ ہو تو اس طرح حد ماریں۔ (از روضہ) [۳] مار ڈالو فاعل اور مفعول بہ کو اہل حدیث کا یہی مذہب ہے کہ فاعل اور مفعول بہ دونوں کو قتل کریں اگرچہ بیاہا ہے نہ ہوا بشرطیکہ مفعول بہ پر جبر نہ ہوا ہو۔ (از روضہ) [۴] پس قتل کرو۔ اس حدیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ جو کوئی چارپائے سے بدکاری کرے اسکو اور چارپائے دونوں کو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا وَلٰكِنْ أُرَاهُ كَرِهَ أَنْ يُّؤْكَلَ لَحْمُهَا أَوْ يُنْتَفَعَ بِهَا وَقَدْ فُعِلَ بِهَا ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۳۴۱۱ :۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلٰى أُمَّتِيْ عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۳۴۱۲ :۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ بَكْرِ بْنِ لَيْثٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَرَّ أَنَّهُ زَنٰى بِامْرَأَةٍ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَجَلَدَهُ مِائَةً وَكَانَ بِكْرًا ثُمَّ سَأَلَهُ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمَرْأَةِ فَقَالَتْ كَذَبَ وَاللهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَجُلِدَ حَدَّ الْفِرْيَةِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ۔

۳۴۱۳ :۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ عُذْرِيْ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے کیا حال ہے اس جانور کا کہا ابن عباسؓ نے کہ نہیں سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں کچھ ولیکن گمان کرتا ہوں آپ کو کہ مکروہ جانا آپؐ نے یہ کہ کھایا جائے گوشت اس کا یا نفع لیا جائے ساتھ اس کے حالانکہ کیا گیا ہے ساتھ اس جانور کے فعل بد۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۴۱۱ :۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت خوف اس چیز کا کہ ڈرتا ہوں میں اپنی امت پر عمل کرنا قوم لوط کا۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

۳۴۱۲ :۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے یہ کہ تحقیق ایک آدمی بنی بکر بن لیث میں سے آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اقرار کیا کہ اس نے زنا کیا ساتھ ایک عورت کے چار بار پس مارے اس کو سو درّے اور تھا شخص کنوارا پھر طلب کئے آپ نے اس سے گواہ اوپر زنا کرنے عورت کے پس کہا عورت نے کہ جھوٹ بولتا ہے یہ قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ پس ماری آپ نے حد تہمت کی۔ (ابوداؤد)

۳۴۱۳ :۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہا جب کہ اترا عذر میرا خطبہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر پس ذکر کیا اس کا پس جب

۱؎ مار ڈالنا چاہیئے لیکن علماء نے اس قتل کو حمل کیا ہے تشدید پر تاکہ لوگ ایسا فعل نہ کریں اور کہا ہے کہ اس شخص کو قتل نہ کریں بلکہ تعزیر دیں (اردو ضم) کیونکہ ترمذی اور ابوداؤد نے ابورزین سے نکالا کہ ابن عباسؓ نے کہا جو کوئی جانور سے جماع کرے اس پر حد نہیں ہے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہ حدیث اور ترمذی کا یہ قول ابھی فصل ثالث میں ان شاء اللہ تعالےٰ آتا ہے اور جانور سے جماع کرنا بالاتفاق حرام ہے لیکن اس میں اختلاف ہے کہ اس پر حد پڑے گی یا نہیں، ۲؎ کیا حال ہے اس جانور کا یعنی نہ وہ عقل رکھتا ہے اور نہ اس پر تکلیف ہے اس کو کیوں قتل کریں، ۳؎ کچھ یعنے علت وحکمت۔ ۴؎ ساتھ اس کے یعنی دودھ اور ریشم اون وغیرہ اس کے کے۔ ۵؎ حالانکہ پس لازم آیا کہ قتل کیا جائے، ۶؎ بہت خوف الخ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا یہ بری بلا جیسے مسلمانوں میں پھیلی ہے اتنی اور قوموں میں نہیں سب سے زیادہ یہ بلا ایران، روم، افغانستان اور ہندوستان میں، لاہور میں بہت ہے، ۷؎ چار بار یعنی چار بار اقرار کیا، ۸؎ پس کہا جب وہ مرد عاجز ہو گیا گواہ لانے سے تو اس عورت نے کہا کہ یہ جھوٹا ہے کہ مجھ کو تہمت زنا کی کرتا ہے خدا کی قسم، ۹؎ حد تہمت کی یعنے اسی درّے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ فَلَمَّا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ اَمَرَ بِالرَّجُلَيْنِ وَالْمَرْاَةِ فَضُرِبُوْا حَدَّهُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۲۱۴:۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِىْ عُبَيْدٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عَبْدًا مِّنْ رَقِيْقِ الْاِمَارَةِ وَقَعَ عَلٰى وَلِيْدَةٍ مِّنَ الْخُمُسِ فَاسْتَكْرَهَهَا حَتّٰى اقْتَضَّهَا فَجَلَدَهُ عُمَرُ وَلَمْ يَجْلِدْهَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ۔

۳۲۱۵:۔ وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ نُعَيْمِ بْنِ هَزَّالٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ يَتِيْمًا فِىْ حَجْرِ اَبِىْ فَاَصَابَ جَارِيَةً مِّنَ الْحَىِّ فَقَالَ لَهُ اَبِىْ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبِرْهُ بِمَا صَنَعْتَ لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ لَكَ وَاِنَّمَا يُرِيْدُ بِذٰلِكَ رَجَاءَ اَنْ يَّكُوْنَ لَهُ مَخْرَجًا فَاَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ زَنَيْتُ فَاَقِمْ عَلَىَّ كِتَابَ اللّٰهِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَعَادَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ زَنَيْتُ

اترے منبر پر سے تو حکم کیا واسطے دو شخصوں[1] کے اور ایک عورت کے پس ماری گئی ان کو حد۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۳۲۱۴:۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صفیہ بیٹی ابی عبیدہ کی نے خبر دی انکو کہ ایک غلام نے غلاموں میں امارت[2] کے سے قصد کیا جماع کا ایک لونڈی سے کہ خمس غنیمت کی تھی پس زبردستی جماع کیا اس سے یہانتک کہ ازالہ بکارت اسکی کا کیا پس عمر رضی اللہ عنہ نے[3] مارے اس غلام کو عمر رضی اللہ عنہ نے اور نہ درے مارے اس لونڈی کو بسبب اس کے کہ زبردستی صحبت کی تھی اس غلام نے لونڈی سے۔ (بخاری)

۳۲۱۵:۔ اور یزید بن نعیم بن ہزال سے روایت ہے کہ نقل کی اس نے اپنے باپ[4] سے کہ کہا تھا ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ یتیم بیچ پرورش باپ میرے[5] کے پس جماع کیا ماعز نے ایک لونڈی قبیلہ کی سے پس کہا اسکو باپ میرے نے کہ جا تو رسول اللہ کے پاس اور خبر دے انکو ساتھ اس چیز کے کہ کی ہے تو نے شاید کہ حضرت استغفار کریں تیرے لئے اور نہیں[6] ارادہ کرتا تھا باپ میرا ساتھ اسکے کہنے کے مگر یہ امید اسکے کہ ہو استغفار اس کے لئے سبب خلاصی کا گناہ سے پس آیا وہ حضرت کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے زنا کیا پس جاری کر و مجھ پر

---

[1] واسطے دو شخصوں کے اور ایک عورت کے یعنی واسطے مسطح بن اثاثہ اور حسان بن ثابت اور حمنہ بنت جحش کے اگرچہ اس تہمت کے بانی مبانی منافق تھے لیکن آپ نے ان کو حد نہیں ماری اس لئے کہ حد پاک کرنے کے لئے ہے اور منافق تو پاک نہیں ہو سکتے وہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں رہیں گے، [2] غلاموں امانت یعنی خلافت کے سے، [3] پس درے مارے یعنی پچاس اس لئے کہ لونڈی غلام کا یہی حکم ہے کہ ان کو زنا پر پچاس درے مارے جائیں اگرچہ بیاہے ہوئے نہ ہوں کہا مالک رحمہ اللہ نے جس عورت سے کوئی زبردستی جماع کرے تو وہ نکاح نہ کرے جب تک اس کو تین حیض نہ آ لیں، اگر حمل کا شبہ بھی ہو تو بھی نکاح نہ کرے جب تک یہ شبہ دور نہ ہو، [4] اپنے باپ سے یعنے نعیم سے، [5] باپ میرے کے یعنی ہزال کے [6] اور نہیں الخ یعنے غرض اس کی یہ نہ تھی کہ وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سنگسار کرنے کا حکم کریں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللّٰهِ حَتّٰى قَالَهَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ قَدْ قُلْتَهَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَبِمَنْ قَالَ بِفُلَانَةٍ قَالَ هَلْ ضَاجَعْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ بَاشَرْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ جَامَعْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَمَرَ بِهٖ اَنْ يُّرْجَمَ فَاُخْرِجَ بِهٖ اِلَى الْحَرَّةِ فَلَمَّا رُجِمَ فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَجَزِعَ يَشْتَدُّ فَلَقِيَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُنَيْسٍ وَقَدْ عَجَزَ اَصْحَابُهٗ فَنَزَعَ لَهٗ بِوَظِيْفِ بَعِيْرٍ فَرَمَاهُ بِهٖ فَقَتَلَهٗ ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ هَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ لَعَلَّهٗ اَنْ يَّتُوْبَ فَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ۔

۳۴۱۶:۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيْهِمُ الزِّنَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالسَّنَةِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيْهِمُ الرِّشَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالرُّعْبِ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

۳۴۱۷:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

یا رسول اللہ تحقیق میں نے زنا کیا پس جاری کرو مجھ پر حکم اللہ کا یہاں تک کہ کہا اس کو چار بار پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق کہی تو نے یہ بات چار بار پس ساتھ کس کے زنا کیا تو نے کہا ساتھ فلاں عورت کے فرمایا کیا ہمخواب ہوا تو ساتھ اس کے کہا ہاں فرمایا کیا اس کے بدن سے بدن لگایا تو نے کہا ہاں فرمایا کیا جماع کیا تو نے کہا ہاں کہا راوی نے حکم کیا اسکو سنگسار کرنے کا پس نکالا گیا اس کو طرف سنگستان کی پس جب کہ سنگسار کیا گیا پس پائی اس نے ایذا پتھروں کے لگنے کی پس گھبرایا[1] پس نکلا دوڑتا ہوا پس ملا ماعز سے عبداللہ بن انیس اس حال میں کہ تھک گئے تھے یار[2] عبداللہ کے پس لکھا ئی عبداللہ نے اسکے لئے ہڈی اونٹ کے پاؤں کی اور مارا ماعز کو ساتھ اس ہڈی کے پس مار ڈالا اسکو پھر آیا عبداللہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا اسکو روبرو آپکے[4] پس فرمایا آپ نے کیوں نہ چھوڑ دیا تم نے اسکو شاید کہ وہ رجوع کرتا اپنے اقرار سے پس قبول کرتا اللہ توبہ اسکی اور درگذر[3] کرتا اس سے اس کا گناہ۔ (ابوداؤد)

۳۴۱۶:۔ اور عمرو بن عاص رض سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں کوئی قوم کہ ظاہر ہو ان میں زنا مگر پکڑی جاتی ہے ساتھ قحط کے اور نہیں کوئی قوم کہ ظاہر ہو ان میں رشوت مگر پکڑی جاتی ہے ساتھ رعب کے (احمد)

۳۴۱۷:۔ اور ابن عباس رض سے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] پس گھبرایا یعنی صبر نہ کر سکا [2] یار عبداللہ کے یا یار ماعز کے جو سنگسار کرتے تھے، [3] اور درگذر کرتا یعنی بغیر سنگسار کرنے اسکے کے اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ جب زنا اقرار سے ثابت ہو جائے پھر اگر رجوع کرے ذاتی اقرار سے تو حد ساقط ہو جائے گی اور یہی قول ہے اہلحدیث اور شافعیہ اور حنفیہ کا اور بعض کے نزدیک حد ساقط نہ ہوگی رجوع کرنے سے جیسے پہلے گزرا اور یہی قول ہے ابن ابی لیلیٰ اور بتی اور ابو ثور کا اور اس حدیث میں جو آیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے ماعز سے فرمایا کہی تو نے یہ بات چار بار تو یہ صریح دلیل ہے حنفیہ کی کہ زنا کا اقرار حد قائم کرنے کے لئے چار بار ضروری ہے، [4] نہیں کوئی قوم الخ اسی حدیث سے کسی نے کہا ہے [5] ا بر نیاید از پئے منع زکاۃ ÷ وز زنا خیزد وبا اندر جہات ÷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَلْعُوْنٌ مَّنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَفِیْ رِوَايَةٍ لَّهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَلِيًّا اَحْرَقَهُمَا وَ اَبَا بَكْرٍ هَدَمَ عَلَيْهِمَا حَائِطًا۔

۳۴۱۸:۔ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى رَجُلًا اَوِ امْرَاَةً فِیْ دُبُرِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۳۴۱۹:۔ وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِیِّ اَنَّهٗ قَالَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ وَهُوَ مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً فَاقْتُلُوْهُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ۔

۳۴۲۰:۔ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فرمایا ملعون ہے وہ شخص کہ کرے کام[۱] قوم لوط کا (رزین) اور ایک روایت رزین کی میں ابن عباس سے یہ ہے کہ حضرت علی رضؓ نے جلا دیا[۲] فاعل اور مفعول کو اور ابو بکر رضؓ نے گرا دی[۳] ان پر دیوار۔

۳۴۱۸:۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظر رحمت[۴] نہیں کرتا اللہ عز وجل طرف اس شخص کی کہ بدفعلی کرے کسی مرد سے یا عورت سے اس کی مقعد میں (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۴۱۹:۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا جو شخص بدفعلی کرے چارپائے سے پس نہیں حد اس پر (ترمذی، ابوداؤد) اور کہا ترمذی نے سفیان ثوری سے کہ تحقیق انہوں نے کہا یہ حدیث صحیح تر ہے پہلی حدیث سے اور پہلی حدیث یہ ہے کہ جو بدفعلی کرے چارپائے سے پس مار ڈالو اس کو اور عمل اس پر[۶] ہے نزدیک اہل علم کے

۳۴۲۰:۔ اور عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاری کیا کرو حدیں

---

[۱] کام قوم لوط کا یعنی اغلام، [۲] جلا دیا یعنی حکم کیا انکے جلانے کا کسی جاندار کو آگ سے جلانا درست نہیں ہے لیکن یہ کام حضرت علیؓ نے بے خبری سے کیا ہے جیسے خوارج کو جلا دیا اور بعد میں پچھتائے کہ جلانا نہ تھا قتل کر دینا تھا، [۳] گرا دی یعنی حکم دیا دیوار گراتے کا۔ [۴] نظر رحمت نہیں کرتا۔ نکالا اس حدیث کو امام احمد اور بزار اور سنن والوں نے اس لفظ سے کہ ملعون ہے جو کوئی جماع کرے اپنی عورت سے اسکے دبر میں لیکن اس کا اسناد ضعیف ہے حارث بن مخلد مجہول ہے۔ اور احمد، ترمذی اور ابوداؤد نے ابوہریرہؓ سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی حائضہ عورت سے جماع کرے یا کسی عورت کے دبر میں یا نجومی کی بات سچ جانے اس نے انکار کیا اس کا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اترا اسکی اسناد میں ابو تمیمہ ہے اور احمد اور ترمذی اور نسائی نے حضرت علیؓ سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت جماع کرو عورتوں سے ان کی دبر میں اس کے راوی ثقہ ہیں اور احمد اور نسائی نے عمرو بن شعیب سے نکالا عن ابیہ عن جدہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت سے دبر میں جماع کرنا لواطت صغریٰ ہے اور اس باب میں کئی حدیثیں ہیں جو ایک دوسری کو قوی کرتی اور ائمہ اربعہ اور تمام علماء اہل حدیث نے اتفاق کیا ہے اس کی حرمت پر تو وہ گئے کہا کہ مفعول پر اگر صغیر یا مجنون ہو یا زبردستی کی جائے اس پر تو حد نہ ہوگی، [۵] نہیں حد اس پر یعنی یہ ایسا بڑا جرم ہے کہ اسکی دنیا میں کوئی سزا مقرر نہیں ہے آخرت میں اسکی سزا ملے گی، [۶] عمل اس پر ہے یعنی اس پر حد نہیں بلکہ تعزیر ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَقِيمُوا حُدُودَ اللهِ فِي الْقَرِيبِ وَالْبَعِيدِ وَلَا تَأْخُذُكُمْ فِي اللهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

۳۴۲۱: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِقَامَةُ حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ خَيْرٌ مِنْ مَطَرِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً فِي بِلَادِ اللهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

اللہ کے نزدیک اور دور برابر ہر پکڑے تم کو بیچ جاری کرنے حکم اللہ کے ملامت کرنے والے کی ملامت۔ (ابن ماجہ)

۳۴۲۱:۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاری کرنا ایک حد کا اللہ کی حدوں سے بہتر ہے[1] برسنے مینہ چالیس راتوں کے سے بیچ تمام خدا کے شہروں میں (ابن ماجہ) اور نسائی نے ابوہریرہؓ سے۔

---

[1] بہتر ہے برسنے یعنی جیسے پانی برسنے سے ملک کی آبادی ہوتی ہے رعایا کی زندگی ایسی ہی حدیں قائم کرنے سے ہوتی ہے مجرموں کو سزا دینے سے لوگوں کی جان اور مال محفوظ رہتے ہیں خلق خدا کو راحت ہوتی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ قَطْعِ السَّرِقَةِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۴۲۲: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْھَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْطَعُ یَدُ السَّارِقِ اِلَّا بِرُبُعِ دِیْنَارٍ فَصَاعِدًا۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۳۴۲۳: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَ سَارِقٍ فِيْ مِجَنٍّ ثَمَنُہٗ ثَلٰثَةُ دَرَاھِمَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۳۴۲۴: وَعَنْ اَبِيْ ھُرَیْرَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ السَّارِقَ یَسْرِقُ الْبَیْضَةَ فَتُقْطَعُ یَدُہٗ وَیَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ یَدُہٗ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۴۲۵: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ

بیان ہے چور کے ہاتھ کاٹنے میں

پہلی فصل

۳۴۲۲۔ حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ کاٹا جائے ہاتھ چور کا مگر بسبب چرانے چوتھائی دینار کے زیادہ کے۔ (بخاری، مسلم)

۳۴۲۳۔ اور ابن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ کاٹا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چور کا ہاتھ بیچ چرانے ایک سپر کے کہ قیمت اس کی تین درہم[1] تھی۔ (بخاری، مسلم)

۳۴۲۴۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا لعنت کرے اللہ تعالیٰ چور کو کہ چراتا ہے[2] بیضہ پس کاٹا جاتا ہے ہاتھ اس کا اور چراتا ہے رسی پس کاٹا جاتا ہے ہاتھ اس کا۔ (بخاری، مسلم)

دوسری فصل

۳۴۲۵۔ حضرت رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے نہیں ہاتھ کاٹا آتا[3] بیچ چرانے میوہ کے

---

[1] کہ قیمت اس کی تین درہم تھی جمہور علماء سلف اور خلف اور اہل حدیث کا یہی قول ہے کہ چوری کا نصاب ربع دینار ہے یعنی تین درہم ہیں ان حدیثوں کے رو سے اور حنفیہ نے صحیح حدیثوں کو چھوڑ کر ضعیف اور متروک روایات کو لے کر یہ اختیار کیا ہے کہ چوری کا نصاب دس درہم ہیں۔

[2] چراتا ہے بیضہ یعنی انڈا اور یہاں انڈے سے سر کی خود مراد ہے اور رسی سے وہ رسی مراد ہے جس کی قیمت کئی درہم ہوں جیسے جہاز کی رسی جو بہت قیمتی ہوتی ہے۔ [3] نہیں ہاتھ کاٹا آتا امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے کہ کھجور اور میوہ فواکہ ترکاریوں کی چوری میں قطع نہیں ہے اور شافعی نے کہا اگر یہ چیزیں محفوظ اور محرز ہوں جیسے باغ یا مکان میں ہوں اور باغ کی چار دیواری ہو تو ہاتھ کاٹا جائے گا اور رد امغ کرتی ہیں اس مطلب کو عمرو بن شعیب اور عبداللہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا كَثَرٍ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ -

۳۴۲۶ : - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ مَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ اَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ -

۳۴۲۷ : - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ الْمَكِّيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ وَلَا فِيْ حَرِيْسَةِ جَبَلٍ فَاِذَا اٰوَاهُ الْمُرَاحُ وَالْجَرِيْنُ فَالْقَطْعُ فِيْمَا بَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ رَوَاهُ مَالِكٌ -

۳۴۲۸ : - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُنْتَهِبِ قَطْعٌ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً مَشْهُوْرَةً فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ -

۳۴۲۹ : - وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلٰى خَائِنٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ

اور نہ چرانے کا ہے سفید کھجور کے مالک، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی، ابن ماجہ)

۳۴۲۶۔ اور عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ حضرت پوچھے گئے میوہ لٹکے ہوئے درخت کے سے فرمایا جو شخص کہ چرائے اس میں سے کچھ پیچھے اس کے کہ جگہ دے اس کو خرمن پس پہنچے ڈھال کے مول کو پس اس کے ذمہ پر ہے ہاتھ کاٹنا۔ (ابوداؤد، نسائی)

۳۴۲۷۔ اور عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی حسین مکی سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کاٹنا آتا ہاتھ میوے لگے ہوئے درخت کے اور بیچ جانور چرنے والے پہاڑ کے[1] پس جس وقت کہ ٹھکانا دے جانور کو تھان[2] اور جگہ دے میوے کو خرمن پس ہاتھ کاٹنا ہے اس قدر میں کہ پہنچے قیمت[3] ڈھال کو۔ (مالک)

۳۴۲۸۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لوٹنے والے پر کاٹنا ہاتھ کا اور جو شخص لوٹے لوٹنا مشہور[4] پس نہیں وہ ہم میں[5] سے۔ (ابوداؤد)

۳۴۲۹۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں اوپر خائن کے اور نہ لوٹنے والے کے اور نہ اچکے

بن عبدالرحمن کی حدیثیں جو آگے آتی ہیں اور حرز یہ ہے کہ مال محفوظ ہو تو گھاس کی گھری حرز ہے گھاس کا اور اصطبل حرز ہے جانوروں کا اور تھان بھی حرز ہے بکریوں کا اور کھلیان حرز ہے غلہ کا۔ [1] اور نہ بیچ جانور چرنے والے پہاڑ کے یعنی جن کا کوئی محافظ نہ ہو۔ [2] اور نہ بیچ جانور چرنے والے پہاڑ کے یعنی جن کا کوئی محافظ نہ ہو [2] تھان یعنی جگہ بندھنے جانوروں کی۔ [3] کہ پہنچے قیمت ڈھال کو یعنی تین درہم ہو یا تین درہم سے زیادہ ہو اور فصل اول کی دوسری حدیث میں گذر چکا کہ جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا ایک ڈھال کی چوری میں جس کی قیمت تین درہم تھی چوری کے باب میں یہ حدیث گذشتہ سب حدیثوں سے زیادہ صحیح ہے اور اسی سے اخذ کیا ہے علماء محققین نے کہ چوری کا نصاب تین درہم ہیں۔ [4] لوٹنا مشہور یعنی آشکارا کہ لوگ دیکھتے ہوں۔ [5] وہ ہم میں سے یعنی ہمارے طریقہ پر لوٹنے والے کا ہاتھ کاٹنا نہیں آتا اس لیے کہ اس پر چور کا اطلاق نہیں ہوتا اور چور تو وہ ہے جو خفیہ لے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُطِعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى فِي شَرْحِ السُّنَّةِ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَنَامَ فِي الْمَسْجِدِ وَتَوَسَّدَ رِدَاءَهُ فَجَاءَ سَارِقٌ وَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَأَخَذَهُ صَفْوَانُ فَجَاءَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ أَنْ تُقْطَعَ يَدُهُ فَقَالَ صَفْوَانُ إِنِّي لَمْ أُرِدْ هَذَا هُوَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ وَرَوَى نَحْوَهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ أَبِيهِ وَالدَّارِمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۳۴۳۰: وَعَنْ بُسْرِ بْنِ أَرْطَاةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُقْطَعُ الْأَيْدِي فِي الْغَزْوِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَأَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ إِلَّا أَنَّهُمَا قَالَا فِي السَّفَرِ بَدَلَ الْغَزْوِ۔

۳۴۳۱: عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

کے ہاتھ کاٹنا[1] (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی) اور روایت کی صاحب مصابیح نے شرح السنہ میں کہ صفوان بن امیہ آئے مدینہ میں پس سو گئے مسجد میں اور سر کے نیچے رکھی چادر پس آیا چور اور لی ان کی چادر پس پکڑا اس کو صفوان نے اور لے آیا، اس کو پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس حکم فرمایا[2] حضرت نے ہاتھ کاٹنے اس کے کا پس کہا صفوان نے تحقیق میں نے نہیں ارادہ کیا اس کا وہ چادر اس پر صدقہ ہے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیوں نہ بخشا تو نے پہلے اس کے کہ لادے تو اس کو میرے پاس اور روایت کی مانند اس کی ابن ماجہ نے عبداللہ بن صفوان سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور دارمی نے ابن عباس رضؓ سے۔

۳۴۳۰۔ اور بسر بن ارطاۃ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے کہ نہ کاٹے[3] جائیں ہاتھ غزوہ میں (ترمذی، دارمی، ابوداؤد، نسائی مگر ابوداؤد اور نسائی نے کہا سفر میں بدلے[4] غزوہ کے۔

۳۴۳۱۔ اور ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

---

[1] ہاتھ کاٹنا بلکہ ایسے لوگوں کو کوئی دوسری سزا دیں گے اور جو شخص جیب کتر کر مال لے جائے اس کا ہاتھ کاٹا جائے کیونکہ چوری کی تعریف اس پر صادق آتی ہے۔ [2] پس حکم فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹنے اس کے کا اس سے معلوم ہوا کہ اگر مسجد میں یا صحرا میں کوئی مال کا محافظ ہو تو وہ حرز ہے اس کے چرانے میں اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مقدمہ عدالت میں رجوع ہو جائے پھر سفارش درست نہیں اور اکثر اہل علم اسی طرف گئے ہیں کہ ہاتھ کاٹنے کے لیے حرز شرط ہے یعنی مال کا محفوظ ہونا ضرور ہے اور احمد، اسحاق اور علماء حدیث میں سے ایک طائفہ کا یہ قول ہے کہ حرز شرط نہیں ہے اور شوکانی رحمہ نے دور میں حرز کو شرط رکھا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چور کا ہاتھ کاٹا جس نے ایک ٹوپی چرائی عورتوں کے سائبان میں سے (مسجد میں سے) اس کی قیمت تین درہم تھی اس کو نسائی نے نکالا ابن عمرؓ سے اور مسلم نے نکالا اس کی (روضہ وغیرہ) [3] نہ کاٹے جائیں ہاتھ غزوہ میں کیونکہ احتمال ہے چور مرتد ہو کر کافروں سے مل جائے۔ [4] سفر میں بدلے غزوے کے کہا طیبیؒ نے یہ مطلق سفر محمول ہے سفر جہاد پر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِي السَّارِقِ إِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوا يَدَهُ ثُمَّ إِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوا رِجْلَهُ ثُمَّ إِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوا يَدَهُ ثُمَّ إِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوا رِجْلَهُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۳۴۳۲: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جِيءَ بِسَارِقٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ فَقُطِعَ فَأُتِيَ بِهِ الْخَامِسَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَانْطَلَقْنَا بِهِ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ اجْتَرَرْنَاهُ فَأَلْقَيْنَاهُ فِي بِئْرٍ وَرَمَيْنَا عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرُوِيَ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ فِي قَطْعِ السَّارِقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْطَعُوهُ ثُمَّ احْسِمُوهُ۔

۳۴۳۳: وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِي عُنُقِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

چور کے حق میں اگر چرائے کاٹو ہاتھ[1] اس کا پھر اگر چرائے کاٹو پاؤں اس کا[2] پھر اگر چرائے پس کاٹو ہاتھ اس کا[3] پھر اگر چرائے پس کاٹو پاؤں[4] اس کا روایت کی یہ صاحب مصابیح نے شرح السنہ میں)

۳۴۳۲۔ اور جابر رض سے روایت ہے کہ لایا گیا ایک چور پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا کاٹو ہاتھ اس کا پس کاٹا گیا ہاتھ پھر لایا گیا وہی چور دوبارہ آپ کے دوسری بار پس کہا کاٹو پھر کاٹا گیا پھر لایا گیا چور تیسری بار پس فرمایا کاٹو پس کاٹا گیا پھر لایا گیا وہ چور چوتھی بار پس فرمایا کاٹو پھر کاٹا گیا پھر لایا گیا پانچویں بار پس فرمایا مار ڈالو اس کو پس لے گئے ہم اس کو اور مار ڈالا[5] اس کو پھر کھینچا ہم نے اس کو اور ڈال دیا کنویں میں اور پھینکے ہم نے اس پر پتھر (ابوداؤد، نسائی) اور نقل کی بغوی نے شرح السنہ میں بیچ کاٹنے چور کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ کاٹو تم ہاتھ اس کا پھر داغ دو[6] اس کو۔

۳۴۳۳۔ اور فضالہ بن عبید رض سے روایت ہے کہ لایا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور پس کاٹا گیا ہاتھ اس کا پھر حکم فرمایا واسطے اس کے ہاتھ کے کہ لٹکایا جائے[7] اس کی گردن میں پس لٹکایا گیا اس کی گردن میں۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

---

[1] ہاتھ اس کا یعنی دایاں۔ [2] پاؤں اس کا یعنی بایاں۔ [3] ہاتھ اس کا یعنی بایاں [4] پاؤں اس کا یعنی دایاں۔ مالک اور شافعی اور احمد اور اکثر علماء کا مذہب یہی ہے کہ چور کا پہلی بار میں داہنا ہاتھ پھر دوسری بار میں بایاں پاؤں پھر تیسری بار بایاں ہاتھ پھر چوتھی بار میں داہنا پاؤں کاٹیں گے مگر ابوحنیفہ کے نزدیک تیسری بار سے ہاتھ پاؤں کاٹنا تو موقوف ہو جائے گا اور کچھ سزا دیں گے اور یہ حدیث حجت ہے ان پر کہا مالک نے اگر ایک شخص نے کئی بار چوری کی بعد اس کے گرفتار ہوا تو سب چوریوں کے عوض میں صرف اس کا ایک ہاتھ کاٹا جائے گا بشرطیکہ پہلے اس کا ہاتھ نہ کٹا ہوا اور جو ہاتھ کٹنے کے بعد تین دراہم کے موافق چوری کرے تو اس کا بایاں پاؤں کاٹا جائے گا۔ [7] لٹکایا جائے اس کی گردن میں اور یہ ہاتھ لٹکانے سے یہ غرض ہے کہ دوسرے لوگ دیکھیں اور چور کی شہرت ہو اور پہچانیں گے کہ ظلم سے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا گیا بلکہ چوری کی وجہ میں۔ [5] مار ڈالا اس کو۔ کہا خطابی رح نے یہ حدیث منسوخ ہے اور چور اگر پانچویں بار چوری کرے تو اس کو قتل نہ کیا جائے بعض نے کہا وہ چوری کو حلال جانتا تھا اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قتل کروایا۔ [6] پھر داغ دو اس کو یعنی تاکہ خون بند ہو جائے اور زخم پھیل نہ جائے (روضہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۴۳۴ :- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَرَقَ الْمَمْلُوكُ فَبِعْهُ وَلَوْ بِنَشٍّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۴۳۵ :- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقَطَعَهُ فَقَالُوا مَا كُنَّا نُرَاكَ تَبْلُغُ بِهِ هٰذَا قَالَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

۳۴۳۶ :- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بِغُلَامٍ لَهُ فَقَالَ اقْطَعْ يَدَهُ فَإِنَّهُ سَرَقَ مِرْآةً لِامْرَأَتِي فَقَالَ عُمَرُ لَا قَطْعَ عَلَيْهِ وَهُوَ خَادِمُكُمْ أَخَذَ مَتَاعَكُمْ رَوَاهُ مَالِكٌ ۔

۳۴۳۷ :- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ يَكُونُ الْبَيْتُ

۳۴۳۴ - اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ چرائے غلام بس بیچ ڈال اس کو اگرچہ بدلے[1] نش کے ہو۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

تیسری فصل

۳۴۳۵ - حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ لایا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور پس حکم کیا ہاتھ کاٹنے اس کے کا پس عرض کیا صحابہ رضؓ نے کہ نہ تھے ہم گمان کرتے آپ کو کہ حکم فرماؤ گے اس چور کے لیے ہاتھ کاٹنے کا فرمایا اگر ہوتی فاطمہؓ البتہ[2] کاٹتا میں ہاتھ اس کا (نسائی)

۳۴۳۶ - اور ابن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ لایا گیا ایک آدمی پاس حضرت عمرؓ کے غلام اپنا اور کہا کہ کاٹو تم ہاتھ اس کا اس لیے کہ اس نے چرایا ہے آئینہ میری عورت کا پس کہا عمر رضؓ نے نہیں[3] ہاتھ کاٹنا اس پر یہ ہے خدمت گار تمہارا لی چیز تمہاری۔ (مالک)

۳۴۳۷ - اور ابی ذر رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابوذر کہا میں نے حاضر ہوں یا رسول اللہ! اور فرمانبردار ہوں فرمائیے کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کیا کرے گا تو جبکہ پہنچے گی لوگوں کو موت[4] ہوگا[5] گھر اس وقت میں بدلے خادم ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے لیکن اس کی اسناد میں حجاج بن ارطاۃ ہے نسائی نے کہا اس کی روایت سے حجت نہ لی جائے گی (روضہ)۔

---

[1] اگرچہ بدلے نش کے۔ یعنی آدھے اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے تو نش بیس درہم کا ہوا اور یہ اس لیے کہ چوری کی عادت بری ہے اور بڑا عیب ہے اس پر کہ غلام اور لونڈی جب چوری کریں تو ان کا بھی ہاتھ کاٹا جائے۔ [2] البتہ کاٹتا میں ہاتھ اس کا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے نادان کہتے ہیں ہر چند سینہ زنی اور نوحہ گری حرام ہے۔ لیکن جگر گوشہ فاطمہؓ یعنی حسینؓ کے غم میں درست ہے، سو یہ غلط بات ہے، اس واسطے کہ حکم شرع سب کے واسطے برابر ہے شریف اور رذیل اس میں کچھ فرق نہیں ہے۔ [3] نہیں ہاتھ کاٹنا اس پر ابوحنیفہ اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے مگر امام مالک کے نزدیک خاوند کا غلام اگر اس کی جورو کا مال چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ [4] لوگوں کو موت۔ یعنی وبا یعنی بھاگے گا تو موت سے یا صبر کرے گا۔ [5] ہوگا گھر۔ یعنی قبر اس وقت میں بدلے خادم کے یعنی اتنی کثرت سے موت ہوگی اس وقت کہ جگہ قبر کی خریدی جائے گی ساتھ قیمت غلام کے اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِيْهِ بِالْوَصِيْفِ يَعْنِي الْقَبْرَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ قَالَ حَمَّادُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ تُقْطَعُ يَدُ النَّبَّاشِ لِاَنَّهٗ دَخَلَ عَلَى الْمَيِّتِ بَيْتَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ ۔

کہ یعنی قبر کہا میں نے اللہ اور رسول اس کا زیادہ جانتے ہیں فرمایا لازم ہے تجھ پر صبر کرنا کہا حماد بن ابی سلیمان نے کہ کاٹا جائے ہاتھ کفن چور کا اس واسطے کہ داخل ہوا[1] میت پر اس کے گھر میں۔ (ابوداؤد)

غرض حماد کی اس حدیث کے بیان کرنے سے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کو گھر کہا تو قبر حرز ہوئی جیسے گھر سے چرانے میں قطع ہے اس طرح کفن کی چوری میں قبر سے ہاتھ کاٹا جائے گا۔

[1] داخل ہوا میت پر اس کے گھر میں حماد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر کو گھر کہنے سے دلیل لی کفن چور کے ہاتھ کاٹنے پر اور یہی مذہب ہے ائمہ ثلاثہ اور ابویوسف کا بخلاف امام ابوحنیفہ اور محمد کے کہ ان کے نزدیک کفن کے چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُوْدِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۴۳۸: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَرْاَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا وَمَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَتْ كَانَتِ امْرَاَةٌ مَّخْزُوْمِيَّةٌ تَسْتَعِيْرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا فَاَتٰى اَهْلُهَا اُسَامَةَ فَكَلَّمُوْهُ فَكَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

باب ہے بیچ سفارش کرنے مقدمہ حدود کے

فصل پہلی

۳۴۳۸۔ حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ قریش کو فکر میں ڈالا حال عورت مخزومیہ کے نے کہ چوری کی تھی پس کہا آپس میں کہ کون کلام کرے اس کے مقدمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا کہ نہیں جرأت کرتا کہنے کی آپؐ سے مگر اسامہ بن زید کہ پیارے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر کلام کیا آنحضرت صؐ سے اسامہ نے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفارش کرتا ہے تو بیچ حد کے اللہ کی حدوں سے پھر کھڑے ہوئے آنحضرت ؐ اور خطبہ فرمایا پھر فرمایا نہیں ہلاک کیا ان لوگوں کو کہ تھے پہلے تم سے مگر اس بات نے کہ وہ تھے جس وقت چراتا درمیان ان کے کوئی شریف چھوڑ دیتے اس کو اور جب چراتا ان میں کوئی غریب جاری کرتے اس پر حد اور قسم ہے اللہ کی اگر تحقیق فاطمہؓ بیٹی محمدؐ کی چرائے تو البتہ[1] کاٹوں میں ہاتھ اس کا (بخاری، مسلم) اور ایک روایت مسلم کی میں یوں آیا ہے کہ کہا حضرت عائشہؓ نے کہ تھی ایک عورت مخزومیہ عاریۃً لیتی اسباب اور منکر ہو جاتی[2] تھی پس حکم فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کاٹنے ہاتھ اس کے پس آئے لوگ اس عورت کے اسامہ کے پاس اور کلام کیا اسامہ سے پھر کلام کیا اسامہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ مقدمہ اس

---

[1] البتہ کاٹوں میں ہاتھ اس کا یہ حدیث بھی عقل مندوں کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی کھلی دلیل ہے اتنا عدل اور انصاف اور ایسی خالص خداپرستی اور راستبازی ایسی ناتربیت یافتہ قوم میں جیسے اس زمانہ میں عرب تھے بغیر خداوند کی تعلیم اور امداد کی سمجھ میں نہیں آتی۔

[2] منکر ہو جاتی الخ یعنی یہ بھی اس کی عادت تھی نہ یہ کہ ہاتھ اسی جرم میں کٹا کیونکہ لے کر مکر جانا چوری نہیں ہے بلکہ خیانت ہے اکثر ائمہ کا یہی قول ہے اور احمدؒ اور اسحاقؒ کے نزدیک اس میں بھی ہاتھ کاٹا جائے گا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْھَا ثُمَّ ذَکَرَ الْحَدِیْثَ بِنَحْوِ مَا تَقَدَّمَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۴۳۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُہٗ دُوْنَ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰہِ فَقَدْ ضَادَّ اللّٰہَ وَمَنْ خَاصَمَ فِیْ بَاطِلٍ وَّھُوَ یَعْلَمُہٗ لَمْ یَزَلْ فِیْ سَخَطِ اللّٰہِ حَتّٰی یَنْزِعَ وَمَنْ قَالَ فِیْ مُؤْمِنٍ مَّا لَیْسَ فِیْہِ اَسْکَنَہُ اللّٰہُ رَدْغَۃَ الْخَبَالِ حَتّٰی یَخْرُجَ مِمَّا قَالَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّلْبَیْھَقِیِّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مَنْ اَعَانَ عَلٰی خُصُوْمَۃٍ لَّا یَدْرِیْ اَحَقٌّ اَمْ بَاطِلٌ فَھُوَ فِیْ سَخَطِ اللّٰہِ حَتّٰی یَنْزِعَ۔

۳۴۴۰: وَعَنْ اَبِیْ اُمَیَّۃَ الْمَخْزُوْمِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِلِصٍّ قَدِ اعْتَرَفَ اِعْتِرَافًا وَّلَمْ یُوْجَدْ مَعَہٗ مَتَاعٌ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا

عورت کے پھر ذکر کی مسلم نے حدیث مانند اس کی کہ گذری۔

دوسری فصل

۳۴۳۹۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو شخص کہ حائل ہو[1] سفارش اس کی نزدیک حد کے حدوں اللہ کی سے پس تحقیق ضد[2] کی اس نے اللہ سے اور جو کہ جھگڑا کسی سے بیچ[3] باطل کے حالانکہ جانتا ہے اس کو باطل ہے ہمیشہ رہتا ہے اللہ کے غضب میں یہاں تک کہ باز آئے اس سے اور جس نے کہا بیچ حق مومن کے کہ وہ نہیں[4] اس میں رکھے گا اللہ تعالےٰ بیچ کیچڑ پیپ لہو دوزخیوں کے یہاں تک کہ نکلے اس چیز سے[5] (احمد، ابوداؤد) اور بیچ روایت بیہقی کے شعب الایمان میں یہ بھی ہے جو کوئی مدد کرے ایک جھگڑے پر کہ نہیں جانتا کہ حق ہے یا باطل پس وہ بیچ غضب الٰہی کے ہے یہاں تک کہ باز آوے۔

۳۴۴۰۔ اور ابوامیہ مخزومی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا چور تحقیق اقرار کیا چوری کا اقرار صریح اور نہ پائی گئی اس کے ساتھ کوئی چیز پس فرمایا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہیں[6] گمان کرتا میں تجھ کو کہ چرایا

---

[1] حائل ہو سفارش اس کی یعنی منع کرے بسبب سفارش اپنی کے حد کو۔ [2] ضد کی۔ یعنی مخالفت کی حکم اس کے کی اس لیے کہ عمل اس کا قائم کرنا ہے حدوں کا۔ [3] بیچ باطل کے۔ یعنی ناحق کام میں۔ [4] نہیں اس میں یعنی عیب اور نقصان اس کا بیان کیا۔ [5] نکلے اس چیز سے۔ یعنی مرنے سے پہلے توبہ کرے دیا بر آوے اس سے ساتھ پورا ہو چکنے عذاب کے کہ مستحق اس کا ہوا ہے۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ جب مقدمہ عدالت کی طرف رجوع ہو جائے تو پھر سفارش درست نہیں امام مالک نے موطا میں اس پر باب باندھا کہ جب چور حاکم تک پہنچ جائے تو پھر اس کی سفارش نہیں چاہیئے پھر اس میں ایک عنوان کی گذشتہ حدیث کو بیان کیا پھر حدیث بیان کی ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے کہ زبیر بن عوام نے ایک شخص کو دیکھا چور پکڑے ہوئے حاکم کے پاس لیے جاتا تھا زبیر بن عوام نے سفارش کی وہ بولا کہ کبھی نہیں چھوڑوں گا جب تک حاکم کے پاس نہیں لے جاؤں گا زبیر بن عوام نے کہا جب تو حاکم کے پاس لے گیا تو خدا کی لعنت ہے سفارش کرنے والے پہ اور سفارش ماننے والے پہ۔ [6] نہیں گمان کرتا میں۔ اس حدیث کی رو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلَى فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَعْتَرِفُ فَأَمَرَ بِهٖ فَقُطِعَ وَجِيْءَ بِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ اِلَيْهِ فَقَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ ثَلَاثًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ هٰكَذَا وَجَدْتُ فِي الْاُصُوْلِ الْاَرْبَعَةِ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ وَشُعَبِ الْاِيْمَانِ وَمَعَالِمِ السُّنَنِ عَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ فِيْ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ بِالرَّاءِ وَالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ بَدَلَ الْهَمْزَةِ وَالْيَاءِ۔

ہو کہا اس نے ہاں چرایا ہے پھر کہا آپؐ نے یہ لفظ دو بار یا تین بار ہر بار اقرار کرتا تھا وہ پس حکم کیا آپؐ نے واسطے اس کے ساتھ کاٹنے ہاتھ کے پس کاٹا گیا ہاتھ اور لایا گیا وہ چور آپؐ کے پاس پس فرمایا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش طلب کر اللہ سے اور رجوع کر طرف اس کی پس کہا چور نے بخشش مانگتا ہوں[1] اللہ سے اور رجوع کرتا ہوں طرف اس کی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یا الٰہی قبول کر توبہ اس کی (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) اور دارمی نے اسی طرح سے پایا میں نے بیچ اصول چاروں کے اور جامع الاصول میں اور شعب ایمان میں اور معالم السنن میں ابی امیہ سے اور بیچ نسخوں مصابیح کے عن ابی رمثہ ہے ساتھ رے مکسورہ کے اور ثے تین نقطہ والی کے بدلے ہمزہ کے اور یے کے

سے اہل حدیث نے کہا کہ جس چور کے پاس چوری کا مال نہ ہو لیکن وہ اقرار کرے چوری کا تو حاکم کو اسی طرح سے اس کی تلقین مستحب ہے کہ تو نے چوری نہ کی ہوگی اور چور کا ایک بار اقرار کرنا کافی ہے اور اس چور کو جو آپ نے دو یا تین بار پوچھا تھا تو یہ زیادہ مضبوطی کے لیے پوچھا اور آپ نے ڈھال کے چور اور صفوان کی چادر کے چور کا ہاتھ کٹوایا اور یہ منقول نہیں ہوا کہ آپ نے دوبارہ اقرار کرنے کا ان کو حکم کیا ہو۔ (روضہ)

[1] بخشش مانگتا ہوں۔ یعنی اس گناہ کی اور ابن ماجہ نے روایت کیا عبدالرحمٰن بن ثعلبہ سے اس نے اپنے باپ سے کہ عمرو بن سمرہ آپؐ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! میں نے فلاں لوگوں کا اونٹ چرایا تو مجھ کو پاک کر دیجئے (ہاتھ کاٹ کر سبحان اللہ صحابہ کرام کا ایمان) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے پاس کسی کو بھیجا انہوں نے کہا بیشک ہمارا ایک اونٹ کھو گیا ہے تب آپؐ نے حکم دیا اور عمرو بن سمرہ کا ہاتھ کاٹا گیا ثعلبہ نے کہا میں اس وقت دیکھ رہا تھا جب اس کا ہاتھ کٹ کر گرا تو وہ کہتا تھا شکر ہے اللہ سبحانہ کا جس نے مجھے پاک کیا تجھ سے تو چاہتا تھا کہ میرا سارا بدن دوزخ میں جل جائے سبحان اللہ صحابہؓ کے چور جیسے وہ استغفار کرنے والا اور یہ عمرو اور زانی جیسے ماعز اسلمی اور زانیہ جیسے غامدیہ اس زمانے کے بزرگوں اور پیروں اور مرشدوں سے قوۃ ایمان میں بڑھ کر تھے اللہ تعالیٰ نے ان کا گناہ معاف کر دیا اور ان کو بڑے بڑے درجے ملیں گے توبہ اور استغفار کی وجہ سے۔ یا اللہ بخش دے ہم کو اور ہمارے ماں باپ کو آمین۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ حَدِّ الْخَمْرِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۴۴۱:۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِی الْخَمْرِ بِالْجَرِیْدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ اَبُوْبَکْرٍ اَرْبَعِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَضْرِبُ فِی الْخَمْرِ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِیْدِ اَرْبَعِیْنَ۔

۳۴۴۲:۔ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ یُؤْتٰی بِالشَّارِبِ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِمْرَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ وَصَدْرًا مِّنْ خِلَافَۃِ عُمَرَ فَنَقُوْمُ عَلَیْہِ بِاَیْدِیْنَا وَنِعَالِنَا وَاَرْدِیَتِنَا حَتّٰی کَانَ اٰخِرُ اِمْرَۃِ عُمَرَ رض فَجَلَدَ اَرْبَعِیْنَ حَتّٰی اِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوْا جَلَدَ ثَمَانِیْنَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۴۴۳:۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ

بیان ہے شراب کی حد میں

پہلی فصل

۳۴۴۱۔ حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مارا بیچ شراب پینے کے ساتھ ڈالیوں کھجور کے اور پاپوشوں کے اور مارے ابوبکر رضؓ نے کوڑے (بخاری مسلم) اور ایک روایت میں انسؓ سے یوں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے مارتے حد شراب میں ساتھ جوتیوں کے اور ڈالیوں کھجور کے چالیس۔

۳۴۴۲۔ اور سائب بن یزید رضؓ سے روایت ہے کہ تھا لایا جاتا پینے والا شراب کا بیچ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بیچ خلافت ابوبکر رضؓ اور ابتداء خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پس کھڑے ہوتے ہم اس پر مارتے ساتھ اپنے ہاتھوں کے اور اپنی جوتیوں کے یہاں تک کہ ہوئی آخر خلافت حضرت عمر رضؓ کی پس مارتے تھے چالیس کوڑے یہاں تک کہ جب حد سے گذرے شراب پینے والے اور نکل گئے حد اعتدال سے مارے[1] عمر رضؓ نے اسی کوڑے۔ (بخاری)

دوسری فصل

۳۴۴۳۔ جابرؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ پیوے شراب پس مارو اس کو دُرّے پس

---

[1] مارے ۔ اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ شرابی کی کوئی حد متعین نہیں امام کو اختیار ہے خواہ چالیس کوڑے مارے یا کم یا زیادہ خواہ جوتوں سے مارے اور بخاری، مسلم نے حضرت علی رضؓ سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا کہ میں جس پر کوئی حد قائم کروں پھر وہ مرجائے تو میں اس کی دیت نہ دوں گا ایلیے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فِی الرَّابِعَۃِ فَاقْتُلُوْهُ قَالَ ثُمَّ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِکَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فِی الرَّابِعَۃِ فَضَرَبَہٗ وَلَمْ یَقْتُلْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَعَنْ قَبِیْصَۃَ بْنِ ذُؤَیْبٍ وَفِیْ اُخْرٰی لَھُمَا وَلِلنَّسَائِیِّ وَابْنِ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیِّ عَنْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْھُمْ اِبْنُ عُمَرَ وَمُعَاوِیَۃُ وَاَبُوْھُرَیْرَۃَ وَالشَّرِیْدُ اِلٰی قَوْلِہٖ فَاقْتُلُوْہُ۔

۳۴۴۴۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَزْھَرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ اُتِیَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَالَ لِلنَّاسِ اضْرِبُوْہُ فَمِنْھُمْ مَنْ ضَرَبَہٗ بِالْعَصَا وَمِنْھُمْ مَنْ ضَرَبَہٗ بِالْمِیْتَخَۃِ قَالَ ابْنُ وَھْبٍ یَعْنِی الْجَرِیْدَۃَ الرَّطْبَۃَ ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُرَابًا مِنَ الْاَرْضِ فَرَمٰی بِہٖ فِیْ وَجْھِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۳۴۴۵۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوْہُ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِیَدِہٖ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِہٖ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِہٖ ثُمَّ

اگر عود کرے اور پیوے چوتھی بار پس[1] قتل کرو اس کو کہا جابر رضی اللہ عنہ نے پھر لایا گیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس حدیث کے ایک شخص کہ تحقیق پی تھی شراب بیچ چوتھی بار کے پس مارا اس کو اور نہ قتل کیا اس کو (ترمذی) ابوداؤد نے قبیصہ بن ذؤیب سے بیچ اور روایت ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی کے ایک جماعت اصحاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن عمر رضہ، معاویہ، ابوہریرہ رضہ اور شرید رضہ ہیں قول ان کے فاقتلوہ تک۔

۳۴۴۴۔ اور عبدالرحمٰن بن ازہر رضہ سے روایت ہے کہ گویا میں دیکھتا ہوں طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وقت کہ لایا گیا ایک شخص روبرو حضرت ؐ کی کہ پی تھی شراب پس فرمایا آدمیوں کو کہ مارو اس کو پس ان میں سے بعضوں نے مارا اس کو ساتھ جوتیوں کے اور بعض نے مارا لکڑی سے اور بعضوں نے مارا کھجور کی ڈالیوں سے کہا ابن وہب نے مراد رکھتے تھے عبدالرحمٰن ساتھ تیخہ کے ڈالی ہری کھجور کی پھر لی[2] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی زمین میں سے پس پھینکا اس کو اس کے منہ پر۔ (ابوداؤد)

۳۴۴۵۔ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ تحقیق لایا گیا نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک شخص کہ پی تھی شراب پس فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مارو اس کو پس بعض ہم سے مارتے تھے، اس کو اپنے ہاتھ سے اور بعض کپڑے اپنے کے ساتھ اور بعض

کہ حد بحکم شرع ہے) مگر شراب پینے والے پر اگر میں حد کروں اور وہ مرجائے تو دیت دوں گا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں کوئی حد مقرر نہیں کی بلکہ ہم لوگوں نے اس کی حد ٹھہرائی اور یہ حدیث بخاری و مسلم فصل ثالث میں انشاء اللہ تعالیٰ آتی ہے۔

[1] یہ حدیث منسوخ ہے باتفاق ائمہ اربعہ اہل حدیث کے اور ناسخ اس کی یہی حدیث ہے کہ اس حدیث کے فرمانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چوتھی بار شراب پینے والا لایا گیا تو آپؐ نے اس کو مارا لیکن قتل نہیں کیا اس کو ترمذی اور نسائی نے جابر رضہ سے اور ابوداؤد اور ترمذی نے قبیصہ بن ذؤیب سے نکالا۔ (روضہ)

[2] پھر لی۔ مٹی پھینکی اس کی حقارت کے لیے کہ مرتکب ایسے فعل شنیع کا ہوا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ بَكِّتُوهُ فَاَقْبَلُوا عَلَيْهِ يَقُولُونَ مَا اتَّقَيْتَ اللّٰهَ مَا خَشِيْتَ اللّٰهَ وَمَا اسْتَحْيَيْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَخْزَاكَ اللّٰهُ قَالَ لَا تَقُولُوا هٰكَذَا لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطٰنَ وَلٰكِنْ قُولُوا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۳۴۲۶۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ شَرِبَ رَجُلٌ فَسَكِرَ فَلُقِيَ يَمِيلُ فِي الْفَجِّ فَانْطُلِقَ بِهٖ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا حَاذَى دَارَ الْعَبَّاسِ انْفَلَتَ فَدَخَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ فَالْتَزَمَهٗ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ وَقَالَ اَفَعَلَهَا وَلَمْ يَاْمُرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۴۲۷۔ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ النَّخَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ساتھ اپنی پاپوش کے پھر فرمایا تنبیہ کرو اس کو پس متوجہ ہوئے لوگ اس پر کہنے لگے نہ ڈرا تو اللہ سے اور نہ ڈرا تو اللہ کے عذاب سے اور نہ حیا کی تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر کہا بعض لوگوں نے کہ رسوا کرے تجھ کو اللہ فرمایا نہ کہو تم اس طرح نہ مدد دو اس پر شیطان کو[1] ولیکن کہو یا الٰہی بخش تو اس کو اور رحم کر تو اس پر (ابوداؤد)

۳۴۲۶۔ اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ پی شراب ایک آدمی نے پس مست ہوا پھر ملاقات کیا گیا اس حال میں کہ جھومتا چلتا تھا راہ میں پس جب برابر پہنچا عباس رضہ کے گھر کے چھٹ گیا اور گیا حضرت عباس رضہ کے پاس چمٹ گیا ان سے پس ذکر کی گئی یہ بات روبرو نبی صلعم کے پاس ہنسے اور فرمایا آیا کیا اس شخص نے یہ اور نہ حکم فرمایا[2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں کچھ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۳۴۲۷۔ حضرت عمیر بن سعید نخعی سے روایت ہے کہ سنا میں نے علی بن ابی طالب سے کہتے تھے کہ نہیں میں کہ جاری

---

[1] نہ مدد دو۔ یعنی جب گنہگار کی سزا ہو چکے تو اس کو برا نہ کہو اس لیے کہ شیطان خوش ہوتا ہے مسلمان کی رسوائی پر تو گویا تم نے شیطان کی مدد کی بلکہ یوں کہا کرو کہ خدا تیری توبہ قبول کرے تجھ پر مہربانی کرے اس حدیث سے اور اس سے پہلی حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ شراب کی کوئی حد معین نہیں امام کو اختیار ہے خواہ چالیس کوڑے مارے یا کم یا زیادہ۔ خواہ جوتوں سے مارے صحیح مسلم میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ نے اس کو ڈالی سے مارا چالیس کے قریب راوی نے کہا ابوبکر رضہ نے بھی ایسا ہی کیا جب عمر رضہ کا زمانہ ہوا تو انھوں نے لوگوں کی رائے لی عبدالرحمٰن نے کہا سب حدوں میں (جو قرآن میں وارد ہیں) ہلکی حد قذف ہے، اس میں اسی کوڑے ہیں پھر حضرت عمر رضہ نے شراب میں بھی اسی کوڑے مارنے کا حکم دیا اور بخاری نے عقبہ بن حارث سے نکالا کہ نعمان آپ کے پاس لائے گئے آپ نے فرمایا جو لوگ گھر میں تھے کہ مارو اس کو تو میں نے بھی مارا جوتوں اور چھڑیوں سے۔ [2] نہ حکم فرمایا اس لیے کہ آپ کو کامل یقین نہ ہوا اس کے شراب پینے کا کیونکہ نہ اس نے خود اقرار کیا اور نہ کسی نے اس کو پیتے دیکھا بلکہ صرف جھومنے سے سمجھا کہ شاید متوالا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَقُوْلُ مَا كُنْتُ لِاُقِيْمَ عَلٰى اَحَدٍ حَدًّا فَيَمُوْتُ فَاَجِدَ فِىْ نَفْسِىْ مِنْهُ شَيْئًا اِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ فَاِنَّهٗ لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهٗ وَذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۴۴۸:۔ وَعَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ الدَّيْلِمِىِّ قَالَ اِنَّ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتَشَارَ فِىْ حَدِّ الْخَمْرِ فَقَالَ لَهٗ عَلِىٌّ اَرٰى اَنْ تَجْلِدَهٗ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً فَاِنَّهٗ اِذَا شَرِبَ سَكِرَ وَاِذَا سَكِرَ هَذٰى وَاِذَا هَذٰى افْتَرٰى فَجَلَدَ عُمَرُ فِىْ حَدِّ الْخَمْرِ ثَمَانِيْنَ رَوَاهُ مَالِكٌ۔

کروں[1] میں کسی پر حد پھر مر جائے وہ پس پاؤں[2] میں اپنے دل میں اس کے مرنے سے کچھ مگر پینے والا شراب کا پس تحقیق اگر وہ مر جائے تو دیت اس کی بھروں گا میں اور یہ اس سبب سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں مقرر کی حد اس کی (بخاری، مسلم)

۳۴۴۸۔ اور ثور بن زید دیلمی سے روایت ہے کہ تحقیق حضرت عمرؓ نے مشورہ کیا بیچ تعیین[1] حد شراب کے پس کہا واسطے ان کے علی رضؓ نے کہ رائے میری یہ ہے کہ مارو اس کو اسی درے اس لیے کہ تحقیق جب پیتا ہے شراب مست ہو جاتا ہے اور جس وقت مست ہوتا ہے بکتا اور جس وقت بکتا ہے بہتان[2] لگاتا ہے پس حکم کیا حضرت عمرؓ نے بیچ مارنے حد شراب کے اسی درے۔ (مالک)

---

[1] کہ جاری کروں میں کسی پر حد یعنی قذف یا زنا وغیرہ کی۔ [2] پس پاؤں میں الخ یعنی میں اس کی دیت دے دوں گا کیونکہ یہ حد حکم شرع ہے۔ [1] بیچ تعیین حد شراب کے۔ کیونکہ آنحضرت صلعم نے اس کی اور حصین بن منذر سے روایت ہے کہ جب ولید بن عقبہ کو حضرت عثمان کے پاس لے کر آئے اور لوگوں نے اس پر گواہی دی (کہ اس نے شراب پیا تھا) تو حضرت عثمان رضؓ نے علی رضؓ سے کہا اٹھو اور اپنے چچا کے بیٹے پر حد قائم کرو خیر حضرت علی رضؓ نے اس کو کوڑے مارے اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس کوڑے مارے اور ابوبکر صدیقؓ نے بھی چالیس کوڑے مارے اور حضرت عمرؓ نے اسی کوڑے مارے اور سب سنت ہیں غرض اس باب میں کئی روایتیں ہیں ان سب سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے شراب پینے کی کوئی حد مقرر نہیں کی اور جیسا مناسب ہوتا ویسا آپ اس پر عمل کرتے اور عبدالرحمٰن بن ازہر سے گذرا کہ آنحضرت صلعم نے تھوڑی مٹی لی اور شرابی کے منہ پر ڈال دی اور یہ ولید اخیافی بھائی تھا حضرت عثمانؓ کا عامل تھا ان کی خلافت میں کوفہ کا اس نے لوگوں کو صبح کی نماز چار رکعتیں پڑھا دی اور بولا اور زیادہ کروں عبداللہ بن مسعود رضؓ نے کہا ہمیشہ ہم زیادتی میں رہے جب سے تو حاکم ہوا یہ عقبہ بن ابی معیط کا بیٹا تھا جس نے آنحضرت صلعم پر بچہ دانی کر ڈال دیا تھا جب آپ سجدے میں تھے اور ولید نے شراب پی اور نشہ میں نماز پڑھائی آخر لوگوں کی شکایت پر معزول ہو کر مدینہ میں حضرت عثمانؓ پاس حاضر کیا گیا۔ [2] بہتان لگاتا ہے اور بہتان کی حد اسی درے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا لَا يُدْعٰى عَلَى الْمَحْدُوْدِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۳۴۹: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ يُلَقَّبُ حِمَارًا كَانَ يُضْحِكُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَدَهٗ فِي الشَّرَابِ فَاُتِيَ بِهٖ يَوْمًا فَاَمَرَ بِهٖ فَجُلِدَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُ مَا اَكْثَرَ مَا يُؤْتٰى بِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنُوْهُ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اَنَّهٗ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۳۳۵۰: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوْهُ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهٖ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهٖ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَخْزَاكَ اللّٰهُ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطٰنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۳۵۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ الْاَسْلَمِيُّ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان ہے اس چیز کا کہ وہ بد دعا نہ کی جائے اس پر کہ حد مارا جائے

پہلی فصل

۳۳۴۹۔ حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نام اس کا تھا عبداللہ لقب کیا جاتا تھا حمار ہنساتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ حد ماری تھی اس کو بسبب پینے شراب کے پس لایا گیا وہ ایک دن پس حکم کیا اس کے لیے درے مارنے کا پس درے مارا گیا پس کہا ایک شخص نے قوم میں سے یاالٰہی لعنت کر اس کو کہ بار بار لایا جاتا ہے اس کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت[1] نہ کرو اس کو قسم ہے اللہ کی وہ چیز کہ جانتا ہوں میں یہ ہے کہ وہ دوست رکھتا ہے اللہ اور رسول کو۔ (بخاری)

۳۳۵۰۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کہ پی تھی شراب پس فرمایا مارو اس کو پس بعض ہم سے مارنیوالے تھے ساتھ اپنے ہاتھ کے اور بعض مارنیوالے تھے ساتھ پاپوشوں اپنی کے اور بعض مارنے والے تھے ساتھ اپنے کپڑے کے پس جب پھرا وہ شخص کہا بعض نے کہ رسوا کرے تجھ کو اللہ تعالیٰ فرمایا نہ کہو اس طرح سے نہ مدد دو اس پر شیطان کو۔ (بخاری)

دوسری فصل

۳۳۵۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیا ماعز اسلمی پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے

---

[1] لعنت نہ کرو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بالخصوص کسی گنہگار کو لعنت کرنا جائز نہیں ہے اگرچہ یوں کہہ سکتے ہیں شرابیوں پر لعنت۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَنَّهٗ اَصَابَ امْرَاَةً حَرَامًا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ فَاَقْبَلَ فِى الْخَامِسَةِ فَقَالَ اَنِكْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ حَتّٰى غَابَ ذٰلِكَ مِنْكَ فِىْ ذٰلِكَ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ كَمَا يَغِيْبُ الْمِرْوَدُ فِى الْمُكْحُلَةِ وَالرِّشَاءُ فِى الْبِئْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَدْرِىْ مَا الزِّنٰى قَالَ نَعَمْ اَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَأْتِى الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِهٖ حَلَالًا قَالَ فَمَا تُرِيْدُ بِهٰذَا الْقَوْلِ قَالَ اُرِيْدُ اَنْ تُطَهِّرَنِىْ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ فَسَمِعَ نَبِىُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِهٖ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اُنْظُرْ اِلٰى هٰذَا الَّذِىْ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهٗ حَتّٰى رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ فَسَكَتَ عَنْهُمَا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتّٰى مَرَّ بِجِيْفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اَيْنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَقَالَا نَحْنُ ذَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ انْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِيْفَةِ هٰذَا الْحِمَارِ فَقَالَا يَا نَبِىَّ اللّٰهِ مَنْ يَّاْكُلُ مِنْ هٰذَا قَالَ فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ اَخِيْكُمَا اٰنِفًا اَشَدُّ مِنْ اَكْلِ

www.kitabosunnat.com

اور گواہی دی[1] اپنے نفس پر یہ کہ جماع کیا ایک عورت سے بطریق زنا کے چار بار ہر بار منہ[2] پھیرتے تھے حضرتؐ اس سے پس متوجہ ہوئے پانچویں بار میں فرمایا کیا صحبت کی تو نے اس سے کہا ہاں فرمایا یہاں تک کہ غائب ہوا عضو[3] تیرا بیچ[4] عضو عورت کے کہا اس نے کہ ہاں فرمایا جیسے غائب ہو جاتی ہے سلائی سرمہ دانی میں اور رسی کنوئیں میں کہا ہاں فرمایا کیا جانتا ہے تو کیا ہے زنا کہا ہاں کیا میں نے اس عورت سے بروجہ حرام وہ کرتا ہے مرد اپنی بیوی سے حلال فرمایا کیا ارادہ رکھتا ہے تو ساتھ اس کہنے کے کہا ارادہ رکھتا ہوں کہ پاک کرو تم مجھ کو گناہ سے پس حکم فرمایا حضرتؐ نے پس[5] سنگسار کیا گیا پھر سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخصوں کو اپنے یاروں میں سے کہ کہتا ہے ایک ان میں سے واسطے یار اپنے کے کہ دیکھ طرف اس شخص کو پردہ پوشی کی تھی پردہ پوشی کی تھی کہ اللہ نے اس پر پس نہ چھوڑا نفس اس کے نے یہاں تک کہ سنگسار کیا گیا مانند سنگسار کرنے کتے کے چپ رہے آپؐ دونوں کی طرف سے اور کچھ نہ فرمایا پھر چلے ایک ساعت یہاں تک کہ گذرے ایک مرے ہوئے گدھے پر کہ اٹھائے ہوئے تھا[6] پاؤں اپنا پس فرمایا آپ نے کہا کہاں ہے فلاں[7] اور فلاں پس کہا دو شخصوں نے کہ ہم ہیں یا رسول اللہ! پس فرمایا اترو اور کھاؤ گوشت مردار اس گدھے سے پس عرض کیا ان دونوں نے اے اللہ کے نبی کون کھاتا ہے اس سے فرمایا جو کچھ کہ آبروریزی کی تم نے اپنے بھائی کی ابھی سخت تر کھانے اس گدھے کے سے قسم ہے اس ذات کی کہ جان

[1] گواہی دی۔ یعنی اقرار کیا۔ [2] منہ پھیرتے تھے۔ یعنی واسطے ساقط کرنے حد کے۔ [3] عضو۔ یعنی عضو مخصوص۔ [4] بیچ عضو عورت کے۔ یعنی بیچ عضو عورت کے۔ [5] پس سنگسار کیا گیا یہ ماعز بیاہا ہوا تھا اور اگر کنوارا زنا کا اقرار کرے تو اس کو سو کوڑے ماریں گے اور جلاوطن کر دیں گے ایک سال تک جیسے گذرا کہا مالک نے جو شخص زنا کا اقرار کرکے بعد اس کے منکر ہو جائے اور کہے میں نے زنا نہیں کیا بلکہ فلاں کام کیا جیسے اپنی عورت سے حالت حیض میں جماع کیا اس کو زنا سمجھا تو اس پر حد نہ پڑے گی کیونکہ حد پڑنے کے لیے یا گواہ عادل ہونا چاہئیں یا اقرار جس پر دہ قائم رہے حد پڑنے تک کہا مالک نے میں نے اپنے شہر کے عالموں کو اس پر پایا کہ غلام اگر زنا کریں تو جلاوطن نہ کیے جائیں گے۔ [6] اٹھائے ہوئے تھا پاؤں اپنے۔ یعنی بسبب بہت پھول جانے کے۔ [7] فلاں اور فلاں۔ یعنی پوچھا ان شخصوں کو کہ حقارت ماعز کی تھی بسبب سنگسار ہونے کے۔ [8] کون کھاتا ہے اس سے۔ یعنی یہ لائق کھانے کے نہیں ہے ہم کو کیوں فرماتے ہیں آپ اس کے کھانے کو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْهُ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّهُ الْاٰنَ لَفِیْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ یَنْغَمِسُ فِیْهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

۳۴۵۲:۔ وَعَنْ خُزَیْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصَابَ ذَنْبًا اُقِیْمَ عَلَیْهِ حَدُّ ذٰلِكَ الذَّنْبِ فَهُوَ كَفَّارَتُهٗ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ

۳۴۵۳:۔ وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوْبَتُهٗ فِی الدُّنْیَا فَاللّٰهُ اَعْدَلُ مِنْ اَنْ یُّثَنِّیَ عَلٰی عَبْدِہِ الْعُقُوْبَةَ فِی الْاٰخِرَةِ وَمَنْ اَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللّٰهُ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ یَّعُوْدَ فِیْ شَیْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

میری اس کے ہاتھ میں تحقیق وہ البتہ بیچ[1] بہشت کی نہروں میں ہے غوطے مارتا ہے ان میں۔ (ابوداؤد)

۳۴۵۲۔ اور خزیمہ بن ثابت سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پہنچے[2] ایک گناہ کو اور قائم کی جائے اس پر حد اس گناہ کی پس وہ حد مٹانے والی اس گناہ کی ہے۔ (شرح السنۃ)

۳۴۵۳۔ اور حضرت علی رضی سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جو شخص کہ پہنچے حد کو پس جلدی دی گئی سزا اس کی دنیا میں پس[3] اللہ تعالیٰ عادل تر ہے اس سے کہ دوبارہ دے سزا اپنے بندے کو آخرت میں اور جو شخص کہ پہنچا حد کو اور ڈھانکا اس کو اللہ نے اس پر اور معاف کیا اس سے پس اللہ تعالیٰ کریم تر ہے اس سے کہ دوبارہ کرے مواخذہ بیچ ایک چیز کے کہ معاف کیا اس سے (ترمذی، ابن ماجہ) اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

---

[1] بیچ۔ سبحان اللہ یہ ماعز اور وہ عورت جو بطن غامد سے تھی اور وہ مرد جس نے خود چوری کا اقرار کیا اور ہاتھ کٹوایا اور کہا اللہ کے واسطے سب تعریفیں ہیں جس نے مجھ کو تجھ سے پاک کر دیا اے ہاتھ تو چاہتا تھا کہ میرا سارا بدن دوزخ میں جل جائے ایسے مضبوط اور خدا ترس تھے کہ دنیا کے عذاب کو گوارا کیا اور آخرت کے عذاب سے بچے اللہ جل جلالہ نے ان کی توبہ قبول کی چنانچہ کتاب الحدود کے باب الرجم میں مسلم کی روایت میں گذرا کہ آپ نے فرمایا ماعز کے حق میں اس نے ایسی توبہ کی کہ اگر ایک امت کو بانٹ دی جائے تو سب کو کافی ہو جائے اور عورت کے حق میں بھی ایسا ہی فرمایا اور آپ نے ان دونوں کے جنازے پڑھے اللہ عزوجل راضی ہو ان سے۔ [2] پہنچے یعنی جو موجب ہو گا حد کا۔
[3] پس۔ ان حدیثوں سے نکلتا ہے کہ حد سے گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے محققین علماء کا یہی قول ہے لیکن بعض علماء نے کہا کہ حد سے گناہ معاف نہیں ہوتا بلکہ گناہ کی معافی کے لیے توبہ درکار ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ التَّعْزِيْرِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۴۵۴: عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ نِیَارٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ اِلَّا فِیْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۴۵۵: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ضَرَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَتَّقِ الْوَجْهَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

۳۴۵۶: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ یَا یَهُوْدِیُّ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِیْنَ وَاِذَا قَالَ یَا مُخَنَّثُ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِیْنَ

بیان ہے بیچ تعزیر کے

پہلی فصل

۳۴۵۴۔ حضرت ابوبردہ بن نیار سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا[1] نہ مارے جائیں کوڑے زیادہ دس کوڑوں سے مگر بیچ حد کے اللہ کی حدوں سے۔ (بخاری، مسلم)

دوسری فصل

۳۴۵۵۔ حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس وقت کہ مارے ایک تمہارا پس چاہیے کہ بچے منہ سے[2]۔ (ابوداؤد)

۳۴۵۶۔ اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس وقت کہ کہے ایک شخص دوسرے شخص[3] کو اے یہودی پس مارو اس کو بیس کوڑے اور جس وقت کہ کہے اے مخنث پس[4] مارو اس کو بیس کوڑے

---

[1] نہ مارے جائیں۔ جن قصوروں کی شرع میں کوئی حد مقرر نہیں ان میں تعزیر دی جاتی ہے امام کو اختیار ہے کہ جس طرح سے چاہے سزا دے قید کیساتھ یا مار کے ساتھ لیکن یہ ضرور ہے کہ تعزیر میں دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارے اہل حدیث کا یہی قول ہے اور ابوحنیفہ رح کے نزدیک انتالیس کوڑوں تک مار سکتے ہیں اور ان کا یہ دعویٰ ہے کہ حدیث منسوخ ہے بے دلیل ہے اس کا ناسخ کون ہے اگر صحابہ رض کے آثار نقل کریں تو ان کی سند صحیح بھی ہو تب بھی ان سے حدیث منسوخ نہیں ہو سکتی بلکہ احتمال ہے کہ ان کو حدیث نہ پہنچی ہو۔ [2] بچے منہ سے۔ یعنی جب مسلمان سے مار کوٹ ہو تو اس کو سزا دینے کے لیے منہ پر نہ مارے اس واسطے کہ آدمی کا منہ اشرف چیز ہے اسی طرح اگر کافر سے لڑائی ہو تو جب تک اور جگہ مارنے سے کام نکلے اس کے منہ پر نہ مارے۔ [3] دوسرے شخص کو۔ یعنی مسلمان کو۔ [4] اے مخنث مخنث اس کو کہتے ہیں کہ جسکی کلام اور اعضائیں نرمی ہو اور مشابہ ہو عورتوں کی حرکات اور سکنات میں یہاں اس کو زنانہ کہتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ وَقَعَ عَلٰی ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ -

۳۴۵۷ :- وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَجَدْتُّمُ الرَّجُلَ قَدْ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاحْرِقُوْا مَتَاعَهٗ وَاضْرِبُوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ -

---

اور جو شخص زنا کرے محرم سے پس مار ڈالو اس کو (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۳۴۵۷- اور حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ پاؤ تم ایک شخص کو کہ خیانت کی اس نے بیچ راہ خدا کے پس جلا دو[1] اسباب اس کا اور مارو اس کو (ترمذی، ابوداؤد) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

---

[1] جلا دو اسباب اس کا۔ امام احمدؒ نے اس حدیث کے ظاہر پر عمل کیا اور فرمایا کہ غنیمت کے چور کا قرآن مجید اور سواری اور ہتھیاروں کے سوا اور سب اسباب جلا دیا جائے اس سے معلوم ہوا کہ غنیمت کے مال میں چوری کرنا اور زیادہ گناہ ہے گو مطلق چوری بھی گناہ ہے۔ مگر یہ اس سے بھی زیادہ ہوتی کہ غنیمت کا مال عام مسلمانوں کا مال ہے تو گویا اس نے تمام مسلمانوں کی حق تلفی کی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ بَيَانِ الْخَمْرِ وَوَعِيْدِ شَارِبِهَا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۴۵۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۴۵۹: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ نَزَلَ تَحْرِیْمُ الْخَمْرِ وَهِیَ مِنْ خَمْسَةِ اَشْیَاءَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِیْرِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

۳۴۶۰: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ حِیْنَ حُرِّمَتْ وَمَا نَجِدُ خَمْرَ الْاَعْنَابِ اِلَّا قَلِیْلًا وَعَامَّةُ خَمْرِنَا الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

۳۴۶۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ نَبِیْذُ الْعَسَلِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

بیان ہے بیچ خمر اور وعید اس کے پینے والے کے

پہلی فصل

۳۴۵۸۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا شراب بنتی ہے[۱] ان درختوں سے کھجور اور انگور سے۔ (مسلم)

۳۴۵۹۔ اور ابن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ خطبہ فرمایا حضرت عمر رضؓ نے اوپر منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا تحقیق نازل ہوئی تحریم خمر کی اور خمر بنتی ہے پانچ چیزوں سے انگور اور کھجور اور گیہوں اور جو اور شہد اور شراب[۲] وہ ہے کہ ڈھانک لے عقل۔ (بخاری)

۳۴۶۰۔ اور انس رضؓ سے روایت ہے کہ تحقیق حرام کی گئی شراب جس وقت کہ حرام کی گئی اور نہیں پاتے تھے ہم شراب انگوروں کی مگر کم اور اکثر شراب ہماری کھجور کچی اور خشک کی تھی۔ (بخاری)

۳۴۶۱۔ اور حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ سوال کئے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتع سے اور وہ ہے نبیذ شہد کی فرمایا جو چیز پینے کی نشہ کرے پس وہ حرام ہے۔ (بخاری، مسلم)

---

[۱] شراب بنتی ہے۔ یعنی عرب کی شراب اکثر کھجور اور انگور سے ہوتی تھی اور یہ مطلب نہیں ہے کہ شراب انہیں درختوں سے بنتی ہے سوائے انکے اور کسی چیز کی شراب حرام نہیں۔ [۲] اور شراب وہ ہے۔ تو معلوم ہوا کہ جو چیز مست کر دے اور نشہ لائے وہ شراب ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۴۶۲:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ وَّکُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ وَّمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا فَمَاتَ وَھُوَ یُدْمِنُھَا لَمْ یَتُبْ لَمْ یَشْرَبْھَا فِی الْاٰخِرَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۳۴۶۳:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنَ الْیَمَنِ فَسَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ یَشْرَبُوْنَہٗ بِاَرْضِھِمْ مِنَ الذُّرَۃِ یُقَالُ لَہُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَمُسْکِرٌ ھُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ اِنَّ عَلَی اللّٰہِ عَھْدًا لِمَنْ یَشْرَبُ الْمُسْکِرَ اَنْ یَسْقِیَہٗ مِنْ طِیْنَۃِ الْخَبَالِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا طِیْنَۃُ الْخَبَالِ قَالَ عِرْقُ اَھْلِ النَّارِ اَوْ عُصَارَۃُ اَھْلِ النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۳۴۶۴:۔ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ خَلِیْطِ

۳۴۶۲۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چیز[1] نشہ کرنے والی ہے شراب ہے اور جو چیز نشہ کرنے والی ہے حرام ہے اور جو پئے گا شراب دنیا میں پھر مرے گا اس حال میں کہ ہمیشہ پیتا تھا کہ توبہ نہ کی اس سے نہ پئے گا شراب آخرت میں۔ (مسلم)

۳۴۶۳۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ ایک شخص آیا یمن سے اور پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احوال شراب کا کہ پیتے تھے یمن کے ملک میں یہ شراب جوار کی بنتی تھی اس کو مزر کہا جاتا تھا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نشہ لاتی ہے وہ کہا اس نے ہاں فرمایا آپ نے ہر چیز[2] سے نشہ کرنے والی حرام ہے تحقیق اللہ پر عہد ہے واسطے اس شخص کے پئے نشہ کی چیز یہ کہ پلا دے گا اس کو طینۃ الخبال عرض کیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے یا رسول اللہ! کیا ہے طینۃ الخبال فرمایا طینۃ الخبال پسینہ ہے دوزخیوں کا یا فرمایا خبال پیپ لہو کہ بہتا ہے دوزخیوں کے زخموں کے سے۔ (مسلم)

۳۴۶۴۔ اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ملانے خشک کھجور اور پکی کھجور کے

---

[1] جو چیز نشہ کرنیوالی ہے۔ اس حدیث سے بھی صاف معلوم ہوا کہ جو چیز نشہ لاوے وہ شراب ہے اور حرام ہے خواہ انگور سے ہے خواہ کھجور خواہ منقے یا شہد یا گیہوں یا جوار یا باجرا یا جو سے یا درخت کا عرق ہو جیسے تاڑی یا کوئی گھاس ہو جیسے بھنگ وغیرہ قلیل اور کثیر اس کا حرام ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک رحمہ اللہ، شافعی رحمہ اللہ، احمد رحمہ اللہ، اور امام محمد رحمہ اللہ اور محدثین رحمہم اللہ کا۔ [2] ہر چیز نشہ کرنے والی حرام ہے۔ اب بعض لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ حدیث سے اس مقدار کی حرمت نکلتی ہے جس سے نشہ ہو جائے اور قلیل کی حرمت نہیں نکلتی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ دوسری حدیث میں صاف موجود ہے جس شراب کی کثیر مقدار نشہ کرے اس میں سے قلیل بھی حرام ہے اور فصل ثانی کی دوسری اور تیسری حدیث میں یہ مضمون صاف موجود ہے اور بہت احادیث صحیحہ اس مذہب کی تائید کرتی ہیں اور اس حدیث سے پہلی حدیث میں گذرا کہ جب خمر کی حرمت اتری تو اس وقت انگور کی شراب بالکل کم تھی اور اکثر شراب ہمارا گدر اور خشک کھجور کی تھی اور امام محمد رحمہ اللہ نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے اس قول میں کہ شراب خاص ہے انگور سے مخالفت کی جب ان کو حدیثیں پہنچیں اور فقہاء حنفیہ نے امام محمد رحمہ اللہ کے قول پر فتویٰ دیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ وَقَالَ انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حِدَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۴۶۵:۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ يُتَّخَذُ خَلًّا فَقَالَ لَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۴۶۶:۔ وَعَنْ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۳۴۶۷:۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةً أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةً أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ

سے اور منع فرمایا ملانے انگور خشک کے سے اور ملانے کچی کھجور اور تر کھجور کے سے اور فرمایا نبیذ[1] بناؤ ہر ایک کی جدا جدا (مسلم)

۳۴۶۵۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے شراب سے کہ بنائی جائے سرکہ پس فرمایا نہیں حلال[2]۔ (مسلم)

۳۴۶۶۔ اور وائل حضرمی سے روایت ہے کہ طارق ابن سویدؓ نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کی بابت پس آپؐ نے اس کے پینے سے منع فرمایا طارق نے کہا میں اس کو دوا کے لیے بناتا ہوں آپ نے فرمایا وہ دوا نہیں بلکہ بیماری ہے۔ (مسلم)

دوسری فصل

۳۴۶۷۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پیتا ہے شراب نہیں قبول کرتا اللہ تعالیٰ اس کی نماز چالیس دن پس اگر توبہ کی قبول کرتا ہے اللہ توبہ اس کی پس اگر پھر پی اس نے شراب نہیں قبول کرتا اللہ تعالیٰ اس کی نماز چالیس روز پھر اگر توبہ کرتا ہے توبہ قبول کرتا ہے اللہ اس کی پس اگر پھر پی اس نے شراب نہیں قبول کرتا اللہ تعالیٰ نماز اس کی چالیس روز

---

[1] نبیذ بنا جدا جدا۔ اور دو چیزوں کی ملا کر تر کرنے سے منع فرمایا کہ اس میں جلد نشہ ہو جاتا ہے باب کی ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ جو چیز نشہ لائے اس کا پینا حرام ہے اور باطل ہو گیا وہ قول جو حنفیہ سے منقول ہے کہ شراب خاص ہے انگور سے اور انگور کی شراب کے سوا اور شرابوں کا اتنا پینا درست ہے جس سے نشہ نہ ہو۔ [2] فرمایا نہیں حلال۔ امام شافعی اور جمہور علماء کی یہی حدیث دلیل ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا درست نہیں ہے اور نہ وہ پاک ہوگا سرکہ ہونے سے۔ [3] وہ بیماری ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب کو بطور علاج بھی پینا درست نہیں ہے، اب تمام اطباء اتفاق کرتے جاتے ہیں کہ شراب میں نقصان ہی نقصان ہیں اور فائدہ موہوم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلٰوۃَ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَاِنْ عَادَ الرَّابِعَۃَ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ لَہٗ صَلٰوۃً اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ لَمْ یَتُبِ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَقَاہُ مِنْ نَّھْرِ الْخَبَالِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو۔

۳۴۶۸:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْکَرَ کَثِیْرُہٗ فَقَلِیْلُہٗ حَرَامٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ۔

۳۴۶۹:۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْکَرَ مِنْہُ الْفَرَقُ فَمِلْأُ الْکَفِّ مِنْہُ حَرَامٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ۔

۳۴۷۰:۔ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْحِنْطَۃِ خَمْرًا وَّمِنَ الشَّعِیْرِ خَمْرًا وَّمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَّمِنَ الزَّبِیْبِ خَمْرًا وَّمِنَ الْعَسَلِ

پھر اگر توبہ کرتا ہے تو یہ قبول کرتا ہے اللہ اس کی پھر اگر پیتا ہے شراب چوتھی بار نہیں قبول کرتا اللہ تعالٰے نماز اس کی چالیس روز پھر اگر توبہ کرتا ہے نہیں قبول کرتا[1] اللہ تعالیٰ توبہ اس کی اور پلائے گا اس کو پیپ لہو دوزخیوں کی سے (ترمذی، نسائی ابن ماجہ، دارمی نے نقل کی عبداللہ بن عمرؓ سے)

۳۴۶۸۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز کہ نشہ لادے بہت اس کا پس تھوڑا اس کا بھی حرام ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۴۶۹۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو چیز نشہ لادے بقدر[2] فرق کے پس بھرا ہوا چلو اس میں سے حرام ہے۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

۳۴۷۰۔ اور نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق گیہوں سے بھی شراب ہوتی ہے اور جو سے بھی اور کھجور سے بھی اور انگور سے بھی اور شہد[3] سے بھی

---

[1] نہیں قبول کرتا۔ معاذاللہ شراب پینا کتنا بڑا سخت گناہ ہے حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ چوتھی بار اگر شراب پیئے تو توبہ قبول نہ ہوگی اور ضرور عذاب ہوگا لیکن دوسری حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ اگر ستر بار ایک گناہ کرے تب بھی توبہ قبول ہوگی پس یا اس حدیث میں شراب کے سوا اور گناہ مراد ہوں گے یا یہ حدیث بطور تہدید اور تخویف کے ہوگی تاکہ لوگ شراب پینے سے پرہیز کریں اور یہی راجح ہے۔ [2] بقدر فرق کے یعنی آٹھ سیر کے۔ [3] اور شہد۔ غرض یہ کہ شراب ہر چیز سے بن سکتی ہے اور فصل اول میں حضرت عائشہؓ سے گذرا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے شہد کی بابت پوچھا تو آپ نے فرمایا جو پینے کی چیز نشہ لادے اور مست کردے وہ حرام ہے اس میں بھنگ اور بوزہ اور شراب اور تاڑی اور نان پاؤ سب داخل ہیں ان کا قلیل اور کثیر حرمت میں برابر ہے اہل حدیث اور شافعی اور احمد اور جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ شراب ہر چیز سے بن سکتی ہے اور خمر اسی چیز کا نام ہے جس میں نشہ ہو وہ انگور کی ہو یا کھجور کی یا جو کی یا جوار کی یا شہد کی یا انجیر کی یا سیب کی اور فصل اول میں جابرؓ سے گذر چکا کہ ایک شخص یمن کا رہنے والا آیا اور اس نے جوار کی شراب سے پوچھا جس کو عربی میں مزر کہتے ہیں تو آپ نے اس سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَمْرٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ -

۳۴۷۱:- وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لِيَتِيْمٍ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمَائِدَةُ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ وَقُلْتُ إِنَّهُ لِيَتِيْمٍ فَقَالَ أَهْرِيْقُوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۳۴۷۲:- وَعَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّيْ اشْتَرَيْتُ خَمْرًا لِأَيْتَامٍ فِيْ حَجْرِيْ قَالَ أَهْرِقِ الْخَمْرَ وَاكْسِرِ الدِّنَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ دَاوُدَ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَيْتَامٍ وَرِثُوْا خَمْرًا قَالَ أَهْرِقْهَا قَالَ أَفَلَا أَجْعَلُهَا خَلًّا قَالَ لَا -

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۴۷۳:- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَمُفْتِرٍ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ -

---

شراب ہوتی ہے (ترمذی، ابن ماجہ اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

۳۴۷۱- اور ابی سعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ تھی ہمارے پاس شراب یتیم کی پس جب اتری سورۂ مائدہ[1] پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حال شراب یتیم کا اور کہا میں نے کہ وہ یتیم کی ہے فرمایا پھینک دو اس کو۔ (ترمذی)

۳۴۷۲- اور انسؓ سے روایت ہے کہ نقل کی ابو طلحہ رضؓ سے کہ کہا اے نبی اللہ کے تحقیق خریدی تھی میں نے شراب واسطے یتیموں کے کہ بیچ پرورش میری کے ہیں فرمایا پھینک دے شراب اور توڑ ڈال باسن شراب کے (ترمذی) اور ضعیف کہا بجائے اس حدیث کو اور بیچ روایت ابی داؤد کے یہ ہے کہ ابو طلحہ رضؓ نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال یتیموں کا کہ وارث ہوئے تھے شراب کے فرمایا پھینک دے اس کو کہا کیا نہ بناؤں میں اس کو سرکہ فرمایا[2] نہیں۔

تیسری فصل

۳۴۷۳- حضرت ام سلمہ رضؓ سے روایت ہے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ کرنے والی چیز سے اور مفتر[3] سے۔ (ابو داؤد)

دریافت کیا کہ وہ نشہ لاتی ہے اس نے عرض کی جی ہاں فرمایا جو پینے کی چیز نشہ لاوے وہ حرام ہے اور گیہوں کے شراب کی بابت بھی لوگوں نے آپ سے دریافت کیا تو آپ نے اس کے حرام ہونے کا فتویٰ دیا اور جو اس کو پینا نہ چھوڑے ان کے ساتھ جہاد کرنے کا یہ حدیث ویلم حمیری سے فصل ثالث میں آتی ہے۔ انشاء اللہ۔ [1] سورۂ مائدہ یعنی مائدہ کی وہ آیت جس میں شراب کی حرمت مذکور ہے۔ [2] فرمایا نہیں۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا امام شافعیؒ اور جمہور علماء کی یہی حدیث دلیل ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا درست نہیں ہے اور نہ وہ پاک ہوگا سرکہ ہونے سے اور اوزاعی، لیث اور ابو حنیفہ رح کے نزدیک سرکہ شراب کا پاک ہے اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے مگر فصل اول میں بروایت انس مسلم کی حدیث گذر چکی ہے جس میں آپ نے شراب کو سرکہ بنانے سے روکا اور وہ حدیث بلا تردد صحیح ہے۔ [3] مفتر وہ چیزیں جن کے استعمال سے آدمی کے قویٰ سست پڑ جاتے ہیں جیسے بھنگ پوست وغیرہ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۴۷۴- وَعَنْ دَيْلَمِ الْحِمْيَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضٍ بَارِدَةٍ وَّنُعَالِجُ فِيْهَا عَمَلًا شَدِيْدًا وَّإِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِّنْ هٰذَا الْقَمْحِ نَتَقَوّٰى بِهٖ عَلٰى أَعْمَالِنَا وَعَلٰى بَرْدِ بِلَادِنَا قَالَ هَلْ يُسْكِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاجْتَنِبُوْهُ قُلْتُ إِنَّ النَّاسَ غَيْرُ تَارِكِيْهِ قَالَ إِنْ لَّمْ يَتْرُكُوْهُ فَقَاتِلُوْهُمْ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ

۳۴۷۵- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوْبَةِ وَالْغُبَيْرَاءِ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ

۳۴۷۶- وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ وَّلَا قَمَّارٌ وَّلَا مَنَّانٌ وَّلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ وَلَا وَلَدُ زِنْيَةٍ بَدَلَ قَمَّارٍ

۳۴۷۷- وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى بَعَثَنِيْ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ وَهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ وَأَمَرَنِيْ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِيْرِ وَالْأَوْثَانِ وَالصُّلُبِ وَأَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَحَلَفَ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ بِعِزَّتِيْ لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مِّنْ عَبِيْدِيْ

۳۴۷۴- اور دیلم حمیری سے روایت ہے کہ کہا میں نے یارسول اللہ ہم ہیں زمین سرد میں اور کرتے ہیں ہم اس میں کام سخت [1] اور ہم بناتے ہیں شراب اس گیہوں سے قوت حاصل کرتے ہیں ہم ساتھ اس کے اوپر اپنے کاموں کے اور اوپر سردی شہروں اپنے کے فرمایا کیا نشہ لاتی ہے وہ شراب کہا میں نے ہاں پس بچو اس سے کہا میں نے کہ تحقیق لوگ نہیں چھوڑنے والے اس کو فرمایا اگر نہ چھوڑیں [2] اس کو لڑو ان سے۔ (ابوداؤد)

۳۴۷۵- اور عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پینے شراب کے سے اور کھیلنے جوئے کے سے اور نرد سے اور غبیراء [3] شراب سے اور فرمایا جو چیز کہ نشے کی ہے حرام ہے۔ (ابوداؤد)

۳۴۷۶- اور عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ داخل [4] ہوگا جنت میں نافرمانی کرنیوالا ماں باپ کی اور نہ جواری اور نہ احسان رکھنے والا الفقراء پر صدقہ دے کر اور نہ ہمیشہ پینے والا شراب کا (دارمی) اور ایک روایت دارمی کی میں یہ ہے کہ نہ داخل ہوگا جنت میں ولد الزنا [5] بجائے جواری کے۔

۳۴۷۷- اور ابوامامہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے بھیجا مجھ کو رحمت تمام عالم کے لیے اور سبب راہنمائی واسطے عالم کے اور حکم کیا مجھ کو میرے رب عزت والے اور بزرگی والے نے ساتھ مٹانے باجوں اور مزامیر کے اور بتوں اور سولیوں کے اور رسومات و عادات [6] جاہلیت کے اور قسم کھائی میرے رب عزت والے اور بزرگی والے نے ساتھ اپنی عزت

---

[1] کام سخت جو بدون قوت نہیں ہو سکتا۔ [2] اگر نہ چھوڑیں اس کو یعنی حلال جان کر اس کے پینے کو۔ [3] اور غبیراء شراب سے غبیراء ایک قسم ہے شراب کی کہ جوار سے بنتی ہے حبشی بنایا کرتے ہیں۔ [4] نہ داخل ہوگا یعنی اول دہلہ میں۔ [5] نافرمانی کرنے والا ماں باپ کی۔ یعنی بلا وجہ شرعی۔
[6] ولد الزنا سے مراد اس حدیث سے وہ شخص ہے جو شخص بہت زنا کرے جیسے بہادروں کو بنو الحرب کہتے ہیں کیونکہ ولد الزنا کا کیا (باقی صفحہ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جُرْعَةً مِنْ خَمْرٍ إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنَ الصَّدِيْدِ مِثْلَهَا وَلَا يَتْرُكُهَا مِنْ مَخَافَتِي إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنْ حِيَاضِ الْقُدْسِ رَوَاهُ أَحْمَدُ۔

۳۴۷۸:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّيُّوْثُ الَّذِيْ يُقِرُّ فِيْ أَهْلِهِ الْخُبْثَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ۔

۳۴۷۹:۔ وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَقَاطِعُ الرَّحِمِ وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ رَوَاهُ أَحْمَدُ۔

۳۴۸۰:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ إِنْ مَاتَ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالَى كَعَابِدِ وَثَنٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِيْ

کے کہ نہ پئے گا کوئی بندہ میرے بندوں سے شراب مگر کہ پلاؤں گا میں اس کو پیپ دوزخیوں کی سے مقدار اس کی اور نہ چھوڑے گا اس کو بسبب میرے ڈر کے مگر کہ پلاؤں گا میں اس کو حوضوں پاک[1] سے۔ (احمد)

۳۴۷۸۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں کہ حرام[2] کی اللہ نے ان پر بہشت ایک ہمیشہ پینے والا شراب کا اور دوسرا نافرمانی کرنیوالا ماں باپ کی اور تیسرا دیوث کہ وہ برقرار چھوڑے اپنے اہل و عیال کو ناپاکی میں۔ (احمد، نسائی)

۳۴۷۹۔ اور ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص نہیں داخل ہوں گے جنت میں ہمیشہ پینے والا شراب کا اور توڑنے والا ناتے کا اور یقین[3] کرنے والا سحر کا (احمد)

۳۴۸۰۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ پینے والا شراب کا اگر مر جائے ملاقات کرے گا اللہ تعالیٰ سے مانند پوجنے[4] والے بت کی (احمد، ابن ماجہ) اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور بیہقی نے

قصور ہے جس پر اس کو عذاب دیا جائے۔ [3] عادات جاہلیت کی یعنی عادات کفر کی۔ [1] حوضوں پاک سے۔ یعنی بہشت کے حوضوں سے شراب طہور پلاؤں گا۔ اس حدیث سے تمام باجوں کی حرمت نکلی دف کے کہ اس کے بجانے کی شادیوں میں دوسری حدیثوں سے اجازت نکلتی ہے اور مزامیر سے مراد شہنائی اور مرچنگ اور بانسری وغیر ذلک ہیں اور سولی سے صلیب نصاریٰ مراد ہے جس کی وہ عبادت کرتے ہیں۔ [2] حرام کی۔ یعنی اول وہلہ میں نہ جائے گا اور وہ دیوث نالائق مرد ہے جو اپنے گھر والوں میں فحش معلوم کرے اور پھر ان کو منع نہ کرے۔ [3] یقین کرنیوالا سحر کا۔ یعنی جو کہ اس کو موثر بالذات جانے ورنہ یقین کرنا سحر کا اس طرح کہ واقع ہوتا ہے اللہ کی اجازت سے صحیح ہے اور قرآن مجید سے اس کا ثبوت ملتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک یہودی نے بنی زریق کے یہودیوں میں سے جادو کیا جس مردود کا نام لبید بن اعصم تھا یہاں تک کہ آپ کا یہ حال ہو گیا کہ ایک کام کو کر رہے ہیں حالانکہ اس کو نہیں کرتے تھے اور جب آپ پر سحر کا اثر ہوا تو اور لوگوں پر بھی اثر کرنا بعید نہیں ہے اور لبید کا قصہ صحیحین اور سنن میں موجود ہے حاصل یہ کہ سحر کی حقیقت ثابت ہے اور وہ واقع ہو جاتا ہے اللہ عزوجل کی اجازت سے اور ہر طرح ہر ایک قسم کا سحر کفر ہے اور ساحر واجب القتل ہے اہلحدیث کا یہی مذہب ہے۔ [4] مانند پوجنے والے حالانکہ بت پوجنا شرک ہے اور شرک کے برابر کوئی گناہ نہیں . . . . مگر شراب پینا بھی ایسا بڑا گناہ ہے ہمیشہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هُرَيْرَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِيْهِ وَقَالَ ذَكَرَ الْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيْخِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيْهِ.

۱۳۴۸۱- وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَا أُبَالِيْ شَرِبْتُ الْخَمْرَ أَوْ عَبَدْتُ هٰذِهِ السَّارِيَةَ مِنْ دُوْنِ اللهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

بیہقی شعب الایمان کے محمد بن عبیداللہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور کہا بیہقی نے کہ ذکر کی بخاری نے اپنی تاریخ میں محمد بن عبداللہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے۔

۳۴۸۱- اور ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے کہ نہیں پرواہ کرتا میں کہ پیوں شراب[1] یا پوجوں میں اس ستون کو سوائے اللہ کے۔ (نسائی)

[1] شراب۔ اسی سبب سے بعضوں نے کہا ہمیشہ شراب پینے سے وہ شرک کی مثل ہو جاتا ہے جیسے صغیرہ گناہ ہمیشہ کرنے سے کبیرہ ہو جاتا ہے۔ ہمیشہ شراب پینے والے کا خاتمہ ٹھیک نہیں ہوتا ضرور وہ شرک اور کفر میں گرفتار ہو کر مرتا ہے اللہ تعالیٰ بچائے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ الْإِمَارَةِ وَالْقَضَاءِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۴۸۲:- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَمَنْ یُّطِعِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ یَّعْصِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ وَاِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّۃٌ یُّقَاتَلُ مِنْ وَّرَآئِہٖ وَیُتَّقٰی بِہٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَعَدَلَ فَاِنَّ لَہٗ بِذٰلِکَ اَجْرًا وَّاِنْ قَالَ بِغَیْرِہٖ فَاِنَّ عَلَیْہِ مِنْہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۳۴۸۳:- وَعَنْ اُمِّ الْحُصَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ اُمِّرَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ مُّجَدَّعٌ یَّقُوْدُکُمْ بِکِتَابِ اللّٰہِ فَاسْمَعُوْا لَہٗ وَاَطِیْعُوْا رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۳۴۸۴:- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمَعُوْا وَ

پہلی فصل

۳۴۸۲:- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ فرمانبرداری کرے میری پس تحقیق فرمانبرداری[1] کی اس نے اللہ کی اور جس نے نافرمانی کی میری پس نافرمانی کی اس نے اللہ کی اور جس نے اطاعت کی امیر کی پس تحقیق اطاعت کی میری اور جس نے نافرمانی کی امیر کی پس تحقیق نافرمانی کی میری اور سوائے اس کے نہیں کہ امام بمنزلہ سپر کے ہے قتال کیا جاتا ہے پیچھے اسکے سے اور بچاؤ کیا جاتا بسبب اسکے پس اگر حکم کرے ساتھ اللہ کے اور انصاف کرے پس تحقیق واسطے اس امیر کے بسبب اس کے ہے ثواب بڑا اور اگر حکم کرے ساتھ غیر اس کے کے پس اس پر ہے بسبب اس کام کے گناہ ۔ (بخاری ،مسلم)

۳۴۸۳:- اور ام حصین سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر امیر کیا جائے تم پر غلام نک کٹا کن کٹا حکم کرے تم کو موافق حکم اللہ کے پس سنو حکم اس کا اور فرمانبرداری کرو اس کی ۔ (مسلم)

۳۴۸۴:- اور انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو[2] اور اطاعت کرو اگرچہ عامل کیا جائے تم پر غلام حبشی

---

[1] فرمانبرداری معلوم ہوا کہ اطاعت خدا کی بدوں آپؐ کی طاعت کے ممکن نہیں سو اسطے کہ خدا کی مرضی ہم کو آپ سے معلوم ہوئی بعض لوگ جو کہتے ہیں کہ خدا ہی جانے کہ خدا کس بات میں راضی ہے سو یہ لوگ یا تو احمق ہیں یا پیغمبرؐ کے منکر ہیں اس لئے کہ تمام قرآن و حدیث سے یہ بات ثابت ہے کہ خدا کی رضا مندی بدون طاعت شریعت محمدی کے ممکن نہیں سو جو شخص خدا کی محبت کا دعوے کرے اور شریعت محمدیؐ پر نہ چلے وہ شیطان ہے بصورت انسان چونکہ دین کا غلبہ بدون اجماع اور حاکم کے ممکن نہیں اس لیے حاکم عادل لیکن آنحضرتؐ کی اطاعت ہر قول و فعل میں واجب ہے اور حاکم کی اطاعت خلاف شرع کام میں واجب نہیں اس لئے کہ آنحضرتؐ معصوم ہیں حاکم معصوم نہیں [2] سنو ان دونوں حدیثوں کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حبشی چھوٹے سر والا امامت کبریٰ کے لائق ہے کیونکہ امامت کبریٰ کے لئے قریشی ہونا شرط ہے بلکہ حدیثوں کا مطلب یہ ہے کہ امام کے حکم سے اگر کسی لشکر یا ٹکڑے کا سردار اس قسم کا بیوقوف شخص بھی بنایا جائے تو بھی امام کے حکم کی اطاعت کرنا چاہیئے اور اس بیوقوف کی سرداری پر اعتراض نہ کرنا چاہیئے ؎

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَطِيعُوا وَإِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۳۴۸۵ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۴۸۶ - وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةٍ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۴۸۷ - وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلَى أَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَعَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَفِي رِوَايَةٍ عَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللهِ فِيهِ بُرْهَانٌ

گویا کہ سر اس کا انگور ہے۔ (بخاری)

۳۴۸۵ - اور حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سننا اور فرمانبرداری کرنی واجب ہے اوپر مرد مسلمان کے بیچ اس چیز کے کہ خوش لگے اور ناخوش لگے اور جب تک کہ نہ حکم کیا جائے ساتھ گناہ کے پس جب حکم کیا جائے ساتھ گناہ کے تو نہیں[1] ہے سننا اور نہ فرمانبرداری کرنی۔ (بخاری)

۳۴۸۶ - اور حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے فرمانبرداری کرنی گناہ میں سوائے اس کے نہیں کہ فرمانبرداری کرنی بیچ امر نیک کے ہے۔ (بخاری مسلم)

۳۴۸۷ - اور عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ بیعت کی ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر سننے اور فرمانبرداری کرنیکے بیچ تنگی اور آسانی کے اور وقت خوشی اور ناخوشی کے اور اس پر کہ ترجیح[2] دی جائے ہم پر اور اوپر کہ نہ نکالیں ہم امر کو اسکے اہل سے اور اس پر کہ کہیں ہم حق جہاں ہوں ہم نہ ڈریں ہم بیچ مقدمہ اللہ کے ملامت کرنیوالے کی ملامت سے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ عہد کیا ہم نے اس پر کہ نہ نکال ڈالیں ہم امر کو اس کے اہل سے مگر یہ کہ دیکھو[3] تم کفر صریح کہ نزدیک تمہارے اللہ کی طرف سے اس امر میں دلیل ہو

[1] تو نہیں ہے سننا یعنی خوشی اور ناخوشی میں حاکم کی اطاعت واجب ہے لیکن خلاف شرع کام میں طاعت نہیں ہے اس حدیث سے تقلید ناجائز کی جڑ کٹ گئی اور یہ بھی نکلا کہ جو بادشاہ یا امام شریعت کی اطاعت کے لیے مجبور کرنا چاہیئے اگر شریعت کی اطاعت قبول نہ کرے تو اسکو فوراً معزول کر کے کسی دوسرے قریشی پرہیزگار کو اپنا امام یا بادشاہ بنانا چاہیئے یہی اسلام کا شیوہ ہے اور یہی خدا کا حکم ہے۔ [2] اس پر کہ ترجیح یعنی اگرچہ ہمارے اوپر مقدم رکھا جائے کسی کو عہدے اور خدمت اور معاش میں یا مال غنیمت سے اسکو زیادہ دیا جائے یہ حدیث اصل ہے صوفیا کی بیعت کی بھی کیونکہ صوفیہ کی بیعت یہی ہے کہ آدمی گناہوں سے توبہ کرے ایک شخص صالح کے ہاتھ پر اور ذکر الٰہی اور عبادت الٰہی میں مستغرق ہو اور دنیا سے جہاں تک ہو سکے بے تعلقی پیدا کرے اور اس حدیث میں بیعت لی آپؐ نے صبر اور ثبات پر اور شرع کی طاعت پر اور حاکم کی اطاعت پر اور یہ دو قول ایک ہی قسم میں سے ہیں۔ [3] مگر یہ کہ دیکھو تم کفر صریح نوویؒ نے کہا کفر سے مراد معاصی ہیں اور مطلب یہ ہے کہ جب صاف صاف شرع کے خلاف حاکم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۴۸۸:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۴۸۹:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوتُ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۴۹۰:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ أَوْ يَدْعُو لِعَصَبِيَّةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي بِسَيْفِهِ يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي بِذِي عَهْدِهَا

(بخاری و مسلم)

۳۴۸۸:۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ تھے ہم جس وقت بیعت کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر سننے اور فرمانبرداری کرنے کے فرماتے واسطے ہمارے بیچ اس چیز کے کہ طاقت رکھو تم۔ (بخاری، مسلم)

۳۴۸۹:۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیکھے اپنے سردار سے کوئی چیز کہ ناخوش رکھے اس کو پس چاہیئے کہ صبر کرے پس تحقیق نہیں کوئی کہ جدا ہو جماعت سے ایک بالشت پس مرا مگر کہ مرے گا اس طرح کا مرنا کہ مرتے ہیں اس پر اہل جاہلیتؑ۔ (بخاری، مسلم)

۳۴۹۰:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ نکلے امام کی اطاعت سے اور جدا ہو جماعت اسلام سے پھر مرے اس پر مرتا ہے مرنا جاہلیت کا اور جو شخص کہ لڑے نیچے نشانؑ اندھا دھند کے اس حال میں کہ غصہ ہوتا ہے واسطے تعصب کے یا مدد کرتا ہے کسی کی واسطے تعصب کے پس مارا گیا پس مرنا اسکا بطور مرنے جاہلیت کے ہے اور جو کوئی نکلے امت میری پر ساتھ تلوار اپنی کے کہ مارتا ہے نیک کو امت میری سے اور بد کو اور نہیں پرواہ کرتا مسلمان امت میری کے اور

یوں حکم کرتے دیکھو تو اس وقت چپ نہ رہو بلکہ اس سے کہہ دو اور حق بات بیان کر دو پر مسلمان حاکم سے لڑنا اور بغاوت کرنا حرام ہے باجماع اہل اسلام اگرچہ وہ فاسق ہو یا ظالم اور اسکی دلیل بہت سی حدیثیں ہیں اور اجماع کیا ہے اہل سنت نے کہ امام فسق کی وجہ سے معزول نہیں ہوتا مگر ہمارے اصحاب کی بعض کتابوں میں ہے کہ معزول ہو جاتا ہے۔ معتزلہ کا یہی قول ہے اور یہ غلط ہے مخالف ہے اجماع کے اور بسبب معزول نہ ہونے کا یہ ہے کہ معزول کرنے میں فساد اور خونریزی کا ڈر ہے۔ سلہ یعنی سبحان اللہ آپ ماں باپ سے زیادہ اپنی امت کے لوگوں پر مہربان تھے آپؐ نے فرمایا جہاں تک ہو سکے تاکہ وہ لوگ جھوٹے نہ ہوں جب کسی ایسی بات کا انکو حکم دیا جائے جو انکی طاقت سے خارج ہو۔ سلہ اہل جاہلیت یعنی جس سردار کے ساتھ امامت کی بیعت کی ہو تو اسکے ظلم اور بری باتوں پہ صبر کرنا چاہیئے اسلام کی ترقی اتفاق پر موقوف ہے آپس میں پھوٹ ڈالنا کافروں کا کام ہے مسلمانوں کو ہرگز درست نہیں۔ سلہ نشان یعنی جس لڑائی کی درستی شریعت سے صاف صاف ثابت نہ ہو اور محض مدد کرتا ہے اور خدا کی رضامندی مقصود نہیں ہے ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں پر امام کا مقرر کرنا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَهْدَهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۴۹۱:۔ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ نِ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُ
أَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ
الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ
عِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ لَا مَا أَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ أَلَا مَنْ وُلِّيَ عَلَيْهِ وَالٍ فَرَاٰهُ يَأْتِيْ شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ
اللّٰهِ فَلْيَكْرَهْ مَا يَأْتِيْ مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۴۹۲:۔ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَكُوْنُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ تَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ

نہیں پورا کرتا عہد والے سے عہد اس کا پس نہیں وہ میری امت سے اور نہیں میں اس سے۔ (مسلم)

۳۴۹۱:۔ اور عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے کہ نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بہترین حاکموں[1] تمہارے کے وہ ہیں کہ دوست رکھو تم ان کو اور دوست رکھیں وہ تم کو اور دعا کرو تم ان پر اور دعا کریں وہ تم پر اور بدترین حاکموں تمہارے کے وہ ہیں کہ بغض رکھو تم ان سے اور بغض رکھیں وہ تم سے اور لعنت کرو تم ان کو اور لعنت کریں وہ تم کو کہا عوف نے کہا ہم نے یا رسول اللہ! کیا نہ پھینک دیں ہم عہد ان کا نزدیک اس حال کے فرمایا نہیں جب تک کہ قائم کریں تم میں نماز خبردار ہو جو شخص کہ حاکم کیا جائے اس پر کوئی حاکم پس دیکھے اس کو کہ کرتا ہے ایک چیز گناہ خدا کے سے پس چاہیئے کہ مکروہ رکھے اس چیز کو کہ کرتا ہے گناہ خدا کے سے اور نہ کھینچے[2] ہاتھ فرمانبرداری سے۔ (مسلم)

۳۴۹۲:۔ اور ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوں گے[3] تم پر امیر کہ ہوں گے بعضے افعال[4] انکے اچھے اور بعض برے پس جس[5] نے انکار کیا پس تحقیق پاک ہوا اور جس نے مکروہ[6] جانا پس تحقیق سالم رہا لیکن جو کوئی کہ راضی ہوا اور پیروی کی کہا صحابہؓ نے کیا پس

واجب ہے اور بغیر امام کے رہنا خوب نہیں ہے ورنہ جاہلیت کی موت ہوگی پس اپنا خاتمہ بالخیر کرنے کے لئے اور اس وعید سے بچنے کے لئے کسی کو بھی جو مستحق ہو اپنا امام مقرر کرلیں اور اس سے بیعت کریں، [1] بہترین حاکموں تمہارے کے جب حاکم اور رعیت میں محبت ہوگی تو انتظام بخوبی ہوگا اسواسطے انکی تعریف کی اور جب حاکم اور رعیت میں بغض اور نفرت ہوگی تو انجام کار بے انتظامی ہوگی اسواسطے انکی مذمت کی اس حدیث میں حاکموں کو نصیحت ہے کہ انصاف کریں اور ظلم سے دور رہیں کہ حقیقت میں انصاف اور عدالت حاکم کی محبت کا سبب ہے اور ظلم اور غفلت بغض کا سبب ہے، [2] اور نہ کھینچے ہاتھ فرمانبرداری سے، یعنی بغاوت نہ کرے، [3] ہوں گے تم پر امیر یہ حدیث معجزہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ جیسے فرمایا ویسے ہی اکثر ظالم بادشاہ ہوئے جیسا یزید اور مروان کی اکثر اولاد اور پورا قصہ یوں ہے کہ لوگوں نے کہا یا حضرتؐ ہم ان ظالموں کو مار ڈالیں یا نہ ماریں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مت مارنا جب تک کہ نماز پڑھا کریں جیسے ۔۔۔۔۔۔۔ اس سے پہلی حدیث میں یہ صاف مذکور ہے یعنی خلاف شرع کام میں حاکم کی اطاعت حرام ہے اور جب تک اس سے کفر صریح نہ ہو تو اس سے لڑنا بھی درست نہیں، [4] بعضے افعال، یعنے بعض کام موافق شرع کے کریں گے اور بعض مخالف شرع، [5] جس نے انکار کیا، یعنی انکی برائیاں کھل کر بیان کیں، [6] اور جس نے مکروہ جانا یعنے دل سے برا جانا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوْا اَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا اَيْ مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهٖ وَاَنْكَرَ بِقَلْبِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۴۹۳:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً وَّاُمُوْرًا تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَدُّوْا اِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُوا اللّٰهَ حَقَّكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۴۹۴:۔ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُعْفِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا اُمَرَاءُ يَسْاَلُوْنَا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُوْنَا حَقَّنَا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۴۹۵:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ خَلَعَ يَدًا مِّنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهٗ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِيْ عُنُقِهٖ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۴۹۶:۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ

لڑیں ہم ان سے فرمایا نہیں جب تک کہ نماز پڑھیں یعنی جس شخص نے مکروہ جانا ساتھ دل کے اور انکار کیا ساتھ دل اپنے کے۔ (مسلم)

۳۴۹۳:۔ اور عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ فرمایا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم دیکھو گے پیچھے میرے ترجیح دینے کو اور کتنی چیزیں کہ بُری جانو گے تم عرض کیا صحابہ نے پھر کیا حکم فرماتے ہو یا رسول اللہ فرمایا ادا کرو[1] تم طرف انکی حق انکا اور مانگو اللہ سے حق اپنا۔ (بخاری، مسلم)

۳۴۹۴:۔ اور وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ پوچھا سلمہ بن یزید جعفی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا اے نبی اللہ کے خبر دیجئے مجھ کو کیا فرماتے ہیں آپؐ ہم کو اگر مسلط ہوں ہم پر امراء مانگیں ہم سے حق اپنا اور نہ دیں ہم کو حق ہمارا پس کیا فرماتے ہیں آپؐ ہم کو فرمایا سنو اور فرمانبرداری کرو پس سوا[2] اسکے نہیں کہ ان پر ہے وہ چیز کہ اٹھائے گئے ہیں اور تم پر وہ ہے کہ اٹھائے گئے تم۔ (مسلم)

۳۴۹۵:۔ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ نکالے ہاتھ امام کی تابعداری سے ملاقات کریگا اللہ تعالیٰ سے دن قیامت کے اس حال میں کہ نہیں ہوگی دلیل اس کے لئے اور جو کوئی مرے اس حال میں کہ نہیں اس کی گردن میں بیعت امام کی مرے[3] گا مرنا جاہلیت کا سا۔ (مسلم)

۳۴۹۶:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا تھے بنی اسرائیل کہ ادب سکھاتے تھے انکو انبیاء جب

---

[1] ادا کرو تم یعنی اگر حاکم تم پر ظلم کرے اور تمہارا حق بیت المال سے نہ دے تو ایسا نہ کرنا کہ اس کی اطاعت چھوڑ دو صبر کا ثواب تم کو خدا دے گا علماء کہتے ہیں کہ پس زیادتی سلطنت مراد اثرہ میں ہوئی اور یہ جو فرمایا اور اپنا حق ان سے مانگو یعنی خدا ان کو ہدایت کرے یا اسکو بدل کر دوسرا عادل حاکم تم کو دے، [2] پس سوائے اس کے یعنی اگرچہ وہ ظلم کریں تو بھی تم پر اطاعت واجب ہے اگرچہ وہ عدالت نہ کریں گے تو خدا ان سے سمجھ لے گا، [3] مرے گا، اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ مسلمانوں پر امام کا مقرر کرنا واجب ہے اور بغیر امام کے رہنا خوب نہیں ورنہ موت جاہلیت کی موت ہوگی پس اپنا خاتمہ بالخیر کرنے کے لئے اور اس وعید سے بچنے کے لئے کسی کو بھی جو مستحق ہو اپنا امام مقرر کر لیں اور اس سے بیعت کر لیں ؎

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَاِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ قَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوْا بِبَيْعَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ اَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۴۹۷:۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بُوْيِعَ لِخَلِيْفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْاٰخِرَ مِنْهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۴۹۸:۔ وَعَنْ عَرْفَجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهُ سَيَكُوْنُ هَنَاتٌ وَّهَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّفَرِّقَ اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَهِيَ جَمِيْعٌ فَاضْرِبُوْهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۴۹۹:۔ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَتَاكُمْ وَاَمْرُكُمْ

کہ مرتے ایک نبی جانشین ہوتے انکے اور نبی اور تحقیق حال یہ کہ نہیں آنیوالا کوئی نبی بعد میرے اور ہونگے بعد میرے امیر اور بہت ہونگے عرض کیا صحابہؓ نے پس کیا فرماتے ہو ہمکو فرمایا پوری کرو بیعت پہلے کی پھر پہلے کی اور دو انکو حق انکا پس تحقیق اللہ پوچھے گا ان سے اس چیز سے کہ طلب چاہنے کی ہے ان سے۔ (بخاری، مسلم)

۳۴۹۷:۔ اور ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ بیعت کی جائے واسطے دو خلیفوں کے پس قتل کرو اس کو کہ اخیر ہے ان میں سے۔ (مسلم)

۳۴۹۸:۔ اور عرفجہؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے قریب ہے کہ ہوں گے شر و فساد پس جو شخص کہ ارادہ کرے جدائی ڈالنے کا امر اس امت میں اس حال میں کہ امت ہو اکٹھی پس مارو اس کو ساتھ تلوار کے جو ن سا ہو۔ (مسلم)

۳۴۹۹:۔ اور عرفجہؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص آوے تمہارے پاس اس حال میں کہ امر تمہارا

لـه بنی اسرائیل، یعنی انتظام اور اصلاح عالم کی بدون حاکم ممکن نہیں ہو سکتی اگلی امتوں میں تو پیغمبروں سے انتظام ہوتا تھا اس امت میں خلیفوں سے ہو گا اسواسطے انکی اطاعت سب مسلمانوں پر واجب ہوئی اگر حاکم کچھ رعیت کے حق میں قصور کریگا تو اس سے خدا سمجھ لے گا، ۲ـه قتل کرو۔ اس لئے کہ اس کی خلافت پہلے خلیفہ کے ہوتے ہوئے باطل ہے یعنی جس وقت ایک امام سے مسلمانوں نے بیعت کی ہو یا دو شہروں میں دار الاسلام چھوٹا ہو یا بڑا اول امام کی خبر سن کے بیعت کی یا تا واقفی میں اور یہ جو فرمایا کہ دوسرے امام کو قتل کرو یعنی اس کو مردہ شمار کرو اس کی اطاعت نہ کرو اس کا حکم جاری نہ ہونے دو اور اگر دوسرا امام امامت نہ چھوڑے اور لڑے اس صورت میں اس کو قتل کرو اسواسطے کہ دو حاکم کے ہوتے میں بڑے بڑے فساد ہوتے ہیں مثل مشہور ہے کہ دو تلواریں ایک میان میں نہیں سماتیں اور دو بادشاہ ایک ملک میں نہیں رہ سکتے اہل سنت و جماعت کا مذہب یہی ہے کہ مسلمانوں پر واجب ہے کہ ایک اپنا امام ٹھہرائیں اور اس کی اطاعت کرے اپنے اوپر واجب جانیں تاکہ امام کافروں سے جہاد کرے مسلمانوں پر کافروں کو غالب نہ ہونے دے بدکاروں کو سزا دے احکام شرع جاری کرے کوئی ظلم نہ کرنے پائے محتاجوں اور یتیموں کی خبرگیری کرے لیکن شرط یہ ہے کہ امام حکم شرعی کو خوب جانتا ہو بہادر اور ہوشیار ہو تاکہ بخوبی ملک کا بندوبست کرے لڑائی نہ بگاڑے قریش کی قوم سے ہو کر سوائے قریش کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَمِيعٌ عَلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ أَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۵۰۰:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ إِنِ اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخَرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۵۰۱:۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۵۰۲:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَسَتَكُونُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۳۵۰۲:۔ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِي ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ ضَعِيفٌ وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَ

اکٹھا ہو ایک شخص پر اور ایک خلیفہ درحالیکہ ارادہ کرے یہ کہ چیرے لاٹھی تمہاری کو یا جدائی ڈالے تمہاری جماعت میں پس قتل کرو اسکو[1] (مسلم)

۳۵۰۰:۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے بیعت کی امام سے پس دیا اسکو صفقہ ہاتھ اپنے کا اور میوہ دل اپنے کا پس چاہیئے کہ اطاعت کرے اسکی اگر کر سکے پس اگر آئے دوسرا کہ خروج کرے امام پر پس مارو گردن اس دوسرے کی (مسلم)

۳۵۰۱:۔ اور عبدالرحمٰن بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مانگ سرداری کو پس تحقیق تو اگر دیا گیا سرداری بسبب مانگنے کے تو سونپا جائے گا[2] تو طرف اس کی اور اگر دیا گیا تو سرداری بغیر سوال کے مدد دیا جائے گا تو اللہ کی طرف سے اس سرداری پر (بخاری، مسلم)

۳۵۰۲:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تحقیق تم حرص کرو گے اوپر سرداری کے اور ہو گی وہ موجب پشیمانی کی دن قیامت کے پس اچھی[3] ہے دودھ پلانیوالی سرداری اور بری ہے دودھ چھڑانیوالی سرداری (بخاری)

۳۵۰۳:۔ اور ابوذرؓ سے روایت ہے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ! کیا نہیں عامل کرتے مجھ کو کہا ابوذرؓ نے کہ مارا آپ نے اپنا ہاتھ میرے مونڈھے پر پھر فرمایا اے ابوذرؓ تحقیق تو ضعیف ہے اور یہ سرداری امانت ہے اور تحقیق سرداری ہو گی دن قیامت کے سبب رسوائی اور پشیمانی کی لیکن جس نے لیا اس کو ساتھ حق کے اور ادا کیا حق اس کا کہ اس پر ہے اس سرداری میں

---

[1] پس قتل کرو یعنی جب مسلمانوں نے ایک اپنا امام اور سردار بنایا پھر جو کوئی اس سے باغی ہو تو اس کا قتل کرنا حلال ہے جماعت میں پھوٹ ڈالنا بڑا گناہ ہے اگر مسلمانوں میں پھوٹ نہ پڑے تو کافر کبھی غالب نہ ہوتے، [2] سونپا جائے گا یعنی خدا کی طرف سے تیری مدد نہ ہو گی، [3] اچھی ہے دودھ پلانے والی یعنی حکومت کی ابتدا خوب ہوتی ہے کہ آدمی عیش و آرام میں رہتا ہے جیسا عورت جب تک دودھ پلاتی جاتی ہے لڑکا خوش رہتا ہے اور انجام حکومت کا برا ہے اس کے زوال سے آدمی رنج اور افسوس میں گرفتار ہوتا ہے جیسے عورت دودھ چھڑانے والی لڑکے کو بری معلوم ہوتی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَدَامَةٌ إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لَهُ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا وَإِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي لَا تَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۰۴: - وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِي عَمِّي فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمِّرْنَا عَلَى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللّٰهُ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّا وَاللّٰهِ لَا نُوَلِّي عَلَى هٰذَا الْعَمَلِ أَحَدًا سَأَلَهُ وَلَا أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۰۵: - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الْأَمْرِ حَتّٰى يَقَعَ فِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۰۶: - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْإِمَامُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَ

اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا آپ نے ابوذرؓ کو اے ابوذر تحقیق میں دیکھتا ہوں تجھ کو ضعیف اور تحقیق دوست رکھتا ہوں تیرے لئے اس چیز کو کہ دوست رکھتا ہوں میں واسطے اپنے نفس کے نہ امیر ہو تو دو شخصوں پر بھی اور نہ سرانجام کار ہو مال یتیم کا۔ (مسلم)

۳۵۰۴: - اور ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ داخل ہوا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور دو شخص بیٹے میرے چچا کے پس کہا ایک نے ان میں سے یا رسول اللہ! امیر کرو ہم کو اوپر بعض کاموں کے کہ والی کیا ہے تم کو اللہ نے اور کہا دوسرے نے بھی مانند اسی کے پس فرمایا آپ نے تحقیق ہم قسم ہے اللہ کی نہیں والی کرتے اوپر اس کام کے کسی کو کہ مانگے ہم سے ولایت اور نہ اس کسی کو کہ حرص کرے اس پر اور روایت میں ہے کہ فرمایا آپ نے نہیں عامل[1] کرتے ہم اوپر کام اپنے کے اس کو کہ ارادہ رکھے۔ (بخاری، مسلم)

۳۵۰۵: - اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤ گے تم بہتر آدمیوں میں سخت ان کا از روئے کراہت کے واسطے اس امر کے یہاں تک[2] کہ پڑے اس میں۔ (بخاری، مسلم)

۳۵۰۶: - اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو سب تم ہو نگہبان رعیت کے ہیں اور تم سب[3] سوال کیے جاؤ گے اپنی رعیت سے پس امام جو حاکم ہو لوگوں پر نگہبان ہے اور پوچھا جائے گا احوال رعیت اپنی سے اور مرد نگہبان ہے اپنے گھر والوں پر اور وہ سوال کیا جائے گا اپنی رعیت سے اور عورت نگہبان ہے اپنے خاوند کے گھر پر اور اس کے فرزندوں کے اور

---

[1] نہیں عامل کرتے۔ یہ ایک ایسا عمدہ قاعدہ ہے کہ اگر اس پر زمانہ کے حکام عمل کریں تو ہزاروں خرابیوں سے محفوظ ہیں اکثر کام اور خدمت وہی لوگ درخواست کرتے ہیں جن کو عاقبت کا ڈر بالکل نہیں ہوتا اور رشوتیں لینا اور خلق اللہ کو ستانا ان کا کام ہوتا ہے پس ایسوں کی یہ سزا ہے کہ ان کو کوئی کام نہ دیا جائے۔

[2] یہاں تک پڑے اس میں یعنی جو شخص حکومت کو برا جانتا ہے وہ اچھا ہوتا ہے پھر جب حکومت کو اختیار کر لیتا ہے تو اچھا نہیں رہتا۔ [3] اور تم سب سوال کیے جاؤ گے۔ غرض یہ شخص اپنے زیردست اور اپنے قابو والی چیز سے قیامت میں پوچھا جائے گا کہ تو نے باوجود قدرت اور قابو کے اس کا حق کیوں نہ ادا کیا اس طرح کا سوال صرف بادشاہ ہی پر موقوف نہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَدِهٖ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۵۰۷:۔ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ وَالٍ يَلِيْ رَعِيَّةً مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَّهُمْ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۵۰۸:۔ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيْهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيْحَةٍ اِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۵۰۹:۔ وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۳۵۱۰:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ

وہ سوال کیا جائے گی ان کے حق سے اور غلام مرد کا نگہبان ہے اوپر مال اپنے مالک کے اور وہ سوال کیا جائے گا اس سے خبردار ہو پس تم سب نگہبان ہو اور تم سب سوال کیے جاؤ گے اپنی رعیت سے۔ (بخاری، مسلم)

۳۵۰۷:۔ اور معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھیں کوئی سرداری لینے والا کہ سرداری کرے رعیت پر مسلمانوں سے پھر مرے اس حال میں کہ خائن ہو ان پر مگر کہ حرام کرے گا اللہ اس پر جنت کو۔ (بخاری، مسلم)

۳۵۰۸:۔ اور معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھیں کوئی بندہ کہ نگہبانی کرائے اللہ اس سے رعیت کی پس نہ نگہبانی کی اس رعیت کے ساتھ خیر خواہی کی مگر کہ نہ پائے گا بو بہشت کی۔[۲] (بخاری، مسلم)

۳۵۰۹:۔ اور عائذ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ کو فرماتے بدترین سرداروں کا ظالم ہے۔ (مسلم)

۳۵۱۰:۔ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی جو شخص کہ والی کیا جائے کام امت میری

---

[۱] کہ خائن ہو۔ رعیت کے حقوق میں خیانت سے یہ مراد ہے کہ حاکم یا اپنی رعیت کے دین اور دنیا دونوں کی اصلاح ضرور ہے پھر اگر اس نے لوگوں کا دین خراب کیا اور حدود شرعیہ کو ترک کیا یا ان کے مال وجان پر ناحق زیادتی کی یا اور کسی قسم کی ناانصافی کی ان کی حق تلفی کی تو اس نے اپنے فرض منصبی میں خیانت کی اب وہ جہنمی ہوا اگر اس کام کو حلال جانتا تھا تو ہمیشہ کے لئے جنت سے محروم ہوا ورنہ اول دہلہ میں جب اور جلتی جنت میں جائیں گے یہ جانے سے محروم رہے گا کہا یہ لوگ کہتے یہ حدیث معقل نے عبیداللہ بن زیاد سے مرتے وقت بیان کی تھی کیونکہ ان کو معلوم تھا کہ عبیداللہ بن زیاد کو یہ حدیث فائدہ نہ دے گی پھر انہوں نے خیال کیا کہ حدیث کا چھپانا بہتر نہیں اور نیک بات کو بتلا دینا ضرور ہے اگرچہ وہ مانتے نہ مانتے یا اس وجہ سے انہوں نے اپنی زندگی میں بیان نہ کی کہ ایسا نہ ہو کہ اس حدیث سے ایک مفسدہ پھیلے عبیداللہ بن زیاد کو برا جان کر اس کی اطاعت سے پھر جائیں یا عبیداللہ بن زیاد مجھ کو ایذا پہنچائے کیونکہ وہ ظالم اور جابر تھا اس نے اہل بیت نبوی کی حرمت نہیں کی تو اور کسی کو اس سے کیا توقع تھی مسلم نے کتاب الایمان میں ایک روایت میں اتنا زیادہ کیا ہے کہ ابن زیاد نے کہا تم نے یہ حدیث مجھ سے کیوں بیان نہ کی پہلے تو معقل نے کہا میں کاہے کو بیان کرتا اور اپنی جان پر مصیبت لیتا اب تو مرتا ہوں اب مجھے تیرا ڈر نہیں اس لئے بیان کر دی۔ [۲] نہ پائے گا۔ ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ ظالم حاکم جنت سے محروم ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْ وُلِّيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وُلِّيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۵۱۱ :۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلَى مَنَابِرَ قَالَ نُوْرٍ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمٰنِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ اَلَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلُوا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۵۱۲ :۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

۳۵۱۳ :۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے کسی چیز کا پھر مشقت ڈالے ان پر پس مشقت ڈال تو اس پر اور جو کہ اولی والی کیا گیا کام امت میری سے کسی چیز کا پھر نرمی کی ساتھ ان کے نرمی کر تو ساتھ ان کے۔ (مسلم)

۳۵۱۱ :۔ اور عبداللہ بن عمرو بن العاص رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق امراء عادل نزدیک خدا کے منبروں پر ہوں گے طرف داہنی ہاتھ رحمٰن کے اور دونوں ہاتھ اس کے داہنے ہیں وہ لوگ کہ انصاف کرتے ہیں بیچ احکام اپنے کے اور اہل اپنے کے اور اس چیز کے کہ والی ہیں۔ (مسلم)

۳۵۱۲ :۔ اور ابو سعید رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بھیجا اللہ نے کوئی نبی اور نہیں خلیفہ کیا کوئی خلیفہ مگر کہ ہوتے ہیں اس کے لئے دو رفیق چھپے ہوئے ایک رفیق تو حکم کرتا ہے اسکو ساتھ نیکی کے اور رغبت دلاتا ہے اس کو اس پر اور ایک رفیق حکم کرتا ہے اسکو برائی کے اور رغبت دلاتا ہے اسکو ساتھ برائی کے اور بچایا گیا گناہ سے وہ ہے کہ بچایا اسکو اللہ نے۔ (بخاری)

۳۵۱۳ :۔ اور انس سے روایت ہے کہ کہا تھے قیس بن سعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بمنزلہ کوتوال کے بہ نسبت امیر کی

سلہ نرمی کر، مسلمانوں کے حاکم کو لازم ہے کہ ظلم نہ کرے تنگ نہ کرے آنحضرت صلعم کی اس بد دعا سے ڈرے بلکہ آسانی اور نرمی کرے خدا اس سے نرمی کرے گا اور یہ حدیث حضرت عائشہ رض نے اسوقت بیان فرمائی جب ان کے پاس عبدالرحمٰن بن شماسہ آئے کچھ پوچھنے کو ام المومنین نے فرمایا تو کون سے لوگوں میں سے ہے میں نے کہا مصریوں سے انہوں نے کہا تمہارے حاکم کا کیا حال تھا اس لڑائی میں (یعنی محمد بن ابی بکر کا جن کو حضرت علی رض نے حاکم کیا تھا مصر کا قیس بن سعد کو معزول کر کے) میں نے کہا انکی تو کوئی بات ہم نے بری نہیں دیکھی ہم میں سے کسی کا اونٹ مرجاتا تو اسکو اونٹ دیتے اور غلام مرجاتا تو غلام دیتے اور خرچ کی احتیاج ہوتی تو خرچ دیتے حضرت عائشہ نے کہا کیا محمد بن ابو بکر میرے بھائی کا جو حال ہوا کہ مارا گیا اور لاش مردار میں پھینکی گئی پھر جلائی گئی یہ مجھے اس امر سے بیان کرنے سے نہیں روکتا جو رسول اللہ نے فرمایا پھر یہی حدیث بیان کی، سلہ اس چیز کے یعنی منصف وہ ہیں جو اپنے پرائے کی رعایت نہیں کرتے اپنے بیگانے میں برابر انصاف کرتے ہیں، سلہ اس کو یعنی فرشتہ اور شیطان پیغمبر اور خلیفہ کے بھی ساتھ ہوتا ہے لیکن پیغمبر تو معصوم ہیں اس لئے حق تعالیٰ انکے شیطان کو مغلوب رکھتا ہے پیغمبر پر اس کا قابو نہیں چلتا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان میری تابع ہو گیا ہے مجھ کو بد کام کا وسوسہ نہیں دیتا خلاصہ یہ کہ پیغمبر کے سوا کوئی معصوم نہیں اگرچہ امام اور ولی ہو شیطان سے نڈر نہیں ہو سکتا یہی عقیدہ ہے اہل سنت کا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْأَمِيرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۳۵۱۴: ۔ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّكُوا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرٰى قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمْ امْرَأَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۵۱۵: عَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ بِالْجَمَاعَةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ إِلَّا أَنْ يُرَاجِعَ وَمَنْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثَى جَهَنَّمَ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

۳۵۱۶: ۔ وَعَنْ زِيَادِ بْنِ كُسَيْبٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي بَكْرَةَ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ عَامِرٍ وَهُوَ

(بخاری)

۳۵۱۴: ۔ اور حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ جب پہنچی رسول اللہ کو یہ خبر کہ فارسیوں نے بادشاہ کیا اپنے اوپر بیٹی کسریٰ کی کو فرمایا ہرگز نہ فلاح[1] پائے گی وہ قوم کہ والی و حاکم کیا اپنے کام کا عورت کو (بخاری)

دوسری فصل

۳۵۱۵: ۔ حضرت حارث اشعریؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کرتا ہوں میں تمکو ساتھ پانچ چیزوں کے ایک تو اتباع کرنی جماعت مسلمین کی اور دوسرے سننے اور حکم بجالانے کی اور تیسرے ساتھ ہجرت کرنے کے اور چوتھی جہاد کرنے کے اللہ کی راہ میں اور تحقیق جو شخص نکلا سب مسلمانوں کی راہ سے برابر ایک بالشت کے تحقیق نکالی اس نے ایک رسی اسلام کی گردن اپنی سے مگر یہ کہ پھر آوے اور جس[2] نے کہ پکارا پکارنا جاہلیت کا سا پس وہ شخص جماعت دوزخیوں کی سے ہے اگرچہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں (احمد، ترمذی)

۳۵۱۶: ۔ اور زیاد بن کسیب عدویؒ سے روایت ہے کہ تھا میں ساتھ ابی بکرہؓ کے نیچے منبر ابن عامر کے اس حال میں کہ وہ خطبہ پڑھتے تھے

لہ ہرگز نہ پائے گی۔ جب شیرویہ نوشیرواں کا پوتا مر گیا اس کی بہن جس کا نام بوران تھا ایران کی بادشاہ ہوئی تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی یعنے بادشاہی اور حکومت کے واسطے عقل اور تدبیر چاہیے عورت ناقص سے بندوبست ممکن نہیں۔ ۲ے اور جس نے، یعنے جس نے بلایا اور نامزد کیا لوگوں کو واسطے بدعادات اور طریق جاہلیت کے اور حدیث میں ہجرت کرنے سے مراد جانا ہے دار الکفر سے طرف دار الاسلام کی اور دار البدعت سے طرف دار السنت کی اور معصیت سے طرف توبہ کی بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے المهاجر من هجر ما نهى الله عنه یعنے مہاجر وہ ہے جو اللہ عز وجل کے منہیات سے باز رہے اور مراد جہاد سے لڑنا ہے کافروں سے واسطے ترقی اسلام کے اور مارنا نفس کو ساتھ باز رکھنے اس کی خواہشوں سے اور جو شخص نکلا یعنے جو شخص جدا ہوا اس چیز سے کہ اکثر لوگ ہیں جماعت ساتھ ترک کرنے سنت کے اور اتباع بدعت کے اور ترک کرنے اطاعت امام کے تو اس نے توڑا عہد اسلام کا اور فرمان کا مگر یہ کہ رجوع کرے اس فعل بد سے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَقَالَ أَبُو بِلَالٍ انْظُرُوا إِلَى أَمِيرِنَا يَلْبَسُ ثِيَابَ الْفُسَّاقِ فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ أَهَانَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

۳۵۱۷۔ وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۳۵۱۸۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَمِيرِ عَشَرَةٍ إِلَّا يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُولًا حَتّٰى يَفُكَّ عَنْهُ الْعَدْلُ أَوْ يُوبِقَهُ الْجَوْرُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

۳۵۱۹۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْأُمَرَاءِ وَيْلٌ لِلْعُرَفَاءِ وَيْلٌ لِلْأُمَنَاءِ لَيَتَمَنَّيَنَّ أَقْوَامٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَّ نَوَاصِيَهُمْ مُعَلَّقَةٌ بِالثُّرَيَّا يَتَجَلْجَلُونَ بَيْنَ

اور رکھتے ان پر کپڑے باریک پس کہا ابو بلال نے دیکھو تم طرف امیر ہمارے کی پہنتا ہے کپڑے فاسقوں کے سے پس کہا ابوبکرہؓ نے چپ رہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ اہانت کرے بادشاہ کی اللہ کی طرف سے ہو زمین میں خوار کرے گا اس کو اللہ (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۵۱۷۔ اور نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں تابعداری کسی مخلوق کی بیچ گناہ خالق کے۔ (شرح السنہ)

۳۵۱۸۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی امیر دس شخصوں کا بھی مگر کہ لایا جائے گا دن قیامت کے طوق کیا ہوا یہاں تک کہ چھڑائے اس سے طوق کو عدل کرنے یا ہلاک کرے اس کو ظلم۔ (دارمی)

۳۵۱۹۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے افسوس ہے سرداروں کے لئے اور ہلاکت ہے واسطے چوہدریوں کے اور مصیبت ہے واسطے امینوں کے اور البتہ آرزو کریں گی قومیں دن قیامت کے کہ بال انکی پیشانیوں کے لٹکائے جاتے بیچ ثریا کے اس حال

سلہ خوار کریگا اس کو اللہ تعالے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حاکموں کی خاطر داری ضروری ہے تاکہ انکا لشکر پر رعب رہے اور ہر ایک سپاہی سردار پر جرات نہ کرے، سلہ نہیں تابعداری یعنے بادشاہ یا ماں باپ یا استاد کے نیک کام میں طاعت کرے اور خلاف شرع کام میں اطاعت نہ چاہیئے بادشاہ نہیں بادشاہ کا باپ حکم دے سب مل کر ایسے حاکم اور بادشاہ کو سمجھائیں اور اسکو شرع کی مخالفت پر جبر کرنے سے باز رکھیں اگر نہ مانے تو اسکو معزول کردیں اور اسکی جگہ کسی اور کو خلیفہ یا حاکم مقرر کریں جو اللہ کی کتاب پر چلے اسلئے کہ طاعت بادشاہ کی بالذات نہیں ہے بلکہ بادشاہ اور خلیفہ بھی اور آدمیوں کی طرح ایک آدمی ہے جب تک وہ شریعت کے موافق چلتا ہے تو اسکی اطاعت بالذات نہیں ہے بلکہ شریعت کی اطاعت ہے اور جہاں وہ شریعت کے خلاف ہوا اسکی اطاعت ضروری نہ ہوئی سلہ نہیں کوئی امیر معلوم ہوا کہ حکومت کسی طرح کھٹکے سے خالی نہیں، سلہ عدل بھی جو اسنے کیا ہے، سلہ لٹکائے جاتے۔ یعنی دنیا میں اس حدیث سے آنحضرت صلعم کے قول دکھومت دودھ پلانے والی تو اچھی ہے اور دودھ چھڑانے والی بری کا عقدہ حل ہوا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَاَنَّهُمْ لَمْ يَلُوْا عَمَلًا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ ذَوَائِبَهُمْ كَانَتْ مُعَلَّقَةً بِالثُّرَيَّا يَتَذَبْذَبُوْنَ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَكُوْنُوْا عُمِّلُوْا عَلٰى شَيْءٍ۔

۳۵۲۰:۔ وَعَنْ غَالِبِ الْقَطَّانِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعِرَافَةَ حَقٌّ وَلَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ عُرَفَآءَ وَلٰكِنَّ الْعُرَفَآءَ فِي النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۳۵۲۱:۔ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ مِنْ اِمَارَةِ السُّفَهَآءِ قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اُمَرَاءُ سَيَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسُوْا مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَنْ يَّرِدُوْا عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَّمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ وَاُولٰٓئِكَ يَرِدُوْنَ عَلَيَّ الْحَوْضَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَآئِيُّ۔

۳۵۲۲:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَكَنَ

ہیں کہ ہلتے درمیان آسمان اور زمین کے اور آرزو کریں گے کہ نہ والی ہوتے کسی عمل کے (شرح السنۃ، احمد) اور احمد کی روایت میں ہے کہ آرزو کریں گے کاش کہ چوٹیاں انکی لٹکائی گئی ہوتیں ثریا بلند پر ہلتی درمیان آسمان اور زمین کے اور نہ کئے گئے ہوتے عامل کسی چیز پر۔

۳۵۲۰:۔ اور غالب قطانؒ سے روایت ہے کہ نقل کی اس نے ایک شخص سے اس نے نقل کی اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے کہ فرمایا رسول اللہ نے تحقیق چودھراہٹ حق ہے[1] اور ضرور ہے واسطے آدمیوں کے چودھریوں سے لیکن چودھری ہیں بیچ دوزخ کے۔ (ابوداؤد)

۳۵۲۱:۔ اور کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں پناہ دیتا ہوں تجھ کو اللہ کی سرداری احمقوں کی سے[3] اور کہا کعبؓ نے کیا ہے یہ یا رسول اللہ فرمایا امراء ہوں گے پیچھے میرے جو شخص کہ جائے ان پر اور سچا کرے انکے جھوٹ کو اور مدد کرے ان کی انکے ظلم پر پس نہیں وہ مجھ سے اور نہیں میں ان سے اور نہ وہ آئیں گے میرے پاس حوض پر اور جو شخص نہ گیا انکے پاس اور نہ سچا کیا انکو ساتھ[4] انکے جھوٹ کے اور نہ مدد کرے ان کی ان کے ظلم پر پس وہ لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور وہ لوگ آئیں گے میرے حوض پر۔ (ترمذی، نسائی)

۳۵۲۲:۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا[5] جو شخص کہ رہتا ہے جنگل میں جاہل ہوتا ہے

---

[1] حق ہے یعنی لوگوں کو اس کی ضرورت تو پڑتی ہے اور لوگوں میں سے کسی نہ کسی کا نمبردار ہونا ضروری ہے۔ [2] لیکن چودھری ہیں بیچ دوزخ کے یعنی اکثر چودھری بسبب ناانصافی و بے عدالتی اور رشوت ستانی کے دوزخ میں جائیں گے اس میں اشارہ ہے کہ جو شخص اس امر پر مقرر کیا جائے وہ ڈرتا رہے عدل اور رشوت ستانی سے۔ [3] سرداری احمقوں کی سے، یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسا فرمایا ویسے ہی اکثر ظالم بادشاہ ہوئے جیسا یزید اور مروان کی اکثر اولاد۔ [4] فرمایا۔ یہ آپ کا فرمان واجب لاذعان سراپا پند و نصیحت ہے حقیقت میں گنوار و تنگی طبع میں بنے تنگی اور جاہل ہوتی ہے اور امیروں کے پاس آنیوالا بسبب مداہنت و حصول دنیا کے امر معروف سے رہ جاتا ہے اور ہمیشہ کا تشنگا رہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ أَتَى السُّلْطَانَ افْتُتِنَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ مَنْ لَزِمَ السُّلْطَانَ افْتُتِنَ وَمَا ازْدَادَ عَبْدٌ مِنَ السُّلْطَانِ دُنُوًّا إِلَّا ازْدَادَ مِنَ اللَّهِ بُعْدًا۔

۳۵۲۳:۔ وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَفْلَحْتَ يَا قُدَيْمُ إِنْ مُتَّ وَلَمْ تَكُنْ أَمِيرًا وَلَا كَاتِبًا وَلَا عَرِيفًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۳۵۲۴:۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ يَعْنِي الَّذِي يَعْشُرُ النَّاسَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ۔

۳۵۲۵۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَقْرَبَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامٌ عَادِلٌ وَإِنَّ أَبْغَضَ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ يَوْمَ

اور جو شخص پیچھے پڑا رہتا ہے شکار کے غافل ہوتا ہے اور جو شخص آتا ہے بادشاہ کے پاس فتنے میں ڈالا جاتا ہے (احمد، ترمذی نسائی) اور بیچ روایت ابوداؤد کے یوں ہے کہ جو شخص کہ ملازم رہتا ہے بادشاہ کا فتنہ میں پڑتا ہے اور نہیں زیادہ کرتا کوئی بادشاہ سے قرب مگر زیادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے دوری۔

۳۵۲۳۔ اور مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مارا[1] اوپر مونڈھے مقدام کے پھر فرمایا فلاح پائی تو نے اے قدیم اگر مرے تو اور نہ ہو تو امیر اور نہ منشی اور نہ چوہدری۔ (ابوداؤد)

۳۵۲۴۔ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا جنت میں صاحب مکس کا مراد رکھتے تھے آپ صاحب مکس سے وہ شخص کہ لیتا ہے لوگوں سے محصول بغیر شرع کے۔ (ابوداؤد، دارمی)

۳۵۲۵۔ اور ابوسعید سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق محبوب ترین لوگوں کا طرف اللہ کی دن قیامت کے اور بہت قریب ان کا اس سے از روئے مجلس کے امام عادل ہے اور تحقیق بہت دشمن رکھا گیا لوگوں میں طرف

اور جماعت سے محروم رہتا ہے غرض یہ ہے کہ گاؤں میں رہنے سے بسبب بہم نہ پہنچنے صحبت علماء اور صلحاء کے آدمی سخت دل اور جاہل ہو جاتا ہے اور جو کھیل کود کے طور پر ہمیشہ شکار کیا کرتا ہے وہ طاعت اور عبادت اور جمعہ اور جماعت میں حاضر ہونے سے محروم ہو جاتا ہے اور یہ بات ہمارے تجربہ میں آچکی ہے اور اس میں تنبیہ ہے اس شخص کو جس نے شکار کرنا عادت ٹھہرایا ہے اور قوت حلال طلب کرنے کی اس میں اسکی نیت نہیں ہے ورنہ حلال طلب کرنے کی نیت سے شکار کرنا پیغمبروں سے ثابت ہے حضرت اسمٰعیل کی گذران صرف شکار پر تھی اور بعض صحابہ نے بھی شکار کیا ہے اور اسکے مباح اور حلال ہونے میں کوئی تردد نہیں ہے اور بادشاہوں کے پاس جانا اس شخص کو برا ہے جو خلاف شرع کاموں میں انکی موافقت کرے اور چاپلوسی کی وجہ سے انکو منع نہ کرے اور جو شخص مداہنت نہ کرے اور انکی خیر خواہی کرے اور انکو امر بالمعروف کرے اور بری باتوں سے انکو روکے تو اسکا بادشاہوں کے پاس جانا افضل جہاد ہوتا ہے۔ [1] مارا یعنی اپنا ہاتھ اس حدیث میں اشارہ ہے کہ گمنامی راحت ہے اور شہرت آفت ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْقِيٰمَةِ وَاَشَدَّهُمْ عَذَابًا وَفِيْ رِوَايَةٍ وَاَبْعَدَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا اِمَامٌ جَائِرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۳۵۲۶ :۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ قَالَ كَلِمَةَ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ

۳۵۲۷ :۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِالْاَمِيْرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهٗ وَزِيْرَ صِدْقٍ اِنْ نَسِيَ ذَكَّرَهٗ وَاِنْ ذَكَرَ اَعَانَهٗ وَاِذَا اَرَادَ بِهٖ غَيْرَ ذٰلِكَ جَعَلَ لَهٗ وَزِيْرَ سُوْءٍ اِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ وَاِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

۳۵۲۸ :۔ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْاَمِيْرَ اِذَا

طرف اللہ کی دن قیامت کے اور سخت تر ہیں ان کا دن قیامت اور از روئے عذاب کے اور ایک روایت میں بعید ترین ان کا اللہ سے امام[1] ظالم ہے (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۵۲۶ :۔ اور ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہترین جہاد اس کا ہے کہ کہے بات حق نزدیک بادشاہ ظالم کے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ) اور نقل کی احمد اور نسائی نے طارق بن شہاب سے۔

۳۵۲۷ :۔ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت ارادہ[2] کرتا ہے اللہ ساتھ امیر کے بھلائی کا گردانتا ہے اس کے لئے وزیر سچا اگر بھول جاتا ہے[3] امیر یاد دلاتا ہے وزیر اسکو اور اگر یاد رکھتا ہے وہ کرتا ہے مدد اس کی اور اگر ارادہ کرتا ہے ساتھ امیر کے غیر بھلائی[4] کا گردانتا ہے واسطے اسکے وزیر برا بھول جاتا ہے امیر نہیں یاد دلاتا اسکو اور اگر یاد رکھتا ہے تو نہیں مدد کرتا اس کی (ابوداؤد، نسائی)

---

[1] امام ظالم ہے اس حدیث سے حاکم عادل کی فضیلت اور حاکم ظالم کی برائی ثابت ہوئی [2] کے حق بات : اور اس کا ڈر نہ کرے یہ وصف صحابہؓ میں موجود تھے مروان نے جب عید کے دن منبر نکالا اور پہلے خطبہ پڑھا عید کی نماز سے تو ابو سعیدؓ نے باوجودیکہ مروان حاکم تھا اور ظالم۔ صاف کہدیا تو نے سنت کا خلاف کیا اور اسی فصل میں بروایت ترمذی گزرا کہ ابو بلالؓ نے ابن عامر کو پتلے کپڑے پہنے دیکھ کر کہہ دیا کہ ہمارے حاکم کو دیکھو اچکوں کا لباس پہنتا ہے اور ادنیٰ درجہ ایمان کا تھا کہ مسلمان برے کاموں اور برے کام کرنے والوں سے بیزار ہوتے نفرت کرتے اگر دل میں بھی نفرت نہ ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ ایمان بالکل رخصت ہوا اور ضعیف درجہ بھی اس کا باقی نہ رہا اللہ رحم کرے اس زمانہ کے مسلمانوں پر بہت مسلمان علانیہ خلاف شرع کام کرتے ہیں جیسے سود لیتے ہیں شراب پیتے ہیں ڈاڑھی منڈواتے ہیں مونچھیں بڑھاتے ہیں لیکن دوسرے مسلمان جو یہ نہیں کرتے ان سے نفرت نہیں کرتے نہ ان کی ملاقات ترک کرتے ہیں بلکہ برابر ان کے ساتھ کھاتے پیتے ہیں اور اپنی دعوتوں میں ان کو بلاتے ہیں اور امر بالمعروف کا ادنے درجہ بھی نہیں کرتے دل ہی سے ان کی نفرت کریں معلوم نہیں اس زمانہ کے مسلمانوں پر اور کیا عذاب اترنے والا ہے اللہ بچاوے وہ ارحم الرحمین ہے اور اب کیا عذاب عام مسلمانوں پر نہیں ہے ان کی دولت چھن گئی حکومت خاک میں مل گئی [2] ارادہ کرتا ہے یعنی یہ کہ وہ اچھا ہو دنیا اور عقبیٰ میں۔ [3] بھول جاتا ہے، یعنے حکم اللہ کا، [4] غیر بھلائی کا یعنی برائی کا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَبْتَغَى الرِّيْبَةَ فِي النَّاسِ اَفْسَدَهُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

۳۵۲۹:۔ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّكَ اِذَا اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ اَفْسَدْتَهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

۳۵۳۰:۔ وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَنْتُمْ وَاَئِمَّةٌ مِّنْ بَعْدِي يَسْتَأْثِرُوْنَ بِهٰذَا الْفَيْءِ قُلْتُ اَمَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اَضَعُ سَيْفِي عَلٰى عَاتِقِي ثُمَّ اَضْرِبُ بِهٖ حَتّٰى اَلْقَاكَ قَالَ اَوَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى خَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكَ تَصْبِرُ حَتّٰى تَلْقَانِي رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۵۳۱:۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَنِ السَّابِقُوْنَ اِلٰى ظِلِّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ الَّذِيْنَ اِذَا

شک کی بات لوگوں میں خراب کرتا ہے ان کو۔ (ابوداؤد)

۳۵۲۹:۔ اور معاویہؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق تو جس وقت پیچھا کرے لوگوں کے عیب کا خراب کرے گا تو ان کو۔ (بیہقی) شعب الایمان۔

۳۵۳۰:۔ اور ابی ذرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح کرو گے تم ساتھ سرداروں کے میرے پیچھے اختیار کریں گے وہ اس غنیمت کو کہا میں نے خبردار ہو قسم اللہ کی کہ بھیجا ہے تم کو ساتھ حق کے رکھوں گا میں تلوار اوپر کندھے اپنے کے پھر ماروں گا میں ساتھ اس کے یہاں تک کہ ملاقات کروں میں تم سے فرمایا کیا نہ بتلاؤں میں تجھ کو بہتر اس سے صبر کر یہاں تک کہ ملاقات کرے تو مجھ سے۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۳۵۳۱:۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آیا جانتے ہو کہ کون سبقت کرنیوالے ہیں طرف سایہ اللہ عزوجل کے دن قیامت کے کہا صحابہؓ نے کہ اللہ اور رسول اس کا دانا تر ہے فرمایا سبقت کرنیوالے وہ لوگ ہیں

ف خراب کرے گا تو ان کو سچ ہے چاہ کن را چاہ در پیش جو بادشاہ اپنی رعیت پر بدگمان ہو کر ان کے احوال دریافت کرتا ہے وہ رعیت اپنے بادشاہ کی دشمن بن جاتی ہے غرض جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کا عیب فاش کرتا ہے اسکو ذلیل کرنے کے لئے سو وہ اس سے بڑھ کر عیب میں گرفتار ہوتا ہے اور اس سے بڑھ کر ذلیل اور خوار ہوتا ہے اللہ بچائے اور یہ مضمون صاف ایک دوسری حدیث میں موجود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی مسلمان بھائی کی شرم کی بات چھپائے اللہ اس کی شرم چھپائے گا قیامت کے دن اور جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کی شرم کی بات کھولے اللہ تعالیٰ اس کی شرم کو کھولے گا یہاں تک کہ اس کو ذلیل کرے گا اسی کے گھر میں اور یہ امر مجرب ہے۔ ف۲ اختیار کریں گے وہ یعنی اپنے تصرف میں لائیں گے اور جن کا حصہ میں حق ہے ان کو نہیں دیں گے اور غنیمت اور فئے میں فرق یہ ہے کہ جو مال لڑائی سے ہاتھ لگے وہ غنیمت پانچواں حصہ ہے اللہ کی نیاز اور چار حصہ اس سے لشکر کو بانٹے اور جو بغیر جنگ ہاتھ لگا وہ فئے ہے وہ سارا مسلمانوں کے خزانے میں رکھا جائے مسلمانوں کے جو کام ضروری ہوں ان میں خرچ ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أعطوا الحق تبلوه وإذا سئلوه بذلوه وحكموا للناس كحكمهم لأنفسهم۔

۳۵۳۲:۔ وعن جابر بن سمرة رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ثلاث أخاف على أمتي الاستسقاء بالأنواء وحيف السلطان وتكذيب بالأقدار۔

۳۵۳۳:۔ وعن أبي ذر رضي الله عنه قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ستة أيام اعقل يا أبا ذر ما يقال لك بعد فلما كان اليوم السابع قال أوصيك بتقوى الله في سر أمرك وعلانيته وإذا أسأت فأحسن ولا تسألن أحدا شيئا وإن سقط سوطك ولا تقبض أمانة ولا تقض بين اثنين۔

۳۵۳۴:۔ وعن أبي أمامة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال ما من رجل يلي أمر عشرة فما فوق ذلك إلا أتى الله عز وجل مغلولا يوم القيامة يداه إلى عنقه فكه

کہ جب حق دیئے جاتے ہیں حق قبول کرتے ہیں اس کو اور جب سوال کئے جاتے ہیں اسی حق کا خرچ کرتے ہیں اس کو اور حکم کرتے ہیں واسطے لوگوں کے مانند حکم کرنے ان کو اپنی ذاتوں کے۔

۳۵۳۲:۔ اور جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے فرمایا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تین چیزیں ہیں کہ ڈرتا ہوں میں اپنی امت پر بینہ[2] مانگنا ساتھ ستاروں کے اور ظلم کرنا بادشاہ کا اور جھٹلانا تقدیر[3] کا۔

۳۵۳۳:۔ اور حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ کہی واسطے میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ دن تک یہ بات سمجھ تو اے ابوذرؓ اس چیز کو کہ کہی جائے واسطے تیرے بعد اس کے پس جب ہوا ساتواں دن فرمایا وصیت کرتا ہوں میں تجھ کو ساتھ پرہیزگاری اللہ کے بیچ باطن اور ظاہر کے اور جس وقت کہ برائی کرے تو پس نیکی کر اور نہ مانگ کسی سے کچھ اگرچہ گرے کوڑا تیرا اور نہ لے امانت کسی کی اور نہ حکم کر درمیان دو شخصوں کے۔

۳۵۳۴:۔ اور ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں کوئی شخص کہ سردار ہو کام دس شخصوں کا پس زیادہ کا اس سے مگر آئے گا اللہ عزوجل کے پاس طوق پڑا ہوا دن قیامت کے ہاتھ اس کا چمٹا ہوا ہو گا طرف گردن اس کی

[1] جب دیئے جاتے ہیں الخ یعنی امام عادل کو جب نصیحت کی جاتی ہے رعیت میں عدل کرنے کی تو وہ قبول کرتے ہیں اور جب ان سے کوئی اپنا حق طلب کرے تو اس کے دینے میں دریغ نہیں کرتے اور جو اپنے لئے چاہتے ہیں رعیت کے لئے بھی وہی چاہتے ہیں، [2] مینہ مانگنا الخ حقیقت میں یہ کفر کی رسم ہے جو اس امت میں جاری ہے تمام عوام اعتقاد نجوم میں گرفتار ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ اس اعتقاد والے کو حدیث قدسی میں کافر فرمایا گیا ہے اور وہ یہ کہ آنحضرتؐ نے حدیبیہ میں صبح کی نماز پڑھائی اور رات کو بارش ہو چکی تھی تو آپ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ پروردگار نے کیا فرمایا انہوں نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا اللہ فرماتا ہے میرے بندوں میں بعض کی صبح ایمان پر ہوئی اور بعض کی کفر پر تو جس نے کہا پانی پڑا اللہ کے فضل اور رحمت سے وہ ایمان لایا مجھ پر اور کافر ہوا تاروں۔ سے اور جس نے کہا پانی پڑا تاروں کی گردش سے وہ کافر ہوا میرے ساتھ اور ایمان لایا تاروں پر [3] اور جھٹلانا تقدیر کا وہ یہ کہ تقدیر نہیں ہے جو کچھ ہے سو ساتھ فعل اور پیدا کرنے بندوں کے ہے جیسے مذہب قدریہ کا ہے، [4] برائی کرے تو پس نیکی کر کیونکہ نیکی برائی کو مٹا دیتی ہے اور اسکا کفارہ ہو جاتی ہے، [5] اور نہ مانگ کسی سے اور یہی وصیت کی آپ نے ثوبان کو تو ثوبان کا یہ حال تھا کہ اگر اسکا کوڑا گر پڑتا سواری پر سے تو کسی سے یوں نہ کہتے میرا کوڑا اٹھا دو بلکہ خود اتر کر اٹھاتے یہ بڑا اعلیٰ درجہ ہے حالانکہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِرَّةً اَوْ اَوْبَقَهُ اِثْمُهُ اَوَّلُهَا مَلَامَةٌ وَّاَوْسَطُهَا نَدَامَةٌ وَّاٰخِرُهَا خِزْيٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ -

٣٥٣٥ :- وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاوِيَةُ اِنْ وُلِّيْتَ اَمْرًا فَاتَّقِ اللّٰهَ وَاعْدِلْ قَالَ فَمَا زِلْتُ اَظُنُّ اَنِّيْ مُبْتَلًى بِعَمَلٍ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ابْتُلِيْتُ ،

٣٥٣٦ :- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ رَّاْسِ السَّبْعِيْنَ وَاِمَارَةِ الصِّبْيَانِ رَوَى الْاَحَادِيْثَ السِّتَّةَ اَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ حَدِيْثَ مُعَاوِيَةَ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ -

٣٥٣٧ :- وَعَنْ يَحْيَى بْنِ هَاشِمٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَكُوْنُوْنَ كَذٰلِكَ يُؤَمَّرُ عَلَيْكُمْ -

٣٥٣٨ :- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ السُّلْطَانَ ظِلُّ

کی چھڑائے گی اسکی نیکی یا ہلاک کریگا اسکو گناہ اسکا اول سرداری کی ملامت ہے اور بیچ میں اسکے پشیمانی اور آخر اسکے رسوائی ہے دن قیامت کے -

٣٥٣٥ :- اور معاویہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے معاویہؓ اگر سردار کیا جائے تو کسی کام کا پس ڈرنا اللہ سے اور انصاف کرنا کہا معاویہؓ نے پس ہمیشہ رہا میں گمان کرتا میں گرفتار کیا جاؤں گا ساتھ کسی کام کے بسبب فرمانے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہاں تک کہ گرفتار کیا گیا میں -

٣٥٣٦ :- اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے ابتدائی ستر برس کی سے اور سرداری لڑکوں کی سے نقل کیں چھیوں حدیثیں احمد اور روایت کی بیہقی نے حدیث معاویہؓ کی دلائل النبوت میں -

٢٥٣٧ :- اور یحییٰ بن ہاشم سے روایت ہے کہ نقل کی یونس بن ابی اسحٰق سے کہ نقل کی اس نے اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسے کہ ہو گے تم ویسے ہی سردار کئے جائیں گے تم پر -

٢٥٣٨ :- اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بادشاہ سایہ خدا کا ہے زمین میں ٹھکانا پکڑتا ہے طرف اس کی ہر مظلوم بندوں کے سے پس جس وقت کہ عدل کرتا ہے اس کے لئے ثواب اور واجب آتا ہے رعیت پر شکر

اس قسم کا سوال مباح ہے مگر صحابہ کی شان بڑی تھی انہوں نے مطلق سوال ہی کو مخلوق سے چھوڑ دیا صرف خالق سے سوال کرنا کافی سمجھا، ١ اول سرداری کی علامت ہے یعنی جو لوگ طعن کرتے ہیں کہ ایسا اور ویسا کیا، ٢ اور بیچ میں اس کے پشیمانی ہے کہ کہتا ہے میں نے کیوں اختیار کی اور اس آفت میں پڑا اور ڈرتا ہے معزول ہو جانے سے اور جو آخرت کی رسوائی ہے وہ علیحدہ، ٣ یہاں تک کہ گرفتار یعنی میری قسمت میں حکومت ہوئی سبحان اللہ کیا قدرت ہے خدا کی ایک زمانہ معاویہؓ کا ایسا تھا کہ مفلس تلاش تھے ایک پیسہ بھی پاس نہ تھا پھر چند ہی روز کے بعد حق تعالیٰ نے ان کو ایسی بڑی بادشاہت دی کہ روم، شام، ایران، عرب اور مصر سب ان کے زیر نگیں تھے تعز من تشاء وتذل من تشاء، ٤ اور سرداری لڑکوں کی سے، اس حدیث میں بھی یزیدؓ اور مروان کی اولاد کی حکومت کی طرف اشارہ ہے، ٥ جیسے کہ ہو گے تم یعنی اگر اچھے عمل کرو گے اچھے حاکم ہوں گے اور بُرے عمل کرو گے تو بُرے حاکم ہوں گے، ٦ سایہ خدا کا ہے، کہا طیبیؒ نے یہ تشبیہ ہے اور جملہ یاوی الخ اس کا بیان ہے یعنی جیسے کہ لوگ آرام پاتے ہیں ٹھنڈک سایہ کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ یَاْوِیْ اِلَیْہِ کُلُّ مَظْلُوْمٍ مِّنْ عِبَادِہٖ فَاِذَا عَدَلَ کَانَ لَہُ الْاَجْرُ وَعَلَی الرَّعِیَّۃِ الشُّکْرُ وَاِذَا جَارَ کَانَ عَلَیْہِ الْاِصْرُ وَعَلَی الرَّعِیَّۃِ الصَّبْرُ۔

۳۵۳۹ :۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَفْضَلَ عِبَادِ اللّٰہِ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃً یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِمَامٌ عَادِلٌ رَفِیْقٌ وَّاِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃً یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِمَامٌ جَائِرٌ خَرِقٌ،

۳۵۴۰ :۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَظَرَ اِلٰی اَخِیْہِ نَظْرَۃً یُّخِیْفُہٗ اَخَافَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَی الْاَحَادِیْثَ الْاَرْبَعَۃَ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ فِیْ حَدِیْثِ یَحْیٰی ھٰذَا مُنْقَطِعٌ وَّرِوَایَتُہٗ ضَعِیْفٌ۔

۳۵۴۱ :۔ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا مَالِکُ الْمُلُوْکِ وَمَلِکُ الْمُلُوْکِ قُلُوْبُ الْمُلُوْکِ فِیْ یَدِیْ وَاِنَّ

اور جب ظلم کرتا ہے ہوتا ہے اس پر گناہ اور لازم ہے رعیت پر صبر کرنا۔

۳۵۳۹ :۔ اور عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہتر بندگان خدا کے سے نزدیک اللہ کے باعتبار مرتبہ کے دن قیامت کے امام عادل نرمی کرنے والا اور بدترین لوگوں کا نزدیک اللہ کے باعتبار مرتبہ کے دن قیامت کے امام ظالم سختی کرنے والا۔

۳۵۴۰ :۔ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیکھے طرف مسلمان بھائی اپنے کی دیکھنا کہ ڈرائے اس کو ڈرائے گا اللہ اس کو دن قیامت کے روایت کیں چاروں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا بیچ حدیث یحیٰی کے یہ منقطع ہے اور روایت یحیٰی کی ضعیف ہے۔

۳۵۴۱ :۔ اور ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اللہ ہوں نہیں کوئی معبود مگر میں مالک ہوں بادشاہوں کا بادشاہ دل بادشاہوں کے میرے ہاتھ میں ہیں اور تحقیق بندے جس وقت کہ فرمانبرداری کریں میری پھیر دوں گا میں دلوں بادشاہوں ان کے کو ان پر ساتھ رحمت و شفقت کے اور تحقیق بندے

گرمی آفتاب کی سے اسی طرح آرام پاتے ہیں ٹھنڈک عدل اسکے میں گرمی ظلم سے اور دفع کرتا ہے وہ ایذا لوگوں سے جیسا کہ دفع کرتا ہے سایہ ایذا آفتاب کی گرمی کی اور کبھی کنایہ کیا جاتا ہے ساتھ سایہ کے محافظت و حمایت کے کذا فی النہایہ اور اضافت ظل کی طرف اللہ کی بزرگی کے لئے ہے مانند بیت اللہ کی اور اشارہ ہے طرف اس کی کہ وہ سایہ مانند اور سایوں کے نہیں ہے بلکہ وہ ذی شان ہے اور خصوصیت رکھتا ہے ساتھ اللہ کے اس لئے کہ گردانا گیا ہے وہ خلیفہ اللہ کا زمین میں کہ پھیلاتا ہے اس کے عدل و احسان کو بندوں میں، ۵۱؎ ڈرائے گا اللہ اس کو جب ڈرانے پر یہ وعید ہے تو ظلم کا انجام تو ظلمات ہی ہوں گے ان حدیثوں میں بھی حاکم عادل کی فضیلت اور حاکم ظالم کی برائی کا بیان ہے، ۵۲؎ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، یعنی یہ حدیث قدسی ہے، ۵۳؎ پھیر دوں میں، یعنی ظالموں کے دلوں کو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعِبَادَ إِذَا أَطَاعُونِي حَوَّلْتُ قُلُوبَ مُلُوكِهِمْ عَلَيْهِمْ بِالرَّحْمَةِ وَالرَّأْفَةِ وَإِنَّ الْعِبَادَ إِذَا عَصَوْنِي حَوَّلْتُ قُلُوبَهُمْ بِالسَّخْطَةِ وَالنِّقْمَةِ فَسَامُوهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ فَلَا تَشْغَلُوا أَنْفُسَكُمْ بِالدُّعَاءِ عَلَى الْمُلُوكِ وَلٰكِنِ اشْغَلُوا أَنْفُسَكُمْ بِالذِّكْرِ وَالتَّضَرُّعِ كَيْ أَكْفِيَكُمْ مُلُوكَكُمْ رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ۔

جس وقت کہ نافرمانی کریں میری پھیر دوں گا میں بادشاہوں کے دلوں[1] کو ساتھ خفگی اور عذاب کے پس پہنچا دیں[2] گے ان کو برے عذاب پس نہ مشغول کرو اپنے نفسوں کو ساتھ[3] بد دعا کرنے کے اپنے بادشاہوں پر بلکہ مشغول کرو ساتھ ذکر کے اور زاری کے تاکہ کفایت کروں میں تم سے شر بادشاہوں[4] تمہارے کو اور باز رکھوں میں اس کو (ابو نعیم نے حلیہ میں)

[1] دلوں کو یعنی عادل بادشاہوں کے دلوں کو۔ [2] پہنچائیں گے یعنی بادشاہ ان کے۔ [3] ساتھ ذکر کے یعنی ذکر میرے کے اور زاری اور خواری کے درگاہ میری میں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا عَلَى الْوُلَاةِ مِنَ التَّيْسِيْرِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۵۴۲: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِہٖ فِیْ بَعْضِ اَمْرِہٖ قَالَ بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَیَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۳۵۴۳: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَکِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۳۵۴۴: وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَدَّہٗ اَبَا مُوْسٰی وَمُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ یَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۳۵۴۵: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْغَادِرَ یُنْصَبُ

بیان ہے بیچ اس چیز کے کہ حاکموں پر ہے آسانی کرنے سے

پہلی فصل

۳۵۴۲: حضرت ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت ارادہ کرتے[1] بھیجنے کا کسی کو اپنے اصحاب میں سے بیچ بعض کام اپنے کے فرماتے بشارت[2] دو اور نہ ڈراؤ[3] اور آسانی کرو اور دشواری میں نہ ڈالو۔ (بخاری، مسلم)

۳۵۴۳: اور انس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسانی کرو اور نہ مشکل کرو اور تسکین دو اور نہ نفرت دلاؤ۔ (بخاری، مسلم)

۳۵۴۴: اور ابوبردہ سے روایت ہے کہ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے دادا کو کہ ابوموسیٰ اشعری تھے اور معاذ کو طرف یمن کی اور فرمایا آسانی کرو[4] اور نہ مشکل کرو اور بشارت دو اور نہ نفرت دلاؤ اور آپس میں باتفاق[5] کام کرو اور نہ اختلاف کرو۔ (بخاری، مسلم)

۳۵۴۵: اور ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا تحقیق عہد توڑنے والا کھڑا کیا جائیگا ہر گو واسطے اسکے نشان دن قیامت کے اور کہا جائیگا کہ یہ نشان[6]

---

[1] ارادہ کرتے بھیجنے کا یعنی حاکم کرکے کسی کام پر، [2] بشارت دو یعنی لوگوں کو ساتھ اجر و ثواب کے، [3] اور نہ ڈراؤ یعنی لوگوں کو عذاب خدا سے اس قدر نہ ڈراؤ کہ وہ ناامید ہو جائیں رحمت الٰہی سے اور یہ جو فرمایا آسانی کرو اور دشواری نہ ڈالو تو یہ اس لئے کہ دین اسلام کو جلدی جلدی قبول کریں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقط وعید کو بیان کرنا اور صرف لوگوں کو ڈرانا خوب نہیں بلکہ اس کے ساتھ اللہ کی رحمت اور کرم اور بخشش کو بھی بیان کرنا ضرور ہے اسی طرح نابالغ لڑکوں اور نو مسلموں اور گنہگاروں پر آسانی کرنی چاہیئے کہ توبہ سب گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور اسلام سب گناہوں کو محو کر دیتا ہے، [4] آسانی کرو۔ ان تینوں حدیثوں کا مطلب یہ ہے کہ نرمی چاہیئے تاکہ لوگ دین سیکھیں بدخلقی اور سختی لازم نہیں کہ لوگ وحشت کریں، [5] باتفاق کام کرو جب تک مسلمانوں کا اس پر عمل درآمد رہا تمام دنیا کے بادشاہوں کا پتہ مسلمانوں کے سامنے پانی ہوتا تھا جب سے مسلمانوں نے اتفاق چھوڑا اقبال سے سخت ادبار آگیا، [6] یہ نشان۔ امام نووی نے کہا عرب کا قاعدہ تھا کہ مشہور کرنے کے لئے بازار میں جھنڈا کھڑا کرتے اور دغاباز وہی ہے جو وعدہ کرکے پھر پورا نہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَهٗ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۵۴۶:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعْرَفُ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۵۴۷:۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اِسْتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرْفَعُ لَهٗ بِقَدْرِ غَدْرِهٖ اَلَا وَلَا غَادِرَ اَعْظَمُ غَدْرًا مِّنْ اَمِيْرِ عَامَّةٍ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

الفصل الثانی

۳۵۴۸:۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِّنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ اِحْتَجَبَ اللّٰهُ دُوْنَ حَاجَتِهٖ وَخَلَّتِهٖ وَفَقْرِهٖ فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلٰى حَوَائِجِ النَّاسِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ وَلِاَحْمَدَ اَغْلَقَ اللّٰهُ لَهٗ اَبْوَابَ السَّمَآءِ دُوْنَ

علامت عہد شکنی فلاں بن فلاں کی ہے، (بخاری، مسلم)

۳۵۴۶:۔ اور انس رضؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا واسطے ہر عہد توڑنے والے کے نشان ہوگا دن قیامت کے کہ پہچانا جائے گا بسبب اس کے، (بخاری، مسلم)

۳۵۴۷:۔ اور ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا واسطے ہر عہد توڑنے والے کے نشان ہوگا نزدیک مقعد اس کی کے دن قیامت کے بیچ ایک روایت کے یوں ہے کہ واسطے ہر عہد توڑنے والے کے نشان ہوگا دن قیامت کے بلند کیا جائے گا واسطے اس کے بقدر اس کے عذر کے خبردار ہو نہیں کوئی عہد توڑنے والا بہت بڑا عہد توڑنے میں سردار عام سے، (مسلم)

دوسری فصل

۳۵۴۸:۔ حضرت عمرو بن مرہؓ سے روایت ہے کہا واسطے معاویہؓ کے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ سردار کیا اس کو اللہ نے کسی چیز کا کام مسلمانوں سے پس پردہ میں رہا نزدیک ضرورت اور مطلب ان کے اور حاجت ان کی کے پردے میں رہے گا اللہ نزدیک حاجت اور محتاجی اس کی کے پس مقرر کیا معاویہؓ نے ایک شخص کو اوپر روا کرنے لوگوں کی حاجتوں کے (ابوداؤد، ترمذی) اور بیچ ایک روایت ترمذی اور احمد کے بند کرے گا اللہ تعالےٰ دروازے آسمان کے نزدیک مطلب اور

لہ کرے اور اس حدیث سے دغابازی کی حرمت نکلی خاص کر اس شخص کے لئے جو حاکم ہو کیونکہ اس کی دغابازی سے ہزاروں خلق اللہ کو نقصان پہنچتا ہے، لہ عہد توڑنے والے کے نشان ہوگا ان تینوں حدیثوں کا مطلب یہ ہے کہ جس نے امام سے بیعت کی پھر قول توڑا اس کو خلاف نصیحت کرے گا سب کے آگے اور جھنڈا اس لئے ہوگا کہ فضیحت ہو قیامت میں اور یہ جو فرمایا اور کوئی دغاباز اس سے بڑھ کر نہیں جو خلق اللہ کا حاکم بن کر دغابازی کرے تو یہ اسکی دغابازی سے ایک جہان کو نقصان پہنچتا ہے بر خلاف غریب کی دغابازی کے کہ اس سے ایک یا دو شخصوں کو نقصان ہوتا ہے، سلہ پس پردہ میں رہا یعنی نہ بر لایا حاجت انکی کو، سلہ پردے میں رہے گا یعنی دور رکھے گا اس کو مطلوب اس کی سے اور نہ قبول کرے گا دعا اس کی ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَلَّتِهٖ وَحَاجَتِهٖ وَمَسْكَنَتِهٖ،

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۵۴۹: عَنْ اَبِي الشَّمَّاخِ الْاَزْدِيِّ عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَّهٗ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَتٰى مُعَاوِيَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ وَّلِيَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا ثُمَّ اَغْلَقَ بَابَهٗ دُوْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَوِ الْمَظْلُوْمِ اَوْ ذِي الْحَاجَةِ اَغْلَقَ اللّٰهُ دُوْنَهٗ اَبْوَابَ رَحْمَتِهٖ عِنْدَ حَاجَتِهٖ وَفَقْرِهٖ اَفْقَرَ مَا يَكُوْنُ اِلَيْهَا۔

۳۵۵۰: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا بَعَثَ عُمَّالَهٗ شَرَطَ عَلَيْهِمْ اَنْ لَّا تَرْكَبُوْا بِرْذَوْنًا وَّلَا تَاْكُلُوْا نَقِيًّا وَّلَا تَلْبَسُوْا رَقِيْقًا وَّلَا تُغْلِقُوْا دُوْنَ حَوَائِجِ النَّاسِ فَاِنْ فَعَلْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَدْ حَلَّتْ بِكُمُ الْعُقُوْبَةُ ثُمَّ يُشَيِّعُهُمْ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

حاجت اور محتاجگی اس کی کے ۔

تیسری فصل

۳۵۴۹: حضرت ابی شماخ ازدی سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے چچا کے بیٹے سے کہ تھا صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ وہ آیا معاویہؓ کے پاس پس داخل ہوا ان پر اور کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ والی کیا گیا کام لوگوں کے سے کسی چیز پر پھر بند کیا[1] دروازہ اپنا اوپر مسلمانوں کے یا مظلوم کے یا صاحب حاجت کے بند کرے گا اللہ اوپر اس کے دروازے اپنی رحمت کے نزدیک حاجت اور محتاجگی اس کی کے بیچ اس وقت کہ بہت محتاج ہوگا طرف اس کی۔

۳۵۵۰: اور عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ تحقیق وہ تھے جس وقت کہ بھیجتے اپنے عاملوں کو شرط کرتے ان پر کہ نہ سوار[2] ہونا ترکی گھوڑے پر اور نہ کھانا میدہ اور نہ پہنو کپڑا باریک اور نہ بند رکھیو اپنے دروازے لوگوں کی حاجت کے وقت اگر کرو گے تم کچھ اس میں سے پس تحقیق[3] اتر آئے گی تم پر سزا پھر رخصت کرنے جاتے حضرت عمرؓ ان کو نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں۔

---

[1] پھر بند کیا یعنی اپنے پاس نہ آنے دیا اس کو وقت حاجت کے یا حاجت روائی نہ کی، [2] نہ سوار ہونا ترکی گھوڑے پر سبحان اللہ امیر المومنین کس قدر عدالت پسند تھے اس شرط کرنے میں گویا ان کو روکا شہرت ستانی اور خلق کو ستانے سے اور اگر ترکی گھوڑی کی علت تکبر اور اترانا ہے تو عربی گھوڑے پر سوار ہونے میں بھی موجود ہے اور میدہ کھانے اور باریک کپڑے پہننے سے منع کرتے ہیں گویا روکا ان کو اسراف سے اور دروازوں کے بند کرنے سے منع کرتے ہیں گویا مسلمانوں کی حاجت روائی کے نہ کرنے سے روکا، [3] اتر آئے گی تم پر سزا یعنی دنیا اور عقبیٰ میں اور یہی ظاہر ہے اور احتمال ہے کہ حضرت عمرؓ کا اپنی طرف سے سرزنش کرنا مراد ہو زجر و توبیخ اور معزول کرنے کے ساتھ کذا قال العلی قاری فی المرقاۃ والشیخ المحدث عبدالحق فی اللمعات۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْعَمَلِ فِي الْقَضَاءِ وَالْخَوْفِ مِنْهُ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۵۵۱: عَنْ اَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۵۵۲: وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ وَاَصَابَ فَلَهُ اَجْرَانِ وَاِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ وَاَخْطَاَ فَلَهُ اَجْرٌ وَّاحِدٌ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۵۵۳: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

بیان ہے عمل کرنے کا قضاء میں اور بیچ بیان ڈرنے کے قضاء سے

پہلی فصل

۳۵۵۱۔ حضرت ابی بکرہؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہ حکم کرے کوئی حکم کرنے والا درمیان دو شخصوں کے اس حالت میں کہ غضب[1] میں ہو۔ (بخاری، مسلم)

۳۵۵۲۔ اور عبداللہ بن عمرو اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ کہا دونوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ قصد حکم کا کرے حاکم پس اجتہاد کرے اور صواب کرے پس واسطے اس کے دوہرا ثواب ہے اور جس وقت کہ حکم کیا اور اجتہاد کیا پھر خطا کی پس واسطے اس کے ہے ایک ثواب[2] (بخاری، مسلم)

دوسری فصل

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کیا گیا قاضی درمیان لوگوں کے پس تحقیق ذبح[3] کیا گیا بغیر چھری کے (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

---

[1] کہ غضب میں ہو۔ یعنی جب حاکم اور قاضی غصے میں ہو اس وقت فیصلہ نہ کرے اس واسطے کہ قضیہ فیصلہ کرنے کو عقل اور ہوش چاہیئے کہ سچ اور جھوٹ کو جانے اسی طرح جب بہت بھوکا ہو یا اس کا پیٹ بہت بھرا ہو یا کسی بات کا رنج اور فکر ہو یا بہت جاگا ہو تو حاکم کو حکم کرنا درست نہیں کہ ان حالتوں میں ہوش نہیں رہتا [2] ایک ثواب۔ یعنی جو عالم مجتہد وہ مسئلہ جو قرآن اور حدیث میں صاف مذکور نہیں اس کو اپنے قیاس سے غور کرکے نکالے تو مقرر ثواب پائے گا اگر ٹھیک مسئلہ ہے تو دو ثواب ہیں اور اگر چوک گیا ہے اس میں تو ایک ثواب ہے بشرطیکہ اجتہاد کی لیاقت رکھتا ہو [3] ذبح کیا گیا بغیر چھری کے۔ یعنی بن مارے اس کی موت ہوئی مطلب یہ ہے کہ قضا بڑے خطرے اور مواخذہ کا کام ہے اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۵۵۴:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَغَی الْقَضَاءَ وَسَاَلَ وُکِلَ اِلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اُکْرِہَ عَلَیْہِ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْہِ مَلَکًا یُّسَدِّدُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ۔

۳۵۵۵:۔ وَعَنْ بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْقُضَاۃُ ثَلٰثَۃٌ وَاحِدٌ فِی الْجَنَّۃِ وَاثْنَانِ فِی النَّارِ فَاَمَّا الَّذِیْ فِی الْجَنَّۃِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰی بِہٖ وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِی الْحُکْمِ فَھُوَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ قَضٰی لِلنَّاسِ عَلٰی جَھْلٍ فَھُوَ فِی النَّارِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ،

۳۵۵۶:۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۳۵۵۴۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طلب کرے منصب قضاء اور سوال کرے سونپا جاتا ہے[1] وہ طرف نفس اس کے کی اور جو شخص کہ زبردستی کیا گیا قضاء دینے پر اتارتا ہے اللہ اس پر فرشتہ کہ راست[2] رکھتا ہے اس کو (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۵۵۵۔ اور بریدہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قاضی تین طرح کے ہوتے ہیں ایک بہشت میں اور دو دوزخ میں پس وہ کہ بہشت میں ہے پس وہ شخص ہے کہ پہچانا اس نے حق کو پس حکم کیا ساتھ حق کے اور جس شخص نے حکم کیا لوگوں میں بنا بر جہل کے پس[3] وہ بھی دوزخ میں ہے۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۵۵۶۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

بقیہ حاشیہ۔ اس میں عاقبت خراب ہونے کا ڈر ہے مگر جس کو اللہ تعالٰی بچائے اسی واسطے اگلے بزرگوں نے تکلیف اور ذلت گوارہ کی لیکن قضاء کا عہدہ نہ لیا چنانچہ امام ابوحنیفہ کو منصور نے مارا اور قید کیا لیکن انہوں نے قاضی بننا قبول نہ کیا اللہ تعالٰی ان کو جزا خیر دے۔

[1] سونپا جاتا ہے وہ طرف نفس اس کے کی۔ یعنی خدا کی طرف سے اس کی مدد نہیں ہوتی۔ [2] راست رکھتا ہے۔ یعنی قضاء کے کاموں میں اور حق کی توفیق دیتا ہے [3] پس وہ دوزخ میں ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاضی کا مجتہد ہونا ضروری ہے اور مقلد کا قاضی ہونا صحیح نہیں ہے کیونکہ علم کا اطلاق نہیں ہوتا مگر مجتہد پر حق کا علم یعنی کتاب سنت کا علم اسی کو ہوتا ہے اور مقلد تو کتاب اور سنت سے بے خبر ہوتا ہے صرف اپنے امام کا قول معلوم کر لیتا ہے اور مجتہد ہی اس بات کا حکم کرے گا جو اللہ عزوجل اس کو دکھلائے مقلد تو اپنے امام کے دکھلانے کے مطابق حکم کرے گا اور بریدہؓ کی اس حدیث کو نسائی، ترمذی اور حاکم نے بھی نکالا اور کہا وہ صحیح ہے اور ابن حجرؒ نے اس حدیث کے کل طریقوں کو ایک جداگانہ رسالہ میں جمع کیا لیکن حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ صرف اجتہاد کافی نہیں بلکہ حق کا علم یعنی یقین ضروری ہے اور یہ حدیث علماء کے نزدیک تہدید اور تشدید کے اوپر محمول ہے اور انہوں نے اتفاق کیا ہے اس پر کہ قضاء کے لئے صرف اجتہاد ہی کافی ہے اور اجتہاد تو ہمیشہ ظنی ہی ہوتا ہے کیونکہ اس میں خطا کا احتمال ہے ہے اور دوسری حدیث سے ثابت ہے کہ مجتہد اگر خطا بھی کرے گا تو اس کو ایک اجر ملیگا یہ حدیث ابوہریرہؓ اور عبدالرحمٰن بن عمرو ابن عباسؓ کی روایت سے فصل اول میں گزر چکی ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اگر اجتہاد ٹھیک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى يَنَالَهٗ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُهٗ جَوْرَهٗ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ غَلَبَ جَوْرُهٗ عَدْلَهٗ فَلَهُ النَّارُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۳۵۵۷:۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَهٗ اِلَى الْيَمَنِ قَالَ كَيْفَ تَقْضِيْ اِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ قَالَ اَقْضِيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ اَجْتَهِدُ بِرَاْيِيْ وَلَا اٰلُوْ قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَدْرِهٖ وَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لِمَا يَرْضٰى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ۔

۳۵۵۸:۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُرْسِلُنِيْ وَاَنَا حَدِيْثُ السِّنِّ وَلَا عِلْمَ لِيْ بِالْقَضَاءِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ سَيَهْدِيْ

جس شخص نے طلب کی قضاء مسلمانوں کی قضا یہاں تک کہ پہنچا اس کو پھر غالب آیا عدل اس کا ظلم پر پس واسطے اس کے جنت ہے اور وہ شخص کہ غالب ہوا ظلم اس کا اس کے عدل پر پس واسطے اس کے دوزخ ہے۔ (ابوداؤد)

۳۵۵۷۔ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کہ بھیجا معاذؓ کو طرف یمن کی فرمایا کس طرح حکم کرے گا تو جس وقت کہ پیش آئے گا واسطے تیرے کوئی قضیہ کہا حکم کروں گا میں بموجب کتاب اللہ فرمایا پس اگر نہ پاوے تو کتاب اللہ میں کہا پس حکم کروں گا میں اپنے عقل سے اور نہ قصور کروں گا میں کہا معاذؓ نے پس مارا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اوپر سینے معاذؓ کے اور فرمایا تعریفؔ ہے واسطے اس خدا کے کہ توفیق دی ایلچی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس چیز کی کہ راضی ہے ساتھ اس کے رسول اللہ (ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بھیجا مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف یمن کی قاضی کر کے پس کہا میں نے یا رسول اللہ! بھیجتے ہو مجھ کو اور حال میں نوجوان اور نہیں علم مجھ کو ساتھ کیفیت قضاء کے پس فرمایا تحقیق اللہ ہدایت کرے گا

بقیہ حاشیہ۔ ہوگا تو اس کو دس اجر ملیں گے۔

لہ تعریف ہے۔ اس حدیث سے بھی یہی معلوم ہوا کہ قاضی کا مجتہد ہونا ضروری ہے کیونکہ معاذؓ نے کہا میں فیصلہ کروں گا اللہ کی کتاب کے مطابق اگر اس میں نہ ملے گا تو اپنی رائے سے فیصلہ دوں گا یہ بھی مجتہد کی شان ہے مقلد تو نہ قرآن دیکھتا ہے نہ حدیث کو صرف قیاس پر عمل کرتا ہے اور اس کو یہ خبر بھی نہیں ہوتی کہ حکم کتاب وسنت میں موجود ہے یا نہیں اور اگر مقلد دعویٰ کرے کہ اس نے اپنی رائے سے حکم دیا تو اس کا دعویٰ جھوٹا ہوگا کیونکہ وہ خود اقرار کرتا ہے کہ نہ وہ کتاب پہچانتا ہے نہ سنت اور سید علامہ محمد بن اسمٰعیل امیر نے مستقل رسالہ اقتہاد کے آسان ہونے کے باب میں لکھا ہے اور اہلحدیث کا مذہب یہی ہے کہ مقلد کا قاضی ہونا صحیح نہیں ہے (روضہ مختصراً)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَلْبَكَ وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ إِذَا تَقَاضَى إِلَيْكَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْأَوَّلِ حَتَّى تَسْمَعَ كَلَامَ الْآخَرِ فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ قَالَ فَمَا شَكَكْتُ فِي قَضَاءٍ بَعْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ أُمِّ سَلَمَةَ إِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ بِرَأْيِي فِي بَابِ الْأَقْضِيَةِ وَالشَّهَادَاتِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۵۵۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ حَاكِمٍ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَلَكٌ آخِذٌ بِقَفَاهُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَإِنْ قَالَ أَلْقِهِ أَلْقَاهُ فِي مَهْوَاةٍ أَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ

۳۵۶۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى الْقَاضِي الْعَدْلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَتَمَنَّى أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِي تَمْرَةٍ قَطُّ رَوَاهُ أَحْمَدُ،

۳۵۶۱: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْقَاضِي مَا لَمْ يَجُرْ فَإِذَا جَارَ تَخَلَّى عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطٰنُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ

دل تیرے کو اور ثابت رکھے گا زبان تیری کو جس وقت کہ لائیں تیرے پاس قضیہ دو شخص پس نہ حکم کر تو واسطے پہلے کے یہاں تک کہ سنے تو کلام دوسرے کا پس تحقیق یہ لائق تر ہے ساتھ اس کے کہ ظاہر ہوگا تیرے حکم کہا حضرت علیؓ نے پس[1] نہ شک کیا میں نے بیچ کسی حکم کرنے کے بعد اس کے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، اور اس کے بعد ذکر کریں گے ہم حدیث ام سلمہ کی کہ سرا اسکا یہ ہے کہ اقضی بینکم برایی بیچ باب اقضیہ اور شہادات)

تیسری فصل

۳۵۵۹۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی حاکم کہ حکم کرتا ہے درمیان لوگوں کے مگر کہ آئے گا دن قیامت کے اس حال میں کہ فرشتہ پکڑے ہوئے ہوگا گدی اس کی پھر اٹھائے گا فرشتہ سر[2] اپنا طرف آسمان کی پس اگر کہے گا خدا تعالیٰ اسکو ڈال دے گا اس کو بیچ گڑھے[3] چالیس برس کے (احمد، ابن ماجہ، اور بیہقی نے شعب الایمان میں)

۳۵۶۰۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آئے گا اوپر قاضی منصف کے زمانہ دن قیامت کے آرزو کرے گا وہ اس میں کاش کہ نہ حکم کیا ہوتا درمیان دو شخصوں کے بیچ ایک کھجور کے[4] (احمد)

۳۵۶۱۔ اور عبداللہ بن اوفیٰؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالےٰ ساتھ قاضی[5] کے ہے جب تک کہ نہیں ظلم کرتا۔ پس جب کہ ظلم کرتا ہے الگ ہو جاتا ہے اس سے اللہ تعالےٰ اور ہمیشہ رہتا ہے ساتھ اسکے شیطان (ترمذی

---

[1] پس نہ شک کیا میں نے۔ یعنی اللہ جل جلالہٗ نے بہ برکت فرمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جناب امیر کو علم لدنی عطا فرمایا یہاں تک کہ ارشاد ہوا اقضاکم علی اور عرب میں مثل مشہور ہوگئی قضیۃ ولا ابا حسن لہا [2] اٹھائے گا فرشتہ سر اپنا۔ یعنی اللہ جل جلالہٗ کا حکم اس کے بارے میں حاصل کرنیکے لئے [3] بیچ گڑھے چالیس برس کے۔ یعنی چالیس سال تک وہ گرتا چلا جائے گا معاذاللہ اس خندق کی گہرائی اس قدر ہوگی کہ چالیس سال تک اس کی تہ میں پہنچے گا حالانکہ اوپر سے نیچے کی طرف حرکت بہت تیز ہوتی ہے اور یہ رشوت ستان ظالم حاکم ہوگا [4] بیچ ایک کھجور کے ہرگز جو شے قلیل اور حقیر ہے چہ جائیکہ قاضی ظالم ہو اور چہ جائیکہ حکم بیچ شے بہت کے ہو [5] ساتھ قاضی کے ہے۔ یعنی توفیق اور تائید اس کی ساتھ قاضی کے ہوتی ہے جب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَاجَۃَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاِذَا جَارَ وَکَلَہٗ اِلٰی نَفْسِہٖ۔

۳۵۶۲: وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ مُسْلِمًا وَیَھُوْدِیًّا اخْتَصَمَا اِلٰی عُمَرَ فَرَاَی الْحَقَّ لِلْیَھُوْدِیِّ فَقَضٰی لَہٗ عُمَرُ بِہٖ فَقَالَ لَہُ الْیَھُوْدِیُّ وَاللّٰہِ لَقَدْ قَضَیْتَ بِالْحَقِّ فَضَرَبَہٗ عُمَرُ بِالدِّرَّۃِ وَقَالَ وَمَا یُدْرِیْکَ فَقَالَ الْیَھُوْدِیُّ وَاللّٰہِ اِنَّا نَجِدُ فِی التَّوْرَاۃِ اَنَّہٗ لَیْسَ قَاضٍ یَقْضِیْ بِالْحَقِّ اِلَّا کَانَ عَنْ یَمِیْنِہٖ مَلَکٌ وَعَنْ شِمَالِہٖ مَلَکٌ یُسَدِّدَانِہٖ وَیُوَفِّقَانِہٖ لِلْحَقِّ مَادَامَ مَعَ الْحَقِّ فَاِذَا تَرَکَ الْحَقَّ عَرَجَا وَتَرَکَاہُ رَوَاہُ مَالِکٌ۔

۳۵۶۳: وَعَنِ ابْنِ مَوْھَبٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ اقْضِ بَیْنَ النَّاسِ قَالَ اَوَتُعَافِیْنِیْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ وَمَا تَکْرَہُ مِنْ ذٰلِکَ وَقَدْ کَانَ اَبُوْکَ یَقْضِیْ قَالَ لِاَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ کَانَ قَاضِیًا فَقَضٰی بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِیِّ اَنْ یَنْقَلِبَ مِنْہُ کَفَافًا فَمَا رَاجَعَہٗ بَعْدَ ذٰلِکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃِ رَزِیْنٍ عَنْ

ابن ماجہ) اور ایک روایت ابن ماجہ کی میں ہے کہ پس جب ظلم کرتا ہے قاضی سونپتا ہے اس کو طرف نفس اس کے کی۔

۳۵۶۲۔ اور سعید بن مسیبؓ سے روایت ہے کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی جھگڑتے آئے طرف حضرت عمرؓ کی پس دیکھا عمرؓ نے حق واسطے یہودی کے پس حکم کیا واسطے اس کے عمرؓ نے ساتھ اس حق کے پس کہا واسطے عمرؓ کے یہودی نے قسم ہے اللہ کی تحقیق حکم کیا تم نے ساتھ حق کے پس مارا[۱] اس کو عمرؓ نے ایک درہ اور فرمایا کس چیز[۲] نے معلوم کروایا تجھ کو کہا یہودی نے قسم ہے خدا کی تحقیق ہم پاتے ہیں توراۃ میں کہ نہیں کوئی قاضی کہ حکم کرے ساتھ حق کے مگر ہوتا ہے داہنے اس کے فرشتہ اور بائیں اس کے فرشتہ کہ مضبوط کرتے دونوں فرشتے اس کو اور توفیق دیتے ہیں اس کو واسطے حق کے جب تک کہ ہوتا ہے قاضی حق پر پس جس وقت چھوڑتا ہے قاضی حق کو چڑھ جاتے ہیں وہ اور چھوڑ دیتے ہیں وہ اس کو (مالک)

۳۵۶۳۔ اور ابن موہبؓ سے روایت ہے کہ عثمان بن عفانؓ نے کہا واسطے ابن عمرؓ کے کہ قاضی ہو درمیان لوگوں کے کہا ابن عمرؓ نے معاف کرو مجھ کو امیر المومنین اس کام سے کہا عثمان نے کیوں مکروہ رکھتے ہو اس کو اور تحقیق تھے باپ[۳] تمہارے حکم کرتے کہا ابن عمرؓ نے تحقیق میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ ہو قاضی پس حکم کرے ساتھ انصاف کے پس[۴] لائق ہے کہ پھرے اس سے برابر پس نہ گفتگو کی عثمان نے ان سے پیچھے اس کے (ترمذی) اور بیچ روایت زرین کے

بقیہ حاشیہ۔ تک ظلم نہ کرے اور ظلم یہ ہے کہ عدل نہ کرے رشوت لے۔

[۱] پس ملا اس کو حضرت عمرؓ نے ایک درہ اس واسطے کہ حضرت عمرؓ کو خوشامد بری معلوم ہوئی کیونکہ انہوں نے خدا کے واسطے فیصلہ کیا نہ یہ کہ لوگ تعریف کریں [۲] کس چیز نے معلوم کروایا تجھ کو یہ یہودی کو تو معلوم تھا کہ حق کس طرف ہے کیونکہ وہ صاحب مقدمہ تھا پھر یہ کہنا حضرت عمرؓ کا کہ تجھے کیونکر معلوم ہوا ذہن نشین نہیں ہوتا مگر ایک روایت میں ہے کہ یہودی نے یہ کہا قسم ہے خدا کی دو فرشتے جبریل اور میکائیل تمہاری زبان پر بات کرتے ہیں اور تمہارے دائیں بائیں ہیں (اس پر حضرت عمرؓ نے اسی درے سے مارا اور کہا تجھے کیونکر معلوم ہوا اس صورت میں یہ سوال صحیح ہوگا [۳] تھے باپ تمہارے حکم کرتے۔ یعنی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی [۴] پس لائق ہے یہ کہ پھرے اس سے برابر کہ نہ فائدہ اور نہ نقصان نہ ثواب پائے نہ عذاب۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لِعُثْمَانَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا اَقْضِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ قَالَ فَاِنَّ اَبَاكَ كَانَ يَقْضِيْ فَقَالَ اِنَّ اَبِيْ لَوْ اَشْكَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ اَشْكَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ سَأَلَ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاِنِّيْ لَا اَجِدُ مَنْ اَسْاَلُهٗ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ عَاذَ بِاللّٰهِ فَقَدْ عَاذَ بِعَظِيْمٍ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ عَاذَ بِاللّٰهِ فَاَعِيْذُوْهُ وَاِنِّيْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ تَجْعَلَنِيْ قَاضِيًا فَاَعْفَاهُ وَقَالَ لَا تُخْبِرْ اَحَدًا۔

نافع سے یہ ہے کہ ابن عمرؓ نے کہا واسطے عثمانؓ کے اے امیر المومنین نہیں حکم کروں گا میں درمیان[1] دو شخصوں کے کہا عثمان نے تحقیق باپ تمہارے تھے حکم کرتے کہا ابن عمرؓ نے کہ تحقیق باپ میرے اگر مشکل ہوتی ان پر کوئی چیز پوچھ لیتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور اگر مشکل ہوتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر کوئی چیز پوچھتے جبریل علیہ السلام سے۔ اور تحقیق میں نہیں پاتا اس شخص کو کہ پوچھوں اس سے اور سنا میں نے رسول اللہؐ سے فرماتے جو پناہ مانگے ساتھ اللہ کے پس تحقیق پناہ مانگی ساتھ بڑی ذات کے اور سنا میں نے آپؐ سے فرماتے جو شخص کہ پناہ مانگے ساتھ اللہ کے پس پناہ دو اس کو اور تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے اس سے کہ مقرر کرو مجھ کو قاضی پس معاف کیا عثمانؓ نے ابن عمرؓ کو اور کہا کہ نہ خبر دینا تو کسی کو۔

---

[1] درمیان دو شخصوں کے۔ یعنی چہ جائیکہ زیادہ میں اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ قضاء کا کام بڑے خطرے اور مواخذہ کا کام ہے اور فصل ثانی کی پہلی حدیث میں گزرا ہے کہ جو شخص قاضی بنایا گیا وہ بغیر چھری کے ذبح کیا گیا یعنی بن مارے اس کی موت ہوئی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس شخص کو حاکم نہ بناتے جو حکومت کی درخواست کرتا اور فرماتے ہم اس کو کبھی کام نہیں دیتے جو کام کی درخواست کرے اور آپ نے فرمایا ابو ذرؓ کو جب انہوں نے حکومت طلب کی اے ابو ذرؓ تو ناتواں ہے اور یہ امانت ہے (یعنی بندوں کے حقوق اور خدائے تعالیٰ کے حقوق سب حاکم کو ادا کرنے ہوتے ہیں) اور قیامت کے دن اس کام سے سوائے رسوائی اور شرمندگی کے کچھ حاصل نہیں مگر جو اس کے حق ادا کرے اور راستی سے کام کرے اور ایک روایت میں ہے اے ابو ذرؓ میں تجھ کو ناتواں پاتا ہوں اور میں تیرے لئے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں بیچ میں اور مت بندوبست کر یتیم کے مال کا۔ حاصل یہ کہ قضاء کا عہدہ بڑے خطرے اور مواخذے کا کام ہے اور اس میں آخرت کے خراب ہونے کا ڈر ہے مگر جس کو اللہ تعالیٰ بچائے اسی واسطے بہت بزرگوں نے تکلیف گوارہ کی اور قضاء کا عہدہ نہ لیا[2] خبر دینا تو کسی کو مبادا اور بھی قبول نہ کریں اور انتظام میں خلل آئے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ رِزْقِ الْوُلَاةِ وَهَدَايَاهُمْ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۵۶۴: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اُعْطِیْكُمْ وَلَا اَمْنَعُكُمْ اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَیْثُ اُمِرْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۳۵۶۵: وَعَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِیَّةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رِجَالًا یَتَخَوَّضُوْنَ فِیْ مَالِ اللّٰهِ بِغَیْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

۳۵۶۶: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اسْتُخْلِفَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِیْ اَنَّ حِرْفَتِیْ لَمْ تَكُنْ تَعْجِزُ عَنْ مُؤْنَةِ اَهْلِیْ وَشُغِلْتُ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَسَیَاْكُلُ اٰلُ اَبِیْ بَكْرٍ مِنْ هٰذَا

بیان ہے بیچ زرق والیوں کے اور ہدیوں ان کے کے

پہلی فصل

۳۵۶۴۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیتا میں[1] تم کو اور نہیں منع کرتا تم سے میں ہوں بانٹنے والا رکھتا ہوں جس جگہ حکم کیا گیا ہوں (بخاری، مسلم)

۳۵۶۵۔ اور خولہ انصاریہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کتنے آدمی کہ تصرف کرتے ہیں مال خدا میں ناحق[2] پس واسطے ان کے آگ ہے دن قیامت کے۔ (بخاری)

۳۵۶۶۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب خلیفہ کئے گئے ابوبکر صدیقؓ تو کہا تحقیق جانتی ہے میری قوم کہ کسب میرا نہیں قصور کرتا[3] خرچ اہل میرے سے اور مشغول کیا گیا میں اب ساتھ کام مسلمانوں کے پس کھائیں گے[4] اہل و عیال ابوبکرؓ کے اس

---

[1] نہیں دیتا الخ آنحضرت صلعم نے ایک بار مال تقسیم کیا بعض لوگوں نے زیادہ مانگا تب آپ صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی دینا اور نہ دینا میری طرف سے نہیں خدا کی طرف سے ہے [2] ناحق الخ۔ یعنی ناحق لوٹتے کھاتے ہیں حالانکہ بیت المال سے سوائے مستحقوں کے اور کسی کو لینا درست نہیں ہے۔

[3] قصور کرتا خرچ اہل میرے سے یعنی میرا ایسا پیشہ ہے کہ اس میں میرے عیال کا خوب اچھی طرح سے گزارا چلتا ہے [4] پس کھائیں گے۔

سبحان اللہ صحابہؓ کی ایمانداری اور خدا ترسی کو دیکھئے کہ کھانے پینے کے لئے لوگوں سے اجازت لیتے ہیں اور اب ہمارے زمانہ کے مسلمان ایسے ہیں کہ رشوت ستانی اور خیانت اور دغابازی اور نمک حرامی کا بازار ان میں خوب گرم ہے ذرا سی حکومت ملتی ہے تو مغرور اور متکبر ہو جاتے ہیں اور رعایا کو لوٹ کھسوٹ کر اپنا گھر بھرتے ہیں شفقت کے نام سے واقف نہیں معدلت ان سے کوسوں دور ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ ایک حدیث میں ہے کہ یہود خیبر نے عبداللہ بن رواحہ کو رشوت دینا چاہا تھا جب ابن رواحہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بٹائی کے لئے بھیجا کہ اندازہ کمی کے ساتھ کر دیں لیکن انہوں نے نہیں مانا اور ٹھیک ٹھیک اندازہ کیا اس وقت یہود نے کہا ایسے ہی لوگوں سے آسمان اور زمین قائم ہے سبحان اللہ صحابہؓ کا یہ حال کہ افلاس کی حالت میں بھی سچائی اور امانت داری کو نہ چھوڑا جب ہی تو اسلام کو یہ ترقی ہوئی اور ایک زمانہ اب ہے کہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَالِ وَيَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۵۶۷:۔ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا فَمَا اَخَذَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ غُلُوْلٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

۳۵۶۸:۔ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ،

۳۵۶۹:۔ وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ فَلَمَّا سِرْتُ اَرْسَلَ فِيْ اَثَرِيْ فَرُدِدْتُ فَقَالَ اَتَدْرِيْ لِمَ بَعَثْتُ اِلَيْكَ لَا تُصِيْبَنَّ شَيْئًا بِغَيْرِ اِذْنِيْ فَاِنَّهُ غُلُوْلٌ وَمَنْ يَغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِهٰذَا دَعَوْتُكَ فَامْضِ لِعَمَلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۳۵۷۰:۔ وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مال میں سے اور کام کرے گا ابوبکرؓ واسطے مسلمانوں کے اس مال میں (بخاری)

دوسری فصل

۳۵۶۷۔ حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس شخص کو عامل کیا ہم نے کسی کام پر اور دیا ہم[1] نے اس کو رزق پس جو چیز لے گا[2] بعد اس کے پس وہ خیانت ہے غنیمت میں، (ابوداؤد)

۳۵۶۸۔ اور حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ ہوا میں عامل بیچ زمانہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پس دیا مجھ کو محنتانہ میرے عمل کا، (ابوداؤد)

۳۵۶۹۔ اور معاذؓ سے روایت ہے کہ بھیجا مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف یمن کی پس جب چلا[3] میں بھیجا پیچھے میرے بلانے کے لئے پس پھر آیا میں طرف آپؐ کی پس فرمایا کیا جانتا ہے تو کس لئے بھیجا تھا اس لئے کہ کہوں میں تجھ کو نہ لے تو کچھ بغیر پس تحقیق وہ خیانت ہے اور جو خیانت کرے گا لائے گا خیانت کی چیز دن قیامت کے اسی کہنے کے لئے بلایا تھا میں نے تجھ کو پس جا کام اپنے پر (ترمذی)

۳۵۷۰۔ حضرت مسعود بن شدادؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص ہو ہمارا عامل پس چاہیے[4]

مسلمانوں کو ہزاروں لاکھوں کی معاش ہوتی ہے لیکن رشوت اور خیانت میں یکتائے روزگار کہلاتے ہیں ترکی اور روس کے جنگ میں اور انگلش اور بادشاہ میسور کے جنگ میں اور بہت سے جنگوں میں مسلمان امیروں اور نوابوں اور جرنیلوں نے رشوت کھا کر اپنے ملک اور مالک کو تباہ کرا دیا حیف ہے ایسی مسلمانی پر اور ایسے مسلمانوں پر ان سے تو کافر اچھے کہ اپنے ملک اور سلطنت کے خیر خواہ ہیں لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ [1] اور دیا ہم نے۔ یعنی اجرت اس عمل کی [2] بعد اس کے یعنی زیادہ اپنی اجرت سے [3] چلا میں یعنی تھوڑا سا [4] پس چاہیے الخ حاصل یہ کہ تحصیلدار کو بیت المال میں سے اس قدر تصرف جائز ہے کہ اگر بیوی نہ ہو تو مہر دیکر نکاح کرے اور اگر خادم نہ ہو تو ایک خادم خرید لے اور مکان نہ ہو تو رہنے سہنے کیواسطے مکان بنا لے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ کَانَ لَنَا عَامِلًا فَلْیَکْتَسِبْ زَوْجَۃً فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَہٗ خَادِمٌ فَلْیَکْتَسِبْ خَادِمًا فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَہٗ مَسْکَنٌ فَلْیَکْتَسِبْ مَسْکَنًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَنِ اتَّخَذَ غَیْرَ ذٰلِکَ فَھُوَ غَالٌّ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ۔

۳۵۷۱: وَعَنْ عَدِیِّ بْنِ عُمَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ مَنْ عَمِلَ مِنْکُمْ لَنَا عَلٰی عَمَلٍ فَکَتَمَنَا مِنْہُ مِخْیَطًا فَمَا فَوْقَہٗ فَھُوَ غَالٌّ یَاْتِیْ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اقْبَلْ عَنِّیْ عَمَلَکَ قَالَ وَمَا ذَاکَ قَالَ سَمِعْتُکَ تَقُوْلُ کَذَا وَکَذَا قَالَ وَاَنَا اَقُوْلُ ذٰلِکَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاہُ عَلٰی عَمَلٍ فَلْیَاْتِ بِقَلِیْلِہٖ وَکَثِیْرِہٖ فَمَا اُوْتِیَ مِنْہُ اَخَذَہٗ وَمَا نُھِیَ عَنْہُ انْتَھٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤدَ وَاللَّفْظُ لَہٗ۔

۳۵۷۲: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّاشِیَ وَالْمُرْتَشِیَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ عَنْہُ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ

کہ حاصل کرے ایک بی بی پس اگر نہ ہو اس کے لئے کوئی خادم پس چاہیئے کہ خرید لے خادم پس اگر نہ ہو اس کے لئے گھر پس چاہیئے کہ حاصل کرے ایک مکان اور ایک روایت میں ہے جو شخص کرے سوائے اس کے پس وہ خیانت کرنے والا ہے۔ (ابوداؤد)

۳۵۷۱۔ اور عدی بن عمیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو جو شخص کہ عامل کیا جائے تم میں سے واسطے ہمارے اور کسی عمل کے پھر چھپائے ہم سے حاصل اس عمل سے ایک سوئی یا زیادہ اس سے پس وہ خیانت کرنے والا ہے لائے گا اس کو دن قیامت کے پس کھڑا ہوا ایک آدمی انصار میں سے اور کہا یا رسول اللہ! لو مجھ سے عمل اپنا کہا کیا ہے یہ کہا سنا میں نے آپ کو فرماتے ہوا ایسا اور ایسا فرمایا میں کہتا ہوں یہ جس کو کہ عامل کیا ہم نے کسی کام پر پس چاہیئے کہ لائے تھوڑا حاصل اس کا اور بہت حاصل اس کا پس جو کچھ دیا جائے اس میں سے لے لے اس کو اور جو کچھ باز رکھا جائے اس سے باز رہے۔ (مسلم، ابوداؤد) اور لفظ ابوداؤد کے ہیں۔

۳۵۷۲۔ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے کو اور رشوت لینے والے کو (ابوداؤد، ابن ماجہ نقل کی یہ ترمذی نے عبداللہ بن عمرؓ اور ابوہریرہؓ سے اور نقل کی

؎ ایک سوئی یا زیادہ اس سے اور عبادہؓ کی حدیث میں ہے کہ حنین کے دن آپ نے اونٹ کا ایک بال تھا اپنی انگلیوں کے درمیان اور فرمایا اے لوگو یہ تمہاری غنیمتیں ہیں داخل کرو تاگے اور سوئی کو بھی اور جو اس سے زیادہ ہو یا اس سے کم اس لئے کہ چوری کرنا غنیمت کے مال میں عار اور عذاب ہوگا قیامت میں چوری کرنے والے پر یعنی قیامت کے دن اس کی چوری ظاہر کی جائیگی تو لوگوں میں رسوائی ہوگی اس کے سوا عذاب جداگانہ ہوگا اور جس قدر چھوٹی سی چیز ہو اس کی چوری جب کھلے گی تو امر رسوائی ہے اس لئے مومن کو چاہیئے کہ غنیمت کا مال حاکم کے سامنے حاضر کرے ایک سوئی یا تاگہ بھی اپنے پاس رکھ نہ چھوڑے۔ ؎ باز رہے باب کی حدیثوں سے معلوم ہوا کہ تحصیلدار یا کسی کارخانہ کے داروغہ کو مالک کی بدون مرضی سوئی برابر بھی چیز اپنے خرچ میں لانا درست نہیں کہ صاف چوری ہے جس کو قیامت میں خدا اور رسول صلعم کو منہ دکھانا ہو وہ بیگانی چیزوں سے بچتا رہے اس کو اصل نہ سمجھے ؎ لعنت کی۔ رشوت وہ مال جو دیا جائے واسطے باطل کرنے حق کے اور ثابت کرنے باطل کے رشوت لینے والے پر لعنت کا ہونا تو ظاہر ہے کہ وہ رشوت لے کر اس فریق کی رعایت کریگا جس سے رشوت کھائے گا اور دینے والے پر اس لئے کہ وہ دے دلا کر اس کو ظلم اور ناحق پر مائل کرے گا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْ ثَوْبَانَ وَزَادَ وَالرَّائِشَ يَعْنِي الَّذِي يَمْشِي بَيْنَهُمَا

۳۵۷۳: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ اجْمَعْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ وَثِيَابَكَ ثُمَّ ائْتِنِي قَالَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ يَا عَمْرُو إِنِّي أَرْسَلْتُ إِلَيْكَ لِأَبْعَثَكَ فِي وَجْهٍ يُسَلِّمُكَ اللّٰهُ وَيُغْنِمُكَ وَأَرْغَبُ لَكَ رَغْبَةً مِنَ الْمَالِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا كَانَتْ هِجْرَتِي لِلْمَالِ وَمَا كَانَتْ إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ قَالَ نِعِمَّا بِالْمَالِ الصَّالِحِ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى أَحْمَدُ نَحْوَهُ وَفِي رِوَايَتِهِ قَالَ نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ:

یہ احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں ثوبان سے اور زیادہ کیا بیہقی نے یہ کہ لعنت کی آپ نے رائش کو یعنی جو کہ واسطہ ہو درمیان رشوت لینے دینے کے۔

۳۵۷۳ - اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بھیجا کسی کو طرف میری رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہے مجھ کو یہ کہ جمع کر تو اپنے اوپر ہتھیار اپنے اور کپڑے اپنے پھر آ تو میرے پاس پس آیا میں اور حضرتؐ وضو کرتے تھے فرمایا اے عمرؓ وتحقیق بھیجا میں نے طرف تیری اور بلایا تجھ کو تاکہ بھیجوں میں تجھ کو ایک طرف میں کہ سلامت رکھے تجھ کو اللہ اور غنیمت دے تجھ کو اور دوں میں تجھ کو ٹکڑا مال سے پس کہا میں نے یا رسول اللہؐ نہ تھی ہجرت میری واسطے مال کے اور نہ تھی ہجرت میری مگر واسطے اللہ اور اس کے رسولؐ کے فرمایا اچھی چیز[1] مال اچھا واسطے مرد نیک بخت کے روایت کی یہ شرح السنہ میں اور روایت کی احمدؒ نے مانند اس کی اور بیچ روایت احمد کے یوں ہے کہ فرمایا اچھا ہے مال نیک واسطے مرد نیک کے۔

---

[1] اچھی چیز ہے مال اچھا واسطے مرد نیک کے معلوم ہوا کہ مال حلال اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے اور انسان جو عبادتیں مالداری کی حالت میں کر سکتا ہے جیسے صدقہ خیرات مجاہدین کا سامان تعلیم دین وغیرہ ان کا مفلسی میں ہونا ممکن نہیں لیکن یہ ضرور ہے کہ جب اللہ تعالیٰ مال حلال عنایت فرمائے تو اس کو اللہ کے حکم کے مطابق خرچ کرے آپ کھائے دوسروں کو کھلائے آپ پہنے دوسروں کو پہنائے ناتے والوں اور دوستوں اور عزیزوں کے ساتھ سلوک کرے مدرسے اور یتیم خانے اور سرائیں اور پل اور مسجدیں اور کنوئیں بنوائے مسافروں اور مجاہدوں کا سامان کر دے اور جو مالدار اس طرح سے مال حلال کو اللہ تعالیٰ کی رضامندی میں صرف کرتا ہے اس کا درجہ بہت بڑا ہے مثل مشہور ہے ہم خرما و ہم ثواب اور عبداللہ بن عمرؓ ایسے ہی تھے کہ وہ صدقہ اور خیرات بہت کرتے تھے ابن حجر نے کہا ہزار غلام انہوں نے آزاد کئے اور ہزار گھوڑے انہوں نے اللہ عزوجل کی راہ میں مجاہدین کو دیئے۔ اور اس کے ساتھ وہ دنیا کی حکومت اور عہدے سے نفرت کرتے تھے جیسے اس سے پہلے باب کی فصل ثالث میں یہ گزرا نہ عاملی قبول کی نہ قضاء یہاں تک کہ یزید کے مرنے کے بعد ان سے خلافت قبول کرنے کے لئے کہا گیا لیکن انہوں نے انکار کیا رضی اللہ عنہ ورضوا عنہ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۵۷۴:۔ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَفَعَ لِاَحَدٍ شَفَاعَۃً فَاَھْدٰی لَہٗ ھَدِیَّۃً عَلَیْھَا فَقَبِلَھَا فَقَدْ اَتٰی بَابًا عَظِیْمًا مِنْ اَبْوَابِ الرِّبٰوا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

تیسری فصل

۳۵۷۴۔ حضرت ابی امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ سفارش کرے کسی کی سفارش کرنا پھر بھیجے اس کے لئے تحفہ پس قبول کرے وہ اس تحفہ کو پس تحقیق آیا وہ ایک دروازے بڑے میں دروازوںلہ سود کے سے (ابوداؤد)

لہ دروازوں سود کے سے۔ یہ رشوت ہے اور اس کو سود فرمایا بسبب ہونے اس کے خالی عوض کے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْاَقْضِيَةِ وَالشَّهَادَاتِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۵۷۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَّاَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ شَرْحِهٖ لِلنَّوَاوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ وَجَاءَ فِيْ رِوَايَةِ الْبَيْهَقِيِّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ اَوْصَحِيْحٍ زِيَادَةٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا لٰكِنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنَ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ۔

۳۵۷۶: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ وَّهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ يَّقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

بیان ہے بیچ قضیوں اور گواہیوں کے

پہلی فصل

۳۵۷۵- حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اگر دیئے[1] جائیں آدمی مدعا اپنا بمجرد دعویٰ کے البتہ دعویٰ کریں لوگ آدمیوں کے خونوں کا اور مالوں کا قسم ہے اوپر مدعا علیہ کے (مسلم) اور بیچ شرح مسلم نووی کے یہ ہے کہ آئی ہے بیچ روایت بیہقی کے ساتھ اسناد حسن کے یا صحیح کے زیادتی سے ابن عباسؓ سے بطریق مرفوع کے یہ کہ لیکن شاہد اوپر مدعی کے اور قسم اوپر اس شخص کے کہ انکار کرے۔

۳۵۷۶- اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قسم کھائے کسی چیز پر بند[2] ہو کر پس وہ ہو قسم کھانے میں جھوٹا کاٹے بسبب قسم کھانے کے مال ایک شخص مسلمان کا ملاقات کرے گا اللہ تعالےٰ سے دن قیامت کے اور وہ اس پر[3] ہوگا غصے پس نازل کی اللہ تعالےٰ نے واسطے سچ کرنے اس حکم کے یہ آیت تحقیق وہ لوگ کہ خریدتے ہیں ساتھ عہد اللہ کے اور قسموں اپنی کے مول تھوڑا آخر آیت تک، (بخاری، مسلم)

---

[1] اگر دیئے جائیں آدمی - یعنی اگر شرع میں مدعی سے گواہ طلب نہ ہوتے صرف دعویٰ کرنے پر مقدمہ فیصل ہوتا تو بہت بے دین لوگ لوگوں کے ناحق خون کر ڈالتے اور مال ہضم کرتے اسی واسطے شرع میں یہ قاعدہ مقرر ہوا کہ جب مدعی دعویٰ کرے اور معتبر گواہ لائے تو جیتے اور اگر اس کے گواہ نہ ہوں تو مدعی علیہ قسم کھائے کہ مدعی جھوٹا ہے تو مدعی ہارے اور اگر گواہ نہ ہوں اور مدعی علیہ قسم سے انکار کرے تو مدعی علیہ ہارے مدعی جیتے [2] بند ہو کر - یعنی مجلس حاکم کی میں محبوس ہو کر [3] اور وہ اس پر ہوگا غصے کیونکہ اس نے سخت قصور کیا ایک تو اپنے بھائی پر ظلم کیا اس کا مال ناحق مارا دوسرے اللہ کے نام کی بے حرمتی کی اس کا نام لیکر جھوٹ بولا معاذ اللہ جب وہ غصے ہوا تو کہاں ٹھکانا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۵۷۷ :- وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِیٍٔ مُسْلِمٍ بِیَمِیْنِہٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰہُ لَہُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ وَّاِنْ کَانَ شَیْئًا یَسِیْرًا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَاِنْ کَانَ قَضِیْبًا مِّنْ اَرَاکٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۳۵۷۸ :- وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّاِنَّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ وَلَعَلَّ بَعْضَکُمْ اَنْ یَّکُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِہٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِیْ لَہٗ عَلٰی نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْہُ فَمَنْ قَضَیْتُ لَہٗ بِشَیْءٍ مِّنْ حَقِّ اَخِیْہِ فَلَا یَاْخُذَنَّہٗ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَہٗ قِطْعَۃً

۳۵۷۷ - اور ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کر لے حق کسی شخص مسلمان کا ساتھ اپنی قسم کے تحقیق واجب کی اللہ نے واسطے اس کے آگ اور حرام کی اس پر جنت پس کہا واسطے ان کے ایک شخص نے اگرچہ ہو حق چیز تھوڑی یا رسول اللہ! فرمایا اگر ہو ٹکڑا درخت پیلو[1] سے (مسلم)

۳۵۷۸ - اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے اس کے نہیں کہ میں ایک آدمی ہوں اور تحقیق تم جھگڑتے آتے ہو طرف میری اور شاید کہ بعض تمہارا ہو خوب تقریر کرنے والا ساتھ دلیل اپنی کے بعض سے پس حکم کرتا ہوں میں واسطے اس کے اوپر مانند اس چیز کے کہ سنتا ہوں میں اس سے پس وہ شخص کہ حکم کروں میں واسطے اسکے ساتھ کسی چیز کے حق بھائی اسکے سے پس نہ لے[2] اسکو پس سوائے اسکے نہیں کہ حکم کرتا ہوں میں

[1] درخت پیلو سے۔ بلکہ ذرا سی چیز کے لئے قسم کھانا اور سخت گناہ ہے اور اس حدیث میں جو آیا ہے کہ واجب کی اللہ نے واسطے اس کے آگ تو نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ اس کی دو طرح سے تاویل کرنی چاہیئے ایک تو یہ کہ حدیث محمول ہے اس شخص پر جو اس کام کو حلال جان کر کرے پھر مر جائے اسی اعتقاد پر تو وہ کافر ہے ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا دوسرے یہ کہ وہ مستحق ہے جہنم کا پر خدا اس کو معاف کر سکتا ہے اور جنت حرام ہونے سے یہ غرض ہے کہ جب اور جنتی جنت میں جائیں گے تو اس کو جانا نہ ملے گا اور یہ جو قید لگائی کہ مسلمان کا حق مارے تو اس سے یہ غرض نہیں کہ کافر ذمی کا حق مارنا حرام نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایسی سخت وعید اسی کے حق میں ہے جو مسلمان کا حق مارے اور کافر ذمی کا حق مارنا بھی حرام ہے لیکن یہ ضرور نہیں کہ اس میں اتنا سخت عذاب ہو یہ تفسیر اس شخص کے مذہب پر ہے جو مفہوم مخالف کا قائل ہے لیکن جو مفہوم مخالف کا قائل نہیں اس کی تاویل کی احتیاج نہیں ہے اور اس سے تائید ہوتی ہے ، مالک ، شافعی اور جمہور علماء کے مذہب کی کہ حاکم کا حکم مباح نہیں کرتا اس حق کو جو اس کا نہیں ہے مگر حنفیہ رحمہم اللہ کے نزدیک مباح کر دیتا ہے۔ [2] پس نہ لے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاضی کی قضا ظاہر میں نافذ ہوتی ہے نہ باطن میں یہی مذہب ہے آئمہ ثلاثہ کا مگر حنفیہ کے نزدیک معاملات میں جیسے نکاح ، بیع ، اشرا ، طلاق میں قاضی کا حکم باطن میں بھی نافذ ہو جاتا ہے یہ قول حنفیہ کا احادیث صحیحہ کے برخلاف ہے شافعی کے کہا اس پر اجماع ہے کہ حاکم کا حکم حرام کو حلال نہیں کر سکتا نووی رحمہ اللہ نے کہا جس نے کہا کہ حاکم کا حکم ظاہراً اور باطناً نافذ ہو جاتا ہے اس کا یہ قول ان صحیح حدیثوں اور اجماع کے خلاف ہے حنفیہ کہتے ہیں اگر دو شخصوں نے جھوٹی گواہی دے دی کہ فلاں مرد نے اپنی عورت کو طلاق دیا ہے اور قاضی نے طلاق کا حکم دیا تو وہ عورت اپنے خاوند سے جدا ہو جائے گی اور دوسرے شخص کو اس سے نکاح کرنا جائز ہو جائے گا اگرچہ اس کو معلوم ہو کہ یہ گواہی جھوٹ دی تھی اور حقیقت میں اس کے خاوند نے اس کو طلاق نہیں دیا تھا سبحان اللہ یہ عجیب مذہب ہے اور عجیب قول جس کی قباحتیں بے شمار ہیں اب اس زمانہ جب جھوٹ کا رواج ہو گیا ہے ہر شخص دوسرے کا مال اور ناموس عدالت سے جھوٹا کر کے حلال کرے گا اور بے فکری کے ساتھ مزے اڑائے گا آخر کا بھی کچھ خوف نہ ہوگا اعاذنا اللہ من ذلک ،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۵۷۹:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللّٰهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۵۸۰:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِيَمِيْنٍ وَشَاهِدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۵۸۱:۔ وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا غَلَبَنِيْ عَلٰى أَرْضٍ لِيْ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضِيْ وَفِيْ يَدِيْ لَيْسَ لَهُ فِيْهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ يَمِيْنُهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَا يُبَالِيْ عَلٰى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ لَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذٰلِكَ فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَدْبَرَ لَئِنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِهِ لِيَأْكُلَهُ ظُلْمًا لَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

آگ سے۔ (بخاری، مسلم)

۳۵۷۹۔ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مبغوض ترین مردوں کا طرف اللہ کی بہت ناحق جھگڑنے والا ہے (بخاری، مسلم)

۳۵۸۰۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ[1] فرمایا ساتھ قسم کے اور ایک شاہد کے (مسلم)

۳۵۸۱۔ اور علقمہ بن وائلؓ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ آیا ایک شخص حضرموت[2] سے اور ایک شخص کندہ[3] میں سے طرف[4] نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اور کہا حضرمی نے یا رسول اللہ تحقیق اس نے غلبہ کیا[5] مجھ پر اوپر زمین میری کے پس کہا کندی نے وہ زمین میری ہے اور بیچ ہاتھ[6] میرے کے ہے نہیں واسطے اس کے زمین میں حق فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے حضرمی کے کیا تیرے پاس ہیں شاہد کہا نہیں فرمایا پس واسطے تیرے[7] ہے قسم اس کی کہا حضرمی نے یا رسول اللہ! یہ شخص فاجر ہے نہیں[8] پرواہ کرتا اوپر اس چیز کے کہ قسم کھائے اس پر اور نہیں پرہیز کرتا کسی چیز سے فرمایا نہیں واسطے تیرے اس سے مگر یہ[9] پس چلا[10] تاکہ قسم کھائے پس فرمایا رسول اللہؐ نے جب پیٹھ پھیری اس نے اگر قسم کھائے گا یہ اوپر مال اس کے کے تاکہ کھائے مال اس کا از راہ ظلم کے البتہ ملاقات کرے گا اللہ تعالےٰ سے اس حال میں کہ وہ اس سے بیزار[11] ہوگا۔ (مسلم)

[1] حکم فرمایا۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ جب مدعی کے پاس ایک ہی گواہ ہو تو قاضی دوسرے گواہ کی جگہ قسم لے کر اس کے موافق فیصلہ کر دے۔ [2] حضرموت سے۔ یہ ایک شہر ہے یمن میں [3] کندہ میں سے۔ کندہ ایک قبیلہ ہے یمن میں [4] طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی۔ یعنی جھگڑتے ہوئے۔ [5] غلبہ کیا۔ یعنی مجھ سے میری زمین چھین لی ہے [6] اور بیچ ہاتھ میرے کے ہے۔ یعنی میرے قبضہ میں ہے [7] ہے قسم اس کی یعنی مدعا علیہ کی۔ [8] نہیں پرواہ کرتا۔ یعنی سچ جھوٹ کی [9] یہ۔ یعنی قسم [10] پس چلا۔ یعنی کندی [11] بیزار ہوگا۔ نووی نے کہا ان حدیثوں سے کئی مسئلے معلوم ہوئے ایک قابض زیادہ حقدار ہے غیر قابض سے دوسرے جب مدعا علیہ اور مدعی پاس گواہ نہ ہوں تو مدعا علیہ پر قسم ہے تیسرے یہ کہ گواہ مقدم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۵۸۲:۔ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ ادَّعٰی مَا لَیْسَ لَہٗ فَلَیْسَ مِنَّا وَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۳۵۸۳:۔ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ الشُّھَدَآءِ الَّذِیْ یَاْتِیْ بِشَھَادَتِہٖ قَبْلَ اَنْ یُّسْاَلَھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۳۵۸۴:۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ یَجِیْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَھَادَۃُ اَحَدِھِمْ یَمِیْنَہٗ وَیَمِیْنُہٗ شَھَادَتَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۳۵۸۵:۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلٰی قَوْمٍ بِالْیَمِیْنِ فَاَسْرَعُوْا فَاَمَرَ اَنْ یُّسْھَمَ بَیْنَھُمْ فِی الْیَمِیْنِ اَیُّھُمْ یَحْلِفُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۳۵۸۲- اور ابی ذر سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ دعویٰ کرے اس چیز کا کہ نہیں اس کے لئے پس نہیں وہ ہم سے اور چاہیئے کہ طلب کرے ٹھکانا اپنا آگ میں۔ (مسلم)

۳۵۸۳- اور زید بن خالد رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو ساتھ بہترین گواہوں کے وہ ہے کہ دے گواہی اپنی پہلے سوال کئے جانے کے گواہی سے (مسلم)

۳۵۸۴- اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہترین لوگوں کے قرن میرا ہے پھر وہ لوگ کہ متصل ہیں ان کے پھر آئے گی ایک قوم کہ سبقت کرے گی گواہی ایک ان کے کی قسم اس کی سے اور قسم اس کی گواہی اس کی سے (بخاری مسلم)

۳۵۸۵- اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا ایک قوم پر قسم کو پس جلدی کی اس قوم نے پس حکم فرمایا یہ کہ قرعہ ڈالا جائے درمیان ان کے بیچ کھانے قسم کے کہ کونسا ان میں سے قسم کھائے (بخاری)

ہیں قبضے پر اور جس کے پاس گواہ ہوں چیز اس کو دلائی جائے گی بغیر قسم کے چوتھے یہ کہ اگر مدعا علیہ فاسق ہو تب بھی اس کی قسم مقبول ہے اور مطالبہ اس سے ساقط ہو جائے گا پانچواں یہ کہ اگر مدعی یا مدعا علیہ ایک دوسرے کو خصومت کے وقت ظالم یا فاجر کہیں تو مواخذہ نہ ہوگا الی آخر قال۔ سے پہلے سوال کئے جانے کے بے گواہی مانگے گواہی دینا اس صورت میں افضل ہے جب اس کے سوا اور کوئی گواہ نہ ہو اور بدون اس کی گواہی کے کسی کو نقصان ہوتا ہو اس واسطے کہ بے ضرورت معاملات میں قبل طلب کے گواہی دینا دینداری کی بات نہیں چنانچہ ان کی مذمت میں آیا ہے کہ میرے بعد وہ لوگ پیدا ہوں گے جو بن مانگے گواہی دینے کو تیار ہوں گے اور اس سے اگلی حدیث میں بھی اس کی مذمت مذکور ہے۔ سے قرن میرا ہے۔ یعنی صحابہؓ سے چہ وہ لوگ کہ متصل ان کے ہیں۔ یعنی تابعین سے پھر وہ لوگ کہ متصل ان کے یعنی تبع تابعین۔

ھ فرمایا کہ قرعہ ڈالا جائے۔ صورت اس مسئلہ کی یہ ہے کہ ایک چیز کا دو شخص دعویٰ کریں اور وہ چیز تیسرے کے پاس ہو اور وہ کہے میں اصل مالک کو نہیں پہچانتا اس صورت میں حکم یہ ہے کہ قرعہ ڈالیں ان دعویداروں میں جس کے نام قرعہ نکلے اس کو قسم دی جائے اور حکم کیا جائے واسطے اس کے ساتھ اس چیز کے حضرت علیؓ کا یہی قول ہے (روضہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۵۸۶: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْبَیِّنَۃُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۳۵۸۷:۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَجُلَیْنِ اخْتَصَمَا اِلَیْہِ فِیْ مَوَارِیْثَ لَمْ تَکُنْ لَہُمَا بَیِّنَۃٌ اِلَّا دَعْوَاہُمَا فَقَالَ مَنْ قَضَیْتُ لَہٗ بِشَیْءٍ مِنْ حَقِّ اَخِیْہِ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَہٗ قِطْعَۃً مِنَ النَّارِ فَقَالَ الرَّجُلَانِ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْہُمَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حَقِّیْ ہٰذَا لِصَاحِبِیْ فَقَالَ لَا وَلٰکِنِ اذْہَبَا فَاقْتَسِمَا وَتَوَخَّیَا الْحَقَّ ثُمَّ اسْتَہِمَا ثُمَّ لِیُحَلِّلْ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْکُمَا صَاحِبَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اِنَّمَا اَقْضِیْ بَیْنَکُمَا بِرَاْیِیْ فِیْمَا لَمْ یُنْزَلْ عَلَیَّ فِیْہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۳۵۸۸:۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلَیْنِ تَدَاعَیَا دَابَّۃً فَاَقَامَ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْہُمَا الْبَیِّنَۃَ اَنَّہَا دَابَّتُہٗ نَتَجَہَا فَقَضٰی بِہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلَّذِیْ فِیْ یَدِہٖ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ۔

دوسری فصل

۳۵۸۶۔ حضرت عمرو بن شعیبؓ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاہد مدعی پر ہے اور قسم مدعی علیہ پر۔ (ترمذی)

۳۵۸۷۔ اور ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ مقدمہ دو شخصوں کے کہ جھگڑتے آئے پاس حضرتؐ کے بیچ مقدمہ[1] میراث کے نہ تھے ان کے لئے گواہ مگر دعوی[2] ان کا پس فرمایا جس شخص کے لئے حکم کروں[3] میں ساتھ کسی چیز کے حق بھائی اس کے سے پس سوائے اس کے نہیں کہ حکم کرتا ہوں میں واسطے اس کے ایک ٹکڑے آگ کا پس کہا دونوں شخصوں نے ہر ایک نے ان میں سے یا رسول اللہ! یہ حق یار میرے کیلئے ہے پس فرمایا کہ نہیں لیکن جاؤ تم بانٹ لو[4] اور طلب کرو حق کو پھر قرعہ ڈالو پس چاہیئے کہ پس معاف کرے ہر ایک تم میں سے اپنے یار کو اور روایت میں یوں ہے کہ فرمایا آپ نے حکم کرتا ہوں میں تمہارے درمیان اپنے قیاس سے بیچ اس چیز کے کہ وحی نہیں آئی مجھ پر اس میں (ابوداؤد)

۳۵۸۸۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے دعوی کیا ایک جانور کا پس قائم کئے ہر ایک نے ان میں سے گواہ اس پر کہ یہ جانور میرا ہے کہ جنایا[5] ہے اس کو پس حکم فرمایا ساتھ جانور کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے لئے کہ بیچ ہاتھ اس کے کے تھا (شرح السنہ)

---

[1] بیچ مقدمہ میراث کے۔ یعنی ایک نے دعوی کیا ایک چیز کا کہ یہ میری ہے کہ ارث میں پہنچی ہے مجھ کو اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا۔ [2] مگر دعوی ان کا۔ یعنی نرا دعوی ہی تھا بغیر گواہوں کے [3] حکم کروں میں۔ یعنی اس کا حق نہ ہو اور جھوٹے گواہ بلیش ایکے مقدمہ میں ہے اور میں اس کے حق میں حکم کردوں [4] تم بانٹ لو۔ یعنی آدھ آدھ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا [5] کہ جنایا ہے اس کو یعنی چھوڑا ہے اس پر نہ اور تدبیر کی ہے جننے اس کے کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب دو شخص ایک چیز میں دعوی کریں اور وہ چیز ان دونوں میں سے ایک کے قبضے میں ہو اور دونوں گواہ قائم کریں تو قابض کے گواہوں کو ترجیح دی جائے گی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۵۸۹:۔ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلَیْنِ ادَّعَیَا بَعِیْرًا عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْھُمَا شَاھِدَیْنِ فَقَسَمَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَھُمَا نِصْفَیْنِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ وَلِلنَّسَائِیِّ وَابْنِ مَاجَۃَ اَنَّ رَجُلَیْنِ ادَّعَیَا بَعِیْرًا لَیْسَتْ لِوَاحِدٍ مِنْھُمَا بَیِّنَۃٌ فَجَعَلَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَھُمَا۔

۳۵۹۰:۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلَیْنِ اخْتَصَمَا فِیْ دَابَّۃٍ وَلَیْسَ لَھُمَا بَیِّنَۃٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَھِمَا عَلَی الْیَمِیْنِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ۔

۳۵۹۱:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ حَلَّفَہٗ احْلِفْ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ مَا لَہٗ عِنْدَکَ شَیْءٌ یَعْنِیْ لِلْمُدَّعِیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ۔

۳۵۹۲:۔ وَعَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ رَجُلٍ مِنَ الْیَھُوْدِ

۳۵۸۹ - اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے دعویٰ کیا ایک اونٹ کا بیچ زمانہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پھر قائم کئے ہر ایک شخص نے ان دونوں میں سے دو گواہ پس[1] بانٹا اس کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے درمیان ان دونوں کے آدھا آدھ (ابوداؤد) اور ایک روایت ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ کی میں یہ ہے کہ دو شخصوں نے دعویٰ کیا اونٹ کا کہ نہ تھے ان میں سے کسی کے پاس گواہ پس گردانا اس کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے درمیان ان دونوں کے۔

۳۵۹۰ - اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو شخص جھگڑے بیچ ایک جانور کے اور نہ تھے ان دونوں کے پاس شاہد پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قرعہ ڈالو[2] اوپر قسم کھانے کے۔ (ابوداؤد ابن ماجہ)

۳۵۹۱ - اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ایک شخص کے کہ قسم دی[3] اس کو قسم کھا تو ساتھ اس اللہ کے کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ کہ نہیں واسطے اس کے نزدیک تیرے کچھ یعنی واسطے مدعی کے (ابوداؤد)

۳۵۹۲ - اور اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھی درمیان میرے اور درمیان ایک شخص کے یہودیوں میں سے

---

[1] پس بانٹا - کہا ابن ملک رحمہ اللہ نے یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ اگر دو شخص ایک چیز کا دعویٰ کریں اور کسی کے پاس گواہ نہ ہوں یا دونوں کے پاس گواہ ہوں اور وہ چیز دونوں کے قبضہ میں ہو یا دونوں میں سے کسی کے قبضہ میں نہ ہو تو اس کو آدھا آدھ تقسیم کیا جائے ان کے درمیان [2] قرعہ ڈالو۔ صورت اس کی یہ ہے کہ جانور ایک تیسرے شخص کے پاس ہو اور دو شخص اس کا دعویٰ کریں تیسرا شخص کہے میں اصل مالک کو نہیں پہچانتا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہی قول ہے اور شافعی کے نزدیک وہ جانور تیسرے کے پاس رہے گا اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک دونوں مدعیوں کو آدھا آدھا بانٹ دیں گے اسی طرح اگر دو شخص ایک چیز کا دعویٰ کریں اور دونوں گواہ قائم کریں اور کوئی وجہ ترجیح کی نہ ہو تو اس چیز کو آدھا آدھا بانٹ دیں گے چنانچہ ابھی ابوموسیٰ کی حدیث میں گزرا کہ دو شخصوں نے ایک اونٹ کا دعویٰ کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور دونوں نے گواہ قائم کئے تو آپ نے اس اونٹ کو دونوں میں آدھا آدھا بانٹ دیا اور ابن حبان نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسا ہی نکالا اور ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے تمیم بن طرفہ سے اور طبرانی نے جابر بن سمرہ سے (روضہ) [3] قسم دی اس کو یعنی اس کو قسم دینے کا ارادہ کیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

أَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ لِلْيَهُودِيِّ احْلِفْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذًا يَحْلِفُ وَيَذْهَبُ بِمَالِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا الْآيَةَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۳۵۹۳:۔ وَعَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِنْدَةَ وَرَجُلًا مِنْ حَضْرَمَوْتَ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَرْضٍ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَرْضِي اغْتَصَبَنِيهَا أَبُو هٰذَا وَهِيَ فِي يَدِهٖ قَالَ هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا وَلٰكِنْ أُحَلِّفُهُ وَاللّٰهِ مَا يَعْلَمُ أَنَّهَا أَرْضِي اغْتَصَبَنِيهَا أَبُوهُ فَتَهَيَّأَ الْكِنْدِيُّ لِلْيَمِينِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْتَطِعُ أَحَدٌ مَالًا بِيَمِينٍ إِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ أَجْذَمُ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضُهُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

۳۵۹۴:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ

مشترک پس انکار کیا اس یہودی نے مجھ سے پس لے گیا میں اس کو پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آپؐ نے کیا ہے واسطے تیرے شاہد کہا میں نے نہیں فرمایا واسطے یہودی کے قسم کھا تو کہا میں نے یارسول اللہ! اس وقت قسم کھائے گا اور لے جائے گا مال میرا پس[1] اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت تحقیق وہ لوگ کہ خرید تے ہیں ساتھ عہد اللہ کے اور اپنی قسموں کے مول تھوڑا آخر آیت تک۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۵۹۳۔ اور اشعث بن قیس رضؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص قوم کندہ سے اور ایک شخص حضرموت سے جھگڑتے ہوئے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ مقدمہ ایک زمین کے یمن سے پس کہا حضرمی نے یارسول اللہ تحقیق زمین میری چھین لی ہے مجھ سے اس کے باپ نے اور وہ زمین ہے بیچ ہاتھ[2] اس کے فرمایا[3] حضرمی کو کیا ہے واسطے تیرے شاہد کہا نہیں لیکن قسم کھلاؤں گا میں اس کو اس طرح قسم ہے اللہ کی نہیں جانتا وہ یہ زمین میری ہے چھین لیا ہے مجھ سے باپ اس کے نے پس تیار ہوا کندی واسطے قسم کھانے کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لیتا کوئی مال بدلے قسم کے مگر ملاقات کریگا اللہ سے اس حال میں کہ ہاتھ کٹا[4] ہوا ہوگا پس کہا کندی نے کہ زمین اسی کی ہے۔ (ابوداؤد)

۳۵۹۴۔ اور عبداللہ بن انیس رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] پس اتاری۔ یعنی بیچ مثل اس قصہ کے غرض اس حدیث سے یہ ہے کہ ایسی صورت میں شریعت نے قسم ہی مقرر کی ہے لیکن جو جھوٹی قسم کھائیگا اس کا وبال اس کی گردن پر ہوگا۔ [2] بیچ اس کے ہاتھ کے یعنی اب۔ [3] فرمایا۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

[4] ہاتھ کٹا ہوا ہوگا۔ یعنی بے برکت اور بے دلیل ہوگا اور فصل اول میں بروایت علقمہ بن وائل گذرا تو وہ خدا سے ملے گا اور وہ اس کی طرف سے منہ پھیرے گا اور فصل اول میں بروایت ابن مسعود رضؓ گذرا کہ جو شخص مجبور ہو کر قسم کھائے کسی مسلمان کا مال مارنے کے لیے اور وہ جھوٹا ہو تو اللہ عزوجل سے ملے گا اور وہ غصے ہوگا اس پر اور ابوامامہ رضؓ کی حدیث میں گذرا کہ جو کسی مسلمان کا حق مارے قسم کھا کر تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے واجب کر دیا جہنم کو اور حرام کر دیا اس پر بہشت کو۔ معاذ اللہ مسلمان کی حق تلفی کتنا بڑا گناہ ہے اور دوسرے جھوٹی قسم کھا کر معاذ اللہ اس کی سزا یہی ہے کہ جنت سے محروم ہو اور جہنم میں جائے اب چاہیے حق ذرا سا ہو یا بہت ہر حال میں یہی سزا ہے کیونکہ اس نے اسلام کے حق کو نہ پہچانا اور اللہ عزوجل کے نام مبارک کی عظمت نہ کی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللّٰهِ يَمِيْنَ صَبْرٍ فَاَدْخَلَ فِيْهَا مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ اِلَّا جُعِلَتْ نُكْتَةً فِيْ قَلْبِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ۔

۳۵۹۵ ۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْلِفُ اَحَدٌ عِنْدَ مِنْبَرِيْ هٰذَا عَلٰى يَمِيْنٍ اٰثِمَةٍ وَلَوْ عَلٰى سِوَاكٍ اَخْضَرَ اِلَّا تَبَوَّاَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ اَوْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ ۔

۳۵۹۶ ۔ وَعَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاكِ بِاللّٰهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَاَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ اَيْمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ اِلَّا اَنَّ ابْنَ مَاجَةَ لَمْ يَذْكُرِ الْقِرَاءَةَ ۔

تحقیق بہت بڑا گناہ بڑے گناہوں میں شرک کرنا ہے ساتھ اللہ کے اور نافرمانی کرنی ماں باپ کی اور جھوٹی قسم کھانی اور نہیں قسم کھائی کسی کھانے والے نے ساتھ اللہ کے قسم صبری پس داخل کیا اس قسم میں مانند[1] بازو مچھر کے (جھوٹ) مگر کہ گردانا جاتا ہے ایک نکتہ بیچ دل اس کے قیامت تک[2] (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

۳۵۹۵ - اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قسم کھاتا کوئی نزدیک منبر[3] میرے کے کہ یہ ہے اوپر قسم جھوٹ کے اگرچہ قسم کھائے اوپر مسواک سبز کے مگر تیار کرتا ہے جگہ بیٹھنے اپنے کی آگ میں یا فرمایا کہ واجب ہوتی ہے اس کیلئے آگ (مالک، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۵۹۶ - اور خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی پس جبکہ فارغ ہوئے کھڑے ہو کر فرمایا کہ برابر[4] کی گئی گواہی جھوٹی ساتھ شرک کرنے کے ساتھ اللہ کے یہ تین بار فرمایا پھر پڑھی یہ آیت بچو پلیدی سے کہ پرستش بتوں کی ہے اور بچو کلام جھوٹ سے ایک اللہ کی طرف کے ہو کر نہ ساجھی بنا کر ساتھ اس کے (ابوداؤد، ابن ماجہ، اور روایت کی احمد اور ترمذی نے ایمن بن خریم سے مگر ابن ماجہ نے نہیں ذکر کیا پڑھنا آیت مذکورہ کا۔

---

[1] مانند بازو مچھر کی۔ یعنی تھوڑا سا جھوٹ اور خیانت۔ [2] قیامت تک۔ یعنی وبال اس کا اس عالم میں ظاہر ہوگا اور قسم صبر سے یہ مراد ہے کہ حاکم کی مجلس میں بند ہو کر قسم کھائے۔ [3] نزدیک منبر میرے کے۔ اس سے معلوم ہوا جھوٹی قسم متبرک مقام میں سخت گناہ ہے اگرچہ ہر جگہ جھوٹی قسم کھانا خود ایک سخت گناہ ہے اور بعض علماء نے کہا کہ مدعی کو اختیار ہے جہاں پر چاہے مدعا علیہ سے قسم لے سکتا ہے اور بعض نے کہا صرف دار القضا میں قسم لے سکتا ہے اور وہ بھی اللہ عزوجل کے نام کی قسم کھانا کافی ہے اور اس سے زیادہ کے لیے مدعی مدعا علیہ پر جبر نہیں کر سکتا۔ [4] برابر کی گئی۔ یعنی شرک کرنا اور جھوٹی گواہی دینی گناہ میں برابر ہیں اس لیے کہ شرک جھوٹ بولنا ہے اللہ پر ساتھ اس چیز کے کہ نہیں جائز اور گواہی جھوٹی جھوٹ بولنا بندے پر ہے ساتھ اس چیز کے کہ نہیں جائز اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۵۹۷:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوزُ
شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَجْلُودٍ حَدًّا وَلَا ذِي غِمْرٍ عَلَى أَخِيهِ وَلَا ظَنِينٍ فِي وَلَاءٍ وَلَا قَرَابَةٍ
وَلَا الْقَانِعِ مَعَ أَهْلِ الْبَيْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَيَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيُّ
الرَّاوِي مُنْكَرُ الْحَدِيثِ۔

۳۵۹۸:۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا زَانٍ وَلَا زَانِيَةٍ وَلَا ذِي غِمْرٍ عَلَى أَخِيهِ وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ
لِأَهْلِ الْبَيْتِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۳۵۹۹:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجُوزُ

۳۵۹۷۔ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جائز گواہی مرد خیانت کرنیوالے اور عورت خیانت کرنیوالی کی اور نہ اس شخص کی حد ماری گئی ہو اس کو تہمت کی اور نہ دشمن کی اوپر اس کے بھائی کے اور نہ اس شخص کی کہ متہم ہو بیچ ولاء[1] کے اور نہ اس کی کہ قناعت[2] کرنے والا ہو ساتھ ایک گھر والوں کے (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور یزید بن زیاد دمشقی روایت کرنیوالا ہو ساتھ حدیث منکر الحدیث ہے۔

۳۵۹۸۔ اور عمرو بن شعیبؓ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں جائز گواہی خیانت کرنیوالے مرد اور خیانت کرنیوالی عورت کی اور نہ زنا کار مرد اور نہ زنا کار عورت کی اور نہ دشمن کی دشمن پر اور رد کی حضرت نے گواہی قناعت کرنے والے کی ساتھ ایک گھر والوں کے واسطے ان کے۔ (ابوداؤد)

۳۵۹۹۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں جائز گواہی جنگلی[3] کی اوپر رہنے

دونوں چیزیں نہیں پائی جاتیں حقیقت میں۔ [1] کہ متہم ہو بیچ ولاء کے۔ یعنی ایک شخص آزاد کیا ہو کسی کا ہے اور بنتا ہے کسی کا اسی طرح اپنے کو منسوب کرنیوالا طرف غیر باپ اپنے کی ان دونوں کی گواہی منظور نہیں۔ [2] قناعت کرنیوالا ہو ساتھ گھر والوں کے۔ یعنی جو شخص ایک گھر میں پلتا ہے اسکی شہادت اس گھر والوں کے فائدے کیلئے منظور نہیں ہے اسی طرح غلام کی شہادت اپنے سردار کیلئے اور باپ کی بیٹے کیلئے جائز نہیں ہے اسی طرح شہادت اس شاہد کی جس کو شہادت سے کچھ نفع ہوتا ہو مثلاً شفیع ایک گھر کے خرید ہونے کی گواہی دے یا مفلس کا دائن اس کے دین کی دوسرے شخص پر گواہی دے اور بھائی کی شہادت بھائی کے لیے اسی طرح اور اقارب کی مقبول نہیں ہے (روضہ) [3] جنگلی کی اوپر رہنے والے بستی کے۔ اس لیے کہ جنگل والے اکثر جاہل اور بے تمیز ہوتے ہیں اور شہادت کو اچھی طرح یاد نہیں رکھتے بعض نے کہا یہ حدیث محمول ہے اس حالت پر جب جنگل کا رہنے والا مجہول العدالت ہو اہل حدیث کے نزدیک شہادت اس شخص کی جو عادل نہ ہو مقبول نہیں ہے اس لیے کہ قرآن میں ہے واشھدوا ذوی عدل منکم دو بحر میں ہے کہ اجماع ہے فاسق کی شہادت قبول نہ ہونے پر۔ غرض یہ کہ شہادت میں ضرور ہے کہ شاہد مسلمان ہو آزاد ہو مکلف ہو یعنی عاقل بالغ عادل ہو صاحب مروت ہو متہم نہ ہو اکثر کا یہی قول ہے اور شافعیؒ نے کہا کہ ذمی کافر کی شہادت مطلقاً مقبول نہیں ہے اور ابوحنیفہؒ نے کہا کہ آپس میں ذمیوں کی شہادت ایک دوسرے پر درست ہے اسی طرح لڑکوں کی شہادت مقبول نہیں ہے مگر امام مالکؒ نے کہا کہ جب لڑکے ایک دوسرے کو زخمی کریں تو ان کی شہادت لی جائے گی ابن زبیر سے ایسا ہی منقول ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلَى صَاحِبِ قَرْيَةٍ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۳۶۰۰:۔ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ لَمَّا أَدْبَرَ حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَلُوْمُ عَلَى الْعَجْزِ وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ فَإِذَا غَلَبَكَ أَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ۔

۳۶۰۱:۔ وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِيْ تُهْمَةٍ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ثُمَّ خَلَّى عَنْهُ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۶۰۲:۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَضَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْخَصْمَيْنِ يَقْعُدَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْحَاكِمِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاؤُدَ۔

والے بستی کے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۶۰۰۔ اور عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا دو شخصوں کے درمیان پس کہا اس نے کہ جس پر حکم کیا تھا جب کہ پیٹھ پھیرے کفایت کرتا ہے مجھ کو اللہ اور اچھا ہے کارساز پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ ملامت کرتا ہے نادانی پر لیکن لازم ہے تجھ پر ہوشیاری پس جس وقت غلبہ کرے تجھ پر کوئی چیز پس کہہ کافی ہے مجھ کو اللہ اور اچھا کارساز۔ (ابوداؤد)

۳۶۰۱۔ اور بہز بن حکیم سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے اس نے اس کے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قید کیا ایک شخص کو تہمت ؁ میں (ابوداؤد) اور زیادہ کیا ترمذی، نسائی نے یہ کہ پھر چھوڑ دیا حضرتؐ نے اس کو۔

تیسری فصل

۳۶۰۲۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ مدعی اور مدعا علیہ بیٹھیں روبرو حاکم کے۔ (احمد، ابوداؤد)

لیکن ابن عباسؓ سے اس کے خلاف منقول ہے۔ ؁ پس جس وقت الخ یعنی معاملہ مقدمہ میں ہار جیت ایک معمولی بات ہے اس پر اس کلمہ کا کہنا کیا اس کو تو وقت مغلوبیت امر مہم کے کہے، تلاعب نہ کرے اس کی قدر رکھے۔ ؁ تہمت میں یعنی کسی نے دعویٰ کیا اس پر کسی جرم کا جب اس کا جرم باتحقیق ثابت نہ ہوا تو اس کو چھوڑ دیا اور اس سے معلوم ہوا کہ قید کرنا بھی شریعت کا حکم ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کِتَابُ الْجِهَادِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۶۰۳:- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَصَامَ رَمَضَانَ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ جَاھَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْجَلَسَ فِیْ اَرْضِہِ الَّتِیْ وُلِدَ فِیْھَا قَالُوْا اَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ مِائَۃَ دَرَجَۃٍ اَعَدَّھَا اللّٰہُ لِلْمُجَاھِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَابَیْنَ الدَّرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰہَ فَسَلُوْہُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّہٗ اَوْسَطُ الْجَنَّۃِ وَاَعْلَی الْجَنَّۃِ وَفَوْقَہٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْہُ تَفَجَّرُ اَنْھَارُ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۳۶۰۴:- وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُجَاھِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ الصَّآئِمِ الْقَآئِمِ الْقَانِتِ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ لَا یَفْتُرُ مِنْ صِیَامٍ وَّلَا صَلٰوۃٍ حَتّٰی یَرْجِعَ الْمُجَاھِدُ فِیْ سَبِیْلِ

کتاب[1] ہے بیچ بیان جہاد کے

پہلی فصل

۳۶۰۳۔ حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور اس کے رسول کے اور قائم کی نماز اور روزے رکھے رمضان کے لازم ہے اللہ پر کہ داخل کرے اُسے جنت میں جہاد کرے اللہ کی راہ میں یا بیٹھا رہے بیچ اپنے وطن کے کہ پیدا کیا گیا اس میں کہا صحابہ رض نے کیا نہ خوشخبری دیں ہم لوگوں کو فرمایا تحقیق بہشت[2] میں سو درجے ہیں تیار کیا ان کو اللہ نے واسطے جہاد کرنے والوں کے بیچ راہ اللہ کے درمیان دو درجوں کے ایسا فرق ہے جیسا درمیان آسمان اور زمین کے پس جس وقت کہ مانگو تم اللہ سے فردوس پس تحقیق فردوس اوسط بہشت ہے اور بلند تر بہشتوں کے ہے اور اوپر اسکے عرش رحمٰن کا ہے اور فردوس میں بہتی ہیں نہریں۔ اسی سے جنّت کی نہریں نکلتی ہیں۔ (بخاری)

۳۶۰۴۔ اور ابی ہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل مجاہد فی سبیل اللہ کی مثل[3] روزے دار قائم کرنے والے پڑھنے والے کی خدا کی آیتوں کو نہیں تھکتا روزے سے یہاں تک کہ پھرے جہاد کرنے والا

---

[1] کتاب ہے بیچ بیان جہاد کے۔ جہاد ایک رکن ہے اسلام کا جس کی فرضیت میں کسی کا اختلاف نہیں ہے لیکن وہ فرض کفایہ ہے ماں باپ کی اجازت سے اور اگر نیت خالص ہو تو اس سے سب گناہ مٹ جاتے ہیں کہا یہ علامہ شوکانی نے در میں اور جہاد کی فضیلت میں بے شمار حدیثیں وارد ہیں جن میں سے یک شمہ بیان مذکور ہے اور لوگوں نے اس باب میں مختلف رسالے بنائے ہیں اور جہاد ہر ایک بادشاہ اسلام کے ساتھ ہو کر درست ہے خواہ بادشاہ نیک ہو یا فاسق غرض جہاد میں یہ قید نہیں ہے کہ امام یا بادشاہ صالح ہو کیونکہ سلف نے جہاد کیا خلفاء بنی امیہ اور ظالموں کیساتھ ہو کر اور کسی نے ان پر انکار نہیں کیا۔ [2] فرمایا تحقیق بہشت میں یعنی ہر چند جہاد پر بہشت موقوف نہیں۔ اصل نجات کے واسطے ایمان اور نماز روزہ کفایت کرتا ہے لیکن تم ہمت کو پست نہ کرو کہ صرف نجات پر قناعت کرو بلکہ ہمت بلند رکھو جہاد کرو تاکہ فردوس پاؤ جسکے آگے سب بہشتیں پست ہیں [3] مثل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

٣٦٠٥: وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْتَدَبَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا اِيْمَانٌ بِيْ وَتَصْدِيْقٌ بِرُسُلِيْ اَنْ اُرْجِعَهٗ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ اَوْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

٣٦٠٦: وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنْ اُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

٣٦٠٧: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِبَاطُ يَوْمٍ

بیچ راہ خدا کے طرف گھر کے۔ (بخاری، مسلم)

٣٦٠٥۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضامن[1] ہوا اللہ واسطے اس شخص کے کہ نکلا بیچ راہ اللہ کے نہیں نکالا اس کو مگر ایمان لانے ساتھ میرے[2] تصدیق کرنے میرے رسولوں کو یہ کہ پھیروں گا اس کو ساتھ اس چیز کے کہ پایا ہے ثواب آخرت سے یا غنیمت سے یا داخل کروں گا اسکو بہشت میں۔ (بخاری، مسلم)

٣٦٠٦۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات کی جان میری بیچ ہاتھ اس کے ہے اگر نہ ہوتا[3] ڈر اس کا کہ کتنے ایک آدمی مسلمانوں میں سے خوش نہیں ہونے کے نفس ان کے کہ پیچھے رہیں مجھ سے اور نہیں پاتا ہوں سواری کہ سوار کروں میں ان کو اس پر نہ پیچھے رہتا میں کسی لشکر سے کہ جہاد کرتا بیچ راہ اللہ کے قسم ہے اللہ کی البتہ دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ مارا جاؤں میں بیچ راہ اللہ کے پھر زندہ کیا جاؤں میں پھر مارا جاؤں میں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں میں۔ (بخاری، مسلم)

٣٦٠٧۔ اور سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چوکیداری[4] کرنی ایک دن کی

روزے دار۔ یعنی مجاہد کو صیام اور قیام دائمی کا ثواب ملتا ہے۔ [1] ضامن ہوا۔ یعنی خالص نیت والے غازی کا خدا ضامن ہے کہ اگر وہ شہید ہوا تو بہشت میں گیا اور اگر زندہ رہا تو ثواب یا غنیمت کا مال لیکر اپنے گھر میں آیا دونوں صورت میں اس کا بھلا ہے۔ [3] اگر ڈر نہ ہوتا۔ اس حدیث میں جہاد کی فضیلت اور رفقاء کی رعایت رکھنے کا بیان ہے اس حدیث سے جہاد کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی نکلا کہ جہاد ایسی عبادت ہے کہ اس کے برابر کوئی عبادت نہیں ہے اور حضرت صلعم کو اس کا نہایت شوق تھا اور آپ یہ چاہتے تھے کہ ہر ایک لشکر کے ساتھ خود بھی جہاد کو نکلا کریں پر خرچ کی دقت سے آپ مجبور تھے اور جو آپ نکلتے تو اور بھی سب مسلمان نکلتے اور اتنے آدمیوں کا سامان ہر وقت مشکل تھا۔ [4] چوکیداری کرنی رباط یہ ہے کہ دشمن کے مقابل اپنے گھوڑے باندھے ایک مقام میں اور ہر ایک فریق تیار ہو دوسرے سے لڑنے کے لیے اور عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عثمانؓ نے خطبہ سنایا لوگوں کو تو کہا اے لوگو میں نے ایک حدیث سنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور میں نے اس کو بیان نہیں کیا تم سے صرف اس واسطے کہ بخیلی کی میں نے تمہارے ساتھ اور تمہاری صحبت کے ساتھ اب اختیار ہے ہر شخص کو اس پر عمل کر دے یا نہ کرے میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص ایک رات بھی رباط کرے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تو اس کا ثواب ایسا ہے جیسے ہزار راتوں کی عبادت اور روزے کے برابر روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا عَلَیْہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۳۶۰۸ :۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَغَدْوَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ رَوْحَۃٌ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۳۶۰۹ :۔ وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ رِبَاطُ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنْ صِیَامِ شَہْرٍ وَّقِیَامِہٖ وَاِنْ مَاتَ جَرٰی عَلَیْہِ عَمَلُہُ الَّذِیْ کَانَ یَعْمَلُہٗ وَاُجْرِیَ عَلَیْہِ رِزْقُہٗ وَاَمِنَ الْفَتَّانَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۳۶۱۰ :۔ وَعَنْ اَبِیْ عَبْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَتَمَسَّہُ النَّارُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۳۶۱۱ :۔ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَجْتَمِعُ کَافِرٌ وَّقَاتِلُہٗ فِی النَّارِ اَبَدًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۳۶۱۲ :۔ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ خَیْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَہُمْ رَجُلٌ مُّمْسِکٌ عِنَانَ فَرَسِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَطِیْرُ عَلٰی مَتْنِہٖ کُلَّمَا سَمِعَ ہَیْعَۃً اَوْ فَزْعَۃً طَارَ عَلَیْہِ یَبْتَغِیْ

کی اللہ کی راہ میں بہتر ہے دنیا سے اور اس سے کہ دنیا پر ہے۔ (بخاری، مسلم)

۳۶۰۸۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صبح کو جانا بیچ راہ اللہ کے یا ایک شام کو جانا بہتر ہے دنیا سے[1] اور اس چیز سے کہ دنیا میں ہے۔ (بخاری، مسلم)

۳۶۰۹۔ اور سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے چوکیداری کرنی ایک دن رات کی جہاد میں بہتر ہے روزے ایک مہینے کے سے اور شب بیداری اس کی سے اور اگر مر جائے[2] وہ چوکیدار جاری ہوتا ہے اس پر ثواب اس کے عمل کا کہ تھا عمل کرتا اور جاری کیا جاتا ہے اس پر رزق اس کا اور امن میں رہتا ہے منکر ونکیر کے خوف سے (مسلم)

۳۶۱۰۔ اور ابی عبسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں گرد آلودہ ہوتے دونوں قدم کسی بندے کے بیچ راہ اللہ[3] کے پھر پہنچے اس کو آگ۔ (بخاری)

۳۶۱۱۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں[4] جمع ہوتا کافر اور مارنے والا اس کا آگ دوزخ میں کبھی۔ (مسلم)

۳۶۱۲۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین زندگانی لوگوں کی واسطے ان کے زندگانی اس شخص کی ہے کہ پکڑنے والا ہے باگ گھوڑے اپنے کی بیچ راہ خدا کے جلدی چلتا ہے اوپر پشت گھوڑے کے جبکہ سنتا ہے آواز ڈر کی یا فریاد کی چاہتی

---

[1] بہتر ہے۔ آخرت کا کمتر ثواب تمام دنیا سے اس واسطے بہتر ہوا کہ دنیا فانی ہے اور آخرت عمدہ اور باقی ہے۔ [2] اور اگر مر جائے۔ یعنی موت سے شہید کا رزق اور عمل کا ثواب موقوف نہیں ہوتا اور قبر کے سوال وجواب کا کچھ کھٹکا نہیں رہتا۔ [3] بیچ راہ اللہ کے یعنی جہاد یا حج میں یا سب عبادتوں میں لیکن فی سبیل اللہ جہاد میں زیادہ تر مستعمل ہے۔ [4] نہیں۔ یعنی جس مسلمان نے کافر کو جہاد میں مارا وہ خلود دوزخ سے بچا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهُ أَوْ رَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ فِي رَأْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ أَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الْأَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۶۱۳:۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۶۱۴:۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ فَيَخُونُهُ فِيهِمْ إِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

دوڑتا ہے سوار ہو کر گھوڑے پر ڈھونڈھتا پھرتا ہے مارے جانا اور مرنا جگہ گمان موت کے یا زندگانی اس شخص کی کہ کتنی ایک بکریوں میں رہتا ہے بیچ چوٹی پہاڑ کے ان پہاڑوں میں سے یا رہتا ہے بیچ ایک نالہ کے ان نالوں میں سے قائم رکھتا ہے نماز کو اور دیتا ہے زکوٰۃ اور بندگی کرتا ہے اپنے رب کی یہاں تک کہ آوے اس کو موت نہیں ہے[1] لوگوں سے مگر بیچ بھلائی کے۔(مسلم)

۳۶۱۳۔ اور زید بن خالدؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کہ سامان[2] درست کر دیا جہاد کرنے والے کا بیچ راہ اللہ کے پس تحقیق[3] جہاد کیا اس نے اور جو کوئی کہ خلیفہ ہو غازی کا بیچ اہل اس کے پس تحقیق[4] جہاد کیا اس نے۔(بخاری، مسلم)

۳۶۱۴۔ اور بریدہ رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حرمت عورتوں مجاہدین کی اوپر بیٹھنے والوں کے مانند حرمت ماؤں ان کی کی ہے نہیں کوئی شخص بیٹھنے والوں میں سے کہ نیابت کرے ایک شخص کی مجاہدین میں سے بیچ اس کے اہل کے پھر خیانت کرے وہ اس کی اس کے اہل میں مگر کہ کھڑا کیا جائے گا وہ شخص واسطے مجاہد کے دن قیامت کے پس لے گا مجاہد عمل اس کے سے جو چاہئیے گا پس[5] کیا ہے گمان تمہارا۔(مسلم)

---

[1] نہیں ہے لوگوں سے مگر بیچ بھلائی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں دو شخصوں کو سب سے افضل بتایا ایک مجاہد جان نثار کو دوسرے گوشہ گیر عابد کو گوشہ گیری میں ہزاروں فائدے ہیں غنیمت اور حسد اور حق تلفی اور شر و فساد سے پناہ ہے فراغت سے عبادت ہو سکتی ہے لیکن گوشہ گیری اس وقت میں بہتر ہے کہ اسلام ضعیف ہو جائے عالم میں شر و فساد پھیلے درستی کی توقع باقی نہ رہے اور اگر ایسا نہ ہو تو لوگوں کے اندر رہنا افضل ہے چنانچہ اور حدیث میں آیا ہے کہ لوگوں میں رہنا اور ان کی زیادتیاں سہنا گوشہ گیری سے افضل ہے۔ [2] جس نے کہ سامان درست کر دیا۔ یعنی خود جہاد کو نہ گیا مگر کسی مجاہد کو جہاد کا سامان درست کر دیا جیسے گھوڑا دیا سواری کو یا ہتھیار خرید دیا۔ تلوار، بندوق، توپ وغیرہ یا کھانے پینے کا سامان دیا مجاہدین کو یا ان چیزوں میں مدد کی مجاہدین کی۔ [3] پس تحقیق جہاد کیا۔ یعنی غازی کے برابر ثواب پایا۔ [4] پس تحقیق جہاد کیا یعنی غازی کے برابر ثواب پایا۔ [5] پس کیا ہے گمان تمہارا۔ یعنی اس کو حق جانتے ہو یا کچھ تردد ہے اور کیا وہ مجاہد کچھ نیکی چھوڑنے والا ہے نہیں سب ہی لے لے گا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٣٦١٥ :- وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِنِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ بِنَاقَۃٍ مَّخْطُوْمَۃٍ فَقَالَ هٰذِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَکَ بِہَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ سَبْعُ مِائَۃِ نَاقَۃٍ کُلُّہَا مَخْطُوْمَۃٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

٣٦١٦ :- وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا اِلٰی بَنِیْ لِحْیَانَ مِنْ هُذَیْلٍ فَقَالَ لِیَنْبَعِثْ مِنْ کُلِّ رَجُلَیْنِ اَحَدُهُمَا وَالْاَجْرُ بَیْنَهُمَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

٣٦١٧ :- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَنْ یَّبْرَحَ هٰذَا الدِّیْنُ قَآئِمًا یُّقَاتِلُ عَلَیْہِ عِصَابَۃٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

٣٦١٨ :- وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُکْلَمُ

٣٦١٥- اور ابی مسعودؓ انصاری سے روایت ہے کہا لایا ایک شخص اونٹنی مہار کی ہوئی اور کہا یہ بیچ راہ خدا کے ہے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واسطے تیرے بدلے اس اونٹنی کے دن قیامت کے سات[1] سو اونٹنیاں ہونگی سب مہار کی ہوئیں۔ (مسلم)

٣٦١٦- اور ابی سعید خدریؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ بھیجنے کا کیا ایک لشکر کو طرف بنی لحیان کی قبیلہ ہذیل سے پس فرمایا چاہیئے کہ اٹھے[2] دو شخصوں میں سے ایک ان کا اور ثواب جہاد کا مشترک ہوگا درمیان دونوں کے (مسلم)

٣٦١٧- اور جابرؓ ابن سمرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہے[3] گا یہ دین قائم لڑتی رہے گی اس دین پر ایک جماعت مسلمانوں میں سے یہاں تک کہ قائم ہو قیامت۔ (مسلم)

٣٦١٨- اور ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں زخمی کیا جاتا کوئی

---

[1] سات سو اونٹنیاں ہوں گی اور جناب علی مرتضیٰ اور ابو الدرداء، ابوہریرہ، ابوامامہ باہلی، عبداللہ بن عمرو، جابر بن عبداللہ، اور ابن الحصین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان سب سے روایت ہے یہ سب حدیث بیان کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں یعنی جہاد کے لیے روپیہ اور خرچ بھیجے اور اپنے گھر بیٹھا رہے تو اس کو ہر روپے کے بدلے سات سو روپیہ کا ثواب ہوگا اور جو کوئی خود بھی جہاد کرے اللہ کی راہ میں تو اس کو ہر روپیہ کے بدلہ سات لاکھ روپیہ کا ثواب ہوگا پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی۔ اور اللہ تعالیٰ دگنا کر دیتا ہے جس کے لیے چاہتا ہے روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے۔ [2] اٹھے دو شخصوں میں سے ایک ان کا یعنی ہر قوم میں سے آدھے آدمی مجاہدین کے جورو لڑکوں کی خبرگیری کریں گے ثواب دونوں کو برابر ملے گا۔ [3] ہمیشہ رہے گا۔ کہا امام بخاریؒ نے اس گروہ سے مراد اہل علم ہیں اور امام احمد بن حنبلؒ نے کہا کہ یہ گروہ اگر اہل حدیث نہیں ہیں تو میں نہیں جانتا اور کون ہیں۔ کہا قاضی عیاض نے مراد اہل سنت و جماعت ہیں اور جو اہل حدیث کے مذہب پر یقین رکھتے ہیں اب اس زمانہ یعنی چودھویں صدی میں اہل بدعت اور ضلالت کا وہ ہجوم ہے کہ خدا کی پناہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا خلاف نہیں ہوسکتا اب بھی ایک فرقہ مسلمانوں کا باقی ہے جو محمدی لقب سے مشہور ہے اور اہل توحید اور اہل حدیث اور موحدین یہ سب ان کے نام ہیں یہ فرقہ قرآن و حدیث پر قائم ہے باوجود صدہا ہزارہا فتنوں کے یہ فرقہ بدعت اور گمراہی سے اب تک بچا ہوا ہے اور اس زمانہ میں بھی لوگ اس حدیث کے مصداق ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحَدٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَنْ یُّکْلَمُ فِیْ سَبِیْلِہٖ اِلَّا جَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَجُرْحُہٗ یَثْعَبُ دَمًا اَللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّیْحُ رِیْحُ الْمِسْکِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۳۶۱۹: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ یُحِبُّ اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا وَلَہٗ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا الشَّہِیْدُ یَتَمَنّٰی اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا فَیُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا یَرٰی مِنَ الْکَرَامَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۳۶۲۰: وَعَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْنَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ عَنْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ الْاٰیَۃَ قَالَ اِنَّا قَدْ سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ اَرْوَاحُھُمْ فِیْ اَجْوَافِ طَیْرٍ خُضْرٍ لَھَا قَنَادِیْلُ مُعَلَّقَۃٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّۃِ حَیْثُ شَآءَتْ ثُمَّ تَاْوِیْ اِلٰی تِلْکَ الْقَنَادِیْلِ فَاطَّلَعَ اِلَیْھِمْ رَبُّھُمْ اِطِّلَاعَۃً فَقَالَ ھَلْ تَشْتَھُوْنَ

شخص بیچ راہ اللہ کے اور اللہ خوب جانتا ہے اس کو کہ زخمی کیا جاتا ہے اس کی راہ میں مگر کہ آئے گا وہ دن قیامت کے اس حال میں کہ اس کے زخم سے[1] بہتا ہوگا خون رنگ خون کا ہوگا اور بو مشک کی۔ (بخاری، مسلم)

۳۶۱۹۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی کہ داخل ہو بہشت میں دوست رکھے پھر آنا طرف دنیا کی اور ہو اس کے لیے وہ چیز کہ زمین میں ہے کچھ مگر شہید آرزو کرتا ہے کہ پھر آئے دنیا میں اور مارا جائے دس بار بسبب اس چیز کہ دیکھتا ہے ثواب[2] شہادت کا۔ (بخاری، مسلم)

۳۶۲۰۔ اور مسروق سے روایت ہے کہ پوچھے ہیں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے معنی اس آیت کے اور نہ گمان کرو تم ان لوگوں کو کہ مارے گئے بیچ راہ اللہ کے مردہ بلکہ زندہ ہیں نزدیک پروردگار اپنے کے روزی دیئے جاتے ہیں آخر آیت تک تحقیق پوچھے ہم نے معنی اس کے پس فرمایا آپ نے ارواح[3] ان کی بیچ شکم جانوروں پرندہ سبز رنگ کے ہیں ان کے لیے قندیلیں ہیں لٹکائی گئی نیچے عرش کے میوہ کھاتے ہیں جنت سے جہاں چاہتے ہیں پھر ٹھکانا پکڑتے ہیں طرف ان قندیلوں کی پس جھانکتا ہے طرف ان کی پروردگار ان کا جھانکنا فرماتا ہے کیا چاہتے ہو تم

---

[1] بہتا ہوگا خون۔ خون اس واسطے جاری ہوگا تاکہ ان کی بزرگی اور کمال سب پر ظاہر ہو کہ ان لوگوں نے اللہ کے واسطے جان دی ہے اور زخم کھائے ہیں۔ [2] ثواب شہادت کا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا اس حدیث سے شہادت کی فضیلت نکلتی ہے اور شہید اس لیے کہتے ہیں شہید کو کہ وہ شاہد ہے یعنی حاضر ہے جنت میں اور مسلمان قیامت کے دن جنت میں جائیں گے اور ابن انباری رحمہ اللہ نے کہا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے گواہ ہیں جنت کے اس کے واسطے بعضوں نے کہا اس لیے کہ وہ جان نکلتے ہی مشاہدہ کر لیتا ہے اپنے اجر اور درجے کا بعضوں نے کہا اس لیے کہ فرشتے رحمت کے اس کے پاس حاضر ہوتے ہیں یا اس لیے کہ اس کا حال گواہ ہے اس کے حسن خاتمہ کا یا اس لیے کہ اس کا زخم اس کا گواہ ہوگا اور امتوں پر قیامت کے دن۔ [3] روحیں ان کی۔ اس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوئیں ایک تو یہ کہ روح کو فنا نہیں بدن کے مرنے سے روح نہیں مرتی دوسرے یہ کہ شہید مرتے ہی بہشت میں داخل ہوتے ہیں اور زندوں کی طرح کھاتے پیتے ہیں اور دوسروں کو یہ رتبہ حاصل نہیں کہ وہ قیامت میں حساب کتاب کے بعد بہشت میں جائیں گے تیسرے یہ کہ بہشت بالفعل موجود ہے چوتھے یہ کہ بعد پیغمبروں کے شہیدوں کے نہایت بڑے رتبے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَيْئًا قَالُوْا اَيَّ شَيْءٍ نَشْتَهِيْ وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا فَيَفْعَلُ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوْا مِنْ اَنْ يَسْئَلُوْا قَالُوْا يَا رَبِّ نُرِيْدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِيْ اَجْسَادِنَا
حَتّٰى نُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى فَلَمَّا رَاٰى اَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۶۲۱:۔ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيْهِمْ فَذَكَرَ
لَهُمْ اَنَّ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْاِيْمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُّحْتَسِبٌ مُّقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَقَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَيُكَفِّرُ عَنِّيْ

کسی چیز کو عرض کرتے ہیں کس چیز کو چاہیں ہم اس حال میں کہ ہم میوے کھاتے ہیں جنت میں سے جہاں سے چاہتے ہیں پس کرتا ہے اللہ یہ
ساتھ ان کے تین بار پس جبکہ دیکھتے ہیں کہ نہیں چھوڑے[1] جاتے پوچھنے سے عرض کرتے ہیں اسے پروردگار ہمارے چاہتے ہیں ہم یہ کہ پھیرے تو
جانیں ہماری بیچ ہمارے بدنوں کے تاکہ مارے جائیں ہم بیچ راہ تیرے کے ایک بار اور پس جبکہ دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ کہ نہیں انکو کچھ حاجت چھوڑ کر جاتے ہیں (مسلم)

۳۶۲۱۔ ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا بیچ صحابہؓ کے پس ذکر کیا واسطے ان کے یہ کہ جہاد فی سبیل اللہ
اور ایمان ساتھ اللہ تعالیٰ کے بہترین اعمال کے ہیں پس کھڑا ہوا ایک آدمی اور کہا یا رسول اللہ! خبر دو مجھ کو کہ اگر مارا جاؤں
میں بیچ راہ اللہ کے جھاڑے جائیں گے مجھ سے گناہ میرے فرمایا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہاں اگر مارا جائے
تو بیچ راہ اللہ کے اس حال میں کہ ہو تو صبر کرنے والا اور طالب ثواب کا متوجہ نہ ہو پیٹھ دینے والا پھر فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح کہا تو نے کہا اس نے کہ خبر دو مجھ کو اگر مارا جاؤں میں بیچ راہ اللہ کے

---

[1] چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ اس حدیث سے شہیدوں کی حیات اور انکی روزی ثابت ہوئی اور دوسری آیتوں اور حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ درحقیقت
موت کیا ہے روح کا جدا ہو جانا بدن سے نہ یہ کہ روح کا فناہ ہو جانا پس جب روح قائم ہے تو حیات بھی قائم ہے البتہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ دنیا کی
سی حیات ہے، اور اس مسئلہ کو تفصیل سے حافظ ابن قیم رحمہ نے حادی الارواح میں ذکر کیا ہے۔ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جنت
موجود ہے اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا اور وہیں سے آدم علیہ السلام اتارے گئے تھے اور وہیں مومن عیش کریں گے اور معتزلہ اور بعض اہل بدعت
کا یہ قول ہے کہ جنت قیامت کے بعد پیدا کی جائے گی اور آدم علیہ السلام کی جنت اور تھی اور یہ بھی نکلا کہ روح کو فناہ نہیں اور روح کی حقیقت میں
بہت اختلاف ہے اکثر علماء یہ کہتے ہیں روح کوئی علیحدہ چیز نہیں ہے اور اطبا کہتے ہیں کہ روح ایک بخار لطیف ہے بدن میں اور بعض مشائخ نے کہا
ــــ بعض جسم کا یا جسم لطیف کا نام ہے جو صورت انسان رکھتا ہے اس جسم کے اندر یا نفس داخل اور خارج کا یا خون کا اور اصح یہ ہے کہ روح
اجسام لطیفہ ہیں جو بدن میں سمائے ہوئے ہیں جب وہ جدا ہو جاتے ہیں تو آدمی مر جاتا ہے انتہی ما قال النوویؒ۔ [2] اور طالب ثواب کا اس حدیث
میں ایمان اور جہاد کو افضل اعمال قرار دیا ایمان کا افضل ہونا تو ظاہر ہے اور جہاد کا افضل ہونا باعتبار اعلاء کلمۃ اللہ اور بیخ کنی اعداء دین اور دینے جان اور
اٹھانے مشقت کے ہے اور نماز افضل ہے باعتبار مداومت کے اور مشتمل ہونے کے عبادات کثیرہ کو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَطَایَایَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُّحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّیْنَ فَاِنَّ جِبْرِیْلَ قَالَ لِیْ ذٰلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۳۶۲۲ :۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْقَتْلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یُکَفِّرُ کُلَّ شَیْءٍ اِلَّا الدَّیْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۳۶۲۳ :۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَضْحَکُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی رَجُلَیْنِ یَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ یَدْخُلَانِ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُ هٰذَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیُقْتَلُ ثُمَّ یَتُوْبُ اللّٰہُ عَلَی الْقَاتِلِ فَیُسْتَشْهَدُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۳۶۲۴ :۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ اللّٰہَ الشَّهَادَۃَ بِصِدْقٍ بَلَّغَہُ اللّٰہُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰی فِرَاشِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۳۶۲۵ :۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ الرُّبَیِّعَ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَهِیَ اُمُّ حَارِثَۃَ بْنِ سُرَاقَۃَ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلَا تُحَدِّثُنِیْ عَنْ حَارِثَۃَ وَکَانَ قُتِلَ یَوْمَ بَدْرٍ

کیا جھاڑے جائیں گے مجھ سے گناہ میرے پس فرمایا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں اگر مارا جائے تو اس حال میں کہ ہو تو صبر کرنے والا طالب ثواب کا متوجہ نہ پیٹھ پھیرنے والا مگر قرض پس تحقیق جبریلؑ نے کہا واسطے میرے یہ۔ (مسلم)

۳۶۲۲۔ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مارا جانا بیچ راہ خدا کے جھاڑتا ہے ہر گناہ کو سوائے قرض کے۔ (مسلم)

۳۶۲۳۔ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہنستا ہے[1] اللہ تعالیٰ طرف دو شخصوں کی کہ قتل کرے ایک ان کا دوسرے کو داخل ہوں دونوں جنت میں لڑتا ہے یہ ایک بیچ راہ خدا کے پس مارا جاتا ہے پھر توبہ کرتا ہے اللہ قاتل پر پھر شہید کیا جاتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

۳۶۲۴۔ اور سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگتا ہے اللہ سے شہادت صدق دل سے پہنچاتا ہے اللہ اس کو ساتھ مرتبہ شہداء کے اگرچہ مرے[2] اپنے بچھونے پر۔ (مسلم)

۳۶۲۵۔ اور انس رضؓ سے روایت ہے کہ ربیع بیٹی براء کی اور وہ ہے ماں حارثہ بیٹے سراقہ کی آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اے نبی اللہ کے کیا نہیں حدیث فرماتے آپ احوال حارثہ کے سے اور تھا حارثہ شہید ہوا بیچ دن بدر کے

---

[1] ہنستا ہے۔ ضحک یعنی ہنسنا بھی اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے جیسے سمع اور بصر اور نزول اور استواء اور مجی وغیرہ اور اس کی سب صفات اپنے ظاہری معنی پر محمول ہیں اور تاویل کی کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن یہ نہیں کہنا چاہیئے کہ اس کی کوئی صفت مشابہ ہے مخلوق کی صفت کے اور یہی طریقہ ہے سلف امت کا رحمہم اللہ صحابہؓ نے پوچھا حضرت یہ کیونکر ہوگا کہ قاتل و مقتول دونوں بہشتی ہوں تب آپ نے فرمایا کہ کافر مسلمان کو مارے پھر کافر توبہ کرے پھر خدا کی راہ میں مارا جائے تو وہ دونوں بہشتی ہوں گے۔ [2] اگرچہ مرے اپنے بچھونے پر کیونکہ نیت اس کی شہادت کی تھی اور نیۃ المومن خیر من عملہ یہ مشہور ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَصَابَهُ سَهْمُ غَرْبٍ فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ فَقَالَ يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۳۶۲۶:۔ وَعَنْهُ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتّٰى سَبَقُوا الْمُشْرِكِيْنَ إِلٰى بَدْرٍ وَجَاءَ الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا إِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ قَالَ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ بَخٍ بَخٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِلَّا رَجَاءَ أَنْ أَكُوْنَ مِنْ أَهْلِهَا قَالَ فَإِنَّكَ مِنْ أَهْلِهَا قَالَ فَأَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرَنِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ لَئِنْ أَنَا حَيِيْتُ حَتّٰى آكُلَ تَمَرَاتِيْ إِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيْلَةٌ فَقَالَ فَرَمٰى بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

لگا تھا اس کو تیر غرب[1] اگر ہو بہشت میں صبر کروں میں اور اگر ہو اور جگہ کوشش کروں میں اس پر رونے میں فرمایا اے ام حارثہ تحقیق قصہ یہ ہے کہ کتنے باغ ہیں بہشت میں اور تحقیق بیٹا تیرا پہنچا[2] فردوس اعلیٰ میں۔ (بخاری)

۳۶۲۶۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ حضرت کے یہاں تک کہ سبقت کی مشرکوں پر طرف بدر کی اور آئے مشرک پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھڑے ہو تم[3] طرف بہشت کی کہ چوڑاؤ اس کا مانند آسمان و زمین کی ہے کہا عمیر بن حمام انصاری نے خوب خوب پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا باعث ہوا تجھ کو اوپر کہنے تیرے کے خوب خوب کہا عمیر نے قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ نہیں کہا میں نے یہ مگر بامید اس کے کہ ہوں میں اہل جنت سے فرمایا آپ نے پس تحقیق تو ہے اہل بہشت سے پس کہا راوی نے کہ نکالیں عمیرؓ نے کتنی ایک کھجوریں اپنے ترکش سے اور شروع کیا کھانا ان میں سے پھر کہا کہ میں یہاں تک کہ کھاؤں میں اپنی کھجوریں تو تحقیق یہ زندگی دراز ہے پس پھینکیں کھجوریں کہ تھیں ساتھ اس کے پھر قتال کیا کافروں سے یہاں تک شہید ہوئے۔ (مسلم)

---

[1] تیر غرب یعنی اس کا پھینکنے والا معلوم نہ تھا۔ [2] پہنچا فردوس اعلیٰ میں یعنی یہ نہ سمجھ کہ بہشت فقط ایک ہی ہے بلکہ بہشت میں کئی بہشتیں ہیں ایک سے ایک اعلیٰ اور تیرا بیٹا فردوس بریں میں ہے جو سب سے عمدہ اور بلند ہے۔ [3] کھڑے ہو تو تم طرف بہشت کی یعنی مشرکوں کو قتل کرو اس واسطے کہ ان کا قتل کرنا ہے یا شہید ہونا ہے ہر طرح بہتر ہے کہ اس کا عوض بہشت ہے اور اس حدیث کا ابتدا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بُسَیسہ کو جاسوس بنا کر بھیجا کہ وہ ابوسفیان کے قافلہ کی خبر لائے وہ لوٹ کر آیا اس وقت گھر میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کوئی نہ تھا راوی نے کہا مجھے یاد نہیں انسؓ نے حضرتؐ کی کس بی بی کا نام لیا کہ (ایک وہ بھی موجود تھیں) پھر باہر نکلے اور فرمایا ہمیں کام ہے تو جس کی سواری موجود ہو وہ سوار ہو ہمارے ساتھ یہ سن کر چند آدمی آپ سے اجازت مانگنے لگے اپنی سواریوں میں جانے کی جو مدینہ منورہ کی بلندی میں تھیں آپؐ نے فرمایا نہیں صرف وہ لوگ جائیں جن کی سواریاں موجود ہوں آخر آپ چلے اپنے صحابہؓ کے ساتھ یہاں تک کہ مشرکین سے پہلے بدر میں پہنچے اور مشرک بھی آ گئے آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی کسی چیز کی طرف آگے نہ بڑھے جب تک میں اس سے آگے نہ بڑھوں پھر مشرک قریب پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھو جنت میں جانے کے لیے آخر حدیث تک۔

www.KitaboSunnat.com

۳۶۲۷:۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّوْنَ الشَّهِيْدَ فِيْكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ قَالَ اِنَّ شُهَدَآءَ اُمَّتِيْ اِذًا لَقَلِيْلٌ مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۶۲۸:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ غَازِيَةٍ اَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ اِلَّا كَانُوْا قَدْ تَعَجَّلُوْا ثُلُثَيْ اُجُوْرِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ اَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ اِلَّا تَمَّ اُجُوْرُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۶۲۹:۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۶۳۰:۔ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

۳۶۲۷۔ اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کو گنتے ہو تم شہید اپنے میں کہا صحابہؓ نے یا رسول اللہ جو شخص کہ مارا جائے اللہ کی راہ میں پس وہ شہید ہے فرمایا تحقیق شہید میری امت کے اس وقت البتہ کم ہوں گے جو شخص مارا جائے بیچ راہ اللہ کے پس وہ شہید ہے اور جو شخص مرے راہ[1] خدا میں مرے پس وہ بھی شہید ہے اور جو شخص کہ مرے وبا میں پس وہ بھی شہید ہے اور جو شخص کہ مرے مرض پیٹ سے پس وہ بھی شہید ہے۔ (مسلم)

۳۶۲۸۔ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی جماعت جہاد کرنے والی یا لشکر جہاد کرنے والا کہ غنیمت لائے اور صحیح سالم آوے مگر تحقیق جلدی کی دو تہائی اجر کی اور نہیں کوئی جماعت جہاد کرنیوالی یا لشکر جہاد کرنے والا کہ غنیمت لاوے اور زخمی کیا جاوے یا مارا جاوے مگر پورا[2] ہوتا ہے ثواب ان کا۔ (مسلم)

۳۶۲۹۔ اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرا اور جہاد نہ کیا اور نہ گذرا[3] بیچ دل اس کے خیال جہاد کا مرا اوپر ایک قسم کے نفاق سے۔ (مسلم)

۳۶۳۰۔ اور ابوموسیٰ رضی سے روایت ہے کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ ایک

---

[1] جو شخص مرے راہ خدا میں۔ یعنی جہاد میں اپنی موت سے غرض یہ کہ ان سب کو شہیدوں کا ثواب ملے گا گو ان کے احکام شہید کے نہیں ہیں یعنی ان کو غسل دیں گے اور نماز پڑھیں گے البتہ پر بھی بڑا شہید وہی ہے جو جہاد میں مارا جائے۔ [2] مگر پورا ہوتا ہے۔ یعنی زندہ غازیوں کو دو فائدے تو مرتب ہیں ایک تو سلامتی دوسرے مال غنیمت کا باقی رہا تیسرا فائدہ یعنی بہشت میں ملے گا اور شہیدوں کو تو دنیا میں کچھ فائدہ نہیں تو ان کا ثواب بالکل آخرت پر رہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید زندہ غازی سے افضل ہے۔ [3] نہ گذرا۔ یعنی جو سچا مسلمان ہو گا وہ دین محمدی کا غلبہ چاہتا ہے گا تو کافروں سے اللہ کے واسطے لڑے گا اور اگر سامان نہ ہو گا امام نہ ہو گا تو دل میں البتہ قصد رکھے گا اور جو دل میں بھی جہاد کا کبھی خیال نہ کرے گا معلوم ہوا کہ منافقوں کی طرح اس کا ایمان کامل نہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهٗ فَمَنْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۶۳۱:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ اَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيْرًا وَّلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا اِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِلَّا شَرِكُوْكُمْ فِي الْاَجْرِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ۔

۳۶۳۲:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَهٗ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ اَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَارْجِعْ اِلٰى وَالِدَيْكَ فَاَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا۔

۳۶۳۳:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ

شخص لڑتا ہے واسطے غنیمت ہاتھ لگنے کے اور ایک شخص لڑتا ہے واسطے شہرت کے اور ایک شخص لڑتا ہے تاکہ دیکھا جائے مرتبہ اس کا پس کون ہے بیچ راہ اللہ کے فرمایا جو شخص لڑے تاکہ ہو دین[1] اللہ کا بلند پس وہ بیچ راہ اللہ کے ہے۔ (بخاری، مسلم)

۳۶۳۱۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھرے غزوہ تبوک سے پس نزدیک پہنچے مدینہ سے پس فرمایا تحقیق مدینہ میں کتنے ایک اشخاص ہیں کہ نہیں چلے کسی جگہ اور نہیں قطع کیا تم نے کوئی جنگل مگر کہ تھے وہ ساتھ تمہارے اور ایک روایت میں آیا ہے مگر شریک ہیں تمہارے ثواب میں عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ اور وہ مدینہ میں ہیں فرمایا ہاں مدینہ میں ہیں روکا[2] ان کو عذر نے (بخاری) اور مسلم نے جابرؓ سے۔

۳۶۳۲۔ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آیا ایک آدمی پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اجازت مانگی حضرت سے جہاد کرنے کے لیے پس فرمایا حضرتؐ نے کہ آیا زندہ ہیں ماں باپ تیرے کہا ہاں فرمایا پس بیچ[3] انہیں کے جہاد کر (بخاری، مسلم) اور روایت مسلم کی یوں ہے کہ پس پھر جا طرف ماں باپ اپنے کے اور اچھی کر صحبت ان کی۔

۳۶۳۳۔ اور ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا دن فتح مکہ کے کہ

---

[1] تاکہ دین اللہ کا بلند۔ یعنی توحید غالب ہو شرک کفر مٹے۔ [2] روکا ان کو عذر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ تبوک کا ارادہ کیا تو چند مسلمانوں کے پاس سواری اور سفر کا سامان نہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ جا سکے ناچار ہو کر مدینہ میں رہ گئے، جب آنحضرت صلعم وہاں سے پھرے تب یہ حدیث فرمائی یعنی اس سفر کی تکلیف میں جتنا ہمارے ساتھیوں کو ثواب ہوا ان کو بھی ہوا اس لیے کہ وہ دل سے ساتھ تھے اگرچہ ناچاری سے ظاہر میں چھوٹ رہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیت کو دین میں بڑا دخل ہے۔ [3] پس بیچ انہیں کے جہاد کر یعنی انہیں کی خدمت کر اس حدیث سے والدین کی خدمت کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ جہاد پر مقدم ہے علماء نے کہا یہ اس حالت میں ہے جب والدین مسلمان ہوں اور جو کافر ہوں تو جہاد کے لیے ان سے اجازت لینا ضرور نہیں ہے اسی طرح جس حالت میں کافر سامنے آجائیں تو والدین سے بھی اجازت لینا ضرور نہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۶۳۴:۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ نَاوَاهُمْ حَتّٰى يُقَاتِلَ اٰخِرُهُمُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۳۶۳۵:۔ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ يَغْزُ وَلَمْ يُجَهِّزْ غَازِيًا اَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهٖ بِخَيْرٍ اَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۳۶۳۶:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

نہیں ہجرت[1] بعد فتح مکہ کے ولیکن جہاد اور نیت ہے اور جس وقت کہ بلائے جاؤ[2] تم پس نکلو[3]۔ (بخاری، مسلم)

دوسری فصل

۳۶۳۴۔ حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ[4] ایک جماعت امت میری سے لڑتی رہے گی اظہار حق پر حالانکہ غالب رہے گی اس شخص پر کہ دشمنی کرے ان سے یہاں تک کہ قتال کرے گی آخر امت کے مسیح دجال سے۔ (ابوداؤد)

۳۶۳۵۔ اور ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس شخص نے کہ نہ جہاد کیا اور نہ سامان درست کیا کسی مجاہد کا یا نیابت نہ کی کسی غازی کی بیچ بس ماندوں[5] اس کے کے ساتھ خیر پہنچائیگا اسکو کوئی مصیبت سخت پہلے[6] دن قیامت کے (ابوداؤد)

۳۶۳۶۔ اور انسؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جہاد کرو تم مشرکین سے ساتھ مالوں[7] اپنے کے اور اپنی جانوں کے اور زبانوں کے۔ (ابوداؤد، نسائی، دارمی)

---

[1] نہیں ہجرت بعد فتح مکہ کے۔ جب تک مکہ فتح نہ ہوا تھا تو مکہ کے رہنے والوں پر بلکہ گردونواح کے لوگوں پر وطن چھوڑنا اور مدینہ میں آنحضرت صلعم کے پاس آنا کافروں سے لڑنے کو فرض تھا جب مکہ فتح ہوا تو دارالسلام ہوا تو اس ہجرت خاص کا حکم باقی نہ رہا لیکن کافروں کے ملک سے ہجرت کرنا قیامت تک باقی ہے چنانچہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ہجرت اور توبہ کرنا قیامت تک باقی ہے۔ [2] بلائے جاؤ تم۔ یعنی جہاد کیلئے۔ [3] پس نکلو یعنی سستی مت کرو دیر مت کرو۔ [4] ہمیشہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت تک اسلام غالب رہے گا اگر ہندوستان میں ہماری شامت سے اسلام مغلوب ہے تو کیا ہوا اور ولایتوں میں جیسے عرب مصر روم توران مغرب میں الحمدللہ کہ اسلام غالب ہے۔ [5] پہلے روز قیامت کے اس لیے کہ اس نے جہاد میں سے جو ایک رکن تھا اسلام کا بالکل حصہ نہ لیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر خود جہاد نہ کر سکے تو اور مجاہدین کی مدد ہی کرے ہتھیار اور خرچ سے اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو مجاہد جب جہاد کو جائیں یہ ان کے بال بچوں اور گھر بار کی خبرگیری کرے ایمان کی حد اتنی کیساتھ اگر ان سب باتوں سے محروم رہے تو بڑی بدبختی ہے [6] ساتھ مالوں اپنے کے۔ یعنی جہاد کرنا ساتھ مال وجان کے یہ ہے کہ خرچ کرے مال جہاد میں اور فدا کرے جان اپنی اور زخمی ہو اور زبان کا جہاد یہ ہے کہ مذمت کرے ان کے بتوں کی اور دین باطل کی اور بددعا کرے ان پر کہ وہ ذلیل ہوں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۶۳۷:۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاضْرِبُوا الْهَامَ تُوْرَثُوا الْجِنَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

۳۶۳۸:۔ وَعَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَیِّتٍ یُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهٖ اِلَّا الَّذِیْ مَاتَ مُرَابِطًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ یُنْمٰى لَهٗ عَمَلُهٗ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَیَاْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِیُّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ۔

۳۶۳۹:۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَاِنَّهَا تَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كَاَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِیْحُهَا الْمِسْكُ وَمَنْ خَرَجَ

۳۶۳۷۔ اور ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیلاؤ[1] سلام کو اور کھلاؤ کھانا اور مارو[2] کھوپڑی کفار کی وارث کئے جاؤ گے بہشتوں کے (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۳۶۳۸۔ اور فضالہ بن عبید رضؓ سے روایت ہے کہ نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہر میت ختم کیا جاتا[3] ہے اوپر عمل اپنے کے مگر وہ شخص[4] کہ مرا حالت چوکیداری میں بیچ راہ اللہ کے پس تحقیق شان یہ ہے کہ بڑھایا جاتا ہے اس کے لیے عمل اس کا قیامت تک اور امن میں رہتا ہے فتنہ قبر سے (ترمذی، ابوداؤد) نقل کیا اس کو دارمی نے عقبہ بن عامرؓ سے۔

۳۶۳۹۔ اور معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے یہ کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ لڑا بیچ راہ اللہ کے بقدر ٹھہر جانے[5] کے درمیان دودھ دوہنے اونٹنی کے پس تحقیق واجب ہوئی واسطے اس کے جنت اور جو شخص کہ زخمی کیا گیا زخمی ہونا بیچ راہ خدا کے یا مصیبت پہنچایا گیا مصیبت پہنچانا پس تحقیق وہ زخم آئیگا دن قیامت کے مانند اکثر اس چیز کی کہ پایا جاتا تھا دنیا میں رنگ اسکا زعفران کا ہوگا اور بو اسکی مشک کی اور وہ شخص کہ نکلا اس کے پھوڑا بیچ راہ اللہ کے پس تحقیق اس پھوڑے پر

---

[1] پھیلاؤ سلام کو۔ یعنی سلام کرو آشنا نا آشنا پر اور جب ایک دوسرے سے ملاقات ہو تو سلام علیک کرو خواہ اس سے معرفت ہو یا نہ ہو سلام اوّل ذریعہ ہے معرفت کا اور کنجی ہے محبت کی اور ہر مسلمان کو ضرور ہے کہ جب دوسرے مسلمان سے ملے تو اس کے سلام کا منتظر نہ رہے بلکہ خود پہلے سلام کرے خواہ وہ ادنیٰ ہو یا اعلیٰ یا ہمسر کمال ایمان کا یہی شیوہ ہے۔ [2] اور مارو۔ یعنی جہاد کرو۔ [3] ختم کیا جاتا ہے یعنی مرنے کے بعد اس کا عمل منقطع ہوجاتا ہے۔ [4] مگر وہ شخص کہ مرا۔ یعنی اللہ کی راہ میں مورچہ میں رہنے والے کا عمل موقوف نہیں ہوتا اس کی موت سے اور بہشت میں اس کا رزق مقرر ہوتا ہے اور فتنہ قبر سے محفوظ رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو اٹھائے گا قیامت کے دن محفوظ ہر ایک ڈر سے اور گھبراہٹ سے۔ (ابن ماجہ) [5] بقدر ٹھہر جانے۔ ٹھہرنے سے مراد تو وہ ٹھہرنا ہے جو ایک وقت سے دوسرے وقت تک ہوتا ہے مثلاً صبح کو دودھ دوہ کر پھر شام کو دوہتے ہیں تو صبح سے شام تک ٹھہرے یہ مطلب ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ ٹھہرنا ہے جو دودھ دوہنے میں تھوڑی دیر ٹھہر جاتے ہیں تاکہ اور دودھ اتر آئے پھر دوہتے ہیں یہ چار یا پانچ لحظہ ہوتے ہیں تو مطلب یہ ہوگا جو اتنی دیر تک بھی اللہ کی راہ میں کافروں سے لڑا اس کے لیے جنت واجب ہوگئی سبحان اللہ جہاد کی فضیلت کا کیا کہنا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِهٖ خُرَاجٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّ عَلَيْهِ طَابَعَ الشُّهَدَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

۳۶۴۰:۔ وَعَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُتِبَ لَهٗ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ۔

۳۶۴۱:۔ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَنِيْحَةُ خَادِمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْطَرُوْقَةُ فَحْلٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۳۶۴۲:۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ عَلٰى عَبْدٍ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِيْ اُخْرٰى فِيْ مَنْخَرَيْ مُسْلِمٍ اَبَدًا وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ فِيْ جَوْفِ عَبْدٍ اَبَدًا وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِيْمَانُ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا۔

۳۶۴۳:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنَانِ لَا

مہر[۱] ہوگی شہیدوں کے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۶۴۰۔ اور خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص خرچ کرے کچھ بیچ[۲] راہ خدا کے لکھا جاتا ہے اس کے لیے ثواب سات سو گنا زیادہ۔ (ترمذی، نسائی)

۳۶۴۱۔ اور ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صدقوں کا سایہ خیمہ کا ہے کہ دیا جائے بیچ[۳] راہ اللہ کے اور دینا خادم کا بیچ راہ اللہ کے یا دینا اونٹنی کا ہے کہ جست[۴] کرے اس پر نر راہ خدا میں۔ (ترمذی)

۳۶۴۲۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا آگ میں وہ شخص کہ رویا خوف خدا سے یہاں تک کہ عود کرے دودھ[۵] تھنوں میں اور نہیں جمع ہوگا اوپر بندے کے غبار بیچ راہ خدا کے اور دھواں دوزخ کا (ترمذی) اور زیادہ کیا نسائی نے اور روایت میں بیچ دونو نتھنوں[۶] مسلمان کے کبھی اور ایک روایت نسائی کی میں بیچ پیٹ[۷] بندے کے کبھی اور نہیں جمع ہوتا بخل اور ایمان[۸] بیچ دل بندے کے کبھی۔

۳۶۴۳۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آنکھیں ہیں کہ نہیں لگے گی ان

---

[۱] مہر ہوگی شہیدوں کی۔ اس حدیث سے جہاد کی بڑی فضیلت نکلی مہر ہوگی شہیدوں کی یعنی علامت شہیدوں کی ہوگی تاکہ جانا جائے کہ وہ شہیدوں سے ہے۔ [۲] بیچ راہ خدا کے یعنی جہاد میں۔ [۳] بیچ راہ اللہ کے۔ یعنی مجاہد کو وہ سائبان دے یا حاجی کو یا ایسے کسی اور کو اور جو کوئی خود بھی جہاد کرے اللہ کی راہ میں اور روپیہ بھی خرچ کرے اللہ کی راہ میں تو اس کو ہر ایک روپیہ کے بدل سات لاکھ روپیہ کا ثواب ہوگا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی اور اللہ تعالیٰ دوگنا کرتا ہے جس کے لیے چاہتا ہے۔ [۴] کہ جست کرے اس پر نر۔ یعنی جو سواری کے لائق ہو۔ [۵] اور نہیں۔ یعنی مجاہد دوزخ میں نہیں جاتا۔ [۶] بیچ دونوں نتھنوں۔ یعنی غبار اور دھواں دوزخ کا مسلمان کے ناک میں جمع نہ ہوگا۔ [۷] بیچ پیٹ یعنی غبار اور دھواں جمع نہ ہوگا۔ [۸] ایمان۔ یعنی ایمان کامل۔ عـه دودھ تھنوں میں الخ اسکو تعلیق بالمحال کہتے ہیں یعنی جیسے دودھ دوہا ہوا پھر چھاتیوں میں جانا محال ہے ایسے ہی اس کا دوزخ میں جانا محال ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۳۶۴۴:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِعْبٍ فِيهِ عُيَيْنَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٌ فَأَعْجَبَتْهُ فَقَالَ لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَأَقَمْتُ فِي هٰذَا الشِّعْبِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ مَقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهِ فِي بَيْتِهِ سَبْعِينَ عَامًا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ اغْزُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۳۶۴۵:۔ وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ۔

کو آگ ایک وہ آنکھ کہ روئے خوف خدا سے اور دوسری وہ آنکھ کہ رات[1] گذاری نگہبانی کرتی ہوتی بیچ راہ خدا کے۔ (ترمذی)

۳۶۴۴- اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا گذرا ایک شخص صحابیوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے بیچ درے پہاڑ کے کہ اس میں تھا ایک چشمہ پانی بہترین کا پس خوش لگا وہ اس کو اور کہا کاش کے الگ ہوؤں میں لوگوں سے اور رہوں اس درے پہاڑ کے میں پھر ذکر کی یہ بات روبرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا نہ کر تو یہ اس لیے کہ تحقیق ٹھہرنا ایک تمہارے کا بیچ راہ اللہ کے بہتر ہے نماز اس کی سے گھر میں ستر[2] برس کیا نہیں دوست رکھتے ہو تم کہ بخشے اللہ واسطے تمہارے اور داخل کرے تم کو بہشت میں جہاد کرو تم بیچ راہ اللہ کے جو کوئی لڑے بیچ راہ اللہ کے بقدر ٹھہر جانے درمیان دودھ دوہنے اونٹنی کے واجب ہوئی اس کے لیے بہشت (ترمذی)

۳۶۴۵- اور عثمانؓ سے روایت ہے کہ نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا چوکیداری کرنی سرحد کفر پر ایک دن کی بیچ راہ اللہ کے بہتر ہے عبادت ہزار دن سے بیچ غیر اس چوکیداری کے مراتب سے۔ (ترمذی، نسائی)

---

[1] کہ رات گذاری۔ یعنی رات کو مجاہدوں کی نگہبانی کرتے ہیں کفار سے۔

[2] ستر برس مراد اس سے تحدید نہیں ہے پس منافی نہ ہوگی اس روایت کے جس میں ساٹھ سال مذکور ہیں اس سے معلوم ہوا کہ جب تک صحبت میں سے لوگوں کو فائدہ ہوتا ہو تب تک اختلاط بہتر ہے گوشہ گزینی سے اور اس حدیث سے جہاد کی بڑی فضیلت نکلی اور کتاب الجہاد کے فصل اول کی دسویں حدیث میں گذرا کہ عزلت اور گوشہ نشینی یعنی جنگل وغیرہ میں تنہا رہنا اور آبادی سے الگ رہنا اور لوگوں سے نہ ملنا افضل ہے اور وہ جہاد کے برابر ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں عزلت افضل ہے یا اختلاط یعنی لوگوں میں رہنا شافعی اور اکثر علماء کا یہ قول ہے اختلاط افضل ہے اگر گناہوں اور فتنوں سے بچ سکے اور دوسروں نے کہا کہ عزلت افضل ہے اور صلاح اور تقوٰی کے زمانہ میں اختلاط افضل ہے اس لیے کہ بہت سی عبادتیں اختلاط میں ادا ہو سکتی ہیں جو عزلت میں نہیں ہوتیں مثلاً جمعہ، عید کی نماز جنازے کی نماز بیمار پرسی سلوک ہمسایہ سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر صبر لوگوں کی ایذا پر خدمت یتیموں اور بیواؤں اور مسکینوں کی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۶۴۶: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَیَّ اَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ شَهِيْدٌ وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ وَعَبْدٌ اَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۳۶۴۷: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقِيَامِ قِيْلَ فَاَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ قِيْلَ فَاَیُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قِيْلَ فَاَیُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ قِيْلَ فَاَیُّ الْقَتْلِ اَشْرَفُ قَالَ مَنْ اُهْرِيْقَ دَمُهٗ وَعُقِرَ جَوَادُهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِیِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ لَا شَكَّ فِيْهِ وَجِهَادٌ لَا غُلُوْلَ فِيْهِ

۳۶۴۶۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روبرو لائے گئے میرے اول تین[1] شخص کہ داخل ہوں گے جنت میں ایک تو شہید دوسرے بچنے والا حرام[2] سے سوال نہ کرنے والا اور تیسرے غلام کہ اچھی کی بندگی اللہ کی اور خیر خواہی کی اپنے مالکوں کی۔ (ترمذی)

۳۶۴۷۔ اور عبداللہ بن حبشیؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کہ کونسا عمل عملوں[3] میں سے افضل ہے فرمایا دراز قیام کرنا کہا گیا کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا کوشش کرنا[4] فقیر کا کہا گیا کونسی ہجرت بہتر ہے فرمایا جو چھوڑ دے[5] اس چیز کو کہ حرام کی اللہ نے اس پر کہا گیا پھر کونسا جہاد بہتر ہے فرمایا جہاد اس شخص کا کہ جہاد کرے مشرکین سے[6] ساتھ مال اپنے کے اور جان اپنی کے کہا گیا پس کون[7] سا مارے جانا بزرگ تر ہے فرمایا مارے جانا اس شخص کا گرایا جائے خون اس کا اور کونچیں کاٹی جائیں اس کے گھوڑے کی (ابوداؤد) اور بیچ روایت نسائی کے یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کہ کونسا عمل عملوں میں سے افضل ہے کہا وہ ایمان ہے کہ نہ ہو

---

[1] تین شخص۔ یعنی تین قسم کے لوگ۔ [2] بچنے والا حرام سے سوال نہ کرنے والا۔ یعنی بچنے والا فسق وفجور سے اور سوال کرنے سے۔ [3] عملوں میں سے یعنی نماز کے عملوں میں سے۔ جاننا چاہیئے کہ حدیثوں میں بیان اور تعین افضل اعمال مختلف کے آیا ہے اور حاصل جمع کا درمیان حدیثوں کے ساتھ اس کے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مقام میں ساتھ اس چیز کے کہ مناسب حال سائل کے دیکھا جواب دیا پس جس میں کہ نشان تکبر اور درشتی کا دیکھا جواب دیا کہ افضل اعمال تواضع اور نرم خوئی ہے مانند افشاء سلام اور نرم کرنے کلام کے اور اگر نشان بخل اور خست کا پایا فرمایا کہ افضل اعمال سخاوت ہے مانند کھانا کھلانے کی اور تکاسل عبادت میں دیکھا تو جواب دیا کہ افضل نماز تہجد کی ہے پس مراد افضل اعمال نیچ حق سائل کے ہے یا مقصود یہ ہے کہ جملہ افضل اعمال سے ہے اور مثل اس کلام کے اور جگہ بھی گذر چکا ہے۔ [4] کوشش کرنا فقیر کا یعنی محتاج کا صدقہ جو باوجود حاجت کے دے محنت کرکے۔ [5] فرمایا چھوڑ دے آخر تک۔ یعنی ہجرت اس شخص کی کہ بہتر ہے جو اللہ عزوجل کے منہیات اور محرمات سے باز رہے اور ہجرت اگرچہ معنی میں نکلنے کے ہے دارالکفر سے طرف دارالایمان کی ولیکن چھوڑنا حرام چیزوں کا افضل ہے اس سے۔ [6] ساتھ مال اپنے کے اور جان اپنی کے کہ مال اپنے اور غازیوں کے سامان میں صرف کرے اور زخمی ہو اور مارا جائے۔ [7] کون سا مارے جانا۔ یعنی جہاد میں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَحَجَّةٌ مَبْرُوْرَةٌ قِيْلَ فَاَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ ثُمَّ اتَّفَقَا فِي الْبَاقِيْ ۔

٣٦٤٨ - وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُ لَهٗ فِيْ اَوَّلِ دَفْعَةٍ وَّيُرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَاْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ وَيُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوْتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَيُزَوَّجُ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِّنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَيُشَفَّعُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنْ اَقْرِبَآئِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ۔

٣٦٤٩ - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ بِغَيْرِ اَثَرٍ مِّنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَفِيْهِ ثُلْمَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ۔

٣٦٥٠ - وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهِيْدُ لَا يَجِدُ اَلَمَ الْقَتْلِ اِلَّا كَمَا يَجِدُ اَحَدُكُمْ اَلَمَ الْقَرْصَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا

شک اس میں اور جہاد کہ نہ خیانت ہو[1] اس میں اور حج مقبول کہا گیا پس کون سی چیز نماز میں افضل ہے فرمایا درازی قیام کی پھر متفق ہوئے نسائی اور ابوداؤد باقی حدیث میں۔

۳۶۴۸- اور مقدام بن معدیکرب رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے شہید کے نزدیک خدا کے چھ خصلتیں ہیں بخشش کی جاتی ہے واسطے اس کے بیچ اول دفعہ کے اور دکھلایا جاتا ہے ٹھکانا اس کا بہشت میں سے اور محفوظ رہتا ہے عذاب قبر سے امن میں ہوگا[2] گھبراہٹ بڑے سے اور رکھا جائے گا اس کے سر پر تاج وقار کا کہ یاقوت اس میں کا بہتر ہوگا دنیا سے اور اس چیز سے کہ دنیا میں ہے اور نکاح کرایا جائے گا بہتر ۷۲ بیبیوں حور عین سے اور شفاعت قبول کی جائیگی[3] بیچ ستر آدمیوں کے قرابتیوں اس کے سے (ترمذی، ابن ماجہ)

۳۶۴۹- اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ملاقات کرے اللہ تعالیٰ سے بغیر اثر کے جہاد سے ملاقات کرے گا اللہ تعالیٰ سے اس حال میں کہ اس کے دین[4] میں نقصان ہوگا (ترمذی، ابن ماجہ)

۳۶۵۰- اور ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شہید نہیں پاتا دکھ قتل کا مگر جیسے کہ پاتا ہے ایک تمہارا دکھ کاٹنے چیونٹی کا (ترمذی) نسائی، دارمی، اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن

---

[1] نہ خیانت ہو اس میں یعنی غنیمت میں غنیمت کے مال میں چوری کرنا اور زیادہ گناہ ہے گو مطابق چوری بھی گناہ ہے مگر یہ اس سے زیادہ ہوئی کیونکہ غنیمت کا مال عام مسلمانوں کا ہے تو گویا اس نے تمام مسلمانوں کی حق تلفی کی۔

[2] امن میں ہوگا گھبراہٹ سے اس لیے کہ اس اپنا ٹھکانا پہلے ہی معلوم ہو جاتا ہے۔

[3] قبول کی جائے گی۔ سبحان اللہ شہادت کی کیا فضیلت ہے ان میں سے ایک ایک بات اس لائق ہے کہ اس کے لیے اگر ایسی بے ثبات لاکھ زندگانیاں ہوں تو قربان کی جائیں۔ [4] دین میں۔ یعنی اس کا دین کامل نہ ہوگا کیونکہ دین کا جزو اعظم اس نے بالکل ادا نہ کیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

۳۶۵۱:۔ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَأَثَرَيْنِ قَطْرَةِ دُمُوعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَقَطْرَةِ دَمٍ يُهْرَاقُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَمَّا الْأَثَرَانِ فَأَثَرٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَثَرٌ فِي فَرِيضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ تَعَالَى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

۳۶۵۲:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْكَبِ الْبَحْرَ إِلَّا حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَإِنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا وَتَحْتَ النَّارِ بَحْرًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۳۶۵۳:۔ وَعَنْ أُمِّ حَرَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ الَّذِي يُصِيبُهُ الْقَيْءُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ وَالْغَرِيقُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

غریب ہے۔

۳۶۵۱۔ اور ابوامامہ رضؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں کوئی چیز بہت پیاری طرف اللہ کی دو قطروں سے اور دو نشانوں سے ایک قطرہ آنسوؤں کا بسبب خوف خدا کے اور دوسرا خون کا کہ گرایا جائے اللہ کی راہ میں اور اے پر دو نشان پس ایک نشان[1] بیچ راہ اللہ کے اور دوسرا نشان[2] بیچ فرض کے فرائض خدائے تعالیٰ کے ترمذی، اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۶۵۲۔ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ سوار ہو[3] تو دریا میں مگر بارادہ حج یا عمرہ یا جہاد کے بیچ راہ خدا کے اس لیے کہ نیچے دریا کے آگ ہے اور نیچے آگ کے دریا ہے۔ (ابوداؤد)

۳۶۵۳۔ اور ام حرام رضؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا سر پھرنے والا دریا میں پہنچے اس کو قے واسطے[4] اس کے ثواب شہید کا ہے دریا میں اس کے لیے ثواب دو شہیدوں کا ہے۔ (ابوداؤد)

---

[1] ایک نشان بیچ راہ اللہ کے مانند گرد آلودہ ہونے پاؤں کی راہ خدا یعنی جہاد میں یا جمعہ جماعات کی طرف آنے جانے میں۔ [2] اور دوسرا نشان۔ جیسے جاڑے میں ہاتھ پاؤں کا پھٹ جانا بسبب وضو کے۔ [3] نہ سوار ہو۔ یعنی عقلمند آدمی کو چاہیئے کہ آپ نے آپ کو ہلاکت اور خوف کی جگہوں میں نہ ڈالے مگر دینی امر کے واسطے جس سے اللہ عزوجل کا قرب حاصل کرنا مقصود ہو اور اس حدیث میں رد ہے اس شخص پر جو ترک حج کیلئے دریا کو عذر سمجھتا ہے اور نیچے دریا سے اور بیان کرنا اس امر کا کہ دریا کے سفر میں خطر عظیم ہے کیونکہ دریا کا سوار ہونیوالا بہت سی آفات اور ہلاکت کے مقامات میں پڑتا ہے یکے بعد دیگرے پیدا ہوتے جاتے ہیں۔ مرقات اور ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے دریا کا شہید خشکی کے دو شہیدوں کے برابر ہے (ثواب میں) اور دریا میں جسکا سر گھومے اور (جی متلادے) اسکو ایسا ثواب ہے جیسے کوئی خون میں تڑپے، باہو خشکی میں اور ایک موج سے دوسری موج تک جانیوالا ایسا ہے جیسے خشکی میں ساری دنیا کا سفر کرنیوالا اللہ کی اطاعت میں اور بیشک اللہ تعالیٰ نے موت کے فرشتے کو مقرر کیا ہے جان نکالنے پر مگر جو دریا میں شہید ہو اس کی جان پروردگار خود نکالتا ہے اور خشکی کے شہید کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں سوا قرض کے اور دریا کے شہید کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں اور قرض بھی بخش دیا جاتا ہے نکالا اسکو ابن ماجہؒ نے مگر اسکا اسناد ضعیف ہے عفیر بن معدان کی وجہ سے۔ [4] واسطے ان دونوں کو یہ ثواب اس صورت میں ہوگا جب جہاد کیلئے سوار ہوئے ہوں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۶۵۴:۔ وَعَنْ اَبِیْ مَالِكٍ نِ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ فَصَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَمَاتَ اَوْقُتِلَ اَوْوَقَصَهٗ فَرَسُهٗ اَوْ بَعِیْرُهٗ اَوْ لَدَغَتْهُ هَامَّةٌ اَوْمَاتَ عَلٰی فِرَاشِهٖ بِاَیِّ حَتْفٍ شَاءَ اللّٰهُ فَاِنَّهٗ شَهِیْدٌ وَاِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ،

۳۶۵۵:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۳۶۵۶:۔ وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْغَازِیْ اَجْرُهٗ وَلِلْجَاعِلِ اَجْرُهٗ وَاَجْرُ الْغَازِیْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۳۶۵۷:۔ وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَتُفْتَحُ عَلَیْكُمُ الْاَمْصَارُ وَسَتَكُوْنُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ یُقْطَعُ عَلَیْكُمْ فِیْهَا بُعُوْثٌ فَیَكْرَهُ الرَّجُلُ الْبَعْثَ فَیَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهٖ ثُمَّ یَتَصَفَّحُ الْقَبَائِلَ یَعْرِضُ نَفْسَهٗ عَلَیْهِمْ مَنْ اَكْفِیْهِ بَعْثَ كَذَا اَلَا وَذٰلِكَ الْاَجِیْرُ اِلٰی اٰخِرِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۳۶۵۴- اور ابو مالک اشعری رضؓ سے روایت ہے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے۔ جو شخص کہ نکلا بیچ راہ خدا[1] کے پس مر گیا[2] یا مارا گیا یا کچلا اس کو اس کے گھوڑے نے یا اس کے اونٹ نے یا کاٹا اس کو زہریلے جانور نے یا مر گیا اپنے بچھونے پر ساتھ کسی موت کے کہ چاہا اللہ نے پس تحقیق وہ شہید ہے اور اس کے لیے بہشت ہے۔ (ابوداؤد)

۳۶۵۵- اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھرنا جہاد سے مانند[3] جہاد کرنے کے ہے۔ (ابوداؤد)

۳۶۵۶- اور عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے جہاد کرنیوالے کے اجر اس کا ہے اور واسطے دینے والے مال کے اجر اس کا بھی جہاد کرنے والے کا بھی۔ (ابوداؤد)

۳۶۵۷- اور ابوایوبؓ سے روایت ہے کہ سنا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے فتح کئے جائیں گے تم پر شہر اور ہوں گے لشکر جمع کئے گئے معین کی جائیں گی تم پر ان لشکروں میں فوجیں پس ناخوش[4] جانے گا ایک شخص بھیجنے امام کے کو اس کے تئیں پس نکلے گا اپنی قوم میں سے پھر تلاش کرے گا قبیلوں کو درحالیکہ پیش کرے گا[5] اپنے تئیں ان پر کہتا ہوا کون ہے کہ کفایت کروں میں اس کو لشکر ایسے سے خبردار ہو یہ شخص مزدور ہے[6] آخر قطرہ خون تک۔ (ابوداؤد)

[1] بیچ راہ اللہ کے۔ یعنی جہاد میں نکلا۔ [2] مر گیا یعنی زخمی ہو کر۔ [3] مانند جہاد کرنے کے۔ یعنی جب جہاد سے واپس گھر آتا ہے تو ایسا ہی ثواب ملتا ہے جیسے جانے کے وقت ہوتا ہے۔ [4] ناخوش۔ یعنی بلا محنت اور مزدوری فوج کے ساتھ جانا پسند نہیں کرے گا۔ [5] پیش کریگا۔ یعنی مزدوری کی درخواست کریگا۔ [7] معین کی جائیں گی۔ یعنی امام لازم کریں گے کہ جہاد کے لیے ہر قوم سے فوجیں بھیجیں۔ مقصد یہ ہے کہ جب اسلام ہر طرف پہنچے گا تو امام ضرورت محسوس کرے گا کہ جس طرف کفار سے خطرہ ہے اس طرف فوج بھیجے، تاکہ اس طرف کے کفار مسلمانوں پر غالب نہ ہوں۔ [6] یہ شخص مزدور ہے۔ یعنی ایسا شخص غازی نہیں ہے بلکہ مزدور ہے خواہ قتل ہی کیا جائے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۶۵۸: وَعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَذَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغَزْوِ وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَيْسَ لِيْ خَادِمٌ فَالْتَمَسْتُ أَجِيْرًا يَكْفِيْنِيْ فَوَجَدْتُ رَجُلًا سَمَّيْتُ لَهُ ثَلٰثَةَ دَنَانِيْرَ فَلَمَّا حَضَرَتْ غَنِيْمَةٌ أَرَدْتُ أَنْ أُجْرِيَ لَهُ سَهْمَهُ فَجِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ مَا أَجِدُ لَهُ فِيْ غَزْوَتِهِ هٰذِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا دَنَانِيْرَهُ الَّتِيْ تُسَمّٰى رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ۔

۳۶۵۹: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ يُرِيْدُ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَهُوَ يَبْتَغِيْ عَرَضًا مِّنْ عَرَضِ الدُّنْيَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَجْرَ لَهُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ

۳۶۶۰: وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَأَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللّٰهِ وَأَطَاعَ الْإِمَامَ وَأَنْفَقَ الْكَرِيْمَةَ وَيَاسَرَ الشَّرِيْكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنَبْهَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ وَأَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَّرِيَاءً وَّسُمْعَةً وَّعَصَى الْإِمَامَ وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

۳۶۵۸۔ اور یعلی بن امیہؓ سے روایت ہے کہا خبردار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ساتھ نکلنے جہاد کے اور میں تھا بوڑھا اور نہ تھا واسطے میرے کوئی خادم کہ خدمت کرے میری تلاش کیا میں نے مزدور کہ کفایت کرے مجھ کو پس پایا میں نے ایک شخص کو معین کیے میں نے اسکے لیے تین دینار پس جب آئی غنیمت تو میں نے ارادہ کیا کہ اسکے لیے غنیمت میں سے حصہ جاری کروں میں پس آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا میں نے آپکے سامنے یہ قصہ تو آپؐ نے فرمایا نہیں پاتا[1] میں اسکے لیے اسکے جہاد میں دنیا اور آخرت میں مگر یہی دینار اسکے لیے معین کئے گئے ہیں (ابوداؤد)

۳۶۵۹۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! ایک شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہے حالانکہ وہ چاہتا ہے دنیا کا مال اسباب پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے کوئی ثواب نہیں[2] ہے۔ (ابوداؤد)

۳۶۶۰۔ اور معاذؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد کی دو قسمیں ہیں پس جس نے طلب کی رضا مولے کی اور اطاعت کی امام کی اور خرچ کیا جان، مال اچھے کو اور ساتھی سے معاملہ درست کیا اور بچتا رہا فساد سے، پس تحقیق اس کا سونا اور جاگنا تمام کا تمام ثواب ہے اور جس نے جہاد کیا فخر اور دکھانے اور سنانے کے لیے اور نافرمانی کی امام کی اور فساد کیا زمین میں پس تحقیق وہ نہیں لوٹا ساتھ بدلے کے (مالک، ابوداؤد، نسائی)

---

[1] نہیں پاتا الخ یعنی از روئے شرع غنیمت میں سے اس کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس مزدور کو خواہ لڑائی کے لیے یا سامان وغیرہ کی حفاظت کے لیے مقرر کیا جائے اور وہ لڑائی میں حاضر ہو تو اس کے لیے فقط وہی مزدوری ہے، غنیمت میں سے اسے کوئی حصہ نہیں ملے گا امام شافعیؒ، امام اوزاعیؒ اور امام اسحاقؒ کا یہی قول ہے، امام مالکؒ اور امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ ایسے مزدور کو بھی غنیمت میں سے حصہ دینا چاہیئے جب کہ لڑائی کے وقت لوگوں کے ساتھ ہو اگرچہ خود لڑائی نہ بھی کرے (شرح السنہ) [2] ثواب نہیں ہے الخ کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے لیے جہاد نہیں کیا بلکہ اس نے دنیاوی مال و متاع حاصل کرنے کے لیے جہاد کیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۶۶۱- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْجِھَادِ فَقَالَ یَاعَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو اِنْ قَاتَلْتَ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا بَعَثَکَ اللّٰہُ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا وَاِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِیًا مُّکَاثِرًا بَعَثَکَ اللّٰہُ مُرَائِیًا مُّکَاثِرًا یَاعَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو عَلٰی اَیِّ حَالٍ قَاتَلْتَ اَوْ قُتِلْتَ بَعَثَکَ اللّٰہُ عَلٰی تِلْکَ الْحَالِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ۔

۳۶۶۲- وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَعَجَزْتُمْ اِذَا بَعَثْتُ رَجُلًا فَلَمْ یَمْضِ لِاَمْرِیْ اَنْ تَجْعَلُوْا مَکَانَہٗ مَنْ یَّمْضِیْ لِاَمْرِیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَذُکِرَ حَدِیْثُ فُضَالَۃَ وَالْمُجَاھِدُ مَنْ جَاھَدَ نَفْسَہٗ فِیْ کِتَابِ الْاِیْمَانِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۶۶۳- عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَرِیَّۃٍ فَمَرَّ رَجُلٌ بِغَارٍ فِیْہِ شَیْءٌ مِّنْ مَّاءٍ وَبَقْلٍ فَحَدَّثَ نَفْسَہٗ اَنْ یُّقِیْمَ فِیْہِ وَیَتَخَلّٰی مِنَ الدُّنْیَا فَاسْتَاذَنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ

۳۶۶۱- اور عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے اس نے کہا یا رسول اللہ! خبر دیجئے جہاد کے متعلق۔ آپ نے فرمایا اے عبداللہ بن عمرو! اگر لڑے تو صبر کرتا ہوا، ثواب طلب کرتا ہوا تو اٹھائے گا تجھ کو اللہ تعالیٰ صبر کرنیوالا، ثواب طلب کرنیوالا، اور اگر لڑے گا تو دکھلانے کیلئے بہتات حاصل کرنے کے لیے تو اٹھائے گا تجھ کو اللہ تعالیٰ دکھلانیوالا، بہتات حاصل کرنیوالا، اے عبداللہ بن عمرو! جس حال پر لڑے گا تو یا مارا جائے گا تو، اسی حال پر اٹھائے گا تجھ کو اللہ تعالیٰ۔ (ابوداؤد)

۳۶۶۲- اور عقبہ بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم عاجز آ گئے کہ جب میں کسی آدمی کو کسی کام کیلئے بھیجوں اور وہ اسے پورا نہ کرے تو کسی اور آدمی کو اس کام کیلئے مقرر کرو (ابوداؤد) اور حدیث فضالہ کا ذکر کہ مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرے، کتاب الایمان میں گذری۔

تیسری فصل

۳۶۶۳- حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہا نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیچ ایک لشکر کے پس گذرا ایک شخص ایک غار پر کہ اس میں تھا کچھ پانی اور ترکاری پس کہا اس نے اپنے دل میں کہ ٹھہرے اس میں اور الگ ہو دنیا سے پس اذن مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق میں نہیں بھیجا گیا ساتھ دین یہودیت کے اور نہ نصرانیت[1] کے ولیکن

[1] اور نہ نصرانیت کے۔ یعنی مجھ کو اللہ عزوجل نے اس لیے نہیں بھیجا کہ میرے تابعدار دنیا سے الگ ہو جائیں اور رہبانیت اور مشقت اختیار کریں اور اختلاط اور لذات کو مطلقاً ترک کر دیں یہ حدیث فصل ثانی میں چند سے الفاظ کے اختلاف کے ساتھ بروایت ترمذی ابوہریرہؓ سے گذر چکی ہے اور ہم اس پر لکھ چکے ہیں کہ جب تک صحبت میں لوگوں کو فائدہ ہو تب تک اختلاط بہتر ہے اور جب فتنہ اور فساد کا وقت ہو جیسے اس زمانہ میں تو عزلت افضل ہے بہرحال صلاح کے زمانہ میں اختلاط افضل ہے کیونکہ جو عبادتیں اختلاط میں ادا ہو سکتی ہیں وہ عزلت میں ادا نہیں ہوتیں اور ہم کہتے ہیں کہ ان عبادات کے ادائے کے ساتھ عزلت بھی اگر ہو تو بالاتفاق افضل ہے اور زیادہ اختلاط کو کسی نے پسند نہیں کیا بجز خداوند کریم کے اور کسی سے غرض نہ رکھے اور محنت مزدوری سے اپنی روٹی پیدا کرے اور لوگوں کو اپنی برائی سے بچائے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ اُبْعَثْ بِالْیَهُوْدِیَّةِ وَلَا بِالنَّصْرَانِیَّةِ وَلٰكِنِّیْ بُعِثْتُ بِالْحَنِیْفِیَّةِ السَّمْحَةِ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَغَدْوَةٌ اَوْ رَوْحَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا وَلَمُقَامُ اَحَدِكُمْ فِی الصَّفِّ خَیْرٌ مِّنْ صَلٰوتِهٖ سِتِّیْنَ سَنَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

۳۶۶۴:- وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَزَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَمْ یَنْوِ اِلَّا عِقَالًا فَلَهٗ مَا نَوٰی رَوَاهُ النَّسَائِیُّ۔

۳۶۶۵:- وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجِبَ لَهَا اَبُوْ سَعِیْدٍ فَقَالَ اَعِدْهَا عَلَیَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعَادَهَا عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ وَاُخْرٰی یَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِی الْجَنَّةِ مَا بَیْنَ كُلِّ دَرَجَتَیْنِ كَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ قَالَ وَمَا هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۶۶۶:- وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَیْئَةِ فَقَالَ یَا اَبَا مُوْسٰی اَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ فَرَجَعَ اِلٰی اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَقْرَاُ عَلَیْكُمُ السَّلَامَ ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَیْفِهٖ

بھیجا گیا ہوں میں ساتھ دین حنیف کے کہ آسان ہے قسم ہے اس ذات کی کہ جان محمدؐ کی اس کے ہاتھ میں ہے البتہ جانا اول روز میں یا آخر روز میں بیچ راہ خدا کے بہتر[1] ہے دنیا سے اور اس چیز سے کہ دنیا میں ہے اور البتہ کھڑا ہونا ایک تمہارے کا بیچ[2] صف کے بہتر ہے ساٹھ برس کی نماز سے (احمد)

۳۶۶۴- اور عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے جہاد کیا بیچ راہ اللہ کے اور نہ نیت کی مگر ایک رسی کی پس اس کیلئے ہے وہ چیز کہ نیت کی (نسائی)

۳۶۶۵- اور ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص راضی ہو ساتھ اللہ کے از روئے رب ہونے کے اور ساتھ اسلام کے از روئے دین ہونے کے اور ساتھ محمدؐ کے رسول ہونے پر واجب ہے اس کیلئے جنت پس تعجب کیا بسبب ان کلمات کے ابو سعیدؓ نے اور کہا پھر کہئے ان کلمات کو مجھ پر یا رسول اللہ پس پھر کہا حضرتؐ نے ان کلمات کو ان پر پھر فرمایا آپؐ نے ایک چیز اور کہ بلند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بسبب اس کے بندے کے لیے سو درجے بہشت میں درمیان ہر دو درجوں کے ایسی مسافت ہے جیسے درمیان آسمان و زمین کے کہا ابو سعیدؓ نے کیا ہے وہ چیز یا رسول اللہ فرمایا جہاد ہے بیچ راہ خدا کے جہاد[3] ہے بیچ راہ خدا کے (مسلم)

۳۶۶۶- اور ابو موسیٰ رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دروازے بہشت کے نیچے سایہ[4] تلواروں کے ہیں پس کھڑا ہوا ایک شخص خستہ حال اور کہا اے ابو موسیٰؓ تم نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کو فرماتے یہ کہا ہاں پس پھر وہ شخص طرف اپنے یاروں کی اور کہا پڑھتا ہوں میں تم پر سلام پھر توڑا میان تلوار اپنی کا پس پھینک دیا اس کو پھر گیا ساتھ تلوار اپنی کے

[1] بہتر ہے دنیا سے اور اس چیز سے کہ دنیا میں ہے یعنی تمام دنیا سے افضل ہے اس کا ثواب باقی ہے اور دنیا فانی۔ [2] بیچ صف کے یعنی جہاد کی صف میں۔
[3] جہاد ہے بیچ راہ خدا کے یعنی ایمان مغفرت کے واسطے کافی ہے لیکن ترقی درجات جہاد پر موقوف ہے۔ [4] نیچے سائے تلواروں کے ہیں یہ راہ خدا میں لڑنے والا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَالْقَاهُ ثُمَّ مَشٰى بِسَيْفِهٖ اِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهٖ حَتّٰى قُتِلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۶۶۷:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ اِنَّهٗ لَمَّا اُصِيْبَ اِخْوَانُكُمْ يَوْمَ اُحُدٍ جَعَلَ اللّٰهُ اَرْوَاحَهُمْ فِيْ جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ تَرِدُ اَنْهَارَ الْجَنَّةِ تَاْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا وَتَاْوِيْ اِلٰى قَنَادِيْلَ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِيْ ظِلِّ الْعَرْشِ فَلَمَّا وَجَدُوْا طِيْبَ مَاْكَلِهِمْ وَمَشْرَبِهِمْ وَمَقِيْلِهِمْ قَالُوْا مَنْ يُّبَلِّغُ اِخْوَانَنَا عَنَّا اَنَّا اَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ لِئَلَّا يَزْهَدُوْا فِي الْجَنَّةِ وَلَا يَنْكُلُوْا عِنْدَ الْحَرْبِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا اُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَاتِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۳۶۶۸:۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُؤْمِنُوْنَ فِي الدُّنْيَا عَلٰى ثَلٰثَةِ اَجْزَاءٍ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا

طرف دشمن کی پس مارا ساتھ اس کے یہاں تک کہ شہید کیا گیا۔ (مسلم)

۳۶۶۷۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے اپنے یاروں کے جبکہ شہید کئے گئے بھائی تمہارے دن اُحد کے گردانیں اللہ نے روحیں ان کے بیچ پیٹوں جانوروں پرندوں سبز رنگ کے آتے ہیں بہشت کی نہروں پر کھاتے ہیں میوے اس کے سے اور ٹھکانا پکڑتے ہیں طرف قندیلوں سونے کی کہ لٹکی ہوئی ہیں بیچ سایہ عرش کے پس جب پائی ان شہیدوں نے خوشی کھانے اپنے کی اور پینے اپنے کی اور خواب گاہ اپنی کی کہا کون خبر پہنچائے بھائیوں ہمارے کو ہماری طرف سے یہ کہ ہم زندہ ہیں بہشت میں تاکہ نہ بے رغبتی[1] کریں بیچ حاصل کرنے بہشت کے اور سستی نہ کریں وقت لڑائی کے فرمایا[2] اللہ تعالیٰ نے میں پہنچاؤں گا خبر ان کو تمہاری طرف سے پس نازل کی اللہ نے یہ آیت اور نہ گمان کرو ان لوگوں کو کہ مارے گئے ہیں اللہ کی راہ میں مردہ بلکہ وہ زندہ ہیں آخر آیت[3] تک۔ (ابوداؤد)

۳۶۶۸۔ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن دنیا میں اوپر تین طرح کے ہیں ایک وہ کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور اس کے رسول کے پھر شک میں نہ پڑے اور جہاد[4] کیا

اور شہیدوں کو بشارت ہے کہ غلبہ دین کے واسطے اپنی جان قربان کرتے ہیں کیوں نہ بہشت پائیں۔

[1] بے رغبتی۔ یعنی رغبت کریں بیچ حاصل کرنے درجات کے۔ [2] فرمایا اور یہ آیت اتاری جس کے یہ معنی ہیں جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کو مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے مالک کے پاس ان کو روزی ملتی ہے اس آیت سے شہیدوں کی حیات اور رزق ثابت ہوئی اگر کوئی اعتراض کرے کہ موت کیا ہے روح کا جدا ہونا بدن سے پس جب روح قائم رہے تو حیات بھی قائم ہے پس اس اعتبار سے سب لوگ زندہ ہیں پھر شہید کی کیا تخصیص ہے حالانکہ اس آیت سے ان کی تخصیص نکلتی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ وہ زندہ ہیں اور معظم اور مکرم بھی اللہ کے پاس اس مانع کو جنت کے میوے روز کھانے کو ملتے ہیں یہ سب باتیں اوروں کیلئے نہ ہوں گی اور علامہ ابن قیمؒ نے اس مسئلہ کو خوب تفصیل کے ساتھ حادی الارواح میں بیان کیا ہے۔

[3] باقی آیت یہ ہے: عند ربهم یرزقون فرحین بما اٰتٰهم الله من فضله ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بهم من خلفهم الا خوف علیهم ولا هم یحزنون۔ [4] جہاد۔ یعنی اس جماعت نے باوجود ایمان کامل اور تہذیب نفس کے لوجہ اللہ خلق و اہرار کی رونہ اشرف و اعلیٰ ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ يَاْمَنُهُ النَّاسُ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ الَّذِيْ اِذَا اَشْرَفَ عَلٰى طَمَعٍ تَرَكَهُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

۳۶۶۹: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عُمَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ مُسْلِمَةٍ يَقْبِضُهَا رَبُّهَا تُحِبُّ اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْكُمْ وَاَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا غَيْرَ الشَّهِيْدِ قَالَ ابْنُ اَبِيْ عُمَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ لِيْ اَهْلُ الْوَبَرِ وَالْمَدَرِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ۔

۳۶۷۰: وَعَنْ حَسْنَاءَ بِنْتِ مُعَاوِيَةَ قَالَتْ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فِي الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَالشَّهِيْدُ فِي الْجَنَّةِ وَالْمَوْلُوْدُ فِي الْجَنَّةِ وَالْوَئِيْدُ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

ساتھ اپنے مالوں کے اور اپنی جانوں کے راہ خدا میں اور دوسرا[1] وہ شخص کہ امن میں ہیں اس سے لوگ اوپر اپنے مالوں کے اور اپنی جانوں کے پھر وہ شخص کہ جب جھانکتا ہے اوپر طمع کے چھوڑ دیتا ہے[2] اس کو عزوجل کے واسطے۔ (احمد)

۳۶۶۹۔ اور عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں[3] کوئی شخص مسلمان کہ روح قبض کرے اس کی پروردگار اس کا دوست رکھے یہ کہ پھر آوے طرف تمہاری اور ہو واسطے اس کے دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سوائے شہید کے کہا ابن ابی عمیرہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم خدا کی مارے جانا میرا راہ خدا میں زیادہ دوست رکھا گیا طرف میری اس سے کہ ہوں محکوم میرے خیمے[4] والے اور حویلیوں کے رہنے والے۔ (نسائی)

۳۶۷۰۔ اور حسناء بیٹی معاویہ کی سے روایت ہے کہا کہ حدیث کی مجھ کو چچا میرے نے کہا میں نے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کون ہے جنت میں فرمایا حضرت نے نبی ہونگے بہشت میں اور شہید[5] ہوں گے بہشت میں اور لڑکے[6] ہونگے بہشت میں اور زندہ گاڑی گئی جنت میں ہوگی۔ (ابوداؤد)

---

[1] دوسرا الخ یعنی اگرچہ اس نے نفع نہ پہنچایا لوگوں کو لیکن ضرر بھی نہ پہنچایا اور برائی بھی نہ کی اور اختلاط نہ کیا اور طمع میں نہ پڑا۔ [2] چھوڑ دیتا ہے۔ یعنی جب اس کے دل میں آتا ہے کہ طمع کرے چھوڑ دیتا ہے طمع کو واسطے خدا کے اور طلب رضا اس کے اور اس جماعت نے اگرچہ اختلاط کیا ساتھ لوگوں کے اور نزدیک تھا کہ طمع کرے لیکن بچایا اس کو اللہ عزوجل نے اس سے یہ قسم ادنیٰ ہے دو قسموں پہلی سے علاوہ ان کے اور اقسام ہیں جو اعتبار سے حدیث میں شہادت کی عمدگی کا بیان ہے یعنی شہید کے سب مطلب حاصل ہوئے سوائے اس کے اس کو کچھ آرزو باقی نہیں کہ پھر قتل ہووے تاکہ زیادہ تر خدا کے نزدیک عزت پائے۔ [4] خیمے والے۔ خیموں والوں سے گنوار جنگلی مراد ہیں جو خیموں میں رہتے ہیں اور حویلیوں کے رہنے والوں سے دیہات اور شہروں کے رہنے والے مراد ہیں اور غرض ساری دنیا و مافیہا ہے۔ [5] شہید۔ شہید سے مراد مومن ہے اس لیے اللہ عزوجل نے فرمایا والذین آمنوا باللہ ورسلہ اولئک ہم الصدیقون والشہداء عند ربہم یعنی جو لوگ اللہ عزوجل اور اس کے پیغمبروں کے ساتھ ایمان لائے وہی صدیق اور شہید ہیں اپنے رب کے پاس حاصل یہ کہ لفظ شہید کا اس حدیث میں شامل ہے ہر ایک مومن کو وہ حقیقۃً شہید ہو یا وہ شہید کے حکم میں ہو۔ [6] لڑکے الخ بچوں کے باب میں جو بلوغ سے پہلے مر جائیں علماء کا اختلاف ہے نووی نے کہا مسلمانوں کے بچے تو اجماعاً جنتی ہیں اور مشرکوں کے بچوں میں تین مذہب ہیں اکثر کا یہ قول ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ جہنم میں جائیں گے اور بعض نے توقف کیا ہے اور صحیح مذہب جس پر محققین ہیں یہ ہے کہ وہ جنتی ہیں اور ابوہریرہؓ کی حدیث کا یہ جواب دیا کہ اس میں جہنم میں جانے کا بیان نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ جوان ہوتے تو اللہ کو معلوم ہے کیا عمل کرتے لیکن وہ جوان نہیں ہوئے تو وہ جنتی ہیں اور حضرت خضر ؑ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۷۷۱ : وَعَنْ عَلِيٍّ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَاَبِي اُمَامَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَرْسَلَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَقَامَ فِيْ بَيْتِهٖ فَلَهٗ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَمَنْ غَزَا بِنَفْسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْفَقَ فِيْ وَجْهِهٖ ذٰلِكَ فَلَهٗ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُ مِائَةِ اَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

۳۷۷۲ : وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ الشُّهَدَآءُ اَرْبَعَةٌ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ اَعْيُنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰكَذَا وَرَفَعَ رَاْسَهٗ حَتّٰى سَقَطَتْ قَلَنْسُوَتُهٗ فَمَا اَدْرِيْ اَقَلَنْسُوَةَ عُمَرَ اَرَادَ اَمْ قَلَنْسُوَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَجُلٌ مُّؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ كَاَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهٗ بِشَوْكِ طَلْحٍ مِّنَ الْجُبْنِ اَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهٗ فَهُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ وَرَجُلٌ مُّؤْمِنٌ خَلَطَ

۳۷۷۱۔ اور علی رضؓ اور ابودرداءرضؓ اور ابوہریرہ رضؓ ابوامامہ رضؓ عبداللہ بن عمرو رضؓ، عبداللہ بن عمر رضؓ، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ عمران بن حصین سے راضی ہو اللہ ان سب سے وہ سب حدیث بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا جو شخص کہ بھیجے خرچ بیچ راہ اللہ کے اور آپ رہے اپنے گھر میں پس اس کے لیے بدلے ہر درہم کے سات سو درہم ہیں اور جس نے جہاد کیا بذاتہ اللہ کی راہ میں اور خرچ کیا بیچ جہاد کے پس اس کے لیے بدلے ہر درہم کے سات لاکھ درہم ہیں پھر پڑھی یہ آیت اللہ زیادہ کرتا ہے ثواب کو جس کسی کے لیے کہ چاہتا ہے۔(ابن ماجہ)

۳۷۷۲۔ اور فضالہ بن عبید رضؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے عمر بن خطاب رضؓ سے کہتے تھے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے شہید چار طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ شخص کہ مسلمان ہو کامل الایمان ملاقات کی دشمن سے پس سچ کر دکھلایا اللہ کو یہاں تک کہ مارا گیا پس یہ وہ شخص ہے کہ اٹھائیں گے لوگ طرف اس کی آنکھیں اپنی دن قیامت کے اس طرح اور اٹھایا سر اپنا یہاں تک کہ گر پڑی ٹوپی ان کی کہا راوی نے پس نہیں جانتا میں کہ آیا ٹوپی حضرت عمر رضؓ کی ارادہ کی فضالہ نے یا ٹوپی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا آپ نے اور دوسرا شخص مومن جید الایمان کہ ملاقات کی دشمن سے بایں وصف کہ گویا چبھوئے گئے ہیں اس کی جلد میں کانٹے درخت خاردار کے بسبب نامردی کے آیا اس کو تیر کہ مارنے والا اس کا معلوم نہیں پس مار ڈالا اس کو پس وہ شخص بیچ درجے دوسرے کے ہے اور تیسرا شخص وہ مومن کہ عمل

نے جس لڑکے کو مارا اس کے ماں باپ تو مسلمان تھے اور حدیث میں جو اس کو کافر کہا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ بڑا ہوتا اور ماں باپ کو بھی کافر کر دیتا یہاں یہ اشکال ہے جب اس کی تقدیر میں خدا تعالیٰ نے لکھ دیا تھا کہ وہ بچپن میں مارا جائے گا تو بڑا کیونکر ہوتا تو اس کا جواب یہ ہے کہ تقدیر میں یہ بھی لکھا ہوگا کہ اگر یہ مارا جائے گا تو کافر ہو جائے گا۔ سلہ اس کے جلد میں کانٹے۔ یہ کنایہ ہے کھڑے ہو جانے بالوں کے سے بسبب ڈرنے اور کانپنے بدن کے ڈر سے حاصل حدیث کا یہ ہے کہ شہید چار حال سے خالی نہیں ہوتا یا تو کامل الایمان متقی شجاع ہوتا ہے کہ اللہ عز و جل کے وعدہ کو سچا جان کر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَیِّئًا لَقِیَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللّٰہَ حَتّٰی قُتِلَ فَذٰلِکَ فِی الدَّرَجَۃِ الثَّالِثَۃِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ اَسْرَفَ عَلٰی نَفْسِہٖ لَقِیَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللّٰہَ حَتّٰی قُتِلَ فَذٰلِکَ فِی الدَّرَجَۃِ الرَّابِعَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ۔

۳۶۷۳: وَعَنْ عُتْبَۃَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْقَتْلٰی ثَلٰثَۃٌ مُؤْمِنٌ جَاھَدَ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاِذَا لَقِیَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰی یُقْتَلَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْہِ فَذٰلِکَ الشَّھِیْدُ الْمُمْتَحَنُ فِیْ خَیْمَۃِ اللّٰہِ تَحْتَ عَرْشِہٖ لَا یَفْضُلُہُ النَّبِیُّوْنَ اِلَّا بِدَرَجَۃِ النُّبُوَّۃِ وَمُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَیِّئًا جَاھَدَ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِذَا لَقِیَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰی یُقْتَلَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْہِ مُمَصْمِصَۃٌ مَحَتْ ذُنُوْبَہٗ وَخَطَایَاہُ اِنَّ السَّیْفَ مَحَّاءٌ لِلْخَطَایَا وَاُدْخِلَ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ شَاءَ وَمُنَافِقٌ جَاھَدَ بِنَفْسِہٖ فَاِذَا

کیے کچھ اچھے اور کچھ برے ملاقات کی دشمن سے پس سچ کر دکھایا اللہ کو یہاں تک کہ مارا گیا پس یہ شخص بیچ درجے تیسرے کے ہے اور چوتھا آدمی وہ مسلمان کہ اسراف کیا اپنی جان پر ملاقات کی اپنے دشمن سے پس سچ کر دکھایا اللہ کو یہاں تک کہ مارا گیا پس یہ شخص بیچ درجے چوتھے کے ہے، ترمذی، اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۶۷۳ اور عتبہ بن عبد سلمی رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگ کہ مارے جاتے ہیں جہاد میں تین طرح کے لوگ ہیں ایک مومن کامل جہاد کیا ساتھ جان اپنی کے اور مال اپنے کے بیچ راہ اللہ کے پس جب کہ ملا دشمن سے لڑا یہاں تک کہ مارا گیا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق اس شخص کے شہید آزمائش کیا گیا[1] بیچ خیمہ اللہ کے ہوگا نیچے اس کے عرش[2] کے نہیں[3] زیادہ ہونگے اس سے نبی مگر ساتھ درجے نبوت کے اور دوسرا شخص وہ مومن ہے کہ عمل کیے ملے جلے کچھ اچھے اور کچھ برے جہاد کیا تھا ساتھ جان اپنی کے اور مال اپنے کے بیچ راہ اللہ کے جس وقت کہ ملا دشمن سے لڑا یہاں تک کہ مارا گیا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے حق میں کہ یہ شہادت مٹانی ہے گناہوں اور خطاؤں اسکی تحقیق تلوار بہت مٹانیوالی ہے خطاؤں کو اور داخل کیا جائے گا یہ شخص جس دروازے بہشت کے سے چاہے اور تیسرا

بڑی دلیری کے ساتھ اپنی جان قربان کرتا ہے اور یہ شخص اعلیٰ قسم کے شہیدوں میں سے ہے اور دوسرا وہ شہید ہے جو بزدل ہے اور مقابلہ کے وقت ڈر کے مارے اس کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں لیکن ایمان اور تقویٰ کی وجہ سے ہٹ نہیں سکتا اور مقابلہ میں کسی طور مارا جاتا ہے یہ دوسرے درجے میں ہے تیسرے وہ شخص جو عمل اس کے تو پکے ہیں یعنی بھلے برے مخلوط ہیں مگر دلیری سے اور اللہ عزوجل کے وعدے کو سچا سمجھ کر مقابلہ کرتا ہے یہاں تک کہ دشمن کے ہاتھ سے مارا جاتا ہے یہ تیسرے درجے میں ہے چوتھے وہ جس نے بہت گناہ کئے مگر دلیری کے ساتھ مقابلہ کیا اللہ عزوجل کے وعدوں کو سچا سمجھ کر یہاں تک کہ مارا گیا تو یہ شخص چوتھے درجے میں ہے۔ سلہ آزمائش کیا گیا۔ یعنی ساتھ صبر کے جہاد کی مشقتوں پر۔

سلہ نیچے اس کے عرش کے۔ یعنی بیچ حضور اور محل قرب اس کے۔

سلہ نہیں زیادہ ہوں گے اس سے نبی مگر ساتھ درجہ نبوت کے۔ اس حدیث سے بھی جہاد کی بڑی فضیلت نکلی اور معلوم ہوا کہ شہادت ایک بلند مرتبہ ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَقِیَ الْعَدُوَّ وَقَاتَلَ حَتّٰی یُقْتَلَ فَذٰلِکَ فِی النَّارِ اِنَّ السَّیْفَ لَا یَمْحُو النِّفَاقَ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ۔

۳۷۷۴۔ وَعَنِ ابْنِ عَائِذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنَازَۃِ رَجُلٍ فَلَمَّا وُضِعَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا تُصَلِّ عَلَیْہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاِنَّہٗ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی النَّاسِ فَقَالَ هَلْ رَاٰہُ اَحَدٌ مِّنْکُمْ عَلٰی عَمَلِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حَرَسَ لَیْلَۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَصَلّٰی عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحَثٰی عَلَیْہِ التُّرَابَ وَقَالَ اَصْحَابُکَ یَظُنُّوْنَ اِنَّکَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاَنَا اَشْهَدُ اِنَّکَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّۃِ وَقَالَ یَا عُمَرُ اِنَّکَ لَا تُسْئَلُ عَنْ اَعْمَالِ النَّاسِ وَلٰکِنْ تُسْاَلُ عَنِ الْفِطْرَۃِ رَوَاہُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

شخص منافق کہ جہاد کیا تھا ساتھ جان اپنی کے اور مال اپنے کے پس جب ملا دشمن سے لڑا یہاں تک کہ مارا گیا پس یہ شخص دوزخ میں ہوگا اس لیے کہ نہیں مٹاتی تلوار نفاق کو۔ (دارمی)

۳۷۷۴۔ اور ابن عائذ سے روایت ہے کہ تشریف لے چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیچ جنازہ ایک شخص[۱] کے پس جب کہ رکھا گیا جنازہ کہا عمر بن خطاب رضی نے نہ نماز پڑھو تم اس پر یا رسول اللہ اس لیے کہ تحقیق یہ شخص تھا فاسق پس التفات کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف لوگوں کی اور فرمایا کیا دیکھا تھا اس کو کسی نے تم میں سے اوپر کام اسلام[۲] کے پس کہا ایک آدمی نے ہاں یا رسول اللہ نگہبانی کی تھی اس نے ایک رات بیچ راہ خدا کے پس نماز پڑھی اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ڈالی اس پر مٹی اور فرمایا یار تیرے گمان کرتے ہیں کہ تو دوزخیوں میں سے ہے اور میں گواہی دیتا ہوں میں کہ تحقیق تو بہشتیوں[۳] سے ہے اور فرمایا اے عمر رض تو نہ سوال کیا جائے گا لوگوں کے عملوں سے ولیکن پوچھا جائے گا تو دین اسلام سے (روایت کی بیہقی نے شعب الایمان میں)

---

[۱] بیچ جنازہ ایک شخص کے۔ یعنی نکلے اس لیے کہ اس پر جنازہ کی نماز پڑھیں۔ [۲] اوپر کام اسلام کے۔ یعنی کسی ایسے کام پر جو اس کے واقعی مسلمان ہونے پر دلالت کرے۔ اور مقصود منع کرنا تھا حضرت عمر فاروق رض کو اس چیز سے کہ جرأت کی انہوں نے اس پر اس لیے کہ اعتبار ساتھ فطرہ کے ہے اور اعتماد اعتقاد پر ہے اور اللہ عزوجل بہت رحم کرنے والا ہے بندوں پر اور حاصل طیبی کی تقریر کا یہ ہے کہ تو ایسے مقام میں موتے کے برے اعمال کی خبر نہ دے بلکہ نیک عمل بیان کر جیسے فرمایا آپ نے مردوں کو بھلائی سے یاد کرو اور عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ رحم کرے لشکر کے چوکیدار پر جو رات کو جاگتا رہتا ہے اور دشمن کی خبر رکھتا ہے اگر دشمن آن پہنچا تو مجاہدین کو ہوشیار کر دیتا ہے اور چھاپہ مارنے سے دشمن کو روکتا ہے اور کہا انس بن مالک رض نے میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ایک رات پہرا دینا اللہ کی راہ میں افضل ہے مرد کے روزہ رکھنے سے اور رات کو عبادت کرنے سے اپنے گھر میں ہزار برس تک برس تین سو ساٹھ دن کا اور ہر دن ہزار برس کے برابر یعنی ایسے ہزار برس کی عبادت اور روزے سے افضل ہے کا ہر ایک دن ہزار برس کا ہو روایت کیا ان دونوں حدیثوں کو ابن ماجہ نے۔ [۳] تحقیق تو بہشتیوں میں سے ہے۔ اس حدیث سے اللہ کی راہ میں پہرہ دینے کی فضیلت ثابت ہوئی اور عمر رض کو ڈانٹا مردوں کی برائی بیان کرنے سے اور اشارہ کیا مردوں کی نیکیاں بیان کیا کرو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ إِعْدَادِ آلَةِ الْجِهَادِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۶۷۵: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۶۷۶: وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الرُّوْمُ وَيَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۶۷۷: وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا اَوْ قَدْ عَصٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

بیان ہے بیچ تیاری اسباب جہاد کے

پہلی فصل

۳۶۷۵- حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس حال میں کہ وہ منبر پر تھے فرماتے تھے اور تیار کرو واسطے جنگ کافروں کے وہ چیز کہ کر سکو تم قوت سے خبردار ہو تحقیق قوت تیر اندازی ہے خبردار ہو تحقیق قوت تیر اندازی ہے خبردار ہو تحقیق قوت[1] تیر اندازی ہے۔ (مسلم)

۳۶۷۶- اور عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہا سنا میں نے رسول اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ فتح کی جائے گی تم پر روم اور کفایت[2] کرے گا تم کو اللہ پس نہ سستی کرے ایک تمہارا کھیلنے کے ساتھ تیروں کے (مسلم)

۳۶۷۷- اور عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے جس نے سیکھی تیر اندازی پھر چھوڑ دیا اس کو پس نہیں[3] وہ ہم میں سے یا فرمایا کہ تحقیق نافرمانی کی اس نے (مسلم)

---

[1] تحقیق قوت تیر اندازی ہے جہاد کے لئے تیر اندازی سیکھنے کی فضیلت اس حدیث سے نکلتی ہے اور اس پر قیاس کر لینا چاہیئے ہر ایک ہتھیار کی مشق کو اور گھوڑے کی سواری اور دوڑ وغیرہ کو اگر جہاد کی نیت سے ہوں اور مطلب حدیث شریف کا یہ ہے کہ کافروں کے لئے ہمیشہ اپنی طاقت کو بڑھاتے رہو اور ہر وقت مستعد رہو جنگ کے لئے گو جنگ نہ ہو کیونکہ اس لئے کہ معلوم نہیں دشمن کس وقت حملہ کر بیٹھتا ہے ایسا نہ ہو کہ تمہاری طاقت کم ہونے کے وقت غفلت میں حملہ کر بیٹھے اور تم پر غالب ہو جائے۔ [2] اور کفایت کرے گا تم کو اللہ۔ یعنی روم فتح ہوگا اور مجاہدوں کے حصے میں مال بہت آئے گا سو فرمایا کہیں ایسا نہ ہو کہ تم مال کی کثرت میں جہاد کرنے سے غافل ہو جاؤ اس حدیث میں خبر ہے ان فتحوں کی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ہوئیں اور اشارہ ہے جہاد کی ترغیب کا [3] نہیں وہ ہم میں سے۔ یعنی اس لئے کہ تیر لگانا جہاد کا سبب ہے تو اس کا چھوڑنا گویا جہاد کا چھوڑنا ہے اب تیر کے عوض بندوق اور توپ ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۶۷۸:۔ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ مِّنْ اَسْلَمَ يَتَنَاضَلُوْنَ بِالسُّوْقِ فَقَالَ ارْمُوْا بَنِيْ اِسْمٰعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَّاَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ لِاَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ فَاَمْسَكُوْا بِاَيْدِيْهِمْ فَقَالَ مَا لَكُمْ قَالُوْا وَكَيْفَ نَرْمِيْ وَاَنْتَ مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَ ارْمُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۳۶۷۹:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَتَتَرَّسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتُرْسٍ وَّاحِدٍ وَّكَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمْيِ فَكَانَ اِذَا رَمٰى تَشَرَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْظُرُ اِلٰى مَوْضِعِ نَبْلِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۳۶۸۰:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرَكَةُ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۶۸۱:۔ وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْوِيْ نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِاِصْبَعِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْاَجْرُ وَالْغَنِيْمَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۶۷۸ - اور سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ تشریف لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر بنی اسلم[1] سے اس حال میں کہ تیر اندازی کر رہے تھے وہ آپس میں بیچ بازار کے پس فرمایا تیر اندازی کرو اے اولاد اسماعیل پس تحقیق باپ تمہارے تھے تیر انداز اور میں ساتھ بنی فلاں کے ہوں کہا واسطے ایک کے دو قوموں میں سے پس بند کئے ہاتھ اپنے فریق ثانی نے پس فرمایا حضرتؐ نے کیا ہوا تم کو عرض کیا انہوں نے کس طرح تیر اندازی کریں ہم اس حال میں کہ آپ ساتھ فلاں قوم کے ہیں فرمایا تیر اندازی کرو میں تم سب کے ساتھ ہوں (بخاری)

۳۶۷۹ - اور انسؓ سے روایت ہے کہ تھے ابو طلحہؓ بچاؤ کرتے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سپر کے اور تھے ابو طلحہؓ خوب تیر انداز پس تھے ابو طلحہؓ جب تیر پھینکتے جھانکتے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پس دیکھتے طرف جگہ پڑنے تیر اس کے کی (بخاری)

۳۶۸۰ - اور انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے برکت بیچ[2] پیشانیوں گھوڑوں کی ہے (بخاری مسلم)

۳۶۸۱ - اور جریر بن عبد اللہ بجلیؓ سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بیچ دیتے بال پیشانی ایک گھوڑے کے کو ساتھ انگلی اپنی کے اس حال میں کہ فرماتے تھے گھوڑے[3] بندھی ہے بیچ پیشانیوں ان کی کے بھلائی دن قیامت تک ثواب آخرت کا اور غنیمت دنیا کی (مسلم)

---

[1] بنی اسلم سے - یہ انصار میں ایک قبیلہ ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انصار حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد ہیں اور تیر اندازی کی اس لئے تاکید فرمائی کہ جہاد کا وسیلہ ہے حضرت اسمٰعیلؑ کو ان کے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام فاران کے میدان یعنی مکہ کے جنگل میں چھوڑ کر چلے آئے تھے وہ وہیں بڑے ہوئے اور ان کو شکار کا بہت شوق تھا اور بڑے تیر انداز اور بہادر تھے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو تیر مارنے کی اس طرح سے ترغیب دی کہ یہ تمہارا آبائی پیشہ ہے اس کو خوب بڑھاؤ۔

[2] برکت بیچ - اس واسطے کہ گھوڑے جہاد میں عمدہ سبب ہیں قوت اسلام کے اور غنیمت کے نوویؒ نے کہا ان حدیثوں سے گھوڑا رکھنے کی فضیلت جہاد کیلئے نکلتی ہے اور وہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ نحوست گھوڑے میں ہوتی ہے مراد اس سے وہ گھوڑا ہے جو جہاد کیلئے نہ ہو یا بعض گھوڑا مبارک ہوتا ہے بسبب اپنی دلیری کے اور بعض منحوس بسبب بزدلی کے۔

[3] گھوڑے بندھے ہی بیچ پیشانیوں - یعنی ثواب عظیم اور ملک کی فتح جہاد پر موقوف ہے اور گھوڑے جہاد کا عمدہ سبب ہیں تو حقیقت میں خیر اور کشائش کے گھوڑے ہی سبب ٹھہرے ان حدیثوں میں اشارہ ہے کہ ایماندار جہاد کی نیت پر گھوڑوں کی پرورش سے غافل نہ ہوں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۶۸۲:۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِیْمَانًا بِاللّٰہِ وَتَصْدِیْقًا بِوَعْدِہٖ فَاِنَّ شِبَعَہٗ وَرِیَّہٗ وَرَوْثَہٗ وَبَوْلَہٗ فِیْ مِیْزَانِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۳۶۸۳:۔ وَعَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکْرَہُ الشِّکَالَ فِی الْخَیْلِ وَالشِّکَالُ اَنْ یَّکُوْنَ الْفَرَسُ فِیْ رِجْلِہِ الْیُمْنٰی بَیَاضٌ وَّفِیْ یَدِہِ الْیُسْرٰی اَوْ فِیْ یَدِہِ الْیُمْنٰی وَرِجْلِہِ الْیُسْرٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۳۶۸۴:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْیَاءِ وَاَمَدُھَا ثَنِیَّۃُ الْوَدَاعِ وَبَیْنَھُمَا سِتَّۃُ اَمْیَالٍ وَسَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِیَّۃِ اِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَیْقٍ وَبَیْنَھُمَا مِیْلٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۳۶۸۵:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَتْ نَاقَۃٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُسَمَّی الْعَضْبَاءَ وَکَانَتْ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ اَعْرَابِیٌّ عَلٰی قَعُوْدٍ لَّہٗ فَسَبَقَھَا فَاشْتَدَّ ذٰلِکَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ

۳۶۸۲ - اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی باندھے گھوڑا بیچ راہ خدا کے بسبب ایمان لانے کے ساتھ اللہ کے اور بسبب سچ جاننے اس کے وعدہ کے پس تحقیق سیری اور سیرابی اس کی اور لید اس کی اور پیشاب اس کا تو لے جائیں گے[1] میزان اعمال اس کے بیچ دن قیامت کے (بخاری)

۳۶۸۳ - اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکروہ رکھتے شکال کو بیچ گھوڑے کے اور شکال[2] یہ ہے کہ ہو گھوڑا اس طرح کا کہ بیچ داہنے پاؤں اس کے سفیدی اور بیچ بائیں ہاتھ اس کے سفیدی ہو یا بیچ دائیں ہاتھ اور بائیں پاؤں اس کے (مسلم)

۳۶۸۴ - اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسابقت کی درمیان ان گھوڑوں کے کہ اضمار کئے گئے تھے حفیاء سے اور انتہا اس مسابقت کا ثنیۃ الوداع تھا اور درمیان حفیاء اور ثنیۃ الوداع کے فاصلہ ہے چھ کوس کا اور مسابقت[3] کی درمیان ان گھوڑوں کے کہ نہیں اضمار کئے گئے تھے ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک اور درمیان ان دونوں کے فاصلہ ہے ایک کوس کا (بخاری، مسلم)

۳۶۸۵ - اور انسؓ سے روایت ہے کہ تھی اونٹنی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ نام رکھی جاتی تھی عضباء اور نہیں پیچھے چھوڑی جاتی تھی[4] پس آیا ایک اعرابی ایک اونٹ پر پس بڑھ گیا اس کا اونٹ اس اونٹنی سے پس سخت غم ہوا اس کا مسلمانوں پر پس فرمایا

---

[1] تولے جائیں گے۔ جب خدا ہی کے لئے خالص جہاد کی نیت سے گھوڑا پالے نام اور شخصیت منظور نہ ہو تو یہ ثواب پائے [2] اور شکال یہ ہے اکثر اہل لغت کے نزدیک شکال وہ ہے جس کی تین پاؤں سفید ہوں اور ایک سارے بدن کے رنگ پر یا تین ہم رنگ ہوں اور ایک سفید ہو اس کو ارجل بھی کہتے ہیں اب تک گھوڑے والے ایسے رنگ کو مکروہ اور نامبارک سمجھتے ہیں مگر عام میں یہ مشہور ہے کہ اگر پیشانی پر بھی سفیدی ہو تو شکال مضر نہیں کرتا لیکن حدیث مطلق ہے کہا ابن درید نے اشکل وہ ہے جس کے ایک طرف کے ہاتھ اور پاؤں سفید ہوں یا ایک طرف کا ہاتھ دوسری طرف کا پاؤں واللہ اعلم [3] مسابقت کی۔ اس حدیث سے گھوڑ دوڑ کا جواز نکلا اور یہ بھی نکلا کہ ان کو تیار کرنا دوڑ کے لئے درست ہے اور تضمیر یہ ہے کہ گھوڑے کا دانہ چارہ کم کردیں پھر اس کو گرم جھول پہنا کر ایک بند کوٹھڑی میں باندھ دیں تاکہ پسینہ گرے اور گوشت کم ہو اور دوڑنے میں تیز ہو جائے۔
[4] نہیں چھوڑی جاتی یعنی جس اونٹ سے مقابلہ کرتی دوڑنے میں اس سے آگے بڑھ جاتی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ لَّا یَرْتَفِعَ شَیْءٌ مِّنَ الدُّنْیَا اِلَّا وَضَعَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۷۸۶: عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُدْخِلُ بِالسَّہْمِ الْوَاحِدِ ثَلٰثَۃَ نَفَرٍ الْجَنَّۃَ صَانِعَہٗ یَحْتَسِبُ فِیْ صَنْعَتِہِ الْخَیْرَ وَالرَّامِیَ بِہٖ وَمُنْبِلَہٗ فَارْمُوْا وَارْکَبُوْا وَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ تَرْکَبُوْا کُلُّ شَیْءٍ یَلْھُوْ بِہِ الرَّجُلُ بَاطِلٌ اِلَّا رَمْیَہٗ بِقَوْسِہٖ وَتَاْدِیْبَہٗ فَرَسَہٗ وَمُلَاعَبَتَہُ امْرَاَتَہٗ فَاِنَّھُنَّ مِنَ الْحَقِّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَمَنْ تَرَکَ الرَّمْیَ بَعْدَ مَا عَلِمَہٗ رَغْبَۃً عَنْہُ فَاِنَّہٗ نِعْمَۃٌ تَرَکَھَا اَوْ قَالَ کَفَرَھَا۔

۳۷۸۷: وَعَنْ اَبِیْ نَجِیْحِ نِ السُّلَمِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ بَلَغَ بِسَہْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ لَہٗ دَرَجَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ وَمَنْ رَمٰی بِسَہْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ لَہٗ عَدْلُ مُحَرَّرٍ وَمَنْ شَابَ شَیْبَۃً فِی الْاِسْلَامِ کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق امر ثابت ہے اللہ پر یہ کہ نہیں بلند ہوتی کوئی چیز دنیا سے مگر پست کر دیتا ہے اللہ تعالےٰ اس کو (بخاری)

دوسری فصل

۳۷۸۶ - حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق اللہ تعالےٰ داخل کرتا ہے بسبب ایک تیر کے تین شخصوں کو بہشت میں ایک بنانے والے اس کے کو کہ امید رکھے بیچ پیشہ اپنے کے ثواب کی اور دوسرے تیر پھینکنے والے کو اور تیسرے دینے والے تیر کے کو پس تیراندازی کرو اور سواری کرو اور تیراندازی تمہاری بہت پیاری ہے طرف میری سوار ہونے سے جو چیز کہ کھیلے ساتھ اس کے آدمی ناروا[۱] ہے مگر تیراندازی کرنی[۲] کمان سے اور ادب[۳] سکھانا اپنے گھوڑے کو اور کھیلنا[۴] اپنی بیوی سے پس تحقیق یہ چیزیں حق ہیں (ترمذی، ابن ماجہ) اور زیادہ کیا ابوداؤد اور دارمی نے یہ کہ جو شخص چھوڑ دے تیراندازی بعد اس کے سیکھنے کے بسبب بیزار ہونے کے اس سے پس تحقیق وہ تیراندازی ایک نعمت ہے کہ چھوڑ دیا اس کو یا فرمایا کہ کفران[۵] کیا اس نعمت کا

۳۷۸۷ - اور ابی نجیح سلمیؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ پہنچائے[۱] تیر بیچ راہ اللہ کے پس واسطے اس کے ایک درجہ بڑا ہے جنت میں اور جو شخص کہ پھینکے[۲] تیر بیچ راہ اللہ کے پس وہ واسطے اس کے برابر بردہ آزاد کرنے کے ہے اور جو شخص کہ بوڑھا ہوا بوڑھا ہونا اسلام میں ہوگا بڑھاپا اس کے لئے نور دن قیامت کے (بیہقی نے شعب الایمان میں،

---

[۱] ناروا ہے - یعنی بیکار ہے کچھ فائدہ نہیں [۲] مگر تیراندازی کرنی کمان سے اب اس زمانہ میں اس کا بدل بندوق سے کھیلنا ہے [۳] اور ادب سکھانا اس پر سواری سیکھنا دوڑانا برچھے کا کثرت سیکھنا ان دونوں کھیلوں میں آدمی جہاد کے لئے مستعد اور تیار ہوتا ہے [۴] کھیلنا اس میں الفت ہوتی ہے اور اپنی جورو سے اولاد کی امید ہوتی ہے جو انسان کی نسل قائم رکھنے اور بڑھانے کے لئے ضروری [۵] کفران کیا - مطلب یہ ہے کہ جب کوئی ہتھیار چلانیکا علم سیکھے تو کبھی کبھی اس کو کرتا رہے چھوڑ نہ دے کہ ضرورت کے وقت کام آوے اب تیر کے عوض بندوق اور توپ ہے اور منع کی وجہ یہ ہے کہ تیر لگانا جہاد کا سبب ہے تو اس کا چھوڑنا گویا جہاد کا چھوڑنا ہے [۱] پہنچانے تیر - یعنی کافر - [۲] پھینکے تیر لگے یا نہ لگے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَرَوَى أَبُوْدَاوُدَ الْفَصْلَ الْأَوَّلَ وَالنَّسَائِيُّ الْأَوَّلَ وَالثَّانِيَ وَالتِّرْمِذِيُّ الثَّانِيَ وَالثَّالِثَ وَفِي رِوَايَتِهِمَا مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بَدَلَ فِي الْإِسْلَامِ۔

۳۶۸۸:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي نَصْلٍ أَوْ خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

۳۶۸۹:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ فَإِنْ كَانَ يُؤْمَنُ أَنْ يَسْبِقَ فَلَا خَيْرَ فِيهِ وَإِنْ كَانَ لَا يُؤْمَنُ أَنْ يَسْبِقَ فَلَا بَأْسَ بِهِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ

اور روایت کیا پہلا جملہ[1] اور ابوداؤد نے اور نسائی نے پہلا جملہ اور دوسرا اور ترمذی نے دوسرا اور تیسرا اور بیچ روایت بیہقی اور ترمذی کے ہے جو شخص کہ بوڑھا ہو بوڑھا[2] ہونا بیچ راہ اللہ کے بدلے فی الاسلام کے)

۳۶۸۸۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھنے کی شرط جائز نہیں مگر بیچ[3] تیر چلانے کے یا اونٹ دوڑانے میں یا گھوڑے یا گھوڑا دوڑانے میں (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۳۶۸۹۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ داخل کرے ایک گھوڑا درمیان دو گھوڑوں کے پس اگر ہو تیسرا گھوڑا اس طرح کہ امن[4] کیا جاتا ہے اس سے کہ سبقت کیا جائے پس بھلائی اس میں اور اگر نہ امن[5] کیا جائے اس سے کہ سبقت کیا جائے پس نہیں مضائقہ ساتھ اسکے

---

[1] پہلا جملہ۔ یعنی بلغ بسہم فی سبیل اللہ [2] پہلا جملہ اور دوسرا جن میں تیر کی فضیلت مذکور ہے [3] بوڑھا ہو۔ کہا علی قاری نے اس سے معلوم ہوا کہ منع ہے چننا سفید بالوں کا ابونعیم نے آئینہ دیکھا تو بولے ظہر الشیب ولم یظہر العیب وما ادری مافی الغیب میں کتنا ہوں سفید بالوں کے چننے کی نہی میں ایک حدیث بھی مروی ہے عبداللہ بن عمرؓ نے مرفوعاً روایت کیا آپ نے سفید بال اکھیڑنے سے منع کیا اور فرمایا وہ نور ہے مسلمان کا [3] مگر بیچ مطلب یہ ہے کہ ان تینوں میں آگے بڑھنے کی شرط یہ ہے کہ کس کا تیر آگے جاتا ہے ایک عباسی خلیفہ کبوتر بازی کر رہا تھا ایک شخص اس کے پاس گیا اور اس کا دل بہلانے اور کبوتر بازی جائز کرنے کو اسی حدیث میں او جناح کا لفظ بڑھا دیا اور خدا کا خوف بالکل نہ کیا اللہ حدیث کے اماموں کو جزائے خیر دے اگر وہ محنت کر کے صحیح حدیثوں کو جھوٹی حدیثوں سے جدا نہ کرتے تو دین تباہ ہو جاتا [4] امن میں۔ یعنی یقین ہے اس کے جیتنے کا اور اس کے پیچھے رہ جانے کا ڈر نہیں [5] نہ امن کیا جائے یعنی اس کے جیتنے کا یقین نہیں ہے بلکہ ڈر ہے اس کے پیچھے رہ جانے کا مطلب یہ ہے کہ اگر محلل کا گھوڑا ایسا ہے کہ اس کے بڑھنے نہ بڑھنے کا احتمال ہے تو جائز ہے ورنہ ناجائز گھوڑ دوڑ میں اگر روپیہ کی شرط ایک طرف سے ہو اور یہ روپیہ تماش بین لوگ دینا قبول کریں یا دوڑانے والوں میں سے ایک شخص تو یہ جائز ہے اور اگر دو طرف سے روپیہ کی شرط ہو تو ایک شخص تیسرے محلل کا ہونا ضروری ہے پھر اگر یہ محلل بڑھ جائے گا تو دونوں شرط کا روپیہ لے گا اور جو ہار جائے تو اس پر کچھ نہ ہوگا اور محلل کے سبب یہ جوا نہ رہے گا کیونکہ جوا وہ ہوتا ہے جہاں آدمی نفع و نقصان میں متردد ہو اور یہ عمل محلل کی وجہ سے جاتا رہتا ہے پھر اگر محلل آگے نکل گیا بعد اس کے دونوں شرط والے ایک ساتھ آئے یا آگے پیچھے تو محلل مال لے گا اور محلل اور دونوں شرط والوں میں سے ایک ساتھ مل کر آئے پھر دوسرا شخص شرط والوں میں سے آیا تو دونوں شخص جو آگے آئے مال لیں گے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السَّبْقَ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ يَعْنِي وَهُوَ لَا يَأْمَنُ أَنْ يُسْبَقَ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ وَمَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَقَدْ أَمِنَ أَنْ يُسْبَقَ فَهُوَ قِمَارٌ۔

۳۶۹۰:۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ زَادَ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ فِي الرِّهَانِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ فِي بَابِ الْغَصْبِ۔

۳۶۹۱:۔ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْخَيْلِ الْأَدْهَمُ الْأَقْرَحُ الْأَرْثَمُ ثُمَّ الْأَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ طَلْقُ الْيَمِينِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَدْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلَى هٰذِهِ الشِّيَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

۳۶۹۲:۔ وَعَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ أَشْقَرَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ أَدْهَمَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور بیچ روایت ابوداؤد کے کہا جو شخص کہ داخل کرے ایک گھوڑا درمیان دو گھوڑوں کے یعنی ایسا گھوڑا ہو کہ نہ امن میں ہو اس سے کہ سبقت کیا جائے پس نہیں قمار اور جو شخص کہ داخل کرے گھوڑے کو درمیان دو گھوڑوں کے اور تحقیق امن میں ہے اس سے کہ سبقت کیا جائے پس وہ قمار ہے۔

۳۶۹۰۔ اور عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے جلب اور نہ جنب[1] زیادہ کیا یحیٰی نے بیچ حدیث اپنی کے لفظ فی الرہان کو (ابوداؤد، نسائی اور نقل کی ترمذی نے زیادتی بعض الفاظ اور معانی کے بیچ باب غصب کے۔

۳۶۹۱۔ اور ابوقتادہ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہتر گھوڑا وہ ہے جو مشکی ہو سفید پیشانی جس کی ناک پر سفید کالب ہو پھر سفید پیشانی سفید ہاتھ پاؤں والا اور دایاں[2] ہاتھ سارے بدن کی طرح ہو اور اگر نہ ہو سیاہ پس کمیت اوپر[3] ایسی علامت کے (ترمذی، دارمی)

۳۶۹۲۔ اور ابووہب جشمیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لازم ہے تم کو گھوڑا کمیت سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں کا یا اشقر[4] سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں کا یا سیاہ سفید ہاتھ پاؤں کا (ابوداؤد، نسائی)

---

[1] زیادہ کیا یحیٰی نے بیچ حدیث اپنی کے لفظ فی الرہان کو یعنی یوں کہا لاجلب ولاجنب فی الرہان اور رہان سے مراد یہی گھوڑ دوڑ ہے اور جلب گھوڑ دوڑ میں یہ ہے کہ ایک شخص کو اپنے گھوڑے کے پیچھے لگائے کہ گھوڑے کو ڈانٹے تاکہ وہ آگے بڑھ جائے اور جنب یہ کہ ایک اور گھوڑا اپنے گھوڑا کے پہلو میں رکھے اور جب سواری کا گھوڑا تھک جائے تو اس پر سوار ہو لے اس سے منع فرمایا [2] دایاں ہاتھ۔ یعنی اس میں سفیدی نہ ہو اس کو عرب طلق الید الیمنے کہتے ہیں یہ بہت مبارک ہوتا ہے [3] اوپر اسی علامت کے۔ یعنی کمیت ہو سفید پیشانی یا کمیت سفید ہاتھ پاؤں یا کمیت سفید لب اور یعنی طلق الید الیمنے یہ قسمیں عمدہ ہیں اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مشکی رنگ گھوڑے سب رنگوں میں عمدہ ہیں اور حقیقت میں یہ رنگ نہایت مضبوط اور محنتی ہوتا ہے اس کے بعد کمیت اس کے بعد اور رنگ جیسے سرنگ سمند سفر نقرہ سبزہ وغیرہ [4] یا اشقر۔ اشقر کہتے ہیں سرخ رنگ گھوڑے کو اور کمیت اور اشقر میں فرق یہ ہے کہ کمیت کی دم اور عیال سیاہ ہوتی ہے اور اشقر کی سرخ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۶۹۳ :- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْنُ الْخَيْلِ فِي الشُّقْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ -

۳۶۹۴ :- وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَقُصُّوْا نَوَاصِيَ الْخَيْلِ وَلَا مَعَارِفَهَا وَلَا اَذْنَابَهَا فَاِنَّ اَذْنَابَهَا مَذَابُّهَا وَمَعَارِفَهَا دِفَاؤُهَا وَنَوَاصِيَهَا مَعْقُوْدٌ فِيْهَا الْخَيْرُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ -

۳۶۹۵ :- وَعَنْ وَهْبِ نِ الْجُشَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَبِطُوا الْخَيْلَ وَامْسَحُوْا بِنَوَاصِيْهَا وَاَعْجَازِهَا اَوْ قَالَ اَكْفَالِهَا وَقَلِّدُوْهَا وَلَا تُقَلِّدُوْهَا الْاَوْتَارَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ -

۳۶۹۶ :- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا مَامُوْرًا مَا اخْتَصَّنَا دُوْنَ النَّاسِ بِشَيْءٍ اِلَّا بِثَلٰثٍ اَمَرَنَا اَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوْءَ وَاَنْ لَا نَاْكُلَ الصَّدَقَةَ

۳۶۹۳ - اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے برکت گھوڑوں کے بیچ گھوڑوں سرخ رنگ کے ہے ۔ (ترمذی ، ابوداؤد)

۳۶۹۴ - اور عتبہ بن سلمیؓ سے روایت ہے کہ اس نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہ کترو بال گھوڑوں کی پیشانیوں کے اور نہ عیالیں ان کی اور دمیں ان کی اس لئے کہ دمیں ان کی چوریاں[1] ان کی ہیں اور عیالیں ان کی سبب گرم ہونے ان کے ہیں اور ان کی پیشانیوں کے بیں بندھی ہے بھلائی (ابوداؤد)

۳۶۹۵ - اور ابی وہب جشمیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے باندھ رکھو گھوڑے اور ہاتھ پھیرا کرو ان کی پیشانیوں پر اور ان کی پیٹھوں پر یا فرمایا بدلے اعجاز ہا کے اکفالہا اور گانیاں ڈالو ان کے گردنوں میں اور نہ باندھو ان کی گردنوں میں چلے کمان کے[2] (ابوداؤد ، نسائی)

۳۶۹۶ - اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بندے امر کئے گئے نہیں خاص[3] کیا ہم کو سوائے لوگوں کے ساتھ کسی چیز کے مگر ساتھ تین چیزوں کے حکم کیا ہم کو یہ کہ پورا کریں ہم وضو کو اور یہ کہ نہ کھائیں ہم صدقہ

---

[1] چوریاں ان کی ہیں جن سے موذی جانوروں کو اڑاتے ہیں [2] چلے کمان کے عرب کے لوگ گھوڑوں کے گلوں میں کمان کے چلے باندھتے تاکہ نظر نہ لگے اس سے منع فرمایا اور اعجاز ہا اور اکفالہا دونوں لفظوں کے معنی واحد ہیں - [3] نہیں خاص کیا الخ اس سے بھی شیعوں کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں کہ یہ قرآن پورا نہیں ہے اور پورا قرآن اہل بیت کے پاس ہے بعد میں ہر ایک امام کے پاس آتا رہا یہاں تک امام مہدی کے پاس آیا وہ غائب ہیں جب ظاہر ہوں گے تو دنیا میں پورا قرآن چھپے گا اور گزر چکا کہ ابو جحیفہ نے کہا میں نے حضرت علیؓ سے کہا کیا تمہارے پاس کوئی ایسا علم ہے جو اور لوگوں کے پاس نہیں ہے انہوں نے کہا نہیں قسم ہے خدا کی ہمارے پاس وہی علم ہے جو اور لوگوں کے پاس ہے صرف اتنی بات ہے کہ اللہ تبارک وتعالےٰ اپنے بعض بندوں کو قرآن مجید سے بہت سی باتیں نکالتا ہے جو عام لوگوں کو معلوم نہیں ہوتیں یہ کوئی نیا علم نہیں بلکہ ذہن کی تیزی اور سمجھ ہے اور صحیح بخاری میں ہے کہ جب ابو جحیفہ نے ان سے پوچھا تو حضرت علیؓ نے کہا نہیں قسم اس کی جس نے دانہ چیرا اور جان کو پیدا کیا آخر حدیث تک ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَاَنْ لَا نُنْزِیَ حِمَارًا عَلٰی فَرَسٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ۔

۳۶۹۷:۔ وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اُھْدِیَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَغْلَۃٌ فَرَکِبَھَا فَقَالَ عَلِیٌّ لَوْحَمَلْنَا الْحَمِیْرَ عَلَی الْخَیْلِ فَکَانَتْ لَنَا مِثْلُ ھٰذِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا یَفْعَلُ ذٰلِکَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ۔

۳۶۹۸:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَتْ قَبِیْعَۃُ سَیْفِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّۃٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ۔

۳۶۹۹:۔ وَعَنْ ھُوْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَدِّہٖ مَزِیْدَۃَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰی سَیْفِہٖ ذَھَبٌ وَّفِضَّۃٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

۳۷۰۰:۔ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ عَلَیْہِ یَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ قَدْ ظَاھَرَ بَیْنَھُمَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ۔

۳۷۰۱:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ کَانَتْ رَایَۃُ نَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ

اور یہ کہ نہ جست کرائیں ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر۔ (ترمذی، نسائی)

۳۶۹۷۔ اور علیؓ سے روایت ہے کہ ہدیہ بھیجا گیا واسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک خچر پس سوار ہوئے اس پر کہا علیؓ نے اگر جست کرائیں ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر پس ہوں واسطے ہمارے مانند خچروں کی پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کرتے ہیں یہ وہ شخص کہ نہیں جانتے ہیں[1] (ابوداؤد، نسائی)

۳۶۹۸۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ تھی ٹوپی[2] قبضہ تلوار رسول اللہ کی چاندی سے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی)

۳۶۹۹۔ اور ہود بن عبداللہ بن سعدؓ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے دادا سے کہ مزیدہ ہے کہا آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دن فتح مکہ کے اس حال میں کہ تلوار پر تھا سونا[3] اور چاندی (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے)

۳۷۰۰۔ اور سائب بن یزیدؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر تھیں دن احد کے دو زرہیں کہ ایک کو دوسری کے اوپر پہن لیا تھا (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۷۰۱۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کہا تھا بڑا نشان[4] نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا سیاہ

---

[1] نہیں جانتے ہیں۔ یعنی یہ کہ گھوڑے کا گھوڑی پر کدانا بہتر ہے ان فائدوں کے واسطے کہ جو مذکور ہوئے اور اسی مناسبت کی وجہ سے مصنف اس حدیث کو کہ اسی باب میں لائے اس میں گویا منع فرمایا ہے گھوڑی پر گدھے کے کدانے سے یعنی یہ نہی محمول ہے تنزیہ پر نہ تحریم پر [2] تھی ٹوپی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تلوار کا قبضہ چاندی کا بنانا جائز ہے [3] سونا اور چاندی بظاہر اس حدیث سے سونے کا استعمال بھی ہتھیاروں میں جائز معلوم ہوتا ہے لیکن یہ حدیث ضعیف ہے۔ [4] تھا بڑا نشان نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا۔ ان حدیثوں میں رایہ اور لواء کا لفظ ہے رایہ بڑا جھنڈا تو وہ سیاہ تھا اور لواء چھوٹا علم وہ سفید تھا اس سے یہ نکلتا ہے کہ امام کو لشکروں کا ترتیب دینا اور جھنڈے اور نشان بنانا مستحب ہے اس حدیث کو ابوداؤد نے سماک بن حرب سے نکالا انہوں نے ایک مرد سے اس نے ایک مرد سے کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا زرد رنگ کا دیکھا اس کی اسناد میں مجہول ہیں اور جابرؓ کی حدیث اس باب میں ان شاء اللہ تعالے آتی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلِوَآءُہٗ اَبْيَضُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۳۷۰۲: وَعَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ مَوْلٰى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ إِلَى الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ يَسْأَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَآءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمِرَةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۳۷۰۳ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَآءُہٗ اَبْيَضُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۷۰۴: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ النِّسَآءِ مِنَ الْخَيْلِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ۔

۳۷۰۵: وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ بِيَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ عَرَبِيَّةٌ فَرَأَى رَجُلًا بِيَدِهٖ قَوْسٌ فَارِسِيَّةٌ قَالَ مَا هٰذِهٖ أَلْقِهَا وَعَلَيْكُمْ بِهٰذِهٖ وَأَشْبَاهِهَا وَرِمَاحِ الْقَنَاءِ فَإِنَّهَا يُؤَيِّدُ اللّٰهُ لَكُمْ بِهَا فِي الدِّيْنِ وَيُمَكِّنُ لَكُمْ فِي الْبِلَادِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

اور چھوٹا نشان ان کا سفید، (ترمذی، ابن ماجہ)

۳۷۰۲۔ اور موسیٰ بن عبیدہ مولی محمد بن قاسم سے روایت ہے کہ بھیجا مجھ کو محمد بن قاسم نے طرف براء بن عازب کی درحالیکہ پوچھتا تھا محمد براء سے نشان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سے پس کہا براء نے کہ تھا نشان سیاہ[1] رنگ کا کپڑا اس کا چوکونہ تھا قسم نمرہ کی سے (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

۳۷۰۳۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مکہ میں اس حال میں کہ نشان[2] آپ کا سفید تھا (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

تیسری فصل

۳۷۰۴۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نہ تھی کوئی چیز محبوب تر طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعد عورتوں کے گھوڑوں[3] سے (نسائی)

۳۷۰۵۔ اور حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ تھی بیچ ہاتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کمان عربی پس دیکھا ایک شخص کو کہ اس کے ہاتھ میں تھی کمان فارسی فرمایا کیا ہے یہ ڈال دے اس کو اور لازم[4] ہے تم کو اس طرح کی کمان رکھنی اور مانند اس کے اور لازم ہے تم کو نیزے کامل پس تحقیق قصہ یہ ہے کہ مدد کرے گا اللہ تمہاری بسبب ان کے دین میں اور جمائے گا تم کو شہروں میں، (ابن ماجہ)

---

[1] سیاہ رنگ کا، مراد سیاہ سے یہ ہے کہ غالب رنگ سیاہ تھا اس کا کہ دور سے سیاہ معلوم ہوتا تھا نہ یہ کہ خالص سیاہ رنگ تھا اس کا کیونکہ وہ نمرہ کا تھا۔ اور نمرہ وہ کملی ہے جس میں سیاہ اور سفید خطوط ہوں۔ [2] نشان آپ کا سفید تھا۔ اس حدیث کو حاکم اور اہل سنن اور ابن حبان نے بھی نکالا اور حارث بن حسان سے روایت ہے کہ میں مدینہ میں آیا تو میں نے آنحضرت صلعم کو منبر پر کھڑا ہوا پایا اور بلالؓ آپ کے سامنے کھڑے تھے ایک تلوار گلے میں ڈالے ہوئے اور کالا جھنڈا بھی تھا میں نے کہا یہ کالے جھنڈے والا کون ہے لوگوں نے کہا یہ عمرو بن عاص ہیں جو ایک لڑائی سے لوٹ کر آئے ہیں اس کو ابن ماجہ نے نکالا اس کے راوی ہیں اور اس باب میں اور کئی حدیثیں ہیں [3] گھوڑوں سے کیونکہ گھوڑا عمدہ آلہ ہے جہاد کا [4] اور لازم ہے الخ گویا اس شخص نے فارسی کمان کو قوی اور رحمت سمجھ کر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ اٰدَابِ السَّفَرِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۷۰۶: عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يَّخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۳۷۰۷: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا اَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۳۷۰۸: وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰئِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۷۰۹: وَعَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَسُ مَزَامِيرُ الشَّيْطٰنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۷۱۰: وَعَنْ اَبِي بَشِيرٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ

بیان ہے بیچ آداب سفر کے

پہلی فصل

۳۷۰۶۔ حضرت کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نکلے جمعرات کے دن بیچ غزوہ تبوک اور تھے حضرتؐ دوست رکھتے یہ کہ نکلیں دن جمعرات کے (بخاری)

۳۷۰۷۔ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر جانیں لوگ اس چیز کو کہ تنہا سفر کرنے میں ہے اس قدر کہ جانتا ہوں میں نہ چلتا سوار[1] رات کو تنہا۔ (بخاری)

۳۷۰۸۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں ساتھ[2] ہوتے فرشتے اس قافلہ کے کہ اس میں کتا ہو یا گھنٹا۔ (مسلم)

۳۷۰۹۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھنٹا[3] باجا ہے شیطان کا (مسلم)

۳۷۱۰۔ ابو بشیر انصاریؓ سے روایت ہے یہ کہ تھے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بیچ بعض ان سفروں کے پس بھیجا

بقیہ حاشیہ۔ اختیار کمان عربی پر پس ارشاد فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یوں نہیں جیسے تو خیال کرتا ہے بلکہ اللہ مدد کرتا ہے دین میں جس کو چاہتا ہے اور نصرت اسکی طرف ہے اور ساتھ قوت اور قدرت اس کی کے ہے نہ ساتھ قوت ہماری کے اور قوت ساز و سامان تمہارے کے۔

[1] نہ چلتا سوار رات کو تنہا کیونکہ رات کو وحشت اور وہم اور مزرا مدر نرنا اور شیر وغیرہ کا اکثر ہوتا ہے اور جب اس اس سوار کو سفر کرنا منع ہوا تو پیادے کو زیادہ تر نادرست ہے مثل مشہور ہے الرفیق ثم الطریق [2] نہیں ساتھ ہوتے فرشتے۔ جب رحمت کے فرشتے قافلہ کے ساتھ نہ رہے تو مقرر اس قافلہ میں بے برکتی پھیلے گی [3] گھنٹہ باجا ہے شیطان کا۔ گھنٹہ اونٹ وغیرہ کی گردن میں اس واسطے منع ہے کہ دشمن آواز سے خبردار ہو جاتا ہے اور عورت کی گھونگرو اور پازیب اور جھڑی بھی اسی میں داخل ہیں کہ اس کی آواز سے مردوں کی نظر عورتوں پر پڑتی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَسْفَارِهِ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ أَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۲۷۱۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَقَّهَا مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَأَسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَإِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوا بِهَا نِقْيَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۲۷۱۲: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ فَجَعَلَ يَضْرِبُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ قَالَ فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ حَتَّى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کو کہ ندا کرے اہل سفر میں اس حکم کو کہ نہ باقی چھوڑا جائے بیچ گردن کسی اونٹ کے قلادہ چلہ کمان کا یا فرمایا نہ باقی رہے قلادہ مگر کاٹا[1] جائے۔ (بخاری ومسلم)

۲۷۱۱- اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کہ سفر کرو تم ارزانی میں پس[2] دو اونٹوں کو حق ان کا زمین سے اور جب سفر کرو تم قحط سالی میں پس جلدی چلاؤ ان پر اور جس وقت کہ اترو تم رات کو پس بچو راہ سے واسطے کہ راستے راہیں ہیں چارپایوں کے اور ٹھکانے ہیں موذی جانوروں کے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جب سفر کرو تم قحط سالی میں پس جلدی کرو چلنے میں درحالیکہ[3] باقی ہوں اونٹوں میں گودا ان کا (مسلم)

۲۷۱۲- اور ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ اس وقت تھے ہم ایک سفر میں ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ناگہاں آیا حضرت کے پاس ایک شخص اونٹ پر پس شروع کیا کہ پھیرتا تھا اونٹ کو دائیں اور بائیں پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو ساتھ اس کے زیادہ سواری پس چاہیے کہ دے وہ سواری اس شخص کو کہ نہیں سواری واسطے اس کے اور جو شخص کہ ہو واسطے اس کے زیادہ توشہ پس چاہیے کہ دے اس شخص کو کہ نہیں توشہ واسطے اس کے کہا راوی نے پس ذکر کیا حضرت نے اقسام مال کا یہاں تک کہ جانا ہم نے یہ کہ نہیں[4] حق واسطے کسی کے ہم میں سے بیچ زیادتی مال کے (مسلم)

[1] مگر کاٹا جائے۔ گنڈا کاٹنا اس واسطے فرمایا کہ اس میں گھنٹہ باندھتے تھے اور گھنٹہ رکھنا حرام ہے یا اس واسطے کہ دوڑانے میں یا چرنے میں کہیں اٹک نہ جائے یا وہ لوگ نظر نہ لگنے کے واسطے باندھتے تھے جیسے عوام لوگ نیلا گنڈا جانور کے گلے میں اسی خیال سے باندھتے ہیں۔

[2] پس دو اونٹوں کو حق ان کا زمین سے۔ یعنی ان کو زمین پر چرنے کو چھوڑ دیا کرو منزل پر اتر کے۔ [3] درحالیکہ باقی ہو اونٹوں میں گودا ان کا۔ یعنی اونٹوں کی ہڈیوں کا گودا نہ سوکھنے پائے طاقت ان کی نہ جانے پائے کہ تم منزل پر پہنچ جاؤ اس حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر کی حکمتیں امت کو بتلائیں رات کو اکثر کیڑے مکوڑے سانپ وغیرہ ادھر سے گذرتے ہیں کچھ کھانا وغیرہ چن لینے کے لئے اس لئے راہ سے بچ کر اترنے کا ارشاد فرمایا قربان آپ کی شفقت کے۔

[4] نہیں حق واسطے۔ اس حدیث میں خلق اللہ سے احسان اور مروت کا بیان ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۷۱۳:- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

۳۷۱۴:- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِصِبْيَانِ أَهْلِ بَيْتِهِ وَإِنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِي إِلَيْهِ فَحَمَلَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جِيْئَ بِأَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ فَأَرْدَفَهُ خَلْفَهُ قَالَ فَأُدْخِلْنَا الْمَدِيْنَةَ ثَلٰثَةً عَلَى دَابَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۷۱۵:- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُوْ طَلْحَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرْدِفُهَا مَعَ رَاحِلَتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۳۷۱۶:- وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا وَكَانَ لَا يَدْخُلُ إِلَّا غُدْوَةً أَوْ عَشِيَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۷۱۳- اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر ایک ٹکڑا ہے عذاب کا باز رکھتا ہے ایک تمہارے کو نیند اس کی سے اور کھانے اس کے سے اور پینے اس کے سے پس جب کہ پورا کر چکے ایک تمہارا حاجت اپنی سفر اپنے سے پس چاہیئے کہ جلدی[1] کرے طرف اہل اپنے کی (بخاری، مسلم)

۳۷۱۴- اور عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ آتے سفر سے استقبال کیے جاتے ساتھ لڑکوں اہل بیت اپنے کے اور تحقیق حضرتؐ آئے ایک سفر سے پس پیش کیا گیا میں طرف آپ کی پس سوار کیا مجھ کو آگے اپنے پھر لائے گئے ایک دونو بیٹوں فاطمہؓ کے سے پس بٹھالیا ان کو پیچھے اپنے کہا پھر داخل کیے گئے ہم مدینہ میں تینوں[2] ایک جانور پر (مسلم)

۳۷۱۵ - اور انسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق انسؓ آئے اور ابوطلحہؓ ہمراہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے تھیں صفیہؓ کہ پیچھے بٹھایا تھا ان کو اپنی سواری پر (بخاری)

۳۷۱۶- اور انسؓ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آتے تھے اپنے اہل کے پاس رات کو اور نہیں داخل ہوتے تھے مگر اول روز یا آخر روز (بخاری، مسلم)

---

[1] جلدی کرے طرف اہل اپنے کی۔ معلوم ہوا کہ بے ضرورت سفر کرنا مکروہ ہے اس میں سراسر تکلیف ہے اور جب کسی ضرورت کو آدمی سفر کرے تو بعد فراغت کے وہاں نہ ٹھہرے کہ اس میں گھر کی بند دلیستی ہے اس حدیث میں وطن کے رہنے کی ترغیب ہے تاکہ جمعہ اور جماعت نہ فوت ہو اور جورو لڑکوں کے حق نہ تلف ہوں۔

[2] تینوں ایک جانور پر۔ یہ جانور اونٹ تھا یا خچر اونٹ پر تو تین چار آدمی بھی سواری کریں وہ اٹھا سکتا ہے اور خچر بھی اگر مضبوط ہو تو تین آدمی اس پر سوار ہو سکتے ہیں بشرطیکہ تھوڑی دور جانا ہو اور یہاں ایسا ہی تھا یہ بچے مدینہ سے تھوڑی دور پر آپ کا استقبال کرتے دوسرے عبداللہ اور امام حسینؓ یا امام حسنؓ اس وقت کم سن بچے تھے پس یہ وزن میں ایک آدمی کے بھی برابر نہ تھے اور دو آدمی خچر اور گھوڑے پر بخوبی بیٹھ سکتے ہیں اگر بہت موٹے نہ ہوں اور یہ ہمارا تجربہ ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٧١٧ :- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

٢٧١٨ :- وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ أَهْلَكَ حَتَّى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

٢٧١٩ :- وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ نَحَرَ جَزُوْرًا أَوْ بَقَرَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

٢٧٢٠ :- وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ لَا نَهَارًا فِي الضُّحٰى فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ لِلنَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

٢٧٢١ :- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ لِيَ ادْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

٢٧١٧ - اور جابرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ دراز ہوا ایک تمہارے کو غائب ہونا پس نہ آئے کوئی اپنے گھر[1] رات کو (بخاری، مسلم)

٢٧١٨ - اور جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت داخل ہو تو رات کو پس نہ داخل ہو اپنے اہل کے پاس یہانتک کہ بال زیر ناف کے لے بیوی اور کنگھی کرے وہ بیوی کہ پراگندہ ہوں بال اس کے (بخاری، مسلم)

٢٧١٩ - اور جابرؓ سے روایت ہے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب تشریف لاتے تو ذبح کرتے ایک اونٹ یا ایک گائے (بخاری)

٢٧٢٠ - اور کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہ آتے سفر سے مگر دن کو وقت چاشت[2] کے پس جبکہ آتے پہلے جاتے مسجد میں اور پڑھتے اس میں دو رکعتیں[3] پھر بیٹھتے اس میں واسطے ملاقات لوگوں کے، (بخاری، مسلم)

٢٧٢١ - اور جابرؓ سے روایت ہے کہ تھا میں ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سفر میں پس جب آئے ہم مدینہ میں فرمایا مجھ[4] کو داخل ہو مسجد میں اور پڑھ اس میں دو رکعتیں۔ (بخاری)

---

[1] پس نہ آئے اپنے گھر میں رات کو۔ دن کے آنے میں بہت فائدے ہیں کہ عورت اس کی پاکی لے ڈالے غسل کرے کپڑے بدلے تاکہ خاوند کو نفرت نہ ہو اور خاوند بھی نہا دھو کر صفائی حاصل کرے کہ عورت کو نفرت نہ ہو اور دن میں عمدہ کھانے کا سامان ہو سکتا ہے رات کے آنے میں کچھ نہیں ہو سکتا اور اگر پہلے سے گھر والوں کو اطلاع دے چکا ہے تو پھر گھر میں رات آنے کو مضائقہ نہیں جیسے اگلی حدیث میں جابرؓ نے فرمایا کہ رات کو گھر میں جانا شریعت کے کاموں میں ہزاروں فائدے دینی اور دنیوی ہیں وقت پر ان کی خوبیاں ظاہر ہوتی ہیں [2] وقت چاشت کے۔ یعنی غالباً [3] دو رکعتیں۔ یعنی تحیۃ المسجد کی [4] داخل ہو مسجد میں۔ معلوم ہوا کہ مسافر کو گھر جانے سے پہلے مسجد میں جانا مستحب ہے اور وہاں دو رکعت تحیۃ المسجد سنت ہے یا واجب ظاہر احادیث سے تو اس کا وجوب نکلتا ہے اور امام شوکانیؒ نے ایک رسالہ مستقلہ میں اس کا وجوب ثابت کیا ہے اور سید علامہؒ نے دلیل الطالب میں اور روضہ میں اسی کو حق کہا ہے مگر جمہور کے نزدیک مستحب ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۷۲۲:۔ عَنْ صَخْرِ بْنِ وَدَاعَةَ الْغَامِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً اَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ وَكَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا فَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهٗ اَوَّلَ النَّهَارِ فَاَثْرٰى وَكَثُرَ مَالُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ۔

۳۷۲۳:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ فَاِنَّ الْاَرْضَ تُطْوٰى بِاللَّيْلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۳۷۲۴:۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلرَّاكِبُ شَيْطٰنٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلٰثَةُ رَكْبٌ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

۳۷۲۵:۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ ثَلٰثَةٌ فِيْ سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوْا اَحَدَهُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۳۷۲۵:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّحَابَةِ

دوسری فصل

۳۷۲۲۔ حضرت صخر بن وداعہ غامدی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی برکت دے واسطے امت میری کے بیچ اول روز ان کے[1] اور تھے حضرتؐ جس وقت بھیجتے لشکر چھوٹا یا بڑا بھیجتے اس کو اول روز اور تھا صخر سوداگر پس بھیجتا تھا مال تجارت اپنی کا اول روز پس مالدار ہوا اور بہت ہوا مال اس کا (ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

۳۷۲۳۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو تم اپنے پر رات کو چلنا اس لئے کہ تحقیق زمین لپیٹی جاتی ہے رات کو۔ (ابوداؤد)

۳۷۲۴۔ اور عمرو بن شعیبؓ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سوار ایک شیطان[2] ہے اور دو سوار دو شیطان اور تین سوار جماعت[3] ہیں۔ (مالک، ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۳۷۲۵۔ اور ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس وقت ہوں تین شخص سفر میں پس چاہیئے کہ امیر کریں[4] ایک کو ان میں سے (ابوداؤد)

۳۷۲۵۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بہترین رفیقوں کے چار ہیں

---

[1] بیچ اول روز۔ اول روز سے مراد یہ ہے کہ شروع دن کام کرے صبح کی نماز کے بعد یہ وقت برکت کا ہے جو کام اس وقت کرے گا امید ہے کہ اس میں برکت ہوگی [2] ایک شیطان ہے۔ یعنی دور ہے بہتری اور سلامتی سے یا مخالف ہے حکم الٰہی کے [3] اور تین سوار جماعت ہیں کیونکہ تین آدمی جب سفر میں ایک ساتھ ہوتے ہیں تو بڑا آرام ہوتا ہے ایک اسباب کے پاس رہا دوسرا حاجت کو گیا تیسرا کھانے پکانے میں رہا یا دو رفیق لڑے تو تیسرے نے اصلاح کر دی یا ایک بیمار ہو گیا تو ایک نے علاج معالجہ کیا ایک خبر کرنے گیا یا کوغنیم آیا تو دو مقابلے کو تیار ہوئے اور تیسرا خبر کرنے کو گیا اسی طرح بہت سے فوائد ہیں جو اکیلے سفر کرنے والے کو یا دو کو حاصل نہیں ہوتے۔

[4] امیر کریں ایک کو ان میں سے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ اگر جھگڑا پڑیں کسی بات میں تو وہ ان کا شریعت کے مطابق فیصلہ کرے اور خیر خواہی کرے ان کی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَرْبَعٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُمِائَةٍ وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ وَلَنْ يُغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۳۷۲۲۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيرِ فَيُزْجِي الضَّعِيفَ وَيُرْدِفُ وَيَدْعُو لَهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۳۷۲۷۔ وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلُوا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوا فِي الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي هٰذِهِ الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ إِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلَمْ يَنْزِلُوا بَعْدَ ذٰلِكَ مَنْزِلًا إِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ حَتّٰى يُقَالَ لَوْ بُسِطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۳۷۲۷۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ كُلُّ ثَلَاثَةٍ عَلَى بَعِيرٍ فَكَانَ أَبُو لُبَابَةَ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ زَمِيلَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَتْ إِذَا جَاءَتْ

اور بہترین چھوٹے لشکروں کے چار سو[1] ہیں اور بہترین بڑے لشکروں کے چار ہزار ہیں اور ہرگز نہیں مغلوب[2] ہوتے بارہ ہزار بسبب قلت کے (ترمذی، ابوداؤد، دارمی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے)

۳۶۲۶ - اور جابرؓ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیچھے رہتے چلنے میں پس ہانکتے[3] ضعیف کو اور پیچھے سوار کر لیتے[4] اور دعا کرتے ان کے لئے۔ (ابوداؤد)

۳۷۲۷ - ابوثعلبہ خشنیؓ سے روایت ہے کہ تھے لوگ جب اترتے منزل میں اترتے منفرق ہو کر بیچ دروں پہاڑ کے اور نالوں کے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق تفرقہ تمہارا بیچ ان دروں اور نالوں کے نہیں یہ مگر شیطان[5] سے ہے پس نہ اترے لوگ بعد اس زمانے کے کسی منزل میں مگر مل جاتے بعض ان کے طرف بعض کی یہاں تک کہ کہا جاتا اگر پھیلایا جائے ان پر ایک کپڑا البتہ ڈھانک لے سب کو (ابوداؤد)

۳۷۲۷ - اور عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ تھے ہم دن جنگ بدر کے ہر تین[6] آدمی ایک اونٹ پر اور تھے ابولبابہ اور حضرت علیؓ بن طالبؓ شامل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہا عبداللہ نے پس تھا قصہ اس طرح سے

---

[1] چار سو ہیں اب اس کو پلٹن کہتے ہیں سرایا جمع ہے سریہ کی اور سریہ لشکر کا ایک ٹکڑا زیادہ سے زیادہ سریہ کا شمار چار سو کا ہوتا ہے بعض نے کہا سریہ وہ ٹکڑی جو چپکے سے بھیجی جاتی ہے [2] اور ہرگز مغلوب نہیں ہوتے کیونکہ یہ تعداد کافی ہے اب بارہ ہزار کا لشکر جو مغلوب ہو گا وہ کسی اور وجہ جیسے نامردی سستی وغیرہ یا کسی آفت آسمانی سے سبحان اللہ اگلے مسلمان ایسے تھے کہ بارہ ہزار ان میں سے کبھی کسی دشمن سے مغلوب نہیں ہو سکتے تھے اور اب کروڑوں مسلمان ہیں مگر تھوڑے سے دشمنوں سے مغلوب ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون [3] ہانکتے ضعیف کو۔ یعنی ان کی سواری کو تاکہ ساتھیوں کو مل جائے [4] سوار کر لیتے۔ یعنی اس کو جو ان میں پیادہ ہوتا قربان آپ کے کرم اور شفقت کے [5] مگر شیطان سے کہ تم کو ایک دوسرے سے جدا کرے اور دشمن قابو پا کر حملہ کر دیں اور تم کو ایک ایک مار ڈالیں [6] ہر تین آدمی ایک اونٹ۔ یعنی تین تین آدمیوں میں ایک ایک اونٹ تھا کہ باری باری اس پر سوار ہوتے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عُقْبَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ نَمْشِیْ عَنْکَ قَالَ مَا اَنْتُمَا بِاَقْوٰی مِنِّیْ وَمَا اَنَا بِاَغْنٰی عَنِ الْاَجْرِ مِنْکُمَا رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ۔

۳۷۲۸: وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوْا ظُھُوْرَ دَوَآبِّکُمْ مَنَابِرَ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اِنَّمَا سَخَّرَھَا لَکُمْ لِتُبَلِّغَکُمْ اِلٰی بَلَدٍ لَمْ تَکُوْنُوْا بَالِغِیْہِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ وَجَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فَعَلَیْھَا فَاقْضُوْا حَاجَاتِکُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۳۷۲۹: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتّٰی نَحُلَّ الرِّحَالَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۳۷۳۰: وَعَنْ بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْشِیْ اِذْ جَآءَہٗ رَجُلٌ مَّعَہٗ حِمَارٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ارْکَبْ وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

سے جس وقت کہ آتی نوبت اترنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتے ابولبابہ اور علی ہم پیادہ چلیں گے بدلے آپ کے فرماتے حضرت نہیں تم دونوں قوی تر مجھ سے اور نہیں میں[1] بے پرواہ ثواب سے تم دونو سے (شرح السنہ)

۳۷۲۸۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ پکڑو[2] پشتوں جانوروں اپنے کو منبر اس لیے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے سوائے اس کے نہیں کہ مسخر کیا ہے جانوروں کو واسطے تمہارے تاکہ پہنچائیں تم کو طرف اس شہر کی نہ تھے تم پہنچنے والے اس کو مگر ساتھ مشقت اپنی جانوں کے اور پیدا کیا واسطے تمہارے زمین کو پس اس پر روا اپنے کام اور حاجتیں۔ (ابوداؤد)

۳۷۲۹۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ تھے ہم جس وقت اترتے منزل میں پڑھتے[3] نماز نفل یہاں تک کہ کھولے جاتے اسباب جانوروں کے (ابوداؤد)

۳۷۳۰۔ اور بریدہؓ سے روایت ہے کہا اس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے ناگہاں آیا ان کے پاس ایک شخص ساتھ[4] اسکے تھا گدھا پس کہا اس شخص نے یا رسول اللہ! سوار ہو اور پیچھے[5] سرکا وہ شخص پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں سوار ہوتا میں آگے

---

[1] اور نہیں میں بے پروا اس حدیث سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت تواضع اور انکساری ثابت ہوئی اور اس زمانہ کے جاہل پیروں کو دیکھو کہ جب نذر و نیاز لینے کے لیے چلتے ہیں تو ساتھ گھوڑیوں کا گلہ فخر دریا کے واسطے لے چلتے ہیں اپنی سواری پر خلیفوں کو سوار کرنا تو کیا اس گلہ پر بھی سوار ہونا ان پر حرام کر دیتے ہیں افسوس ایسے مسلمانوں پر جو بانی اسلام کی مخالفت کر کے اسلام کو محل اعتراض ٹھہراتے ہیں اور سعید بن ہند کی آئندہ حدیث میں اس کا صاف بیان ہے ہدا ہم اللہ تعالیٰ۔

[2] نہ پکڑو پشتوں جانوروں اپنے کو منبر۔ یعنی ایسا نہ کرو کہ جانوروں کی پیٹھوں پر سوار ہوئے باتیں کرتے رہو بلکہ اتر کر اپنا کام کر لو پھر سوار ہو جاؤ۔

[3] نہ پڑھتے نماز نفل اس حدیث سے معلوم ہوا جانوروں کے حال کی رعایت کرنا نفل عبادت پر مقدم ہے۔

[4] ساتھ اس کے تھا گدھا یعنی وہ شخص گدھے پر سوار تھا۔

[5] اور پیچھے سرکا۔ یعنی تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آگے بیٹھیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَأَنْتَ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ إِلَّا أَنْ تَجْعَلَهُ لِي قَالَ جَعَلْتُهُ لَكَ فَرَكِبَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ۔

۳۷۳۱:۔ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ إِبِلٌ لِلشَّيَاطِيْنِ وَبُيُوْتٌ لِلشَّيَاطِيْنِ فَأَمَّا إِبِلُ الشَّيَاطِيْنِ فَقَدْ رَأَيْتُهَا يَخْرُجُ أَحَدُكُمْ بِنَجِيْبَاتٍ مَعَهُ قَدْ أَسْمَنَهَا فَلَا يَعْلُوْ بَعِيْرًا مِنْهَا وَيَمُرُّ بِأَخِيْهِ قَدِ انْقَطَعَ بِهِ فَلَا يَحْمِلُهُ وَأَمَّا بُيُوْتُ الشَّيَاطِيْنِ فَلَمْ أَرَهَا كَانَ سَعِيْدٌ يَقُوْلُ لَا أُرَاهَا إِلَّا هٰذِهِ الْأَقْفَاصَ الَّتِي يَسْتُرُ النَّاسُ بِالدِّيْبَاجِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

۳۷۳۲:۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِيْقَ فَبَعَثَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِي فِي النَّاسِ أَنَّ مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلًا أَوْ قَطَعَ طَرِيْقًا فَلَا جِهَادَ لَهُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

۳۷۳۳:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا دَخَلَ الرَّجُلُ

تو لائق تر ہے اپنے جانور کی اگلی جانب کا مگر[1] یہ کہ گردانے تو اسکو واسطے میرے کہا اس نے کہ گردانا میں نے اسکو واسطے آپکے پس سوار ہوئے آپ (ترمذی، ابوداؤد)

۳۷۳۱۔ اور سعید بن ہندؓ سے روایت ہے کہ نقل کی ابوہریرہؓ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوتے ہیں اونٹ ..... واسطے شیطانوں کے اور ہوتے ہیں گھر شیطانوں کے لیے پس اسے پر اونٹ شیطانوں کے پس[2] تحقیق دیکھا میں نے ان کو نکلتا ہے ایک تمہارا ساتھ اچھی اونٹنیوں کے کہ تحقیق فربہ کیا ہے ان کو پس نہیں چڑھتا کسی اونٹ پر ان میں سے[3] اور گزرتا ہے ساتھ بھائی اپنے کے اس حال میں کہ تحقیق تھک گیا ہے وہ چلنے سے پس نہیں سوار کرتا اس کو اور اسے پر گھر شیطانوں کے پس نہیں دیکھا میں نے ان کو تھے سعید کہتے نہیں گمان کرتا میں ان گھروں کو مگر[4] یہ پنجرے کہ ڈھانکتے ہیں لوگ ساتھ ریشمی کپڑے کے۔ (ابوداؤد)

۳۷۳۲۔ اور سہل بن معاذؓ سے روایت ہے نقل کی اپنے باپ سے کہ جہاد کیا ہم نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس[5] تنگ کیا لوگوں نے منزلوں کو اور قطع[6] کیا لوگوں نے منزلوں کو۔ قطع[7] کیا انہوں نے راہ کو پس بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارنے والے کو کہ آواز کرے لوگوں میں یہ کہ جو شخص کہ تنگ کرے منزلوں کو یا قطع کرے راہ کو پس[8] نہیں ثواب جہاد کا اس کے لیے۔ (ابوداؤد)

۳۷۳۳۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بہترین اوقات داخل ہونے کے مرد کے اپنے گھر والوں

---

[1] مگر یہ کہ گردانے تو اس کو۔ یعنی مرتبح کے سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسے انصاف پسند تھے اور اس میں بیان ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تواضع اور حسن اخلاق کا کہ باوجود پیغمبر ہونے کے پیچھے بیٹھنے کو برا نہ سمجھا۔ [2] دیکھا میں نے اس کو۔ حاصل یہ کہ اونٹ ایسے ہی گھوڑے نخریں فخر اور ناموری کے واسطے کوتل رہتے ہیں نہ اپنا فائدہ نہ کسی مسلمان کا فائدہ پس چونکہ جانور اس لیے پیدا ہوتے ہیں کہ ان سے خود نفع اٹھائے یا دوسرے کو فائدہ پہنچائے اور اس نے نہ خود ان سے فائدہ اٹھایا اور نہ کسی کو فائدہ پہنچایا تو اس میں اطاعت کی شیطان کی اور شیطان خوش ہوا اس سے تو یہ اونٹ گھوڑے شیطانوں کے ہوئے جیسے آجکل کے امیر اور نواب اور بےسپراد اپنے ساتھ کوتل لے چلتے ہیں۔ [3] مگر یہ پنجرے ان پنجروں سے ہودج اور الماریاں مراد ہیں جن کو اہل اسراف سفر میں ریشمی کپڑوں سے سجاتے ہیں۔ [4] پس تنگ کیا لوگوں نے منزلوں کو یعنی بعض نے بلا حاجت یا زیادہ حاجت سے مکان روک لیے بسبب اس کے تنگ کی جگہ اوروں پر۔ [5] قطع کیا۔ یعنی بسبب تنگ کرنے اس کے کے گذرنے والوں پر۔ [6] پس نہیں۔ یعنی بسبب مزہ پہنچانے کے لوگوں کو۔ منہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَھْلَہٗ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اَوَّلَ اللَّیْلِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۷۳۴۔ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ فِیْ سَفَرٍ فَعَرَّسَ بِلَیْلٍ اِضْطَجَعَ عَلٰی یَمِیْنِہٖ وَاِذَا عَرَّسَ قُبَیْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَہٗ وَوَضَعَ رَأْسَہٗ عَلٰی کَفِّہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۳۷۳۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ رَوَاحَۃَ فِیْ سَرِیَّۃٍ فَوَافَقَ ذٰلِکَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَغَدَا اَصْحَابُہٗ وَقَالَ اَتَخَلَّفُ وَاُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَلْحَقُہُمْ فَلَمَّا صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰہُ فَقَالَ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَغْدُوَ مَعَ اَصْحَابِکَ فَقَالَ اَرَدْتُّ اَنْ اُصَلِّیَ مَعَکَ ثُمَّ اَلْحَقَہُمْ فَقَالَ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَا اَدْرَکْتَ فَضْلَ غَدْوَتِہِمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

کے پاس جب کہ آئے سفر سے اول شب[1] ہے۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۳۷۳۴۔ حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ ہوتے سفر میں پس اترتے آخر رات کو لیٹتے داہنی کروٹ پر اور جس وقت کہ اترتے کچھ پہلے صبح سے تو کھڑا کرتے ہاتھ[2] اور سر اپنا ہتھیلی پر۔ (مسلم)

۳۷۳۵۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن رواحہ کو بیچ ایک چھوٹے لشکر کے پس موافق ہوا یہ دن جمعہ کے پس صبح کو گئے ساتھی اس کے اور کہا عبداللہ نے کہ پیچھے رہوں گا میں اور نماز پڑھوں گا جمعہ کی ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر جا ملوں گا میں ساتھ ان کے پس جب نماز پڑھ چکے عبداللہ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھا حضرتؐ نے ان کو پس فرمایا کس چیز نے منع کیا تجھ کو صبح کو جانے سے ساتھ اپنے ساتھیوں کے پس اس نے کہا میں نے یہ چاہا کہ آپ کے ساتھ نماز جمعہ پڑھ کر روانہ ہوں پھر لشکر سے جا ملوں آپ نے فرمایا اگر تو خرچ کر دے جو کچھ زمین میں ہے ساری چیزیں تب بھی تجھے اپنے ساتھیوں کے ساتھ صبح کے وقت جانے کا ثواب نہ ملے گا۔ (ترمذی)

---

[1] اول شب ہے یہ اس صورت میں ہے کہ جب پہلے سے گھر میں اطلاع دے چکا ہو یا سفر قریب ہو اور اگر دور دراز کا سفر ہے اور پہلے سے اطلاع دے چکا ہو یا سفر قریب ہو اور اگر دور دراز کا سفر ہے اور پہلے سے اطلاع نہیں دی تو رات کو گھر میں آنا منع ہے جیسے گذرا کہا شیخؒ نے لمعات میں اس حدیث میں اور حدیث گذشتہ میں جس میں رات کو گھر جانے سے روکا ہے تو فرق یہ ہے کہ اس حدیث میں قریب کا سفر مراد ہے کہا نوویؒ نے اس طرح اس شخص کو بھی آنا درست ہے جس کا سفر دور کا ہے مگر اس کی آمد مشہور ہے کہا بعض نے کہا مراد اہل میں داخل ہونے سے بی بی سے صحبت کرنا ہے کیونکہ مسافر کو جو مدت سے سفر میں ہو صحبت کی بھی خواہش ہوتی ہے تو وہ جب پہلی رات ہی صحبت کر لیتا ہے تو آرام اور چین سے ٹک جاتا ہے دوسرے اس میں محبت اور اشتیاق کا بھی اظہار ہے اور بی بی کے حق کو جلد ادا کرنا اور انتظار کی تکلیف کو اٹھا دینا۔ لمعات۔

[2] کھڑا کرے ہاتھ یعنی تاکہ نیند غالب نہ ہو۔ لمعات

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۳۷۳۶: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا جِلْدُ نَمِرٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

۳۷۳۷: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْقَوْمِ فِی السَّفَرِ خَادِمُهُمْ فَمَنْ سَبَقَهُمْ بِخِدْمَةٍ لَمْ يَسْبِقُوْهُ بِعَمَلٍ اِلَّا الشَّهَادَةَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

۳۷۳۶۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ساتھ ہوتے فرشتے اس قافلے کے کہ اس میں ہو چمڑا چیتے کا[1]۔ (ابوداؤد)

۳۷۳۷۔ اور سہل بن سعد سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سردار قوم[2] کا سفر میں خادم ان کا ہے پس جو شخص پیش دستی لے گیا ان سے ساتھ خدمت کرنے کے نہیں پیش دستی لے جائیں گے اس سے ساتھ عمل کے مگر ساتھ شہادت کے (بیہقی شعب الایمان۔

❋❋

---

[1] چمڑا چیتے کا۔ چیتوں کی کھال اگرچہ دباغت سے پاک ہو جاتی ہے لیکن اس پر بیٹھنا متکبرین کی عادت ہے لہذا اس کے ساتھ رکھنے سے منع فرمایا۔

[2] سردار قوم کا۔ خادم اگرچہ ظاہر میں لوگوں میں حقیر معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت میں بسبب کثرت ثواب کے لوگوں کا سردار ہوتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بَابُ الْكِتَابِ إِلَى الْكُفَّارِ وَدُعَائِهِمْ إِلَى الْإِسْلَامِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۷۳۸- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ وَبَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَيْهِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى لِيَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ إِثْمُ الْأَرِيسِيِّينَ وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ

بیان ہے بیچ لکھنے نامہ کے طرف کفار کی اور بلانے ان کے طرف اسلام کی

پہلی فصل

۳۷۳۸- ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا نامہ طرف قیصر کی[1] بلاتے تھے اس کو طرف اسلام کی اور بھیجا نامہ اپنا طرف اس کی ساتھ دحیہ کلبی صحابی کے اور حکم کیا اس کو کہ پہنچا اس نامہ کو طرف حاکم بصریٰ کی تاکہ پہنچائے حاکم بصریٰ اس نامہ کو طرف قیصر کی پس ناگہاں اس نامہ میں لکھا تھا شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے کہ بخشنے والا مہربان ہے یہ نامہ صادر ہے محمدؐ کی طرف سے کہ بندہ خاص خدا کا اور رسول اس کا ہے طرف ہرقل کی کہ بڑا صاحب ہے روم کا سلام ہے اس پر جو کہ پیروی کرے ہدایت کی، اے بڑے اس کے پس تحقیق میں بلاتا ہوں تجھ کو ساتھ بلانے اسلام کے مسلمان ہو[2] سالم رہے گا تو اور مسلمان ہو دے گا تجھ کو اللہ[3] ثواب تیرا دوہرا اور اگر منہ پھیرے گا تو پس[4] تجھ پر ہوگا گناہ رعیت تیری کا اور اے اہل کتاب آؤ طرف ایک کلمہ کی کہ برابر ہے درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے وہ یہ ہے کہ نہ بندگی کریں ہم مگر اللہ کی اور نہ شریک کریں ساتھ اس کے کسی چیز کو اور نہ پکڑے بعض ہمارا بعض کو رب سوائے اللہ کے پس اگر منہ پھیریں پس کہو تم اے مومنو کہ گواہ ہو اسے کافرو کہ ہم ہیں مسلمان (بخاری، مسلم) اور بیچ ایک روایت مسلم کے یوں ہے کہ کہا محمد

---

[1] طرف قیصر کی۔ قیصر روم کے بادشاہوں کا لقب ہے جیسے کسریٰ لقب ہے ایران کے بادشاہوں کا اور نجاشی حبش کے بادشاہوں کا اور عزیز مصر کے بادشاہوں کا اور فغفور یا خاقان چین کے بادشاہوں کا اور اس بادشاہ کا نام ہرقل تھا بکسر ہا و فتح را و سکون قاف اور جوہری نے صحاح میں ہرقل کو بکسر ہا و سکون را و کسر قاف نقل کیا ہے یہ بادشاہ نصرانی تھا اپنے دین کا بڑا عالم تھا اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی حقیقت ثابت ہوگئی تھی لیکن اس نے سلطنت اور حکومت کو پسند کیا اور دین اسلام کو اختیار نہ کیا۔ [2] سالم رہے گا۔ یعنی تیری حکومت اور دولت اور جان اور عزت سب محفوظ رہے گی۔ [3] دے گا تجھ کو اللہ ثواب تیرا دوہرا۔ یعنی ایک ثواب عیسوی دین قبول کرنے کا اور دوسرا ثواب محمدی ہونے کا۔ [4] تجھ پر ہوگا گناہ رعیت تیری کا۔ یعنی جب تو مسلمان نہ ہوا تو رعیت بھی مسلمان نہ ہوگی تو ان کی گمراہی کا عذاب تجھ پر ہوگا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہِ قَالَ اِثْمُ الْبَرِیْسِیِّیْنَ وَقَالَ بِدِعَایَۃِ الْاِسْلَامِ۔

۳۷۳۹:۔ وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِکِتَابِہٖ اِلٰی کِسْرٰی مَعَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حُذَافَۃَ السَّہْمِیِّ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّدْفَعَہٗ اِلٰی عَظِیْمِ الْبَحْرَیْنِ فَدَفَعَہٗ عَظِیْمُ الْبَحْرَیْنِ اِلٰی کِسْرٰی فَلَمَّا قَرَاَ مَزَّقَہٗ قَالَ ابْنُ الْمُسَیَّبِ فَدَعَا عَلَیْہِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّمَزَّقُوْا کُلَّ مُمَزَّقٍ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۳۷۴۰:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی کِسْرٰی وَاِلٰی قَیْصَرَ وَاِلَی النَّجَاشِیِّ وَاِلٰی کُلِّ جَبَّارٍ یَّدْعُوْھُمْ اِلَی اللّٰہِ وَلَیْسَ بِالنَّجَاشِیِّ الَّذِیْ صَلّٰی عَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۳۷۴۱:۔ وَعَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

کی طرف سے کہ رسول اللہ کا اور کہا اثم الیریسیین بدلے الیسیین کے اور کہا بدعایۃ الاسلام۔

۳۷۳۹۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا نامہ اپنا طرف کسریٰ کی ساتھ عبد اللہ بن حذافہ سہمی رضؓ کے پس حکم کیا اس کو پہنچاوے نامہ طرف سردار بحرین کی پس پہنچایا حذیفہ نے نامہ سردار بحرین کو پس پہنچایا سردار بحرین نے نامہ کسریٰ کو پس جب پڑھا کسریٰ نے پھاڑ ڈالا اس کو کہا ابن مسیب نے پس بددعا کی ان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ پارہ پارہ[1] کئے جائیں وہ تمام پارہ پارہ ہونا۔ (بخاری)

۳۷۴۰۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا نامہ طرف کسریٰ[2] کی اور طرف قیصر کی اور طرف نجاشی کی اور طرف ہر سرکش[3] کی درحالیکہ بلاتے تھے ان کو طرف اللہ اور نہیں تھا یہ نجاشی کہ جس کو آپؐ نے نامہ لکھا وہ نجاشی کہ نماز پڑھی تھی اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (مسلم)

۳۷۴۱۔ اور سلیمان بن بریدہ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سردار

---

[1] پارہ پارہ کئے جائیں وہ تمام الخ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہی تھا کہ پرویز کو اس کے بیٹے شیرویہ نے مار ڈالا اور چھ مہینے بھی نہ گذرے کہ شیرویہ بھی مر گیا اور آنحضرت صلعم کی بددعا سے برباد ہو گئے۔ [2] طرف کسریٰ کی۔ کسریٰ کہتے ہیں ہر ایک فارس کے بادشاہ کو اور قیصر روم کے بادشاہ کو نجاشی حبش کے بادشاہ کو۔ [3] اور طرف ہر سرکش کے الخ ہجری کے چھٹے سال آنحضرت صلعم نے بادشاہوں کو خط لکھے اسلام کی دعوت کے سب بادشاہوں میں سے تین بادشاہ بدون لڑائی کے اسلام کو حق جان کر مسلمان ہوئے ایک حبش کا بادشاہ نصرانی دوسرا یمن کا بادشاہ تیسرا عمان کا بادشاہ اور مقوقش اسکندریہ اور مصر کے بادشاہ نے جس کا دین عیسوی تھا آنحضرت صلعم کے خط کا یوں جواب لکھا کہ تمہارا کیا خوب دین ہے تم تو توحید الٰہی کی دعوت کرتے ہو اور بت پرستی چھڑاتے ہو بلاشک ایک پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ہونے والا ہے میرا گمان تھا کہ شاید کہیں اور ہو گا اور اس نے کچھ سونا اور ایک خچر اور دو عورتیں یعنی ماریہ قبطیہ اور سیرین آنحضرت صلعم کو تحفہ بھیجا لیکن مسلمان نہ ہوا اور ایران کے بادشاہ نے غرور سے آنحضرت کا نامہ پھاڑ ڈالا آنحضرتؐ کی بددعا سے اس کے بیٹے نے اس کا پیٹ پھاڑا حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کی خلافت میں سب ملک فتح ہوئے کسی بادشاہ کا زور نہ رہا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِذَا أَمَّرَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّتِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا
ثُمَّ قَالَ اغْزُوا بِاسْمِ اللّٰهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اغْزُوا فَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا
تُمَثِّلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى ثَلٰثِ خِصَالٍ أَوْ
خِلَالٍ فَأَيَّتُهُنَّ مَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ
مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا
ذٰلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْهَا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ
يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ
فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَإِنْ هُمْ

کرتے کسی امیر[1] کو بڑے لشکر پر یا چھوٹے پر نصیحت کرتے اس کو بیچ حق اس کے ساتھ تقویٰ اللہ کے اور نصیحت کرتے امیر کو بیچ حق ان
لوگوں کے ساتھ نیکی کے پھر فرماتے آپؐ جہاد کرو ساتھ نام اللہ کے بیچ راہ خدا لڑو اس شخص سے کہ کفر کیا اس نے ساتھ اللہ کے جہاد
کرو اور نہ خیانت کرو[2] اور نہ عہد توڑو اور نہ مثلہ کرو[3] اور نہ مارو لڑکوں کو اور جب کہ ملاقات کرے تو اے امیر اپنے دشمنوں سے مشرکین
میں سے پس بلا ڈان کو طرف تین چیزوں کی خصال اور خلال میں راوی کو شک ہے پس جو چیز ان تین چیزوں میں سے قبول کریں تجھ سے
پس قبول ان سے اور باز رہ ان سے پھر بلا ان کو طرف اسلام کی پس اگر قبول کیا تجھ سے پس قبول کر ان سے اور باز رہ ان سے پھر بلا ان
کو طرف ان کی نقل کی یعنی دار الحرب[4] سے طرف ملک مہاجرین کی اور خبر دے ان کو یہ کہ اگر کریں وہ پس[5] واسطے ان کے ہے وہ چیز کہ واسطے
مہاجرین کے ہے[6] اور ان پر ہے وہ چیز کہ مہاجرین پر ہے پس اگر نہ قبول کریں اٹھ آنا ملک سے پس خبر دے ان کو یہ کہ وہ ہوں گے مانند گنواروں مسلمانوں
کی جاری کیا جائے گا ان پر حکم خدا کا وہ کہ جاری کیا جاتا ہے سب مسلمانوں پر اور نہ ہوگا واسطے ان کے غنیمت اور فے میں کچھ حصہ مگر یہ کہ جہاد کریں ساتھ مسلمانوں
کے پس اگر وہ قبول نہ کریں یہ پس سوال کر ان سے جزیہ کا پس اگر انہوں نے قبول کیا تجھ سے پس قبول کر ان سے اور باز رہ ان سے

---

[1] جب سردار کرتے۔ آنحضرت صلعم کا دستور تھا کہ جب لشکر کو کہیں روانہ کرتے تو اس کے سردار سے یہ حدیث فرماتے اور جہاد کے احکام تعلیم
فرماتے۔ [2] اور نہ خیانت کرو۔ یعنی غنیمت میں چوری نہ کرو۔ [3] اور نہ مثلہ کرو۔ یعنی ہاتھ، پاؤں، ناک، کان نہ کاٹو۔ [4] دار الحرب سے۔ یعنی
مدینہ میں آرہیں۔ [5] واسطے۔ یعنی ثواب اور غنیمت نوویؒ نے کہا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب وہ اسلام لا دیں تو ان کو مدینہ مبارک کی طرف
ہجرت کرنا بہتر ہے اگر وہ ہجرت کر لیں تو مہاجرین کے برابر ہو جائیں گے غنیمت اور صلح کے حصہ میں نہیں تو وہ مثل عام مسلمانوں کے جو
جنگل اور دیہات میں رہتے ہیں رہیں گے جو نہ جہاد کرتے ہیں نہ ہجرت ان پر اسلام کے احکام جاری ہوں گے پر غنیمت اور صلح کے مال سے
اگر وہ مستحق ہوں تو حصہ پائیں گے امام شافعیؒ نے کہا مساکین وغیرہ کو صدقات میں سے حصہ ملے گا جن کو صلح کے مال میں سے حصہ نہیں اور صلح
کا مال لشکر والوں کے واسطے ہے اور ان کو صدقات میں سے نہ ملے گا اور ان کی دلیل یہی حدیث ہے لیکن مالکؒ اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک دونو مال
برابر ہیں اور ہر ایک دو قسموں میں صرف ہو سکتے ہیں اور ابو عبیدہؓ نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے یہ حکم اوائل اسلام میں تھا پر اس کی کوئی دلیل نہیں
ہے۔ [6] اور ان پر ہے الخ یعنی جہاد۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ أَصْحَابِكُمْ أَهْوَنُ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَإِنْ حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَتُصِيبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيهِمْ أَمْ لَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۳۷۴۲ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ انْتَظَرَ حَتَّى مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْأَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پس اگر وہ نہ مانیں پس مدد چاہ اللہ سے اور لڑ ان سے اور جب گھیرے تو ایک قلعہ والوں کو پس چاہیں تجھ سے یہ کہ کرے تو واسطے ان کے ذمہ اللہ کا اور ذمہ اس کے نبی کا پس نہ دے تو ان کو ذمہ اللہ کا اور ذمہ اس کے نبی کا لیکن دے[1] تو ان کو ذمہ اپنا اور ذمہ اپنے یاروں کا اس لیے کہ تحقیق تم اگر توڑو اپنا ذمہ اور اپنے یاروں کا سہل تر ہے اس سے کہ توڑو ذمہ اللہ کا اور ذمہ رسول اس کے کا اور اگر گھیرے تو ایک قلعہ والوں کو اور چاہیں تجھ سے یہ کہ نکالے تو ان کو اوپر حکم اللہ کے پس نہ نکال ان کو اوپر حکم اللہ کے اور لیکن نکال تو ان کو اپنے حکم پر اس لیے کہ تحقیق نہیں جانتا ہے کہ پہنچے گا تو حکم اللہ کو ان میں یا نہیں۔ (مسلم)

۳۷۴۲ - اور عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ بعض دنوں اپنے کے وہ دن کہ ملاقات کی اس میں دشمن سے انتظار کیا یہاں تک کہ ڈھلا آفتاب پھر کھڑے ہوئے لوگوں میں پس فرمایا اے لوگو نہ آرزو[2] کرو دشمنوں کے ملنے کی اور مانگو اللہ سے عافیت پس جب کہ ملو تم دشمنوں سے پس صبر کرو[3] اور جانو یہ کہ بہشت نیچے سایہ تلواروں کے ہے پھر دعا کی یا الٰہی اتارنے والے کتاب کے اور چلانے والے ابر کے اور شکست دینے والے جماعت کافروں کے شکست دے ان کو اور مدد دے ہم کو کافروں پر (بخاری، مسلم)

---

[1] ولیکن دے تو الخ یعنی ہر چند عہد شکنی ہر صورت سے درست نہیں لیکن اپنی عہد شکنی کا گناہ خدا کی عہد شکنی سے کمتر ہے اس واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی طرف سے عہد کرنا منع کیا اور صلح کرنا بھی اپنی مرضی پر کہا اس واسطے کہ خدا کی مرضی نہیں معلوم ہو سکتی۔ [2] نہ آرزو کرو الخ یعنی کرنا اچھا نہیں اگر شاید بھاگے تو گنہگار ہو گئے۔ [3] پس صبر کرو۔ یعنی استقلال سے لڑو اور میدان سے نہ بھاگو اور جب جنگ میں کافروں کی فوجیں بہت ہوں تو یہی دعا پڑھنا چاہیئے آپ نے یہ دعا جنگ احزاب میں کی یعنی غزوہ خندق میں جب ابو سفیان احزاب یعنی گروہ کے گروہ کافروں کو آپ پر چڑھا لایا تھا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۷۴۳- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَمْ يَكُنْ يَغْزُوْ بِنَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ اِلَيْهِمْ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ وَاِنْ لَمْ يَسْمَعْ اَذَانًا اَغَارَ عَلَيْهِمْ قَالَ فَخَرَجْنَا اِلٰى خَيْبَرَ فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ لَيْلًا فَلَمَّا اَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ اَذَانًا رَكِبَ وَرَكِبْتُ خَلْفَ اَبِيْ طَلْحَةَ وَاِنَّ قَدَمِيْ لَتَمَسُّ قَدَمَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجُوْا اِلَيْنَا بِمَكَاتِلِهِمْ وَمَسَاحِيْهِمْ فَلَمَّا رَاَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ فَلَجَئُوْا اِلَى الْحِصْنِ فَلَمَّا رَاٰهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۷۴۴- وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اِذَا لَمْ يُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتّٰى تَهُبَّ الرِّيَاحُ وَتَحْضُرَ الصَّلٰوةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۳۷۴۳- اور انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ جہاد کرتے ساتھ ہمارے کسی قوم سے نہ تھے کہ جہاد کریں ساتھ ہمارے یہاں تک کہ صبح کرتے اور دیکھتے طرف ان کی پس اگر سنتے اذان[1] باز رہتے ان سے اور اگر نہ سنتے اذان تو غارت کرتے ان پر کہا انسؓ نے پس نکلے ہم طرف خیبر کی پس پہنچے ہم طرف ان کی رات کو پس جب صبح کی اور نہ سنی اذان سوار ہوئے اور سوار ہوا میں پیچھے ابی طلحہؓ کے اور تحقیق قدم میرے البتہ لگتے تھے قدم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہا انسؓ نے پس نکلے خیبر والے طرف ہماری ساتھ تھیلوں اور بیلچوں اپنے کے پس جب دیکھا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا آئے محمدؐ قسم ہے اللہ کی آئے محمدؐ اور لشکر پس پناہ پکڑی طرف قلعہ کی پس جب دیکھا ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے خراب ہوا خیبر تحقیق ہم[2] جس وقت کہ اترتے ہیں بیچ میدان ایک قوم کے پس بری ہوئی صبح اس قوم کی کہ ڈرائے گئے ہیں (بخاری، مسلم)

۳۷۴۴- اور نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حاضر ہوا میں لڑائی میں ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تھے جس وقت کہ نہ لڑائی کرتے اول دن انتظار کرتے یہاں تک کہ چلتی ہوائیں اور آتا وقت نماز کا[3]۔ (بخاری)

[1] پس اگر سنتے اذان۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی قوم کو دارالکفر میں اذان دیتے سنے تو پھر اس کو نہ لوٹے اور معلوم ہوا کہ ہر شہر والوں پر واجب ہے ایک مؤذن مقرر کرنا اور اذان ایک بڑی نشانی ہے اسلام کی اور عمدہ علامت ہے دین کی اور جب سے اذان مشروع ہوئی اس وقت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک اس کا ترک کبھی ثابت نہیں ہوا نہ سفر میں نہ حضر میں نہ رات میں نہ دن میں۔

[2] تحقیق ہم الخ اور یہ استشہاد ہے قرآن مجید سے اور وہ جائز ہے جیسے آپؐ نے مکہ کی فتح میں بتوں کو کونچتے وقت فرمایا جاء الحق وزھق الباطل۔ مگر مکروہ ہے روزمرہ کی باتوں میں اور دل لگی میں کیونکہ خلاف ہے عظمت قرآن مجید کے۔

[3] اور آتا وقت نماز کا۔ یعنی ظہر کا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ظہر کے وقت قتال اس صورت میں تھا جب اول روز میں قتال واقع نہ ہوتا غالباً احوال مختلف تھا کبھی اول روز میں اور کبھی دوپہر ڈھلے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۷۴۵: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ۔

۳۷۴۶: وَعَنْ قَتَادَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ أَمْسَكَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ قَاتَلَ فَإِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ أَمْسَكَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتَّى الْعَصْرِ ثُمَّ أَمْسَكَ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ يُقَاتِلُ قَالَ قَتَادَةُ كَانَ يُقَالُ عِنْدَ ذٰلِكَ تَهِيْجُ رِيَاحُ النَّصْرِ وَيَدْعُو الْمُؤْمِنُوْنَ لِجُيُوْشِهِمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۳۷۴۷: وَعَنْ عِصَامٍ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوْا أَحَدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ۔

دوسری فصل

۳۷۴۵۔ نعمان بن مقرنؓ سے روایت ہے کہا حاضر ہوا میں ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھے آپ جس وقت کہ نہ لڑتے اول دن میں انتظار کرتے یہاں تک کہ ڈھلتا.... آفتاب اور چلتی ہوائیں اور نازل ہوتی نصرت[1]۔ (ابوداؤد)

۳۷۴۶۔ اور قتادہ رضؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نعمان بن مقرن رضؓ سے کہا جہاد کیا میں نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تھے آپ جب کہ ظاہر ہوتی فجر ٹھہرتے[2] یہاں تک کہ نکلتا آفتاب پھر جب کہ نکلتا آفتاب لڑتے پھر جب دوپہر ہوتی[3] ٹھہرتے یہاں تک کہ ڈھلتا[4] آفتاب پس جب ڈھلتا سورج[5] پھر لڑتے عصر تک پھر ٹھہرتے یہاں تک کہ نماز پڑھتے عصر کی پھر لڑتے کہا قتادہ رضؓ نے تھا کہا جاتا[6] نزدیک ان اوقات کے کہ چلتی ہیں ہوائیں[7] نصرت کی اور دعا کرتے ہیں مسلمان واسطے اپنے لشکروں کے بیچ نماز[8] اپنی کے۔ (ترمذی)

۳۷۴۷۔ اور عصام مزنی رضؓ سے روایت ہے کہا بھیجا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ایک چھوٹے لشکر کے اور فرمایا جب دیکھو تم مسجد یا سنو تم کسی مؤذن کو اذان کہتے پس[9] نہ قتل کرو کسی کو۔ (ترمذی، ابوداؤد)

---

[1] نازل ہوتی نصرت۔ یعنی ہوا فتح کی یا حاصل ہونا فتح کا برکت دعا مسلین کی بعد نماز کے مجاہدین کے لیے۔ [2] ٹھہرتے۔ یعنی باز رہتے شروع کرنے جہاد کے سے۔ [3] پھر جب دوپہر ہوتی یعنی دوپہر شرعی کہ وہ وقت چاشت ہے وقت دوپہر کے۔ [4] دوپہر یعنی عرفی۔ [5] ڈھلتا۔ یعنی نماز پڑھ چکتے۔ [6] تھا کہا جاتا۔ یعنی صحابہ کہتے تھے بیچ حکمت اس فعل کے کہ اس جہت سے تھا۔ [7] ہوائیں۔ یہ ترجمہ ہے ریاح کا اور ریاح اور ارواح اور اریاح یہ سب جمع ہیں لفظ ریح کے لیکن ارياح کا استعمال قلیل ہے اور ریاح کا کثیر۔ [8] بیچ نماز اپنی کے۔ یعنی نماز کے بعد یا درمیان نماز کے۔ [9] پس نہ قتل کرو۔ یعنی جب کہ تم کوئی قولی یا فعلی اسلام کی علامت پاؤ تو کسی کو قتل نہ کرو یعنی یہاں تک کہ تمیز کرو مومن کو کافر سے اور مسلم نے انس رضؓ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حملہ کرتے تھے صبح نکلتے سویرے اور اذان پر کان لگائے رہتے اگر اذان سنتے تو پھر حملہ نہ کرتے اور نہیں تو حملہ کرتے ایک شخص کو سنا آپ نے یہ کہتے ہوئے اللہ اکبر اللہ اکبر آپ نے فرمایا یہ تو اسلام پر ہے پھر یہ کہتے سنا اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ آپ نے فرمایا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۷۴۸: عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ اِلٰی اَھْلِ فَارِسَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ اِلٰی رُسْتُمَ وَمِھْرَانَ فِیْ مَلَاِ فَارِسَ سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّا نَدْعُوْکُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَبَیْتُمْ فَاَعْطُوا الْجِزْیَۃَ عَنْ یَدٍ وَّاَنْتُمْ صَاغِرُوْنَ فَاِنْ اَبَیْتُمْ فَاِنَّ مَعِیْ قَوْمًا یُحِبُّوْنَ الْقَتْلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَا یُحِبُّ فَارِسُ الْخَمْرَ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ۔

تیسری فصل

۳۷۴۸۔ ابی وائل سے روایت ہے کہ لکھا خالد بن ولید نے طرف اہل فارس[1] کی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ نامہ خالد بن ولید کی طرف سے ہے طرف رستم اور مہران کے کہ داخل ہیں بیچ جماعت فارس کے سلام ہو اس پر کہ پیروی کرے ہدایت کی اسے پر بعد از سلام کے جانو تم کہ ہم بلاتے ہیں تم کو طرف اسلام کی پس اگر نہ قبول کرو تم اسلام پس ادا کرو جزیہ اپنے ہاتھ سے ذلیل ہو کر پس اگر انکار کرو[2] تم پس ہلاک و پشیمان ہو گے اس لیے کہ تحقیق ساتھ میرے ایک قوم ہے کہ دوست رکھتے ہیں قتل ہونے کو راہ[3] خدا میں جیسے کہ دوست رکھتے ہیں اہل فارس شراب کو اور سلام ہے اس پر کہ پیروی کرے ہدایت کی (شرح السنہ)

تو دوزخ سے نکل گیا لوگوں نے دیکھا تو وہ چرواہا تھا بکریوں کا۔ سلہ طرف اہل فارس کی۔ یعنی ان کے سرداروں کی۔ سلہ اگر انکار کرو تم۔ یعنی جزیہ دینے سے کہا نووی رحمہ نے جزیہ ہر ایک کافر سے لینا درست ہے عربی ہو یا عجمی یا کتابی یا مجوسی یا مشرک وغیرہ مالک اور اوزاعی رحمہ کا یہی مذہب ہے اور شافعی رحمہ کے نزدیک جزیہ قبول نہ ہو گا مگر اہل کتاب یا مجوسی سے عربی ہو عجمی اب اختلاف ہے جزیہ کے مقدار میں امام شافعی رحمہ کے نزدیک کم سے کم ایک دینار ہے سال بھر میں مالدار ہو یا مفلس اور زیادہ جو ٹھہر جائے اور امام مالک رحمہ کے نزدیک سونے پر چار دینار ہیں اور چاندی والوں پر چالیس درہم ہر سال میں اور امام ابوحنیفہ رحمہ اور امام احمد رحمہ کے نزدیک مالدار پر اڑتالیس درہم ہیں اور متوسط پر چوبیس اور فقیر پر بارہ انتھے ما قال النووی رحمہ فی شرح المسلم۔ سلہ قتل ہونے کو۔ یعنی مارے جانے کو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْقِتَالِ فِي الْجِهَادِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۷۴۹:۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فَاَيْنَ اَنَا قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَاَلْقَى تَمَرَاتٍ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۷۵۰:۔ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ غَزْوَةً اِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ يَعْنِيْ غَزْوَةَ تَبُوْكَ غَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيْدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا وَمَفَازًا وَعَدُوًّا كَثِيْرًا فَجَلّٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ اَمْرَهُمْ لِيَتَاَهَّبُوْا اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِيْ يُرِيْدُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۳۷۵۱:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۳۷۵۲:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ بِاُمِّ سُلَيْمٍ

بیان ہے لڑنے کا جہاد میں

پہلی فصل

۳۷۴۹۔ حضرت جابر رضؓ سے روایت ہے کہ کہا ایک آدمی نے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دن غزوہ احد کے خبر دو تم اگر میں مارا جاؤں[1] پس کہاں ہوں گا میں فرمایا جنت میں پس پھینک دیں[2] اس نے کھجوریں کہ تھیں اس کے ہاتھ میں پھر لڑا یہاں تک کہ مارا گیا۔ (بخاری، مسلم)

۳۷۵۰۔ اور کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ کرتے کسی غزوے کا مگر توریہ کرتے[3] ساتھ اسکے غیر کے یہاں تک کہ ہوا یہ غزوہ یعنی غزوہ تبوک غزوہ کیا تبوک کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ گرمی سخت کے اور متوجہ ہوئے سفر دور دراز کو اور جنگلوں بے آب و گیاہ کو اور بہت سے دشمنوں کو پس کھول کر کہہ دیا آپ نے مسلمانوں کو احوال اس غزوے کا تا درستی کریں سامان جہاد اپنے کی پس خبر دی آپ نے صحابہ کو ساتھ راہ و روش اپنی کے کہ ارادہ رکھتے تھے۔ (بخاری)

۳۷۵۱۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی فریب ہے[4]۔ (بخاری، مسلم)

۳۷۵۲۔ اور انس رضؓ سے روایت ہے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ میں لے جاتے ام سلیم کو اور

---

[1] مارا جاؤں۔ یعنی شہید ہو جاؤں۔ [2] پس پھینک دیں الخ یعنی واسطے جلدی حاصل ہونے شہادت کے اور داخل ہونے کے جنت میں۔ [3] مگر توریہ کرتے یعنی آپ کی عادت مبارک تھی کہ اور لڑائیوں میں اپنا ارادہ صاف صاف بیان نہ کرتے تاکہ خبر مشہور نہ ہو اور توریہ یہ کہ اگر مثلاً دہلی جانے کا ارادہ ہے تو ملتان کی راہ کی کیفیت پوچھتے مگر یہ نہ فرماتے کہ ملتان جانیوالا ہوں کیونکہ یہ جھوٹ ہے۔ [4] لڑائی فریب ہے۔ یعنی لڑائی میں جسطرح سے ہو سکے مکر و فریب درست مثلاً کافروں میں نا اتفاقی ڈلوا دینا انکے سامنے سے بھاگنا تاکہ وہ تعاقب کریں پھر انکو ہلاکت کے مقام پر لے جانا اسی طرح اور سب حیلے اور مکر درست ہیں مگر عہد کر کے اسکا توڑنا درست نہیں ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَنِسْوَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ مَعَهُ اِذَا غَزَا يَسْقِيْنَ الْمَآءَ وَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۷۵۳:۔ وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اَخْلُفُهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ فَاَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَاُدَاوِي الْجَرْحٰى وَاَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۷۵۴:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۷۵۵:۔ وَعَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَهْلِ الدِّيَارِ يُبَيَّتُوْنَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَيُصَابُ مِنْ نِسَآئِهِمْ وَذَرَارِيْهِمْ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ هُمْ مِنْ اٰبَآئِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۷۵۵:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَحَرَّقَ وَلَهَا يَقُوْلُ حَسَّانُ ؎ وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ لُؤَيٍّ ؛ حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرٌ ؛

کتنی عورتوں کو انصار میں سے ساتھ اپنے جبکہ جہاد کرتے آپؐ پانی پلائیں یہ عورتیں اور دوا کرتیں زخمیوں کے (مسلم)

۳۷۵۳۔ اور ام عطیہؓ سے روایت ہے کہ غزوے کئے میں نے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سات غزوے پیچھے رہتی تھی میں ان کے ڈیروں میں پس تیار کرتی تھی میں ان کے لیے کھانا اور دوا کرتی تھی میں زخمیوں[1] کی اور خبر گیری کرتی تھی بیماروں کی۔ (مسلم)

۳۷۵۴۔ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ منع فرمایا[2] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے عورتوں کے سے اور لڑکوں کے سے (بخاری، مسلم)

۳۷۵۵۔ اور صعب بن جثامہؓ سے روایت ہے کہ پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل دار[3] سے شب خون کئے جائیں مشرکوں میں سے پس ماری جاویں عورتیں ان کی اور اولاد ان کی فرمایا کہ وہ بھی انہیں میں[4] سے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ وہ تابع ہیں اپنے باپوں کی۔ (بخاری، مسلم)

۳۷۵۵۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا[5] کاٹنے درخت کھجوروں بنی نضیر کی کا اور جلانے انکے کا اور انکے حق میں کہا حسان نے یہ شعر ؛ آسان ہوا اوپر سرداروں بنی لوی کے ؛ جلانا بویرہ کا پھیلا ہوا ؛ اور اس میں یہ آیت اتری جو کچھ کہ

[1] اور خبر گیری کرتی تھی میں بیماروں کی الخ ان دونوں حدیثوں سے ثابت ہوا کہ عورتوں کو جہاد میں نکلنا درست ہے اور ان سے کام لینا پانی پلانے یا دوا وغیرہ کرنے کا درست ہے اور یہ دوا وہ اپنے محرموں کی کریں یا خاندوں کی اور غیروں کی بھی کر سکتی ہیں بشرطیکہ بے ضرورت بدن نہ لگے اور ضرورت کی جگہ جائز ہے۔ [2] منع فرمایا۔ اجماع کا علماء کا کہ عورتوں اور بچوں کو نہ مارنا چاہیئے بشرطیکہ وہ لڑتے نہ ہوں اور جو لڑتے ہوں تو قتل کئے جاویں اسی طرح ضعیف بوڑھوں کا بھی قتل ناجائز ہے بشرطیکہ وہ مشورہ نہ دیتے ہوں ورنہ قتل کئے جائیں۔ [3] اہل دار سے۔ یعنی کافروں سے کہ رہتے ہیں شہروں میں [4] وہ بھی انہیں میں سے ہیں۔ یعنی رات کو جب کافروں پر چھاپہ ماریں اور عورتیں اور بچے بلا قصد مارے جائیں تو کچھ گناہ نہیں ہے کیونکہ وہ بھی انہیں میں داخل ہیں لیکن قصداً اور علاحدہ عورتوں اور بچوں کا اسی طرح بالکل بوڑھوں کا جو لڑائی کے قابل نہ ہوں مارنا درست نہیں ہے جیسا کہ باب کی حدیثوں سے صاف ظاہر ہے۔ [5] اس حدیث سے یہ نکلا کہ کافروں کے درخت کاٹنا یا جلانا اسی طرح ان کے باغ یا کھیت تلف کرنا درست ہیں یہ بنی نضیر کے لوگ یہودی تھے انہوں نے آنحضرت صلعم کو دغا دیا اور عہد توڑ ڈالا اور کافروں کے شریک ہو گئے اس وقت جب کافروں کا آپ پر ہجوم تھا اللہ تعالیٰ کو یہ ناگوار ہوا ان کی تمام جائیداد اپنے رسول صلعم کو دلوادی اور وہ قتل کئے اور جلاوطن کئے گئے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَفِي ذٰلِكَ نَزَلَتْ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۷۵۶:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ أَنَّ نَافِعًا كَتَبَ إِلَيْهِ يُخْبِرُهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ غَارِّينَ فِي نَعَمِهِمْ بِالْمُرَيْسِيعِ فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۷۵۷:۔ وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا يَوْمَ بَدْرٍ حِينَ صَفَفْنَا لِقُرَيْشٍ وَصَفُّوا لَنَا إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَحَدِيثُ سَعْدٍ هَلْ تُنْصَرُونَ سَنَذْكُرُ فِي بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَحَدِيثُ الْبَرَاءِ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا فِي بَابِ الْمُعْجِزَاتِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۳۷۵۸:۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَبَّانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْرٍ لَيْلًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۳۷۵۹:۔ وَعَنِ الْمُهَلَّبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ بَيَّتَكُمْ

کاٹا تم نے درخت کھجور سے یا چھوڑا تم نے اس کو کھڑا ہوا اس کی جڑوں پر پس ساتھ حکم اللہ کے ہے (بخاری، مسلم)

۳۷۵۶۔ اور عبداللہ بن عونؒ سے روایت ہے کہ نافعؒ نے لکھا طرف ابن عون کی درحالیکہ خبر دیتا تھا نافع اس کو کہ ابن عمرؓ نے خبر دی اس کو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حملہ کیا بنی مصطلق کو اس حال میں کہ غافل تھے وہ اپنے مواشی میں بیچ مکان مریسیع کے پس قتل کیا ان کے لڑنیوالوں کو اور بندی پکڑ لائے عورتوں اور لڑکوں کو (بخاری، مسلم)

۳۷۵۷۔ اور ابی اسیدؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم کو دن جنگ بدر کے جبکہ صف باندھی ہم نے واسطے لڑنے کے قریش سے اور صف باندھی قریش نے واسطے لڑنے کے ساتھ ہمارے جبکہ نزدیک پہنچیں وہ تمہارے پس مارو ان کو تیر اور بیچ ایک روایت کے بخاری کے ہے جس وقت نزدیک پہنچیں وہ تمہارے پس تیر مارو ان کو اور باقی رکھو تیر اپنے (بخاری) اور حدیث سعدؓ کی کہ سرا اس کا ہل تنصرون ہے ذکر کریں گے ہم بیچ باب فضل الفقراء کے اور حدیث براء کی کہ سرا اس کا یہ ہے بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رھطا بیچ باب المعجزات کے اگر چاہے گا اللہ تعالیٰ

دوسری فصل

۳۷۵۸۔ عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے روایت ہے کہ لڑائی کیلئے تیار رکھا ہم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر میں رات ہی سے (ترمذی)

۳۷۵۹۔ اور مہلبؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر شبخون کریں تم پر دشمن پس چاہیئے کہ ہو علامت

لہ لوٹا بنی مصطلق کو اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جن کافروں کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو ان پر یکایک حملہ کرنا درست ہے کیونکہ جن کو دعوت نہ پہنچی ہو ان کو اطلاع دینا واجب ہے اور معلوم ہوا کہ عربوں کو غلام لونڈی بنانا درست ہے کیونکہ بنی مصطلق عرب ہیں خزاعہ کی اولاد۔ لہ پہنچیں۔ یعنی قریب جھنڈ میں تیر خطا نہ کریں گے بہت دور سے مارنا بے فائدہ ہے اور ترکش خالی کرنا کام کی بات نہیں۔ لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یعنی غزوہ خندق میں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعَدُوَّ فَلْيَكُنْ شِعَارُكُمْ حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ۔

۳۷۶۰: ۔ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ شِعَارُ الْمُهَاجِرِيْنَ عَبْدَ اللّٰهِ وَشِعَارُ الْاَنْصَارِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

۳۷۶۱: ۔ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ زَمَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيَّتْنَاهُمْ نَقْتُلُهُمْ وَكَانَ شِعَارُنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ اَمِتْ اَمِتْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

۳۷۶۲: ۔ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُوْنَ الصَّوْتَ عِنْدَ الْقِتَالِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

۳۷۶۳: ۔ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُقْتُلُوْا شُيُوْخَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاسْتَحْيُوْا شَرْخَهُمْ اَيْ صِبْيَانَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ۔

تمہاری حٰم لا ینصرون (ترمذی، ابوداؤد)

۳۷۶۰۔ اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھی علامت[۱] مہاجرین کی عبداللہ اور علامت انصار کی عبدالرحمٰن۔ (ابوداؤد)

۳۷۶۱۔ اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جہاد کیا ہم نے ساتھ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس شبخون کیا ہم نے کفار پر درحالیکہ قتل کرتے تھے ہم ان کو اور تھی علامت ہماری[۲] اس رات کلمہ اَمِتْ اَمِتْ[۳] (ابوداؤد)

۳۷۶۲۔ اور قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے صحابہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مکروہ رکھتے آواز[۴] کو وقت لڑنے کے (ابوداؤد)

۳۷۶۳۔ اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا قتل کرو مشرکوں کی بڑی عمر والے[۵] اور زندہ رکھو چھوٹی عمر والے یعنی لڑکے ان کے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

---

[۱] تھی علامت۔ یعنی کسی اور لڑائی میں اور یہ فوجیوں کی اپنی قرارداد ہوتی ہے کہ ایک لفظ اپنے میں مقرر کر لیتے ہیں تاکہ علامت رہے اپنے لوگوں کی پہچان کی۔ [۲] اور تھی علامت ہماری۔ یعنی اپنے لوگوں کی۔ [۳] کلمہ اَمِت اَمِت یعنی امر ہے اماتت سے یعنی مار اے اللہ دشمنوں کو۔ [۴] مکروہ رکھتے ہیں یعنی سوا ذکر اللہ کے لڑنے والوں کی عادت ہوتی ہے کہ لڑنے کے وقت اپنی شجاعت وغیرہ بیان کرتے ہیں تاکہ رغبت ہو مقابلوں پر پس صحابہؓ اس کی کچھ حقیقت نہیں جانتے تھے کیونکہ اس میں کچھ قرب الٰہی نہیں بلکہ بلند کرتے اپنی آوازیں اللہ کے ذکر کے ساتھ۔ [۵] بڑی عمر والے ان سے وہ مراد ہیں جو مشورہ دیتے ہوں اور اگر مشورہ نہ دیتے ہوں تو ان کا مارنا بھی درست نہیں ہے ابوداؤدؒ نے انس رضی اللہ عنہ سے نکالا مرفوعاً کہ مت قتل کرو بوڑھے فانی اور نابالغ اور عورت کو بعضوں نے کہا اجماع ہے عورتوں اور بچوں کے قتل کے منع ہونے پر مگر جب وہ سپر ہو جائیں، لڑنے والوں کے لیے یا خود میں نکالا عکرمہؒ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین میں ایک عورت کی لاش پائی تو فرمایا کس نے قتل کیا اس کو ایک شخص بولا میں نے یا رسول اللہ! اس کو لوٹ میں پایا اپنے پیچھے سوار کر لیا جب اس نے ہم میں ہزیمت دیکھی تو جھکی میری تلوار کی طرف مجھ کو قتل کرنے کے لیے میں نے اس کو مار ڈالا یہ سن کر آپ نے انکار نہیں فرمایا اور طبرانی نے کبیر میں اس کو وصل کیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۷۶۴:۔ وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَهِدَ إِلَيْهِ قَالَ أَغِرْ عَلَى أُبْنَى صَبَاحًا وَحَرِّقْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۳۷۶۵:۔ وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ وَلَا تَسُلُّوا السُّيُوفَ حَتَّى يَغْشَوْكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۳۷۶۶:۔ وَعَنْ رَبَاحِ بْنِ الرَّبِيعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَرَأَى النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ عَلَى شَيْءٍ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ انْظُرْ عَلَى مَا اجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ فَجَاءَ فَقَالَ عَلَى امْرَأَةٍ قَتِيلٍ فَقَالَ مَا كَانَتْ هٰذِهِ لِتُقَاتِلَ وَعَلَى الْمُقَدِّمَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ قُلْ لِخَالِدٍ لَا تَقْتُلِ امْرَأَةً وَلَا عَسِيفًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۳۷۶۷:۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْطَلِقُوا بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ لَا تَقْتُلُوا شَيْخًا فَانِيًا وَلَا طِفْلًا صَغِيرًا وَلَا امْرَأَةً وَلَا تَغُلُّوا وَضُمُّوا

۳۷۶۴-۳۔ اور عروہ رضؓ سے روایت ہے کہ حدیث کی مجھ کو اسامہ رضؓ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید کی طرف[1] اس کی فرمایا غارت کر تو[2] ابنیٰ پر صبح کے وقت اور جلادے۔ (ابوداؤد)

۳۷۶۵-۳۔ اور ابو سید رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دن بدر کے جس وقت کہ قریب آویں تمہارے کفار پس تیر مارو ان کو اور مت سونتو تلواریں یہاں تک کہ قریب پہنچیں وہ تمہارے۔ (ابوداؤد)

۳۷۶۶-۳۔ اور رباح بن ربیع سے روایت ہے کہ تھے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غزوہ میں پس دیکھا لوگوں کو کہ جمع ہو رہے تھے ایک چیز پر پس بھیجا آپؐ نے ایک آدمی کو اور فرمایا دیکھو کس چیز پر جمع ہو رہے ہیں یہ پس آیا وہ آدمی اور کہا جمع ہو رہے ہیں ایک عورت پر کہ ماری گئی ہے وہ پس فرمایا نہ تھی یہ[3] لڑتی اور تھے اگلی فوج پر خالد بن ولید پس بھیجا آپؐ نے ایک شخص کو اور کہا کہہ دے واسطے خالد رضؓ کے کہ نہ مار کسی عورت کو اور نہ مزدور کو۔[4] (ابوداؤد)

۳۷۶۷-۳۔ اور انس رضؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[5] روانہ ہو ساتھ نام خدا کے اور ساتھ توفیق خدا کے اور اوپر دین رسول اللہ کے نہ مارنا تم نہایت[6] بوڑھے کو اور نہ چھوٹے لڑکے کو اور نہ عورت کو اور نہ خیانت کرنا غنیمت میں اور جمع کرنا تم مال غنیمت کا

---

[1] طرف اس کی الخ یعنی جب کہ امیر کر کے بھیجا اس کو۔ [2] ابنیٰ پر۔ ابنیٰ ایک مقام ہے فلسطین میں عسقلان اور رملہ کے درمیان وہاں کے لوگ کافر ہوں گے مطلب یہ کہ وہاں کے لوگوں کو جلا دے یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر آپؐ نے انکار سے جلانا منع کر دیا یا یہ غرض ہو کہ ان کی کھیتیاں اور درخت جلا دے اور اہل حدیث کا یہی قول ہے کہ کافروں کو انگار سے جلانا جائز نہیں ہے۔ [3] نہ تھی یہ لڑتی۔ یعنی اس کو کیوں مارا۔ [4] نہ مزدور کو۔ یعنی جو اجرت لے کر لشکر کے ساتھ جاتے ہیں مثلاً بھنگی، سقا، دھوبی، بیلدار اور مزدور وغیرہ اور داخل ہیں ان میں وہ لوگ بھی جو بنیئے بقال، کنجڑی، سائیس وغیرہ اس زمانہ میں فوج کے ساتھ جاتے ہیں ان کا مارنا روا نہیں لیکن اگر لڑتے ہوں تو ان کو مارنا چاہیئے۔ [5] فرمایا۔ یعنی مجاہدوں کو وقت بھیجنے کے جہاد کے لیے۔ [6] بوڑھے کو۔ یعنی جو لڑائی کے قابل نہ رہا ہو اور اگر ہو لڑنے والا اور صاحب رائے اور تدبیر تو اس صورت میں اس کو بھی مارو اور ظاہر یہ ہے کہ لفظ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غَنَائِمِكُمْ وَاَصْلِحُوْا وَاَحْسِنُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

۳۷۶۸:۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ تَقَدَّمَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَتَبِعَهُ اِبْنُهُ وَاَخُوْهُ فَنَادٰى مَنْ يُّبَارِزُ فَانْتَدَبَ لَهُ شَبَابٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ مَنْ اَنْتُمْ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيْكُمْ اِنَّمَا اَرَدْنَا بَنِيْ عَمِّنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ يَا حَمْزَةُ قُمْ يَا عَلِيُّ قُمْ يَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْحَارِثِ فَاَقْبَلَ حَمْزَةُ اِلٰى عُتْبَةَ وَاَقْبَلْتُ اِلٰى شَيْبَةَ وَاخْتَلَفَ بَيْنَ عُبَيْدَةَ وَالْوَلِيْدِ ضَرْبَتَانِ فَاَثْخَنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ ثُمَّ مِلْنَا عَلَى الْوَلِيْدِ فَقَتَلْنَاهُ وَاحْتَمَلْنَا عُبَيْدَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ۔

۳۷۶۹:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَاَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاخْتَفَيْنَا بِهَا وَقُلْنَا هَلَكْنَا ثُمَّ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اور صلح کرو[1] تم آپس میں اور نیکی کرو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو۔ (ابوداؤد)

۳۷۶۸۔ اور علیؓ سے روایت ہے جب کہ ہوا دن جنگ بدر کا آگے بڑھا[2] عتبہ بن ربیعہ اور پیچھے آیا اس کے بیٹا[3] اس کا اور بھائی[4] اس کا پس آواز دی عتبہ نے کون ہے کہ نکلے میدان میں لڑنے کے لیے پس جواب دیا[5] عتبہ کو کئی ایک جوانوں نے انصار میں سے پس کہا عتبہ نے کون ہو تم پس خبر دی ان جوانوں نے اس کو کہ ہم انصار ہیں پس کہا عتبہ نے کہ نہیں[6] حاجت ہم کو بیچ تمہارے سوائے اس کے کہ نہیں ارادہ کرتے ہم[7] اولاد چچا اپنے کا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑا ہو تو اے حمزہؓ کھڑا ہو تو اے علیؓ کھڑا ہو اے عبیدؓ بیٹے حارثؓ کے پس متوجہ ہوئے حمزہؓ طرف عتبہ کی اور مارا اس کو اور متوجہ ہوا میں طرف شیبہ کی اور جاری ہوئیں درمیان عبیدہؓ اور ولید کے دو ضربیں پس زخمی اور سست کیا ہر ایک نے ان دونوں میں سے مقابلے والے اپنے کو پھر حملہ کیا ہم نے ولید پر پس قتل کیا ہم نے اس کو اور اٹھا لائے ہم عبیدہ[8] کو (احمد، ابوداؤد)

۳۷۶۹۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ بھیجا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ایک لشکر کے پس بھاگے لوگ بھاگنا پس آئے ہم مدینہ میں پس چھپ رہے[9] اس میں اور کہا ہم نے[10] ہلاک[11] ہوئے ہم پھر آئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صغیر کا حدیث میں بدل ہے یا بیان ہے لفظ طفلاً کا یعنی لڑکا کہ حد بلوغ کو نہ پہنچا ہو اور مستثنیٰ ہے اس سے وہ لڑکا جو بادشاہ ہو یا لڑنے والا اور نہ ہو شاہزادی اور نہ صاحب رائے لڑائی میں (مرقات) [1] صلح کرو۔ یعنی ساتھ ترک تنازع کے یا کفار سے صلح کرو جب مصلحت دیکھو۔ [2] آگے بڑھا۔ یعنی کفار میں سے لڑنے کے لیے۔ [3] بیٹا اس کا۔ یعنی ولید۔ [4] بھائی اس کا۔ یعنی شیبہ بن ربیعہ۔ [5] جواب دیا الخ یعنی میدان میں نکلے صف میں سے لڑنے کے لیے ساتھ عتبہ اور ہمراہیوں کے۔ [6] نہیں حاجت۔ یعنی تم میں سے لڑنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ [7] اولاد چچا اپنے کا جو قریش ہیں۔ [8] عبیدہ کو۔ یعنی معرکہ میں سے۔ [9] پس چھپ رہے اس میں۔ یعنی بسبب حیاء کے۔

[10] کہا ہم نے۔ یعنی اپنے دل میں یا آپس میں۔

[11] ہلاک ہوئے ہم۔ یعنی گناہ گار ہوگئے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ قَالَ بَلْ اَنْتُمُ الْعَکَّارُوْنَ وَاَنَا فِئَتُکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاوٗدَ نَحْوَہٗ وَقَالَ لَا بَلْ اَنْتُمُ الْعَکَّارُوْنَ قَالَ فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا یَدَہٗ فَقَالَ اَنَا فِئَۃُ الْمُسْلِمِیْنَ وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ اُمَیَّۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ کَانَ یَسْتَفْتِحُ وَحَدِیْثَ اَبِی الدَّرْدَآءِ اَبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَآئِکُمْ فِیْ بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَآءِ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۷۷۰۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ بْنِ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَصَبَ الْمَنْجَنِیْقَ عَلٰی اَھْلِ الطَّآئِفِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

کے پاس اور کہا ہم نے یا رسول اللہ! ہم ہیں بھاگنے والے فرمایا آپ نے بلکہ تم حملہ[1] پر حملہ کرنے والے ہو اور میں جماعت تمہاری ہوں (ترمذی) اور بیچ روایت ابوداؤد کے مانند اسی کی ہے اور فرمایا نہیں بلکہ تم حملہ[2] پر حملہ کرنے والے ہو ابن عمرؓ نے پس نزدیک ہوئے ہم اور بوسہ لیا ہم نے ہاتھ انکے کا اور فرمایا آپؐ نے میں جماعت مسلمانوں کی ہوں اور ذکر کریں گے ہم حدیث امیہ بن عبداللہ کی سرا اس کا یہ ہے کان یستفتح اور حدیث ابوداؤد کی کہ سرا اس کا ابغونی فی ضعفائکم ہے بیچ باب فضل الفقراء کے اگر چاہے گا اللہ تعالیٰ۔

تیسری فصل

۳۷۷۰۔ اور ثوبان بن یزید رضؓ سے روایت ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑا کیا گوپیا[3] اوپر اہل طائف کے۔ (ترمذی)

---

[1] فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ یعنی واسطے دفع خجالت ان کی کے۔ [2] حملہ پر حملہ کرنے والے ہو۔ یعنی اس لیے آئے ہو کہ مدد لے کر پھر ان کے مقابلہ میں جاؤ۔ [3] گوپیا ایک آلہ ہے جس کے ساتھ پتھر پھینکتے ہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ حُکْمِ الْاُسَرَاءِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۷۷۱:- وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ قَوْمٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فِی السَّلَاسِلِ وَفِیْ رِوَایَةٍ یُقَادُوْنَ اِلَی الْجَنَّةِ بِالسَّلَاسِلِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

۳۷۷۲:- وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَیْنٌ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ وَهُوَ فِیْ سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ اَصْحَابِهٖ یَتَحَدَّثُ ثُمَّ انْفَتَلَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اطْلُبُوْهُ وَاقْتُلُوْهُ فَقَتَلْتُهٗ فَنَفَّلَنِیْ سَلَبَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۳۷۷۳:- وَعَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَوَازِنَ فَبَیْنَا نَحْنُ نَتَضَحّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ عَلٰی جَمَلٍ اَحْمَرَ فَاَنَاخَهٗ وَجَعَلَ یَنْظُرُ وَفِیْنَا ضَعْفَةٌ وَرِقَّةٌ مِّنَ الظَّهْرِ وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ اِذْ خَرَجَ یَشْتَدُّ فَاَتٰی جَمَلَهٗ فَاَثَارَهٗ فَاشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلُ

بیان ہے بیچ قیدیوں کے

پہلی فصل

۳۷۷۱- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تعجب کیا اللہ تعالیٰ نے اس قوم سے داخل ہوتی ہیں[1] بہشت میں بیچ زنجیروں کے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ کھینچے جاتے ہیں طرف جنت کی ساتھ زنجیروں کے۔ (بخاری)

۳۷۷۲- اور سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جاسوس مشرکین سے اس حال میں کہ آپؐ تھے بیچ سفر کے پس بیٹھا وہ آپؐ کے یاروں کے پاس باتیں کرتا تھا پھر پھرا وہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ڈھونڈو اس کو اور قتل کرو اس کو پس قتل کیا میں نے اس کو پس دیا[2] آپ نے مجھ کو اسباب اس کا۔ (بخاری، مسلم)

۳۷۷۳- اور سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ جہاد کیا ہم نے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوازن[3] پر اس وقت میں کہ ہم طعام چاشت کا کھاتے تھے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگاہ آیا ایک شخص سوار اوپر اونٹ سرخ کے پس بٹھایا اس کو اور شروع کیا دیکھنا اور حالانکہ ہم میں تھی سستی[4] اور کمی سواری کی اور بعض ہمارے پیادہ تھے ناگہاں نکلا[5] وہ دوڑتا ہوا پس آیا وہ اپنے اونٹ کے پاس پس کھڑا کیا اس کو پس دوڑایا

---

[1] داخل ہوتی ہیں۔ یعنی اکثر کافر بندی میں گرفتار ہوتے ہیں پھر اسلام کی ہدایت پاکر بہشت میں داخل ہوتے ہیں۔ [2] پس دیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مسلمانوں کے ملک میں بے امان آوے تو اس کا قتل کرنا درست ہے کہا نوویؒ نے اس حدیث سے یہ نکلا کہ جاسوس حربی کا قتل درست ہے اور اس پر اتفاق ہے اور جاسوس ذمی کا بھی قتل مالک اور اوزاعی کے نزدیک درست ہے کس لیے کہ جاسوسی سے اس کا عہد ٹوٹ گیا اور جمہور کے نزدیک عہد نہ ٹوٹے گا اور جاسوس مسلمان کو سزا دیں گے اکثر کا یہی قول ہے اور مالکیہ کے نزدیک اس کو قتل کریں گے (نووی مختصراً) [3] ہوازن ایک نام ہے قبیلہ کا قیس سے۔ [4] سستی الخ یعنی بسبب لاغری اور پیادہ پائی کے۔ [5] نکلا وہ۔ یعنی ہمارے درمیان سے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ قَالَ بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ وَاَنَا فِئَتُكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ نَحْوَهٗ وَقَالَ لَا بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ قَالَ فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهٗ فَقَالَ اَنَا فِئَةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ كَانَ يَسْتَفْتِحُ وَحَدِيْثَ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَبْغُوْنِيْ فِيْ ضُعَفَائِكُمْ فِيْ بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۷۷۰۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَبَ الْمَنْجَنِيْقَ عَلٰى اَهْلِ الطَّائِفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

کے پاس اور کہا ہم نے یارسول اللہ! ہم ہیں بھاگنے والے فرمایا آپ[1] نے بلکہ تم حملہ[2] پر حملہ کرنے والے ہو اور میں جماعت تمہاری ہوں (ترمذی) اور بیچ روایت ابوداؤد کے مانند اسی کی ہے اور فرمایا نہیں بلکہ تم حملہ[2] پر حملہ کرنے والے ہو کہا ابن عمرؓ نے پس نزدیک ہوئے ہم اور بوسہ لیا ہم نے ہاتھ انکے کا اور فرمایا آپؐ نے میں جماعت مسلمانوں کی ہوں اور ذکر کریں گے ہم حدیث امیہ بن عبداللہ کی سر اس کا یہ ہے کان یستفتح اور حدیث ابوداؤد کی کہ سر اس کا ابغونی فی ضعفائکم ہے بیچ باب فضل الفقراء کے اگر چاہے گا اللہ تعالیٰ۔

تیسری فصل

۳۷۷۰۔ اور ثوبان بن یزیدؓ سے روایت ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑا کیا گوپیا[3] اوپر اہل طائف کے۔ (ترمذی)

---

[1] فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ یعنی واسطے دفع خجالت ان کی کے۔ [2] حملہ پر حملہ کرنے والے ہو۔ یعنی اس لیے آئے ہو کہ مدد لے کر پھر ان کے مقابلہ میں جاؤ۔ [3] گوپیا ایک آلہ ہے جس کے ساتھ پتھر پھینکتے ہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ حُكْمِ الْأُسَرَاءِ

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۳۷۷۱- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ وَفِيْ رِوَايَةٍ يُقَادُوْنَ اِلَى الْجَنَّةِ بِالسَّلَاسِلِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۳۷۷۲- وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُوَ فِيْ سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ اَصْحَابِهٖ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ انْفَتَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطْلُبُوْهُ وَاقْتُلُوْهُ فَقَتَلْتُهٗ فَنَفَّلَنِيْ سَلَبَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۷۷۳- وَعَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوَازِنَ فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَضَحّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلٰى جَمَلٍ اَحْمَرَ فَاَنَاخَهٗ وَجَعَلَ يَنْظُرُ وَفِيْنَا ضَعْفَةٌ وَرِقَّةٌ مِنَ الظَّهْرِ وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ اِذْ خَرَجَ يَشْتَدُّ فَاَتٰى جَمَلَهٗ فَاَثَارَهٗ فَاشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلُ

بیان ہے بیچ قیدیوں کے

پہلی فصل

۳۷۷۱- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تعجب کیا اللہ تعالیٰ نے اس قوم سے داخل ہوتی ہیں[1] بہشت میں بیچ زنجیروں کے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ کھینچے جاتے ہیں طرف جنت کی ساتھ زنجیروں کے۔ (بخاری)

۳۷۷۲- اور سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جاسوس مشرکین سے اس حال میں کہ آپ تھے بیچ سفر کے پس بیٹھا وہ آپ کے یاروں کے پاس باتیں کرتا تھا پھر پھرا وہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ڈھونڈو اس کو اور قتل کرو اس کو پس قتل کیا میں نے اس کو پس[2] دیا آپ نے مجھ کو اسباب اس کا۔ (بخاری، مسلم)

۳۷۷۳- اور سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ جہاد کیا ہم نے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوازن[3] پر اس وقت میں کہ ہم طعام چاشت کا کھاتے تھے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگاہ آیا ایک شخص سوار اوپر اونٹ سرخ کے پس بٹھایا اس کو اور شروع کیا دیکھنا اور حالانکہ ہم میں تھی سستی[4] اور کمی سواری کی اور بعض ہمارے پیادہ تھے ناگاہ نکلا[5] وہ دوڑتا ہوا پس آیا وہ اپنے اونٹ کے پاس پس کھڑا کیا اس کو پس دوڑایا

---

[1] داخل ہوتی ہیں۔ یعنی اکثر کافر بندی میں گرفتار ہوتے ہیں پھر اسلام کی ہدایت پاکر بہشت میں داخل ہوتے ہیں۔ [2] پس دیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مسلمانوں کے ملک میں بے امان آوے تو اس کا قتل کرنا درست ہے کہا نوویؒ نے اس حدیث سے یہ نکلا کہ جاسوس حربی کا قتل درست ہے اور اس پر اتفاق ہے اور جاسوس ذمی کا بھی قتل مالک اور اوزاعی کے نزدیک درست ہے کس لیے کہ جاسوسی سے اس کا عہد ٹوٹ گیا اور جمہور کے نزدیک عہد نہ ٹوٹے گا اور جاسوس مسلمان کو سزا دیں گے اکثر کا یہی قول ہے اور مالکیہ کے نزدیک اس کو قتل کریں گے (نووی مختصرا) [3] ہوازن یہ کہ نام ہے قبیلہ کا قیس سے۔ [4] سستی الخ یعنی بسبب لاغری اور پیادہ پائی کے۔ [5] نکلا وہ۔ یعنی ہمارے درمیان سے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَخَرَجْتُ أَشْتَدُّ حَتّٰى أَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ فَأَنَخْتُهٗ ثُمَّ اخْتَرَطْتُ سَيْفِيْ فَضَرَبْتُ رَأْسَ الرَّجُلِ ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ أَقُوْدُهٗ عَلَيْهِ رَحْلُهٗ وَسِلَاحُهٗ فَاسْتَقْبَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ فَقَالُوْا ابْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ لَهٗ سَلَبُهٗ أَجْمَعُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۷۷۴: وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ بَنُوْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا إِلٰى سَيِّدِكُمْ فَجَاءَ فَجَلَسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِكَ قَالَ فَإِنِّيْ أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيْهِمْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ وَفِيْ رِوَايَةٍ بِحُكْمِ اللّٰهِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اس کو اونٹ نے اور نکلا میں دوڑتا ہوا یہاں تک کہ پکڑی میں نے مہار اونٹ کی اور بٹھایا میں نے اسکو پھر ننگی کی میں نے تلوار اپنی اور ماری اس کے سر پر پھر لایا میں اونٹ کو کھینچتا ہوا اس حال میں کہ اس پر تھا اسباب اس کا اور ہتھیار اس کے پس سامنے آئے میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ پس فرمایا کس نے قتل کیا اس شخص کو کہا صحابہ رضی نے سلمہ بن اکوع نے مارا فرمایا اس کے لیے اسباب[1] اسکا سب (بخاری، مسلم)

۳۷۷۴- اور ابوسعید خدری رض سے روایت ہے کہا جب کہ اترے بنو قریظہ اوپر حکم سعد بن معاذ رض کے بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس آئے سعد بن معاذ سوار ایک گدھے پر پس جب نزدیک پہنچے سعد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو[2] تم طرف اپنے سردار کی پھر آئے سعد اور بیٹھے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ[3] لوگ اترے ہیں اوپر حکم تمہارے کے کہا سعد نے پس تحقیق حکم کرتا ہوں یہ کہ مارے جائیں لڑنے والے اور یہ کہ بندی کئے جائیں لڑکے اور عورتیں فرمایا تحقیق حکم کیا تو نے بیچ ان کے ساتھ حکم بادشاہ کے اور ایک روایت میں ہے ساتھ حکم اللہ تعالیٰ کے۔ (بخاری، مسلم)

---

[1] اسباب اس کا- اس حدیث سے یہی نکلا کہ جاسوس حربی کا قتل درست ہے کس لیے کہ جاسوسی سے اسکا عہد ٹوٹ گیا اور جاسوس مسلمان کو سزا دیں گے۔

[2] کھڑے ہو تم- کیونکہ سعد زخمی تھے اور بغیر امداد کے گدھے سے اترنا دشوار تھا اور یہ قیام تعظیم کے لیے نہ تھا اس لیے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا مت کھڑے ہو جیسے عجم کے لوگ کھڑے ہوا کرتے ہیں نووی رح نے کہا کہ جمہور علماء نے اس کو قیام تعظیمی پر حمل کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ علماء اور فضلاء کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا جب وہ آئیں مستحب ہے قاضی عیاض نے کہا یہ وہ قیام نہیں ہے جو منع ہے بلکہ منع وہ قیام ہے کہ کوئی شخص بیٹھا ہو اور لوگ اس کے سامنے کھڑے رہیں جب تک وہ بیٹھا رہے نووی رح نے کہا اگر آنے والا صاحب فضیلت ہو تو اس کے لیے کھڑا ہونا مستحب ہے۔

[3] یہ لوگ- بنو قریظہ حلیف تھے اوس کے اور اوس انصار کا ایک بڑا قبیلہ تھا جس کے سردار سعد بن معاذ رض تھے جب قریظہ نے جنگ خندق میں آنحضرت صلعم سے دغا کیا اور فرقوں سے مل کر مسلمانوں کو مارا تو آنحضرت صلعم نے اس جنگ کے ختم ہونے پر قریظہ کا محاصرہ کیا وہ ایک قلعہ میں تھے جب ان کو تکلیف ہوئی تو اس شرط سے قلعہ خالی کیا کہ سعد بن معاذ رض جو فیصلہ ہمارے حق میں کر دیں وہ ہم کو منظور ہے اس لیے آنحضرت صلعم نے سعد کو بلا کر یہ فرمایا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۷۷۵- وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ حَنِیْفَةَ یُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ سَیِّدُ اَهْلِ الْیَمَامَةِ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِیَةٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ یَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِیْ یَا مُحَمَّدُ خَیْرٌ اِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَّاِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاكِرٍ وَّاِنْ كُنْتَ تُرِیْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی كَانَ الْغَدُ فَقَالَ لَهٗ مَا عِنْدَكَ یَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِیْ مَا قُلْتُ لَكَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاكِرٍ وَّاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَّاِنْ كُنْتَ تُرِیْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ لَهٗ مَا عِنْدَكَ یَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِیْ مَا قُلْتُ لَكَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاكِرٍ وَّاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَّاِنْ كُنْتَ تُرِیْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ

۳۷۷۵- اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر طرف نجد کی پس پکڑ لائے لشکر کے لوگ ایک شخص کو بنی حنیفہ میں سے کہا جاتا تھا اس کو ثمامہ بیٹا اثال کا سردار اہل یمامہ کا پس باندھ دیا اس کو ایک ستون سے ستونوں مسجد نبوی کے سے پس نکلے طرف اس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا[۱] ہے نزدیک تیرے اے ثمامہ پس کہا نزدیک میرے یا محمدؐ خیریت ہے اگر قتل کرو گے تم قتل کرو[۲] گے خون والے کو اور اگر انعام کرو گے انعام کرو گے اوپر قدردان کے اور اگر تم چاہتے ہو مال پس مانگو دیئے جاؤ گے مال سے جس قدر چاہو پس چھوڑ دیا اس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک کہ ہوا اگلا دن پس فرمایا اس کو آپؐ نے کیا ہے نزدیک تیرے اے ثمامہ پس کہا نزدیک میرے وہی چیز ہے کہ کہی میں نے واسطے آپؐ کے اگر تو بخشش کرو گے اوپر قدردان پر اور اگر قتل کرو گے قتل کرو گے خون والے کو اور اگر ہو تم چاہتے مال پس مانگو دیئے جاؤ گے مال جس قدر چاہو پس چھوڑ دیا اس کو اسی حالت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک کہ ہوا اگلے سے اگلا دن پس فرمایا اسکو کیا ہے نزدیک تیرے اے ثمامہ پس کہا نزدیک میرے وہی چیز ہے کہ کہی میں نے واسطے آپ کے اگر انعام کرو گے انعام کرو گے قدردان پر اور اگر قتل کرو گے قتل کرو گے خون والے کو اور اگر تم چاہتے ہو مال پس

[۱] کیا ہے یعنی کس سوچ اور کس میں ہے۔ [۲] قتل الخ یعنی خونی دشمن کو جس کا مارنا درست ہے یا یہ مطلب کہ اس کا بدلہ اور لوگ لیں گے۔ کہا نوویؒ نے اس کا مطلب یہ ہے کہ میں کوئی غریب شخص نہیں ہوں جو میری جان کی کوئی پرواہ نہ کرے بلکہ رئیس ہوں اگر آپ ماریں گے تو میرا بدلہ اور لوگ نکالیں گے بعض نے کہا اس کے معنی یہ ہیں کہ اگر آپ ماریں گے تو اس کو ماریں گے جس کا مارنا درست ہو گیا یعنی آپ کو اس کا استحقاق حاصل ہے اور بعض روایتوں میں ذاذم ہے یعنی صاحب عزت اور حرمت کو ماریں گے مگر یہ روایت ضعیف ہے اس حدیث سے یہ نکلا کہ قیدی کو باندھنا اور اس کو بند کرنا درست ہے اور مسجدوں میں مشرکوں کا آنا درست ہے اور شافعیؒ کا مذہب یہ ہے کہ مسلمان کی اجازت سے کافر کو مسجد میں جانا درست ہے خواہ وہ کتابی ہو یا مشرک اور عمر بن عبدالعزیزؒ اور قتادہؒ اور مالک کے نزدیک درست نہیں ہے اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک کتابی کو درست ہے مشرک کو درست نہیں اور ہماری دلیل سب کے مقابلہ میں یہی حدیث ہے اور جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مشرک نجس ہیں وہ مسجد حرام میں نہ جائیں وہ خاص ہے حرم سے اور حرم میں کافر کا جانا درست نہیں۔ نوویؒ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَطْلِقُوْا ثُمَامَۃَ فَانْطَلَقَ اِلٰی نَخْلٍ قَرِیْبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یَا مُحَمَّدُ وَاللّٰہِ مَا کَانَ عَلَی وَجْہِ الْاَرْضِ وَجْہٌ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ وَجْھِکَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْھُکَ اَحَبَّ الْوُجُوْہِ کُلِّھَا اِلَیَّ وَوَاللّٰہِ مَا کَانَ مِنْ دِیْنٍ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ دِیْنِکَ فَاَصْبَحَ دِیْنُکَ اَحَبَّ الدِّیْنِ کُلِّہٖ اِلَیَّ وَوَاللّٰہِ مَا کَانَ مِنْ بَلَدٍ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ بَلَدِکَ فَاَصْبَحَ بَلَدُکَ اَحَبَّ الْبِلَادِ کُلِّھَا اِلَیَّ وَاِنَّ خَیْلَکَ اَخَذَتْنِیْ وَاَنَا اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَمَاذَا تَرٰی فَبَشَّرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَہٗ اَنْ یَّعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَکَّۃَ قَالَ لَہٗ قَائِلٌ اَصَبَوْتَ فَقَالَ لَا وَلٰکِنِّیْ اَسْلَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللّٰہِ لَا یَاْتِیْکُمْ مِنَ الْیَمَامَۃِ حَبَّۃُ حِنْطَۃٍ حَتّٰی یَاْذَنَ فِیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَاخْتَصَرَہُ الْبُخَارِیُّ۔

مانگو دیئے جاؤ گے مال سے جس قدر چاہو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑ دو ثمامہ کو پس گیا ثمامہ طرف درختوں کھجور کی کہ نزدیک تھے مسجد کے پس غسل پھر آیا مسجد میں اور کہا گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ محمدؐ بندے اس کے ہیں اور رسول اس کے اے محمدؐ قسم ہے خدا کی نہ تھا روئے زمین پر کوئی منہ کہ نہایت مبغوض ہو طرف میری منہ آپ کے سے پس تحقیق ہو گیا منہ تمہارا محبوب تر سارے مونہوں سے طرف میری قسم ہے اللہ کی نہ تھا کوئی دین مبغوض تر طرف میری آپ کے دین سے پس ہو گیا دین آپ کا محبوب تر سارے دینوں کا طرف میری قسم ہے اللہ کی نہ تھا کوئی شہر مبغوض تر میری طرف آپ کے شہر سے پس ہو گیا شہر آپ کا محبوب تر سارے شہروں کا طرف میری اور تحقیق آپ کے لشکر نے پکڑ لیا مجھ کو اس حال میں کہ میں ارادہ رکھتا تھا عمرے کا پس کیا فرماتے ہو پس بشارت دی[1] اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا اس کو عمرہ کرنے کو پس جب آیا ثمامہ مکہ میں کہا اس کو کہنے والے نے بے دین ہو گیا تو پس کہا ثمامہ نے نہیں ولیکن میں اسلام لایا ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قسم ہے اللہ کی نہیں پہنچے گا[2] تم کو شہر یمامہ سے ایک دانہ گیہوں کا یہاں تک کہ اذان دیں اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مسلم) اور مختصر بیان کیا اس کو بخاریؒ نے۔

---

[1] پس بشارت دی اس کو الخ یعنی خبر دی اس کو اس کے گناہوں کی معافی کی۔ [2] نہیں پہنچے گا تم کو شہر یمامہ سے ایک دانہ گیہوں کا الخ یمامہ ملک تھا ثمامہ کا وہاں سے اناج مکہ میں آیا کرتا تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیدی کو باندھنا اور پھر اس کو مفت چھوڑ دینا جائز ہے اور مسجد میں کافر کا آنا درست ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین روز تک ثمامہ کو ٹالا تا کہ اس کے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہو جائے اور وہ خوب غور کرے نوویؒ نے کہا ہمارے اصحاب کا یہ قول ہے کہ جب کافر مسلمان ہونا چاہے تو فوراً مسلمان ہو جائے غسل کے لیے نہ کرے اور کسی کو درست نہیں ہے کہ اس کو غسل تک دیر کرنے کی اجازت دے بلکہ پہلے مسلمان ہو جائے پھر غسل کرے اور غسل واجب ہے اگر کفر کی حالت میں وہ جنبی ہوا ہو اگرچہ غسل بھی کر چکا ہو کفر میں تو غسل واجب نہیں اور مالکیہ کے نزدیک کسی حال میں بھی غسل واجب نہیں اور اسلام سے جنابت کا حکم ساقط ہو جائے گا جیسے کہ گناہ ساقط ہو جاتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۷۷۶- وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ اُسَارٰی بَدْرٍ لَوْ کَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِیٍّ حَیًّا ثُمَّ کَلَّمَنِیْ فِیْ ھٰؤُلَاءِ النَّتْنٰی لَتَرَکْتُھُمْ لَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۳۷۷۷- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ ثَمَانِیْنَ رَجُلًا مِّنْ اَھْلِ مَکَّۃَ ھَبَطُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِیْمِ مُتَسَلِّحِیْنَ یُرِیْدُوْنَ غِرَّۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِہٖ فَاَخَذَھُمْ سَلَمًا فَاسْتَحْیَاھُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاَعْتَقَھُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَھُوَ الَّذِیْ کَفَّ اَیْدِیَھُمْ عَنْکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ عَنْھُمْ بِبَطْنِ مَکَّۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۳۷۷۸- وَعَنْ قَتَادَۃَ قَالَ ذَکَرَ لَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ یَوْمَ بَدْرٍ بِاَرْبَعَۃٍ وَّعِشْرِیْنَ رَجُلًا مِّنْ صَنَادِیْدِ قُرَیْشٍ فَقُذِفُوْا فِیْ طَوِیٍّ مِّنْ اَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِیْثٍ مُّخْبِثٍ وَکَانَ اِذَا ظَھَرَ عَلٰی قَوْمٍ اَقَامَ بِالْعَرْصَۃِ ثَلٰثَ لَیَالٍ فَلَمَّا کَانَ بِبَدْرٍ نِ الْیَوْمَ الثَّالِثَ اَمَرَ بِرَاحِلَتِہٖ فَشُدَّ عَلَیْھَا رَحْلُھَا ثُمَّ مَشٰی وَاتَّبَعَہٗ اَصْحَابُہٗ حَتّٰی قَامَ عَلٰی شَفَۃِ

۳۷۷۶- اور جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ بدر کے قیدیوں کے کہ اگر ہوتا[1] مطعم بن عدی زندہ پھر سفارش کرتا مجھ سے بیچ ان ناپاک قیدیوں کے تو البتہ چھوڑ دیتا ان کو واسطے اس کے۔ (بخاری)

۳۷۷۷- اور انسؓ سے روایت ہے کہ اسّی آدمی مکہ کے اتر آئے[2] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جبل تنعیم سے ہتھیار باندھے ہوئے ارادہ کرتے تھے وہ کہ غافل پائیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کو پس پکڑ لیا ان کو آپ نے مطیع و خوار پس زندہ چھوڑ دیا ان کو ایک روایت میں ہے کہ آزاد کر دیا ان کو پس نازل کی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اور وہ اللہ ایسا ہے کہ بند رکھا[3] ہاتھ ان کا تم سے اور تمہارا ہاتھ[4] ان سے مکہ میں اور اس کی نواح میں (مسلم)

۳۷۷۸- اور قتادہؓ سے روایت ہے کہ ذکر کیا واسطے ہمارے انس بن مالکؓ نے ابی طلحہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا غزوہ بدر کے دن چوبیس شخصوں کے سرداروں کفار قریش سے پس ڈالے گئے وہ بیچ ایک کنوئیں کے بدر کے کنوؤں سے کہ وہ ناپاک تھا پاک کرنے والا تھا اور تھے پیغمبر خدا جس وقت غالب آتے کسی قوم پر تو ٹھہرتے اس میدان میں تین رات پس جب کہ ہوا بدر تیسرا دن تو حکم کیا آنحضرتؐ نے ساتھ باندھنے کجاوے کے اوپر اونٹ سواری اپنی کے پس باندھا گیا اس پر کجاوہ اس کا پھر چلے آپؐ اور ساتھ ان کے اصحاب ان کے یہاں تک کہ کھڑے ہوئے اوپر کنارے کنوئیں کے پھر شروع کیا پکارنا ان کا ساتھ ناموں ان کے اور ناموں ان کے باپوں

[1] اگر ہوتا مطعم بن عدی الخ مطعم بن عدی مکے میں ایک کافر تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس نے احسان کیا تھا سو فرمایا اگر وہ زندہ ہوتا اور ان قیدیوں کی سفارش کرتا تو میں ان قیدیوں کو چھوڑ دیتا معلوم ہوا کہ کافر کے احسان کے بدلے بھی احسان کرنا چاہیئے۔ [2] اتر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی حدیبیہ کے سال۔ [3] بند رکھا ہاتھ ان کا تم سے یعنی ان کا کچھ فریب نہ چلا۔ [4] تمہارا ہاتھ ان سے یعنی تم نے ان کو قتل نہ کیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرَّكِيِّ فَجَعَلَ يُنَادِيْهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ أَيَسُرُّكُمْ أَنَّكُمْ أَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ رض يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تُكَلِّمُ مِنْ أَجْسَادٍ لَا أَرْوَاحَ لَهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُوْلُ مِنْهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ وَلٰكِنْ لَا يُجِيْبُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ قَالَ قَتَادَةُ أَحْيَاهُمُ اللّٰهُ حَتّٰى أَسْمَعَهُمْ قَوْلَهٗ تَوْبِيْخًا وَتَصْغِيْرًا وَنِقْمَةً وَحَسْرَةً وَنَدَمًا۔

۳۷۷۹۔ وَعَنْ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِيْنَ جَاءَهٗ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ فَسَأَلُوْهُ أَنْ يَّرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ فَاخْتَارُوْا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا السَّبْيُ وَإِمَّا الْمَالُ قَالُوْا فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاءُوْا تَائِبِيْنَ

کے اے فلاں بن فلاں کے اے فلاں بیٹے فلاں کے آیا خوش کرتا ہے تم کو یہ کہ اطاعت کرتے تم اللہ کی اور اس کے رسول کی پس تحقیق ہم نے پائی وہ چیز کہ وعدہ کیا تھا ہم سے پروردگار ہمارے نے حق پس آیا پائی تم نے وہ چیز کہ وعدہ کیا تھا تمہارے رب نے حق پس کہا عمرؓ نے یا رسول اللہ! کیا کلام کرتے ہو ان بدنوں سے کہ نہیں ارواح واسطے ان کے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات کی کہ جان محمدؐ کی اس کے ہاتھ میں ہے نہیں[1] تم زیادہ سننے والے اس چیز کو کہ کہتا ہوں میں ان سے اور ایک روایت میں ہے کہ نہیں تم زیادہ سننے والے ان سے لیکن وہ جواب نہیں دیتے (بخاری، مسلم) اور زیادہ کیا بخاریؒ نے کہ کہا قتادہؓ نے کہ زندہ کیا ان کو اللہ تعالےٰ نے یہاں تک کہ سنایا ان کو قول آنحضرت کا واسطے سرزنش کے اور واسطے ذلت کے اور عذاب کے اور افسوس کے اور پشیمانی کے لیے

۳۷۷۹۔ اور مروان اور مسور بن مخرمہ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے جس وقت کہ آپؐ کے پاس قوم ہوازن کی مسلمان ہو کر پس سوال کیا انہوں نے آپؐ سے یہ کہ پھیر دیں طرف ان کی مال ان کے اور بندی ان کے پس فرمایا آپؐ نے یہ کہ اختیار کرو ایک دو چیزوں میں سے یا بندی اور یا مال کہا ہوازن نے پس تحقیق اختیار کی ہم نے اپنے لیے بندی پس خطبہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس تعریف کی اللہ کی ساتھ اس چیز کے کہ لائق ہے اسکے پھر فرمایا اسے پر بعد اسکے پس تحقیق بھائی تمہارے آئے توبہ کرکے

[1] نہیں تم زیادہ سننے والے واسطے اس چیز کے کہ کہتا ہوں میں ان سے۔ اس حدیث سے ہوا کہ مردوں کو سماعت ہے اور موت کے روح کو فنا نہیں اور قبرستان میں مردوں کو سلام کرنا دلیل ہے ان کے سماعت کی اور حدیث میں ثابت ہے کہ جب مردے کو دفن کرکے لوگ پھرتے ہیں تو مردہ لوگوں کے جوتوں کی چپ چپ سنتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مردوں کو سماعت نہیں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا جو ان کافروں نے سنا تھا جس طرح ٹھیکریوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں تسبیح کی تھی اس حدیث میں سوائے ان کافروں کے اور مردوں کے سماعت کا ذکر نہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَأَیْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَیْھِمْ سَبْیَھُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْکُمْ اَنْ یُّطَیِّبَ ذٰلِکَ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْکُمْ اَنْ یَّکُوْنَ عَلٰی حَظِّہٖ حَتّٰی نُعْطِیَہٗ اِیَّاہُ مِنْ اَوَّلِ مَا یُفِیْءُ اللّٰہُ عَلَیْنَا فَلْیَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَیَّبْنَا ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نَدْرِیْ مَنْ اَذِنَ مِنْکُمْ مِمَّنْ لَّمْ یَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰی یَرْفَعَ اِلَیْنَا عُرَفَاؤُکُمْ اَمْرَکُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَکَلَّمَھُمْ عُرَفَاؤُھُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ ... ثُمَّ فَاَخْبَرُوْہُ اَنَّھُمْ قَدْ طَیَّبُوْا وَاَذِنُوْا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۳۷۸۰:۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ ثَقِیْفُ حَلِیْفًا لِبَنِیْ عُقَیْلٍ فَاَسَرَتْ ثَقِیْفُ رَجُلَیْنِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَسَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِیْ عُقَیْلٍ فَاَوْثَقُوْہُ فَطَرَحُوْہُ فِی الْحَرَّۃِ فَمَرَّ بِہٖ[۱] رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

مناسب دیکھا کہ پھیر دوں طرف ان کی بندی ان کے پس جو شخص چاہے تم میں سے یہ کہ بخوشی پھیر دے[۱] بندی پس چاہیے کہ کرے اور جو چاہے تم میں سے یہ کہ ہو اوپر نصیبے اپنے کے یہاں تک کہ دیں[۲] ہم اس کو عوض اس کا اول چیز سے کہ انعام کرے اللہ اوپر ہمارے غنیمت میں سے پس چاہیے کہ کرے پس کہا لوگوں نے تحقیق خوش ہوئے ہم ساتھ اس کے یا رسول اللہ! پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ہم نہیں[۳] جانتے کہ کون راضی ہوا تم میں سے اور کون نہیں راضی ہوا پس پھر جاؤ یہاں تک کہ لائیں طرف ہماری سردار تمہارے امر تمہارا پس پھر گئے لوگ پس کلام کیا ان سے ان کے سرداروں نے پھر پھر کر آئے لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی آپ کو کہ تحقیق وہ راضی ہوئے اور اذن دیا (بخاری)

۳۷۸۰ ۔ اور عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ تھے ثقیف ہم قسم بنی عقیل کے پس قید کئے ثقیف نے دو اشخاص اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ۔ ــــــــــــــــ اور قید کیا اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بنی عقیل میں سے پس مضبوط باندھا صحابہ نے اس کو اور ڈالا اس کو سنگستان میں پس گزرے اس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ

---

[۱] بخوشی پھیر دے الخ ۔ پنے حصے کے قیدی بے عوض پھیر دے [۲] کہ ہم دیں الخ یعنی اگر کسی کو نہ دینا منظور ہو تو بطور قرض دلوے ہم اس کو اور جگہ سے بدلہ دیں گے ۔ معلوم ہوا کہ امام کو غنیمت کے مال سے قرض لینا درست ہے اور ہوازن نام ہے ایک قبیلہ کا وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت مسلمان ہو کر آئے جب ان کا مال لوٹا گیا اور بندی کی گئی اولاد ان کی اور تقسیم کی گئی صحابہؓ میں اور غزوہ ہوازن جس کو غزوہ حنین بھی کہتے ہیں واقع ہوا بعد فتح مکہ کے اور غنیمت اس میں بہت ہاتھ لگی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اذن چاہا صحابہؓ سے ان کے بندیوں کے پھیرنے میں کیونکہ اموال اور بندی ان کے مجاہدین کے ملک ہو گئے تھے تو ان کا پھیرنا جائز نہ تھا صحابہؓ کی اجازت کے سوا [۳] ہم نہیں جانتے الخ یعنی ہم کو ہر شخص کی خوشی مفصل نہیں معلوم ہوتی جب تک کہ تمہارے واقف اور چوہدری اپنے سب لوگوں کا اظہار نہ کریں گے اس سے معلوم ہوا کہ بعد تقسیم غنیمت کے اگر لوگ مسلمان ہوں تو ان کے قیدی اور مال پھیرنا واجب نہیں ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منہ کو احسان کی راہ سے قیدی دے دیئے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فِيمَ أُخِذْتُ قَالَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكُمْ ثَقِيفٍ فَتَرَكَهُ وَمَضَى فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَرَحِمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ فَقَالَ لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ قَالَ فَفَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّجُلَيْنِ الَّذَيْنِ أَسَرَتْهُمَا ثَقِيفٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۳۷۸۱: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا بَعَثَ أَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ أَسْرَاهُمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ فِي فِدَاءِ أَبِي الْعَاصِ بِمَالٍ وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيجَةَ أَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى أَبِي الْعَاصِ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيدَةً وَقَالَ إِنْ رَأَيْتُمْ

وسلم نے پس پکارا قیدی نے یا محمدؐ یا محمدؐ کس سبب سے پکڑا گیا ہوں میں فرمایا بسبب تقصیر ہم قسموں اپنے کے کہ ثقیف[1] ہیں پس چھوڑا اس کو آپ نے اسی جگہ اور تشریف لے گئے پھر پکارا اس نے آپ کو یا محمدؐ یا محمدؐ پس رحم کھایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور پھرے پس فرمایا کیا حال ہے تیرا کہا اس نے تحقیق میں مسلمان ہوں پس فرمایا اگر کہتا تو اس[2] کلمہ کو اس حالت میں کہ تو مالک ہوتا اپنے امر کا تو چھٹکارا پاتا تو پورا چھٹکارا[3] کہا راوی نے پس چھوڑ دیا اس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بدلے ان دو شخصوں کے کہ قید کیا تھا ان کو ثقیف نے (مسلم)

دوسری فصل

۳۷۸۱۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب بھیجا اہل مکہ نے بیچ بدلے[4] قیدیوں اپنے کے بھیجا زینبؓ نے بیچ بدلے ابو العاصؓ کے کچھ مال اور بھیجا اس مال میں ایک ہار اپنا کہ تھا نزدیک خدیجہؓ کے کہ داخل[5] کیا تھا زینبؓ کو ساتھ اس ہار کے ابو العاص پر پس جب دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس ہار کو[6] رقت کی واسطے زینب رضی اللہ عنہا کے رقت سخت اور فرمایا آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے

[1] ثقیف ہیں الخ یعنی انہوں نے دو مسلمانوں کو قید کیا تھا تجھ کو ان کے بدلے میں قید کیا اور ثقیف نام قبیلہ کا ہے ہوازن میں سے وہ ہم قسم تھے بنی عقیل کے جو ایک قبیلہ ہے عرب کا اور عرب میں قبائل آپس میں ہم قسم و ہم عہد ہوتے تھے کہ نیک و بد میں ایک دوسرے کے شریک ہوا کرتے تھے جب زمانہ اسلام کا آیا تو جو قسمیں جاہلیت کے حق کی موافق تھیں وہ ثابت رہیں اور جو قسمیں حق کے خلاف تھیں موقوف کی گئی اور حکم ہوا کہ حلف اسلام کی ہی کافی ہے اور عادت یوں تھی کہ حلیف کو بسبب جرم حلیف کے گرفتار کرتے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کی عادت کے مطابق یہ کام کیا کیونکہ مصلحت اسی میں تھی جو پیچھے معلوم ہو گئی کہ اس کا بدلہ دینے سے دو مسلمان چھوٹ گئے اور حدیث سے فدیہ کا جواز نکلا [2] اگر کہتا تو۔ یعنی اگر حالت اختیار میں قبل قید ہونے کے تو اسلام ظاہر کرتا تو تیرے حق میں بہت بھلا ہوتا اب تو چھوٹ نہیں سکتا۔ [3] پورا چھٹکارا۔ یعنی دنیا میں چھٹکارا پاتا قید سے اور آخرت میں دوزخ کے عذاب سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافر جو قید ہوا اور دعوٰی کرے کہ مسلمان ہوں تو قبول نہ کیا جائے قول اس کا مگر ساتھ گواہ کے اور احتمال ہے کہ مراد ہو کہ میں اب مسلمان ہو گیا اور آنحضرتؐ نے اس کا اسلام قبول نہ کیا اس لئے کہ آپ کو بذریعہ وحی معلوم ہو گیا کہ یہ جھوٹا ہے [4] قیدیوں اپنے کے۔ یعنی جن کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر میں قید کر لیا تھا ان کے چھوڑنے کے لئے اہل مکہ نے بدلہ بھیجا۔ [5] تھا یعنی اول [6] داخل کیا تھا۔ یعنی ان کے جہیز میں دیا تھا [7] واسطے زینبؓ کے۔ رقت قلب اعتدال مزاج کی نشانی ہے اور جس کسی کو ایسے موقعوں پر رنج بھی نہ ہو اس کا دل اعتدال سے باہر ہے اور وہ سخت دل ہے اور کچھ یہ تعریف کی بات نہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنْ تُطْلِقُوا لَهَا أَسِيرَهَا وَتَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا فَقَالُوا نَعَمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ عَلَيْهِ أَنْ يُخَلِّيَ سَبِيلَ زَيْنَبَ إِلَيْهِ وَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ كُونَا بِبَطْنِ يَأْجِجَ حَتَّى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَاهَا حَتَّى تَأْتِيَا بِهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ ۔

۳۷۸۲ :- وَعَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَسَرَ أَهْلَ بَدْرٍ قَتَلَ عُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ وَالنَّضْرَ بْنَ الْحَارِثِ وَمَنَّ عَلَى أَبِي عَزَّةَ الْجُمَحِيِّ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ ۔

۳۷۸۳ :- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ قَتْلَ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ قَالَ مَنْ لِلصِّبْيَةِ قَالَ النَّارُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ۔

۳۷۸۴ :- وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جِبْرِيلَ هَبَطَ عَلَيْهِ

اگر مناسب[1] جانو تم یہ کہ چھوڑ دو تم واسطے زینبؓ کے قیدی اس کا اور پھیر دو زینبؓ کو وہ چیز کہ واسطے اس کے ہے تو کرو تم پس عرض کیا صحابہؓ نے کہ ہاں اور تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہ عہد لیا ابو العاص سے یہ کہ چھوڑ دے راہ زینبؓ کی طرف ان کی اور بھیجا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہؓ کو اور ایک اور شخص کو انصار میں سے اور فرمایا ٹھہرے رہنا[2] بیچ یاجج کے یہاں تک کہ آوے تمہارے پاس زینبؓ پس ساتھ رہنا تم ان کے یہاں تک کہ لاؤ ان کو (احمد، ابوداؤد)

۳۷۸۲ - اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب قید کیا اہل بدر کو قتل کیا عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن حارث کو اور منت رکھی[3] ابی عزہ جمحی پر (شرح السنۃ)

۳۷۸۳ - اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا مار ڈالنے کا عقبہ بن ابی معیط کا کہا کون پالے گا[4] لڑکوں کو فرمایا آگ (ابوداؤد)

۳۷۸۴ - اور حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نقل کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ جبرائیلؑ اترے آپؐ پر

---

[1] اگر مناسب جانو۔ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی دلیل ہے کہ صحابہؓ سے زینبؓ کے قیدی مفت چھوڑنے کی درخواست کی کیا اگر آپ خود بخود اس کو مفت چھوڑ دیتے تو صحابہؓ عذر کرتے نہیں ہرگز نہیں ——— اللھم صلے وسلم علیہ [2] ٹھہرے رہنا۔ یاجج ساتھ فتح یا اور ہمزہ ساکنہ اور ج مکسورہ ہے پھر جیم تنوین والے کے ہے کہا ابن مالک نے وہ نون اور جیم اور حاء مہملہ کے ساتھ ہے اور ایک مقام ہے مکہ سے آٹھ کوس پر اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو زید بن حارثہ اور ایک انصاری کو بھیجا زینب کے لانے کے لئے حالانکہ یہ دونوں صاحبزادے زینبؓ صاحبہ کے محرم نہ تھے تو یہ مخصوص تھا اسی مقام میں بسبب ان کے بلحاظ صاحبزادے ہونے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور عورت کو نامحرم کے ساتھ سفر کرنا ہرگز جائز نہیں [3] اور منت رکھی یعنی مفت چھوڑ دیا اس کو اگر قیدی مسلمان نہ ہوں تو امام کو اختیار ہے ان کے قتل کرنے اور مفت چھوڑ دینے میں [4] کون پالے گا لڑکوں کو فرمایا آگ۔ یہ اسلوب حکیم کے قبیل سے ہے اور مطلب یہ ہے کہ مجھ کو ان سے کیا غرض تو اپنی جان کا فکر کر جس کے لئے آگ تیار ہے اور لڑکوں کے امر کو چھوڑ انیکا خدا مالک کہا طیبیؒ نے اور یہی عمدہ توجیہ ہے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ لَهُمْ خَيِّرْهُمْ يَعْنِي أَصْحَابَكَ فِي أُسَارَى بَدْرٍ الْقَتْلَ أَوِ الْفِدَاءَ عَلَى أَنْ يُقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلًا مِثْلُهُمْ قَالُوا الْفِدَاءَ وَيُقْتَلُ مِنَّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۳۷۸۵: وَعَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي سَبْيِ قُرَيْظَةَ عُرِضْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوا يَنْظُرُونَ فَمَنْ أَنْبَتَ الشَّعْرَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ لَمْ يُقْتَلْ فَكَشَفُوا عَانَتِي فَوَجَدُوهَا لَمْ تُنْبِتْ فَجَعَلُونِي فِي السَّبْيِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔

۳۷۸۶: وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عِبْدَانٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ الصُّلْحِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ مَوَالِيْهِمْ قَالُوا يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا خَرَجُوا إِلَيْكَ رَغْبَةً فِي دِيْنِكَ وَإِنَّمَا خَرَجُوا هَرَبًا مِنَ الرِّقِّ فَقَالَ نَاسٌ صَدَقُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ رُدَّهُمْ إِلَيْهِمْ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَا أُرَاكُمْ تَنْتَهُونَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ حَتّٰى يَبْعَثَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ

پس کہا واسطے ان کے اختیار دے ان کو یعنی اپنے یاروں کو بیچ قیدیوں غزوہ بدر کے قتل کریں قیدیوں کو یا بدلہ لیں[1] اس شرط پر کہ مارے جائیں صحابہؓ میں سے سال آئندہ مثل ان کی عرض کیا صحابہؓ نے اختیار کیا ہم نے بدلہ لینا اور یہ کہ مارے جائیں ہم میں سے (ترمذی اور کہا یہ حدیث غریب ہے)

۳۷۸۵۔ اور عطیہ قرظیؓ سے روایت ہے کہ تھا میں بیچ بندی قریظہ کے روبرو لائے گئے[2] ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے دیکھتے صحابہؓ پس جس کسی کے جمے ہوتے بال زیرناف کے وہ شخص مارا جاتا اور جس کے نہ جمے ہوتے بال نہ مارا جاتا[3] پس کھولی زیرناف میری پس پایا اس کو کہ نہ جمے تھے بال پس ٹھہرایا مجھ کو بندی میں (ابوداؤد)

۳۷۸۶۔ اور حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ کہا نکلے کتنے ایک غلام طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی یعنی دن حدیبیہ کے پہلے صلح کے پس لکھا طرف آپ کے غلاموں کے مالکوں نے کہا یا محمدؐ قسم اللہ کی نہیں نکلے یہ طرف تمہاری رغبت کرنے کو بیچ تمہارے دین کے اور سوائے اس کے نہیں کہ یہ نکلے ہیں بھاگ کر غلامی سے پس کہا کتنے لوگوں[4] نے سچ کہا ان کے مالکوں نے یا رسول اللہ پھر دیجئے ان کو طرف ان کی پس غصے ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا نہیں دیکھتا میں تم کو کہ باز آؤ اے گروہ قریش یہاں تک بھیجے گا اللہ تعالیٰ تم پر

---

[1] یا بدلہ لیں۔ بدر کی لڑائی میں ستر کافر پکڑے آئے آنحضرت صلعم نے مشورہ پوچھا کہ ان کو کیا کریں اکثر مسلمانوں کی مرضی ہوئی کہ مال لے کر چھوڑ دیں اور حضرت عمرؓ اور سعد بن معاذ کی یہ مرضی کہ سب کو قتل کریں اس پر یہ حکم اترا مگر تورپشتی نے اس حدیث کو بعید جانا ہے کیونکہ یہ حدیث ظاہر قرآن کے مخالف ہے جہاں فرمایا ما کان لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض تریدون عرض الدنیا واللہ یرید الآخرۃ الآیہ کہا۔ ترمذی نے بھی اس حدیث کو غریب کہا ہے [2] روبرو لائے گئے ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنی جس دن بنی قریظہ کے سب یہودی مارے گئے [3] نہ مارا جاتا۔ یعنی نابالغ سمجھ کر بلوغ کی کئی نشانیاں ہیں زیرناف کے بال اگ آنا احتلام ہونا پندرہ برس کی عمر ہونا ہر ایک کو علماء نے اختیار کیا ہے [4] کتنے لوگوں نے۔ یعنی صحابہؓ میں سے اور غصے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس لئے ہوئے کہ ان لوگوں نے معارضہ کیا حکم شرع کا ان کے حق میں ساتھ گمان اپنے کے اور گواہی دی غلاموں کے مالکوں کے دعویٰ کی اور حکم شرع ان کے حق میں یہ تھا کہ ہوئے تھے بسبب نکلنے کے دار الحرب سے معصوم اور آزاد بمجرد اسلام کے نہیں جائز تھا پھیرنا ان کا ... تھو ... کرنی ان کے مالکوں کی زیادتی پر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلٰى هٰذَا وَاَبٰى اَنْ يَّرُدَّهُمْ وَقَالَ هُمْ عُتَقَاءُ اللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۷۸۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اِلٰى بَنِيْ جَذِيْمَةَ فَدَعَاهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوْا اَنْ يَّقُوْلُوْا اَسْلَمْنَا فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ صَبَأْنَا صَبَأْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ اِلٰى كُلِّ رَجُلٍ مِّنَّا اَسِيْرَهٗ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمًا اَمَرَ خَالِدٌ اَنْ يَّقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا اَسِيْرَهٗ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَقْتُلُ اَسِيْرِيْ وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِيْ اَسِيْرَهٗ حَتّٰى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَأُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اس شخص کو کہ مارے گردن تمہاری اس حکم پر اور قبول نہ کیا پیغمبر نے ان کا اور فرمایا یہ ہیں آزاد کئے ہوئے خدا تعالےٰ کے (ابوداؤد)

تیسری فصل

۳۷۸۷۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ بھیجا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولیدؓ کو طرف بنی جذیمہ کے پس بلایا خالد نے ان کو طرف اسلام کی پس اچھی طرح نہ کہہ سکے اسلام لائے ہم پس شروع کیا کہ کہتے تھے صبانا[1] صبانا پس شروع کیا خالدؓ نے مارنا اور حوالے کیا طرف ہر شخص کی ہم میں سے قیدی اس کا یہاں تک کہ جب ہوا ایک دن حکم کیا خالدؓ نے کہ قتل کرے ہر ایک آدمی ہم میں سے قیدی اپنے کو پس کہا میں نے قسم اللہ کی نہیں قتل کروں گا میں اپنا قیدی اور نہ قتل کرے گا کوئی شخص میرے رفیقوں میں سے اپنے قیدی کو یہاں تک کہ آئے ہم پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس ذکر کیا ہم نے یہ قصہ آپ سے پس اٹھائے آپ نے دونوں ہاتھ اپنے اور کہا یا الٰہی تحقیق میں ظاہر کرتا ہوں[2] بیزاری اس چیز سے کہ کی خالدؓ نے فرمایا یہ دو بار (بخاری)

---

[1] صبانا صبانا۔ یعنی ہم بے دین ہوئے بے دین ہوئے یعنی مسلمان ہوئے [2] میں ظاہر کرتا ہوں بیزاری۔ یعنی خالدؓ سے یہ قصور ہوا کہ بے مطلب پوچھے ان کو مارا الٰہی میں اس میں شریک نہیں معلوم ہوا کہ نیت کا اعتبار ہے اگر خلاف مقصود غلطی سے یا نادانی سے کوئی لفظ نکل جائے تو اس کا کوئی اعتبار نہیں سے ماورون را بنگریم وحال را نے بردن را بنگریم وقال را اور خالدؓ کی طرف سے یہ عذر ممکن ہے کہ ان کو حکم تھا کہ اگر وہ اسلام نہ لائیں تو قتل کرو سو انہوں نے اسلام کو صاف نہیں ظاہر کیا اور یہ جو کہا ہم بے دین ہوئے اس میں یہ مطلب بھی ممکن ہے کہ ہم نے اپنا دین چھوڑا ہم یہودی یا نصرانی ہوئے شاید عار کے سبب سے اسلام کے لفظ نہ کہے ہوں بلکہ یوں کہا ہو کہ ہم بے دین ہوئے واللہ اعلم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْاَمَانِ!

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۷۸۸: وَعَنْ اُمِّ هَانِیٍٔ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ ذَهَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهٗ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهٗ تَسْتُرُهٗ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِیٍٔ بِنْتُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِیٍٔ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰی ثَمَانِیَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِیْ ثَوْبٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّیْ عَلِیٌّ اَنَّهٗ قَاتِلٌ رَجُلًا اَجَرْتُهٗ فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِیٍٔ قَالَتْ اُمُّ هَانِیٍٔ وَذٰلِكَ ضُحًی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِیِّ قَالَتْ اَجَرْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ اَحْمَائِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَّنَّا مَنْ اَمَّنْتِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۷۸۹: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَرْاَةَ لَتَاْخُذُ

بیان ہے بیچ امن دینے کے

پہلی فصل

۳۷۸۸۔ حضرت ام ہانی بیٹی ابوطالب کی سے روایت ہے کہ گئی میں طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سال فتح مکہ کے پس پایا میں نے ان کو نہاتے اس حال میں کہ فاطمہؓ بیٹی آپؐ کی پردہ کئے ہوئے تھی آپؐ کا ساتھ کپڑے کے پس فرمایا کون ہے یہ کہا میں نے ام ہانی بیٹی ابی طالب کی پس فرمایا خوش وقتی ہے ام ہانی کو پس جبکہ فارغ ہوئے اپنے غسل سے کھڑے ہوئے پس نماز پڑھی آٹھ رکعت لپٹے ہوئے ایک کپڑے میں پھر فارغ ہوئے آپؐ نماز سے پس کہا میں نے یا رسول اللہ! کہا بیٹے میری ماں کے نے کہ علیؓ ہیں یہ کہ وہ قتل کرنے والے ہیں اس کو کہ پناہ دی میں نے اس کو کہ فلانا بیٹا ہبیرہ کا ہے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق پناہ دی ہم نے اس کو کہ پناہ دی تو نے اے ام ہانی کہا ام ہانی نے اور یہ وقت تھا چاشت کا (بخاری، مسلم) اور بیچ روایت ترمذی کے یوں ہے کہ کہا ام ہانی نے پناہ دی میں نے دو شخصوں کو کہ ناتے تھے میرے خاوند کے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق امان دی[1] ہم نے اس کو کہ امان دی تو نے۔

دوسری فصل

۳۷۸۹۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق عورت[2] البتہ لیتی ہے واسطے قوم کے یعنی پناہ

---

[1] امان دی ہم نے اس کو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مسلمانوں میں سے ادنیٰ شخص مثلاً عورت کسی کو امان دیدے تو سب مسلمانوں کو اس کی امان قبول کرنا ہوگا اور ہبیرہ ام ہانی کے خاوند کا نام ہے کہ بعد از اسلام ام ہانی کی اس سے تفریق واقع ہوئی اور یہ شخص ہبیرہ کے اقربائوں میں سے تھا ام ہانی نے اس کو امان دی تھی اور حضرت علیؓ اس کی امان کو قبول نہیں کرتے تھے اس لئے ام ہانی نے اپنے بھائی کا شکوہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ [2] عورت۔ یعنی اگر مسلمان عورت کافروں کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِلْقَوْمِ يَعْنِي تُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۳۷۹۰ :۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اٰمَنَ رَجُلًا عَلَى نَفْسِهِ فَقَتَلَهُ أُعْطِيَ لِوَاءَ الْغَدْرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ

۳۷۹۱ :۔ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ الرُّومِ عَهْدٌ وَكَانَ يَسِيرُ نَحْوَ بِلَادِهِمْ حَتّٰى إِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ أَغَارَ عَلَيْهِمْ فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ أَوْ بِرْذَوْنٍ وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدْرٌ فَنَظَرُوا فَإِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ فَسَأَلَهُ مُعَاوِيَةُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَحُلَّنَّ عَهْدًا وَلَا يَشُدَّنَّهُ حَتّٰى يَمْضِيَ أَمَدُهُ أَوْ يَنْبِذَ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ قَالَ فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ۔

۳۷۹۲ :۔ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَتْنِي قُرَيْشٌ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

دیتی ہے مسلمانوں پر (ترمذی)

۳۷۹۰۔ اور عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے جو کوئی امن دے کسی آدمی کو اس کی جان پر پھر مار ڈالے اس کو دیا جائے گا[۱] نشان بدعہدی کا دن قیامت کے (شرح السنہ)

۳۷۹۱۔ اور سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا تھا درمیان معاویہ رضی اللہ عنہ کے اور درمیان رومیوں کے عہد[۲] اور تھے معاویہ رضی اللہ عنہ سیر کرتے طرف شہروں ان کے کی تاکہ جب پورا ہو عہد غارت کریں[۳] ان پر پس آیا ایک شخص سوار گھوڑے عربی پر یا ترکی پر اس حال میں کہ وہ کہتا تھا اللہ اکبر اللہ اکبر وفا ہو نہ غدر پس دیکھا لوگوں نے پس ناگہاں وہ تھا عمرو بن عبسہ صحابی پس پوچھا اس سے معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس بات کو پس کہا عمرو نے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے جو شخص کہ ہو درمیان اس کے اور درمیان کسی قوم کے عہد پس نہ توڑے عہد کو اور نہ باندھے اس کو یہاں تک کہ گزرے مدت عہد کی یا پھینکے عہد طرف ان کی اوپر[۴] برابر کے کہا سلیمان نے پس پھرے معاویہ ساتھ لوگوں کے ۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۳۷۹۲۔ اور ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بھیجا مجھ کو قریش نے طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

بقیہ حاشیہ ۔ ایک قوم کو پناہ دے تو سب مسلمانوں کو اس کا قبول کرنا واجب ہے ۔

[۱] دیا جائے گا الخ یعنی اس کا دغا باز ہونا ہر ایک خاص و عام کو معلوم ہو یہ حدیث رفاعہ قتبانی نے بیان کی جب وہ مختار کے پاس اس کے محل میں گیا مختار کہنے لگا ابھی جبریل میرے پاس سے اٹھ کر گئے ہیں کہا تو مجھے نہ روکا کسی چیز نے اس کی گردن مارنے سے مگر اس حدیث نے جو عمرو بن حمق سے سنی پھر یہی حدیث بیان کی اور یہ مختار عبید ثقفی کا بیٹا تھا جس نے قاتلانِ امام حسین رضی اللہ عنہ سے عوض لیا اور عبید اللہ ابن زیاد اور خبیثوں کو جو امام کے خون میں شریک تھے چن چن کر مارا مسلمانوں کو خوش کیا لیکن اخیر میں یہ مختار مذہب مختار سے پھر گیا اور لگا گمراہی کی باتیں کرنے یہاں تک کہ نبوت کا دعویٰ کیا آخر مصعب بن زبیر کے ہاتھ سے مارا گیا اور اس زمانہ میں مرزا قادیانی بھی یہی چال چلا کر پہلے خوب مخالفین پر حملے کئے جب سمجھا کہ مسلمان میرے کام سے خوش ہو گئے تو مسیح موعود بن بیٹھا یہاں تک کہ اپنے آپ کو ابن اللہ کہنے سے نہ رکا اور ازالہ ۵۳۳ میں لکھا کہ میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی خدا چاہے تو یہ بھی مختار کی طرح ذلیل ہوگا تاللہ اللہ انی انکہ [۲] عہد ۔ یعنی اس امر کا کہ ایک وقت معلوم تک آپس میں نہ لڑیں گے ۔ [۳] غارت کریں ۔ یعنی یکایک ان پر جا پڑیں [۴] اوپر برابری کے ۔ یعنی ان کو خبر دار کر کے جواب دیجئے برابر کے برابر یعنی کہے جو صلح کہ ہم میں اور تم میں تھی اب نہ رہی ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُلْقِیَ فِیْ قَلْبِیَ الْاِسْلَامُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ وَاللّٰہِ لَا اَرْجِعُ اِلَیْھِمْ اَبَدًا قَالَ اِنِّیْ لَا اَخِیْسُ بِالْعَھْدِ وَلَا اَحْبِسُ الْبُرُدَ وَلٰکِنِ ارْجِعْ فَاِنْ کَانَ فِیْ نَفْسِکَ الَّذِیْ فِیْ نَفْسِکَ الْاٰنَ فَارْجِعْ قَالَ فَذَھَبْتُ ثُمَّ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمْتُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۳۷۹۳:۔ وَعَنْ نُعَیْمِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلَیْنِ جَاءَ ا مِنْ عِنْدِ مُسَیْلَمَۃَ اَمَا وَاللّٰہِ لَوْلَا اَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ اَعْنَاقَکُمَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ۔

۳۷۹۴:۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ خُطْبَتِہٖ اَوْفُوْا بِحِلْفِ الْجَاھِلِیَّۃِ فَاِنَّہٗ لَا یَزِیْدُہٗ یَعْنِی الْاِسْلَامَ اِلَّا شِدَّۃً وَلَا تُحْدِثُوْا حِلْفًا فِی الْاِسْلَامِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ مِنْ طَرِیْقِ حُسَیْنِ بْنِ ذَکْوَانَ عَنْ عَمْرٍو وَقَالَ حَسَنٌ وَذُکِرَ حَدِیْثُ عَلِیٍّ اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَکَافَأُ فِیْ کِتَابِ الْقِصَاصِ۔

کی جب دیکھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ڈالا گیا میرے دل میں اسلام پس کہا میں نے یا رسول اللہ! تحقیق میں قسم خدا کی نہیں پھر جاؤں گا طرف ان کی کبھی فرمایا تحقیق میں نہیں توڑتا عہد اور نہیں قید کرتا قاصدوں کو لیکن پھر جا تو پس اگر رہے تیرے دل میں ہے اب واپس پھر آ کر کہا ابو رافع نے پس گیا میں پھر آیا میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور مسلمان ہوا میں (ابو داؤد)

۳۷۹۳۔ اور نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخصوں کو کہ آئے تھے مسیلمہ کے پاس سے خبردار ہو ہو قسم ہے خدا کی اگر نہ ہوتی شریعت یہ کہ ایلچی نہیں مارے جاتے البتہ مارتا میں گردنیں تمہاری ۔ (احمد، ابوداؤد)

۳۷۹۴۔ اور عمرو بن شعیبؓ سے روایت ہے کہ روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے خطبہ میں پورا کرو جاہلیت کی قسم کو پس تحقیق وہ نہیں زیادہ کرتا اس کو یعنی اسلام زیادہ نہیں کرتا اس قسم میں مگر قوت کو اور نہ پیدا کرو قسم کو بیچ اسلام کے (ترمذی) طریق حسین بن ذکوان سے اس نے نقل کی عمرو سے اور کہا یہ حسن ہے اور ذکر کی گئی حدیث حضرت علیؓ کی ابتداء اس کی یہ ہے المسلمون تتکافأ بیچ کتاب قصاص کے۔

لہ نہیں توڑتا ۔ اس حدیث سے بھی نکلا کہ اقرار کا پورا کرنا ضروری ہے سہ البتہ مارتا میں گردنیں تمہاری ۔ کیونکہ ان دونوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم گواہ ہیں کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے اس پر آپ کو رنج آیا اور عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث آئندہ میں اس کا صاف بیان ہے سہ پورا کرو جاہلیت کی قسم کو ۔ کفار عرب کا دستور تھا کہ ایک قوم دوسری قوم سے ہم قسم ہوتے اور ایک دوسرے کے حق ناحق میں مدد کیا کرتے سو فرمایا کہ اسلام میں کفر کی قسم اور عہد و پیمان کا کچھ اعتبار نہیں تھا لیکن مظلوم کی مدد کرنا اور حق کام کی تائید کرنا سو اسلام میں اس کی زیادہ تاکید ہے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۷۹۵۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ ابْنُ النَّوَاحَۃِ وَابْنُ اُثَالٍ رَسُوْلَا مُسَیْلِمَۃَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَھُمَا اَتَشْھَدَانِ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَا نَشْھَدُ اَنَّ مُسَیْلِمَۃَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ لَوْ کُنْتُ قَاتِلًا رَسُوْلًا لَقَتَلْتُکُمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ فَمَضَتِ السُّنَّۃُ اَنَّ الرَّسُوْلَ لَا یُقْتَلُ رَوَاہُ اَحْمَدُ۔

تیسری فصل

۳۷۹۵۔ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آیا بیٹا نواحہ کا اور بیٹا اثال کا کہ ایلچی تھے مسیلمہ کذاب کے پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا واسطے ان دونوں کے آیا گواہی دیتے ہو تم کہ تحقیق میں رسول خدا ہوں کہا ان دونوں نے کہ گواہی دیتے ہیں ہم کہ مسیلمہ رسول خدا کا ہے پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان لایا میں ساتھ اللہ کے اور اس کے رسول کے اگر ہوتا میں قتل کرنیوالا کسی ایلچی کو البتہ قتل کرتا میں تم دونوں کو کہا عبداللہ نے کہ جاری ہوئی یہ سنت کہ ایلچی نہ مارا جائے[1] (احمد)

---

[1] نہ مارا جائے۔ یعنی اگرچہ ناسزا اور سخت کہے اور مستحق قتل کا ہو۔ اس حدیث سے آپ کی نہایت درجے کی تواضع اور انکساری نکلی اور یہ جو فرمایا آمنت باللہ آخر تک تو اس میں آپ نے اشارہ کیا مسیلمہ بدمعاش کی نبوت کے انکار کی طرف اور یہ کہ اس کا دعویٰ جھوٹا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ وَالْغُلُوْلِ فِيْهَا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۷۹۶: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ مِّنْ قَبْلِنَا ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۷۹۷: وَعَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَوْلَةٌ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَضَرَبْتُهٗ مِنْ وَّرَائِهٖ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهٖ بِالسَّيْفِ فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ وَاَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِيْ ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيْحَ الْمَوْتِ ثُمَّ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِيْ فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ قَالَ اَمْرُ اللّٰهِ ثُمَّ رَجَعُوْا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان ہے بیچ تقسیم کرنے[1] غنیمتوں اور خیانت کرنے کے مال غنیمت میں

پہلی فصل

۳۷۹۶۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا پس نہیں حلال[2] تھی غنیمت واسطے کسی کے پہلے ہم سے یہ بسبب اس کے کہ اللہ تعالےٰ نے دیکھا ضعیف ہونا ہمارا پس حلال کی غنیمت ہمارے لئے (بخاری ہ مسلم)

۳۷۹۷۔ اور ابی قتادہؓ سے روایت ہے کہ نکلے ہم ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سال غزوہ حنین کے پس جب کہ ملے ہم کفار سے ہوئی مسلمانوں کی صورت شکست کی پس دیکھا میں نے ایک شخص مشرکین کو کہ تحقیق غالب ہوا ایک شخص پر مسلمانوں میں سے پس مارا میں نے اس کو پیچھے اس کے سے اوپر رگ گردن اس کی کے ساتھ تلوار کے پس کاٹی میں نے زرہ اور متوجہ ہوا وہ مشرک مجھ پر پس بھینچا مجھ کو بھینچنا کہ پائی میں نے اس سے بو موت[3] کی پھر پایا اس کو موت نے پس چھوڑ دیا مجھ کو پھر ملا میں عمر بن خطابؓ کو پس کہا میں نے کیا حال[4] ہے لوگوں کا پس کہا حکم ہے اللہ کا پھر پھرے مسلمان اور بیٹھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم

---

[1] تقسیم کرنے غنیمتوں کے۔ جو مال لڑائی سے ہاتھ لگا وہ غنیمت پانچواں حصہ اللہ تعالےٰ کی نیاز اور چار حصہ لشکر کو اور جو بغیر جنگ کے ہاتھ لگا وہ فئے سارا خزانے میں مسلمانوں کے جو کام ضروری ہوں ان پر خرچ ہو اور جو مال غنیمت کا کفار سے ہاتھ آوے اس کے پانچ حصہ کئے جائیں چار حصے تو مجاہدین کو تقسیم کر دیئے جائیں اور ایک حصہ امام اپنے پاس رکھے اس میں پھر پانچ حصے کئے جائیں ایک حصہ تو بنی ہاشم اور سادات کا ہے اور ایک حصہ یتیموں کا اور ایک مسکینوں کا اور باقی مسلمانوں کے مفید کاموں میں صرف کئے جائیں جیسے لشکروں کا تیار کرنا پل بنانا اور سڑکوں کی مرمت۔ [2] پس نہیں حلال تھی یہ ایک حدیث طویل کا ٹکڑا ہے جس میں حضرت یوشع بن نون حضرت موسٰی علیہ السلام کے خلیفہ کے اریحا والوں کے ساتھ لڑنے کا ذکر ہے اور غرض یہ ہے کہ غنیمت کا مال لینا اگلی امتوں کو حلال نہ تھا امتِ محمدیؐ کو حلال ہو گیا [3] موت کی الخ یعنی اس نے مجھ کو ایسا دابا کہ موت کی تصویر میری آنکھوں میں پھر گئی [4] کیا حال ہے ان لوگوں کا۔ جو ایسا بھاگ نکلے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقُمْتُ فَقَالَ مَالَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ وَسَلَبُهُ عِنْدِي فَأَرْضِهِ مِنِّي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَاهَا اللّٰهِ إِذًا لَا يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أُسْدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَيُعْطِيكَ سَلَبَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَأَعْطِهِ فَأَعْطَانِيهِ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۷۹۸:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْهَمَ لِلرَّجُلِ وَلِفَرَسِهِ ثَلٰثَةَ أَسْهُمٍ سَهْمًا لَهُ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۳۷۹۹:۔ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ الْحَرُورِيُّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنِ

پس فرمایا جو شخص کہ قتل کرے کسی کو اس کے لئے ہو قتل کرنے پر شاہد پس واسطے اس کے ہے اسباب اس کا پس کہا میں نے کون شخص گواہی دیگا میرے لئے پھر بیٹھا میں پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مانند اس قول پہلے کے پس کہا میں نے کون گواہی دیگا میرے لئے پھر بیٹھ گیا میں، پھر فرمایا نبی صلعم نے مانند اس کی سچ کہتا ہے ابوقتادہ اور اس مشرک کا اسباب میرے پاس ہے اور اس معاملہ میں ابوقتادہ کو میری طرف سے راضی کردو! پس کہا ابوبکرؓ نے نہ یوں چاہیئے خدا کی قسم نہ کوئی ارادہ کریں گے آنحضرت اس شیر (ابوقتادہؓ) کی طرف کہ اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر ہے لڑتا ہے اللہ اور اسکے رسول کیلئے پھر دیں آپ اسباب اسکا تجھ کو پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا ابوبکرؓ نے[2] پس دیدے تو سامان مشرک کا ابوقتادہ کو پس اس شخص نے اس کافر کا سامان مجھکو دیا پس خریدا میں نے اس مال سے ایک باغ جو قبیلہ بنی سلمہ میں واقع تھا پس یہ پہلا مال تھا جس کو میں نے اسلام لانے کے بعد جمع کیا تھا۔ (بخاری، مسلم)

۳۷۹۸۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے غازی آدمی اور اسکے گھوڑے کے تین حصے دیئے ایک حصہ غازی اور دو حصے گھوڑے کے (بخاری، مسلم)

۳۷۹۹ - اور یزید بن ہرمز کہتے ہیں کہ نجدہ حروری نے حضرت ابن عباسؓ کی طرف خط لکھا اس حال میں پوچھتا تھا غلام

---

[1] واسطے اس کے۔ امام شافعیؒ، امام احمد، امام مالک، امام اوزاعی وغیرہم محدثین کے نزدیک تو تمام جنگوں میں مقتول کا سامان قاتل ہی کو ملے گا خواہ حاکم نے ایسا حکم دیا ہو یا نہ اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک یہ سامان مال غنیمت میں شامل کیا جائے گا اور اس میں سب کا حصہ ہوگا، مگر جب حاکم ایسا حکم دے تو پھر قاتل ہی کو ملے گا۔ [2] سچ کہا ابوبکرؓ نے الخ اس حدیث سے حضرت ابوبکرؓ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے فتویٰ دیا اور آپ نے ان کے فتویٰ کی تصدیق فرمائی۔ [3] ایک حصہ الخ امام ابویوسف، محمد، امام شافعی اور اہل حدیث کا یہی قول ہے کہ غازی سوار کو تین حصے دیئے جائیں دو گھوڑے کے اور ایک حصہ اس کا، اور بعض نے کہا ہے کہ سوار کو دو حصے ملیں گے ایک حصہ اس کا اور ایک حصہ گھوڑے کا ان کی دلیل مجمع بن جاریہ کی حدیث ہے جو فصل ثانی میں آئے گی جس کو امام احمد اور ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ خیبر کا مال غنیمت تقسیم ہوا حدیبیہ والوں پر تو آنحضرتؐ نے اس کے اٹھارہ حصے کئے اور کل لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی ان میں تین سو سوار تھے آپ نے سوار کو دو حصے دیئے اور پیدل کو ایک، یہ حدیث ضعیف ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا اس حدیث میں غلطی ہے کیونکہ سوار تین سو بیان کئے حالانکہ وہ دو سو تھے اب ابن عمر کی حدیث کے مطابق تقسیم درست ہوگی یعنی سوار کو تین اور پیدل کو ایک - (روضہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعَبْدِ وَالْمَرْأَةِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا فَقَالَ لِيَزِيْدَ اكْتُبْ إِلَيْهِ أَنَّهُ لَيْسَ لَهُمَا سَهْمٌ إِلَّا أَنْ يُحْذَيَا وَفِيْ رِوَايَةٍ كَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّكَ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِيْ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ بِالنِّسَاءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَقَدْ كَانَ يَغْزُوْ بِهِنَّ يُدَاوِيْنَ الْمَرْضٰى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ وَأَمَّا السَّهْمُ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۸۰۰: وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِهٖ مَعَ رَبَاحٍ غُلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهٗ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْفَزَارِيُّ قَدْ أَغَارَ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ عَلٰى أَكَمَةٍ فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِيْنَةَ فَنَادَيْتُ ثَلَاثًا يَا صَبَاحَاهُ ثُمَّ خَرَجْتُ فِيْ آثَارِ الْقَوْمِ أَرْمِيْهِمْ بِالنَّبْلِ وَأَرْتَجِزُ أَقُوْلُ أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ ÷ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ ÷ فَمَا زِلْتُ أَرْمِيْهِمْ وَأَعْقِرُ بِهِمْ حَتّٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ بَعِيْرٍ مِّنْ ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا خَلَّفْتُهٗ وَرَاءَ ظَهْرِيْ ثُمَّ

اور عورت کے متعلق جو شریک ہوں جہاد میں کیا مال غنیمت میں سے ان کو کچھ دیا جائے! پس کہا ابن عباسؓ نے یزید کو اس کے جواب میں یہ لکھ کہ نہیں ان دونوں کے لئے مال غنیمت میں کوئی حصہ مقرر لیکن ان کو کچھ دیدیا جائے اور ایک روایت میں ہے کہ ابن عباسؓ نے اس کی طرف یہ لکھا کہ تم مجھ سے یہ دریافت کرتے ہو کہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جہاد میں عورتوں کو لے جایا کرتے تھے اور کیا ان کے لئے مال غنیمت میں حصہ مقرر کرتے تھے؟ پس تحقیق آنحضرتؐ عورتوں کو جہاد میں لے جایا کرتے تھے کیونکہ وہ بیماروں کی دوا وغیرہ کرتی تھیں، اور انہیں مال غنیمت میں سے کچھ دیا جاتا تھا[1] لیکن آپ نے ان کیلئے کوئی حصہ معین نہیں کیا تھا۔ (مسلم)

۳۸۰۰۔ اور سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ بھیجے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے سواری کے اونٹ اپنے غلام حضرت رباح کے ساتھ اور میں بھی اس کے ساتھ تھا پس جب ہم نے صبح کی تو اچانک عبدالرحمٰن فزاری لے لوٹا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کو پس کھڑا ہوا میں اوپر ایک ٹیلہ کے اور سامنے کیا منہ طرف مدینے کی اور کہا میں نے تین بار یا صباحاہ پھر میں پیچھے اس قوم کے اور مارتا تھا میں ان کو ساتھ تیروں کے اور شعر پڑھتا تھا میں، میں ہوں بیٹا اکوع کا[2] اور آج کا دن ہے دن ہلاک ہونے بروں کا ÷ پس ہمیشہ رہا میں پھینکتا تیروں کو اور ان کے اونٹوں کی کونچیں کاٹتا جا رہا تھا یہاں تک کہ نہیں پیدا کیا اللہ نے کوئی اونٹ اونٹوں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سے مگر کر ڈالا میں نے اسکو پس پشت اپنی کے پھر پیچھے لگا میں انکے درحالیکہ

---

[1] دیا جاتا تھا۔ جمہور علماء اور اہل حدیث کا یہی مذہب ہے کہ غلام یا عورت جب جہاد میں شریک ہو۔ تو اسے حصہ نہیں ملے گا لیکن حاکم انعام کے طور پر جو مناسب سمجھے دے سکتا ہے (روضہ)

[2] اکوع کا الخ یہ معنی ہیں انا ابن الاکوع الیوم یوم الرضع کے یہ رجز تھا جنگ میں ایسا کہنا درست ہے تاکہ دشمن پر رعب پڑے اور یوم الرضع کے یہ معنی بھی بعض نے کئے ہیں کہ آج پہچان ہوگی کس نے شریف کا دودھ پیا ہے اور کس نے رذیل کا یا آج وہ دن ہے جس میں پہچان ہوگی اس شخص کی جو بچپنے سے لڑائی کا دودھ پیتا رہا ہے اور جنگ میں ماہر ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَتْبَعُهُمْ أَرْمِيهِمْ حَتَّى أَلْقَوْا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً وَّثَلَاثِينَ رُمْحًا يَسْتَخِفُّونَ وَلَا يَطْرَحُونَ شَيْئًا إِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ آرَامًا مِنَ الْحِجَارَةِ يَعْرِفُهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى رَأَيْتُ فَوَارِسَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَحِقَ أَبُو قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَتَلَهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ أَبُو قَتَادَةَ وَخَيْرُ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ قَالَ ثُمَّ أَعْطَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَيْنِ سَهْمَ الْفَارِسِ وَسَهْمَ الرَّاجِلِ فَجَمَعَهُمَا لِي جَمِيعًا ثُمَّ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ عَلَى الْعَضْبَاءِ رَاجِعِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۸۰۱:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوَى قِسْمَةِ عَامَّةِ الْجَيْشِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۸۰۲:۔ وَعَنْهُ قَالَ نَفَّلَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْلًا سِوَى نَصِيبِنَا مِنَ الْخُمُسِ فَأَصَابَنِي شَارِفٌ وَالشَّارِفُ الْمُسِنُّ الْكَبِيرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

یہاں تک کہ ڈال دیں انہوں نے زیادہ تیس سے چادریں اور تیس نیزے ہلکے ہوتے تھے[1] اور نہیں ڈالتے تھے وہ کسی چیز کو مگر کہ رکھتا تھا میں ان پر نشانی پتھر کی کہ پہچان لیں[2] اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور یار ان کے یہاں تک کہ دیکھا میں نے سواروں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کو اور ملے ابو قتادہؓ کہ ان کو سوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہتے تھے ساتھ عبدالرحمٰن کے پس قتل کیا ابو قتادہؓ نے عبدالرحمٰن کو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر ہمارے سواروں کا آج کے دن ابو قتادہؓ ہے اور بہتر ین ہمارے پیادوں کا سلمہ بن اکوع ہے کہا سلمہ نے پھر دیئے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حصے[3] ایک سوار کا ایک پیادہ کا پس جمع کیا دونوں حصوں کو میرے لئے اکٹھا پھر بٹھایا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے اپنے اونٹنی پر کہ نام اس کا عضباء تھا درحالیکہ پھرنے والے تھے طرف مدینہ کی۔ (مسلم)

۳۸۰۱ :۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے حصہ زاید دیتے[4] بعض لوگوں کو جن کو لشکروں میں بھیجا کرتے تھے خاص طور پر سوائے تقسیم کرنے عام لشکر کے۔ (بخاری، مسلم)

۳۸۰۲ :۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ زیادہ دیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ سوائے حصہ ہمارے کے خمس[5] میں سے پس پہنچی مجھ کو ایک شارف اور شارف کہتے ہیں اونٹنی بوڑھی بڑی کو۔ (بخاری، مسلم)

---

[1] ہلکے ہونے تھے یعنی بھاگنے کے لئے، [2] پہچان لیں کہ یہ غنیمت کا مال ہے اور اس کو لے لے، [3] دو حصے الخ اس لئے کہ اس غزوے کے لڑنے مہتم سلمہ ہی تھے اور ان کی ہمت کو دیکھو کہ صبح سویرے سے دوڑتے دوڑتے رات ہو گئی گھوڑے تھک گئے اور اونٹ تھک گئے اسباب رہ گیا پر سلمہ نہ تھکے اور دن بھر نہ کچھ کھایا نہ پیا اللہ جل جلالہ کی امداد تھی اور امام کو اختیار ہے کہ دے حصہ سے زیادہ اس کو کہ زیادہ کوشش کرے جہاد میں تاکہ لوگوں کو رغبت ہو کوشش کرنے میں، [4] خمس میں سے مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ اللہ کی نیاز امام رکھ لیتا ہے اس میں سے امام کو اختیار ہے کہ جس قدر چاہے بطور انعام دے اور چار حصے تقسیم کر دیئے جاتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٣٨٠٣: ۔ وَعَنْهُ قَالَ ذَهَبَتْ فَرَسٌ لَّهٗ فَاَخَذَهَا الْعَدُوُّ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرُدَّ عَلَيْهِ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَبَقَ عَبْدٌ لَّهٗ فَلَحِقَ بِالرُّوْمِ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرَدَّ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

٣٨٠٤: ۔ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَشَيْتُ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا اَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ بِمَنْزِلَةٍ وَّاحِدَةٍ مِّنْكَ فَقَالَ اِنَّمَا بَنُوْهَاشِمٍ وَّبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَّاحِدٌ قَالَ جُبَيْرٌ وَّلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ وَّبَنِيْ نَوْفَلٍ شَيْئًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

٣٨٠٥: ۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا

٣٨٠٣: ۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا بھاگ گیا گھوڑا انکا پس پکڑا اس کو دشمنوں نے پھر غالب آئے کافروں پر مسلمان پھیر دیا گیا وہ گھوڑا ابن عمرؓ کو بیچ زمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ایک روایت میں ہے کہ بھاگ گیا غلام عبداللہ کا اور جا ملا روم میں پس غالب آئے ان پر مسلمان پس پھیر دیا[سلہ] عبداللہ پر خالد بن ولید نے اور یہ بعد زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھا۔ (بخاری)

٣٨٠٤: ۔ اور جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ چلا میں اور عثمان بن عفانؓ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ہم نے کہ دیا آپ نے بنی مطلب کو خمس خیبر میں سے اور چھوڑ دیا ہم کو اور ہم ایک[سلہ] مرتبہ میں بسبب آپؐ کی پس فرمایا سوائے اس کے نہیں کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہیں کہا جبیرؓ نے اور نہیں تقسیم کیا نبی صلعم نے واسطے بنی عبد شمس اور بنی نوفل کے کچھ۔ (بخاری)

٣٨٠٥: ۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بستی[سلہ] کہ جاؤ تم اس میں اور ٹھہرو بیچ

سلہ پھیر دیا امام شافعیؒ اور ایک جماعت علماء کا یہی قول ہے کہ کافر غلبہ سے مسلمانوں کے کسی چیز کے مالک نہ ہوں گے اور جب وہ چیز پھر ہاتھ آوے اس کا مالک لے لیگا غنیمت سے پہلے یا اس کے بعد اور دوسرے علماء سے منقول ہے کہ اگر مالک نے غنیمت کا مال تقسیم ہونے سے پہلے اپنی چیز کو پایا تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے اور اگر تقسیم کے بعد پایا تو قیمت دے کر لے لے اور دارقطنیؒ نے ابن عباسؓ سے مرفوعاً ایسا ہی نکالا اور اس کا اسناد بہت ضعیف ہے۔ سلہ اور ہم ایک مرتبہ میں ہیں، عبد مناف کے چار بیٹے تھے ایک ہاشم دوسرے مطلب تیسرے عبد شمس چوتھے نوفل سو جبیر بن مطعمؓ نوفل سے اور حضرت عثمانؓ عبد الشمس سے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا پانچواں حصہ بنی ہاشم اور مطلب کی اولاد کو دیا اور عبد الشمس کی اولاد کو نہ دیا تب جبیر بن مطعم اور عثمانؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ! بنی ہاشم کی شرافت اور بزرگی کے تو ہم قائل ہیں لیکن اس کا کیا سبب ہے کہ مطلب کی اولاد کو دیا اور عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہیں دیا اگر برادری کی جہت سے دیا ہے تو ہم اور وہ آپ کے ساتھ برابر ہیں تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاشم اور مطلب کی اولاد کبھی جدا نہیں ہوئی کفر اور اسلام میں رنج اور غم میں ہمیشہ شریک رہے۔ سلہ جو بستی۔ اس حدیث میں بیان ہے فئے اور غنیمت کا یعنی جو ملک بدون جنگ کے کافروں نے خالی کر دیا یا صلح میں سے قابو آیا وہ سب کا سب مال ہے بیت المال کا اس کو فئے کہتے ہیں اس میں غازیوں کا حصہ مقرر نہیں اگر غازی وہاں جا کر ٹھہریں تو بطور عطا کے حصہ پائیں گے اس واسطے کہ مصارف بیت المال میں غازی بھی داخل ہیں اور ملک جنگ سے فتح ہوں اس میں پانچواں حصہ بیت المال کا اور باقی چار حصے غازیوں کے اس کو غنیمت کہتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَرْيَةٍ اَتَيْتُمُوْهَا وَاَقَمْتُمْ فِيْهَا فَسَهْمُكُمْ فِيْهَا وَاَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۸۰۶ :- وَعَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۳۸۰۷ :- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَهٗ وَعَظَّمَ اَمْرَهٗ ثُمَّ قَالَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ بَعِيْرٌ لَهٗ رُغَاءٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَرَسٌ لَهٗ حَمْحَمَةٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ

اس کے بیچ حصہ تمہارا بیچ اس کے ہے اور جس بستی نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی پس تحقیق پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کے لئے پھر وہ واسطے تمہارے ہے۔ (مسلم)

۳۸۰۶ :- اور خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تحقیق بعض اشخاص تصرف کرتے ہیں بیچ مال خدا کے ناحق پس ان کے لئے آگ ہے دن قیامت کے۔ (بخاری)

۳۸۰۷ :- اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خطبہ فرمایا درمیان ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن پس ذکر کیا خیانت کرنے کا غنیمت میں پس بڑا گناہ بتلایا اس کا اور بڑا بیان کیا امر اس کا پھر فرمایا کہ نہ پاؤں میں ایک تمہارے کو اس حال میں کہ آوے دن قیامت کے اس حال سے کہ ہو اس کی گردن پر اونٹ بلبلاتا[1] کہے گا وہ شخص اے رسول خدا کے فریاد رسی کرو میری پس کہوں گا میں نہیں مالک[2] ہوں میں واسطے تیرے کسی چیز کا تحقیق پہنچا دی میں نے تجھ کو شریعت نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو کہ آوے دن قیامت کے اس حال میں کہ اس کی گردن پر گھوڑا ہو ہنہناتا پس کہے گا یا رسول اللہ فریاد رسی کرو میری پس کہوں گا میں نہیں مالک ہوں میں تیرے لئے کسی چیز کا تحقیق پہنچا دی میں نے تجھ کو شریعت نہ پاؤں میں کسی کو تم میں سے کہ آوے دن قیامت کے کہ اس کی گردن پر ہو بکری میں میں کرتی کہے یا رسول اللہ فریاد کرو میری پس کہوں گا میں نہیں مالک ہوں میں تیرے لئے کسی چیز کا تحقیق پہنچا دی میں نے تم کو شریعت نہ پاؤں میں ایک تمہارے کو آوے دن قیامت کے اس حال میں کہ اس کی گردن پر ہو کوئی شخص چلا تا[3] اس کے لئے ہو آواز پس کہے یا رسول اللہ فریاد رسی کرو میری پس کہوں گا میں نہیں مالک ہوں واسطے تیرے کسی چیز کا تحقیق پہنچا دی میں نے تجھ کو شریعت نہ پاؤں میں کسی کو تم میں سے کہ آوے

---

[1] نہیں مالک ہوں میں الخ یعنی میں بغیر حکم خدا کچھ نہیں کر سکتا ہوں اور شاید آپ پہلے غصہ سے ایسا فرمائیں گے پھر شفاعت کریں گے بشرطیکہ وہ موحد ہوں۔

[2] کوئی شخص چلاتا اس کے لئے ہو آواز یعنی جس کا اس نے دنیا میں خون کیا ہو معلوم ہوا کہ غنیمت کے مال میں چوری کرنی اور زیادہ گناہ ہے گو مطلقاً چوری بھی گناہ ہے مگر یہ اس سے زیادہ ہے کیونکہ غنیمت کا مال عام مسلمانوں کا مال ہے تو گویا اس نے تمام مسلمانوں کی حق تلفی کی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَغِثْنِيْ فَأَقُوْلُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَغِثْنِيْ فَأَقُوْلُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَّهُوَ أَتَمُّ۔

۳۸۰۸۔ وَعَنْهُ قَالَ أَهْدٰى رَجُلٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا يُقَالُ لَهٗ مِدْعَمٌ فَبَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلًا لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَصَابَهٗ سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيْئًا لَّهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِيْ أَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْغَنَائِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شِرَاكٌ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَّارٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

دن قیامت کے اس حال میں کہ اسکی گردن پر کپڑے ہلتے ہوں پس کہے یا رسول اللہ! میری فریاد رسی کرو پس کہوں گا میں نہیں مالک ہوں واسطے تیرے کسی چیز کا تحقیق پہنچا چکا ہوں میں تجھ کو شریعت نہ پاؤں میں ایک تمہارے کو کہ آوے دن قیامت کے اسکی گردن پر ہو سونا چاندی پس کہے یا رسول اللہ! فریاد رسی کرو میری پس کہوں گا میں نہیں مالک واسطے تیرے کسی چیز کا تحقیق پہنچا چکا ہوں میں تجھ کو (بخاری مسلم) اور یہ لفظ مسلم کے ہیں اور یہ لفظ پورے ہیں۔

۳۸۰۸۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ تحفہ بھیجا کسی شخص نے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کہا جاتا تھا اس کو مدعم پس مدعم اتارتا تھا کجاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ناگہاں پہنچا اس کو تیر بے نشان پس قتل کیا اس تیر نے مدعم کو پس کہا لوگوں نے مبارک ہو واسطے مدعم کے بہشت پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں نہیں قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے تحقیق وہ چادر کہ لی تھی مدعم نے دن خیبر کے غنیمت میں سے کہ نہیں پہنچی تھی اس چادر کو تقسیم البتہ شعلہ مارتی ہے وہ چادر مدعم پر آگ ہو کر پس جب کہ سنا یہ لوگوں نے لایا ایک شخص تسمہ یا دو تسمے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا ایک تسمہ[2] یا دو تسمے ہیں آگ سے۔ (بخاری مسلم)

---

[1] پہنچا چکا ہیں یعنی میں نے تجھ کو خبر دی نوویؒ نے کہا مسلمانوں نے اتفاق کیا ہے کہ غلول یعنی غنیمت کے مال میں سے چوری کرنا حرام اور بڑا گناہ ہے اگر چرا وے تو اس مال کو پھیر دے اگر لشکر متفرق ہو جائے اور پھر اس مال کا پہنچانا ہر ایک حق والے کو ممکن نہ ہو تو اس میں علماء کا اختلاف ہے شافعی اور ایک طائفہ کے نزدیک وہ مال امام یا حاکم کے سپرد کر دے مثل اور اموال ضائعہ کے اور حضرت ابن مسعودؓ اور ابن عباس رضی اللہ معاویہؓ اور حسنؒ اور زہریؒ اور اوزاعی اور مالکؒ اور ثوری اور لیث، اور احمد اور جمہور کے نزدیک خمس اسکا امام کو دے اور باقی صدقہ کر دے اور چرانے والے کو امام جیسا مناسب سمجھے سزا دے لیکن اسکا اسباب جلا دے مالکؒ اور شافعیؒ اور ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے اور مکحول اور حسنؒ اور اوزاعی کے نزدیک اسکا گھر اور اسباب سب جلا دیا جائے صرف ہتھیار اور جو کپڑے پہنے ہو وہ چھوڑ دیئے جائیں اور حسن نے کہا کہ جانور اور مصحف کو چھوڑ دیں اور دلیل انکی حدیث ہے عبداللہ بن عمرؓ کی جمہور نے کہا کہ وہ حدیث ضعیف ہے حجت لینے کے لائق نہیں ہے، [2] یہ ایک تسمہ یا دو تسمے ہیں آگ سے یعنی یہ تسمہ تو داخل نہ کرتا تو آخرت میں یہی تسمہ آگ ہو کر لپٹتا ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۸۰۹ : ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ کَانَ عَلٰی ثِقَلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ کِرْکِرَۃُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ فِی النَّارِ فَذَھَبُوْا یَنْظُرُوْنَ فَوَجَدُوْا عَبَاءَۃً قَدْ غَلَّھَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ۔

۳۸۱۰ : ۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ کُنَّا نُصِیْبُ فِیْ مَغَازِیْنَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَاْکُلُہٗ وَلَا نَرْفَعُہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ۔

۳۸۱۱ : ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَصَبْتُ جِرَابًا مِنْ شَحْمٍ یَوْمَ خَیْبَرَ فَالْتَزَمْتُہٗ فَقُلْتُ لَا اُعْطِیْ الْیَوْمَ اَحَدًا مِنْ ھٰذَا شَیْئًا فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَبَسَّمُ اِلَیَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ مَا اُعْطِیْکُمْ فِیْ بَابِ رِزْقِ الْوُلَاۃِ ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۸۱۲ ۔ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ فَضَّلَنِیْ

۳۸۰۹ : ۔ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ تھا اوروغہ اور پر اسباب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک شخص کہا جاتا تھا اس کو کرکرہ پس مر گیا وہ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ بیچ دوزخ کے ہے پس شروع کیا لوگوں نے دیکھنا پس پائی ایک کملی کہ تحقیق خیانت کیا تھا اس کو غنیمت سے ۔ (بخاری)

۳۸۱۰ : ۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ تھے ہم پہنچتے بیچ اپنے غزوں کے شہد اور انگور کو پس کھاتے ہم اسکو اور نہ اٹھاتے اسکو ۔ (بخاری)

۳۸۱۱ : ۔ اور عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ پہنچا میں ایک تھیلی کو بھری ہوئی تھی چربی سے دن خیبر کے پس اٹھایا میں نے اسکو اور چمٹایا اپنے سے اور کہا میں نے نہ دوں گا آج کے دن کسی کو اس میں سے کچھ پس پھر کر دیکھا میں نے پس ناگہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبسم فرماتے تھے طرف[1] میری ۔ (بخاری ، مسلم) اور ذکر کی گئی حدیث ابوہریرہؓ سے کہ سرا اسکا یہ ہے ما اعطیکم بیچ باب رزق ولات کے ۔

دوسری فصل

۳۸۱۲ : ۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے بزرگی دی مجھ کو

---

[1] تبسم فرماتے تھے یعنی میرے اس کہنے پر ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جب مسلمان کفار کے ملک میں داخل ہوں اور وہاں کھانے کی چیزیں پائیں تو تقسیم سے پہلے کھانا انکا درست ہے مثلاً روٹی یا گوشت وغیرہ کہا قاضی عیاضؒ نے اجماع کیا ہے علماء نے کہ اہل حرب کا کھانا کھا لینا درست ہے جب تک مسلمان دار الحرب میں ہوں بقدر حاجت کے خواہ امام سے اذن لیا ہو یا نہ لیا ہو مگر زہریؒ کے نزدیک اذن لینا ضروری ہے اور بیچنا کسی کے نزدیک درست نہیں ہے اگر بیچے تو اس کی قیمت غنیمت کے مال میں شریک ہوگی اسی طرح جانور پر سواری کرنا کپڑے ہتھیار سے کام لینا لڑائی میں درست ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اہل کتاب جانور کو کاٹیں اس کی چربی کھانا درست ہے گو چربی یہود پر حرام تھی اور یہی مذہب ہے مالکؒ ، ابوحنیفہؒ ، شافعی اور جمہور علماء کا اور اشہبؒ و ابن قاسمؒ اور بعض حنابلہ کے نزدیک حرام ہے اور یہ بھی نکلا کہ اہل کتاب کی ذبیحہ درست ہے خواہ وہ بسم اللہ کہیں یا نہ کہیں اور بعض کے نزدیک بسم اللہ کہنا ضروری ہے لیکن وہ اگر مسیح کے نام پر کاٹیں یا کسی گرجے کے تو وہ حلال نہ ہوگا اور یہی قول ہے جمہور کا ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَى الْأَنْبِيَاءِ أَوْ قَالَ فَضَّلَ أُمَّتِي عَلَى الْأُمَمِ وَأَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

۳۸۱۳:- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ يَعْنِي يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا فَلَهُ سَلَبُهُ فَقَتَلَ أَبُو طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِينَ رَجُلًا وَأَخَذَ أَسْلَابَهُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

۳۸۱۴:- وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي السَّلَبِ لِلْقَاتِلِ وَلَمْ يُخَمِّسِ السَّلَبَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ -

۳۸۱۵:- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَفَّلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ أَبِي جَهْلٍ وَكَانَ قَتَلَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ -

۳۸۱۶:- وَعَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِي فَكَلَّمُوا فِيَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمُوهُ أَنِّي مَمْلُوكٌ فَأَمَرَ لِي فَقُلِّدْتُ سَيْفًا فَإِذَا أَنَا أَجُرُّهُ فَأَمَرَ

انبیاء پر یا فرمایا بزرگی دی امت میری کو اور امتوں پر اور حلال کیں میرے لئے غنیمتیں۔ (ترمذی)

۳۸۱۳:- اور انس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن حنین کے جو شخص کہ مارے کسی کافر کو پس اسکے لئے ہے اسباب اس کا پس قتل کیا ابو طلحہ رضی نے اس دن بیس شخصوں کو اور لئے اسباب ان کے۔ (دارمی)

۳۸۱۴:- اور عوف بن مالک اشجعی اور خالد بن ولید رضی سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا بیچ اسباب مقتول کے کہ وہ قتل کرنے والے کے لئے ہے اور خمس[سلہ] نہ نکالا اس اسباب میں سے۔ (ابوداؤد)

۳۸۱۵:- اور عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حصہ سے زیادہ دی مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن تلوار ابوجہل کی اور تھے ابن مسعود[سلہ] رضی کہ قتل کیا تھا ابوجہل کو۔ (ابوداؤد)

۳۸۱۶:- اور عمیر غلام ابی اللحم رضی سے روایت ہے کہ حاضر ہوا غزوہ خیبر میں ساتھ اپنے مالکوں کے پس کلام کیا مالکوں نے میرے مقدمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کلام کیا انہوں نے آپ سے یہ کہ میں مملوک ہوں پس حکم کیا مجھ کو پس پہنایا گیا میں تلوار پس ناگہاں میں کھینچتا[سلہ] تھا اس کو پس حکم کیا آپ نے میرے لئے ساتھ تھوڑی سی[سلہ] چیز کے خانگی اسباب سے اور بیان کیا میں نے آپ کے روبرو

سلہ خمس الخ یعنی جیسے کہ غنیمت میں سے نکالتے ہیں سلب کہتے ہیں مقتول کے کپڑے ہتھیار سواری وغیرہ کو اس حدیث سے شافعی، اوزاعی، لیث، ثوری، ابوثور، احمد اور اسحٰق نے دلیل لی ہے کہ یہ حکم دائمی ہے اور ہر جنگ میں مقتول کا سامان قاتل ہی کو ملے گا خواہ امام وعدہ کرے یا نہ کرے اور امام ابوحنیفہ اور مالک نے کہا یہ حکم دائمی نہیں ہے مگر امام کا اختیار ہے کہ جب چاہے جنگ میں لوگوں کو رغبت دلانے کے لئے ایسا کہہ دے کہ جو کوئی کسی کو مارے اس کا سامان وہی لے یا کسی خاص ٹکڑے سے کہے کہ تم کو مال غنیمت میں سے اس قدر زیادہ حصہ ملے گا اگر امام نے کچھ نہ کہا ہو تو ہر ایک مقتول کا سامان مال غنیمت میں شریک ہو کر سب مجاہدین کو برابر تقسیم ہو گا، سلہ ابن مسعود رضی ابوجہل کو انصار کے دونوں جوان لڑکوں نے مارا تھا اور ابن مسعود رضی نے اس کا سر اتارا تھا اور یہ قصہ مفصل تیسری فصل میں انشاء اللہ آئے گا، سلہ کھینچتا تھا اس وجہ سے کہ تلوار لمبی ہو گی یا قد اس کا چھوٹا تھا، سلہ تھوڑی سی الخ کیونکہ غلام یا عورت جو لشکر میں شریک ہوں تو ان کو حصہ نہ ملے گا لیکن امام جو مناسب سمجھے انعام کے طور پر ان کو دے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِی بِشَیْءٍ مِنْ خُرْثِیِّ الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَیْهِ رُقْیَةً کُنْتُ اَرْقِیْ بِهَا الْمَجَانِیْنَ فَاَمَرَنِیْ بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اِلَّا اَنَّ رِوَایَتَهٗ اِنْتَهَتْ عِنْدَ قَوْلِهِ الْمَتَاعِ۔

۳۸۱۷: وَعَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِیَةَ قَالَ قُسِمَتْ خَیْبَرُ عَلٰی اَهْلِ الْحُدَیْبِیَةِ فَقَسَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِیَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَکَانَ الْجَیْشُ اَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ فِیْهِمْ ثَلٰثُ مِائَةِ فَارِسٍ فَاَعْطَی الْفَارِسَ سَهْمَیْنِ وَالرَّاجِلَ سَهْمًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ اَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَیْهِ وَاَتَی الْوَهْمُ فِیْ حَدِیْثِ مُجَمِّعٍ اَنَّهٗ قَالَ ثَلٰثُ مِائَةِ فَارِسٍ وَاِنَّمَا کَانُوْا مِائَتَیْ فَارِسٍ۔

۳۸۱۸: وَعَنْ حَبِیْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِیِّ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ الرُّبُعَ فِی الْبَدْاَةِ وَالثُّلُثَ فِی الرَّجْعَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۳۸۱۹: وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُنَفِّلُ الرُّبُعَ بَعْدَ الْخُمُسِ وَالثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ اِذَا قَفَلَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

ایک منتر کہ تھا میں پڑھتا اس کو دیوانوں پر پس حکم کیا مجھ کو ساتھ موقوف کرنے بعض منتر کے اور رہنے دینے بعض منتر کے، (ترمذی، ابوداؤد) مگر تحقیق روایت ابوداؤد کی تمام ہوئی نزدیک المتاع کے۔

۳۸۱۷۔ اور مجمع بن جاریہؓ سے روایت ہے کہا بانٹی گئی خیبر اوپر اہل حدیبیہ کے پس تقسیم فرمایا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھارہ حصے اور تھا لشکر ایک ہزار پانچ سو آدمیوں کا ان میں تین سو سوار تھے پس دیئے سوار کو دو حصے اور پیادہ کو ایک حصہ، (ابوداؤد) اور کہا حدیث ابن عمر کی صحیح ہے اور عمل اکثر ائمہ کا اس پر ہے اور واقع ہوا وہم بیچ حدیث مجمع کے کہ اس نے کہا تین سو سوار اور نہ تھے[1] وہ مگر دو سو سوار۔

۳۸۱۸۔ اور حبیب بن مسلمہ فہریؓ سے روایت ہے کہ حاضر ہوا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حصہ زیادہ دیا[2] چوتھائی بیچ ابتداء جہاد کے اور تہائی بیچ وقت پھرنے کے جہاد سے، (ابوداؤد)

۳۸۱۹۔ اور حبیب بن مسلمہؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے حصے زیادہ دیتے چوتھائی پیچھے خمس نکالنے کے اور تہائی پیچھے خمس نکالنے کے جس وقت کہ پھرتے جہاد سے، (ابوداؤد)

---

[1] اور نہ تھے وہ مگر دو سو سوار۔ ہم ابوداؤد کا یہ قول ابن عمرؓ کی حدیث کے حاشیہ پر نقل کر چکے اور لکھ چکے کہ اس حدیث کا اسناد ضعیف ہے اور بموجب قول ابوداؤد کے تقسیم ٹھیک پڑتی ہے اور اس حدیث اور ابن عمرؓ کی حدیث میں تعارض نہیں رہتا۔ [2] زیادہ دیا چوتھائی یعنی غنیمت کے مال میں پانچواں حصہ اللہ کی نیاز کا نکال لیا اور باقی چار حصوں میں سے ربع ان لوگوں کو انعام میں دیا جو لشکر کے پہنچنے سے پہلے دشمنوں سے جا لڑے اور تین ربع میں سارے لشکر کو شریک کیا اور لوٹتے وقت جن لوگوں نے دشمن کا پھر مقابلہ کیا ان کو خمس لینے کے بعد غنیمت کے مال میں تیسرا انعام دیا اور باقی دو حصوں میں سارے لشکر کو شریک کیا کیونکہ لوٹتے وقت لڑائی کرنا بہت شاق ہوتا ہے اس لئے اس میں زیادہ انعام مقرر کیا اور اگلی حدیث میں اس کا صاف بیان ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۸۲۰: وَعَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيِّ قَالَ أَصَبْتُ بِأَرْضِ الرُّومِ جَرَّةً حَمْرَاءَ فِيهَا دَنَانِيرُ فِي إِمْرَةِ مُعَاوِيَةَ وَعَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ يُقَالُ لَهُ مَعْنُ بْنُ يَزِيدَ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَعْطَانِي مِنْهَا مِثْلَ مَا أَعْطَى رَجُلًا مِنْهُمْ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا نَفَلَ إِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ لَأَعْطَيْتُكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۳۸۲۱: وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَأَسْهَمَ لَنَا أَوْ قَالَ فَأَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ إِلَّا أَصْحَابَ سَفِينَتِنَا جَعْفَرًا وَأَصْحَابَهُ أَسْهَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۳۸۲۲: وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَتَغَيَّرَتْ وُجُوهُ النَّاسِ

۳۸۲۰ – اور ابوالجویریہ جرمی سے روایت ہے کہ پائی میں نے زمین روم میں ایک ٹھلیا سرخ کہ اس میں دینار تھیں بیچ زمانے خلافت معاویہؓ کے اور تھا ہم پر حاکم ایک شخص صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بنی سلیم سے کہا جاتا تھا اس کو معن بن یزید پس لایا میں اس کے پاس ٹھلیا پس بانٹا اس نے ان دیناروں کو درمیان مسلمانوں کے اور دیا مجھ کو اس میں سے مانند اس چیز کی کہ دیا اس شخص کو ان میں سے پھر کہا اگر نہ سنا ہوتا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہیں حصہ زیادہ دینا[1] مگر پیچھے خمس کے البتہ دیتا میں تجھ کو، (ابوداؤد)

۳۸۲۱ – اور ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہا آئے ہم اور پایا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت کہ فتح کیا خیبر کو پس حصہ دیا واسطے ہمارے یا کہا پس دیا ہم کو غنیمت خیبر سے اور نہیں تقسیم کیا کسی کے لئے کہ غائب تھا فتح خیبر سے اس میں سے کچھ مگر اس کے لئے کہ حاضر تھا ساتھ انکے مگر ہمارے کشتی والوں[2] کو جعفر اور انکے یاروں کو حصے دیئے کشتی والوں کو ساتھ انکے کہ حاضر تھے، (ابوداؤد)

۳۸۲۲ – اور یزید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ کہ ایک شخص اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وفات کیا گیا دن خیبر کے پس ذکر کیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس فرمایا نماز پڑھو اپنے یار پر پس متغیر ہوئے[3] چہرے لوگوں کے بسبب اس کے پس فرمایا کہ تحقیق یار تمہارے نے خیانت کی اللہ کے

---

[1] نہیں حصہ زیادہ دینا مگر پیچھے خمس کے اور خمس غنیمت میں سے نکالا جاتا ہے اور یہ فئے تھے تو اس میں خمس ہی نہیں پس نفل بھی نہیں ہوگا،

[2] مگر ہمارے کشتی والوں کو الخ ان لوگوں کو دینا غازیوں کی رضامندی سے تھا اور یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے دوبارہ ہجرت کی ایک بار مکہ سے حبش کی طرف اور پھر حبش سے مدینہ کی طرف،

[3] پس متغیر ہوئے چہرے لوگوں کے، یعنی اس بات سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز اس پر نہ پڑھی اور لوگوں سے کہا کہ تم پڑھ لو اور رنج اس واسطے ہوا کہ اگر ہم بھی شاید مریں اور آپ ہمارے پر نماز نہ پڑھیں جب آپ نے اس کی وجہ بتلائی تو ان کی تسلی ہوئی گو مطلق چوری بھی گناہ ہے مگر غنیمت کے مال میں چوری کرنا اور زیادہ گناہ ہے کیونکہ غنیمت مال عام مسلمانوں کا ہے اور اس میں چوری کرنا تمام مسلمانوں کی حق تلفی ہے ؎

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهٗ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِّنْ خَرَزِ يَهُوْدَ لَا يُسَاوِيْ دِرْهَمَيْنِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

٣٨٢٣: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ غَنِيْمَةً اَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰى فِي النَّاسِ فَيَجِيْئُوْنَ بِغَنَائِمِهِمْ فَيُخَمِّسُهٗ وَيُقَسِّمُهٗ فَجَاءَ رَجُلٌ يَوْمًا بَعْدَ ذٰلِكَ بِزِمَامٍ مِّنْ شَعْرٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا فِيْمَا كُنَّا اَصَبْنَاهُ مِنَ الْغَنِيْمَةِ قَالَ اَسَمِعْتَ بِلَالًا نَادٰى ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا مَنَعَكَ اَنْ تَجِيْءَ بِهٖ فَاعْتَذَرَ فَقَالَ كُنْ اَنْتَ تَجِيْءُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَلَنْ اَقْبَلَهٗ عَنْكَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ۔

٣٨٢٤: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ حَرَّقُوْا مَتَاعَ الْغَالِّ وَضَرَبُوْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ۔

٣٨٢٥: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يَّكْتُمْ غَالًّا فَاِنَّهٗ مِثْلُهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ۔

راہ میں پس تلاش کیا ہم نے اسباب اس کا پس پائے ہم نے نگینے نگینوں یہود کے سے نہ برابر تھے دو درہموں کے ۔ (مالک، ابوداؤد، نسائی)

٣٨٢٣ ۔ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت پہنچتے غنیمت کو حکم فرماتے بلالؓ کو پس ندا کرتے بلالؓ لوگوں کو پس لاتے لوگ غنیمتیں اپنی پس پانچواں حصہ اس میں سے نکالتے اور تقسیم کرتے اس کو پس لایا ایک شخص ایک دن بعد اس[1] کے ایک مہار بالوں کی پس کہا اس نے یارسول اللہ یہ بیچ اس چیز کے تھی کہ پہنچے تھے ہم اسکو غنیمت میں سے فرمایا کیا سنا تھا تو نے بلالؓ کو پکارتے ہوئے تین بار کہا ہاں پس فرمایا پس کس چیز نے منع کیا تجھ کو اس سے کہ لاتا تو اسکو پس عذر کیا لئے فرمایا تو لائے گا تو اس کو دن قیامت کے پس[2] ہرگز نہ قبول کروں گا میں اس کو تجھ سے ۔ (ابوداؤد)

٣٨٢٤ ۔ اور عمرو بن شعیبؓ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور شعیب نے اپنے دادا سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ نے جلا دیا[3] اسباب خیانت کرنے والے کا غنیمت میں سے اور مارا اس کو ۔ (ابوداؤد)

٣٨٢٥ ۔ اور سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جو شخص[4] کہ چھپائے خیانت کرنے والے کی پس تحقیق وہ مانند اس کی ہے ۔ (ابوداؤد)

---

[1] بعد اس کے یعنی بعد نکالنے پانچویں حصے کے ۔ [2] پس ہرگز نہ قبول کروں گا میں اس کو تجھ سے ۔ اس سے معلوم ہوا کہ غنیمت کا کل مال حاکم کے سامنے حاضر کرے ایک سوئی یا تاگا بھی اپنے پاس نہ رکھے اور عبادہ بن صامتؓ کی حدیث آیندہ میں اسکا صاف بیان ہے ۔ [3] جلا دیا ۔ اس حدیث کی رو سے جائز رکھا ہے اور امام احمد وغیرہ نے جلا دینا غنیمت کے چور کے اسباب کا سوا حیوان اور مصحف کے اور ائمہ ثلاثہ نے عمل کیا اس حدیث کو زجر پر ۔ [4] جو شخص ۔ یعنی امیر سے اظہار اس کا نہ کرے کہ فلاں نے خیانت کی ہے ÷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۸۲۶:۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِرَى الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۳۸۲۷:۔ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰی اَنْ تُبَاعَ السِّهَامُ حَتّٰى تُقْسَمَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

۳۸۲۸:۔ وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَصَابَهٗ بِحَقِّهٖ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيْمَا شَاءَتْ بِهٖ نَفْسُهٗ مِنْ مَالِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لَيْسَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا النَّارُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۳۸۲۹:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَفَّلَ سَيْفَهٗ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَهُوَ الَّذِيْ رَاٰى فِيْهِ الرُّؤْيَا يَوْمَ اُحُدٍ۔

۳۸۳۰:۔ وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ

۳۸۲۶:۔ اور ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید کرنے غنیمتوں کے سے[1] پہلے اس سے کہ تقسیم کی جاویں، (ترمذی)

۳۸۲۷:۔ اور ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلعم سے کہ منع[2] کیا یہ کہ بیچے جائیں حصے یہانتک کہ تقسیم کئے جائیں، (دارمی)

۳۸۲۸:۔ اور خولہ بنتِ قیسؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے یہ مال سبز[3] ہے شیریں پس جو شخص پہنچے اسکو ساتھ حق[4] اسکے برکت دی جاتی ہے اسکے لئے اس میں اور بہت سے تصرف کرنے والے بیچ اس چیز کے کہ چاہے اسکو نفس اس کا مال اللہ[5] کے سے اور اس کے رسول سے نہیں واسطے اس کے دن قیامت کے مگر آگ، (ترمذی)

۳۸۲۹:۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ[6] سے زیادہ لی تلوار اپنی ذوالفقار دن بدر کے (ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا ترمذی نے اور تلوار وہ ہے کہ دیکھا تھا آپ نے خواب[7] بیچ دن احد کے)

۳۸۳۰:۔ اور رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکھتا

[1] پہلے۔ یعنی بسبب عدم ملکیت کے، [2] منع کیا یعنی بسبب عدم ملک کے، [3] سبز ہے شیریں، یعنی دیکھنے میں اچھا معلوم ہوتا ہے اور دل میں پیارا لگتا ہے، [4] حق۔ یعنی بوجہ حلال، [5] اللہ کے، یعنی غنیمت کہ قسمت اس کی بیچ حکم اللہ اور اس کے رسول کے ہے، [6] حصہ سے زیادہ لی، یعنے بطور صفی کے یہاں تنفل سے بھی یہی مراد ہے اور اصل میں نفل وہ چیز ہے جو امام کسی مجاہد کو حصہ سے زیادہ دیوے اس کی سعی اور کوشش اور بہادری کے صلہ میں یہ تلوار پہلے عاص ابن امیہ کی تھی جو بدر کے دن مارا گیا پھر لوٹ میں وہ تلوار آنحضرت صلعم کے پاس آئی آپ نے حضرت علیؓ کو دی ان کے پاس ہمیشہ یہ تلوار رہی اور بڑے بڑے کافروں اور دین کے دشمنوں کو اس سے مارا، [7] خواب۔ اور وہ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا خواب میں کہ میں نے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اس کا انجام مسلمانوں کی شہادت ہوئی جنگ احد میں پھر میں نے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو ویسے ہی ثابت ہو گئی آگے سے اچھی تو اس کا انجام یہ تھا کہ خدا نے فتح نصیب کی اور مسلمانوں کی جماعت قائم ہوئی یعنے جنگ احد کے بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر نے زور پکڑا یہ ابوموسیٰ کی متفق علیہ حدیث کا ایک ٹکڑا ہے جس میں آنحضرتؐ کو اپنا مقام ہجرت دکھایا جانا بھی مذکور ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَرْکَبْ دَابَّۃً مِنْ فَیْءِ الْمُسْلِمِیْنَ حَتّٰی اِذَا اَعْجَفَھَا رَدَّھَا فِیْہِ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَیْءِ الْمُسْلِمِیْنَ حَتّٰی اِذَا اَخْلَقَہٗ رَدَّہٗ فِیْہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۳۸۳۱: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی الْمُجَالِدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ قُلْتُ ھَلْ کُنْتُمْ تُخَمِّسُوْنَ الطَّعَامَ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصَبْنَا طَعَامًا یَوْمَ خَیْبَرَ وَکَانَ الرَّجُلُ یَجِیْءُ فَیَاْخُذُ مِنْہُ مِقْدَارَ مَا یَکْفِیْہِ ثُمَّ یَنْصَرِفُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۳۸۳۲: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ جَیْشًا غَنِمُوْا فِیْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامًا وَّعَسَلًا فَلَمْ یُؤْخَذْ مِنْہُ الْخُمُسُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۳۸۳۳: وَعَنِ الْقَاسِمِ مَوْلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُنَّا نَاْکُلُ الْجَزُوْرَ فِی الْغَزْوِ وَلَا نَقْسِمُہٗ حَتّٰی اِذَا کُنَّا لَنَرْجِعُ اِلٰی رِحَالِنَا وَاَخْرِجَتُنَا مِنْہُ مَمْلُوْءَۃٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۳۸۳۴: وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَدُّوا الْخِیَاطَ وَالْمِخْیَطَ وَاِیَّاکُمْ وَالْغُلُوْلَ فَاِنَّہٗ عَارٌ عَلٰی اَھْلِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ وَرَوَاہُ

ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے پس نہ سوار ہو[1] کسی جانور پر غنیمت مسلمین میں سے یہاں تک کہ جس وقت دبلا کردے اسکو غنیمت میں اور جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو اللہ اور آخرت کے ساتھ پس نہ پہنے[2] کپڑا غنیمت مسلمین میں سے یہانتک کہ جسوقت پرانا کرے اسکو پھیر دے اسکو غنیمت میں، (ابوداؤد)

۳۸۳۱: اور محمد بن ابی المجالدؒ سے روایت ہے کہ نقل کی عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے کہ کہا میں نے کیا تھے تم پانچواں حصہ نکالتے طعام کا بیچ زمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا پہنچے ہم طعام کو دن خیبر کے اور تھا ایک آدمی آتا پس لیتا[3] طعام سے مقدار اس چیز کے کہ کفایت کرتا اس کو پھر پھر جاتا، (ابوداؤد)

۳۸۳۲: اور ابن عمرؓ سے روایت ہے یہ کہ ایک لشکر غنیمت لایا بیچ زمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طعام اور شہد پس[4] نہ لیا گیا ان سے پانچواں حصہ، (ابوداؤد)

۳۸۳۳: اور قاسم غلام عبدالرحمٰنؒ کے سے روایت ہے کہ نقل کی بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ تھے[5] ہم کھاتے اونٹ جہاد میں اور نہ تقسیم کرتے ہم اس کو یہانتک کہ جس وقت ہوتے ہم البتہ پھرتے والے طرف اپنے ڈیروں کی اور خرجیاں ہماری بھری ہوتی تھیں، (ابوداؤد)

۳۸۳۴: اور عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے ادا کرو تاگا اور سوئی اور بچو تم خیانت کرنے سے کہ

---

[1] پس نہ سوار ہو یعنے بلا ضرورت، [2] پس نہ پہنے، یعنے بلا ضرورت، [3] پس لیتا مطلب یہ ہے کہ طعام سے خمس نہ لینا چاہیئے اور بقدر کفایت ہر ایک لے سکتا ہے، [4] پس نہ، یعنے اس چیز میں سے جو وہ کھا چکے، [5] تھے ہم کھاتے، یعنے ضرورت کے وقت ذبح کر لیتے ۔؛

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّسَائِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ۔

۳۸۳۵:۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعِيْرٍ فَاَخَذَ وَبَرَةً مِّنْ سَنَامِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ شَيْءٌ وَّلَا هٰذَا وَرَفَعَ اِصْبَعَهٗ اِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكُمْ فَاَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ فَقَامَ رَجُلٌ فِيْ يَدِهٖ كُبَّةٌ مِّنْ شَعْرٍ فَقَالَ اَخَذْتُ هٰذِهٖ لِاُصْلِحَ بِهَا بَرْدَعَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا مَا كَانَ لِيْ وَلِبَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكَ فَقَالَ اَمَّا اِذَا بَلَغَتْ مَا اَرٰى فَلَا اَرَبَ لِيْ فِيْهَا وَنَبَذَهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ۔

۳۸۳۶:۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ـے کہ تحقیق خیانت کرنا عار[1] ہوگا خیانت کرنیوالوں پر دن قیامت کے (دارمی) اور روایت کی نسائی نے عمرو بن شعیب سے اس نے اپنے دادا سے۔

۳۸۳۵:۔ اور عمرو بن شعیبؓ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے کہ کہا نزدیک ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے پس لی پشم اس کی اسکی کوہان میں سے پھر فرمایا اے لوگو تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں واسطے میرے اس مال فئے میں سے کچھ اور نہ یہ اور اٹھائی انگلی اپنی مگر خمس اور خمس[2] بھی تمہیں پر خرچ کی جاتی ہے پس ادا کرو تاگا اور سوئی کو پس کھڑا ہوا ایک آدمی کہ اس کے ہاتھ میں ایک ٹکڑا تھا بالوں کی رسی کا پس کہا کہ لیا تھا میں نے اس کو تاکہ درست کروں میں ساتھ اس کے جھل کو پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپر جو چیز کہ ہو واسطے میرے اور اولاد عبد المطلب کے پس وہ[3] واسطے تیرے ہے پس کہا اس شخص نے اپر جبکہ پہنچی یہ رسی اس حد کو کہ دیکھتا ہوں میں پس نہیں حاجت مجھ کو اس میں اور پھینک دیا اس رسی کو۔ (ابوداؤد)

۳۸۳۶:۔ اور عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے

لہ عار ہوگا، یعنے قیامت کے دن اس کی چوری ظاہر کی جائے گی تو لوگوں میں رسوائی ہوگی اسکے سوائے عذاب جدا ہوگا اور جس قدر زیادہ کسی چیز ہو اسکی چوری جب کھلے گی تو اور زیادہ رسوائی ہوگی اور ابن ماجہ کے لفظ ابن عبادہ بن صامت سے کہ آپ نے نماز پڑھائی حنین کے دن اپنے اونٹ میں سے کچھ لیا معلوم ہوا تو ایک بال تھا تو آپ نے اسکو اپنی دو انگلیوں میں تھا اور فرمایا اے لوگو یہ تمہاری غنیمتیں ہیں داخل کرو تاگے اور سوئی کو بھی اور جو اس سے زیادہ ہو یا اس سے کم ہو اس لئے کہ چوری کرنا غنیمت کے مال میں عار اور عذاب ہوگا قیامت کے دن چوری کرنے والے پر، ٢ خمس الخ یعنی تمہاری مصلحتوں میں مثلاً آلات جنگ گھوڑے اونٹ خریدنا۔ اس حدیث سے بصراحت معلوم ہوا کہ امام کا حصہ ادنیٰ سپاہی سے زیادہ نہیں ہے صرف امام کو اتنا اختیار ہے کہ غنیمت کا مال بانٹنے سے پہلے کوئی ایک چیز جو اس کو پسند آوے اٹھا لے سکتا ہے جیسے کوئی غلام یا لونڈی یا گھوڑا یا ہتھیار اسکو صفی کہتے ہیں اس کے سوا امام کو مال غنیمت میں زیادہ تصرف کرنے کا اختیار نہیں ہے البتہ امام کی جو ذاتی جائیداد یا تجارت ہو اس سے کچھ غرض نہیں اگر مسلمان اس قاعدہ پر قائم رہتے تو اب تک ساری دنیا نہ سہی اکثر تو مسلمان ہو جاتے اور جو قومیں نہ ہوتیں ان کے دلوں میں بھی اسلام کا شوق پیدا ہوتا جب اس قاعدے پر عمل ہوتا ہے تو در حقیقت ملک کا ہر ایک بادشاہ ہوتا ہے اور ہر ایک کو ملک بچانے کی ایسی ہی فکر ہوتی ہے جیسے خود بادشاہ کو اسی وجہ سے مسلمانوں کی حکومت میں جو شرع کے قواعد پر ہو سپاہ کے نوکر رکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ ہر ایک مسلمان سپاہی ہوتا ہے، ٣ پس وہ، یعنے میں نے اپنا حصہ تجھ کو معاف کر دیا ہے اور رہا ہدین تو وہ جانیں اور تو جان۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَى بَعِيرٍ مِنَ الْمَغْنَمِ فَلَمَّا سَلَّمَ أَخَذَ وَبَرَةً مِنْ جَنْبِ الْبَعِيرِ ثُمَّ قَالَ وَلَا يَحِلُّ لِي مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هٰذَا إِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ فِيكُمْ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ -

٣٨٣٧ :- وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى بَيْنَ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ أَتَيْتُهُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ إِخْوَانُنَا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ لَا نُنْكِرُ فَضْلَهُمْ لِمَكَانِكَ الَّذِي وَضَعَكَ اللّٰهُ مِنْهُمْ أَرَأَيْتَ إِخْوَانَنَا مِنْ بَنِي الْمُطَّلِبِ أَعْطَيْتَهُمْ وَتَرَكْتَنَا وَإِنَّمَا قَرَابَتُنَا وَاحِدَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ نَحْوَهُ وَفِيهِ أَنَا وَبَنُو الْمُطَّلِبِ لَا نَفْتَرِقُ فِي جَاهِلِيَّةٍ

کہ نماز پڑھائی ہم کو رسول رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف[1] ایک اونٹ کی کہ تھا غنیمت میں کا پس جبکہ سلام پھیرا لی پشم پہلو اونٹ کے سے پھر فرمایا نہیں حلال میرے لئے تمہاری غنیمتوں میں سے مانند اس کی مگر پانچواں حصہ اور پانچواں حصہ بھی خرچ کیا جاتا ہے بیچ تمہاری حاجتوں کے، (ابوداؤد)

٣٨٣٧ - اور جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ جب تقسیم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حصہ[2] ذوالقربیٰ کا درمیان بنی ہاشم اور بنی المطلب کے حاضر ہوا میں حضرتؐ کے پاس اور عثمان بن عفانؓ پس کہا ہم نے یا رسول اللہ! یہ بھائی ہمارے بنی ہاشم میں سے[3] نہیں انکار کرتے ہم ان کی بزرگی کا بسبب ہونے حضوری کے کہ پیدا کیا آپ کو اللہ نے بنی ہاشم میں سے خبر دیجئے ہم کو اس کے سبب سے کہ دیا ہمارے بھائیوں کو کہ بنی مطلب ہیں اور چھوڑا[4] آپ نے ہم کو اور سوائے اس کے نہیں کہ قرابت ہماری[5] اور قرابت ان کی[6] ایک[7] ہے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سوائے اس کے نہیں کہ بنو ہاشم اور بنی مطلب ایک ہیں اس طرح سے اور داخل کیں انگلیاں ایک ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کی انگلیوں (شافعی) اور بیچ روایت ابوداؤد اور نسائی کے مانند اس کی ہے اور اس میں یوں ہے کہ میں اور بیٹے مطلب کے نہیں جدا ہوئے جاہلیت میں

---

[1] طرف - یعنی اس کو سترہ بنایا [2] حصہ - کہ قرآن مجید میں حصہ ان کا خمس ہے [3] یعنی بنی ہاشم ہم سے افضل ہیں اس لئے کہ وہ بہ نسبت ہماری آپ کے زیادہ قریب ہیں کیونکہ ان کے اور آپ کے دادا واحد ہیں کہ وہ ہاشم ہیں اگرچہ ہمارے ان کے جد بھی ایک ہیں یعنی عبد مناف [4] چھوڑا - یعنی خمس میں سے جو ذوالقربیٰ کا حصہ ہے ہم کو نہیں دیا [5] قرابت ہماری - یعنی بنی نوفل کی اور عبد شمس کی [6] قرابت ان کی - یعنی بنو عبدالمطلب کی [7] ایک ہے - اس لئے باپ ان کے بھائی ہیں اور ہمارے بھی عبد مناف کے چار بیٹے تھے ہاشم، مطلب، نوفل اور عبد شمس، جبیر نوفل کی اولاد میں تھے اور حضرت عثمانؓ عبد شمس میں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ذوالقربیٰ کا حصہ ہاشم اور مطلب کی اولاد کو دیا اس وقت ان دونوں نے اعتراض کیا کہ بنی ہاشم کی فضیلت کا تو ہمیں انکار نہیں کیونکہ آپ ہاشم کی اولاد میں ہیں لیکن بنی مطلب کو ہمارے اوپر ترجیح کی کوئی وجہ نہیں ہماری اور ان کی قرابت آپؐ سے یکساں ہے آپؐ نے فرمایا یہ سچ ہے مگر بنی مطلب ہمیشہ یہاں تک کہ جاہلیت کے زمانہ میں بھی بنی ہاشم کے ساتھ رہے تو وہ اور بنی ہاشم ایک ہی ہیں بخلاف نوفل اور عبد شمس کی اولاد کے کہ ان میں اور بنی ہاشم میں کبھی اتفاق نہیں رہا اور یہ حدیث بخاری کی روایت سے فصل اول میں بھی گزری -

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَمَا الْإِسْلَامِ وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ شَيْءٌ وَاحِدٌ وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۸۲۸ :۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي فَإِذَا أَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ أَيْ عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ فَمَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتّٰى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ وَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ لِي مِثْلَهَا فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلٰى أَبِي جَهْلٍ يَجُولُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ أَلَا تَرَيَانِ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي تَسْأَلَانِي عَنْهُ قَالَ فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتّٰى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا فَقَالَا لَا فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ وَقَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَلَبِهِ لِمُعَاذِ

اور اسلام میں اور سوائے اس کے نہیں کہ ہم اور وہ ایک ہیں اور داخل کیں ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں

تیسری فصل

۳۸۲۸ ۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق میں البتہ کھڑا تھا صف جنگ میں دن بدر کے پس دیکھا میں نے دائیں اپنے اور بائیں اپنے پس ناگہاں میں تھا درمیان دو لڑکوں انصار کے کہ نوعمر تھے پس آرزو[1] کی میں نے یہ کہ ہوتا میں درمیان دو شخصوں قوی تر اور ان دونوں جوانوں سے پس چوکا مجھ کو ایک نے ان میں سے اور کہا اے میرے چچا کیا پہچانتا ہے تو ابوجہل کو کہا میں نے کہ ہاں جانتا ہوں پس کیا ہے غرض تجھ کو طرف اسکی اے بیٹے میرے بھائی کے کہا خبر دیا گیا ہوں میں یہ کہ وہ برا کہتا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو قسم ہے اس ذات کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے البتہ اگر دیکھوں میں اس کو نہ جدا ہوگا تن میرا اس کے تن سے یہاں تک کہ مرے بہت جلد باز ہم میں سے پس تعجب[2] کیا میں نے اس سے کہا عبدالرحمٰن نے اور چوکا مجھ کو دوسرے نے اور کہا واسطے میرے مانند اسکی پس نہ دیر کی میں نے کہ دیکھا میں نے طرف ابوجہل کی کہ پھرتا ہے لوگوں میں پس کہا میں نے ان دونوں لڑکوں کو کیا نہیں دیکھتے تم یہ صاحب تمہارا ہے کہ پوچھتے تھے مجھ سے حال اس کا کہا عبدالرحمٰن نے پس جلدی کی دونوں لڑکوں نے طرف ابوجہل کی ساتھ اپنی تلواروں کے پس مارا اسکو یہاں تک کہ قتل کیا اسکو پھر پھرے دونوں طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور خبر دی آپکو پس فرمایا کون سے نے تم دونوں میں سے قتل کیا اس کو پس کہا ہر ایک نے ان دونوں میں سے کہ میں نے قتل کیا اس کو پس فرمایا کیا پونچھ ڈالیں ہیں تم نے تلواریں اپنی پس کہا نہیں پس دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف دونو تلواروں کی پس فرمایا تم دونوں نے قتل کیا اس کو اور حکم کیا[3] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اسباب ابوجہل کے معاذ

[1] پس آرزو کی میں نے ۔ یعنی میں نے آرزو کی کہ اگر میرے آس پاس ایسے قوی لوگ ہوتے تو زیادہ اطمینان ہوتا ۔ [2] تعجب ۔ کہ بچہ ہو کر ابوجہل ایسے قوی ہیکل کے مارنے کا ارادہ رکھتا ہے ۔ [3] حکم کیا ۔ اگرچہ دونوں شخص ابوجہل کے مارنے میں شریک تھے پر معاذ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے پہلے زخم کاری لگایا اور ابوجہل کی اس زخم کی وجہ سے گر کر مرا اور اسی کو سامان دلایا کیونکہ حقیقت میں قاتل یہی تھا گو دوسرے نے بھی بعد میں زخم کیا اور یہ جو فرمایا تم دونوں نے مارا تو دونوں کا دل خوش کرنے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۸۳۹: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ اَبُوْ جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰى بَرَدَ قَالَ فَاَخَذَ بِلِحْيَتِهٖ فَقَالَ اَنْتَ اَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلَوْ غَيْرُ اَكَّارٍ قَتَلَنِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۸۴۰: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَاَنَا جَالِسٌ فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ رَجُلًا هُوَ اَعْجَبُهُمْ اِلَيَّ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ مُسْلِمًا

بن عمرو بن جموح کے لئے اور وہ دونوں شخص معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفراء تھے ، (بخاری، مسلم)

۳۸۳۹ - اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دن بدر کے کہ کون شخص ہے دیکھے واسطے ہمارے کہ کیا کیا ابو جہل نے پس گئے ابن مسعودؓ پس پایا ابو جہل کو اس کو دو بیٹوں عفراء نے یہاں تک کہ ٹھنڈا ہوا کہا انسؓ نے پکڑی ابن مسعودؓ نے ڈاڑھی ابوجہل کی اور کہا تو ابوجہل ہے پس کہا ابوجہل نے کیا کوئی زیادہ ہے اس شخص سے کہ قتل کیا تم نے اس کو اور ایک روایت میں کہ اگر غیر زمیندار مارتے مجھ کو تو بہت بہتر ہوتا ، (بخاری، مسلم)

۳۸۴۰ - اور سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو اور میں بیٹھا ہوا تھا پس چھوڑا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو وہ بہتر تھا ان میں طرف میری پس کھڑا ہوا میں اور کہا میں نے کیا ہے واسطے فلاں کے قسم ہے اللہ کی تحقیق میں گمان کرتا ہوں اسی کو مومن پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بلکہ جانتا ہوں میں اس کو مسلمان

بقیہ حاشیہ - کو اور اس سے اگلی حدیث میں ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے اس کو مارا تو وہ اس روایت کے مخالف نہیں ہے کیونکہ اس میں صراحت ہے اس امر کی کہ ابن مسعودؓ گئے تو دیکھا کہ عفراء کے بیٹوں نے اس کو ایسا مارا ہے کہ ٹھنڈا ہو گیا ہے (یعنی موت کے قریب ہے) پھر اس کا سر اتار دیا حاصل یہ ہے کہ یہ سب اس کے قتل میں شریک ہوئے اور امام مالکؒ کے نزدیک امام کو اختیار ہے جس کو چاہے مقتول کا سامان دے ۔ زیادہ ہے - یعنی مجھ سے زیادہ قریش میں کوئی بڑے درجے کا نہیں یا یہ معنی ہیں کہ تم نے کون سا بڑا کام کیا آدمی کو مار ڈالنا یہ کیا کام ہے اس میں کون سا فخر ہے۔ اگر غیر زمیندار مارتے مجھ کو تو بہتر ہوتا - مردود مرتے وقت بھی جہل اور بے وقوفی کے خیال میں تھا اس کا مطلب یہ تھا کہ عفراء کے بیٹے انصار تھے اور وہ کھیت اور باغ کا کام کرتے ہیں تو ابوجہل کے نزدیک یہ لوگ ذلیل تھے اس نے آرزو کی کہ میں ان کے ہاتھ سے نہ مارا جاتا تو میری شان پر دھبہ نہ لگتا ایک روایت میں ہے کہ ابوجہل نے پوچھا کس کی فتح ہوئی ابن مسعودؓ نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پھر اس کا سر کاٹ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے لا کر رکھ دیا تب آنحضرت صلعم شکر الٰہی بجالائے اور فرمایا کہ یہ اس امت کا فرعون تھا اور ابن ماجہ نے روایت کیا عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے کہ آنحضرت صلعم کو جب خوشخبری دی گئی ابوجہل ملعون کا سر لانے کی تو آپؐ نے دو رکعتیں پڑھیں شکرانے کی ۔ بلکہ جانتا ہوں - یعنی ایمان ایک فعل قلبی ہے اس کا حال اللہ ہی خوب جانتا ہے برخلاف اسلام کے کہ وہ ظاہر ہے زبان کے اقرار کرنے سے ،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ ثَلَاثًا وَاَجَابَهُ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ لَاُعْطِي وَغَيْرُهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ اَنْ يُّكَبَّ فِي النَّارِ عَلٰى وَجْهِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَنَرٰى اِنَّ الْاِسْلَامَ الْكَلِمَةُ وَالْاِيْمَانَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ ۔

۳۸۴۱ :۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَعْنِيْ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ اِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ وَاِنِّيْ اُبَايِعُ لَهٗ فَضَرَبَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمٍ وَلَا يَضْرِبُ لِاَحَدٍ غَابَ غَيْرُهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ ۔

۳۸۴۲ :۔ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْعَلُ فِيْ قَسْمِ الْمَغَانِمِ عَشْرًا مِّنَ الشَّاءِ بِبَعِيْرٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ۔

۳۸۴۳ :۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهٖ لَا يَتْبَعْنِيْ رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَاَةٍ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ

کہا سعدؓ نے اس کلام کو تین بار اور جواب دیا آپؐ نے اس کو مانند کلام اول کے پھر فرمایا حضرتؐ نے کہ تحقیق میں دیتا ہوں ایک آدمی کو حالانکہ غیر اس کا بہت پیارا ہوتا ہے نزدیک میرے اس شخص سے[1] بخوف اس کے کہ ڈالا جائے وہ دوزخ میں اپنے منہ کے بل (بخاری، مسلم) اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی میں یوں آیا ہے کہ کہا زہری نے پس اعتقاد کرتا ہوں کہ اسلام شہادت کا کلمہ ہے اور ایمان عمل صالح ہے۔

۳۸۴۱ ۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہؐ کھڑے ہوئے خطبے کے لئے یعنی دن بدر کے اور فرمایا کہ تحقیق عثمانؓ گیا ہے بیچ کام اللہ کے اور کام رسول خداؐ کے اور تحقیق میں بیعت کرتا ہوں واسطے اس کے رسول اللہؐ نے حصہ اور نہیں معین کیا واسطے کسی کے کہ غائب تھا بدر سے سوائے عثمانؓ کے[2] (ابوداؤد)

۳۸۴۲ ۔ اور رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ٹھہراتے بیچ تقسیم کرنے غنیمت کے دس بکریوں کو برابر ایک اونٹ کے۔ (نسائی)

۳۸۴۳ ۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قصد کیا[3] جہاد کا ایک نبی نے انبیاء میں سے پس کہا اپنی قوم کو کہ نہ ساتھ ہو میرے وہ شخص کہ نکاح کیا ہے ایک عورت سے اور وہ چاہتا ہے کہ لائے عورت کو اپنے گھر میں اور صحبت کرے اس سے اور اب

---

[1] بخوف الخ یعنی اگر اس کو میں نہ دوں تو وہ کافر ہو جائے تو دوزخی ہو اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو نو مسلم تھے اور ایمان ان کے دلوں میں خوب نہیں رچا تھا۔
[2] سوائے حضرت عثمانؓ کے ۔ حجۃ اللہ میں ہے کہ جس کو حاکم لشکر کے کاموں کے لئے بھیجے قاصد اور جاسوس اور نگہبان اور مخبران سب کو ایک ایک حصہ ملے گا مثل لڑنیوالوں کی اگرچہ لڑائی میں حاضر نہ ہوں جیسے آپؐ نے حضرت عثمانؓ کو حصہ دلایا بدر کے دن حالانکہ وہ اس میں شریک نہ تھے[3] قصد کیا جہاد کا الخ یہ پیغمبر یوشع بن نون تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ شام کے ملک میں اریحا شہر میں لڑائی ہوئی تھی جمعہ کے دن خدا نے ان کی دعا سے آفتاب کو لڑائی کے فتح ہونے تک روک رکھا تھا حضرت یوشع علیہ السلام نے نئی شادی والے کو اور تازہ مکان بنانے والے کو اور جانوروں کے مالکوں کو اس لئے ساتھ نہ لیا کہ ان کا دل لگا رہے گا تو ان سے جہاد بخوبی نہ ہو سکے گا معلوم ہوا کہ جہاد فارغ البال بے تعلق لوگوں سے خوب ہو سکتا ہے اگلی امتوں کا معمول تھا کہ قربانی اور غنیمت کو آسمانی آگ جلا دیتی تھی اور یہی نشانی تھی قبول ہونے کی غنیمت کا مال لینا ان کو حلال نہ تھا امت محمدیؐ کو حلال ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِهَا وَلَا أَحَدٌ بَنَى بُيُوتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوفَهَا وَلَا رَجُلٌ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلٰوةَ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ إِنَّكِ مَامُورَةٌ وَأَنَا مَامُورٌ اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا فَحُبِسَتْ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ يَعْنِي النَّارَ لِتَأْكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ إِنَّ فِيكُمْ غُلُولًا فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ فَجَاءَ بِرَأْسٍ مِثْلِ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ فَوَضَعَهَا فَجَاءَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهَا وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ قَبْلَنَا ثُمَّ أَحَلَّ اللّٰهُ لَنَا الْغَنَائِمَ رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَأَحَلَّهَا لَنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۸۴۲ :۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ أَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا فُلَانٌ شَهِيدٌ وَفُلَانٌ شَهِيدٌ حَتّٰى مَرُّوا عَلٰى رَجُلٍ فَقَالُوا فُلَانٌ شَهِيدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ غَلَّهَا أَوْ عَبَاءَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ ثَلٰثًا قَالَ فَخَرَجْتُ فَنَادَيْتُ أَلَا إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ ثَلٰثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

یک نہیں لایا اسکو اور نہ ہو ساتھ میرے وہ شخص کہ بنایا ہے گھر اور نہیں پائی چھت اسکی اور نہ ساتھ ہو میرے وہ شخص کہ خریدی ہیں بکریاں گابھن یا اونٹنیاں حمل والی اور وہ منتظر ہو جننے ان کے کا پھر نکلے وہ نبی جہاد کے لئے پس نزدیک پہنچے اس بستی کے کہ ارادہ جہاد کا رکھتے تھے وقت نماز عصر کے یا قریب نماز عصر کے پس کہا نبی نے واسطے آفتاب کے کہ تحقیق تو حکم کیا گیا ہے اور میں بھی حکم کیا گیا ہوں اے اللہ ٹھہرا اس کو ہم پر پس ٹھہرایا گیا آفتاب یہانتک کہ فتح دی اللہ نے اس نبی کو پس جمع کیا مال غنیمت کا پس آئی یعنی آگ تاکہ کھائے مال غنیمت کا پس نہ کھایا اسکو پس فرمایا نبیؑ نے کہ تحقیق تمہارے اندر واقع ہوئی ہے خیانت مال غنیمت میں پس چاہیئے کہ بیعت کرے ہر قبیلہ میں سے ایک شخص پس چپک گیا ہاتھ ایک شخص کا ساتھ ہاتھ نبی کے پس کہا کہ درمیان تمہارے خیانت ہے پس لائے وہ ایک سر سونے کا مانند سر بیل کے پس رکھدیا اسکو پس آئی آگ اور کھالیا اسکو اور زیادہ کیا راوی نے ایک روایت میں اس عبارت کو پس نہ حلال[1] تھی غنیمت واسطے کسی کے پہلے ہم سے پھر حلال کی اللہ نے واسطے ہمارے غنیمت دیکھا ضعف ہمارا اور عجز ہمارا پس حلال کی غنیمت ہمارے لئے (بخاری، مسلم)

۳۸۴۲ ۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حدیث کی عمرؓ نے کہا جبکہ ہوا دن خیبر کا آئے کئی شخص صحابیوں نبی صلعم کے سے اور کہا کہ فلانا شہید ہے اور فلانا شہید ہے یہانتک کہ گزرے ایک شخص پر کہا کہ فلاں شہید ہے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہیں تحقیق میں نے دیکھا دوزخ میں اسکو بسبب ایک چادر کے کہ چرائی تھی مال غنیمت سے یا کہا بسبب کملی خطدار کے پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے بیٹے خطابؓ کے جا اور پکار دے تین بار لوگوں میں یہ کہ نہیں داخل ہوں گے جنت میں مگر مومن کہا عمرؓ نے پس نکلا میں اور پکارا میں نے تین بار کہ خبردار ہو تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں داخل ہوں گے بہشت میں مگر مسلمان (مسلم)

---

[1] پس نہ حلال ۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آفتاب زمین کے گرد گردش کرتا ہے اور قدیم یونانیوں کا بھی یہی خیال تھا مگر حال کے ہیئت والوں کا یہ قول ہے کہ زمین گردش کرتی ہے اور جو یہی قول صحیح ہو تو حبس شمس سے حبس ارض مراد ہے اور صورتاً گویا حبس شمس ہوا کیونکہ آفتاب ظاہر میں چلتا معلوم ہوتا ہے جیسے ریل یا کشتی میں تمام جھاڑ اور مکان چلتے معلوم ہوتے ہیں اب حبس زمین کے تھم جانے سے ہو یا پچھلی جگہ چلے جانے سے یا دیر میں حرکت کرنے سے ہر طرح ممکن ہے اور یہ خبر توریت شریف میں بھی موجود ہے اور یہ عجیب حماقت کی بات ہے کہ اللہ تعالے کو ان سب چیزوں کی توپ کے گولے سے کئی حصے زیادہ پھرانے کی قدرت ہو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْجِزْيَةِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۸۴۴: عَنْ بَجَالَةَ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْاَحْنَفِ فَاَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ فَرِّقُوْا بَيْنَ كُلِّ ذِيْ مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوْسِ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَذُكِرَ حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ اِذَا اَمَّرَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ فِيْ بَابِ الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۸۴۵: عَنْ مُعَاذٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّهَهُ اِلَى الْيَمَنِ اَمَرَهُ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ يَعْنِيْ مُحْتَلِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عِدْلَهُ مِنَ الْمَعَافِرِيِّ ثِيَابٌ تَكُوْنُ بِالْيَمَنِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

۳۸۴۶: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْلُحُ

بیان ہے بیچ جزیہ کے

فصل پہلی

۳۸۴۴۔ بجالہ تابعی سے روایت ہے کہ تھا میں منشی جزء بن معاویہ تابعی کا کہ چچا تھا احنف کا پس آیا ہمارے پاس خط حضرت عمر بن خطابؓ کا ایک برس پہلے وفات ان کی سے مضمون اس کا یہ تھا کہ جدا کردو[1] محرم کو آتش پرستوں میں سے اور نہ لیتے تھے عمرؓ جزیہ مجوس سے یہاں تک کہ گواہی دی عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لیا جزیہ مجوس سے (بخاری) اور ذکر کی گئی یہ حدیث بریدہ کی کہ سرا اس کا یہ ہے کہ جس وقت کہ سردار کرتے کسی کو کسی لشکر پر بیچ باب الکتاب الی الکفار کے۔

دوسری فصل

۳۸۴۵۔ حضرت معاذؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ متوجہ کیا معاذؓ کو طرف یمن کی حکم کیا ان کو یہ کہ لیویں[2] ہر حالم سے یعنی بالغ سے ایک دینار یا برابر اس کے معافری سے قسم ہے ایک کپڑے کی کہ ہوتا ہے یمن میں، (ابوداؤد)

۳۸۴۶۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں[3] لائق

بقیہ حاشیہ۔ اور روکنے کی طاقت نہ ہو جس، پر پروردگار نے اتنے بڑے عالم پیدا کئے جو زمین سے لاکھوں حصے بڑے ہیں اور اپنے سفری راہوں میں گھوم رہے ہیں اور ممکن نہیں کہ کوئی اپنے مقام سے رتی برابر ادھر یا ادھر ہٹے یا دوسرے سے لڑ جائے کیا اس سے یہ نہیں ہو سکتا کہ اس کو تھام دیلوے۔

[1] جدا کردی عورت کا محرم وہ مرد ہے جس کے ساتھ اس عورت کا نکاح کبھی درست نہ ہووے جیسے باپ، بھائی، چچا، بھتیجا، بھانجا، بیٹا، نواسہ، پوتا اور مجوسی محارم کا نکاح آپس میں جائز جانتے ہیں تو حضرت عمرؓ نے لکھا کہ ان کے نکاح توڑ دو اگرچہ اہل ذمہ کو ان کے دین پر چھوڑی رکھتے ہیں لیکن چونکہ یہ امر شنیع شعار اسلام کے سخت مخالف ہے اسلئے اس کو موقوف کرنے کا حکم فرمایا [2] یہ کہ لیویں ہر بالغ سے ایک دینار۔ اس حدیث کی رو سے امام شافعیؒ کے نزدیک ہر بالغ پر کم سے کم ایک دینار ہے سال بھر میں مالدار ہو یا مفلس [3] نہیں لائق۔ اس میں اشارہ ہے طرف جلا وطن کرنے یہود و نصاریٰ کی جزیرہ عرب سے تا اس میں دو قبلے نہ رہیں اسلئے کہ اہل کتاب کا بیت المقدس قبلہ ہے اور مسلمانوں کا کعبہ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قِبْلَتَانِ فِي أَرْضٍ وَاحِدَةٍ وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ جِزْيَةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ۔

۳۸۴۷:۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى أُكَيْدِرِ دُومَةَ فَأَخَذُوهُ فَأَتَوْا بِهِ فَحَقَنَ لَهُ دَمَهُ وَصَالَحَهُ عَلَى الْجِزْيَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۳۸۴۸:۔ وَعَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي أُمِّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عُشُورٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ۔

۳۸۴۹:۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ فَلَا هُمْ يُضَيِّفُونَا وَلَا هُمْ يُؤَدُّونَ مَا لَنَا عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ وَلَا نَحْنُ نَأْخُذُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَبَوْا إِلَّا أَنْ تَأْخُذُوا كَرْهًا فَخُذُوا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۸۵۰:۔ وَعَنْ أَسْلَمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَرَبَ الْجِزْيَةَ عَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ وَعَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا مَعَ ذٰلِكَ أَرْزَاقُ الْمُسْلِمِينَ وَضِيَافَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ رَوَاهُ مَالِكٌ۔

زمین میں ایک اور نہیں مسلمان[1] پر جزیہ۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

۳۸۴۷۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو طرف[2] اکیدر دومہ کی پس پکڑا اس کو خالد نے اور ان کے ہمراہیوں نے اور لے آئے اس کو آپ کے پاس پس معاف کیا واسطے اسکے خون اس کا اور صلح کی اس سے (ابوداؤد)

۳۸۴۸۔ اور حضرت حرب بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے جد سے اس نے نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے اس کے نہیں کہ عشر[3] اوپر یہود و نصاریٰ کے ہے اور نہیں مسلمانوں پر دسواں حصہ (احمد، ابوداؤد)

۳۸۴۹۔ اور عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق ہم[4] گذرتے ہیں ایک[5] قوم پر پس نہ وہ مہمانی کرتے ہیں ہماری اور نہ وہ دیتے ہیں وہ چیز کہ واسطے ہمارے ہے ان پر حق سے اور نہ ہم لیتے ہیں ان سے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر انکار کریں وہ مگر یہ کہ لو تم زبردستی پس[6] لو۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۳۸۵۰۔ حضرت اسلم سے روایت ہے یہ کہ عمر بن خطابؓ نے معین کیا جزیہ سونے والوں پر چار دینار اور چاندی والوں پر چالیس درہم باوجود اس کے کہ مقرر کیا رزق مسلمانوں کا اور مہمانی تین دن کی۔ (مالک)

---

[1] اور نہیں مسلمان پر جزیہ۔ یعنی جو لوگ جزیہ والوں میں سے مسلمان ہو جاویں انکو جزیہ معاف کر دو [2] طرف اکیدر دومہ کی اکیدر دومہ کے بادشاہ کا نام ہے اور دومہ شام کے ایک شہر کا نام ہے یہ اکیدر نصرانی تھا آپ نے فرمایا تھا اسکو گرفتار کر کے میرے پاس لے آؤ اور خود بخود قتل نہ کرو جب وہ آیا تو جزیہ پر اسکو بحال رکھا بعد ازاں وہ پورا مسلمان ہوا۔ [3] عشر یعنی دسواں حصہ اوپر یہود و نصاریٰ کے ہے اس سے تجارت کے مال کا دسواں حصہ مراد ہے نہ دسواں حصہ زمین کی آمدنی کا کیونکہ زمین کی آمدنی کا عشر تو مسلمانوں پر بھی ہے [4] تحقیق ہم یعنی مسلمان۔ [5] ایک قوم پر یعنی اہل ذمہ پر جہاد کو جانے کے وقت۔ [6] پس لو اہل ذمہ سے یہ شرط تھی کہ جو مسلمان جہاد کیلئے جاتا ہوا تم پر گذرے اسکی ضیافت کیا کرو پھر جو مسلمان ان کے ہاں گذرتا ہے تو وہ ضیافت نہ کرتے اور نہ کھانے کی چیز مسلمانوں کے ہاتھ بیچتے اسپر مسلمانوں نے تنگ ہو کر آنحضرت سے عرض کی تب آپ نے یہ فرمایا اور جس صورت میں کہ شرط نہ کی ہو تو انکا مال بغیر انکی خوشی کے لینا جائز نہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الصُّلْحِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۸۵۱: عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَلَمَّا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَاَشْعَرَ وَاَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ وَسَارَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِيْ يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ رَاحِلَتُهٗ فَقَالَ النَّاسُ حَلْ حَلْ خَلَأَتِ الْقَصْوَآءُ خَلَأَتِ الْقَصْوَآءُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَآءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيْلِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَسْأَلُوْنِيْ خُطَّةً يُعَظِّمُوْنَ فِيْهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ اِلَّا اَعْطَيْتُهُمْ اِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتّٰى نَزَلَ بِاَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَمَدٍ قَلِيْلِ الْمَآءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا فَلَمْ يُلَبِّثْهُ النَّاسُ حَتّٰى نَزَحُوْهُ وَشُكِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَطَشُ فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِّنْ كِنَانَتِهٖ ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّجْعَلُوْهُ

بیان[1] ہے بیچ صلح کے

پہلی فصل

۳۸۵۱۔ حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ کہا دونوں نے کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سال حدیبیہ کے بیچ دس اور کتنے سو کے اصحاب اپنے سے پس جب آئے ذوالحلیفہ پر قلادہ باندھا ہدی کو اور اشعار کیا اور احرام باندھا ذوالحلیفہ سے عمرہ کے لیے اور چلے یہاں تک کہ جب پہنچے ثنیہ پر کہ آتے ہیں لوگ مکہ والوں پر اس طرف سے بیٹھ گئی ساتھ آپ کے اونٹنی آپ کی پس کہا لوگوں نے حل حل اڑ گئی قصواء اڑ گئی قصواء پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں اڑی قصواء اور نہیں عادت اس کو اڑنے کی ولیکن[2] روکا اس کو روکنے والے ہاتھی کے نے پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے نہ طلب کریں گے قریش مجھ سے کوئی بات کہ اس میں ہو تعظیم اللہ تعالیٰ کے حرم کی مگر دوں[3] گا ان کو وہ پھر اٹھایا اونٹنی کو پس اٹھی وہ پھر یکسو ہوئی ان سے یہاں تک کہ اترے بیچ نہایت جانب حدیبیہ کے ایک جگہ پر کہ تھوڑا سا پانی اس میں لیتے تھے پانی کو لوگ تھوڑا تھوڑا پس نہیں ٹھہرنے دیا اس میں پانی لوگوں نے یہاں تک کہ کھینچ ڈالا اس پانی کو اور شکایت کی گئی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاس کی پس نکالا آپ نے ایک تیر اپنی ترکش سے پھر حکم فرمایا صحابہ کو یہ کہ رکھ دیں اس میں قسم ہے

---

[1] بیان ہے بیچ صلح کے۔ صلح اسم ہے ماخوذ صلاح اور صلوح سے جو ضد ہے فساد کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح کی کفار مکہ سے چھٹے سال ہجری میں اوپر ترک کرنے لڑائی کے دس برس تک اور جب تین سال گذرے تو کافروں نے عہد توڑ ڈالا اس لیے کہ انھوں نے مدد کی بنی بکر کی خزاعہ کی لڑائی پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیف تھے اور باب کی حدیثوں سے کافروں کے ساتھ صلح کرنیکا جواز نکلتا ہے جب ضرورت یا مصلحت ہو اور اسپر اتفاق ہے علماء کا لیکن شافعی کا مذہب یہ ہے کہ صلح کی مدت دس برس سے زیادہ نہیں ہو سکتی اس حالت میں جب مسلمان مغلوب ہوں اور جو غالب ہوں تو چار ماہ سے زیادہ درست نہیں اور ایک قول یہ ہے کہ سال کے اندر درست ہے اور امام مالکؒ نے کہا کہ مدت کی کوئی حد نہیں بلکہ جتنی حاکم کی رائے میں مناسب معلوم ہو درست ہے۔ [2] روکا اسکو روکنے والے ہاتھی کے نے یعنی خدا نے۔ [3] دونگا انکو وہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا زَالَ يَجِيْشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ حَتّٰى صَدَرُوْا عَنْهُ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ
الْخُزَاعِيُّ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ خُزَاعَةَ ثُمَّ اَتَاهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ اِلٰى اَنْ قَالَ اِذْ جَاءَ سُهَيْلُ
بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُكْتُبْ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ سُهَيْلُ
وَاللّٰهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ وَلَا قَاتَلْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ
عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِنْ كَذَّبْتُمُوْنِيْ اُكْتُبْ مُحَمَّدَ
بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَعَلٰى اَنْ لَّا يَاْتِيَكَ مِنَّا رَجُلٌ وَّاِنْ كَانَ عَلٰى دِيْنِكَ اِلَّا رَدَدْتَهٗ عَلَيْنَا فَلَمَّا
فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ قُوْمُوْا فَانْحَرُوْا ثُمَّ احْلِقُوْا

اللہ کی ہمیشہ رہا پانی واسطے ان کے ساتھ سیرابی کے یہاں تک[1] کہ پھرے پانی سے پس اس وقت میں کہ صحابہ اسی طرح تھے ناگہاں آیا بدیل بن ورقاء خزاعی بیچ ایک جماعت کے خزاعہ سے پھر آیا آپ کے پاس عروہ بن مسعود اور بیان کی بخاری نے یہ حدیث یہاں تک کہ کہا اس وقت کہ آیا سہیل بن عمرو کہ وکیل تھا کیون پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھ تو یہ وہ چیز ہے کہ صلح کی محمد رسول اللہ نے پس کہا سہیل نے قسم ہے اللہ کی اگر ہم جانتے کہ تم رسول اللہ ہو نہ منع کرتے ہم تم کو خانہ کعبہ سے اور نہ لڑتے ہم تم سے ولیکن لکھ محمد بن عبداللہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی تحقیق میں رسول اللہ ہوں اگرچہ جھوٹا جانتے ہو تم مجھ کو لکھ اسے علی محمد بن عبداللہ پس کہا سہیل نے اور اس پر کہ نہ آوے تمہارے پاس ہم میں سے کوئی آدمی اگرچہ ہو تمہارے دین پر مگر پھیر دو اس کو ہم پر پس جب کہ فارغ ہوئے صلح نامہ لکھنے سے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابیوں کو کھڑے ہوؤ اور ذبح کرو[2] پھر سر منڈاؤ پھر آئیں

یعنی وہ بات قبول کروں گا۔

[1] یہاں تک کہ پھرے پانی سے یعنی پھرے اور ہنوز پانی باقی تھا یہ ایک معجزہ مشہور ہے آپ کا اس حدیث کا راوی مروان ہر چند ناصبی مذہب یعنی مخالف اہل بیت تھا لیکن بخاری میں اس کی روایت ضمناً آئی ہے یعنی مسور کے ساتھ چنانچہ اس حدیث میں علاوہ اس کے یہ قصہ حدیبیہ کی روایت ہے کچھ مقام تہمت نہیں اور حدیبیہ نام ایک موضع کا ہے قریب مکہ کے کہ اکثر اس کا حرم میں ہے اور وہ نو کوس ہے اور حدیبیہ والوں کی تعداد میں مختلف روایتیں ہیں کسی میں پندرہ سو کا اور کسی میں چودہ سو پر کچھ زیادہ اور اس روایت میں ابہام ہے تو تطبیق ان میں یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے نکلے اس وقت آپ کے ساتھیوں کی تعداد چودہ سو تھی بعد ازاں نوبت بنوبت زیادہ ہوتی گئی تو جس نے چودہ سو روایت کیا اس نے خروج کے وقت شمار کا لحاظ کیا اور جس نے پندرہ سو کہا اس نے آخر کے اعتبار سے اور جس نے مبہم رکھا اس کو تعیین کا علم نہ ہوگا واللہ اعلم۔

[2] ذبح کرو۔ یعنی جانور قربانی کے پھر سر منڈاؤ یہ حکم احصار کا ہے امام شافعیؒ کا اسی حدیث کے رو سے یہ مذہب ہے کہ جب حج کرنے والا یا عمرہ کرنے والا راہ میں معذور ہو جائے مثلاً دشمن کے روکنے سے یا بیمار ہو جانے سے تو وہ اپنی قربانی وہاں وہاں ہی ذبح کر ڈالے اگرچہ وہ حرم کی حد نہ ہو کیونکہ حدیبیہ حل میں ہے نہ حرم میں اور حنفیہ نے اس کا خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ حرم میں ذبح کرنا شرط ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ جَاءَ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ
الْاٰيَةَ فَنَهَاهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ يَّرُدُّوْهُنَّ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّرُدُّوا الصَّدَاقَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَجَاءَهٗ
اَبُوْ بَصِيْرٍ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ وَّهُوَ مُسْلِمٌ فَاَرْسَلُوْا فِيْ طَلَبِهٖ رَجُلَيْنِ فَدَفَعَهٗ اِلَى الرَّجُلَيْنِ فَخَرَجَا بِهٖ
حَتّٰى اِذَا بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ نَزَلُوْا يَاْكُلُوْنَ مِنْ تَمْرٍ لَّهُمْ فَقَالَ اَبُوْ بَصِيْرٍ لِاَحَدِ الرَّجُلَيْنِ وَاللّٰهِ اِنِّيْ
لَاَرٰى سَيْفَكَ هٰذَا يَا فُلَانُ جَيِّدًا اَرِنِيْ اَنْظُرْ اِلَيْهِ فَاَمْكَنَهٗ مِنْهُ فَضَرَبَهٗ حَتّٰى بَرَدَ وَفَرَّ الْاٰخَرُ
حَتّٰى اَتَى الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُوْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاٰى هٰذَا ذُعْرًا
فَقَالَ قُتِلَ وَاللّٰهِ صَاحِبِيْ وَاِنِّيْ لَمَقْتُوْلٌ فَجَاءَ اَبُوْ بَصِيْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلُ
اُمِّهٖ مِسْعَرَ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهٗ اَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ عَرَفَ اَنَّهٗ سَيَرُدُّهٗ اِلَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتّٰى اَتٰى سِيْفَ
الْبَحْرِ قَالَ وَانْفَلَتَ اَبُوْ جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلٍ فَلَحِقَ بِاَبِيْ بَصِيْرٍ فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ

کتنی ایک عورتیں مسلمان ہوکر پس نازل کی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اے لوگو جو ایمان لائے ہو جبکہ آویں تمہارے پاس عورتیں مسلمان ہجرت کرکے آخر آیتہ تک پس منع کیا مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ کہ پھیریں انکو اور حکم کیا مسلمانوں کو یہ کہ پھیر دیں مہر[1] پھر رجوع کریں طرف مدینہ کی پس آئے آپ کے پاس ابوبصیر کہ ایک آدمی قریش میں سے تھے اور وہ تھے مسلمان پس بھیجے کفار نے اس کی تلاش میں دو شخص پس حوالے کیا آپ نے ابوبصیر کو ان شخصوں کے پس نکلے وہ ابوبصیر کو لے کر یہاں تک کہ جب پہنچے وہ ذوالحلیفہ میں اترے اس حال میں کہ کھاتے تھے کھجوریں اپنی پس کہا ابوبصیر نے واسطے ایک شخص کے ان دونو میں سے قسم اللہ کی میں گمان کرتا ہوں یہ تلوار تیری اے فلاں اچھی ہے دکھلا مجھ کو تاکہ دیکھوں میں طرف اس کی پس قدرت دی اس شخص نے ابوبصیر کو اوپر دیکھنے تلوار کے پس مارا ابوبصیر نے اس کو یہاں تک کہ ٹھنڈا ہوگیا وہ اور بھاگا دوسرا آدمی یہاں تک کہ آیا مدینہ میں اور داخل ہوا مسجد میں دوڑتا ہوا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دیکھا اس نے خوف پس کہا اس شخص نے مارا گیا قسم خدا. ساتھی میرا ساتھی میرا اور تحقیق میں بھی مارا جاتا ہوں پس آیا ابوبصیرؓ پس فرمایا نبی صلعم نے وائے ہے ماں اس کی کو یہ ابوبصیر گرم کرنیوالا لڑائی کا ہے اگر ہوتا[2] واسطے اسکے کوئی مددگار پس جب سنی ابوبصیر نے یہ بات معلوم کیا کہ آنحضرتؐ پھیر دیں گے اسکو طرف کافروں کی پس نکلا ابوبصیر مدینہ سے یہاں تک کہ آیا کنارے دریا کے کہا راوی نے اور بھاگ آیا ابوجندل بن سہیل کافروں کے پاس سے اور ملا ابوبصیر کے ساتھ پس ہوا یہ حال کہ نکلتا تھا قریش سے کوئی شخص کہ

---

[1] پھیر دیں مہر۔ حکم ہوا کسی کافر کی عورت مسلمان ہوکر آوے اس مرد نے جو اس پر خرچ کیا تھا وہ پھیر دینا چاہیئے جو مسلمان اس کو نکاح کرے وہ پھیر دے اور اس عورت کو جدا مہر دے تب نکاح کرے یہ حکم سورہ ممتحنہ میں مفصل مذکور ہے اور علامہ نسفی نے مدارک میں اس حکم کو منسوخ لکھا ہے۔ [2] اگر ہوتا الخ یعنی یہ شخص صلح توڑانا چاہتا ہے یہ حدیث بہت لمبی ہے صاحب مصابیح نے اس کو مختصر کردیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس صلح نامہ سے اور غرض تھی جس کو مشرک بے وقوف نہ سمجھے وہ یہ تھا کہ مسلمان اور مشرک اس صلح کی وجہ سے آپس میں ملنے چلنے لگیں اور مسلمان اپنے عزیزوں سے مل کر ان کو حق بات سمجھا دیں آخر کہاں تک جو دین حق ہے وہ ایک نہ ایک دن آدمی کی سمجھ میں آجائے گا پھر ایسا ہی ہوا کہ اس صلح کی مدت میں ہزاروں آدمی نئے مسلمان ہوگئے اور کافروں کا زور ٹوٹتا چلا یہاں تک کہ مکہ معظمہ فتح ہوا اور تمام قریش مسلمان ہوگئے اور قریش کی انتظار میں عرب کے اور قبیلے تھے وہ بھی مسلمان ہوگئے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کامیابی ہوئی اور یہ سورت اتری اذا جاء نصر اللہ والفتح آخر تک۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَدْ أَسْلَمَ إِلَّا لَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ حَتَّى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ فَوَاللّٰهِ مَا يَسْمَعُونَ بِعِيرٍ خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ إِلَى الشَّامِ إِلَّا اعْتَرَضُوا لَهَا فَقَتَلُوهُمْ وَأَخَذُوا أَمْوَالَهُمْ فَأَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنَاشِدُهُ اللّٰهَ وَالرَّحِمَ لَمَّا أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ فَمَنْ أَتَاهُ فَهُوَ آمِنٌ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۳۸۵۲:۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَلٰثَةِ أَشْيَاءَ عَلَى أَنَّ مَنْ أَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ رَدَّهُ إِلَيْهِمْ وَمَنْ أَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَرُدُّوهُ وَعَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيمَ بِهَا ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ وَالسَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهٖ فَجَاءَهُ أَبُو جَنْدَلٍ يَحْجُلُ فِي قُيُودِهٖ فَرَدَّهُ إِلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۳۸۵۳:۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَطُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَنْ جَاءَ نَا مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَكُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوهُ عَلَيْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَكْتُبُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ إِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا إِلَيْهِمْ فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَمَنْ جَاءَ نَا

اسلام لایا تھا مگر کہ ملتا تھا ساتھ ابو بصیر کے یہاں تک کہ جمع ہوئے قریش سے ایک جماعت کثیر پس قسم ہے اللہ کی نہ سنتے تھے وہ کسی قافلہ کو قریش کے کہ نکلا طرف شام کی مگر کہ پیچھا کرتے اسکا واسطے اس کے قتل کے اور لوٹتے اس کے مال کو پس بھیجا قریش نے کسی کو طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قسم دیتے تھے آپ کو اللہ کی اور قرابت کہ ابو بصیر وغیرہ کو منگوالیں پھر جو آنحضرت کے پاس آئے تو وہ امن میں ہے پھر منگوالیا ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ (بخاری)

۳۸۵۲۔ اور براء بن عازب سے روایت ہے کہا صلح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں سے دن حدیبیہ کے تین چیز پر کہ جو آوے آپ کے پاس مشرکوں[1] میں سے پھیر دیں ان کو طرف مشرکوں کی اور جو آوے مشرکوں کے پاس مسلمانوں سے نہ پھیر دیں اس کو اور اس پر کہ داخل ہوں آپ مکہ میں سال آئندہ اور ٹھہریں اس میں[2] تین دن اور یہ کہ نہ داخل ہوں مکہ میں مگر اس حال میں کہ تھیلی میں ڈالے ہوئے ہوں ہتھیار اور تلوار اور کمان اور مانند اس کی پس آیا ابو جندل[3] اس حال میں کہ چلتا تھا بیڑیوں میں پس پھیر دیا آپ نے اس کو طرف مشرکوں کی (بخاری)

۳۸۵۳۔ اور انسؓ سے روایت ہے یہ کہ قریش نے صلح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس شرطیں کیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ جو شخص آوے ہمارے پاس تم میں سے نہ پھیریں اس کو تم پر اور جو آوے تمہارے پاس ہم میں سے پھیر دو اسکو ہم پر پس عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ! کیا لکھ دیں ہم یہ فرمایا کہ ہاں تحقیق شان یہ ہے کہ جو شخص جائے گا ہم میں سے طرف ان کی پس دور کیا ہوگا اس کو اللہ نے اور جو

---

[1] مشرکوں میں سے۔ یعنی مسلمان ہو کر۔ [2] اور ٹھہریں اس میں۔ یعنی اور اس سال مکہ میں داخل نہ ہوں۔ [3] آیا ابو جندل ابو جندل کا نام عاص بن سہیل بن عمرو تھا اور ہم لکھ چکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مصالحت پر کچھ ضعف اور استکانت باعث نہ ہوئی بلکہ اور غرض تھی جس کو ہم نے الحمد للہ اس سے پہلے حدیث میں بیان کیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ لَهٗ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۸۵۴:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فِي بَيْعَةِ النِّسَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ فَمَنْ اَقَرَّتْ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا قَدْ بَايَعْتُكِ كَلَامًا يُكَلِّمُهَا بِهٖ وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ يَدُهٗ يَدَ امْرَاَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۸۵۵:۔ عَنِ الْمِسْوَرِ وَمَرْوَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمْ اصْطَلَحُوْا عَلٰى وَضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِيْنَ يَاْمَنُ فِيْهِنَّ النَّاسُ وَعَلٰى اَنَّ بَيْنَنَا عَيْبَةً مَّكْفُوْفَةً وَّاَنَّهٗ لَا اِسْلَالَ وَلَا اِغْلَالَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ

۳۸۵۶:۔ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عِدَّةٍ مِّنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اٰبَائِهِمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا اَوِ انْتَقَصَهٗ

آئے گا ہمارے پاس ان میں سے قریب ہے کہ گردانے گا اللہ اس کے لیے کشادگی اور خلاصی۔ (مسلم)

۳۸۵۴۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہا بیچ بیعت کرنے عورتوں کے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے امتحان لیتے عورتوں کا اس آیت کے ساتھ اے نبی! جب آئیں تیرے پاس ایمان والی عورتیں تجھ سے بیعت کرنے کے لیے پس جو عورت ان میں سے اس شرط کو مان لیتی ہے تو آپ اسے فرماتے میں تجھ سے کلام کر کے بیعت کی بیان کرتے اس عورت سے وہ کلام قسم ہے اللہ کی نہیں[1] لگا آپ کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ کو کبھی بیچ بیعت کرنے میں۔ (بخاری، مسلم)

دوسری فصل

۳۸۵۵۔ حضرت مسور اور مروان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے یہ کہ صلح کی قریش نے اوپر موقوف کرنے لڑائی کے دس برس تک امن میں رہیں ان میں لوگ اور اس پر کہ درمیان ہمارے جامہ[2] والی بند ہو اور یہ کہ نہ ہو چوری چھپی ہوئی نہ خیانت۔ (ابوداؤد)

۳۸۵۶۔ اور صفوان بن سلیم سے روایت ہے کہ روایت کی کتنے ایک بیٹوں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ انہوں نے نقل کی اپنے باپوں سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا خبردار ہو جو شخص ظلم کرے ذمی[3] پر یا ناقص کرے اس کے حق کو یا تکلیف[4] دے

---

[1] آ ئے گا۔ آخر ایسا ہی ہوا اس شرط کے لکھنے سے مشرکوں کو کوئی فائدہ نہ ہوا بلکہ چند روز کے بعد جب بعض لوگ جیسے ابو بصیر اور ان کے ساتھی مسلمان ہو کر آنے لگے وہ شرط کی وجہ سے آپ کے پاس نہ آسکے اور راہ میں ایک جتھا علیحدہ انہوں نے قائم کیا اور مشرکوں کو ایسا لوٹا کہ تباہ کیا ان کا ناک میں دم ہو گیا آخر انہوں نے تنگ آکر کہلا بھیجا کہ ہم اس شرط سے باز آئے آپ اپنے لوگوں کو للہ بلا لیجئے اور یہ مضمون حدیث طویل میں گذرا۔ [1] قسم ہے خدا کی نہیں ہاتھ لگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا الخ جب آپ نے باوصف معصوم ہونے کے غیر عورتوں سے ہاتھ نہیں ملایا تو اور پیر یا مرشدوں کو کیونکر درست ہو گا کہ غیر عورتوں سے ہاتھ ملائیں یا محرم کی طرح بے حجاب ہو کر ان سے خلوت کریں اور جو کوئی پیر اس زمانہ میں یہ حرکت کرتا ہو تو یقین جان لو کہ وہ شیطان کا مرید ہے۔ [2] جامہ والی بند ہوا لخ مراد یہ ہے کہ اس مدت میں کوئی کسی سے فساد فریب نہ کرے۔ [3] ذمی پر یا مستامن پر۔ [4] یا تکلیف دے زیادہ طاقت اس کی سے یعنی اس کی طاقت سے زیادہ جزیہ لے اگر ذمی ہو اور زیادہ لے عشر مال تجارت سے اگر حربی مستامن ہو جو واسطے تجارت کے آیا ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيبِ نَفْسٍ فَأَنَا حَجِيجُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ -

۳۸۵۷: وَعَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَأَطَقْتُنَّ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِأَنْفُسِنَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْنَا تَعْنِي صَافِحْنَا قَالَ إِنَّمَا قَوْلِي لِمِائَةِ امْرَأَةٍ كَقَوْلِي لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ رَوَاهُ -

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۸۵۸: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتَّى قَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يَدْخُلَ يَعْنِي مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ يُقِيمُ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوا هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالُوا لَا نُقِرُّ بِهَا فَلَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا مَنَعْنَاكَ وَلَكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ امْحُ

اس کو زیادہ اس کی طاقت سے یا لے اس سے کچھ بغیر خوشی اس کی کے پس میں جھگڑوں گا اس سے دن قیامت کے۔ (ابوداؤد)

۳۸۵۷۔ اور امیمہ بیٹی رقیقہ کی سے روایت ہے کہا کہ بیعت کی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درمیان کتنی عورتوں کے پس فرمایا واسطے ہمارے کہ بیعت کی میں نے تم سے اے عورتو بیچ اس چیز کے کہ استطاعت رکھو اور طاقت رکھو[1] تم کہا میں نے اللہ اور رسول اس کا بہت رحم کرنیوالے ہیں اپنے نفسوں پر کہا میں نے یا رسول اللہ! بیعت کر د ہم سے اور مراد رکھتے تھے بیعت سے یہ کہ مصافحہ[2] کیجئے ہم سے آپ نے فرمایا سنو! میری ایک بات[3] سو عورتوں کیلئے وہی جو ایک عورت

تیسری فصل

۳۸۵۸۔ حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ عمرے کے لیے چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیچ ذی القعدہ کے پس انکار کیا اہل مکہ نے یہ کہ چھوڑ دیں آنحضرتؐ کو کہ داخل ہوں مکہ میں یہاں تک کہ صلح کی آپؐ نے اہل مکہ سے اس پر کہ داخل ہوں یعنی آئندہ سال میں ٹھہریں اس میں تین دن پس جب لکھا صلح نامہ لکھا صحابہؓ نے نام شریف آپؐ کا اس طرح یہ وہ چیز ہے کہ صلح کی اس پر محمد رسول اللہ نے پس کہا مشرکوں نے نہیں اقرار کرتے ہم ساتھ رسالت تمہاری کے پس اگر جانتے ہم کہ تم رسول اللہ ہو نہ منع کرتے ہم تم کو و لیکن تم محمد بن عبد اللہ ہو پس فرمایا آنحضرتؐ کہ میں ہوں رسول اللہ اور میں ہوں محمد بن عبد اللہ پھر فرمایا علی بن ابی طالب کو کہ مٹا دو لفظ رسول اللہ کو کہا حضرت علیؓ نے قسم

[1] اور طاقت رکھو تم اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر آسانی کر دی کہ سب باتوں کی تعمیل ان کی طاقت کے موافق کر دی تاکہ ان کا دل خوش ہو جس آدمی کا دل خوش ہوتا ہے وہ خوب اطاعت کرتا ہے۔ [2] مصافحہ کیجئے۔ یعنی وقت بیعت کے ہمارا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیجئے۔ [3] کہنا۔ یعنی فقط کہہ دینا بیعت میں کفایت کرتا ہے حاجت ہاتھ پکڑنے کی نہیں اور ہر عورت کی تخصیص کی حاجت بھی نہیں سب کے لیے ایک قول کافی ہے۔ [4] یہاں اصل میں سفیدی رہ گئی ہے اور میرک شاہ نے حاشیہ میں لگا دیا ہے کہ اس حدیث کو ترمذی اور نسائی، ابن ماجہ اور امام مالک نے روایت کیا ہے۔ [5] بیچ ذی القعدہ کے یعنی سنہ ۶ ہجری میں۔ [6] میں ہوں رسول اللہ کا اور میں ہوں محمد بن عبد اللہ الخ صلح نامہ لکھتے وقت آنحضرت صلعم نے ایسی جزئیات میں جیسے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی جگہ باسمک اللھم یا رسول اللہ جگہ محمد بن عبد اللہ لکھنا تکرار نہ کی کیونکہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور باسمک اللھم کا ایک ہی مضمون ہے یہ مشرکوں کی بے فائدہ ہٹ تھی اور محمد رسول اللہ نہ سہی محمد بن عبد اللہ سہی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ لَا وَاللّٰہِ لَا اَمْحُوْکَ اَبَدًا فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَیْسَ یُحْسِنُ یَکْتُبُ فَکَتَبَ ھٰذَا مَا قَاضٰی عَلَیْہِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ لَا یَدْخُلُ مَکَّۃَ بِالسِّلَاحِ اِلَّا السَّیْفَ فِی الْقِرَابِ وَاَنْ لَّا یَخْرُجَ مِنْ اَھْلِھَا بِاَحَدٍ اِنْ اَرَادَ اَنْ یَّتَّبِعَہٗ وَاَنْ لَّا یَمْنَعَ مِنْ اَصْحَابِہٖ اَحَدًا اِنْ اَرَادَ اَنْ یُّقِیْمَ بِھَا فَلَمَّا دَخَلَھَا وَمَضَی الْاَجَلُ اَتَوْا عَلِیًّا فَقَالُوْا قُلْ لِصَاحِبِکَ اُخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَی الْاَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

ہے اللہ کی نہیں مٹاؤں گا میں[1] نام تمہارا کبھی پس لیا[2] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالانکہ نہیں لکھ جانتے تھے پس لکھا[3] آنحضرت نے وہ چیز ہے کہ صلح کی اس پر محمد بن عبداللہ نے نہ داخل ہو کہ مکہ میں ساتھ ہتھیاروں کے مگر اس طرح سے کہ تلواریں ہوں غلافوں میں اور یہ کہ نہ نکلے مکے کے لوگوں میں کوئی اگر ارادہ[4] کرے کوئی آپ کے ساتھ جانے کا اور یہ کہ نہ منع کریں اپنے یاروں میں سے کسی کو اگر ارادہ کرے ٹھہرنے کا مکہ میں پس[5] جب کہ داخل ہوئے آپ مکہ میں اور گذر گئی مدت[6] آئے کفار قریش علیؓ کے پاس اور کہا کہ کہو واسطے صاحب[7] اپنے کے نکلو ہمارے شہر سے پس تحقیق گذر گئی مدت پس نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (بخاری، مسلم)

---

[1] نہیں مٹاؤں گا میں۔ یہ انھوں نے ادب کی راہ سے عرض کیا یہ کہ جان کر کہ حضرت صلعم کا حکم قطعی نہیں ہے ورنہ اس کی اطاعت واجب ہوتی۔ [2] لیا آپ نے یعنی صلح نامہ پکڑا۔ [3] پس لکھا آنحضرت صلعم نے۔ یہ آپ کا معجزہ تھا کہ آپ پڑھے لکھے نہ تھے اور اکثر کا مذہب یہ ہے کہ آپ نے خود نہیں لکھا مگر مٹا دیا کیونکہ اللہ نے آپ کو نبی امی کہا اور فرمایا وما کنت تتلوا من قبلہ من کتاب ولا تخطہ بیمینک اور آپ نے فرمایا انا امۃ امیۃ لا نکتب ولا نحسب اور اس حدیث میں لکھا کہ معنی لکھوایا کے ہیں جیسا کہ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا لکھ محمد بن عبد اللہ۔ [4] اگر ارادہ کرے۔ یعنی بعد داخل ہونے کے جو مکہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلنا چاہیں تو ان کو آپ ساتھ نہ لے جائیں۔ [5] داخل ہوئے۔ یعنی سال آئندہ۔ [6] اگر گذر گئی مدت۔ یعنی تین دن جو قرار پائی تھی۔ [7] صاحب اپنے کے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ اِخْرَاجِ الْيَهُوْدِ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۸۵۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوْا اِلٰى يَهُوْدَ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُوْدَ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا اعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهٖ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۶۰: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ عُمَرُ خَطِيْبًا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَامَلَ يَهُوْدَ خَيْبَرَ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَقَالَ نُقِرُّكُمْ مَا اَقَرَّكُمُ اللّٰهُ وَقَدْ رَاَيْتُ اِجْلَاءَهُمْ فَلَمَّا اَجْمَعَ عُمَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَتَاهُ اَحَدُ بَنِيْ اَبِي الْحُقَيْقِ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتُخْرِجُنَا

بیان ہے بیچ نکال دینے یہود کے جزیرہ[1] عرب سے

پہلی فصل

۳۸۵۹- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا اس وقت کہ تھے ہم مسجد میں نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا چلو طرف یہود کی پس نکلے ہم ساتھ آپ کے یہاں تک کہ آئے ہم مدرسہ یہود میں پس کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا اے گروہ یہود کے مسلمان ہو تا سلامت[2] رہو جانو کہ تحقیق زمین[3] خدا کے لیے اور واسطے رسول اس کے ہے اور تحقیق میں ارادہ کرتا ہوں یہ کہ جلاوطن کر دیں تم کو اس زمین سے پس جو شخص کہ پائے تم میں سے اپنے مال سے کوئی چیز پس چاہیے کہ بیچ ڈالے اس کو۔ (بخاری، مسلم)

۳۸۶۰- اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ کھڑے ہوئے عمرؓ خطبہ فرمانے کو پس کہا تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہ معاملہ[4] کیا تھا یہود خیبر سے ان کے مالوں پر اور فرمایا تھا کہ ٹھہرائیں گے ہم تم کو جب تک[5] کہ ٹھہرائے تم کو اللہ اور تحقیق دیکھا میں نے جلاوطن ان کا پس جب قصد کیا عمرؓ نے اس[6] کا آیا ان کے پاس ایک شخص قبیلہ ابوالحقیق میں سے پس کہا اے امیر المومنین کیا نکالتے ہو تم ہم کو حالانکہ تحقیق ٹھہرایا

---

[1] جزیرہ عرب سے۔ جزیرہ اس کو کہتے ہیں جس کی چاروں طرف پانی ہو اور عرب کے تین طرف سمندر ہے اس لیے بصورت جزیرہ ہے علم جغرافیہ میں اس کو جزیرہ نما بولتے ہیں۔ [2] تا سلامت ہو یعنی قتل اور جزیہ اور دوزخ سے۔ [3] زمین خدا کے لیے ہے۔ یہ یہود بنی نضیر تھے مدینہ کے قریب رہتے تھے انھوں نے حضرتؐ سے دغا کا ارادہ کیا حضرتؐ نے ان کو چھ روز تک گھیرا پھر یہ فرمایا یعنی اٹھانے کا اسباب لے جاؤ زمین اور باغات کے تم مالک نہیں رہے چنانچہ یہ لوگ شام کے ملک میں نکل گئے اور ان کے مکانات اور باغات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تصرف میں آ گئے۔ [4] معاملہ کیا۔ یعنی ان کو خیبر میں رہنے دیا کھجوریں اللہ اعت وغیرہ ان کی انہیں کے طور پر رکھیں اور ان کے حاصل سے آدھو آدھ ٹھہرایا اور جزیہ مقرر کیا ان پر۔ [5] جب تک کہ ٹھہرائے۔ یعنی وہ حکم کرے ہم کو ساتھ نکالنے تمہارے کے۔ [6] اس کا یعنی جلاوطن کرنے کا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقَدْ اَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ وَعَامَلَنَا عَلَى الْاَمْوَالِ فَقَالَ عُمَرُ اَظَنَنْتَ اِنِّيْ نَسِيْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكَ اِذَا اُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُوْ بِكَ قَلُوْصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ كَانَتْ هُزَيْلَةً مِّنْ اَبِي الْقَاسِمِ فَقَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ فَاَجْلَاهُمْ عُمَرُ وَاَعْطَاهُمْ قِيْمَةَ مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا وَاِبِلًا وَعُرُوْضًا مِنْ اَقْتَابٍ وَحِبَالٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۳۸۶۱: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصٰى بِثَلَاثَةٍ قَالَ اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ اَوْ قَالَ فَاُنْسِيْتُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۸۶۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ حَتّٰى لَا اَدَعَ فِيْهَا اِلَّا مُسْلِمًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنْ عِشْتُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ

ہم کو محمدؐ نے اور معاملہ کیا تھا ہم سے مالوں پر پس کہا عمرؓ نے کیا گمان کرتا ہے تو کہ تحقیق میں بھول گیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تجھ سے فرمایا تھا کہ کیا حال ہوگا تمہارا جب کہ نکالا جائے گا تو خیبر سے اس حال میں کہ دوڑے گی ساتھ تیرے دشمن اللہ کے پھر جلاوطن کیا یہود کو حضرت عمرؓ نے اور دی ان کو قیمت اس چیز کی کہ تھی واسطے ان کے میوہ سے مال دیا اور اونٹ اور اسباب پالان اور رسیاں وغیر ذلک (بخاری)

۳۸۶۱- اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی[1] ساتھ تین چیزوں کے فرمایا نکال دینا مشرکوں کو جزیرہ عرب سے اور سلوک[2] کیا کرنا تم ایلچیوں سے مانند اس چیز کی کہ تھا میں سلوک کرتا ان سے کہا راوی نے اور سکوت[3] کیا ابن عباسؓ نے تیسری چیز سے یا کہا ابن عباسؓ نے پس بھلا گیا میں اس کو (بخاری مسلم)

۳۸۶۲- اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا خبر دی مجھ کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے البتہ نکالوں گا میں[4] یہود اور نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے یہاں تک کہ نہ چھوڑوں گا اس میں مگر مسلمان کو (مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا اگر جیتا رہا میں انشاء اللہ تعالیٰ البتہ نکالوں گا میں یہود و نصاریٰ کو

---

[1] وصیت کی۔ یعنی وقت وفات کے۔ [2] سلوک۔ یعنی جب تک وہ رہیں دینا ان کو وہ چیز کہ محتاج ہوں وہ اس کے۔ [3] سکوت کیا۔ قاضی عیاض نے کہا احتمال ہے کہ تیسری چیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہو ادا نہ بناؤ میری قبر کو بت جو عبادت کیا جائے اور امام مالک رح نے اس کو موطا میں ذکر کیا ہے۔ [4] نکالوں گا میں الخ عرب مبداء اسلام ہے تو حکمت یہی تھی کہ وہاں سوائے مسلمانوں کے کوئی نہ رہے چنانچہ فاروق اعظم نے بموجب اس حدیث کے یہود کو خیبر وغیرہ سے نکالا اور شام میں رکھا اور ابن عمرؓ کی حدیث گذشتہ اور آئندہ میں اس کا صاف بیان ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

لَیْسَ فِیْهِ اِلَّا حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا یَكُوْنُ قِبْلَتَانِ وَقَدْ مَرَّ فِیْ بَابِ الْجِزْیَةِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۸۶۳:۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَجْلَى الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰی اَهْلِ خَیْبَرَ اَرَادَ اَنْ یُّخْرِجَ الْیَهُوْدَ مِنْهَا وَكَانَتِ الْاَرْضُ لَمَّا ظُهِرَ عَلَیْهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ فَسَاَلَ الْیَهُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّتْرُكَهُمْ عَلٰی اَنْ یَّكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نُقِرُّكُمْ عَلٰی ذٰلِكَ مَا شِئْنَا فَاُقِرُّوْا حَتّٰی اَجْلَاهُمْ عُمَرُ فِیْ اِمَارَتِهٖ اِلٰی تَیْمَاءَ وَاَرِیْحَاءَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

جزیرہ عرب سے۔

دوسری فصل

نہیں ہے اس فصل میں مگر حدیث ابن عباسؓ کی کہ سرا اس کا یہ ہے لایکون قبلتان اور تحقیق گذر چکی یہ حدیث باب جزیہ میں۔

تیسری فصل

۳۸۶۳۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے یہ کہ عمر بن خطابؓ نے جلاوطن کیا یہود و نصاریٰ کو زمین حجاز[1] سے اور تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غالب ہوئے اہل خیبر پر ارادہ کیا یہ کہ نکالیں یہودیوں کو خیبر سے اور تھی زمین[2] جب غلبہ کیا گیا اس پر واسطے اللہ اور اس کے رسول کے اور واسطے مسلمانوں کے پس سوال کیا یہود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ چھوڑ دیں[3] ان کو اس شرط پر کہ کیا کریں کام[4] اور واسطے ان کے ہو نصف نصف میوہ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرا دیں گے ہم تم پر جب تک کہ چاہیں پس ٹھہرائے گئے یہاں تک کہ جلاوطن کیا ... ان کو حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں طرف تیماء[5] اور اریحا کی (بخاری، مسلم)

---

[1] زمین حجاز سے یعنی جزیرہ عرب سے۔ [2] تھی زمین۔ یعنی جو زمین ہو۔ [3] چھوڑ دیں ان کو۔ یعنی ان کی زمینوں کو۔ [4] کیا کریں کام۔ یعنی مساقات اور مزارعت۔ [5] تیماء اور اریحا۔ یہ دونوں گاؤں ہیں ملک شام میں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْفَيْءِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۸۶۴: عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ خَصَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ اَحَدًا غَيْرَهُ ثُمَّ قَرَأَ مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِنْهُمْ اِلٰى قَوْلِهِ قَدِيْرٌ فَكَانَتْ هٰذِهِ خَالِصَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَاْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۳۸۶۵: وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً يُنْفِقُ

بیان ہے پیچ فئے کے

پہلی فصل

۳۸۶۴۔ حضرت مالک بن اوس بن حدثان رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت عمر بن خطابؓ نے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے خاص کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیچ اس مال کے ساتھ ایک چیز کے کہ نہیں دی وہ چیز کسی کو سوائے آپؐ کے پھر پڑھی یہ آیت جو چیز دی اللہ نے اپنے رسولؐ کو ان میں سے لفظ قدیر تک پڑھی پس تھا یہ مال خالص واسطے رسول اللہ کے خرچ کرتے تھے اپنے گھر والوں پر خرچ برس روز کا اس مال میں سے پھر لیتے ما بقی کو پس گردانتے اس کو پیچ جگہ گردانئے مال اللہ کے۔ (بخاری، مسلم)

۳۸۶۵۔ اور حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ تھا اموال بنی نضیر کا اس قسم سے کہ عطا فرمایا تھا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ نہیں دوڑائے تھے مسلمانوں نے ان پر گھوڑے اور نہ اونٹ پس ہوا واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ مال خالص[۲] نکالتے تھے اپنے

---

[۱] پیچ فئے کے۔ جو ملک بدون جنگ کافروں نے خالی کر دیا یا صلح سے قابو میں آیا وہ سب کا سب مال ہے بیت المال کا اس کو فئے کہتے ہیں اس میں غازیوں کا حصہ مقرر نہیں لیکن اگر وہ وہاں جا کر ٹھہریں تو بطور عطا کے حصہ پائیں گے اس لیے کہ مصارف بیت المال میں غازی بھی داخل ہیں اور جو ملک جنگ سے فتح ہوا اس میں پانچواں حصہ بیت المال کا ہے اور باقی چار حصے غازیوں کے اس کو غنیمت کہتے ہیں۔ [۲] پس گردانتے الخ یعنی صرف کرتے اس کو مسلمانوں کی مصلحتوں میں اور دیتے تھے جس کو چاہتے تھے محتاج و مساکین میں سے۔ [۳] نکالتے تھے اپنے اہل کے لیے باب کی دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ آپؐ ایک سال کا خرچ نکالتے تھے لیکن جاننا چاہیئے کہ سال پورا ہونے سے پہلے وہ صرف ہو جاتا تھا اور نیک کاموں میں اسی وجہ سے جب آپؐ نے وفات پائی تو آپ کی زرہ غلہ جو کے بدل گرو تھی اور تین دن آپ نے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا اور حضرت عمرؓ نے جو آیت پڑھی یہ سورہ حشر میں ہے اس آیت کا ترجمہ یہ ہے جو ہاتھ لگا دے اللہ اپنے رسولؐ کو بستیوں والوں سے سو اللہ کے اور ناتے والے اور بن باپ لڑکوں کے اور محتاجوں کے اور مسافر کے تاکہ نہ آوے لینے دینے میں دولتمندوں کے تم میں سے اور جو دے تم کو رسول سو لے لو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ کی مار سخت ہے یعنی فئے پر قبضہ رسول اللہ صلعم کا پھر رسولؐ کے پیچھے سردار کا کہ سردار پر سب خرچ پڑتے ہیں اللہ سب ہی کا مالک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۳۸۶۶: عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَاهُ الْفَيْءُ قَسَمَهُ فِي يَوْمِهِ فَأَعْطَى الْآهِلَ حَظَّيْنِ وَأَعْطَى الْأَعْزَبَ حَظًّا فَدُعِيتُ فَأَعْطَانِي حَظَّيْنِ وَكَانَ لِي أَهْلٌ ثُمَّ دُعِيَ بَعْدِي عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَأُعْطِيَ حَظًّا وَاحِدًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ -

۳۸۶۷: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ مَا جَاءَهُ شَيْءٌ بَدَأَ بِالْمُحَرَّرِينَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ -

۳۸۶۸: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِظَبْيَةٍ فِيهَا خَرَزٌ فَقَسَمَهَا لِلْحُرَّةِ وَالْأَمَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ أَبِي يَقْسِمُ لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ -

۳۸۶۹: وَعَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمًا الْفَيْءَ فَقَالَ مَا أَنَا أَحَقُّ بِهَذَا الْفَيْءِ مِنْكُمْ وَمَا أَحَدٌ مِنَّا بِأَحَقَّ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا أَنَّا عَلَى مَنَازِلِنَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسْمِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالرَّجُلُ وَقِدَمُهُ وَالرَّجُلُ وَبَلَاؤُهُ وَالرَّجُلُ وَعِيَالُهُ

اہل کے لیے خرچ برس روز کا پھر خرچ کرتے تا باقی کو بیچ ہتھیاروں کے اور چارپایوں کے بسبب سامانی کرنے کے راہ خدا میں (بخاری، مسلم)

دوسری فصل

۳۸۶۶۔ حضرت عوف بن مالکؓ سے روایت ہے بیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے جبکہ آتا ان کے پاس مال فئے بانٹتے اس کو اسی دن میں پس دیتے بیوی والے کو دو حصے اور دیتے مجرد کو ایک حصہ پس بلایا گیا میں پس دیئے مجھ کو دو حصے اور تھی میری بیوی پھر بلایا گیا پیچھے[1] میرے عمار بن یاسرؓ پس دیا گیا ایک حصہ، (ابوداؤد)

۳۸۶۷۔ اور حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شروع کرتے بیچ اول وقت آنے فئے کیساتھ آزاد کئے گیوں کے۔[2] (ابوداؤد)

۳۸۶۸۔ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے بیکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائے گئے تھیلا اس میں تھے نگینے پس بانٹا اس کو واسطے[3] بی بیوں کے اور لونڈیوں کے کہا عائشہؓ نے تھے باپ میرے تقسیم کرتے واسطے آزاد و غلام کے، (ابوداؤد)

۳۸۶۹۔ اور حضرت مالکؓ بن اوس بن حدثانؓ سے روایت ہے کہ ذکر کیا عمر بن خطابؓ نے دن فئے کا اور کہا نہیں میں لائق تر ساتھ اس فئے کے کسی سے لیکن ہم اوپر مراتب اپنے کے ہیں کتاب اللہ عزوجل سے اور تقسیم کرنے سے رسول خدا ﷺ کے سے پس[4] شخص اور قدیم ہونا اسکا شخص اور سعی

ہے مگر کعبہ کا خرچ اور مسجدوں کا بھی اس میں آگیا اور ناتے والے آنحضرتؐ کی روبرو ان کے ناتے والے اور پیچھے بھی وہی لوگ ان پر چاہیئے خرچ کرنا دولتمند کو اگر سردار دے تو لے منع نہیں۔ [1] عمار بن یاسر کہ بیوی نہ رکھتا تھا۔ [2] ساتھ آزاد کئے گیوں کے۔ کیونکہ وہ بچارے بے ٹھکانے اور بے سہارے ہوتے ہیں یا محررین سے مکاتبین مراد ہیں۔ [3] واسطے بیبیوں کے کیونکہ نگے وغیرہ عورتوں ہی کے کارآمد ہوتے ہیں مردوں کو ان سے کیا سروکار [4] پس شخص اور قدیم ہونا۔ یعنی فئے کی تقسیم میں قدامت اور شجاعت اور مشقت اور عیال اور حاجت کا لحاظ چاہیئے جس شخص کو جیسے حاجت ہو اسکے موافق اس کو دیجئے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالرَّجُلُ وَحَاجَتُهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۳۸۷۰: وَعَنْهُ قَالَ قَرَأَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ حَتّٰی بَلَغَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ فَقَالَ هٰذِهٖ لِهٰؤُلَآءِ ثُمَّ قَرَأَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ حَتّٰی بَلَغَ وَابْنِ السَّبِيْلِ ثُمَّ قَالَ هٰذِهٖ لِهٰؤُلَآءِ ثُمَّ قَرَأَ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰی حَتّٰی بَلَغَ لِلْفُقَرَآءِ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ قَالَ هٰذِهٖ اسْتَوْعَبَتِ الْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً فَلَئِنْ عِشْتُ فَلَيَاْتِيَنَّ الرَّاعِیَ وَهُوَ بِسَرْوِ حِمْيَرَ نَصِيْبُهٗ مِنْهَا لَمْ يَعْرَقْ فِيْهَا جَبِيْنُهٗ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۳۸۷۱: وَعَنْهُ قَالَ كَانَ فِيْمَا احْتَجَّ بِهٖ عُمَرُ اَنْ قَالَ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ صَفَايَا بَنُو النَّضِيْرِ وَخَيْبَرُ وَفَدَكُ فَاَمَّا بَنُو النَّضِيْرِ فَكَانَتْ حُبُسًا لِنَوَائِبِهٖ وَاَمَّا فَدَكُ فَكَانَتْ

اس کی اور شخص اور عیال اس کے اور شخص اور حاجت اس کی۔ (ابوداؤد)

۳۸۷۰۔ اور مالک رضہ سے روایت ہے کہ پڑھی حضرت عمر بن خطاب رضہ نے یہ آیت[1] سوائے اس کے نہیں کہ صدقہ واسطے فقیروں اور مسکینوں کے ہے یہاں تک کہ پہنچے علیم حکیم تک اور کہا یہ زکوٰۃ واسطے ان لوگوں[2] کے ہے پھر پڑھی یہ آیت[3] جانو کہ تحقیق وہ چیز کہ غنیمت میں لی ہے تم نے کچھ پس تحقیق واسطے اللہ کے ہے پانچواں حصہ اس کا اور واسطے رسولؐ کے یہاں تک کہ پہنچے لفظ وابن السبیل تک پھر کہا یہ واسطے ذوالقربیٰ وغیرہ کے ہے پھر پڑھی یہ آیت[4] جو چیز کہ دی اللہ نے اپنے رسول کو بستیوں میں سے یہاں تک کہ پہنچے اس آیت تک واسطے فقیروں کے اور ان لوگوں کے کہ آئے ان کے پیچھے پھر کہا کہ اس آیت نے پورا کیا مسلمانوں کو سب کو پس اگر زندہ رہا میں پس البتہ پہنچے گا چرواہے کو اس حال میں کہ وہ ہوگا سروِ حمیر[5] میں حصہ اس کا اموال فئے سے نہ پسینہ لائے گی اس میں پیشانی اس کی۔ (شرح السنہ)

۳۸۷۱۔ اور مالک رضہ سے روایت ہے کہ تھا بیچ اس چیز کے کہ حجت پکڑی[6] ساتھ اس کے عمرؓ نے یہ کہا عمرؓ نے تھے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین صفایا بنو نضیر اور خیبر اور فدک پس بنو نضیر[7] تھا محبوس[8] واسطے حاجات[9] آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فدک تھا محبوس

---

[1] یہ آیت۔ یعنی جس میں مصارف زکوٰۃ کا بیان ہے۔ [2] واسطے ان لوگوں کے ہے۔ یعنی جو مذکور ہیں اس آیت میں۔ [3] یہ آیت یعنی جس میں غنائم کی تقسیم کا بیان ہے۔ [4] یہ آیت۔ یعنی جس میں فئے کا حکم مذکور ہے اور غرض حضرت عمرؓ کی یہ تھی کہ فئے میں سے خمس نکالنا واجب نہیں ہے نووی ؒ نے کہا امام شافعیؒ کے نزدیک فئے میں بھی خمس واجب ہے جیسے غنیمت میں واجب ہے اور باقی علماء کے نزدیک فئے میں خمس نہیں ہے ابن منذر نے کہا سوائے شافعی کے ان سے پہلے کوئی فئے میں خمس کا قائل نہیں تھا۔ [5] سروِ حمیر میں۔ حمیر ایک شہر کا نام ہے یمن میں اور سرو ایک گاؤں کا نام ہے حمیر کے ضلع میں اس حدیث سے حضرت فاروق اعظم کا کمال انصاف معلوم ہوتا ہے۔ [6] حجت پکڑی۔ یعنی جب حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ جھگڑتے آئے حضرت عمرؓ کے پاس تو یہ حدیث بیان کی انکے سامنے۔ [7] بنو نضیر یعنی وہ مال جو حاصل ہوتا تھا انکی زمین سے۔ [8] تھا محبوس۔ یعنی مقرر۔ [9] واسطے حاجات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ یعنی واسطے ضیافت مہمانوں کے اور ہتھیار و سواری مجاہدوں کی وغیرہ ذالک۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حُبُسًا لِاَبْنَاءِ السَّبِيْلِ وَاَمَّا خَيْبَرُ فَجَزَّاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَجْزَاءٍ جُزْئَيْنِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَجُزْءٌ نَفَقَةً لِاَهْلِهِ فَمَا فَضَلَ عَنْ نَفَقَةِ اَهْلِهِ جَعَلَهُ بَيْنَ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۸۷۲: عَنِ الْمُغِيْرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ جَمَعَ بَنِيْ مَرْوَانَ حِيْنَ اسْتُخْلِفَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ فَدَكُ فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهَا وَيَعُوْدُ مِنْهَا عَلٰى صَغِيْرِ بَنِيْ هَاشِمٍ وَيُزَوِّجُ مِنْهَا اَيِّمَهُمْ وَاِنَّ فَاطِمَةَ سَاَلَتْهُ اَنْ يَّجْعَلَهَا لَهَا فَاَبٰى فَكَانَتْ كَذٰلِكَ فِيْ حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهِ فَلَمَّا اَنْ وَلِيَ اَبُوْبَكْرٍ عَمِلَ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَيٰوتِهِ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهِ فَلَمَّا اَنْ وَلِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَمِلَ فِيْهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَا حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهِ ثُمَّ اَقْطَعَهَا مَرْوَانُ ثُمَّ صَارَتْ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَرَاَيْتُ اَمْرًا مَنَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ وَاِنِّيْ

واسطے[1] مسافروں کے اور خیبر تقسیم کیا تھا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین حصے دو حصے درمیان مسلمانوں کے اور ایک حصہ واسطے خرچ اہل وعیال اپنے کے پس جو کچھ بچتا خرچ اہل ان کے سے گردانتے اس کو درمیان فقراء مہاجرین کے۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۳۸۷۲۔ حضرت مغیرہ رضی سے روایت ہے کہ تحقیق عمر بن عبدالعزیز نے جمع کیا مروان کے بیٹوں کو اس وقت کہ خلیفہ کیا گیا پس کہا تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھا واسطے ان کے فدک پس تھے خرچ کرتے اموال اس کے سے اور احسان کرتے تھے اس میں سے بنی ہاشم کے چھوٹے لڑکوں پر نکاح کرتے تھے اس سے عورتوں بے شوہر کا اور مرد بے زن کا اور تحقیق حضرت فاطمہ رضی نے سوال کیا تھا حضرت سے یہ کہ دیں فدک کو واسطے ان کے پس نہ دیا ۔ رہا اسی طرح سے بیچ زندگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں تک کہ وفات ہوئی آپ کی پس جب کہ خلیفہ کئے گئے حضرت ابوبکر صدیق رضی کیا موافق اس چیز کے کہ کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں یہاں تک کہ وفات ہوئی پس جبکہ خلیفہ کئے گئے حضرت عمر بن خطاب رضی کیا موافق اس چیز کے کہ تھا دونوں صاحبوں نے یہاں تک کہ وفات ہوئی حضرت عمر رضی کی بھی پھر جاگیر کیا اس کو مروان نے پھر ہوا عمر بن عبدالعزیز کے لیے پس دیکھی میں نے ایک چیز کہ نہیں دیا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی کو نہیں واسطے میرے

---

[1] واسطے مسافروں کے۔ یعنی جو مال اپنے پاس نہ رکھتے ہوں اگرچہ اپنے وطن میں مالدار ہوں اور صفایا جمع ہے صفیہ کی صفیہ اس کو کہتے ہیں کہ چھانٹ لے امام اپنے لیے غنیمت سے کوئی چیز پہلے تقسیم ہونے غنیمت کے اور بنو نضیر سے ان کی زمین مراد ہے کہ بعد جلاوطن کرنے ان کے ہاتھ لگی اور فدک ایک قریہ ہے خیبر کی بستیوں سے اور تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آدھی زمین اس کی کہ صلح کی اہل اس کے سے زمین اس کی پر پس وہ بھی خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھا اور خیبر کو اس طرح اس لیے تقسیم کرتے تھے کہ خیبر کے گاؤں بہت تھے بعض بقہر فتح ہوئے تھے ان میں سے خمس لیتے تھے اور بعض صلح سے وہ فئے تھے تقسیم کرتے جہاں مناسب جانتے اپنی حوائج میں اور اپنے اہل پر و مصالح مسلمین پر پس مقتضی ہوئی قسمت دیانتداری اس کو کہ ہو تمام اس کا درمیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور لشکر مسلمین کے تین حصے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أُشْهِدُكُمْ أَنِّي رَدَدْتُهَا عَلَى مَا كَانَتْ يَعْنِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

سزا وار اور تحقیق میں گواہ کرتا ہوں تم کو اس پر کہ تحقیق میں[1] نے پھیر دیا اس کو اس طرح پر کہ تھا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اور عمر فاروق رضؓ کے زمانہ میں۔ (ابوداؤد)

---

[1] تحقیق میں نے پھیر دیا۔ اس سے عمر بن عبد العزیز کی کمال انصاف دوری معلوم کرنا چاہیئے لیکن شیعہ جو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضؓ پر طعن کرتے ہیں کہ انہوں نے باغ فدک وغیرہ حضرت فاطمہ زہرا رضؓ کا حق ہے نہ دیا اور دبا رکھا یہ طعن کس قدر نامعقول ہے کیونکہ ابوبکر رضؓ نے جو حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اس کے خلاف کیسے عمل کرتے اور یہ حدیث حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کو بھی معلوم تھی اور اس کے آنحضرت صلعم کی حدیث ہونے کا دونوں صاحبوں نے حضرت عمر فاروق رضؓ کے اجلاس میں اقرار کیا صحیحین میں اقرار موجود ہے البتہ اگر ابوبکر صدیق رضؓ اس مال کو خود کھا جاتے یا اپنے تصرف میں لاتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر بار میں صرف نہ کرتے تو طعن کا موقع تھا اور یہ اتنا نہیں سمجھتے کہ جس کے پاس لاکھوں کروڑوں کا ملک ہو اور وہ اس میں رتی برابر بے ایمانی نہ کرے اور سب مسلمانوں کو برابر حصہ دے وہ چند کھجور کے درختوں میں کیسی بے ایمانی کرے گا علاوہ اس کے حضرت عمر رضؓ نے اپنی خلافت میں وہ سب مال حضرت علی رضؓ اور حضرت عباس رضؓ کے سپرد کر دیا یہ مقام اس قدر بحث کو نہیں سما سکتا اس لیے ہم زیادہ طویل نہیں دیتے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۸۷۳:- وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ فَإِنْ أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَأَدْرَكْتَهُ حَيًّا فَاذْبَحْهُ وَإِنْ أَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ وَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ فَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ وَقَدْ قَتَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهُمَا قَتَلَ وَإِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ فَإِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيْهِ إِلَّا أَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ إِنْ شِئْتَ وَإِنْ وَجَدْتَهُ غَرِيْقًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۸۷۴:- وَعَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ قَالَ كُلْ مَا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلْنَ قُلْتُ إِنَّا نَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ قَالَ كُلْ مَا خَزَقَ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَهُ فَإِنَّهُ وَقِيْذٌ فَلَا تَأْكُلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

بیان ہے بیچ شکار اور ذبح کئے گئے جانوروں کے

پہلی فصل

۳۸۷۳- حضرت عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ فرمایا واسطے میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ چھوڑے تو اپنے کتے کو پس ذکر نام اللہ کا پس اگر پکڑ رکھا کتے نے شکار کو تیرے لیے اور پایا تو نے اس کو زندہ پس ذبح کر لے اسکو اور اگر پایا تو نے شکار کو کہ مار ڈالا اسکو کتے نے اور نہ کھایا اس میں سے پس کھا اس کو اور اگر کھایا پس نہ کھا پس سوائے اسکے نہیں کہ بند رکھا کتے نے اس شکار کو اپنے لیے اور اگر پائے تو ساتھ اپنے کتے کے کتا غیر کا اور حالانکہ تحقیق مار ڈالا پس نہ کھا اس لیے کہ تحقیق تو نہیں جانتا کہ کس نے ان دونوں میں سے مارا اس کو اور جس وقت پھینکے تو تیر اپنا پس یاد کر نام اللہ کا پس اگر غائب رہا شکار تجھ سے ایک دن پس نہ پایا تو نے اس میں کوئی نشان سوائے نشان تیر اپنے کے پس کھا لو اگر چاہے اور اگر پائے تو اس کو غرق پانی میں پس نہ کھا۔ (بخاری، مسلم)

۳۸۷۴- اور عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ! تحقیق ہم چھوڑتے ہیں کتے سکھائے ہوئے کو فرمایا کھا اس کو کہ پکڑ رکھیں کتے تیرے لیے کہا میں نے اور اگر مار ڈالیں فرمایا اور اگر مار ڈالیں کہا میں نے تحقیق ہم پھینکتے ہیں تیر بن پروں کا فرمایا اس چیز کو کہ زخمی کر دے اور وہ چیز کہ پہنچے ساتھ چوڑائی اپنی کے پس قتل کرے اس کو پس تحقیق وہ چوٹ[1] سے مرا پس مت کھا۔ (بخاری، مسلم)

---

[1] پس تحقیق وہ چوٹ سے مرا ہے پس مت کھا۔ عدی کی ان دونوں حدیثوں سے شکار کے بہت مسئلے معلوم ہوئے اول یہ کہ کتے کا شکار کھیلنا درست ہے دوسرے یہ کہ کتے کو جب آپ شکار پر چھوڑا تو حلال ہے اور اگر کتا خود بخود چھوٹ گیا اور شکار مار لایا تو حلال نہیں تیسرے یہ کہ کتے کی تعلیم شرط ہے اور تعلیم کی یہ علامت ہے کہ اس کو تین بار شکار پر چھوڑے اور ہر بار وہ شکار مار لائے اور خود نہ کھائے چوتھے یہ کہ کتے کے چھوڑتے وقت بسم اللہ نہ بولا تو شکار

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۸۷۵- وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ أَفَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ فَمَا يَصْلُحُ لِي قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ آنِيَةِ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ-

۳۸۷۶- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَأَدْرَكْتَهُ فَكُلْ مَا لَمْ يُنْتِنْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ-

۳۸۷۷- وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الَّذِي يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ-

۳۸۷۸- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ هُنَا أَقْوَامًا حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ

۳۸۷۵- اور ابی ثعلبہ خشنی سے روایت ہے کہ کہا میں نے یا نبی اللہ تحقیق ہم ہیں بیچ زمین قوم اہل کتاب[1] کے آیا پس کھائیں ہم بیچ ان کے باسنوں کے اور ساتھ کتے اپنے کے کہ نہیں ہے سکھایا ہوا اور ساتھ کتے اپنے کے کہ سکھایا ہوا ہے پس کیا درست ہے واسطے میرے فرمایا ایپر وہ چیز کہ ذکر کیا تو نے باسنوں اہل کتاب کے سے پس اگر پاؤ تم سوائے ان باسنوں کے پس نہ کھاؤ ان کے باسنوں میں اور اگر نہ پاؤ سوائے انکے باسنوں کے پس دھوؤ ان کو اور کھاؤ ان میں وہ چیز کہ شکار کی تو نے ساتھ کمان اپنی کے پس ذکر کیا تو نے نام اللہ کا[2] پس کھا اور وہ جانور کہ شکار کیا تو نے ساتھ کتے سکھائے ہوئے اپنے کے پس ذکر کیا[3] تو نے نام اللہ کا پس کھا اور جو شکار کیا تو نے ساتھ کتے غیر سیکھے ہوئے کے پس پایا[4] تو نے ذبح کرنا اسکا پس کھا اسکو۔ (بخاری، مسلم)

۳۸۷۶- اور ثعلبہ خشنی رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ پھینکے تو تیر اپنا پس غائب ہو تجھ سے پھر پائے تو شکار پس کھا جب تک[5] کہ نہ متغیر ہو (مسلم)

۳۸۷۷- اور ثعلبہ خشنی رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بیچ حق اس شخص کے کہ پائے شکار اپنے کو بعد تین دن کے پس کھا جب تک متغیر نہ ہو (مسلم)

۳۸۷۸- اور حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ کہا صحابہ رضہ نے یا رسول اللہ! یہاں کتنی قومیں ہیں کہ قریب ہے زمانہ ان کا ساتھ ترک

مردار ہوا اور اگر بھوکے سے نہ کھا تو حلال ہے۔ پانچویں یہ کہ اگر کتے سے شکار مرجائے تو بھی شکار حلال ہے چھٹے یہ کہ اگر شکاری کتے کے ساتھ دوسرا کتا جس کی تعلیم نہیں ہوئی شکار مردار ہوا اس واسطے کہ جب حلال اور حرام ایک چیز میں جمع ہوئے تو حرام ہی احتیاط کے سبب سے غالب ہوجاتا ہے۔ ساتویں یہ کہ بے پر تیر کے شکار میں زخم ہونا شرط ہے تاکہ خون ناپاک نکل جائے اور اگر بے زخم صدمے سے مرجائے تو شکار حلال نہیں غلہ غلیل کا یا اینٹ پتھر جانور کو مار ڈالے تو مردار ہے کہ خون نہ نکلا شکار حلال اس چیز سے ہوتا ہے جو تیز ہو اور چیر پھاڑ ڈالے جیسے چھری تلوار تیر پر دار۔ [1] اہل کتاب کے یعنی یہود ونصاریٰ کے [2] ذکر کیا تو نے نام اللہ کا یعنی تیر مارتے وقت۔ [3] پس ذکر کیا تو نے نام اللہ کا یعنی کتے کو چھوڑتے وقت۔ [4] پس پایا تو نے ذبح کرنا اس کا اگر ذبح کرنے سے پہلے وہ جانور مرگیا تو اس کا کھانا درست نہیں۔ [5] پس کھا جب تک۔ یعنی اگر شکار زخمی ہو شکاری کتے یا تیر سے کہیں چھپ جاوے پھر اسی دن یا دوسرے دن یا تیسرے دن وہی شکار ملے اگر یقین ہے کہ یہ شکار میرے ہی کتے یا تیر کا شکار کیا ہوا ہے تو اس کا کھانا حلال ہے بشرطیکہ بدبودار نہ ہو گیا ہو اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِشِرْكٍ يَأْتُونَنَا بِاللُّحْمَانِ لَا نَدْرِي أَيَذْكُرُونَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا أَمْ لَا قَالَ اذْكُرُوا أَنْتُمْ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۳۸۷۹: وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ سُئِلَ عَلِيٌّ هَلْ خَصَّكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فَقَالَ مَا خَصَّنَا بِشَيْءٍ لَمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ إِلَّا مَا فِي قِرَابِ سَيْفِي هٰذَا فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً فِيهَا لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوٰى مُحْدِثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۸۸۰: وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ قَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ

کے لاتے ہیں ہمارے پاس گوشت نہیں جانتے ہیں ہم آیا ذکر کرتے ہیں ان پر نام اللہ کا یا نہ فرمایا ذکر کرلو تم نام اللہ کا اور کھاؤ (بخاری)

۳۸۷۹۔ اور ابی الطفیل رضؓ سے روایت ہے کہ پوچھے گئے علیؓ کہ کیا مخصوص کیا ہے تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کسی چیز کے پس فرمایا علیؓ نے کہ نہیں خاص کیا ہم کو ساتھ کسی چیز کے ایسی چیز کہ لیکن وہ چیز کہ بیچ اس غلاف تلوار میری کے ہے پس نکالا علیؓ نے ایک کاغذ کہ اس میں تھے یہ احکام کہ نہ عام کیا ہوا اس کے ساتھ لوگوں کو لعنت کرے اللہ اس شخص پر کہ ذبح کرے جانور سوائے اللہ کے اور لعنت کرے اللہ اس شخص کو کہ چرائے نشان زمین کا اور ایک روایت میں ہے جو شخص کہ بدل دے علامت زمین کی اور لعنت کرے اللہ اس شخص پر کہ لعنت کرے اپنے باپ کو اور لعنت کرے اللہ اس شخص کو کہ ٹھکانا دے بدعتی کو (مسلم)

۳۸۸۰۔ اور رافع بن خدیج رضؓ سے روایت ہے کہ کہا میں نے یارسول اللہ! تحقیق میں ملنے والا ہوں دشمنوں سے کل کو اور نہیں ساتھ ہمارے چھریاں کیا پس ذبح کروں ساتھ کھپانچ کے فرمایا جو چیز کہ بہائے خون کو اور ذکر کیا جائے نام اللہ کا اس پر پس کھا سوائے دانت اور ناخن

اور تین دن اگلی حدیث میں مذکور ہیں۔ ؎ ذکر کرو تم نام اللہ کا الخ یعنی اہل اسلام پر خیر گمان چاہیئے وہ لوگ خدا کے نام کو ذبح کے وقت نہ ترک کرتے ہوں گے تم اپنے رفع شبہے کے واسطے خدا کا نام لے لیا کرو اور یہ مطلب نہیں کہ اگرچہ انہوں نے ذبح کے وقت خدا کا نام نہ لیا ہو تو بھی تمہاری بسم اللہ کہنے سے پاک ہو جائے گا اس واسطے کہ بسم اللہ کہنا ذبح کے وقت شرط ہے۔ ؎ پوچھے گئے الخ کئی بار گذرا کہ اس حدیث میں رد ہے فرقہ شیعہ پر لعنت کرنے ماں باپ کو گالی دینا دو صورت سے ہوتا ہے یا خود گالی دے یا دلوائے اس طرح کہ جب اس نے دوسرے کے ماں باپ کو گالی دی تو وہ اس کے ماں باپ کو گالی دے گا تو حقیقت میں یہی سبب ٹھہرا اور غیر خدا کے واسطے ذبح کرنا کئی صورت سے ہوتا ہے ایک صورت یہ کہ خدا کا نام ذبح کے وقت نہ لیا جائے جیسے راجپوت کرتے ہیں دوسری صورت یہ ہے کہ قبر پر یا توپ پر نشان پر یا عمارت پر یا دیو بھوت کے واسطے ذبح کریں تیسرے یہ کہ ہر چند ذبح کے وقت خدا کا نام لیں لیکن تعظیم اور تقرب اور منت، نیاز غیر خدا کی کریں جیسے سید احمد کبیر کی گائے اور شیخ سدو کی بکری ان تینوں صورتوں میں جانور تو مردار ہے اور کرنے والے کو بموجب اس حدیث کے لعنت ہے۔ ؎ علامت۔ علامت زمین کی جیسے راہ کے منارے اور دیہات کے ڈانڈوں پر دو طرف اور ٹیلے یا باغوں کی کھائی خندق یا گھروں کی دیواریں ان کا مٹانا اور گرانا موجب لعنت فرمایا اس واسطے کہ اس میں فساد ہوگا کہ ایک کی زمین دوسرے سے مل جائے گا۔ ؎ فرمایا۔ یعنی جو تیز چیز لوہا یا لکڑی یا پتھر حلال جانور کا خون بہا دے یعنی خون کو نکال دے اور خدا کا نام اس پر بوقت ذبح کیا جائے تو وہ گوشت حلال اور طیب ہے لیکن دانت ناخن سے حلال کرنا درست نہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَاُحَدِّثُکَ عَنْہُ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَی الْحَبْشِ وَاَصَبْنَا نَھْبَ اِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْھَا بَعِیْرٌ فَرَمَاہُ رَجُلٌ بِسَھْمٍ فَحَبَسَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِھٰذِہِ الْاِبِلِ اَوَابِدَ کَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَاِذَا غَلَبَکُمْ مِنْھَا شَیْءٌ فَافْعَلُوْا بِہٖ ھٰکَذَا (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)۔

۳۸۸۱:۔ وَعَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ کَانَ لَہٗ غَنَمٌ تَرْعٰی بِسَلْعٍ فَاَبْصَرَتْ جَارِیَۃٌ لَنَا بِشَاۃٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَکَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْھَا بِہٖ فَسَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَہٗ بِاَکْلِھَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۳۸۸۲:۔ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَۃَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْیُحِدَّ اَحَدُکُمْ شَفْرَتَہٗ وَلْیُرِحْ ذَبِیْحَتَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۳۸۸۳:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْھٰی

کے اور بیان کروں میں تجھ سے حال ہر ایک کا اسے پر دانت پس ہڈی ہے اور اپر ناخن پس چھریاں ہیں حبشیوں کی اور پہنچے ہم لوٹ اونٹوں اور بکریوں کے کو پس بھاگا ان میں سے ایک اونٹ پس مارا اس کو ایک شخص نے تیر پس بند کیا اسکو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ان اونٹوں میں نفرت رکھنے والے ہیں مانند بھاگنے والے جنگلی جانوروں کے پس جس وقت[1] کہ غالب ہوں تم پر ان اونٹوں میں سے پس کرو ساتھ اس کے اسی طرح، (بخاری، مسلم)

۳۸۸۱۔ اور کعب بن مالکؓ سے روایت ہے یہ کہ تھا واسطے انکے ریوڑ چرتا تھا سلع[2] پر پس دیکھی ایک لونڈی ہماری نے بکری ریوڑ میں کہ مرتی ہے پس توڑا ایک پتھر کا ٹکڑا پس ذبح کی بکری ساتھ ٹکڑے پتھر کے پھر پوچھا[3] نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس حکم فرمایا کھاؤ اس کو، (بخاری)

۳۸۸۲۔ اور شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے لازم[4] کیا احسان کرنا ہر چیز پر جس[5] وقت کہ قتل کرو تم پس اچھی طرح قتل کرو اور جب کہ ذبح کرو کسی جانور کو پس اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیئے کہ تیز کرے ایک تمہارا چھری اپنی کو اور آرام دے[6] ذبیحا اپنی کو۔ (مسلم)

۳۸۸۳۔ اور حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع فرماتے تھے اس سے کہ نشانہ ٹھہرایا

---

[1] پس جس وقت کہ غالب ہوں الخ یعنی جب پلا جانور وحشی ہو جائے اور ہاتھ نہ لگے اس کو ذبح کیجئے تو بسم اللہ کہہ کر جہاں زخم لگے وہ حلال ہو جاتا ہے جیسا کہ جنگلی جانوروں میں یہی حکم ہے اسی طرح جو جانور کوئیں میں اوندھا گر پڑے تو جہاں قابو پڑے حلال ہے۔ [2] سلع ایک پہاڑ کا نام ہے مدینہ میں۔ [3] پھر پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آیا عورت کا ذبیحہ حلال ہے یا حرام تو آپ نے کھانے کا حکم دیا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت کا ذبیحہ حلال ہے۔ [4] لازم کیا احسان ہر چیز پر۔ یعنی یہاں تک کہ قتل اور ذبح میں بھی احسان چاہیئے۔ [5] جس وقت کہ قتل کرو تم اچھی طرح قتل کرو۔ یعنی اگر خون کے بدلے خون کرو تو جلدی فراغت کرو تڑسا تڑسا مت مارو۔ [6] اور آرام دے ذبیحہ اپنے کو یعنی ذبح کے بعد تھوڑی دیر ٹھہر جائے یہاں تک کہ جانور ٹھنڈا ہو جائے اس وقت کھال اتارے اور کاٹے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنْ تُصْبَرَ بَهِيمَةٌ اَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۸۸۴: وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۸۸۵: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۸۸۶: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۸۸۷: وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ وَقَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِي وَسَمَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۸۸۸: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَدَوْتُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهُ فَوَافَيْتُهُ فِي يَدِهِ الْمِيسَمُ يَسِمُ اِبِلَ الصَّدَقَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۸۸۹: وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مِرْبَدٍ فَرَاَيْتُهُ يَسِمُ شَاءً حَسِبْتُهُ قَالَ فِي اٰذَانِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

جائے چارپایہ یا غیر اس کا واسطے قتل کے (بخاری، مسلم)

۳۸۸۴- اور ابن عمرؓ سے روایت ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اس شخص کو کہ ٹھہرائے نشانہ اس چیز کو کہ اسمیں روح ہو (بخاری، مسلم)

۳۸۸۵- اور ابن عباسؓ سے روایت ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ پکڑو[1] اس چیز کو کہ اس میں روح ہو نشانہ (مسلم)

۳۸۸۶- اور جابرؓ سے روایت ہے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مارنے سے منہ پر اور منع فرمایا داغ دینے سے منہ پر (مسلم)

۳۸۸۷- اور جابرؓ سے روایت ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گذرا ایک گدھا اس حال میں کہ تحقیق داغ دیا گیا تھا اس کے منہ پر فرمایا لعنت کرے[2] اللہ اس شخص کو کہ داغا ہے اس کو۔ (مسلم)

۳۸۸۸- اور انسؓ سے روایت ہے کہ لے گیا میں صبح کو پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عبداللہ بن ابی طلحہ کو تاکہ تحنیک[3] کریں اس کی پس پایا میں نے حضرتؐ کو اس حال میں کہ ان کے ہاتھ میں تھا آلہ داغ دینے کا داغ[4] دیتے تھے زکوٰۃ کے اونٹوں کو۔ (بخاری، مسلم)

۳۸۸۹- اور ہشام بن زیدؓ سے روایت ہے کہ نقل کی انسؓ سے کہ گیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ تھان میں تھے تو میں نے دیکھا آپ کو داغ دیتے کسی مقام میں خیال کرتا ہوں کہ کہا بکریوں[5] کے کانوں میں۔ (بخاری، مسلم)

---

[1] نہ پکڑو۔ ان حدیثوں سے نکلا کہ یہ جو بعض لوگ زندہ جانور کو چاند بتاتے ہیں نہایت حرام ہے اور کمال بے درد اور سخت دل ہیں کہ ناحق عذاب کرتے ہیں اور شکار پر نشانہ لگانا البتہ درست ہے۔ [2] لعنت کرے اللہ جانور کا منہ داغنا حرام ہے سب علماء کے نزدیک منہ کے سوا اور بدن بیماری کے واسطے داغنا درست ہے۔ [3] تحنیک کہتے ہیں کھجور چبا کر بچہ کے تالو میں لگانے کو۔ [4] داغ دیتے تھے الخ یہ داغنا منہ کے سوا اور بدن پر تھا جیسے پٹھے وغیرہ۔ [5] بکریوں کے کانوں میں۔ اس سے معلوم ہوا کہ کان منہ میں داخل نہیں ہیں کیونکہ منہ پر داغ دینے سے تو آپ نے منع فرمایا پھر کان پر کاہے کو داغ دیتے اگر کان منہ میں داخل ہوتا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۳۸۹۰- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ أَحَدَنَا أَصَابَ صَيْدًا وَلَيْسَ مَعَهُ سِكِّينٌ أَيَذْبَحُ بِالْمَرْوَةِ وَشِقَّةِ الْعَصَا فَقَالَ أَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

۳۸۹۱- وَعَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمَا تَكُونُ الذَّكٰوةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ فَقَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لَأَجْزَءَ عَنْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا ذَكٰوةُ الْمُتَرَدِّي وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا فِي الضَّرُورَةِ۔

۳۸۹۲- وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَّمْتَ مِنْ كَلْبٍ أَوْ بَازٍ ثُمَّ أَرْسَلْتَهُ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَ قَالَ إِذَا قَتَلَهُ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّهُ أَمْسَكَهُ عَلَيْكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

دوسری فصل

۳۸۹۰- حضرت عدی بن حاتم رض سے روایت ہے کہ کہا میں نے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر دو مجھ کو کہ ایک ہمارا پہنچا شکار کو اس حال میں کہ نہ تھی ساتھ اس کے چھری کیا ذبح کرے ساتھ کنکر پتھر یا ٹکڑے لکڑی کے پس فرمایا بہا تو خون کو ساتھ جس چیز[1] کے چاہے تو اور یاد کر تو نام اللہ کا۔ (ابوداؤد، نسائی)

۳۸۹۱- اور ابی الشعراء سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ انہوں نے کہا یارسول اللہ! کیا نہیں ہوتا[2] ذبح مگر بیچ حلق اور سر سینہ کے پس فرمایا اگر زخم لگائے[3] تو شکار کی ران میں البتہ کفایت کرے گا تجھ سے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی، اور کہا ابوداؤد نے کہ یہ ذبح کرنا اس جانور کا ہے کہ گرا ہو کنوئیں میں اور کہا ترمذی نے کہ یہ حالت ضرورت میں ہے۔

۳۸۹۲- اور عدی بن حاتم رض سے روایت ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو سکھایا تو نے کتا ہو یا باز[4] پھر چھوڑا تو نے اس کو اور ذکر کیا نام اللہ کا پس کھا اس جانور کو کہ روک رکھا تجھ پر کہا میں نے اگرچہ مار ڈالا اس نے کہا فرمایا جس وقت کہ مار ڈالا کتے یا باز نے شکار کو اور نہ کھایا اس میں سے کچھ پس سوائے اس کے نہیں کہ پکڑ رکھا ہے اس کو تجھ پر۔ (ابوداؤد)

---

[1] ساتھ جس چیز کے کہ چاہے تو۔ یعنی سوائے ہڈی اور ناخن کے جیسے گذرا۔ [2] کیا نہیں ہوتا ذبح۔ یعنی ذبح شرعی۔ [3] اگر زخم لگائے تو شکار کی ران میں البتہ کفایت کرے گا الخ یہ حدیث ضعیف ہے اور ابوالشعراء بھی مجہول ہے اور اس کا یہ مطلب ہے کہ جب ذبح پر قدرت نہ ہو جیسے جنگلی جانور بھاگ رہا ہو یا گھریلو جانور وحشی ہو جائے اور فصل اول میں بروایت رافع بن خدیج یہ گذرا کہ جب پلا جانور وحشی ہو جائے اور ہاتھ نہ لگے تو بسم اللہ کہہ کر جہاں زخم لگائے حلال ہو جاتا ہے جیسے جنگلی جانوروں میں یہی حکم ہے اسی طرح جو جانور کنوئیں میں اوندھا گر پڑے تو جہاں قابو پڑے حلال ہے اور ابوداؤد اور ترمذی کا قول اس حدیث کے آخر میں صاف اس کی دلیل ہے۔ [4] کتا ہو یا باز۔ ایسے ہی چیتا عقاب وغیرہ اور ان دونوں پر اکتفا کیا بطور مثال کے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۸۹۳:۔ وَعَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرْمِي الصَّيْدَ فَأَجِدُ فِيهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِي قَالَ إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَ فِيهِ أَثَرَ سَبُعٍ فَكُلْ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

۳۸۹۴:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نُهِينَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۳۸۹۵:۔ وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا أَهْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَالْمَجُوسِ فَلَا نَجِدُ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ كُلُوا فِيهَا وَاشْرَبُوا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۳۸۹۶:۔ وَعَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى وَفِي رِوَايَةٍ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا أَتَحَرَّجُ مِنْهُ فَقَالَ لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي صَدْرِكَ شَيْءٌ ضَارَعْتَ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ۔

۳۸۹۳۔ اور عدی بن حاتم رضؓ سے روایت ہے کہ کہا میں نے یارسول اللہ! پھینکتا ہوں میں تیر شکار پر پھر پاتا ہوں میں اس میں اگلے دن تیر اپنا فرمایا جس وقت کہ جانے تو یہ کہ تیر تیرے نے قتل کیا اس کو اور نہ دیکھا اس میں نشان[1] درندے کا پس کھا۔ (ابوداؤد)

۳۸۹۴۔ اور جابر رضؓ سے روایت ہے کہ منع کئے گئے ہم کھانے شکار کتے مجوس[2] کے سے (ترمذی)

۳۸۹۵۔ اور ابی ثعلبہ خشنیؓ سے روایت ہے کہ کہا میں نے یارسول اللہ! تحقیق ہم ہیں اہل سفر گذرتے ہیں یہود و نصاریٰ اور مجوس پر پس نہیں پاتے ہم سوائے باسن ان کے فرمایا پس اگر نہ پاؤ تم سوائے ان کے باسن کے پس دھوؤ ان کے باسنوں کو ساتھ پانی کے پھر کھاؤ ان میں سے اور پیؤ۔ (ترمذی)

۳۸۹۶۔ اور قبیصہ بن ہلب رضؓ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے طعام نصاریٰ کے سے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ پوچھا آپ سے ایک شخص نے پس کہا اس شخص نے کہ تحقیق کھانوں میں سے ایک کھانا ہے پرہیز کرتا ہوں میں اس سے پس فرمایا آپ نے کہ نہ آوے بیچ سینہ تیرے کے کچھ مشابہ[3] ہوا تو بیچ اس کے نصرانیت کے تئیں۔ (ترمذی، ابوداؤد)

---

[1] نشان، کیونکہ اس سے گمان غالب ہوتا ہے۔ وہ اسی تیر کے صدمے سے مرا جو بسم اللہ کہہ کر مارا گیا مگر جب پانی میں وہ شکار ملے تو اس کو کھانا نہیں چاہیئے معلوم نہیں وہ تیر سے مرا یا پانی میں ... جیسے اب کی پہلی حدیث میں گذرا۔ [2] شکار کتے مجوس کے سے الخ یعنی اگر مجوسی کا کتا شکار کرے تو وہ مسلمان کو درست نہیں ہے لیکن ... مسلمان مجوسی کا ... باز ... کر اس کو اللہ کا نام لے کر چھوڑے تو وہ شکار درست ہوگا اس کی مثال یہ ہے جیسے مسلمان مجوسی کی چھری سے ذبح کرے یا اس ... تیر ... کمان سے شکار کرے۔ (موطا) [3] مشابہ ہوا الخ یعنی وہ سوا اپنے مذہب والوں کے دوسرے لوگوں کا کھانا نہیں کھاتے یہ حال نصاریٰ کا شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوگا اب تو نصاریٰ ہر ایک کا کھانا یہاں تک کہ مشرکین کا بھی کھا لیتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اہل کتاب کا پکایا ہوا مسلمانوں کو کھانا درست ہے اور حق تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے وطعام الذین اوتوا الکتٰب حل لکم ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیہ کا کھانا کھایا خیبر میں لیکن شرط یہ ہے کہ اس کھانے میں شراب اور سور نہ ہو اور نہ وہ جانور جو مردار مثلاً گلا گھونٹا یا اللہ کے سوا اور کسی کے نام پر کاٹا ہو ورنہ وہ کھانا بالاجماع حرام ہوگا اس میں کسی کا خلاف نہیں اور ہمارے زمانہ میں جس جاہل مرتدنے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۸۹۷:- وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ الْمُجَثَّمَۃِ وَھِیَ الَّتِیْ تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۳۸۹۸:- وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی یَوْمَ خَیْبَرَ عَنْ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَعَنْ کُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّیْرِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّۃِ وَعَنِ الْمُجَثَّمَۃِ وَعَنِ الْخَلِیْسَۃِ وَاَنْ تُوْطَأَ الْحَبَالٰی حَتّٰی یَضَعْنَ مَا فِیْ بُطُوْنِھِنَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی سُئِلَ اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُجَثَّمَۃِ فَقَالَ اَنْ یُّنْصَبَ الطَّیْرُ اَوِ الشَّیْءُ فَیُرْمٰی وَسُئِلَ عَنِ الْخَلِیْسَۃِ فَقَالَ الذِّئْبُ اَوِ السَّبُعُ یُدْرِکُہُ الرَّجُلُ فَیَاْخُذُ مِنْہُ فَیَمُوْتُ فِیْ یَدِہٖ قَبْلَ اَنْ یُّذَکِّیَھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۳۸۹۹:- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ شَرِیْطَۃِ الشَّیْطٰنِ زَادَ ابْنُ عِیْسٰی ھِیَ الذَّبِیْحَۃُ یُقْطَعُ مِنْھَا الْجِلْدُ وَلَا تُفْرَی الْاَوْدَاجُ ثُمَّ تُتْرَکُ حَتّٰی تَمُوْتَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ۔

۳۹۰۰:- وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَکٰوۃُ الْجَنِیْنِ ذَکٰوۃُ اُمِّہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ

۳۸۹۷- اور ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے مجثمہ کے سے اور مجثمہ وہ جانور ہے جس کو کھڑا کر کے تیروں سے ماریں۔ (ترمذی)

۳۸۹۸- اور عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دن خیبر کے کھانے ہر کچلی والے کے سے[1] درندوں میں سے اور منع فرمایا کھانے ہر پنجہ والے کے سے[2] پرندوں میں سے اور منع فرمایا گوشت گدھوں گھر کے پلے ہوؤں سے اور منع فرمایا مجثمہ سے اور منع فرمایا کھانے خلیسہ سے اور منع کیا صحبت کرنے لونڈیوں حمل والیوں سے یہاں تک کہ جنیں وہ چیز کہ ان کے پیٹوں میں ہے کہا محمد بن یحییٰ نے کہ پوچھے گئے ابو عاصم معنوں مجثمہ کے سے پس کہا یہ کہ ٹھہرایا جائے پرندہ یا چرندہ پھر تیر سے مارا جائے اور پوچھے گئے ہم معنوں خلیسہ کے سے پس کہا بھیڑیئے یا اور کسی درندے پکڑ لیا ہو کسی جانور کو اور پائے اسکو کوئی پس چھین لے اس سے اس جانور کو پھر مرجائے اسکے ہاتھ میں پہلے ذبح کرنے اسکے سے (ترمذی)

۳۸۹۹- اور ابن عباسؓ سے اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا شریطہ شیطان سے زیادہ کیا ابن عیسیٰ نے بیان اس کا کہ وہ یہ ہے کہ جانور دو ذبح کیا جاوے اس سے چمڑا اور نہ کاٹی جاویں رگیں گردن کی پھر چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ مرجائے (ابوداؤد)

۳۹۰۰- اور جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذبح کرنا پیٹ کے بچہ کا ذبح کرنا ماں اس کی کا ہے روایت

یہ فتویٰ دیا کہ نصاریٰ کا گلا گھونٹا ہوا بھی جانور درست ہے کیونکہ وہ طعام اہل کتاب میں داخل ہے وہ مسلمانوں کی جماعت سے خارج ہے اور اس نے انکار کیا ایک بدیہی بات کا کیونکہ طعام سے مراد وہی جو حلال ہے ورنہ لازم آتا ہے کہ نصاریٰ اگر سور بھی پکائیں یا آدمی کا گوشت تو وہ بھی حلال ہو اس کے نزدیک اور ایسا بے وقوف نہ دیکھا گیا نہ سنا گیا نہ اس کے اختلاف کا ہماری شریعت میں کوئی اعتبار ہے۔ [1] ہر کچلی والے کے۔ یعنی جو دانت سے شکار پکڑتا ہے جیسے بھیڑیا، شیر، کتا، چیتا، ریچھ، یا بلی وغیرہ۔ [2] پنجہ والے کے سے الخ یعنی جو پنجہ سے شکار کرتے ہیں جیسے باز، بحری، عقاب، شکرہ، چیل وغیرہ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ۔

۳۹۰۱۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ نَنْحَرُ النَّاقَةَ وَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ وَالشَّاةَ فَنَجِدُ فِي بَطْنِهَا الْجَنِينَ أَنُلْقِيهِ أَمْ نَأْكُلُهُ قَالَ كُلُوهُ إِنْ شِئْتُمْ فَإِنَّ ذَكَاتَهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۳۹۰۲۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا سَأَلَهُ اللهُ عَنْ قَتْلِهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ أَنْ يَذْبَحَهَا فَيَأْكُلَهَا وَلَا يَقْطَعَ رَأْسَهَا فَيَرْمِيَ بِهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

۳۹۰۳۔ وَعَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَجُبُّونَ أَسْنِمَةَ الْإِبِلِ وَيَقْطَعُونَ أَلْيَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ مَا يُقْطَعُ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ لَا تُؤْكَلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ۔

کی یہ ابوداؤد اور دارمی نے اور روایت کی ترمذی نے ابی سعیدؓ سے۔

۳۹۰۱۔ اور ابی سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ کہا ہم نے یا رسول اللہ نحر کرتے ہیں ہم اونٹنی کو اور ذبح کرتے ہیں ہم گائے اور بکری کو پس پاتے ہیں ہم اس کے پیٹ میں بچہ[1] کیا پھینک دیں اس کو یا کھائیں اس کو فرمایا کھاؤ اس کو اگر چاہو پس تحقیق[2] ذبح کرنا ماں اس کی کا ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۹۰۲۔ اور عبداللہ بن عمرو بن العاص رضؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قتل کرے چڑیا یا کسی بڑی چیز کو بغیر حق اس کے سوال کرے گا اس سے اللہ قتل کرنے اس کے سے کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہے حق اس کا فرمایا یہ کہ ذبح کرے اس کو پس کھائے اس کو اور نہ قطع کرے سر اس کا اور پھینک دے اس کو (احمد، نسائی، دارمی)

۳۹۰۳۔ اور ابی واقد لیثی سے روایت ہے کہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں اس حال میں کہ مدینہ والے کاٹ لیا کرتے تھے کوہان اونٹوں کی اور کاٹ لیتے تھے چکیاں دنبوں کی پس فرمایا حضرتؐ نے کہ جو چیز کاٹی جائے جانور سے اس حال میں کہ وہ ہو زندہ پس وہ چیز مردار ہے نہ کھائی[3] جائے۔ (ترمذی وابوداؤد)

---

[1] بچہ یعنی مردہ۔ [2] ذبح کرنا اس کا ذبح کرنا ماں اس کی کا ہے یعنی اگر ایک جانور کو ذبح کیا اور اس کے پیٹ میں بچہ تھا وہ مردہ نکلا تو اس کا کھانا درست ہے یہی مذہب جمہور علماء کا اور اہل حدیث کا ہے ابن قیمؒ نے کہا سنت صحیحہ وارد ہے کہ جنین کی زکوٰۃ اس کی ماں کی زکوٰۃ ہے اور اس حدیث کو رد کیا گیا کہ یہ حدیث خلاف اصول ہے کیونکہ میتہ حرام ہے اور ہم کہتے ہیں کہ جس کی زبان پر میتہ کی حرمت اتری اسی نے مچھلی اور ٹڈی کو حلال کیا حالانکہ وہ بھی میتہ ہیں اور یہ شخص قائل ہے ان کی حلت کا اور جنین میتہ نہیں ہے وہ ایک جزو ہے اپنی ماں کا جو ذبح کی گئی اور ہر جزو کی زکوٰۃ ضرور نہیں، اگر حدیث اس کی حلت میں وارد نہ ہوتی جب بھی وہ قیاس کے رو سے حلال ہوتا تو کیونکر حلال نہ ہوگا جب حدیث بھی وارد ہوئی۔ [3] نہ کھائی جاوے الخ اگرچہ کاٹی جائے حلال جانوروں سے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۹۰۴:۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ أَنَّهُ كَانَ يَرْعَى لِقْحَةً بِشِعْبٍ مِنْ شِعَابِ أُحُدٍ فَرَأَى بِهَا الْمَوْتَ فَلَمْ يَجِدْ مَا يَنْحَرُهَا بِهِ فَأَخَذَ وَتَدًا فَوَجَأَ بِهِ فِي لَبَّتِهَا حَتَّى أَهْرَاقَ دَمَهَا ثُمَّ أَخْبَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَمَالِكٌ وَفِي رِوَايَتِهِ قَالَ فَذَكَّاهَا بِشِظَاظٍ۔

۳۹۰۵:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْبَحْرِ إِلَّا وَقَدْ ذَكَّاهَا اللّٰهُ لِبَنِي آدَمَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ۔

فصل تیسری

۳۹۰۴۔ عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ تھا قبیلہ بنی حارثہ سے یہ کہ وہ چراتا تھا اونٹنی کو بیچ درے کے دروں پہاڑ احد کے سے پس دیکھا اس میں اثر موت کا پس نہ پائی اس نے کوئی چیز کہ نحر کرے اس کو ساتھ اس کے پس لی ایک میخ اور چبھودی میخ اس کے سینہ کے اوپر یہاں تک کہ بہا دیا خون پھر خبر دی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس حکم دیا اس کو ساتھ کھانے اس کے نقل کی یہ ابوداؤد اور مالک نے اور مالک کی ایک روایت میں یوں ہے کہ کہا پس ذبح کیا اس کو ساتھ[1] لکڑی تیز کے۔

۳۹۰۵۔ اور جابر رضی سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں[2] کوئی جانور دریا میں مگر کہ ذبح کیا ہے اس کو خدا نے واسطے بنی آدم کے (دارقطنی)

---

[1] ساتھ لکڑی تیز کے بروقت ضرورت پتھر یا لکڑی دھار دار سے ذبح کرنا درست ہے۔ [2] نہیں الخ کہا امام نووی نے دریا کے سب مردے درست ہیں خواہ خود بخود مر جائیں یا شکار سے مریں اور اجماع ہے مچھلی کی حلت پر لیکن جو مچھلی خود بخود مر کر پانی پر تیر آوے اس میں اختلاف ہے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک مینڈک حرام ہے باقی دریا کے جانوروں میں تین قول ہیں ایک یہ کہ کل جانور دریا کے حلال ہیں دوسرے یہ کہ مچھلی کے سوا کوئی حلال نہیں ہے تیسرے یہ کہ جو خشکی کے جانور حلال ہیں ان کی شبیہ دریا میں بھی حلال ہے جیسے گھوڑا دریائی بکری دریائی۔ اور دریائی اور جو خشکی کے جانور حرام ہیں ان کی شبیہ دریا میں بھی حرام ہے جیسے دریائی کتا یا دریائی سور، واللہ اعلم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ ذِكْرِ الْكَلْبِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۹۰۶ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ ضَارٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۳۹۰۷ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ صَيْدٍ اَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۳۹۰۸ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰى اِنَّ الْمَرْاَةَ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبِهَا فَنَقْتُلُهٗ ثُمَّ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ الْبَهِيْمِ ذِي النُّقْطَتَيْنِ فَاِنَّهٗ شَيْطٰنٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

۳۹۰۹ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ كَلْبَ غَنَمٍ اَوْ مَاشِيَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

باب کتے کے بیان میں

فصل پہلی

۳۹۰۶- ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پالے کتا سوائے کتے مواشی کے یا شکاری کے کم کیا جاتا ہے اس کے عمل سے ہر روز دو قیراط۔ (بخاری، مسلم)

۳۹۰۷- اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ نے جو شخص کہ پالے کتا سوائے مواشی کے یا شکاری کے یا کھیتی کے، کم ہوتا[1] ہے اس کے ثواب سے ہر روز موافق قیراط کے۔ (بخاری و مسلم)

۳۹۰۸- اور جابرؓ سے روایت ہے کہا کہ حکم کیا ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ قتل کرنے کتوں کے یہاں تک کہ عورت آتی تھی جنگل سے ساتھ کتے اپنے کے پھر قتل کرتے ہم اس کو پھر منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے ان کے سے اور فرمایا لازم ہے تم پر قتل کرنا کتے سیاہ خالص دو نقطوں والے کا کہ وہ شیطان ہے۔ (مسلم)

۳۹۰۹- اور ابن عمرؓ سے روایت ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ قتل کرنے کتوں کے سوائے کتے شکاری کے یا کتے بکریوں کے یا مواشی کے۔ (بخاری، مسلم)

---

[1] کم ہوتا ہے الخ ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ ان تین کاموں کے سوا جو حدیث میں مذکور ہیں کتا پالنا درست نہیں کہ نیک عمل گھٹتے جاتے تہیں پہلی حدیث میں دو قیراط روزانہ کم ہونے مذکور ہیں، اور اس حدیث میں ایک قیراط مذکور ہے اور تطبیق یوں کی ہے کہ شاید کتوں کی دو قسمیں ہوں بعضوں میں ایک قیراط کی کمی ہوتی ہو اور بعضوں میں دو قیراط کی بعضوں نے کہا یہ باعتبار اختلاف مقامات کے ہے تو مکہ اور مدینہ میں اگر بے ضرورت کتا پالے تو دو قیراط کی کمی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۹۱۰- وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنَّ الْکِلَابَ اُمَّۃٌ مِّنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِہَا کُلِّہَا فَاقْتُلُوْا مِنْہَا کُلَّ اَسْوَدَ بَہِیْمٍ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَآئِیُّ وَمَا مِنْ اَہْلِ بَیْتٍ یَرْتَبِطُوْنَ کَلْبًا اِلَّا نَقَصَ مِنْ عَمَلِہِمْ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَوْ کَلْبَ حَرْثٍ اَوْ کَلْبَ غَنَمٍ۔

۳۹۱۱- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِیْشِ بَیْنَ الْبَہَآئِمِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ۔

فصل دوسری

۳۹۱۰- اور عبداللہ بن مغفل رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا اگر نہ[1] ہوتی یہ بات کہ کتے ایک جماعت ہیں جماعتوں میں سے تو البتہ حکم کرتا ہوں میں ساتھ قتل کرنے ان سب کے پس قتل کرو ان میں سے ہر کتے سیاہ خالص کے تئیں روایت کی یہ ابوداؤد اور دارمی نے اور زیادہ کیا ترمذی اور نسائی نے یہ عبارت اور نہیں کوئی گھر والے کہ پالیں کتے کو مگر کہ کم کیا جاتا ہے ثواب عمل ان کے سے ہر روز ایک حصہ معین مگر کتا شکاری یا کتا کھیتی کا یا کتا ریوڑ کا۔

۳۹۱۱- اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لڑائی[2] سے درمیان چارپایوں کے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

ہوگی اور شہروں میں ایک قیراط کی کیونکہ یہ دونوں افضل مقام ہیں اور اس قیراط مقدار کوئی نہیں جانتا سوا اللہ کے ایک روایت میں ہے کہ ایک قیراط احد پہاڑ سے بڑا ہے۔

[1] اگر نہ ہوتی یہ بات الخ اس کا مطلب یہ ہے کہ کتا بھی ایک نوع ہے عالم کے انواع سے اس کا فناہ کرنا ممکن نہیں اس لیے قتل کا حکم دینا بیکار ہے کتنے قتل کرو لیکن دنیا میں ضرور کتے باقی رہیں گے جب تک دنیا باقی ہے، اب دیکھئے کہ سانپ اور بچھو اور شیر اور بھیڑیئے لوگ صدہا ہزارہا سال سے جہاں پاتے ہیں مار ڈالتے ہیں مگر کیا یہ نوعیں دنیا سے مٹ گئیں۔ باب کی حدیثیں عمدہ نصیحت ہیں مسلمانوں کے لیے کہ بلا ضرورت کتا پالنے سے پرہیز رکھے لیکن ہمارے زمانے کے مسلمان نصاریٰ کی مشابہت پر مرے جاتے ہیں اور بلا ضرورت گھروں میں کتے رکھتے ہیں یہ کیا ہی ایک آفت ہے مسلمانوں نے اگر نصاریٰ کی باتیں سیکھیں تو وہ بھی کوٹ پتلون پہننا بوٹ ڈانٹنا، چرٹ پینا، شراب اڑانا، کتے بغل میں رکھنا جو دارین میں ضرر رساں ہیں، لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

[2] لڑائی سے درمیان چارپایوں کے افسوس کہ مسلمانوں نے اس کا بھی خلاف کیا۔ لاہور میں بس کام ہی یہی ہے جیسے بٹیروں بیٹروں اور مرغوں کا لڑانا انا للہ الخ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا يَحِلُّ أَكْلُهُ وَمَا يَحْرُمُ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۹۱۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ فَأَكْلُهُ حَرَامٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۳۹۱۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۹۱۴: وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۹۱۵: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَأَذِنَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۹۱۶: وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَعَقَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

بیان ہے اس چیز کا کہ حلال ہے کھانا اس کا اور اس چیز کا کہ حرام ہے کھانا اس کا

پہلی فصل

۳۹۱۲- ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر کچلی والا درندہ پس کھانا اس کا حرام ہے۔ (مسلم)

۳۹۱۳- اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے ہر کچلی[1] والے درندوں میں سے اور کھانے[2] ہر چنگل گیر کے سے پرندوں میں سے۔ (مسلم)

۳۹۱۴- اور ابی ثعلبہؓ سے روایت ہے کہ حرام فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت گدھے گھر کے پلے ہوؤں کے سے (بخاری، مسلم)

۳۹۱۵- اور جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا[3] دن خیبر کے کھانے گوشت گدھوں گھر کے پلے ہوؤں سے اور اذن فرمایا بیچ کھانے گوشت گھوڑوں کے۔ (بخاری، مسلم)

۳۹۱۶- اور ابی قتادہ رضؓ سے روایت ہے کہ انہوں دیکھا گورخر پس قتل کیا اس کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے ساتھ

---

[1] کچلی والے کے سے الخ یعنی جس جانور کے نوک دار دانت ہوں اور وہ دوسرے جانور کو چیر پھاڑ کے کھاتا ہو جیسے شیر، چیتا، کتا، بلی وغیرہ حرام ہے اور حرام اور جس کے نوک دار دانت ہوں لیکن درندہ نہ ہو جیسے اونٹ سو حلال ہے۔ [2] اور کھانے ہر چنگل گیر کے سے الخ یہ مطلب نہیں کہ جس جانور کا پنجہ ہو وہ حرام ہے بلکہ وہ پرندہ ہے جو پنجہ سے شکار کرتا ہو جیسے باز، بحری، شکرہ، عقاب وغیرہ۔ [3] منع فرمایا الخ جمہور علماء اور اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ بستی کا گدھا حرام ہے البتہ جنگل کا گدھا یعنی گورخر وہ بالاتفاق درست ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ ہدیہ دیا گیا آپ نے اس میں سے کھایا اور اگلی حدیث میں بیان ہے اور اس حدیث میں اس کا صاف بیان ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گھوڑے کا گوشت حلال ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ اور احمدؒ اور اسحٰقؒ اور اہل حدیث کا اور ابو حنیفہؒ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ قَالَ مَعَنَا رِجْلُهُ فَأَخَذَهَا فَأَكَلَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۹۱۷:۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا وَفَخِذَيْهَا فَقَبِلَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۹۱۸:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضَّبُّ لَسْتُ آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۹۱۹:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوذًا فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ خَالِدٌ أَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

تمہارے گوشت اس کے سے کچھ کہا ابوقتادہ رضؓ نے کہ ساتھ ہمارے ہے پاؤں اسکا پس لیا حضرت نے اسکو اور کھایا اس کو۔ (بخاری، مسلم)

۳۹۱۷۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ کہا بھیگایا ہم نے خرگوش کو مرالظہران میں پس پکڑ لیا اس کو ابوطلحہؓ کے پاس پس ذبح کیا اس کو اور بھیجا پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کولا اس کا اور دونوں رانیں اس کی پس قبول کیا حضرتؐ نے اس کو۔ (بخاری، مسلم)

۳۹۱۸۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساہنہ نہ کھاتا ہوں میں اسکو اور نہ حرام کرتا ہوں میں اس کو۔ (بخاری، مسلم)

۳۹۱۹۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ خالد بن ولیدؓ نے خبر دی ان کو یہ کہ وہ داخل ہوئے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے میمونہؓ پر اور میمونہ خالہ تھیں خالد کی اور خالہ تھیں پس پایا نزدیک میمونہؓ کے ساہنہ بھنا ہوا پس آگے کیا میمونہ نے ساہنہ کو روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اٹھایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اپنا ساہنہ سے پس کہا خالد نے کیا حرام ہے ساہنہ یا رسول اللہ فرمایا کہ نہیں لیکن نہیں ہوتا بیچ زمین قوم میری کے پس پاتا ہوں میں اپنے تئیں کہ کراہت کرتا ہوں میں اس سے کہا خالد نے پس کھینچ لیا میں نے اس کو اور کھایا اس کو اس حال میں کہ پیغمبر خدا صلعم میری طرف دیکھتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

کے نزدیک حرام ہے اور دلیل ہے خالد کی حدیث سے جو دوسری فصل میں انشاء اللہ تعالیٰ آوے گی لیکن وہ ضعیف ہے اس کو اسناد میں بقیہ بن ولید ہے بخاری نے کہا اس حدیث میں اعتراض ہے اور رجوع کیا امام اعظم نے گھوڑے کی حرمت سے اپنی وفات سے تین دن پہلے۔ لہ اور کھایا اس کو ساہنہ حلال ہے اور اس کی حرمت کی کوئی دلیل نہیں ہے اور اس کے حلت کے ثبوت میں بہت صحیح حدیثیں وارد ہیں اور حرمت کی دلیلوں میں ایک ابوداؤد کی آیندہ حدیث ہے کہ منع کیا آپ نے ساہنہ کے کھانے سے اس کا اسناد ضعیف ہے دوسرے امام محمدؒ نے نکالا ابراہیم سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے کہ ان کے پاس ساہنے کا ہدیہ آیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ان کو اس کے کھانے سے اور یہ مرسل ہے ابراہیم نے حضرت عائشہ کو نہیں پایا تیسرے محمدؒ نے حارث سے ایسا ہی نکالا موقوفاً وہ بھی حجت نہیں ہے اور جو ابن عباس رضؓ کی اس حدیث میں آیا ہے کہ میرے ملک میں اس کو نہیں کھاتے اس لیے مجھے کراہت معلوم ہوتی ہے یہ اور بات ہے اس سے حرمت لازم نہیں آتی اگر سوسمار حرام ہوتا تو آپ کے دسترخوان پر نہ کھایا جاتا نہ آپ صحابہؓ کو اس کے کھانے کی اجازت دیتے حنفی یہ کہتے ہیں کہ یہ حدیثیں پہلے کی ہیں پھر آپ نے اس سے منع کر دیا ہم کہتے ہیں اس کو ثابت کرو کہ یہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۹۲۰:۔ وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۹۲۱:۔ وَعَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ كُنَّا نَأْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۹۲۲:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ جَيْشَ الْخَبَطِ وَأُمِّرَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوعًا شَدِيدًا فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا مَيِّتًا لَمْ نَرَ مِثْلَهُ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوا رِزْقًا أَخْرَجَهُ اللّٰهُ إِلَيْكُمْ وَأَطْعِمُونَا إِنْ كَانَ مَعَكُمْ قَالَ فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَأَكَلَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۹۲۳:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ

۳۹۲۰۔ اور ابی موسیٰؓ سے روایت کہ کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھاتے گوشت مرغ کا۔ (بخاری، مسلم)

۳۹۲۱۔ اور ابن ابی اوفیٰ رضہ سے روایت ہے کہ جہاد کیے ہم نے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سات جہاد، تھے ہم کھاتے ساتھ حضرتؐ کے ٹڈی (بخاری ومسلم)

۳۹۲۲۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہا کہ جہاد کیا میں نے ساتھ لشکر خبط کے اور امیر کیے گئے تھے ابو عبیدہؓ پس بھوکے ہوئے ہم سخت بھوکے ہونا پس پھینکی دریا نے ایک مچھلی مری ہوئی نہیں دیکھی ہم مانند اس کی کہا جاتا تھا اس قسم کی مچھلی کو عنبر پس کھایا ہم نے اس میں سے آدھے مہینے تک پھر لی ابو عبیدہ رضہ نے ایک ہڈی اس کی ہڈیوں میں سے پس گزر گیا اونٹ کا سوار نیچے اس کے سے پس جب آئے ہم اس جہاد سے ذکر کیا ہم نے روبرو نبی صلعم کے قصہ اس کا پس فرمایا کھاؤ رزق کو نکالا اس کو اللہ نے طرف تمہاری اور کھلاؤ ہم کو اگر ہو ساتھ تمہارے کہا جابر رضہ نے پس بھیجا ہم نے طرف رسول خدا صلعم کی اس میں پس[1] کھایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے۔ (بخاری، مسلم)

۳۹۲۳۔ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ گر پڑے مکھی بیچ باسن

حدیثیں پہلے کی ہیں اور ممانعت کی حدیث بعد کی ہے، علاوہ اس کے ممانعت کی حدیث صحیح نہیں ہے تو اس سے صحیح حدیثوں کا نسخ کیونکر جائز ہوگا۔

سلہ پس کھایا اتم جمہور کا یہی قول ہے کہ دریا کا مردہ حلال ہے خواہ شکار کی وجہ سے مر جاوے یا خود بخود دریا میں مر جاوے اور حنفیہ نے کہا اگر خود بخود دریا میں مر جاوے تو وہ حلال نہیں ہے اور دلیل لیتے ہیں جابر رضہ کی حدیث سے جس میں طافی کے کھانے سے منع فرمایا اور وہ حدیث ضعیف ہے اس میں یحییٰ بن سلیم ضعیف ہے کہا امام نوویؒ نے اس حدیث سے صحابہ رضہ کا زہد اور صبر معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی نکلتا ہے کہ باوجود تکلیف اور بھوک کے وہ لڑائی سے پست ہمت نہ ہوتے تھے دوسری روایت میں یہ ہے کہ ہم اپنے توشے اپنی گردنوں پر لیے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ جب توشہ ہو چکا تو ابو عبیدہ نے سب کے توشے جو باقی تھے جمع کیے اور ہر روز ہم کو ایک ایک کھجور اس میں سے دیتے تھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الذُّبَابُ فِيْ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِيْ أَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِي الْآخَرِ دَاءً
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۳۹۲۴: وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِيْ سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ أَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۳۹۲۵: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اقْتُلُوا
الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ عَبْدُ
اللّٰهِ فَبَيْنَا أَنَا أُطَارِدُ حَيَّةً أَقْتُلُهَا نَادَانِيْ أَبُوْ لُبَابَةَ لَا تَقْتُلْهَا فَقُلْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ فَقَالَ إِنَّهُ نَهَى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ وَهُنَّ الْعَوَامِرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ایک تمہارے کے پس چاہیئے کہ غوطہ دے اس کو ساری کو پھر نکال ڈالے اس کو اس واسطے کہ بیچ ایک پر اس کے شفاء ہے اور دوسرے[1]
میں ہے بیماری۔ (بخاری)

۳۹۲۴۔ اور میمونہ رضؓ سے روایت ہے کہ ایک چوہا گر پڑا گھی میں اور مر گیا پس پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس کے حال سے
پس فرمایا پھینک دو چوہے کو اور گھی گرد پیش اس کے کو اور کھاؤ[2] اس گھی کو (بخاری)

۳۹۲۵۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے قتل کرو سانپوں کو اور قتل کرو دو لکیر والے سانپ کو
اور قتل کرو دم بریدہ سانپ کو پس تحقیق یہ[3] دونوں اندھا کر دیتے ہیں بینائی کو اور گرا دیتے ہیں حمل کہا عبداللہ بن عمرؓ نے کہ اس وقت کہ
میں حملہ کرتا تھا ایک سانپ پر کہ مار ڈالوں اس کو پکارا مجھ کو ابولبابہ رضؓ نے کہ مت مار اس کو پس کہا میں نے یہ کہ پیغمبر خدا صلعم نے حکم کیا ہے ساتھ
قتل کرنے تمام سانپوں کے پس کہا ابولبابہ نے کہ تحقیق منع فرمایا ہے حضرتؐ نے حکم کرنے کے مارنے[4] گھر کے رہنے والے سانپوں سے اور وہ ہیں
آباد کرنے والے (بخاری و مسلم)

---

[1] اور دوسرے میں ہے بیماری دوسری روایت میں یوں ہے کہ مکھی اپنے شفاء کے پر کو اونچا رکھتی ہے اور بیماری کے پر کو نیچا رکھتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے خون حیوان کے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ [2] کھاؤ اس گھی کو یہ اس صورت میں ہے کہ گھی جما ہو اور اگر گھی پتلا اور پگھلا ہو تو تمام گھی ناپاک ہو جاتا ہے اور فصل ثانی کی پہلی حدیث میں اسکا صاف بیان انشاء اللہ آتا ہے۔ [3] یہ دونوں الخ یعنی ان دونوں سانپوں کی یہ خاصیت ہے کہ جب انکی آنکھ آدمی کی آنکھ پر پڑے اور مقابل ہو تو آنکھ کی روشنی جاتی رہے اور حمل ساقط ہو جائے تو ایسے موذی کو مارنا چاہیئے۔ [4] مارنے کے گھر رہنے والے سانپوں سے یہ غرض نہیں ہے کہ انکو مارنا ہی نہ چاہیئے بلکہ یہ غرض ہے کہ جو سانپ گھر میں رہتے ہوں انکو تین دن تک اطلاع دو، اگر اسکے بعد بھی نکلیں تو انکو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہیں اور حدیث آئندہ میں اسکا صاف بیان ہے، نووی نے کہا مدینہ منورہ کے سانپوں کو بغیر اطلاع دیئے اور ڈرائے ہوئے مارنا درست نہیں اور سوائے مدینہ کے اور سب جگہ میں جنگل میں ہو یا گھروں میں سانپ کا مار ڈالنا مستحب ہے اور ڈرانے کی حاجت نہیں ہے اور مدینہ کے استثناء کی یہ وجہ ہے کہ جنوں کا ایک مسلمان گروہ وہاں سانپوں کی شکل پر رہتا تھا جیسا ابوالسائب کی حدیث آئندہ کے آخر میں یہ صاف مذکور ہے اور ایک طائفہ علماء کا یہ قول ہے کہ گھروں کے سانپوں کو ہر شہر میں بغیر ڈرائے اور جتائے نہ مارنا چاہیئے البتہ اور جگہ مار ڈالنا چاہیئے بغیر ڈرائے اور امام مالکؒ نے کہا مسجد میں بھی مار ڈالنا چاہیئے اور بعض علماء نے کہا کہ گھر کے سانپوں میں بھی دو دھاری والے اور دم بریدہ کو بغیر ڈرائے مار ڈالنا چاہیئے اور ڈرانے کی ترکیب اگلی حدیث کی شرح میں انشاء اللہ العزیز بیان کریں گے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٣٩٢٢: وَعَنْ أَبِي السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ إِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ سَرِيرِهِ حَرَكَةً فَنَظَرْنَا فَإِذَا فِيهِ حَيَّةٌ فَوَثَبْتُ لِأَقْتُلَهَا وَأَبُو سَعِيدٍ يُصَلِّي فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنِ اجْلِسْ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَشَارَ إِلَى بَيْتٍ فِي الدَّارِ فَقَالَ أَتَرَى هٰذَا الْبَيْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ كَانَ فِيهِ فَتًى مِنَّا حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَكَانَ ذٰلِكَ الْفَتَى يَسْتَأْذِنُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَاسْتَأْذَنَهُ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْكَ قُرَيْظَةَ فَأَخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَإِذَا امْرَأَتُهُ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةٌ فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ لِيَطْعَنَهَا بِهِ وَأَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ فَقَالَتْ لَهُ اكْفُفْ عَلَيْكَ رُمْحَكَ وَادْخُلِ الْبَيْتَ حَتَّى تَنْظُرَ مَا الَّذِي أَخْرَجَنِي فَدَخَلَ فَإِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ فَانْتَظَمَهَا بِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَزَهُ فِي الدَّارِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ فَمَا يُدْرَى أَيُّهُمَا كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا الْحَيَّةُ أَمِ الْفَتَى قَالَ فَجِئْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ وَقُلْنَا ادْعُ اللّٰهَ يُحْيِيهِ لَنَا

۳۹۲۲۔ اور ابی سائب سے روایت ہے کہ کہا داخل ہوئے ہم ابو سعید خدریؓ کے پاس پس اس وقت کہ ہم تھے بیٹھے ہوئے کہ ناگہاں سنی ہم نے نیچے تخت ان کے ایک حرکت پس دیکھا ہم نے پس ناگہاں اس میں تھا ایک سانپ پس کھڑا ہوا میں تاکہ قتل کروں اس کو اور ابو سعید نماز پڑھتے تھے پس[1] اشارہ کیا طرف میری کہ بیٹھ گیا میں پس جب فارغ ہوا نماز سے تو اشارہ کیا طرف ایک حجرے کی کہ گھر میں تھا پس کہا کیا دیکھا تو نے اس حجرے کو پس کہا میں نے ہاں، پس کہا ابو سعید رضؓ نے کہ تھا اس حجرے میں ایک نوجوان ہم میں سے نیا بیاہا ہوا کہا ابو سعیدؓ نے پس نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف غزوہ خندق کے اور تھا وہ نوجوان پروانگی مانگتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وقت دوپہر کے پھر آتا تھا طرف اہل اپنے کی پس پروانگی مانگی اس نے حضرتؐ سے ایک دن میں فرمایا اسکو رسول خدا صلعم نے لے اپنے اوپر ہتھیار اپنے پس تحقیق میں ڈرتا ہوں اوپر تیرے شر بنی[2] قریظہ سے پس لیے اس شخص نے ہتھیار اپنے پھر رجوع کی پس ناگہاں بیوی اس کی درمیان دونو دروازوں کے کھڑی تھی پس قصد کیا جوان نے طرف اس عورت کی ساتھ نیزہ کے تاکہ مارے اسکو ساتھ اس نیزہ کے اور حال یہ کہ پہنچی تھی اس کو غیرت پس کہا عورت نے واسطے اس کے بند رکھ اوپر اپنے نیزے اپنے کو اور داخل ہو گھر میں یہانتک کہ دیکھے تو کس چیز نے نکالا ہے مجھ کو پس گیا اندر وہ جوان پس ناگہاں دیکھا کہ ایک سانپ بڑا کنڈلی مٹلی ماری پڑا ہے بچھونے پر پس قصد کیا جوان نے طرف اس کی ساتھ نیزہ کے پس پرو لیا اس کو ساتھ نیزہ کے پھر نکلا اندر سے اور گاڑ دیا نیزہ کو بیچ صحن کے پس تڑپا سانپ برچھی کی نوک پر پس نہ معلوم کیا گیا کہ کونسا ان دونوں میں سے تھا جلد مرنے میں سانپ یا نوجوان کہا ابو سعودؓ نے پس آئے ہم رسول خدا صلعم کے پاس اور ذکر کیا ہم نے یہ ماجرا بجو حضرتؐ کے اور کہا ہم نے

---

[1] پس اشارہ کیا معلوم ہوا کہ نماز میں اشارہ کرنا درست ہے۔ [2] شر بنی قریظہ سے بنی قریظہ وہ یہودی تھے جنہوں نے دغابازی کی تھی اور موقع دیکھ کر مشرکوں کی طرف ہو گئے تھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقال استغفروا لصاحبكم ثم قال ان لهذه البيوت عوامر فاذا رأيتم منها شيئا فحرجوا عليها
ثلثا فان ذهب والا فاقتلوه فانه كافر وقال لهم اذهبوا فادفنوا صاحبكم وفي رواية قال ان
بالمدينة جنا قد اسلموا فاذا رأيتم منهم شيئا فاذنوه ثلثة ايام فان بدا لكم بعد ذلك
فاقتلوه فانما هو شيطان رواه مسلم۔

۳۹۲۷ :۔ وعن ام شريك رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بقتل الوزغ
وقال كان ينفخ على ابراهيم متفق عليه۔

۳۹۲۸ : وعن سعد بن ابي وقاص رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر
بقتل الوزغ وسماه فويسقا رواه مسلم۔

۳۹۲۹ :۔ وعن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قتل وزغا

کہ دعا کیجئے اللہ تعالیٰ سے کہ زندہ کرے اس کو واسطے ہمارے پس فرمایا استغفار کرو اپنے ساتھی کیلئے پھر فرمایا تحقیق ان گھروں کو آباد کرنیوالے ہیں پس جب دیکھو
تم ان میں سے بصورت سانپ کے پس تنگی پکڑو اس پر تین بار یا تین روز پس اگر چلا گیا فبہا ورنہ قتل کرو اس کو اس لیے کہ تحقیق وہ کافر ہے اور فرمایا حضرتؐ
نے انصار کو جاؤ اور دفن کرو اپنے یار کو اور دفن کرو اپنے یار کو اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے کہ تحقیق مدینہ میں جن ہیں کہ مسلمان[1] ہو گئے
ہیں — پس جس وقت کہ دیکھو تم انمیں سے کسی کو خبردار[2] کرو اسکو تین دن پس اگر ظاہر ہو واسطے تمہارے پیچھے اسکے پس قتل کرو اسکو سوائے اسکے نہیں کہ وہ شیطان[3] ہے (مسلم)

۳۹۲۷۔ اور ام شریک سے روایت ہے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ قتل کرنے گرگٹ کے اور فرمایا کہ تھا وہ پھونکتا
آگ حضرت ابراہیمؑ پر۔ (بخاری، مسلم)

۳۹۲۸۔ اور سعد بن ابی وقاص رضؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ قتل کرنے گرگٹ کے اور نام رکھا
اس کا فویسق۔ (مسلم)

۳۹۲۹۔ اور ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[4] جو کوئی قتل کرے گرگٹ کو اول چوٹ

---

[1] کہ مسلمان ہو گئے ہیں۔ تو جنوں نے اس کو قصاصاً قتل کیا ہوگا مگر یہ ظلم تھا جنوں کا اس واسطے کہ اس جوان نے عمداً جن سمجھ کر نہیں مارا تھا بلکہ موذی سمجھ کر مارا تھا۔ [2] خبردار کرو اس کو تین دن الخ اس سے معلوم ہوا کہ تین دن تک آگاہ کرنا ضرور ہے، اگر ایک روز تین بار نکلے اور تین بار آگاہ کر دے تو کافی نہیں اور آگاہ کرنے کا طریقہ یہ ہے جو روایت کیا ترمذی اور ابوداؤد نے اور فصل ثانی میں یہ حدیث آوے گی، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سانپ مکان میں نکلے تو اس سے کہو ہم تجھ کو نوح علیہ السلام اور سلیمان بن داؤد علیہ السلام کا عہد یاد دلا کے کہتے ہیں کہ تو ہم کو ایذا نہ دے اگر اس پر بھی نہ نکلے تو اس کو مار ڈالو۔ [3] کہ وہ شیطان ہے یعنی سرکش اور خبیث ہے اس کے مار ڈالنے میں کچھ نقصان نہیں۔
[4] جو کوئی قتل کرے الخ یعنی اول بار گرگٹ مارنے کا بڑا ثواب ہے دوسری بار کم تیسری بار اس سے بھی کم۔ گرگٹ زہر دار جانور اور موذی جانور ہے تو جس نے موذی کو مارا اس نے ایک خلقت کو آرام دیا اور یہی سمیت اور ایذا اس کے مارنے کی علت ہے اور ام شریک کی حدیث میں جو مذکور ہے یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ بھڑکاتا تھا تو اس حدیث میں اس نوع کی زیادہ خباثت کا بیان کیا ہے نہ اس کے قتل کی علت کا ورنہ ایک مجرم کے جرم میں اس کی قرابت والوں یا علاقے والوں کو سزا دینے کے کچھ معنی نہ تھے ہذا ما خطر ببالی واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذٰلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُونَ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۹۳۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللّٰهُ تَعَالَى إِلَيْهِ أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَحْرَقْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۳۹۳۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَتِ الْفَأْرَةُ فِي السَّمْنِ فَإِنْ كَانَ جَامِدًا فَأَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَإِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۳۹۳۲: وَعَنْ سَفِينَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارَى رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۳۹۳۳: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

میں لکھی جاتی ہیں اسکے لیے سو نیکیاں اور جو کوئی مارے دوسری چوٹ میں لکھی جاتی ہیں نیکیاں کم اس سے اور تیسری چوٹ میں مارنے سے کم اس سے۔ (مسلم)

۳۹۳۰۔ اور ابی ہریرہ رضؓ سے روایت کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کاٹا ایک چیونٹی نے ایک نبی کو انبیاء میں سے پس حکم کیا ساتھ بل چیونٹیوں کے کہ جلایا جاوے پس جلایا گیا پس وحی کی اللہ نے اس نبی کو یہ کہ کاٹا تھا تجھ کو ایک چیونٹی نے جلایا[1] تو نے ایک جماعت کو جماعتوں میں سے کہ تسبیح کرتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

فصل دوسری

۳۹۳۱۔ ابی ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ گر پڑے چوہا گھی میں پس اگر ہو جما ہوا پس پھینک دو چوہے کو اور اس گھی کو گرد اس کے ہے اور اگر ہو پتلا پس نہ نزدیک ہو اس کے روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد نے اور روایت کی یہ دارمی نے ابن عباس رضؓ سے۔

۳۹۳۲۔ اور روایت ہے سفینہ سے کہا کہ کھایا میں نے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گوشت حباری[2] کا۔ (ابوداؤد)

۳۹۳۳۔ اور ابن عمر رضؓ سے روایت ہے کہا کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے[3] جلالہ کے سے اور پینے

---

[1] جلادیا تو نے ایک جماعت کو الخ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جناب الٰہی میں عرض کی کہ الٰہی تو گنہگاروں کی بستیوں کو ہلاک کرتا ہے حالانکہ ان میں نیک لوگ بھی ہوتے ہیں خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تفہیم چاہی تو حضرت موسیٰ کو گرمی بہت معلوم ہوئی ایک درخت کے سایہ میں جا کر لیٹے ایک چیونٹی نے ان کو کاٹا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چیونٹیوں کا مکان جلوا دیا، تب خدا نے فرمایا کہ تو نے ایک چیونٹی کے قصور میں سب چیونٹیوں کو یاد خدا کرتی تھیں کیوں جلوا دیا۔ [2] گوشت حباری کا یہ ایک پرندہ ہے مرغابی کے برابر زرد رنگ فارسی میں اس کو چرز اور تعذری کہتے ہیں۔ غیاث۔ [3] کھانے جلالہ کے سے الخ اور اس باب میں اور حدیثیں بھی آئی ہیں اور یہی مذہب ہے امام احمد اور ثوری اور شافعیہ اور امامیہ کا اور اہل حدیث بھی اسی کے قائل ہیں لیکن بعض علماء کہتے ہیں کہ جلالہ کا گوشت حرام نہیں ہے بلکہ مکروہ ہے اور ظاہر احادیث اسی کو مقتضی ہیں کہ حرام ہے اور بعض نے کہا کہ اگر مرغی جلالہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ نَهَى عَنْ رُكُوبِ الْجَلَّالَةِ۔

۳۹۳۴:- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الضَّبِّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۳۹۳۵:- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ الْهِرَّةِ وَأَكْلِ ثَمَنِهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

۳۹۳۶:- وَعَنْهُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ الْحُمُرَ الْإِنْسِيَّةَ وَلُحُومَ الْبِغَالِ وَكُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَكُلَّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۳۹۳۷:- وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

۳۹۳۸:- وَعَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَأَتَتِ الْيَهُودُ

دودھ اسکے سے روایت کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت ابوداؤد کے یوں ہے کہ کہا ابن عمرؓ نے کہ منع فرمایا حضرت نے سواری کرنے جلالہ کے سے۔

۳۹۳۴- اور عبدالرحمٰن بیٹے شبل کے سے روایت ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھانے گوشت ساہنہ کے سے۔ (ابوداؤد)

۳۹۳۵- اور جابرؓ سے روایت ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھانے بلی کے سے اور کھانے مول اس کے سے۔ (ابوداؤد و ترمذی)

۳۹۳۶- اور جابرؓ سے روایت ہے کہا کہ حرام فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی دن خیبر کے گوشت گدھوں اہلی کا اور گوشت خچروں کا اور ہر کچلی والے کو درندوں میں سے اور ہر پنجہ کش کو پرندوں میں سے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

۳۹۳۷- اور خالد بن ولیدؓ سے روایت ہے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھانے گوشت گھوڑے کے سے اور خچروں کے اور گدھوں کے سے۔ (ابوداؤد، نسائی)

۳۹۳۸- اور خالد بن ولیدؓ سے روایت ہے کہا کہ غزوہ کیا میں نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دن خیبر کے پس آئے یہودی

ہو تو اس کو تین روز تک بند رکھے اور دوسرے جانوروں کو دس روز اور نجاست ان دونوں میں کھانے نہ دے، اس کے بعد اس کا گوشت کھانا درست ہے اور یہ قیاس کے موافق ہے کیونکہ حرمت کی علت نجاست کھانا تھی وہ جاتی رہی تو حرمت بھی نہ رہی۔ رومنہ۔ سلہ منع فرمایا الخ گزر چکا کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ سلہ منع فرمایا الخ یہ حدیث ضعیف ہے اس کی اسناد میں بقیہ بن ولید ہے اور صالح بن یحییٰ اور اس کا باپ مجہول ہے۔ بخاریؒ نے کہا اس حدیث میں اعتراض ہے ابوداؤد نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے اور نسائیؒ نے کہا اباحت کی حدیث زیادہ صحیح ہے اور یہ اگر صحیح ہو تو منسوخ ہے اور وہ حدیثیں صحیح ہیں جن سے گھوڑے کی حلت معلوم ہوتی ہے اور خچر کے گوشت کے لیے کوئی صحیح حدیث نہیں ہے لیکن چونکہ خچر، گدھے اور گھوڑی سے پیدا ہوتا ہے اور گدھا حرام ہے اس وجہ سے خچر کا کھانا بھی حرام ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فَشَكَوْا اَنَّ النَّاسَ قَدْ اَسْرَعُوْا اِلٰى حَظَائِرِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا لَا يَحِلُّ اَمْوَالُ الْمُعَاهِدِيْنَ اِلَّا بِحَقِّهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۳۹۳۹۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ الْحُوْتُ وَالْجَرَادُ وَالدَّمَانِ الْكَبِدُ وَالطِّحَالُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ۔

۳۹۴۰۔ وَعَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَلْقَاهُ الْبَحْرُ وَجَزَرَ عَنْهُ الْمَاءُ فَكُلُوْهُ وَمَا مَاتَ فِيْهِ وَطَفَا فَلَا تَاْكُلُوْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ مُحْيِ السُّنَّةِ اَلْاَكْثَرُوْنَ عَلٰى اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلٰى جَابِرٍ۔

۳۹۴۱۔ وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ اَكْثَرُ جُنُوْدِ اللّٰهِ لَا اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ مُحْيِ السُّنَّةِ ضَعِيْفٌ۔

۳۹۴۲۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

اور شکایت[1] کی یہ کہ تحقیق لوگوں نے جلدی کی طرف کھجوروں ان کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو نہیں حلال مال ان شخصوں کے مگر ساتھ حق سوال کے۔ (ابوداؤد)

۳۹۳۹۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال کئے گئے واسطے ہمارے دو مردے بے ذبح اور دو خون دو مردے مچھلی اور ٹڈی اور دو خون کلیجی اور تلی۔ (احمد و ابن ماجہ و دارقطنی)

۳۹۴۰۔ اور ابی الزبیرؓ سے روایت ہے کہ نقل کی جابرؓ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز کو پھینکدیا دریا نے کنارے پر یا کھل گیا اس سے پانی پس کھاؤ اس کو اور جو مچھلی کہ مرجائے دریا میں اور پانی پر اُٹھ آوے پس مت کھاؤ اسکو روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور کہا محی السنہ نے اکثر اس پر ہیں کہ یہ[2] حدیث موقوف ہے حضرت جابر کو۔

۳۹۴۱۔ اور سلمان رضؓ سے روایت ہے کہا کہ پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حکم ٹڈی کے سے پس فرمایا حضرتؐ نے ٹڈیاں اکثر لشکر ہیں اللہ کے نہ کھاتا ہوں[3] میں ان کو اور نہ حرام کرتا ہوں ان کو روایت کی یہ ابوداؤد نے اور کہا محی السنہ نے کہ یہ ضعیف ہے۔

۳۹۴۲۔ اور زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہ منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برا کہنے مرغ کے سے

---

[1] اور شکایت کی یعنی اس امر کی کہ ہمارا آپس میں عہد ہے اور آپ کے لوگ ہمارے درختوں سے میوہ اتار لیتے ہیں [2] کہ یہ حدیث موقوف ہے جابرؓ پر تو یہ حجت نہ ہوگی اور مرفوع کی سند میں یحییٰ بن سلیم ہے جو ضعیف الحفظ ہے اور اس کا ایک اور طریق ہے جو وہ بھی ضعیف ہے۔ [3] نہ کھاتا ہوں میں ان کو آپ کے نہ کھانے سے مراد نہیں کہ وہ شے حرام ہو جاوے، آپ بعض حلال چیزوں کو بھی نہیں کھاتے تھے، جیسے پیاز، لہسن، ساہنہ وغیرہ نوویؒ نے کہا ٹڈی کے حلال ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے اب امام شافعیؒ اور امام ابوحنیفہؒ اور امام احمدؒ اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ ٹڈی ہر حال میں حلال ہے خواہ ذبح کی جائے یا نہ کی جائے مسلمان شکار کرے یا مجوسی یا خود مرجائے اور مالکؒ نے کہا کہ وہ حلال نہیں ہے اگر خود مرجائے البتہ اگر کسی سبب سے مرے مثلاً کوئی ٹکڑا اس کا کاٹیں یا اس کو دبائیں یا زندہ آگ میں ڈالیں یا بھونیں تو وہ حلال ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَبَّ الدِّيكَ وَقَالَ إِنَّهُ يُؤَذِّنُ لِلصَّلٰوةِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ -

۳۹۴۳ :- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الدِّيكَ فَإِنَّهُ يُوقِظُ لِلصَّلٰوةِ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ -

۳۹۴۴ :- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ قَالَ أَبُو لَيْلٰى قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ظَهَرَتِ الْحَيَّةُ فِي الْمَسْكَنِ فَقُولُوا لَهَا إِنَّا نَسْئَلُكِ بِعَهْدِ نُوحٍ وَبِعَهْدِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ أَنْ لَا تُؤْذِينَا فَإِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُودَاوُدَ -

۳۹۴۵ :- وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَ الْحَدِيثَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ وَقَالَ مَنْ تَرَكَهُنَّ خَشْيَةَ ثَائِرٍ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ ،

۳۹۴۶ :- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَالَمْنَاهُمْ مُنْذُ حَارَبْنَاهُمْ مَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْهُمْ خِيفَةً فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ -

۳۹۴۷ :- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ

اور فرمایا کہ وہ اذان دیتا ہے واسطے نماز کے روایت کی یہ شرح السنہ میں۔

۳۹۴۳۔ اور زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ برا کہو مرغ کو اس لیے تحقیق وہ جگاتا ہے[1] نماز کے لیے۔ (ابوداؤد)

۳۹۴۴۔ اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ کہا ابولیلیٰ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ظاہر ہو سانپ گھر میں پس کہو واسطے اس کے کہ تحقیق ہم سوال کرتے ہیں تجھ سے ساتھ عہد[2] نوحؑ کے اور ساتھ عہد سلیمان بن داؤدؑ کے یہ کہ نہ[3] ایذا دے تو ہم کو اگر پھر نکلے پس مارو اس کو۔ (ترمذی و ابوداؤد)

۳۹۴۵۔ اور عکرمہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی ابن عباسؓ سے کہا عکرمہؓ نے نہیں جانتا میں ابن عباسؓ کو مگر کہ حضرتؐ تک پہنچائی انہوں نے حدیث کہ تحقیق آنحضرتؐ حکم فرماتے تھے ساتھ قتل کرنے سانپوں کے اور فرماتے کہ جو شخص چھوڑ دے قتل کرنا انکا واسطے[4] خوف بدلہ لینے کے پس نہیں وہ ہم[5] میں روایت کی یہ شرح السنہ میں۔

۳۹۴۶۔ اور ابی ہریرہؓ روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں صلح کی ہم نے سانپوں سے جیسے کہ لڑائی کی ہم نے ان سے اور جو شخص کہ چھوڑ دے کسی سانپ کو ان سانپوں میں سے بسبب خوف کے پس نہیں ہم میں سے۔ (ابوداؤد)

۳۹۴۷۔ اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتل کرو سب سانپوں[6] کو پس جو شخص کہ خوف

---

[1] تحقیق وہ جگاتا ہے نماز کے لیے دونوں حدیثوں میں نماز سے تہجد کی نماز مراد ہے اکثر مرغ صرف نصف رات سے بولنا شروع کرتے ہیں دوسری حدیث میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کیلئے اٹھتے جس وقت مرغ کا آواز سنتے۔ [2] ساتھ عہد نوح علیہ السلام کے کہ عہد لیا تھا نوح علیہ السلام نے جبکہ حیوانات کو ناؤ میں داخل کیا۔ [3] واسطے خوف بدلہ لینے کے یعنی اس لیے نہ مارے کہ مبادا اس کا جوڑا بدلہ لے مجھ سے اہل جاہلیت کا یہ اعتقاد تھا کہ سانپ مارنا نہ چاہیے کیونکہ اگر سانپ مارا تو اسکا جوڑا بدلہ لیتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اعتقاد کو باطل کیا۔ [4] جب سے کہ لڑائی کی ہم نے ان سے مراد یہ ہے کہ آدمی اور سانپ میں ایک جبلی عداوت ہے کہ ہر ایک دوسرے کو ضرر پہنچاتا ہے۔ [5] سب سانپوں کو یعنی اسلام کے بعد سب سانپوں کو مار ڈالنا چاہیے مگر سفید سانپ جیسے چاندی کی چھڑی اس کو نہ مارنا چاہیے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كُلَّهُنَّ فَمَنْ خَافَ ثَارَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّي رَوَاهُ أَبُودَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

۳۹۴۸:۔ وَعَنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَكْنِسَ زَمْزَمَ وَإِنَّ فِيهَا مِنْ هٰذِهِ الْجِنَّانِ يَعْنِي الْحَيَّاتِ الصِّغَارِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِنَّ رَوَاهُ أَبُودَاؤُدَ۔

۳۹۴۹:۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا إِلَّا الْجَانَّ الْأَبْيَضَ الَّذِي كَأَنَّهُ قَضِيبُ فِضَّةٍ رَوَاهُ أَبُودَاؤُدَ۔

۳۹۵۰:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَامْقُلُوهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْآخَرِ شِفَاءً فَإِنَّهُ يَتَّقِي بِجَنَاحِهِ الَّذِي فِيهِ الدَّاءُ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ رَوَاهُ أَبُودَاؤُدَ۔

۳۹۵۱:۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي الطَّعَامِ فَامْقُلُوهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ سَمًّا وَفِي الْآخَرِ شِفَاءً وَإِنَّهُ يُقَدِّمُ السَّمَّ وَيُؤَخِّرُ الشِّفَاءَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۳۹۵۲:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ

کرے بدلہ لینے ان کے سے پس نہیں وہ مجھ سے۔(ابوداؤد و نسائی)

۳۹۴۸۔اور عباسؓ سے روایت ہے کہ کہا یا رسول اللہ ہم ارادہ رکھتے ہیں یہ کہ صاف کریں چاہ زمزم کو اور تحقیق اس میں ہیں سانپ یعنی سانپ چھوٹے پس[1] حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ قتل کرنے ان کے۔(ابوداؤد)

۳۹۴۹۔اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتل کرو سب قسم کے سانپوں کو مگر جان سفید کہ گویا وہ چھڑی ہے چاندی کی۔(ابوداؤد)

۳۹۵۰۔اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ گر پڑے مکھی بیچ باسن ایک تمہارے کے پس غوطہ دو اس کو اس لیے کہ تحقیق بیچ ایک بازو اس کے کے بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے پس تحقیق مکھی پہلے ڈالتی ہے اپنے اس بازو کو کہ اس میں بیماری ہے پس چاہیئے کہ غوطہ دے مکھی ساری کو۔(ابوداؤد)

۳۹۵۱۔اور ابی سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جس وقت گرے مکھی طعام میں پس غوطہ دو اس کو اس لیے کہ تحقیق بیچ ایک بازو اس کے کے زہر ہے اور دوسرے میں شفاء ہے اور تحقیق وہ پہلے ڈالتی ہے زہر کے بازو کو اور پیچھے ڈالتی ہے شفاء کے بازو کو روایت کی یہ شرح السنہ میں۔

۳۹۵۲۔اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا کہ منع[2] فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے قتل کرنے چار جانوروں کے سے چیونٹی اور

جیسے ابن مسعودؓ کی حدیث آئندہ میں آتا ہے انشاء اللہ۔[1] پس حکم کیا الخ یہاں سب چھوٹے سانپوں کے قتل کرنے کا حکم دیا اور مابعد کی حدیث میں ایک سفید سانپوں کے مارنے سے منع فرمایا تو یہ اسلیے کہ زمزم کا صاف کرنا بغیر سب سانپوں کے مارنے کے ممکن نہ تھا۔[2] منع فرمایا الخ صرد ایک قسم کی چھوٹی چڑیا ہے۔ یہ جانور ستانے نہیں بلکہ ان سے فائدہ ہے۔ شہد کی مکھی شہد بناتی ہے، اور چیونٹی گھر میں گرا پڑا اناج اور کثافت اٹھالے جاتی ہے اور انکے مارنے میں کوئی نفع بھی نہیں ہے۔ ہدہد قاصد تھا، حضرت سلیمان علیہ السلام

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةِ وَالنَّحْلَةِ وَالْهُدْهُدِ وَالصُّرَدِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٣٩٥٣ :- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَأْكُلُوْنَ أَشْيَاءَ وَيَتْرُكُوْنَ أَشْيَاءَ تَقَذُّرًا فَبَعَثَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ وَأَنْزَلَ كِتَابَهُ ، أَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ فَمَا أَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ وَتَلَا قُلْ لَا أَجِدُ فِيْمَا أُوْحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ مَيْتَةً الْآيَةَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ۔

٣٩٥٤ :- وَعَنْ زَاهِرِ نِ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنِّيْ لَأُوْقِدُ تَحْتَ الْقُدُوْرِ بِلُحُوْمِ الْحُمُرِ إِذْ نَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

٣٩٥٥ :- وَعَنْ أَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ الْجِنُّ ثَلَاثَةُ أَصْنَافٍ ، صِنْفٌ لَهُمْ أَجْنِحَةٌ يَطِيْرُوْنَ فِي الْهَوَاءِ وَصِنْفٌ حَيَّاتٌ وَكِلَابٌ وَصِنْفٌ يَحُلُّوْنَ وَيَظْعَنُوْنَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ ۔

مکھی شہد کی اور ہدہد اور کل چڑی۔ (ابوداؤد)

فصل تیسری

۳۹۵۳- اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا تھے اہل جاہلیت کے کھاتے[1] کتنی چیزیں اور چھوڑتے[2] کتنی چیزوں کو واسطے نفرت کے پس بھیجا اللہ تعالیٰ نے نبی اپنا اور اتاری کتاب[3] اپنی اور حلال کیا حلال اپنا اور حرام کیا حرام اپنا پس جو چیز کہ حلال کی اللہ نے پس وہ حلال ہے اور جو حرام کی پس وہ حرام ہے اور جس[4] سے سکوت کیا پس[5] وہ معاف ہے اور پڑھی ابن عباسؓ نے یہ آیت کہ نہیں پاتا میں بیچ اس چیز کے کہ وحی کی گئی طرف میری حرام اوپر کھانیوالے کے کہ کھائے اسکو مگر یہ کہ مردار ہو[6] آخر آیت تک۔ (ابوداؤد)

۳۹۵۴- اور زاہر اسلمی سے روایت ہے کہا کہ تحقیق میں البتہ جلاتا تھا نیچے ہانڈی کے آگ ساتھ گوشت گدھوں کے ناگہاں پکارا پکارنیوالے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے ہیں ہم کو کھانے گوشت گدھوں کے سے۔ (بخاری)

۳۹۵۵- اور ابی ثعلبہ خشنی سے روایت ہے پہنچاتے تھے اس حدیث کو حضرتؐ تک کہ حضرتؐ نے منع فرمایا کہ جن تین قسم کے ہیں ایک قسم ہے ان کے پر ہیں اڑتے ہیں ہوا پر اور ایک قسم سانپ ہیں اور کتے ایک قسم ہیں اترتے ہیں منزل میں اور کوچ کرتے ہیں روایت کی یہ شرح السنہ میں۔

کا اور اس میں گوشت بالکل کم ہوتا ہے اس لیے اس کا شکار بے فائدہ ہے، اور اسی طرف صرد بالکل ایک چھوٹی چڑیا ہے، اور اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ جس جانور کے قتل کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے وہ بھی حلال نہیں ہو سکتا اسی طرح وہ جانور بھی حلال نہیں ہو سکتے جن کے قتل سے منع فرمایا جیسے صرد اور ہدہد اور مینڈک اور چیونٹی اور شہد کی مکھی وغیرہ۔ [1] کھاتے کتنی چیزیں الخ یعنی بمقتضائے خواہش اپنی کے۔ [2] اور چھوڑتے یعنی نہ کھاتے۔ [3] اپنی کتاب یعنی نبی پر اور اس کی امت پر۔ [4] اور جس سے سکوت کیا یعنی بیان نہ کیا کہ حرام ہے یا حلال۔ [5] پس وہ معاف ہے یعنی مواخذہ نہیں اس پر۔ [6] ہو یعنی طعام۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْعَقِيْقَةِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۹۵۶:۔ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرِنِ الضَّبِّيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَاَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

۳۹۵۷:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۹۵۸:۔ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ اَتَيْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهٗ فِيْ حَجْرِهٖ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِيْ فِيْهِ ثُمَّ حَنَّكَهٗ ثُمَّ دَعَا لَهٗ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ فَكَانَ اَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُّلِدَ فِي الْاِسْلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۹۵۹:۔ عَنْ اُمِّ كُرْزٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

باب ہے بیچ بیان عقیقہ کے

فصل پہلی

۳۹۵۶-سلمان بن عامر ضبی رضؓ سے روایت ہے کہا میں نے پیغمبر خدا صلعم سے سنا کہ فرماتے تھے ساتھ پیدا ہونے لڑکے کے مسنون ہے عقیقہ[1] کرنا پس ذبح کرو اس کی طرف سے جانور اور دور[2] کرو اس سے ایذا۔ (بخاری)

۳۹۵۷-اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول خدا صلعم کے پاس لائے جاتے[3] تھے لڑکے پس دعاء برکت کی کرتے تھے ان پر اور تحنیک[4] کرتے تھے ان کی۔ (مسلم)

۳۹۵۸-اور اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے یہ کہ وہ حاملہ ہوئیں ساتھ عبداللہ بن زبیر کے مکہ، کہا اسماء نے پس جنی میں قبا میں، پھر لائی میں اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس بٹھایا میں نے اس کو آپ کی گود پھر منگوائی آپ نے کھجور اور چبایا اس کو پھر آپ نے دہن ڈالا اس کے منہ میں، پھر لگائی وہ کھجور اس کے تالو میں پھر دعا کی اسکے لیے اور برکت کی دعا کی اس پر، اور تھے عبداللہ[5] بن زبیر پہلے بچے کہ پیدا کیے گئے اسلام میں (بخاری، مسلم)

فصل دوسری

۳۹۵۹-ام کرز رضؓ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے قرار دو[6] تم پرندوں کو ان

---

[1] عقیقہ الخ یعنی جب لڑکا پیدا ہو تو ساتویں دن عقیقہ کرے لڑکا ہو تو دو بکریاں اور لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کرے۔ [2] اور دور کرو اس سے ایذا یعنی اسکے سر کے بال مونڈ والے
... [illegible]

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلَى مَكِنَاتِهَا قَالَتْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ وَلَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ أَوْ إِنَاثًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَلِلتِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ مِنْ قَوْلِهِ يَقُولُ عَنِ الْغُلَامِ إِلَى آخِرِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

۳۹۶۰۔ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهِ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُسَمّٰى وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ لٰكِنْ فِي رِوَايَتِهِمَا رَهِينَةٌ بَدَلَ مُرْتَهَنٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ وَأَبِي دَاوُدَ وَيُدَمّٰى مَكَانَ وَيُسَمّٰى وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ وَيُسَمّٰى أَصَحُّ۔

۳۹۶۱۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَقَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ وَقَالَ يَا فَاطِمَةُ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا) احْلِقِي

کے گھونسلوں پر کہا ام کرز نے اور سنا میں نے حضرت سے کہ فرماتے لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری اور نہیں ضرر[1] تم کو نر ہوں وہ یا مادہ روایت کی یہ ابوداؤد نے اور واسطے ترمذی اور نسائی کے ہے قول راوی سے یقول عن الغلام آخر تک اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۹۶۰۔ اور روایت ہے حسنؓ سے کہ روایت کی سمرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکا گرو[2] ہے بدلے عقیقہ اپنے کے ذبح کیا جاوے اس سے ساتویں دن اور نام رکھا جاوے اور مونڈا جاوے سر اس کا روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد و نسائی لیکن بیچ روایت ابوداؤد اور نسائی کے لفظ رہینۃ کا ہے بدلے مرتہن کے اور بیچ ایک روایت احمد اور ابی داؤد کے لفظ یُدمٰی ہے بجگہ یسمّی کی اور کہا ابوداؤد نے لفظ یسمّی کا بہت صحیح[3] ہے۔

۳۹۶۱۔ اور محمد بن علی بن حسینؓ سے روایت ہے کہ نقل کی علی بن ابی طالبؓ سے کہ عقیقہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسنؓ کی طرف[4] سے ساتھ ایک بکری کے اور فرمایا اے فاطمہؓ مونڈ تو سر اس کا اور صدقہ کر ہم وزن بالوں اس کے کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اس کو نہلاؤ۔ [2] لائے جاتے تھے یعنی جبکہ پیدا ہوتے۔ [3] اور تحنیک کرتے تھے ان کی۔ تحنیک یہ ہے کہ کھجور یا کچھ اور میٹھی چیز چبا کر لڑکے کے منہ میں لگا دے اور یہ سنت ہے چاہیئے کہ کسی نیک بخت سے تحنیک کراوے۔ [4] پس تھے عبداللہ ابن زبیر اول مولود یعنی مہاجرین کے گھروں میں ہجرت کے بعد اول اول یہی لڑکا پیدا ہوا۔ [5] قرار دو الخ عرب کے لوگوں کی عادت تھی کہ جب کوئی کسی کام کا ارادہ کرتا تو کسی پرند کے پاس آتا اور اس کو اڑاتا اگر وہ داہنی طرف اڑتا تو اس کو مبارک جانتا اور اسی کام کے لیے روانہ ہو جاتا اور اگر بائیں طرف اڑتا تو اس کو منحوس جانتا پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اعتقاد باطل سے روکا اور فرمایا پرندوں کو اپنی جگہ پر بیٹھا رہنے دو اور اللہ کے اعتماد پر جو کام کرنا ہو کرو۔ (حاشیہ صفحہ ہذا)

[1] اور نہیں ضرر کرتا الخ یعنی یہ خیال نہ کرو کہ فرزند کی طرف سے نر چاہیئے اور دختر کی طرف سے مادہ۔ [2] لڑکا گرو ہے الخ یعنی جیسے گرو ہر چیز سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے بغیر روپیہ ادا کیے ہوئے ایسے ہی لڑکے کی صحت اور سلامتی اور بہاری عقیقہ سے ہوتی ہے۔ [3] اور کہا ابوداؤد نے کہ لفظ یسمی کا صحیح تر ہے کیونکہ ابن ماجہ نے یزید بن عبد سے روایت کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عقیقہ کیا جاوے لڑکے کی طرف سے لیکن اسکے سر میں خون نہ لگایا جائے۔ [4] ساتھ ایک بکری کے یہ حدیث گزشتہ ام کرز کی حدیث مخالف نہیں ہے اور عبداللہ بن عمرو بن عاص کی حدیث آئندہ کی جن میں لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کرنا آیا ہے کیونکہ ان میں زیادت ہے اور قول فعل پر مقدم ہے اور علی نے کہا اصل سنت ایک بکری سے ادا ہو جاتی ہے اور دو بکریاں کامل سنت ہیں۔ (روضہ مختصراً)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَأْسَهُ وَتَصَدَّقِي بِزِنَةِ شَعْرِهِ فِضَّةً فَوَزَنَّاهُ فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا أَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۳۹۶۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ كَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ۔

۳۹۶۳: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْعُقُوقَ كَأَنَّهُ كَرِهَ الْإِسْمَ وَقَالَ مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَنْسُكَ عَنْهُ فَلْيَنْسُكْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَيْنِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

۳۹۶۴: وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَّنَ فِي

چاندی[۱] پس کیا ہم نے بالوں کو پس تھا وزن بالوں کا ایک درہم یا کم درہم سے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے اور اسناد اس کی نہیں متصل اس واسطے کہ محمد بن علی بن حسین نے نہیں پایا علی بن ابی طالب کو۔

۳۹۶۲- اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ کیا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک ایک دنبہ روایت کی یہ ابوداؤد نے اور نزدیک نسائی کے دو دو[۲] دنبے۔

۳۹۶۳- اور عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہ سوال کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عقیقے سے پس فرمایا نہیں دوست رکھتا اللہ عقوق کو گویا کہ مکروہ رکھا حضرت نے نام عقیقہ کا اور فرمایا جو شخص کہ پیدا کیا جاوے واسطے اس کے لڑکا پس[۳] چاہیئے کہ ذبح کرے لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔ (ابوداؤد و نسائی)

۳۹۶۴- اور ابی رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذان[۴] دی بیچ کان حضرت حسین بن

---

[۱] اور فتدو سے ہم وزن بالوں اس کے کے چاندی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچہ کے بال مونڈ کر اسکو تولے چاندی یا سونے سے پھر وہ سونا یا چاندی خیرات کرے۔ [۲] دو دو دنبہ ممکن ہے کہ ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا ہو اور ایک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک کی طرف سے اس لحاظ سے راوی کے دو دو روایت کیے۔ [۳] پس چاہیئے کہ ذبح کرے الخ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عقیقہ واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے۔ روضہ۔ اور چونکہ عقیقہ اور عقوق کا ایک ہی مادہ ہے اس لیے آپ نے اس نام کو برا جانا۔ [۴] کہ اذان دی بیچ کان امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ولادت کے بعد بچہ کے کان میں اذان دینا سنت ہے اور امام حسین سے مرفوعاً مروی ہے کہ جس کے ہاں لڑکا پیدا ہو اور وہ اذان دے اس کے دائیں کان میں اور تکبیر کہے اس کے بائیں کان میں تو نہیں ضرر کرے گی اس کو ام الصبیان رواہ ابو یعلی الموصلی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِيْنَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ (رَضِيَ اللهُ عَنْهَا) بِالصَّلٰوةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۹۶۵:۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا وُلِدَ لِاَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاةً وَّلَطَخَ رَاْسَهٗ بِدَمِهَا فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ كُنَّا نَذْبَحُ الشَّاةَ يَوْمَ السَّابِعِ وَنَحْلِقُ رَاْسَهٗ وَنَلْطَخُهٗ بِزَعْفَرَانٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَزَادَ رَزِيْنٌ وَنُسَمِّيْهِ۔

علیؓ کے اس وقت کہ جنا ان کو فاطمہؓ نے مانند اذان نماز کی روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فصل تیسری

۳۹۶۵۔ بریدہؓ سے روایت ہے کہتے ہم بیچ جاہلیت کے جس وقت کہ پیدا ہوتا کسی کے ہاں ہم میں سے لڑکا، ذبح کرتا بکری اور لگاتا[1] سر اس کے کو خون اس کا پس جب آیا اسلام، تھے ہم ذبح کرتے بکری ساتویں دن اور مونڈتے سر اس کا اور لگاتے اس کے سر کو زعفران (ابوداؤد) اور زیادہ کیا رزین نے یہ کلمہ کہ نام رکھتے ہم اس کا۔

---

[1] طبرانی نے ابن عباسؓ سے نکالا کہ سات باتیں سنت ہیں بچہ میں ساتویں دن نام رکھنا ختنہ کرنا نجاست بدن سے اتارنا کان میں سوراخ کرنا عقیقہ کا خون اس کے سر میں بالوں کے ہم وزن یا سونا خیرات کرنا لیکن اس کی اسناد میں رواد بن جراح ضعیف ہے اور کان چھیدنے اور سر کو خون لگانے کا علماء نے انکار کیا ہے اور بریدہ کی یہی حدیث علماء کے انکار کی مؤید ہے اس کو نسائی نے بھی صحیح سند سے نکالا اور ایسا ہی نکالا اس کو ابن حبان اور ابن السکن نے عائشہؓ سے کہا اور یہ صحیح ہے۔ (روضہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۹۶۶:۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا فِي حَجْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِّ اللهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۹۶۷:۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۹۶۸:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۹۶۹:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ

یہ کتاب ہے بیچ بیان کھانوں کے

فصل پہلی

۳۹۶۶۔ عمر بن ابی سلمہؓ روایت ہے کہ تھا میں لڑکا بیچ پرورش رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھا ہاتھ میرا گھومتا[1] بیچ رکابی کے پس فرمایا مجھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ[2] کہہ اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھا اور کھا اس جانب سے کہ متصل تیرے ہے، (بخاری و مسلم)

۳۹۶۷۔ اور حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق شیطان حلال جانتا اپنے لیے اس کھانے کو جس پر نہ لیا جائے اللہ کا نام، (مسلم)

۳۹۶۸۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہوتا ہے مرد اپنے گھر میں اور ذکر کرتا ہے اللہ کا داخل ہوتے بھی اور کھانا کھانے کے وقت بھی تو کہتا ہے[3] شیطان نہیں جگہ اس گھر میں اور نہ کھانا اور جب داخل ہو اور نہ ذکر کرے اللہ کا داخل ہونے کے وقت تو کہتا ہے شیطان پائی تم نے جگہ اور جب نہ ذکر کرے اللہ کا اپنے کھانے کے وقت تو کہتا ہے شیطان پائی تم نے جگہ اور کھانا (مسلم)

۳۹۶۹۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کھانا کھائے تم میں سے کوئی تو اپنے

---

[1] گھومتا الخ یعنی رکابی کے ہر طرف میں گھومتا تھا، جیسے بچوں کی عادت ہوتی ہے۔ [2] بسم اللہ الخ اس سے معلوم ہوا کہ کھانا کھاتے وقت پہلے بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے ورنہ شیطان ساتھ کھاتا ہے نیز معلوم ہوا کہ بچوں کو کھانا کھانے کے آداب سکھانے سنت ہیں، عمر بن ابی سلمہ کی والدہ ام سلمہؓ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں تھیں۔ [3] کہتا ہے الخ یعنی اپنے ساتھیوں سے، اس سے معلوم ہوا کہ گھر میں داخل ہوتے اور کھانا کھاتے وقت بسم اللہ کی برکت سے شیطان نہ گھر میں آتا ہے اور نہ کھانے میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِيْنِهٖ وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۹۷۰: وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۹۷۱: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ وَيَلْعَقُ يَدَهٗ قَبْلَ أَنْ يَمْسَحَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۹۷۲: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ أَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۹۷۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهٗ حَتّٰى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۹۷۴: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهٖ حَتّٰى يَحْضُرَهٗ عِنْدَ طَعَامِهٖ فَإِذَا سَقَطَتْ

داہنے ہاتھ[1] سے کھائے اور جب پیوے تو داہنے ہاتھ سے پیوے۔ (مسلم)

۳۹۷۰۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ کھانا کھائے تم میں سے کوئی اپنے بائیں ہاتھ سے اور نہ پیوے اس کے ساتھ اس لیے کہ شیطان کھاتا اور پیتا ہے اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ۔ (مسلم)

۳۹۷۱۔ اور کعب بن مالک سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے تھے تین انگلیوں کے ساتھ اور چاٹتے تھے[2] اپنے ہاتھ کو پہلے پونچھنے کے۔ (مسلم)

۳۹۷۲۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا انگلیوں اور رکابیوں کے چاٹنے کا اور فرمایا بے شک تم نہیں جانتے کہ کس انگلی یا کس نوالہ میں برکت ہے۔ (مسلم)

۳۹۷۳۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کھائے تم میں سے کوئی تو نہ پونچھے اپنا ہاتھ یہاں تک کہ چاٹ لے اپنے ہاتھ کی انگلیاں یا کسی کو چٹوا دے[3]۔ (بخاری، مسلم)

۳۹۷۴۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ شیطان حاضر ہوتا ہے تم میں سے ہر ایک کے پاس ہر کام کے وقت یہاں تک کہ حاضر ہوتا ہے اس کے کھانے کے وقت، پس جب گر[4] جے تم میں سے

---

[1] داہنے ہاتھ الخ اس سے معلوم ہوا کہ عمدہ کام داہنے ہاتھ سے کرنے چاہئیں جیسے وضو کرنا، کھانا کھانا، کپڑے پہننا، صدقہ، خیرات و بناوغیرہ اور کمتر کام جیسے استنجا کرنا اور ناک صاف کرنا وغیرہ بائیں ہاتھ سے کرنے چاہئیں۔ [2] چاٹتے الخ کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹنا سنت ہے، جو لوگ اسے بدتمیزی سمجھتے ہیں وہ خود بدتمیز ہیں جب آدمی پاک صاف ہاتھ دھو کر کھانا کھائے تو انگلیوں کے چاٹنے میں کیا قباحت ہے بلکہ علماء نے لکھا ہے کہ دسترخوان سے گرے ہوئے کھانے کو اٹھا کر کھانا غرور کا علاج ہے۔ [3] چٹوا دے الخ یعنی اپنی بیوی یا بچہ یا کسی اپنے معتقد کو کیونکہ انگلی چاٹنے سے لذت حاصل ہوتی ہے نیز کھانا ضائع نہ ہوگا [4] گرے الخ گرے ہوئے لقمہ کو نہ اٹھانا اور انگلیوں کو نہ چاٹنا غرور اور تکبر کی نشانی ہے، لہٰذا اس سے بچنا چاہیے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ اَذًى ثُمَّ لِيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ فَاِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيِّ طَعَامِهٖ يَكُوْنُ الْبَرَكَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۷۵ - وَعَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اٰكُلُ مُتَّكِئًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۷۶ - وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَّلَا فِيْ سُكُرُّجَةٍ وَّلَا خُبِزَ لَهٗ مُرَقَّقٌ قِيْلَ لِقَتَادَةَ عَلٰى مَا يَاْكُلُوْنَ قَالَ عَلَى السُّفَرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۷۷ - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا اَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَغِيْفًا مُرَقَّقًا حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ وَلَا رَاٰى شَاةً سَمِيْطًا بِعَيْنِهٖ قَطُّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۷۸ - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ مِنْ حِيْنِ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ وَقَالَ مَا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا

لقمہ تو صاف کرے اس چیز کو جو اسے لگی ہے مٹی وغیرہ پھر کھالے اسے اور نہ چھوڑے اس کو شیطان کے لیے اور جب فارغ ہوئے کھانے سے تو چاٹ لے اپنی انگلیوں کو اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔ (مسلم)

۳۹۷۵۔ اور ابی جحیفہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کھاتا میں تکیہ[1] لگا کر۔ (بخاری)

۳۹۷۶۔ اور قتادہ رضؓ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ نہیں کھایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خوانی[2] پر اور نہ طشتری میں، اور نہ پکائی گئی آپ کے لیے چپاتی، قتادہ سے پوچھا گیا کس چیز پر کھانا کھاتے تھے، کہا دسترخوان[3] پر۔ (بخاری)

۳۹۷۷۔ اور انسؓ سے روایت ہے نہیں جانتا میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھی ہو کوئی چپاتی[4] یہاں تک کہ آپ اللہ کو جا ملے اور نہ ہی آپ نے دیکھی ہے اپنی آنکھ سے کبھی بکری[5] دم پختہ کی ہوئی۔ (بخاری)

۳۹۷۸۔ اور سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میدہ جب سے بھیجا ان کو اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر، یہاں تک کہ قبض کی روح ان کی اللہ تعالیٰ نے اور کہا سہل نے نہیں دیکھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھلنی

---

[1] تکیہ لگا کر کھانا تکبر کی نشانی ہے علاوہ ازیں تکیہ کی وجہ سے کھانا زیادہ کھایا جاتا ہے جس سے خرابی پیدا ہو جاتی ہے اس وجہ سے آپ نے اس سے پرہیز کیا۔ [2] خوان الخ خوان اور میز وغیرہ سب امراء لوگوں کے تکلفات ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ان چیزوں کی کیا ضرورت۔

[3] دسترخوان چمڑے یا بید اور بوریئے کا ہوتا ہے اس کا استعمال سنت ہے۔ [4] چپاتی الخ ہمیشہ آپ سادی، موٹی جو کی روٹی کھایا کرتے تھے وہ بھی بے چھنے آٹے کی اور پھر آپ پیٹ بھر کر نہیں کھاتے تھے بلکہ ایک دن کھایا اور دوسرے دن فاقہ [5] دم پختہ الخ سمیط وہ بکری ہوتی ہے جس کے بال نکال کر کھال سمیت بھون ڈالتے ہیں، یہ عرب میں امیر لوگوں کا کھانا تھا اور دوسرے لوگ کھال نکال کر گوشت پکاتے تھے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ حِیْنِ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰی قَبَضَهُ اللّٰهُ قِیْلَ کَیْفَ کُنْتُمْ تَاْکُلُوْنَ الشَّعِیْرَ غَیْرَ مَنْخُوْلٍ قَالَ کُنَّا نَطْحَنُهٗ وَنَنْفُخُهٗ فَیَطِیْرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِیَ ثَرَّیْنَاهُ فَاَکَلْنَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

۳۹۷۹: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَابَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ اِنِ اشْتَهَاهُ اَکَلَهٗ وَاِنْ کَرِهَهٗ تَرَکَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۳۹۸۰: وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلًا کَانَ یَاْکُلُ اَکْلًا کَثِیْرًا فَاَسْلَمَ وَکَانَ یَاْکُلُ قَلِیْلًا فَذُکِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ یَاْکُلُ فِیْ مِعًی وَّاحِدٍ وَّالْکَافِرُ یَاْکُلُ فِیْ سَبْعَةِ اَمْعَآءٍ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَرَوٰی مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی وَابْنِ عُمَرَ الْمُسْنَدَ مِنْهُ فَقَطْ وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهٗ ضَیْفٌ وَّهُوَ کَافِرٌ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اُخْرٰی فَشَرِبَهٗ ثُمَّ اُخْرٰی فَشَرِبَهٗ حَتّٰی شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِیَاهٍ ثُمَّ اِنَّهٗ اَصْبَحَ فَاَسْلَمَ فَاَمَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ

جب سے بھیجا ان کو اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر، یہاں تک کہ قبض کی روح ان کی اللہ تعالیٰ نے، کہا گیا سہل سے تم کس طرح کھاتے تھے تم جو بن چھنے، کہا سہل نے ہم جو کو پیستے اور پھونکتے تھے، پس اڑ جاتی بھوسی جس قدر اڑ جاتی اور جو آٹا باقی رہتا اس کو ہم گوندھ کر روٹی پکاتے اور کھا لیتے۔ (بخاری)

۳۹۷۹- اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نہیں برا کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے کو کبھی، اگر خواہش ہوتی اس کی تو کھا لیتے اور اگر ناخواہش ہوتی تو چھوڑ دیتے اس کو۔ (بخاری ومسلم)

۳۹۸۰- اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص بہت کھانا کھایا کرتا تھا، پھر وہ مسلمان ہو گیا اور کم کھانے لگا، پس ذکر کیا گیا اس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس آپ نے فرمایا بے شک مومن ایک انتڑی میں کھاتا ہے اور کافر سات انتڑیوں میں کھاتا ہے روایت کیا اسکو بخاری نے اور امام مسلم نے ابوموسیٰ اور ابن عمر سے اس حدیث سے صرف مسند (حدیث) روایت کی ہے اور مسلم کی ایک دوسری روایت میں جو ابوہریرہ رضؓ سے مروی ہے یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مہمان آیا اور وہ کافر تھا پس حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کے دوہنے کا پس وہ دوہی گئی پس پی گیا وہ شخص سارا دودھ پھر دوسری بکری دوہی گئی پس وہ بھی پی گیا یہاں تک کہ پی گیا وہ سات بکریوں کا دودھ پھر اس نے صبح کی اور مسلمان ہو گیا پس حکم کیا اس کے لیے رسول صلعم نے ایک بکری کے دوہنے کا پس دوہی گئی

لہ بن چھنے الخ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آٹا چھاننے اور میدہ کھانے کی رسم نہ تھی یہ چیزیں بعد کے زمانہ میں پیدا ہوئی ہیں اور جب سے پیدا ہوئی ہیں پیٹ کی امراض بے شمار پیدا ہوئی ہیں کیونکہ میدہ دیر سے ہضم ہوتا ہے، پیٹ میں قبض اور سدہ پیدا کرتا ہے، غرض پہلے لوگ سیدھے سادھے اور تکلفات سے دور تھے جب سے تکلفات میں دنیا مبتلا ہوئی ہے، بے شمار تکالیف بڑھ گئی ہیں۔

ٹہ برا الخ جیسے بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے یہ کھانا بالکل خراب ہے، بدمزہ ہے اور بدبودار ہے۔

ٹہ مسند الخ یعنی قصہ کے بغیر صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہی ذکر کیا ہے۔ منہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حِلَابِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِأُخْرَى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مِعًا وَّاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ۔

۳۹۸۱۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلٰثَةِ وَطَعَامُ الثَّلٰثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۹۸۲۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۹۸۳۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّلْبِينَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۹۸۴۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ خَيَّاطًا دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ

دودھ اس کا پھر آپ نے دوسری بکری کے متعلق حکم کیا پس نہ پی سکا سارا دودھ اس کا پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن پیتا ہے ایک[1] انتڑی میں اور کافر سات انتڑیوں میں پیتا ہے۔

۳۹۸۱۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کے لیے کافی ہے اور تین کا کھانا چار کے لیے کافی ہے۔ (بخاری و مسلم)

۳۹۸۲۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کھانا ایک شخص کا کافی ہو سکتا ہے دو کو اور دو کا کھانا کافی ہو سکتا ہے چار کو اور چار کا کھانا کافی ہو سکتا ہے آٹھ[2] کو۔ (مسلم)

۳۹۸۳۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تلبینہ[3] دل کے مریض کے لیے راحت بخشتا ہے، دور کرتا ہے بعض غموں کو۔ (بخاری و مسلم)

۳۹۸۴۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک درزی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا کھانے کے لیے جو تیار کیا تھا اس نے

---

[1] ایک الخ یعنی کم کھانا اور قناعت ایمان کا تقاضا ہے تاکہ عبادت میں سستی نہ آئے اور زیادہ کھانا اور حرص کافر کی صفت ہے کہ جانوروں کی طرح اس کی حرص کبھی کم نہیں ہوتی اس سے معلوم ہوا کہ مومن بالکل تھوڑے سے کھانے پر بھی قناعت کر سکتا ہے بخلاف کافر کے کہ اس کو بغیر ناکوں ناک پیٹ بھرے چین نہیں آتا، غرض مومن میں ایمان کامل ہوتا ہے نعمت ایمان سے حرص، طمع اور لالچ ختم ہو جاتی ہے دل ہر وقت اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہتا ہے ذکر الٰہی کی برکت سے بھوک کم لگتی ہے اور کھانا کم کھاتا ہے کافر فاسق اور بعض عام مسلمانوں کا جن میں نور ایمان نہیں ہوتا یہ حال ہے کہ ہر وقت پیٹ بھر کر کھانا ضرور سمجھتے ہیں، بعض علماء نے کہا ہے کہ کافر کے ساتھ شیطان کھاتا ہے اس لیے وہ سیر نہیں ہوتا اور مسلمان اللہ کا نام لے کر کھاتا ہے اس لیے اس کے ساتھ شیطان نہیں کھاتا اور تھوڑے سے کھانے میں سیر ہو جاتا ہے واللہ اعلم۔

[2] آٹھ کو الخ یعنی مومن۔۔۔ کو حرص نہیں کرنی چاہیئے بلکہ اپنے کھانے میں دوسرے بھوکے مسلمان بھائی کو شامل کر لینا چاہیئے۔

[3] تلبینہ: جو کے بن چھنے آٹے کے حریرے کا نام ہے، دل اور دماغ کو قوت دیتا ہے اور معدے کو صاف کرتا ہے اس لیے کمزور بیمار کو اس سے راحت ہوتی ہے اور غم بھی دور ہوتا ہے، حضرت عائشہ اہل میت کو حریرہ کھلاتیں تاکہ ٹھنڈک ہو اور غم دور ہو (سفر السعادت)۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَنَعَهُ فَذَهَبْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ خُبْزَ شَعِيْرٍ وَّمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ وَّقَدِيْدٌ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالِي الْقَصْعَةِ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمَئِذٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۹۸۵: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِيْ يَدِهِ فَدُعِيَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّيْنَ الَّتِيْ يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۹۸۶: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۳۹۸۷: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأُدُمَ فَقَالُوْا مَا عِنْدَنَا إِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ بِهِ وَيَقُوْلُ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۹۸۸: وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ

پس گیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، پس پیش کی اس نے جو کی روٹی اور شوربا جس میں کدو اور خشک گوشت کے ٹکڑے تھے، پس دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرتے تھے کدو پیالے کے کناروں سے، پس میں ہمیشہ پسند کرتا رہا ہوں کدو[1] اس کے بعد۔ (بخاری و مسلم)

۳۹۸۵- اور عمرو بن امیہ سے روایت ہے کہ اس نے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کاٹ رہے تھے، گوشت بکری کے شانہ سے جو آپ کے ہاتھ میں تھا، پھر بلائے گئے نماز کی طرف پس رکھدیا آپ نے شانے اور چھری کو جس[2] سے گوشت کاٹ رہے تھے پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی اور نہیں وضو کیا (بخاری و مسلم)

۳۹۸۶- اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی[3] چیز اور شہد کو بہت پسند فرماتے تھے۔ (بخاری)

۳۹۸۷- اور جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگا اپنے گھر والوں سے سالن، پس کہا انہوں نے نہیں ہمارے پاس کچھ سوا سرکہ کے، پس منگوایا آپ نے وہی، پس آپ نے اس کے ساتھ کھانا شروع کیا اور فرماتے تھے بہترین سالن سرکہ[4] ہے بہترین سالن سرکہ ہے۔ (مسلم)

۳۹۸۸- اور سعید بن زید رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھنبی[5] من کی جنس سے ہے اور اسکا پانی آنکھ کے لیے

---

[1] کدو الخ کدو نہایت عمدہ ترکاری، مفرح، سریع الہضم اور بے ضرر ہے، بعض بے علم قسم کے لوگوں نے ایک جھوٹی حدیث بنالی ہے کہ "من اکل الدباء دخل الجنۃ"، یعنی جو شخص کدو کھائے وہ جنت میں جائے گا اس کے الفاظ اور معانی دونو غلط ہیں۔ بات صرف اتنی ہے کہ کدو تمام ترکاریوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پسند تھا، اس لیے ہر مسلمان کو اسے پسند کرنا چاہیئے۔ [2] چھری الخ اس سے معلوم ہوا کہ چھری سے گوشت کاٹ کر کھانا جائز ہے اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کی حدیث جس کو ابوداؤد اور بیہقی نے بیان کیا ہے کہ "گوشت سے کاٹ کر نہ کھاؤ" یہ حدیث قوی نہیں ہے۔ [3] میٹھی الخ میٹھی اور شہد بالطبع انسان کو مرغوب اور پسندیدہ ہے علاوہ ازیں قرآن مجید میں ہے۔ "فیہ شفاء للناس" یعنی شہد میں لوگوں کے لیے تندرستی ہے۔ [4] سرکہ الخ اس لیے کہ کم خرچ اور بالانشین علاوہ ازیں سرکہ بلغم کو کاٹتا ہے جو کہ اکثر بیماریوں کا سبب ہے۔ [5] کھنبی من کی جنس الخ یعنی جس طرح حضرت موسےٰ علیہ السلام کے وقت میں من اور سلویٰ بنی اسرائیل کو بلا محنت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَنِّ وَمَآءُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

۳۹۸۹۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۹۹۰۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ نَجْنِي الْكَبَاثَ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَطْيَبُ فَقِيلَ أَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا رَعَاهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۹۹۱۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْعِيًا يَأْكُلُ تَمْرًا وَفِي رِوَايَةٍ يَأْكُلُ مِنْهُ أَكْلًا ذَرِيعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۳۹۹۲۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْرِنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۹۹۳۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوعُ أَهْلُ

شفا ہے (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں ہے" اس من کی جنس سے ہے جو نازل کی تھی اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر۔

۳۹۸۹:۔ اور عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے رسول اللہؐ کو ککڑی[1] کے ساتھ کھجور کھاتے ہوئے۔ (بخاری و مسلم)

۳۹۹۰:۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ "مرالظہران" میں ہم پیلو چنتے تھے پس آپؐ نے فرمایا سیاہ[2] رنگ کی پیلو چنو اس لئے کہ وہ بہت اچھی ہوتی ہیں پس آپؐ سے کسی نے پوچھا کیا آپ بکریاں چراتے رہے ہیں آپؐ نے فرمایا ہاں اور نہیں کوئی نبی مگر چرائی ہیں[3] اس نے بکریاں۔ (بخاری و مسلم)

۳۹۹۱:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے نبی صلی علیہ وسلم کو اکڑوں[4] بیٹھے ہوئے، کھاتے تھے کھجوریں اور ایک روایت میں یہ ہے کھاتے تھے کھجوریں بہت جلد (مسلم)

۳۹۹۲:۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہؐ نے جمع کرے آدمی دو کھجوروں کو یہاں تک اذن[5] چاہے اپنے ساتھیوں سے۔ (بخاری و مسلم)

۳۹۹۳:۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بھوکے رہتے اس گھر والے جن کے پاس کھجوریں

اور مشقت ملتا تھا اسی طرح کھنبی بھی بغیر بوئے زمین اور محنت کے جتی، پھر آپ نے اس کا فائدہ بیان فرمایا کہ اس کا پانی آنکھ کی دھند کاٹتا ہے یہی فائدہ بوعلی سینا نے قانون حکمت میں بیان کیا ہے، [1] ککڑی الخ چونکہ کھجور گرم اور ککڑی ٹھنڈی ہے اس لئے ایک دوسرے کی مصلح ہوتی یہ نسخہ مزیدار ہونے کے علاوہ بدن کو فربہ کرتا ہے، [2] سیاہ رنگ الخ یعنی پکے پھل کھاؤ، [3] چرائی الخ انبیاء علیہم السلام اس لئے بکریاں چراتے تھے تاکہ امت کا انتظام کر سکیں، [4] اوکڑوا الخ یعنی مقعد (چوتڑ) زمین پر لگا کر دونوں زانو کھڑے کر کے بیٹھے تھے، [5] اذن الخ یعنی جب ساتھیوں سے مل کر، کھجور، انگور، بیر یا کوئی اور پھل کھا رہا ہو تو ان کی اجازت کے بغیر دو، دو کر کے نہیں کھانا چاہیے کیونکہ اخلاقی لحاظ سے اس سے حرص اور لالچ کا اظہار ہوتا ہے علاوہ ازیں ساتھیوں کو ناگوار معلوم ہوگا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَيْتٌ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلٰثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۹۹۴:۔ وَعَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۹۹۵:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِيْ عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً وَّإِنَّهَا تِرْيَاقٌ أَوَّلَ الْبُكْرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۹۹۶:۔ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَأْتِيْ عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوْقِدُ فِيْهِ نَارًا إِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنْ يُّؤْتٰى بِاللُّحَيْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۹۹۷:۔ وَعَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ يَوْمَيْنِ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ إِلَّا وَأَحَدُهُمَا تَمْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۹۹۸:۔ وَعَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۹۹۹:۔ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَلَسْتُمْ فِيْ طَعَامٍ وَّشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بَطْنَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۰۰۰:۔ وَعَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ أَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلِهِ إِلَيَّ وَإِنَّهُ بَعَثَ إِلَيَّ بِقَصْعَةٍ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا لِأَنَّ فِيْهَا ثُوْمًا فَسَأَلْتُهُ أَحَرَامٌ

ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا وہ گھر جس میں کھجوریں نہ ہوں اس کے اہل بھوکے ہیں آپ نے یہ کلمہ دو مرتبہ فرمایا یا تین مرتبہ۔ (مسلم)

۳۹۹۴:۔ اور سعدؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص صبح کے وقت سات عمدہ کھجوریں کھائے تو نہیں ضرر دے گا اس کو اس دن زہر اور نہ جادو۔ (بخاری ومسلم)

۳۹۹۵:۔ اور عائشہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک مقام عالیہ کی عمدہ کھجوروں میں شفا ہے اور بلاشک وہ تریاق کی خصوصیت رکھتی ہے شروع دن میں (مسلم)

۳۹۹۶:۔ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ بعض مہینہ ہم پر ایسا گزر جاتا تھا کہ اس میں آگ نہیں جلاتے تھے صرف کھانا ہمارا کھجور اور پانی ہوتا تھا مگر یہ کہ کہیں سے تھوڑا سا گوشت لایا جاتا۔ (بخاری ومسلم)

۳۹۹۷:۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے نہیں سیر ہو کر کھلائی آنحضرتؐ کے گھر والوں نے دو دن برابر گیہوں کی روٹی مگر ان دو دنوں میں سے ایک دن کی غذا کھجور ہوتی تھی (بخاری ومسلم)

۳۹۹۸:۔ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ وفات پا گئے رسول اللہ اور نہیں پیٹ بھرا کھایا ہم نے دو سیاہ چیزوں سے۔ (بخاری ومسلم)

۳۹۹۹:۔ اور نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ اس نے کہا کیا نہیں ہو تم عیش وعشرت کرنے کھانے اور پینے میں جس طرح چاہتے ہو تم تحقیق دیکھا میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں کہ نہیں پاتے تھے ناکارہ کھجور اس قدر کہ آپ اس سے پیٹ بھر لیتے۔ (مسلم)

۴۰۰۰:۔ اور ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ نبی صلعم کے پاس جب لایا جاتا کھانا تو آپؐ اس سے کھاتے اور بھیج دیتے بچا ہوا کھانا میری طرف

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اَكْرَهُهُ مِنْ اَجْلِ رِيْحِهٖ قَالَ فَاِنِّيْ اَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۰۰۱:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا مَسْجِدَنَا اَوْ لِيَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهٖ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِقِدْرٍ فِيْهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُوْلٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيْحًا فَقَالَ قَرِّبُوْهَا اِلٰى بَعْضِ اَصْحَابِهٖ وَقَالَ كُلْ فَاِنِّيْ اُنَاجِيْ مَنْ لَا تُنَاجِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۰۰۲:۔ وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِيْلُوْا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۰۰۳:۔ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رُفِعَ مَائِدَتُهٗ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۰۰۴:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى

ایک دن پیالہ بڑا کر نہ کھایا تھا آپ نے[۲] اس سے کچھ اس لئے کہ اس میں لہسن تھا لیس میں نے آپ سے پوچھا کیا وہ حرام ہے! آپ نے فرمایا نہیں! لیکن میں اسے ناپسند کرتا ہوں اس کی بو کی وجہ سے کہا ابوایوب نے پس میں ناپسند کرتا ہوں جس چیز کو آپ ناپسند فرماتے ہیں۔ (مسلم)

۴۰۰۱:۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کچا لہسن یا پیاز کھائے تو وہ ہم سے علیحدہ رہے یا فرمایا ہماری مسجد میں سے علیحدہ رہے یا بیٹھے اپنے گھر میں اور تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی ایک ہنڈیا جس میں مختلف قسم کی ترکاریاں[۱] تھیں پس پائی آپ نے اس میں بو، فرمایا لے جاؤ اس کو فلاں شخص کے پاس اور فرمایا کھاؤ، اور (میں اس لئے نہیں کھاتا) کہ میں اس شخص سے سرگوشی کرتا ہوں جس سے تم نہیں کرتے (بخاری و مسلم)

۴۰۰۲:۔ اور مقداد بن معدیکرب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ناپ[۲] تول لیا کرو اپنے کھانے کی چیز کو برکت کی جائے گی اس میں تمہارے لئے (بخاری)

۴۰۰۳:۔ اور ابوامامہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جب دسترخوان اٹھایا جاتا تو آپ[۴] یہ دعا پڑھتے سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے بہت تعریف پاکیزہ بابرکت ہمیشہ کے لئے نہ کفایت کی گئی اور نہ چھوڑی گئی اور نہ اس سے بے پرواہی ہو اس سے اے ہمارے رب (بخاری)

۴۰۰۴:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے اپنے بندے کو اس حال میں دیکھ کر کہ وہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) لہ یعنی کہ الخ یہ فرمان صرف اہل مدینہ کے لئے ہے کہ انکی اکثر غذا کھجور ہے[۵] عالیہ الخ مدینہ کے آس پاس کو عالیہ کہتے ہیں مدینہ کی کھجوروں میں عجوہ ایک بہترین کھجور ہے بڑی سیاہی مائل ہوتی ہے۔ لہ بو کی وجہ سے الخ آنحضرتؐ لہسن پیاز اور گندنے کو ناپسند سمجھتے تھے اس لئے کہ آپ کے پاس وحی آتی اور فرشتے اسکی بو کو ناگوار سمجھتے ہیں اور لوگوں کے لئے بھی یہ حکم ہے کہ وہ کچا پیاز کھا کر مسجد میں نہ آئیں تاکہ دوسرے لوگوں کو تکلیف نہ ہو جیسا کہ آئندہ حدیث میں اس کا صاف بیان ہے۔ لہ ترکاریاں الخ یعنی لہسن پیاز اور گندنا وغیرہ[۳] ناپ، تول الخ جیسے لینے اور دینے میں تول لینا چاہیئے اگر کم ہو تو طلب کیجئے اور اگر زیادہ ہو تو دوسرے کا حق واپس کر دیجئے اور جس حدیث میں آیا ہے کہ تولنے سے برکت کم ہو جاتی ہے تو اس سے روزانہ کا خرچ تولنا مراد ہے کیونکہ اس میں گھر والوں کو تکلیف ہے[۴] یہ دعا الخ کھانے کے بعد یہ دعا پڑھنی سنت ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَّاْكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَيْ عَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا فِيْ بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۴۰۰۵ :- وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِّبَ طَعَامٌ فَلَمْ اَرَ طَعَامًا كَانَ اَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْهُ اَوَّلَ مَا اَكَلْنَا وَلَا اَقَلَّ بَرَكَةً فِيْ اٰخِرِهِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ هٰذَا قَالَ اِنَّا ذَكَرْنَا اسْمَ اللّٰهِ حِيْنَ اَكَلْنَا ثُمَّ قَعَدَ مَنْ اَكَلَ وَلَمْ يُسَمِّ اللّٰهَ فَاَكَلَ مَعَهُ الشَّيْطٰنُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۴۰۰۶ :- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَنَسِيَ اَنْ يَذْكُرَ اللّٰهَ عَلٰى طَعَامِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ۔

۴۰۰۷ :- وَعَنْ اُمَيَّةَ بْنِ مَخْشِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَاْكُلُ فَلَمْ يُسَمِّ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهِ اِلَّا لُقْمَةٌ فَلَمَّا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک لقمہ کھائے اور اس پر وہ اللہ کی تعریف کرے یا پئے پانی کا گھونٹ اور اس پر اس کی تعریف کرے (مسلم) اور ذکر کریں گے ہم حضرت عائشہؓ اور ابوہریرہؓ کی دو حدیثیں جن کی ابتدا یوں ہے ما شبع آل محمد وخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا، فضل الفقراء کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ۔

فصل دوسری

۴۰۰۵ :- اور ابو ایوب سے روایت ہے کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے کہ آپ کے قریب کھانا لایا گیا پس میں نے نہیں دیکھا کبھی کوئی کھانا جو بہت زیادہ برکت والا ہو کھانے کے شروع میں اور بہت کم برکت والا ہو آخر وقت میں ہم نے کہا یا رسول اللہ یہ کیونکر ہوا؟ آپ نے فرمایا بیشک ہم نے اللہ کا نام لیا تھا جب ہم نے کھانا شروع کیا تھا پھر آخر میں بیٹھا وہ شخص جس نے کھایا اور اللہ کا نام نہیں لیا پس اس کے ساتھ شیطان نے کھایا (شرح السنۃ)

۴۰۰۶ :- اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کھانا شروع کرے تم میں سے کوئی اور بھول گیا اپنے کھانے پر اللہ کا نام لینا تو اسے یہ الفاظ کہنے چاہئیں "بسم اللہ اولہ وآخرہ"۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۴۰۰۷ :- اور امیہ بن مخشیؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص کھانا کھا رہا تھا اور اس نے بسم اللہ نہیں پڑھی تھی یہاں تک کہ نہ باقی رہا اس کے کھانے سے مگر ایک لقمہ پس جب اٹھایا اس نے اپنے منہ کی طرف تو کہا اس نے "بسم اللہ اولہ وآخرہ" پس ہنس پڑے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پھر فرمایا شیطان برابر کھاتا رہا اس کے ساتھ پس جب اس نے اللہ تعالےٰ کا نام لیا

لہ نام نہیں لیا الخ مستحب یہ ہے کہ پوری بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہنی چاہیئے اگر بسم اللہ کہنا بھول جائے تو جب یاد آئے تو کہے "بسم اللہ اولہ وآخرہ" چنانچہ اس کا صاف بیان اگلی روایتوں میں ہے، سلہ یہ الفاظ کہتے الخ شاہ ولی اللہ نے حجۃ اللہ میں دو جگہ دیدہ قصے بیان کئے جن میں انہوں نے شیطان کو کھانا کھانے میں شامل ہوتے پایا ہے، پھر انھوں نے کہا یہ حدیثیں جن میں شیطان کے کھانے کا ذکر ہے ظاہری معنی پر محمول ہیں ان کا مجازی معنی مراد نہیں ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ قَالَ مَا زَالَ الشَّيْطٰنُ يَأْكُلُ مَعَهٗ فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ اسْتَقَاءَ مَا فِيْ بَطْنِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

۴۰۰۸۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۴۰۰۹۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ سِنَانِ بْنِ سَنَّةَ عَنْ اَبِيْهِ۔

۴۰۱۰۔ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَوْشَرِبَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَ وَسَقٰى وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

۴۰۱۱۔ وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرٰىةِ اَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ

تو نکال ڈالا شیطان نے جو کچھ اس کے پیٹ میں تھا۔ (ابوداؤد)

۴۰۰۸۔ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فارغ ہوتے اپنے کھانے سے تو یہ دعا پڑھتے تھے سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں کھانا کھلایا اور پانی پلایا اور بنایا ہم کو مسلمان۔ (ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ)

۴۰۰۹۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانا کھا کر شکر کرنے والا روزے دار صبر کرنے والے کی طرح ہے۔ (ترمذی) اور ابن ماجہ اور دارمی نے سنان بن سنۃ عن ابیہ سے روایت کی ہے۔

۴۰۱۰۔ اور ابوایوب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھاتے یا پیتے تو کہتے تھے سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے کھلایا اور پلایا اور بسہولت اس کو حلق سے اتارا اور بنائی اس کے لئے نکلنے کی جگہ۔ (ابوداؤد)

۴۰۱۱۔ اور سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پڑھا میں نے تورات میں کہ کھانے کی برکت کا سبب وضو کرنا ہے اس کے بعد۔ پس ذکر کیا میں نے یہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس تو رسول اللہ صلی اللہ

لہ نکال ڈالا: شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ ایک شخص ہماری ملاقات کے لئے آیا ہم نے اسے کھانا دیا کھانا کھانے کے دوران ایک ٹکڑا گر پڑا اور لڑھکنے لگا وہ اس کے پیچھے ہو لیا اور ٹکڑا اس کے آگے آگے دور ہوتے لگا یہاں تک کہ پوری کوشش سے اس نے پکڑ لیا اور حاضرین بڑے حیران ہوئے کہ یہ کیا ماجرا ہے پھر چند دنوں کے بعد ایک شخص پر شیطان مسلط ہو گیا اور وہ اس کی زبان سے کلام کرنے لگا، دوران کلام اس نے یہ بھی بیان کیا کہ فلاں شخص پر میرا گزر ہوا اور وہ کھانا کھا رہا تھا۔ مجھے بھی وہ کھانا پسند آیا لیکن اس نے مجھے کچھ نہ کھلایا، آخر میں اس کے ہاتھ سے اچک لیا تو اس نے مجھ سے مقابلہ کیا یہاں تک کہ مجھ سے اس نے چھین لیا اس سے معلوم ہوا یہ احادیث جن میں شیطان کے کھانے کا ذکر ہے اپنے ظاہری معنی پر محمول ہیں (حجۃ اللہ، باب آداب الطعام)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَبْلَهُ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ۔

۴۰۱۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُدِّمَ اِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوْا اَلَا نَاْتِيْكَ بِوُضُوْءٍ قَالَ اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَى الصَّلٰوةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

۴۰۱۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اُتِيَ بِقَصْعَةٍ مِنْ ثَرِيْدٍ فَقَالَ كُلُوْا مِنْ جَوَانِبِهَا وَلَا تَاْكُلُوْا مِنْ وَسْطِهَا فَاِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِيْ وَسْطِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَاْكُلْ مِنْ اَعْلَى الصَّحْفَةِ وَلٰكِنْ يَاْكُلُ مِنْ اَسْفَلِهَا فَاِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ مِنْ اَعْلَاهَا۔

۴۰۱۴: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رُئِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ مُتَّكِئًا قَطُّ وَلَا يَطَاُ عَقِبَهُ رَجُلَانِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

علیہ وسلم نے فرمایا کھانے کی برکت وضو کرنا ہے اس سے پہلے اور اس کے بعد۔ (ترمذی و ابوداؤد)

۱۲-۴: اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے بیت الخلاء سے پس پیش کیا گیا آپ کے سامنے کھانا پس صحابہ نے کہا کیا نہ لائیں ہم آپ کے پاس وضو کا پانی آپ نے فرمایا مجھے وضو کا حکم صرف اس وقت کیا گیا ہے جب کہ میں نماز کی طرف کھڑا ہوں (ترمذی و ابوداؤد و نسائی) اور ابن ماجہ نے اس کو ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔

۱۳-۴: اور ابن عباسؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ اس کے پاس ایک پیالہ ثرید سے بھرا ہوا لایا گیا آپ نے فرمایا، کھاؤ اس کے کناروں سے اور نہ کھاؤ تم اس کے درمیان سے، اس لئے کہ برکت اترتی ہے اس کے درمیان میں (ترمذی و ابن ماجہ و دارمی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا جب کھائے تم میں سے کوئی کھانا پس نہ کھائے پیالے کے اوپر سے لیکن کھائے اس کے نیچے سے، اس لئے کہ برکت اترتی ہے اس کے اوپر سے۔

۱۴-۴: اور عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نہیں دیکھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگا کر کھاتے ہوئے کبھی اور نہ چلتے آپ کے پیچھے دو آدمی۔ (ابوداؤد)

لہ وضو الخ بعض عادت یا لت لوگوں نے کہا ہے کہ اس سے تنگدستی اور مفلسی نہیں رہتی اور صرف ہاتھ دھو لینے بھی کافی ہیں چنانچہ بعض علماؒ نے وضو سے ہاتھ دھونے مراد لئے ہیں سلہ مجھے وضو الخ اس سے معلوم ہوا کہ کھانے سے پہلے صرف ہاتھ دھو لینے بھی کافی ہیں، سلہ ثرید الخ روٹی کو توڑ کر شوربے میں بھگو دینے کو کہتے ہیں یہ بہت مزیدار کھانا ہوتا ہے، سلہ درمیان الخ چونکہ درمیانی جگہ افضل ہے اور خیر و برکت بھی افضل جگہ اترتی ہے اس لئے مقام برکت کو باقی رکھنا برکت کے لئے مناسب ہے، ھہ نہ چلتے الخ یعنی جیسے دنیا دار امراء کا دستور ہے کہ لڑائی کے لئے لوگوں کو آگے آگے چلنے ہیں حضرت ایسا نہیں کرتے تھے بلکہ صحابہ سے پیچھے چلتے، لہذا ہر مومن کی یہی شان ہونی چاہیئے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۰۱۵ :- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جُزْءٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزٍ وَلَحْمٍ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَكَلَ وَأَكَلْنَا مَعَهٗ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ وَلَمْ نَزِدْ عَلٰى أَنْ مَسَحْنَا أَيْدِيَنَا بِالْحَصْبَاءِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

۴۰۱۶ :- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهٗ فَنَهَسَ مِنْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۴۰۱۷ :- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّينِ فَإِنَّهٗ مِنْ صُنْعِ الْأَعَاجِمِ وَانْهَسُوهُ فَإِنَّهٗ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَا لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ۔

۴۰۱۸ :- وَعَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ عَلِيٌّ وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهٗ يَأْكُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ مَهْ يَا عَلِيُّ فَإِنَّكَ نَاقِهٌ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيرًا فَقَالَ النَّبِيُّ

۴۰۱۵ـ اور عبداللہ بن حارث بن جزء سے روایت ہے کہ لائی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روٹی اور گوشت اور آپ مسجد[1] میں تھے پس آپ نے کھایا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ کھایا، پس نماز پڑھی آپ نے اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور نہیں زیادہ کیا ہم نے اس پر کہ پونچھ لئے ہم نے ہاتھ اپنے کنکریوں کے ساتھ۔ (ابن ماجہ)

۴۰۱۶ـ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ لایا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت، پس پیش کیا گیا آپ کے سامنے بکری کا بازو[2] اور آپ اسے پسند کرتے تھے اور دانتوں سے نوچ لیا آپ نے اس سے گوشت۔ (ترمذی و ابن ماجہ)

۴۰۱۷ـ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کاٹو[3] تم گوشت چھری کے ساتھ اس لئے کہ یہ کام عجمیوں کا ہے اور دانتوں سے نوچ کر کھاؤ، اس لئے کہ دانتوں سے کھانا بہت لذیذ ہے (ابوداؤد، بیہقی شعب الایمان) اور کہا ان دونوں نے یہ حدیث قوی نہیں ہے

۴۰۱۸ـ اور ام المنذر سے روایت ہے کہ آئے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ حضرت علیؓ تھے اور ہمارے کھجور کے خوشے لٹکے ہوئے تھے، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے کھانا شروع کیا اور آپ کے ساتھ حضرت علیؓ بھی کھانے لگے پس رسول اللہ نے فرمایا اے علیؓ! باز رہ اس لئے کہ تو کمزور[4] ہے کہا ام منذرؓ نے پس تیار کئے میں نے ان کے لئے چقندر اور

[1] آپ مسجد الخ اس سے معلوم ہوا کہ مسجد میں کھانے میں کوئی قباحت نہیں بشرطیکہ مسجد کو آلودہ اور غلیظ نہ کریں نیز معلوم ہوا کہ آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو کرنا ضروری نہیں اور کہا شوکانی نے جن لوگوں نے ترک وضو پر اجماع نقل کیا ہے تو اجماع نصوص شرعیہ کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتا، [2] بازو الخ چونکہ بازو کا گوشت عمدہ اور بلا صوف ہوتا ہے، اس لئے آپ دوسری جگہ کے گوشت کی نسبت اس کو پسند فرماتے تھے، [3] نہ کاٹو الخ پہلے بیان ہو چکا ہے یہ حدیث ضعیف ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود چھری سے کاٹ کر کھا لیتے تھے، [4] کمزور الخ اس سے معلوم ہوا کہ پرہیز کرنا جائز ہے ایک اور روایت میں ہے کہ "پرہیز علاج کا سر ہے" پرہیز سے بحکم الٰہی دوا بہت جلد اثر کرتی ہے اور بدپرہیزی سے بہت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَأَصِبْ فَإِنَّهُ أَوْفَقُ لَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۴۰۱۹: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الثُّفْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

۴۰۲۰: وَعَنْ نُبَيْشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ فَلَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۴۰۲۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ غَمَرٌ لَمْ يَغْسِلْهُ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۴۰۲۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ أَحَبَّ الطَّعَامِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّرِيدُ مِنَ الْخُبْزِ وَالثَّرِيدُ مِنَ الْحَيْسِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

جو پیس فرمایا نبی صلعم نے اے علی! اس سے کھاؤ اس لئے کہ یہ تیرے لئے بہت موافق ہے۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۴۰۱۹:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیچے[۵۱] کا کھانا بہت اچھا لگتا تھا۔ (ترمذی، بیہقی شعب الایمان)

۴۰۲۰:۔ اور حضرت نبیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پیالے میں کھائے اور اس کو چاٹے تو پیالہ اس کے لئے بخشش کی دعا کرتا ہے۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

۴۰۲۱:۔ اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات گزارے اور اس کے ہاتھ میں چکنائی ہو جس کو اس نے دھویا نہیں پس پہنچے[۵۲] اس کو کوئی تکلیف پس نہ ملامت[۵۳] کرے مگر اپنے آپ کو۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۴۰۲۲:۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ تھا محبوب ترین طعام کا نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ثرید[۵۴] کی روٹی سے اور ثرید حیس سے۔ (ابوداؤد)

---

[۵۱] نیچے کا کھانا الخ یعنی تہ دیگی، پنجابی میں اسے "کھرچن" کہتے ہیں۔ [۵۲] پس پہنچے اس کو کوئی چیز جیسے کسی جانور نے کاٹ کھایا۔ [۵۳] نہ ملامت کرے الخ کہ اسی کی غفلت سے یہ آفت آئی۔ معلوم ہوا کہ ہاتھ صاف کرکے دھونا چاہیئے کہ کھانے کی چکنائی بالکل نہ رہے۔ [۵۴] ثرید روٹی سے اور ثرید حیس سے ثرید روٹی کا یہ کہ روٹی کے ٹکڑے شوربے میں بھگو دے اور حیس کا یہ کہ چھوہارا اور گھی اور آٹے اور پنیر کا مالیدہ بنالے یہ ثرید بلا وقت بن جاتا ہے۔ اس کے علاوہ نہایت سریع الہضم، خوش ذائقہ اور مقوی اور کثیر النفع ہے۔

عرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں حضرت صہیبؓ فرماتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا درآپ کے روبرو روٹی اور کھجوریں تھیں آپ نے فرمایا آئیے اور کھائیے میں نے کھجوریں کھانی شروع کیں، آپ نے فرمایا کھجور نہ کھاؤ اس لئے کہ تیری آنکھ دکھتی ہے،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۰۲۳۔ وَعَنْ أَبِيْ أَسِيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَإِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔

۴۰۲۴۔ وَعَنْ أُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعِنْدَكِ شَيْءٌ قُلْتُ لَا إِلَّا خُبْزٌ يَابِسٌ وَخَلٌّ فَقَالَ هَاتِيْ مَا أَقْفَرَ بَيْتٌ مِنْ أُدُمٍ فِيْهِ خَلٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۴۰۲۵۔ وَعَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً فَقَالَ هٰذِهٖ إِدَامُ هٰذِهٖ وَأَكَلَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ۔

۴۰۲۶۔ وَعَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا أَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ فَوَضَعَ يَدَهٗ بَيْنَ ثَدْيَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَهَا عَلٰى فُؤَادِيْ وَقَالَ إِنَّكَ رَجُلٌ مَفْؤُوْدٌ ائْتِ الْحَارِثَ بْنَ كَلَدَةَ أَخَا ثَقِيْفٍ فَإِنَّهٗ رَجُلٌ يَتَطَبَّبُ فَلْيَأْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِيْنَةِ فَلْيَجَأْهُنَّ

۴۰۲۳۔ اور ابی اسید انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیتون[1] کا تیل کھاؤ اور ملو تم اس کو اپنے بدن پر اس لیے کہ وہ بابرکت[2] درخت کا تیل ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

۴۰۲۴۔ اور ام ہانیؓ سے روایت ہے کہ آئے میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ میں نے کہا نہیں کچھ مگر خشک روٹی اور سرکہ، آپ نے فرمایا لے آ نہیں خالی کوئی گھر سالن سے جس میں[3] سرکہ ہو (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۰۲۵۔ اور یوسف بن عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نے جو کی روٹی[4] کا ٹکڑا لیا اور رکھی اس پر کھجور اور فرمایا یہ سالن ہے اس روٹی کے ٹکڑے کا اور کھایا آپؐ نے۔ (ابوداؤد)

۴۰۲۶۔ اور سعدؓ سے روایت ہے کہ میں ایک دفعہ سخت بیمار ہوا تشریف لائے میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری طبع پرسی کے لئے پس رکھا آپ نے اپنے ہاتھ کو میری چھاتیوں کے درمیان یہاں تک کہ پائی میں نے آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک اپنے دل پر اور کہا فرمایا بیشک تو ایسا شخص ہے کہ تیرا دل درد کرتا ہے جا[5] تو حارث بن کلدہ کے پاس جو قبیلہ ثقیف سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے کہ وہ شخص طب جانتا ہے پس لے وہ مدینہ کی سات عمدہ کھجوریں اور کوٹ ڈالے ان کو ان کی گٹھلیوں

---

[1] زیت یعنی درخت زیتون کا تیل۔ [2] درخت بابرکت سے یعنی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کو شجر مبارکہ فرمایا۔ [3] جس میں سرکہ موجود عمدہ سالن ہے سرکہ دو وجہ سے عمدہ سالن ہے ایک تو یہ کہ کم خرچ چیز ہے اس کے واسطے زیادہ سامان درکار نہیں ایک بار بنا لیتا مدت کو کفایت کرتا ہے دوسرے یہ کہ بلغم سے اکثر بیماریاں ہوتی ہیں اور سرکہ بلغم کو کاٹ کر دور کر دیتا ہے اور یہ فائدہ ہم لکھ چکے ہیں۔ [4] جو کی روٹی کا ٹکڑا لیا الخ اس حدیث سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت متواضع اور منکسر ہونا ثابت ہوا۔ [5] جا تو حارث بن کلدہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علاج کرنا جائز ہے اور یہ خلاف توکل نہیں ہے اور عجوہ مدینہ میں ایک عمدہ قسم کھجور کی سیاہی مائل اس کی یہ تاثیر ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِنَوَاهُنَّ ثُمَّ يَبُذُّ لَكِ بِهِنَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

۴۰۲۷:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْكُلُ الْبِطِّيْخَ بِالرُّطَبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوُدَ وَيَقُوْلُ يُكْسَرُ حَرُّ هٰذَا بِبَرْدِ هٰذَا وَبَرْدُ هٰذَا بِحَرِّ هٰذَا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۴۰۲۸:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ عَتِيْقٍ فَجَعَلَ يُفَتِّشُهُ وَيُخْرِجُ السُّوْسَ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

۴۰۲۹:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَةٍ فِيْ تَبُوْكَ فَدَعَا بِالسِّكِّيْنِ فَسَمّٰى وَقَطَعَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

۴۰۳۰:۔ وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ فَقَالَ الْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَمَوْقُوْفٌ عَلَى الْاَصَحِّ۔

۴۰۳۱:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْتُ

سمیٹ پھر ڈال دے ان کو تیرے منہ میں۔ (ابوداؤد)

۴۰۲۷:۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تربوز کو کھجور کے ساتھ کھایا کرتے تھے[1] ترمذی اور ابوداؤد نے زیادہ بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے ختم[2] کی جاتی ہے گرمی کھجور کی، تربوز کی سردی سے اور سردی تربوز کی کھجور کی گرمی سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۰۲۸:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ لائی گئی نبی صلعم کے پاس پرانی کھجوریں پس آپ اسکو چیرتے تھے اور نکالتے تھے اس سے سسری[3]۔ (ابوداؤد)

۴۰۲۹:۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ لایا گیا نبی صلعم کے پاس جنگ تبوک میں پنیر کا ٹکڑا پس منگوائی آپ نے چھری اور بسم اللہ پڑھی اور کاٹا اس کو۔ (ابوداؤد)

۴۰۳۰:۔ اور حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھی اور پنیر اور جنگلی گائے کے متعلق پس آپ نے فرمایا حلال[4] وہ چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال کیا ہے اور حرام وہ ہے اس کو سکوت فرمایا ہے پس وہ اس قسم سے ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے درگذر کی ہے۔ (ابن ماجہ، ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور صحیح یہ ہے کہ حرام کی اللہ نے اپنی کتاب میں اور جس چیز سے کہ وہ موقوف ہے۔

۴۰۳۱:۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پسند کرتا ہوں کہ میرے پاس ہو روٹی سفید بہترین

---

[1] کھایا کرتے تھے الخ یہ عمدہ نسخہ ہے تربوز ٹھنڈا اور کھجور گرم اور ایک دوسرے کے مصلح علاوہ اسکے یہ نسخہ مسمن بدن بھی ہے۔ [2] ختم الخ کھجور گرم اور تربوز ٹھنڈا ہے دونوں ایک دوسرے کے لئے مصلح ہیں اس لئے یہ بڑا عمدہ نسخہ ہے۔ [3] سسری الخ جو کیڑا گندم جو چنے اور دیگر غلہ کی قسموں میں پڑ جاتا ہے اسے سسری کہتے ہیں اس سے معلوم ہوا سسری وغیرہ کیڑوں سے پھل اور غلہ پلید نہیں ہوتا۔ [4] پس آپ نے فرمایا الخ یعنی انکا کھانا حلال ہے انکے کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں، کیونکہ حلال چیزیں کافی ہیں ان تمام کا بیان کرنا دشوار تھا اس لئے جو چیزیں حرام تھیں تفصیل تلو قرآن و حدیث میں بیان کر دیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

أَتَىَ عِنْدِي خُبْزَةٌ بَيْضَاءُ مِنْ بُرَّةٍ سَمْرَاءَ مُلَبَّقَةٌ بِسَمْنٍ وَلَبَنٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَاتَّخَذَهُ فَجَاءَ بِهِ فَقَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ كَانَ هٰذَا قَالَ فِي عُكَّةِ ضَبٍّ فَقَالَ ارْفَعْهُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ أَبُوْدَاوُدَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ۔

۴۰۳۲:۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الثُّوْمِ إِلَّا مَطْبُوْخًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ۔

۴۰۳۳:۔ وَعَنْ أَبِي زِيَادٍ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَةُ عَنِ الْبَصَلِ فَقَالَتْ إِنَّ آخِرَ طَعَامٍ أَكَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ فِيْهِ بَصَلٌ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ،

۴۰۳۴:۔ وَعَنِ ابْنَيْ بُسْرٍ السُّلَمِيَّيْنِ قَالَا دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَّمْنَا زُبْدًا وَتَمْرًا وَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

۴۰۳۵:۔ وَعَنْ عِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيْنَا بِجَفْنَةٍ كَثِيْرَةِ الثَّرِيْدِ وَالْوَذْرِ فَخَبَطْتُ بِيَدِي فِي نَوَاحِيْهَا وَأَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَبَضَ بِيَدِهِ

گندم کی جو تر کی گئی ہو گھی اور دودھ سے، پس کھڑا ہوا ایک شخص صحابہ سے اور تیار کی اس نے روٹی مذکورہ اور لے آیا اس کو آپ کے پاس آپ نے فرمایا کس برتن میں تھا یہ گھی اس نے کہا ضب (سانڈے) کے چمڑے کے کپے میں تھا آپ نے فرمایا اٹھالے اس کو میرے آگے سے (ابوداؤد، ابن ماجہ) اور کہا ابوداؤد نے یہ حدیث منکر ہے[۲]۔

۴۰۳۲:۔ اور حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ منع[۳] کیا رسول اللہ نے (کچے) لہسن کے کھانے سے مگر پکا ہوا۔ (ترمذی و ابوداؤد)

۴۰۳۳:۔ اور ابوزیادؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا پیاز کے کھانے کے متعلق، پس کہا حضرت عائشہؓ نے بلاشک آخری کھانا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا تھا، اس میں پیاز[۴] تھا۔ (ابوداؤد)

۴۰۳۴:۔ اور بسر سلمی کے دو بیٹوں سے روایت ہے کہ تشریف لائے ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس پیش کیا ہم نے آپ کے سامنے مکھن اور کھجور اور آپ مکھن[۵] اور کھجور کو بہت پسند فرماتے۔ (ابوداؤد)

۴۰۳۵:۔ اور عکراش بن ذویبؓ سے روایت ہے کہ لایا گیا ہمارے پاس بڑا پیالہ کہ اس میں ثرید اور بوٹیاں بہت تھیں، پس پھیرا میں نے اپنا ہاتھ پیالے کی ہر جانب میں اور کھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آگے سے پس پکڑ لیا اپنے بائیں ہاتھ سے میرا

---

[۱] اٹھالے الخ اس لئے کہ سامنے سے آپ کو نفرت تھی اگرچہ وہ حلال ہے۔ [۲] منکر الخ کیونکہ یہ حدیث آپ کی عادت مبارک کے خلاف مروی ہے، صحیح حدیثوں میں جو آپ کی عادت بیان ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ "آپ نے کھانے پینے کی چیزوں کی کبھی آرزو نہیں کی جو مل گیا وہی کھالیا"۔

[۳] منع کیا الخ نہی بالاتفاق حرام نہیں، لہٰذا یہ نہی تنزیہی ہے۔ [۴] پیاز تھا الخ اس سے معلوم ہوا کہ لہسن کی کراہت تنزیہہ پر محمول ہے۔

[۵] آپ مکھن الخ مکھن اور کھجور ملا کر کھانا بہت عمدہ غذا ہے، اسی طرح جتنی بھی کھجور کھائی جائے کوئی نقصان نہیں دیتی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْيُسْرٰی عَلٰی يَدِی الْيُمْنٰی ثُمَّ قَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَاِنَّهٗ طَعَامٌ وَاحِدٌ ثُمَّ اُتِيْنَا بِطَبَقٍ فِيْهِ اَلْوَانُ التَّمْرِ فَجَعَلْتُ اٰكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَیَّ وَجَالَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الطَّبَقِ فَقَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَاِنَّهٗ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اُتِيْنَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ وَرَاْسَهٗ وَقَالَ يَا عِكْرَاشُ هٰذَا الْوُضُوْءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ۔

۴۰۳۶۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ اَهْلَهُ الْوَعْكُ اَمَرَ بِالْحَسَاءِ فَصُنِعَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ فَحَسَوْا مِنْهُ وَكَانَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ لَيَرْتُوْ فُؤَادَ الْحَزِيْنِ وَيَسْرُوْ عَنْ فُؤَادِ السَّقِيْمِ كَمَا تَسْرُوْ اِحْدَاكُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْهِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۴۰۳۷۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْوَةُ مِنَ

دایاں ہاتھ پھر فرمایا اے عکراش! ایک[۵۱] جگہ سے کھایئے، اس لئے کہ یہ ایک قسم کا کھانا ہے، پھر لایا گیا ہمارے پاس ایک طباق جس میں مختلف قسم کی کھجوریں تھیں، پس شروع کیا میں نے کھانا اپنے آگے سے اور گھوما ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طباق کی ہر جانب میں پس فرمایا اے عکراش! کھا جہاں سے چاہتے ہو اس لئے کہ یہ کھانا ایک[۵۲] قسم کا نہیں ہے، پھر لایا گیا ہمارے پاس پانی پس دھوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اور مَلی اپنے ہاتھوں کی تراوت اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں اور اپنے سر پر اور فرمایا اے عکراش! یہ وضو ہے اس کھانے سے جس کو آگ نے پکایا ہو۔ (ترمذی)

۴۰۳۶۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے کسی کو بخار آتا تو آپ جو کے حریرے[۵۳] بنانے کا حکم فرماتے پس تیار کیا جاتا پھر آپ انہیں حکم فرماتے کہ اسے پئیں اور آپ فرماتے بیشک یہ حریرہ غمگین دل کو قوت دیتا ہے اور دور کرتا ہے بیماری کو بیمار کے دل سے، جیسا کہ دور کرتی ہے تم میں سے کوئی عورت پانی کے ذریعہ اپنی منہ کی میل کو (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۰۳۷۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عجوہ (عمدہ) کھجور جنت کا میوہ[۵۴] ہے

---

[۵۱] ایک جگہ سے الخ کھانا ایک قسم کا ہو تو اپنے سامنے سے کھانا چاہیئے دوسرے کے آگے سے کھانا بدتمیزی ہے، البتہ مختلف قسم کی مٹھائی یا میوہ جات ہوں تو پھر جہاں سے کھائے جائز ہے۔ [۵۲] ایک قسم کا نہیں الخ یعنی کئی طرح کی کھجوریں ہیں اور ہر ایک کی لذت علیحدہ ہے اور بعض کو کوئی میوہ پسند ہوتا اور بعض کو دوسرا تو ایسے موقعہ میں ہر طرف سے اٹھا کر کھانا جائز ہے، اس طرح کی تعلیم سے غرض کھانے کے آداب اور عقلمندی سکھانی مقصود ہے، یہ صرف اسی دین اسلام کی خصوصیت ہے ورنہ اسلام کے علاوہ کسی اور دین میں اس طرح کے آداب کی تعلیم نہیں ملتی۔ [۵۳] حریرے الخ اسے تلبینہ بھی کہتے ہیں اس کی تعریف پہلے بیان ہو چکی ہے۔ [۵۴] جنت کا میوہ الخ یعنی ایسا مفید اور راحت بخش پھل ہے کہ گویا جنت کا میوہ ہے، یہ معنی ہے اس کی اصل جنت سے آئی ہے اور یہی معنی درست معلوم ہوتا ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الْجَنَّةِ وَفِيهَا شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ وَالْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۰۳۸:۔ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ضِفْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَمَرَ بِجَنْبٍ فَشُوِيَ ثُمَّ أَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحُزُّ لِي بِهَا مِنْهُ فَجَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَأَلْقَى الشَّفْرَةَ فَقَالَ مَا لَهُ تَرِبَتْ يَدَاهُ قَالَ وَكَانَ شَارِبُهُ وَفَاءً فَقَالَ لِي أَقُصُّهُ لَكَ عَلَى سِوَاكٍ أَوْ قُصَّهُ عَلَى سِوَاكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۰۳۹:۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ أَيْدِيَنَا حَتّٰى يَبْدَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ يَدَهُ وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَأَنَّهَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهَا ثُمَّ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَأَنَّمَا يُدْفَعُ فَأَخَذَ بِيَدِهٖ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اور اس میں شفا ہے زہر سے اور کھنبی من کی قسم سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے (ترمذی)

تیسری فصل

۴۰۳۸:۔ مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ مہمان ہوا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات پس آپ نے بکری کے ایک پہلو کا حکم فرمایا پس وہ بھونا گیا پھر آپ نے چھری لی پس آپ چھری کے ساتھ اس سے میرے لئے گوشت کاٹنے لگے پھر آئے حضرت بلالؓ آپ کو نماز کی اطلاع دینے کے لئے پس ڈال دی آپ نے چھری اور فرمایا کیا ہوا بلالؓ کو خاک آلودہ ہوں اس کے ہاتھ اور اس کی لبیں بہت بڑھی ہوئی تھیں پس آپ نے مجھے فرمایا کہ میں کتر دوں تیری لبیں مسواک رکھ کر یا فرمایا تو خود کتر ڈال لبیں مسواک رکھ کر (ترمذی)

۴۰۳۹:۔ اور حذیفہؓ سے روایت ہے کہ جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی کھانے پر حاضر ہوتے تو نہ ڈالتے ہم کھانے کے لئے اپنے ہاتھ جب تک کہ رسول اللہ شروع نہ کرتے پس ڈالتے اپنا ہاتھ۔ اور ایک دفعہ ہم آپ کے ساتھ ایک کھانے پر حاضر ہوئے پس آئی ایک لڑکی گویا وہ دھکیلی جاتی ہے پس اپنا ہاتھ کھانے میں رکھنا چاہا پس پکڑ لیا رسول اللہ نے اس کا ہاتھ پھر آیا ایک دیہاتی آدمی گویا کہ وہ بھی دھکیلا جاتا ہے پس پکڑ لیا آپ نے اس کا ہاتھ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک شیطان حلال کرتا چاہتا تھا کھانا اپنے لئے کھانے پر بسم اللہ نہ

اور کھنبی کے متعلق کچھ بیان ہو چکا ہے علاوہ ازیں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ ہماری لڑکی کی بینائی کمزور ہوگئی میں نے تین یا پانچ یا سات کھنبیاں لے کر نچوڑا اور ان کا پانی ایک شیشی میں رکھ لیا، وہی پانی اس کی آنکھوں میں لگاتے رہے اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی بحال فرما دی۔ ؎ مہمان الخ یعنی کسی شخص کے ہاں اور اس نے بکری ذبح کی۔ ؎ کیا ہوا بلالؓ کو الخ یہ تعجب آپ نے اس لئے کیا کہ حضرت بلالؓ نے میزبان کی رعایت نہیں کی۔ ؎ خاک الخ عرب میں یہ کلمہ ڈانٹ ڈپٹ کے لئے بولا جاتا ہے۔ اس کے حقیقی معنی مراد نہیں ہوتے۔ ؎ لبیں الخ شاربہ کی ضمیر حضرت مغیرہؓ کی طرف لوٹتی ہے۔ ؎ ڈالتے الخ یعنی اس کے بعد ہم کھانے میں ہاتھ ڈالتے اور جلدی نہ کرتے تھے۔ ؎ دھکیلی الخ یعنی کھانے پر بے اختیار گر پڑے۔ ؎ رکھنا الخ یعنی بلا نام لیئے اللہ تعالیٰ کے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا یُذْکَرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاِنَّہٗ جَآءَ بِہٰذِہِ الْجَارِیَۃِ یَسْتَحِلُّ بِہَا فَاَخَذْتُ بِیَدِہَا فَجَآءَ بِہٰذَا الْاَعْرَابِیِّ لِیَسْتَحِلَّ بِہٖ فَاَخَذْتُ بِیَدِہٖ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ یَدَہٗ فِیْ یَدِیْ مَعَ یَدِہَا زَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ ثُمَّ ذَکَرَ اسْمَ اللّٰہِ وَاَکَلَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۴۰۴۰۔ وَعَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ یَّشْتَرِیَ غُلَامًا فَاَلْقٰی بَیْنَ یَدَیْہِ تَمْرًا فَاَکَلَ الْغُلَامُ فَاَکْثَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ کَثْرَۃَ الْاَکْلِ شُؤْمٌ وَاَمَرَ بِرَدِّہٖ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

۴۰۴۱۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیِّدُ اِدَامِکُمُ الْمِلْحُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ۔

۴۰۴۲۔ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوْا نِعَالَکُمْ فَاِنَّہٗ اَرْوَحُ لِاَقْدَامِکُمْ۔

پڑھنے کی وجہ سے اور بیشک وہ لایا اس لڑکی کو تاکہ حلال کرے اس کے ذریعہ کھانے کو پس پکڑ لیا میں اس کا ہاتھ پھر وہ اس دیہاتی کو لایا تاکہ اس کے ذریعہ حلال کرے کھانے کو پس میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے بیشک[۵۱] ہاتھ شیطان کا میرے ہاتھ میں ہے اس لڑکی کے ہاتھ کے ساتھ۔ ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں پھر ذکر کیا نام اللہ کا اور کھانا کھایا۔ (مسلم)

۴۰۴۰۔ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام خریدنے کا ارادہ فرمایا پس ڈالیں اس کے آگے کھجوریں۔ پس غلام نے بہت کھجوریں کھالیں، پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک زیادہ کھانا بے برکتی[۵۲] ہے اور حکم کیا اس کے واپس کرنے کا۔ (بیہقی شعب الایمان)

۴۰۴۱۔ اور انسؓ بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا بہترین سالن نمک ہے (ابن ماجہ)

۴۰۴۲۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رکھا جائے کھانا پس اتار دو[۵۴] اپنی جوتیوں کو اس لئے کہ جوتیوں کا اتار دینا تمہارے قدموں کے لئے راحت بخش ہے۔

---

[۵۱] ہاتھ شیطان الخ اس سے معلوم ہوا کہ جنون اور شیاطین کا وجود ہے صدہا آیات اور احادیث سے ان کا وجود ثابت ہے، ان کے وجود کے انکار سے قرآن و حدیث کا انکار لازمی ہے، لہذا ان کے وجود کا انکار کفر ہے۔ [۵۲] بے برکتی الخ اس کی نشانی یہ ہے کہ آدمی بہت کھاتا ہے اگر اسے کھانا نہ ملے تو اسے بہت تکلیف ہوتی ہے اور بھوک پر صبر نہیں کر سکتا۔ بخلاف اس آدمی کے جو کم کھاتا ہے وہ بھوک پر صبر کر سکتا ہے، نفس میں دو قوتیں ہیں ایک بہیمیہ یعنے کھانے پینے اور عمدہ غذا کی خواہش کرنے والی، دوسری سبعیہ یعنے غضب اور بدلہ لینے کی خواہش، ان دونوں قوتوں کو مار ڈالنا، عقل اور شرع کے مطابق ان میں چلنا ہی تزکیہ نفس اور حسن اخلاق ہے۔ [۵۳] سالن الخ جس کے ساتھ روٹی کھائی جائے، اسے سالن کہتے ہیں، جیسے گوشت، ترکاری، اچار اور سرکہ وغیرہ، چونکہ کوئی سالن بلا نمک مزیدار نہیں ہوتا اس لئے گویا وہ حقیقت صرف نمک کے ساتھ بھی روٹی کھائی جا سکتی ہے[۵۴] اتار دو الخ یہ بھی کھانے کا ادب ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۰۴۳:۔ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّھَا کَانَتْ اِذَا اُتِیَتْ بِثَرِیْدٍ اَمَرَتْ بِہٖ فَغُطِّیَ حَتّٰی تَذْھَبَ فَوْرَۃُ دُخَانِہٖ وَتَقُوْلُ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ھُوَ اَعْظَمُ لِلْبَرَکَۃِ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ۔

۴۰۴۴:۔ وَعَنْ نُبَیْشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ فِیْ قَصْعَۃٍ ثُمَّ لَحِسَھَا یَقُوْلُ لَہُ الْقَصْعَۃُ اَعْتَقَکَ اللّٰہُ مِنَ النَّارِ کَمَا اَعْتَقْتَنِیْ مِنَ الشَّیْطٰنِ رَوَاہُ رَزِیْنٌ۔

۴۰۴۳۔ اور اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ ان کے پاس جب لایا جاتا ثرید تو اس کے ڈھانک دینے کا حکم کرتیں پس وہ ڈھانکا جاتا یہاں تک کہ اس کی گرمی کا جوش چلا جاتا اور فرماتیں کہ تحقیق سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے گرمی[۱] کا چلا جانا برکت کا بہت بڑا سبب ہے۔ (دارمی)

۴۰۴۴۔ اور حضرت نبیشہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کھائے پیالہ میں پھر اس کو چاٹ لے تو پیالہ اس کے لئے کہتا ہے، آزاد کرے تجھے اللہ تعالیٰ آگ سے جس طرح کہ تو نے مجھ کو شیطان سے آزاد کیا ہے۔ (رزین)

[۱] گرمی کا چلا جانا الخ ثرید کا ذکر اتفاقی ہے کیونکہ ان کا اکثر بہتر ہی کھانا ثرید ہوتا تھا ورنہ ہر کھانے کا حکم یہی ہے اور جامع صغیرہ میں مروی ہے کہ کھانے کو سرد کرکے کھاؤ، کیونکہ گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الضِّيَافَةِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۰۳۵ - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ وَفِیْ رِوَايَةٍ بَدَلَ الْجَارِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

۴۰۳۶ - وَعَنْ اَبِیْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ جَائِزَتُهٗ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَّلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّثْوِیَ عِنْدَهٗ حَتّٰى يُحْرِجَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

۴۰۳۷ - وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَّضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَّا يَقْرُوْنَنَا فَمَا تَرٰى فَقَالَ لَنَا اِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرُوْا لَكُمْ بِمَا

مہمانی کا بیان

پہلی فصل

۴۰۳۵ - حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص ایمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر تو اسے اپنے مہمان کی عزت[1] کرنی چاہیئے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے پس نہ ایذا دے[2] اپنے ہمسایہ کو اور جو شخص ایمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر تو اسے بہتر بات کہنی چاہیئے یا خاموش[3] رہے اور ایک روایت میں "الجار" کی بجائے[4] یوں ہے کہ اور جو شخص ایمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر تو اسے اپنی رشتہ داری ملانی چاہیئے۔ (بخاری، مسلم)

۴۰۳۶ - اور ابو شریح کعبیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان لاتا ہو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر تو اسے اپنے مہمان کی عزت کرنی چاہیئے یعنی ایک دن اور ایک رات اس کی پر تکلف مہمانی کرے اور مہمانی تین دن ہے اور اس کے بعد خیرات ہے اور نہیں درست مہمان کے لئے کہ ٹھہرے اس کے پاس یہاں تک کہ اس کو تنگی میں[5] ڈالے (بخاری، مسلم)

۴۰۳۷ - اور عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا بیشک آپ ہمیں بھیجتے ہیں،

---

[1] عزت الخ یعنی خندہ پیشانی اور تپاک سے ملے اچھے مکان میں بٹھلائے، بحسب توفیق اچھا کھانا کھلائے، احوال و کوائف نہایت محبت سے پوچھے۔ [2] نہ ایذا الخ یعنی اسکا کام کر دے، اسے ناحق آزردہ نہ کرے، اگر اسکی دیوار پر کڑیاں یا چھپر وغیرہ رکھنا چاہے تو منع نہ کرے، غرض ہمسایہ سے ہر طرح سے حسن اخلاق سے پیش آئے۔ [3] خاموش الخ اس سے معلوم ہوا کہ واہی، تباہی قصے کہانیاں جنمیں نہ دین ہو نہ ان کا کوئی فائدہ، انکا سننا اور بیان کرنا منع ہے۔ [4] کی بجائے الخ یعنی "فلا یؤذ جارہ" کی بجائے یہ جملہ ہے۔ [5] تنگی الخ اس لئے کہ بعض اوقات صاحب خانہ مہمان سے تنگ آکر اسکی غلیبت کریگا کہ عجیب بے حیا ہے اور نرم آدمی ہے تو جانا ہی نہیں میں کہاں سے کھلاؤں وغیرہ وغیرہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَنْبَغِيْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لَهُمْ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۰۴۸۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ لَيْلَةٍ فَاِذَا هُوَ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَقَالَ مَا اَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوْتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَا الْجُوْعُ قَالَ وَاَنَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَخْرَجَنِيَ الَّذِيْ اَخْرَجَكُمَا قُوْمُوْا فَقَامُوْا مَعَهٗ فَاَتٰى رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا هُوَ لَيْسَ فِيْ بَيْتِهٖ فَلَمَّا رَاَتْهُ الْمَرْاَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَّاَهْلًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ فُلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَآءِ اِذْ جَآءَ الْاَنْصَارِيُّ فَنَظَرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا اَحَدٌ الْيَوْمَ اَكْرَمَ اَضْيَافًا مِّنِّيْ قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَآءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيْهِ بُسْرٌ وَّتَمْرٌ وَّرُطَبٌ فَقَالَ كُلُوْا مِنْ هٰذِهٖ وَاَخَذَ الْمُدْيَةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ

تو ہم ایک قوم کے پاس ٹھہرتے ہیں جو ہماری مہمانی نہیں کرتے، پس آپ کیا حکم کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اگر تم کسی قوم کے پاس ٹھہرو اور وہ تمہیں دیں جو کچھ مہمان کے لائق ہے تو اسے تم قبول کر لو پس اگر نہ کریں یہ تو تم ان سے مہمانی کا حق لے لو جو کہ مہمانوں کے لائق ہے۔ (بخاری و مسلم)

۴۰۴۸۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے ایک دن یا ایک رات پس اچانک حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ سے ملے۔ آپ نے فرمایا کس چیز نے نکالا تم کو تمہارے گھروں سے اس وقت انہوں نے کہا بھوک نے آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے مجھے بھی اس چیز نے نکالا ہے، اٹھو! پس وہ آپ کے ساتھ اٹھے پس آئے ایک انصاری شخص کے پاس پس وہ اتفاقاً اپنے گھر میں موجود نہ تھے پس جب آپ کو اس عورت نے دیکھا تو اس نے کہا خوش آمدید، پس فرمایا اس کو رسول اللہ نے کہاں ہے فلاں؟ اس نے کہا وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لانے گیا ہوا ہے، اچانک وہ انصاری شخص آ گیا پس دیکھا اس نے رسول اللہ اور آپ کے دو ساتھیوں کو، پھر کہا اس نے الحمد للہ نہیں کوئی دن بابرکت میرے لئے آج کے دن سے مہمانوں کے اعتبار سے کہا راوی نے پس چلا گیا وہ اور لے آیا وہ ان کے پاس کھجوروں کا خوشہ جس میں پختہ اور خشک اور تازہ کھجوریں تھیں، کہا اس نے کھاؤ اس سے اور لی اس نے چھری پس فرمایا اسے رسول اللہ نے دودھ والے جانور سے بچنا پس ذبح کیا ان کے لئے بکری پس کھایا انہوں نے گوشت بکری کا اور اس خوشے سے کھجوریں، اور پانی پیا پس جب سیر ہو گئے اور سیراب ہو گئے اور فرمایا

۱؎ قبول الخ بعض کفار سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح کی تھی اور اس صلح میں یہ شرط ہوئی تھی کہ اگر مسلمان تمہارے علاقے میں آ جائیں تو تم ان کی ضیافت اور مہمانی کرنی ہوگی اس حدیث میں یہی لوگ مراد ہیں اور یہ مطلب نہیں کہ مسافر مسلمانوں سے جبر اور زبردستی اپنی مہمانی مانگے البتہ مسلمان کے لئے مہمانی مستحب ہے۔ ۲؎ ایک انصاری الخ اس کا نام ابو الہیثم تھا۔ ۳؎ پوچھا الخ یعنے قیامت کے دن یوں سوال ہوگا کہ نعمت کو اطاعت میں صرف کیا۔ معصیت میں، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تنگی اور بھوک کی حالت میں دوست کے گھر بلا تکلف جانا اور وہاں کھانا کھانا درست ہے، ۴؎ بچنا الخ دودھ والے جانور کے ذبح کرنے سے آپ نے دنیاوی مصلحت کی بنا پر منع فرمایا ہے کہ جس کا سر دست فائدہ موجود ہو اس کا ذبح کرنا مناسب نہیں ہے ورنہ از روئے شرع اس کا ذبح کرنا جائز ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَشَرِبُوْا فَلَمَّا اَنْ شَبِعُوْا وَرَوُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى اَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِيْ بَابِ الْوَلِيْمَةِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۴۰۴۹۔ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيُّمَا مُسْلِمٍ ضَافَ قَوْمًا فَاَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُوْمًا كَانَ حَقًّا عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ نَصْرُهٗ حَتّٰى يَاْخُذَ لَهٗ بِقِرَاهُ مِنْ مَّالِهٖ وَزَرْعِهٖ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ وَاَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوْهُ كَانَ لَهٗ اَنْ يُّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ۔

۴۰۵۰۔ وَعَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ الْجُشَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمْ يَقْرِنِيْ وَلَمْ يُضِفْنِيْ ثُمَّ مَرَّ بِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ اَقْرِيْهِ اَمْ اَجْزِيْهِ قَالَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ سے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے ضرور پوچھے جاؤ گے ان نعمتوں کے بارے میں قیامت کے دن، نکالا تھا تم کو تمہارے گھروں سے بھوک نے پھر نہیں لوٹے تم یہاں تک پہنچی تم کو یہ نعمتیں (مسلم) اور ذکر کی گئی ہے حدیث ابو مسعودؓ انصاری کی جس کا شروع یوں ہے "کان رجل من الانصار" کتاب النکاح کے باب ولیمہ میں۔

دوسری فصل

۴۰۴۹۔ مقداد بن معدی کرب سے روایت ہے کہ سنا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو مسلمان مہمان ہوا کسی قوم کے ہاں اور صبح کی اس نے محرومی[2] میں تو ہر مسلمان پر اس کی مدد کرنی ضروری ہے یہاں تک کہ[3] لے اس کے لئے بقدر اس کی مہمانی کے اس کے مال سے اور زراعت سے (دارمی، ابوداؤد) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ ہے اور جو شخص مہمان ہوا کسی قوم کے ہاں اور نہیں مہمانی کی انہوں نے اس کی حق پہنچتا ہے اس کو کہ لیوے ان کے مال سے بقدر[4] اپنی مہمانی کے۔

۴۰۵۰۔ اور ابوالاحوص جشمی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! بتلایئے، اگر میں گذروں کسی شخص پر پس نہ مہمانی کرے میری اور نہ ادا کرے حق میری ضیافت کا پھر وہ شخص اس کے بعد میرے پاس آئے تو کیا میں اس کی مہمانی کردوں

---

[1] پوچھے الخ یعنے قیامت کے دن یوں سوال ہوگا کہ نعمت کو اطاعت میں صرف یا معصیت میں، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تنگی اور بھوک کی حالت میں دوست کے گھر بلا تکلف جانا اور وہاں کھانا کھانا درست ہے۔ [2] محرومی الخ یعنی رات کو انہوں نے اس کی مہمانی نہ کی۔ [3] لے الخ یعنے جس کے ہاں مہمان ہوا، اس کے مال اور زراعت سے اس کی مہمانی کے مطابق لے لینا جائز ہے۔ [4] بقدر الخ یعنی مہمانی کے مقدار میزبان سے وصول کر سکتا ہے جب کہ وہ مہمانی نہ کرے اور یہ حکم پہلی رات میں ہے، اس لئے کہ رات کو نہ مسافر کو کھانا ملتا ہے اور نہ بازار کا پتہ چل سکتا ہے، اندریں صورت میزبان پر مہمان کے لئے کھانے پینے اور رہائش کا انتظام کر دینا ضروری ہے البتہ دوسرے دن مہمانی واجب نہیں کیونکہ مہمان دن کو سامان کر سکتا ہے بعض علماء کا یہی قول ہے جمہور کے نزدیک ایک دن اور رات تک مہمانی کرنی سنت ہے بعد ازاں مستحب ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَلْ اَقْرِهْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۰۵۱ - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَوْ غَيْرِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاْذَنَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ سَعْدٌ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَلَمْ يُسْمِعِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَلَّمَ ثَلَاثًا وَرَدَّ عَلَيْهِ سَعْدٌ ثَلَاثًا وَلَمْ يُسْمِعْهُ فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبَعَهُ سَعْدٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَا سَلَّمْتَ تَسْلِيْمَةً اِلَّا هِيَ بِاُذُنِيْ وَلَقَدْ رَدَدْتُ عَلَيْكَ وَلَمْ اُسْمِعْكَ اَحْبَبْتُ اَنْ اَسْتَكْثِرَ مِنْ سَلَامِكَ مِنَ الْبَرَكَةِ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ فَقَرَّبَ لَهُ زَبِيْبًا فَاَكَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَاَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّآئِمُوْنَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۴۰۵۲ - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْاِيْمَانِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِيْ اٰخِيَّتِهٖ يَجُوْلُ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى اٰخِيَّتِهٖ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ يَسْهُوْ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَى الْاِيْمَانِ فَاَطْعِمُوْا طَعَامَكُمُ الْاَتْقِيَآءَ وَاَوْلُوْا مَعْرُوْفَكُمْ

یا بدلہ[1] لوں میں اس سے آپ نے فرمایا بلکہ مہمانی کر دا س کی۔ (ترمذی)

۴۰۵۱ - اور انس سے یا اس کے علاوہ کسی اور سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذن مانگا سعد بن عبادہ کے پاس آنے کا پس فرمایا السلام علیکم و رحمۃ اللہ پس کہا سعدؓ نے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ اور نہ سنایا[2] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہاں تک کہ سلام کیا آپ نے تین بار اور جواب دیا آپ کو سعدؓ نے تین بار (لیکن) نہ سنایا[3] آپ کو، پس واپس ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور پیچھے پیچھے آیا آپؐ کے سعدؓ پس کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں نہیں سلام کیا آپ نے کسی بار مگر میں نے اسے کانوں سنتا رہا ہوں اور بیشک جواب دیتا رہا ہوں آپ کی سلام کا (لیکن) نہیں سنایا میں نے آپ کو میں نے پسند کیا کہ زیادہ کروں میں آپ کی سلام اور آپ کی برکت[4] پھر آپ بمعہ صحابہؓ کے، سعدؓ کے گھر میں آئے پس پیش کئے سعدؓ نے آپ کی خدمت میں خشک انگور پس کھائے نبی صلعم نے پس جب فارغ ہوئے تو فرمایا تمہارا کھانا نیکوں نے کھایا ہے اور تمہارے لئے فرشتوں نے بخشش کی دعا کی ہے اور افطار کیا تمہارے ہاں روزے داروں نے (شرح السنہ)

۴۰۵۲ - اور ابو سعیدؓ نبی صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا مومن اور ایمان کی مثال[5] اس گھوڑے کی طرح ہے جو اپنی رسی میں دوڑتا ہے پھرتا ہے اپنی رسی کی طرف اور بیشک مومن بھول جاتا ہے پھر لوٹ آتا ہے ایمان کی طرف، پس کھانا کھلاؤ لوگوں کو اور بھلائی کرو تم سب مسلمانوں سے وابت

---

[1] بدلہ الخ یعنی میں بھی وہی معاملہ کروں جو اس نے کیا ہے، [2] مہمانی کر الخ یعنی برائی کے بدلے میں برائی نہیں کرنی چاہیئے بلکہ نیکی کرنی چاہیئے۔ [3] نہ سنایا الخ یعنی سعد نے بلند آواز سے جواب نہ دیا کہ آپ سنکر اندر آجائیں، [4] برکت الخ یعنی آپ کی سلام اور کلام کی برکت مقصود تھی، [5] مثال الخ یعنی مومن کا حال ایمان کی مضبوطی کے لحاظ سے اس گھوڑے کی طرح جو لمبی رسی کے ساتھ کیلے سے بندھا ہوا ہے، ادھر ادھر دوڑتا ہے بالآخر اپنے ٹھکانے پر آجاتا ہے، اسی طرح مومن بشری تقاضے سے گناہ کر بیٹھتا ہے پھر نادم ہو کر توبہ اور استغفار کر کے کامل ایمان حاصل کر لیتا ہے آیندہ جملہ اس کا بیان ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمُؤْمِنِيْنَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ۔

۴۰۵۳۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْعَةٌ يَحْمِلُهَا اَرْبَعَةُ رِجَالٍ يُقَالُ لَهُ الْغَرَّاءُ فَلَمَّا اَضْحَوْا وَسَجَدُوا الضُّحٰى اُتِيَ بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ وَقَدْ ثُرِدَ فِيْهَا فَالْتَفُّوْا فِيْهَا فَلَمَّا كَثُرُوْا جَثَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ مَا هٰذِهِ الْجِلْسَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ جَعَلَنِيْ عَبْدًا كَرِيْمًا وَّلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا عَنِيْدًا ثُمَّ قَالَ كُلُوْا مِنْ جَوَانِبِهَا وَدَعُوْا ذِرْوَتَهَا يُبَارَكْ فِيْهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

۴۰۵۴۔ وَعَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّا نَاْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُوْنَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاجْتَمِعُوْا عَلٰى طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ، رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں، ابونعیم نے حلیہ میں۔

۴۰۵۳۔ اور عبداللہ بن بسر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بہت بڑا برتن تھا جس کو چار آدمی اٹھاتے تھے اس کو "غراء" کہتے تھے، پس جب چاشت کا وقت ہوتا اور چاشت کی نماز پڑھ لیتے تو لایا جاتا یہ برتن اور تیار کیا جاتا اس میں ثرید پس جمع ہو بیٹھتے اس کے گرد صحابہ کرامؓ پس جب بہت ہو جاتے صحابہؓ تو دو زانو ہو کر بیٹھتے[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا ایک دیہاتی شخص نے کیسے ہے یہ بیٹھنا؟ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک بنایا[2] مجھے اللہ تعالیٰ نے بندۂ تواضع کرنے والا اور نہیں بنایا مجھ کو متکبر سرکش، پھر فرمایا کھاؤ اس کے کناروں سے اور چھوڑو اس کی بلندی کو (اس لئے) کہ اس میں برکت دی جاتی ہے (ابوداؤد)

۴۰۵۴۔ اور وحشی[3] بن حرب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! بیشک ہم کھاتے ہیں اور نہیں سیر ہوتے فرمایا شاید تم علیحدہ علیحدہ کھاتے ہو گے، انہوں نے کہا ہاں، آپ نے فرمایا اکٹھے ہو کر اپنے کھانے پر اور نام لیا کرو اللہ تعالیٰ کا برکت[4] دی جائے گی تمہارے لئے اس کھانے میں، (ابوداؤد)

---

[1] دو زانو الخ اس سے معلوم ہوا دو زانو بیٹھ کر کھانا جائز ہے اس میں عاجزی اور انکساری ہے نیز معلوم ہوا کہ مومن کھانے کو ضروری حاجت کی طرح سمجھے اور بقدر حاجت کھائے۔ لذت اور عیش سمجھ کر نہ کھائے لذت اور عیش آخرت کے لئے اٹھا رکھے، [2] بنایا الخ یعنے اس طرح بیٹھنا تواضع کی نشانی ہے، [3] وحشی بن حرب کے دادا کا نام بھی وحشی تھا، غزوہ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا سید الشہداء حضرت حمزہؓ کو انہوں نے ہی شہید کیا تھا، غزوہ طائف کے بعد مسلمان ہوئے اور خلافت صدیق اکبر میں مسیلمہ کذاب کو مار کر جہنم رسید کیا رضی اللہ عنہم، [4] برکت الخ ایک ساتھ مل کر کھانے میں برکت ہوتی ہے، محبت بڑھتی ہے، دل لگی ہوتی ہے، کھانا خوشی سے کھایا جاتا ہے دل نہیں گھبراتا، مختلف قسم کے کھانے آتے ہیں، پھر کوئی کم کھاتا ہے کوئی بہت کھانے والا، سب کے پیٹ بھر جاتے ہیں، غرض اس طرح کے بہت فائدے ہوتے ہیں علاوہ ازیں مل کر کھانے میں ذکر الٰہی بہت ہوتا ہے اور یہ دونوں چیزیں زیادتی برکت کا باعث ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۰۵۵ - عَنْ اَبِیْ عَسِیْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلًا فَمَرَّ بِیْ فَدَعَانِیْ فَخَرَجْتُ اِلَیْہِ ثُمَّ مَرَّ بِاَبِیْ بَکْرٍ فَدَعَاہُ فَخَرَجَ اِلَیْہِ ثُمَّ مَرَّ بِعُمَرَ فَدَعَاہُ فَخَرَجَ اِلَیْہِ فَانْطَلَقَ حَتّٰی دَخَلَ حَائِطًا لِبَعْضِ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لِصَاحِبِ الْحَائِطِ اَطْعِمْنَا بُسْرًا فَجَآءَ بِعِذْقٍ فَوَضَعَہٗ فَاَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُہٗ ثُمَّ دَعَا بِمَآءٍ بَارِدٍ فَشَرِبَ فَقَالَ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ ھٰذَا النَّعِیْمِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ قَالَ فَاَخَذَ عُمَرُ الْعِذْقَ فَضَرَبَ بِہِ الْاَرْضَ حَتّٰی تَنَاثَرَ الْبُسْرُ قِبَلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا لَمَسْئُوْلُوْنَ عَنْ ھٰذَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ نَعَمْ اِلَّا مِنْ ثَلٰثٍ خِرْقَۃٍ کَفَّ بِھَا الرَّجُلُ عَوْرَتَہٗ اَوْکِسْرَۃٍ سَدَّ بِھَا جَوْعَتَہٗ اَوْجُحْرٍ یَتَدَخَّلُ فِیْہِ مِنَ الْحَرِّ وَالْقَرِّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

۴۰۵۶ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَۃُ فَلَا یَقُوْمُ رَجُلٌ حَتّٰی تُرْفَعَ الْمَائِدَۃُ وَلَا یَرْفَعُ یَدَہٗ وَاِنْ

تیسری فصل

۴۰۵۵ - ابی عسیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلے ایک رات اور میرے پاس سے گزرے مجھے بلایا پس میں آپ کی طرف نکلا پھر آپ حضرت ابوبکرؓ کے پاس سے گزرے انکو بلایا وہ بھی آپ کی طرف نکلے پھر آپ حضرت عمرؓ کے پاس سے گزرے ان کو بلایا وہ آپ کی طرف نکلے پھر آپ چل دیئے یہانتک کہ آپ ایک انصاری[1] کے باغ میں آئے پس آپ نے باغ والے کو فرمایا کھلا ہم کو پختہ کھجوریں پس لے آیا وہ کھجوروں کا خوشہ اور آپ کے سامنے رکھ دیا پس کھایا رسول اللہ نے اور آپ کے صحابہؓ نے پھر ٹھنڈا پانی منگوایا اور پیا[2] پھر فرمایا ضرور پوچھے جاؤ گے تم ان نعمتوں کے متعلق قیامت کے دن کہا راوی نے پس لیا حضرت عمرؓ نے خوشہ اور اس کو زمین پر مارا یہانتک بکھر گئیں کچی کھجوریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پھر کہا یا رسول اللہ! بیشک ہم سوال کئے جائیں گے ان کے متعلق قیامت کے دن آپ نے فرمایا ہاں[3] مگر تین چیزوں سے سوال نہ ہوگا (۱) وہ کپڑا جس سے آدمی نے اپنا ستر ڈھانکا (۲) اور وہ روٹی کا ٹکڑا جس سے اس نے اپنی بھوک کو بند کیا (۳) اور وہ سوراخ (مکان) جس میں گرمی اور سردی کے مارے داخل ہو (احمد و بیہقی شعب الایمان)

۴۰۵۶ - اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب بچھایا جائے دسترخوان پس نہ اٹھے کوئی شخص یہانتک کہ اٹھایا جائے دسترخوان اور نہ اٹھائے[4] اپنا ہاتھ اگرچہ

---

[1] ایک انصاری الخ ممکن ہے انصاری سے مراد وہی ابوالہیثم مراد ہو یا کوئی اور انصاری اور یہ دوسرا واقعہ ہو۔ [2] پیا الخ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے صحابہؓ نے، [3] ہاں الخ یعنے ہر نعمت کے متعلق خواہ زیادہ ہو یا کم ضرور پوچھے جاؤ گے، [4] نہ اٹھائے الخ یعنی جب مل کر کھانا کھایا جائے تو ایک آدمی کے کھانے سے پہلے نہ فارغ ہوئے بلکہ ساتھ ہی بیٹھا رہے کیونکہ اس طرح کرنے سے دوسرے لوگ کھانا چھوڑ دیں گے اگرچہ ان کی بھوک باقی ہو، یہ اس وجہ سے کرتے ہیں کہ لوگوں کی نظروں میں بدنام نہ ہوں کہ فلاں فلاں بہت کھانیوالے ہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَبِعَ حَتّٰى يَفْرُغَ الْقَوْمُ وَلْيُعْذِرْ فَإِنَّ ذٰلِكَ يُخْجِلُ جَلِيْسَهٗ فَيَقْبِضُ يَدَهٗ وَعَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ فِي الطَّعَامِ حَاجَةٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

۴۰۵۷۔ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ مَعَ قَوْمٍ كَانَ اٰخِرَهُمْ اَكْلًا، رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا۔

۴۰۵۸۔ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَتْ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ فَعَرَضَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا لَا نَشْتَهِيْهِ قَالَ لَا تَجْتَمِعْنَ جُوْعًا وَّكَذِبًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

۴۰۵۹۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا فَاِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

۴۰۶۰۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يَّخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَيْفِهٖ اِلٰى بَابِ الدَّارِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ

سیر ہو جائے یہاں تک کہ وہ فارغ ہوں سب لوگ اور اسے عذر کر دینا چاہیئے[ا] اس لئے کہ یہ چیز شرمندہ کرتی ہے اس کے ساتھی کو اور وہ بھی سمیٹ لے گا اپنا ہاتھ اور ممکن ہے کہ اس کو کھانے میں مزید خواہش ہو (ابن ماجہ و بیہقی فی شعب الایمان)

۴۰۵۷۔ اور جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے صحابہ کے ساتھ تو آپؐ سب سے آخر کھانے سے فارغ ہوتے روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں مرسلاً۔

۴۰۵۸۔ اور اسماء بنت یزیدؓ سے روایت ہے کہ لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانا پس پیش کر دیا ہمارے سامنے ہم نے کہا کھانے کی ہمیں اشتہا نہیں ہے، آپ نے فرمایا بھوک اور جھوٹ کو جمع نہ کرو (ابن ماجہ)

۴۰۵۹۔ اور عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کھاؤ اکٹھے ہو کر اور نہ کھاؤ جدا جدا ہو کر اسلئے کہ برکت ہوتی ہے جماعت کے ساتھ کھانے میں (ابن ماجہ)

۴۰۶۰۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سنت ہے کہ

اس لئے آپ نے ہدایت فرمائی کہ جب تک سب لوگ فارغ نہ ہوں کوئی آدمی اکیلا فارغ نہ ہو، اگرچہ وہ سیر ہو گیا ہو، پھر بھی آہستہ آہستہ تھوڑا تھوڑا کھاتا رہے کہ دوسرے احباب بھی حاجت کریں کہ یہ بھی کھا رہا ہے اور بعض علماء نے "ولیعذر" کا یہ معنے کیا ہے کہ تھوڑا تھوڑا کھاتا رہے یا کوئی ایسا کام کرے جس میں وہ مصروف ہو اور دوسرے سیر ہو جائیں، مثلاً ہڈی کا چوسنا اور اس کا مغز نکالنا وغیرہ۔ سلہ عذر الخ یعنی اگر چلے جانے اور کھانے کی ضرورت نہ ہو تو اسے عذر بیان کر دینا چاہیئے، کہ وہ بیمار ہے یا اسے کوئی ضرورت ہے یا اسے کھانے کی اشتہا نہ تھی وغیرہ، سلہ جمع نہ کرو الخ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے، جب کوئی کھانے کو کہے تو بھوکے ہوتے کہہ دیتے ہیں ہمیں بھوک نہیں ہے، آپ نے اس سے منع فرمایا، اگر بھوک ہے کھا لینا چاہیئے، ورنہ جھوٹ بولنے سے بھوک کی تکلیف کے علاوہ عذاب میں مبتلا ہونا ہے" خسر الدنیا والآخرۃ۔ سلہ جدا جدا الخ یہ نہی تنزیہی ہے کیونکہ جدا جدا کھانا نص سے ثابت ہے ؎

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ فِیْ اِسْنَادِهٖ ضُعْفٌ۔

۴۰۶۱ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَیْرُ اَسْرَعُ اِلَی الْبَیْتِ الَّذِیْ یُؤْکَلُ فِیْهِ مِنَ الشَّفْرَةِ اِلٰی سَنَامِ الْبَعِیْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

بَابٌ

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْاَوَّلِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۴۰۶۲ - عَنِ الْفُجَیْعِ الْعَامِرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا یَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَیْتَةِ قَالَ مَا طَعَامُکُمْ قُلْنَا نَغْتَبِقُ وَ نَصْطَبِحُ قَالَ اَبُوْ نُعَیْمٍ فَسَّرَهٗ لِیْ عُقْبَةُ قَدَحٌ غُدْوَةً وَّقَدَحٌ عَشِیَّةً قَالَ ذَاكَ وَاَبِی الْجُوْعُ فَاَحَلَّ لَهُمُ الْمَیْتَةَ عَلٰی

نکلے[1] آدمی اپنے مہمان کے ساتھ گھر کے دروازے تک (ابن ماجہ) اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابوہریرہؓ سے اور ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے اور کہا بیہقی نے اس کی اسناد ضعیف ہے۔

۴۰۶۱: - اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیر و برکت اس گھر میں بہت جلد آتی ہے جس میں کھانا کھلایا جائے جیسے چھری[2] اونٹ کی کوہان کو جلدی کاٹ دیتی ہے (ابن ماجہ)

یہ باب پہلے مسائل کے متعلق ہے

فصل دوسری

۴۰۶۲: - حضرت فجیع عامریؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا کیا حلال ہے ہمارے لئے مردار سے فرمایا تمہارے کھانے کی کیا مقدار ہے، ہم نے کہا ہم ایک پیالہ دودھ کا شام کو پیتے ہیں اور ایک پیالہ صبح کو، ابونعیم[3] نے کہا بیان کیا میرے لئے عقبہ نے، ایک پیالہ دودھ کا صبح کو اور ایک پیالہ شام کو، آنحضرتؐ نے فرمایا، کھانے کی اس قدر کھانا قسم ہے باپ کی موجب بھوک ہے پس حلال کیا آپ نے ہمارے

---

[1] نکلے الخ یعنی رخصت کے وقت، [2] جیسے چھری الخ اونٹ کی کوہان کا گوشت بہت لذیذ ہوتا ہے لوگ اسے جلدی سے کاٹ لیتے ہیں مطلب یہ ہے کہ جس گھر میں مسافروں کی مہمانی ہوتی ہو اس گھر میں خیر و برکت بہت جلد آتی ہے جیسے چھری اونٹ کی کوہان کو جلدی کاٹ دیتی ہے، [3] ابونعیم اور عقبہؒ اس حدیث کے راوی ہیں، امام عقبہ ابونعیم کے استاد ہیں، [4] مردار الخ اس میں حالت اضطراری کا بیان ہے اور فجیع عامری کے سوال کا مطلب یہ بھی ہے کہ مجبوری کی حالت میں ہمارے لئے مردار کھانا جائز ہے یا نہیں؟ جیسا کہ اگلی حدیث میں اس کی تصریح ہے، اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ دودھ ملنے کے وقت مردار حلال ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اگر تمہاری صرف یہی دودھ غذا ہے اور جب تمہیں دودھ نہ ملتا ہو گا تو تم بھوک کی وجہ سے بہت بے قرار ہوتے ہو گے ایسی مجبوری کی حالت میں تمہارے لئے مردار کھانا جائز ہے چنانچہ اگلی حدیث میں صاف بیان ہے کہ آپ نے اسی شخص کو فرمایا جب تمہیں صبح، شام دودھ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هٰذِهِ الْحَالِ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ۔

۴۰۶۳۔ وَعَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّا نَكُوْنُ بِاَرْضٍ فَتُصِيْبُنَا بِهَا الْمَخْمَصَةُ فَمَتٰى يَحِلُّ لَنَا الْمَيْتَةُ قَالَ مَا لَمْ تَصْطَبِحُوْا اَوْ تَغْتَبِقُوْا اَوْ تَحْتَفِئُوْا بِهَا بَقْلًا فَشَأْنُكُمْ بِهَا مَعْنَاهُ اِذَا لَمْ تَجِدُوْا صَبُوْحًا اَوْ غَبُوْقًا وَلَمْ تَجِدُوْا بَقْلَةً تَأْكُلُوْنَهَا حَلَّتْ لَكُمُ الْمَيْتَةُ۔ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

لئے مردار اس حالت میں، (ابوداؤد)

۴۰۶۳ :- اور ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! بیشک ہم بعض اوقات ایسی زمین[1] میں ہوتے ہیں کہ پہنچتی ہے ہم کو وہاں بھوک کی حالت، پس کب حلال ہوتا ہے ہمارے لئے مردار؟ آپ نے فرمایا جب کہ نہ پاؤ تم صبح اور شام کو کھانے کی کوئی چیز یا نہ پاؤ[2] تم اس زمین میں کسی قسم کی ترکاری، پس اس حالت میں تم مردار کھا سکتے ہو اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ جب نہ پاؤ تم صبح اور شام کو، کوئی کھانے کی چیز اور نہ ہی کسی قسم کی ترکاری جسے تم کھاؤ اس وقت تمہارے لئے مردار کھانا حلال ہے۔ (دارمی)

وغیرہ کچھ بھی نہ کھانے کو ملے تو تمہارے لئے مردار حلال ہے، اس مسئلہ پر سب کا اتفاق ہے، [1] ایسی زمین الخ یعنے وہاں کھانے کے لئے کچھ نہیں ہوتا، [2] یا نہ پاؤ الخ یعنے کوئی چیز بھی کھانے کے لئے میسر نہ ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْاَشْرِبَةِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۰۶۴ - عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَةٍ يَقُوْلُ اِنَّهٗ اَرْوٰى وَاَبْرَأُ وَاَمْرَأُ ۔

۴۰۶۵ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۴۰۶۶ - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ زَادَ فِي رِوَايَةٍ وَاخْتِنَاثُهَا اَنْ يُقْلَبَ رَأْسُهَا ثُمَّ يُشْرَبَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۴۰۶۷ - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

پینے کی چیزوں کا بیان

۴۰۶۴ - حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سانس لیتے تھے پانی پینے کے دوران تین بار[1] اور مسلم نے ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ روایت کئے ہیں کہ آپؐ فرماتے تھے اس طرح پینا خوب سیراب کرتا ہے اور صحت بخشتا ہے اور ہضم ہوتا ہے۔

۴۰۶۵ - اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پانی پینے سے۔ (بخاری، مسلم)

۴۰۶۶ - اور ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک سے منہ موڑ کر[2] پانی پینے سے ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں اور مشک کا منہ موڑنا یہ ہے کہ الٹا کیا جائے سر اس کا پھر اس سے پیا جائے۔ (بخاری، مسلم)

۴۰۶۷ - اور حضرت انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ منع کیا آپؐ نے کہ پانی پیوے آدمی کھڑے ہو کر۔ (مسلم)

---

[1] تین بار الخ اس حدیث میں پانی پینے کا ادب فرمایا اور تین سانس لینے کی حکمت بیان کی کہ اس طرح سے پانی خوب ہضم ہوتا ہے اور تھوڑے پانی سے پیاس ختم ہو جاتی ہے، [2] منہ موڑ کر الخ ابن ماجہ میں مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ممانعت کے بعد ایک شخص نے رات کو اٹھ کر مشک کے منہ سے پانی پینا چاہا تو اس میں ایک سانپ نکلا، گویا اسے تنبیہ ہوئی حدیث کی مخالفت کرنے سے ایسی آفتیں پیش آتی ہیں سبحان اللہ! آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہر سنت میں کوئی نہ کوئی حکمت ضرور ہوتی ہے ؛

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۰۶۸ - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَشْرَبَنَّ اَحَدٌ مِّنْکُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِیَ مِنْکُمْ فَلْیَسْتَقِیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۰۶۹ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّآءِ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۴۰۷۰ - وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ صَلَّی الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِیْ حَوَائِجِ النَّاسِ فِیْ رَحْبَةِ الْکُوْفَةِ حَتّٰی حَضَرَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ ثُمَّ اُتِیَ بِمَآءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَیَدَیْهِ وَذَکَرَ رَأْسَهٗ وَرِجْلَیْهِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهٗ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اِنَّ نَاسًا یَکْرَهُوْنَ الشُّرْبَ قَائِمًا وَّاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

۴۰۷۱ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَهٗ صَاحِبٌ لَّهٗ فَسَلَّمَ فَرَدَّ الرَّجُلُ وَهُوَ یُحَوِّلُ الْمَآءَ فِیْ حَائِطٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ کَانَ عِنْدَکَ مَآءٌ بَاتَ فِیْ شَنَّةٍ وَّاِلَّا کَرَعْنَا فَقَالَ عِنْدِیْ مَآءٌ بَاتَ فِیْ شَنٍّ فَانْطَلَقَ اِلَی الْعَرِیْشِ فَسَکَبَ فِیْ قَدَحٍ مَّآءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَیْهِ مِنْ دَاجِنٍ فَشَرِبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِیْ جَآءَ مَعَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

۴۰۷۲ - وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۴۰۶۸ - اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا نہ پانی پیئے تم میں سے کوئی کھڑے ہو کر اور جو شخص بھول جائے تو اسے قے کر دینی چاہیئے (مسلم)

۴۰۶۹ - اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ لایا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی زمزم کا ایک ڈول پس آپ نے اسے کھڑے ہو کر پیا۔ (بخاری، مسلم)

۴۰۷۰ - اور علیؓ سے روایت ہے کہ اس نے نماز ظہر پڑھی پھر وہ بیٹھ گئے لوگوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے کوفے کے چبوترے پر یہاں تک کہ نماز عصر کا وقت آگیا پھر لایا گیا پانی پس پیا آپ نے اور دھویا اپنا منہ اور ہاتھ اور ذکر کیا راوی نے کہ علیؓ نے اپنا سر اور اپنے پاؤں دھوئے پھر کھڑے ہوئے اور پیا پانی بچا ہوا اپنے وضو کا کھڑے ہو کر پھر کہا تحقیق بعض لوگ[1] ناپسند سمجھتے ہیں پانی پینا کھڑے ہو کر حالانکہ تحقیق نبی صلعم نے اسی طرح کیا ہے جیسے میں نے کیا (بخاری)

۴۰۷۱ - اور جابرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلعم تشریف لے گئے ایک انصاری کے پاس اور آپ کے ساتھ آپ کا ایک صحابی تھا پس آپ نے سلام کیا اور جواب دیا اس آدمی نے اور وہ آدمی باغ کو پانی دے رہا تھا پس نبی صلعم نے فرمایا اگر ہے[2] تیرے پاس پانی باسی پرانی مشک میں تو لا ورنہ منہ لگا کر نہر سے پی لیں گے پس اس آدمی نے کہا میرے پاس پانی باسی مشک میں ہے پس چلا وہ چھپر کی طرف (جو باغ میں تھا) اور ڈالا پانی پیالے میں پھر دودھ دوہا اس پانی پر گھر کی پلی ہوئی بکری کا پس پیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر لایا وہ ایک اور پیالہ پس پیا اس شخص نے جو آپ کے ساتھ تھا۔ (بخاری)

۴۰۷۲ - اور ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے کوئی چیز تحقیق

---

[1] بعض لوگ الخ انہی دونوں حدیثوں کی رو سے علماء نے کہا کہ زمزم کا پانی اور وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے اور باقی تمام پانی بیٹھ کر پینا چاہیئے۔ [2] اگر ہے الخ اس سے معلوم ہوا کہ پانی وغیرہ کا سوال کرنا منع نہیں ہے نیز ثابت ہوا کہ باسی پانی آنحضرتؐ کو بہت پسند تھا جاری

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ اِنَّ الَّذِيْ يَاْكُلُ وَيَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ۔

۴۰۷۳۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَاْكُلُوْا فِيْ صِحَافِهَا فَاِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۰۷۴۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حُلِبَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ دَاجِنٌ وَشِيْبَ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِّنَ الْبِئْرِ الَّتِيْ فِيْ دَارِ اَنَسٍ فَاُعْطِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ وَعَلٰى يَسَارِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ عُمَرُ اَعْطِ اَبَا بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ الَّذِيْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ الْاَيْمَنُ فَالْاَيْمَنُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْاَيْمَنُوْنَ اَلْاَيْمَنُوْنَ اَلَا فَيَمِّنُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

وہ داخل کرتا ہے اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ (بخاری مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے کہ تحقیق جو شخص کھاتا اور پیتا ہے چاندی اور سونے کے برتن میں۔

۴۰۷۳۔ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ نہ پہنو ریشمی کپڑا اور نہ دیباج اور نہ پیو سونے اور چاندی کے برتنوں میں اور نہ کھاؤ انکی رکابیوں اور تھالیوں میں اس لئے کہ یہ چیزیں کافروں کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہوں گی (بخاری مسلم)

۴۰۷۴۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دودھ دوہا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک گھر کی پلی ہوئی بکری کا اور ملایا گیا دودھ اس کا اس کنوئیں کے پانی سے جو انس رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھا پس دیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ پیالہ دودھ کا، پس پیا آپ نے اور آپ کی بائیں طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ اور آپ کی دائیں طرف ایک دیہاتی تھا پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے دیجئے ابوبکر کو یا رسول اللہ، پس آپ نے اسی دیہاتی کو دیا جو آپ کے دائیں طرف تھا، پھر فرمایا مقدم ہے دایاں پھر دایاں اور ایک روایت میں یوں ہے داہنی طرف کے زیادہ حقدار داہنی طرف کے زیادہ حقدار ہیں پس غور سے سنو! پس داہنی طرف والوں کو پہلے دیا کرو۔ (متفق علیہ)

کو منہ لگا کر پینا از راہ عاجزی جائز ہے اور جن حدیثوں میں آپ نے پانی میں منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا ہے وہ تنزیہ پر محمول ہیں علاوہ ازیں منہ لگا کر پینے میں ایک قباحت یہی ہے کہ اکثر کوئی غلیظ چیز یا کیڑا وغیرہ پانی کے ساتھ منہ میں چلا جاتا ہے برتن یا ہاتھ سے پینے میں یہ بات نہیں ہوتی کیونکہ انسان پانی کو ہاتھ میں لے کر دیکھ لیتا ہے پھر اسے پیتا ہے۔ سلہ چاندی الخ چاندی اور سونے کے برتن میں مسلمان مرد اور عورت دونوں پر حرام ہے اسی طرح اس میں تیل ڈالنا یا سرمہ ڈالنا خواہ برتن چھوٹا ہو یا بڑا سب کا استعمال منع ہے۔ سلہ نہ پہنو الخ دیباج ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہے اور بعض علماء ریشمی بوٹادار کو دیباج کہتے ہیں، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمخواب، تافتہ، دریائی، اطلس گلبدن وغیرہ زیبا مردوں کو حرام ہے اور چاندی سونے کے برتنوں میں کھانا پینا یا عطردان یا پاندان بنانا حرام ہے اگر تکلف ہی منظور ہے تو اور عمدہ کپڑے اور عمدہ قسم کے چینی، بلور اور شیشے کے برتن بنائے جا سکتے ہیں وہ کوئی حکم دریں ہیں۔ اور روضۃ الندیہ میں ہے کہ اگر کسی کے سامنے چاندی اور سونے کے برتن میں کھانا رکھا جائے اور اس کو جرأت نہ کر سکے تو اس برتن سے کھانا نکال کر دوسرے برتن میں رکھا جائے یا روٹی پہ رکھ کر کھائے یا بائیں ہاتھ پر رکھ کر کھائے۔ اسی طرح اگر سرمہ دانی چاندی کی ہو تو سرمہ اور کہیں انڈیل کر اس میں سے لگائے۔ سلہ پہلے دیا کرو الخ داہنی طرف والا، بائیں طرف والے پر مقدم ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۰۷۵۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ غُلَامٌ اَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْاَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهٖ فَقَالَ يَا غُلَامُ اَتَاْذَنُ اَنْ اُعْطِيَهُ الْاَشْيَاخَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِاُوْثِرَ بِفَضْلٍ مِّنْكَ اَحَدًا يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَحَدِيْثُ اَبِيْ قَتَادَةَ سَنَذْكُرُهٗ فِيْ بَابِ الْمُعْجِزَاتِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۴۰۷۶۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِيْ وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

۴۰۷۷۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَّقَاعِدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۰۷۸۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

۴۰۷۵۔ اور سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ پس اس نے اس سے پیا اور آپ کی داہنی طرف ایک لڑکا تھا سب سے چھوٹا اور بوڑھے آپ کی بائیں جانب بیٹھے ہوئے تھے پس آپ نے فرمایا اے لڑکے کیا تو اجازت دیتا ہے کہ میں دوں یہ بوڑھوں کو پس کہا لڑکے نہیں ترجیح دیتا میں اپنے پر کسی کو آپ کے بچے ہوئے کے دینے کے متعلق یا رسول اللہ! پس[1] دیا آپ نے بچا ہوا اس لڑکے کو (متفق علیہ) اور ابو قتادہؓ کی حدیث ہم ذکر کریں گے "معجزات کے باب" انشاء اللہ تعالیٰ۔

دوسری فصل

۴۰۷۶۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ تھے ہم کھاتے بیچ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ ہم چلتے تھے اور پیتے تھے اس حال میں کہ کھڑے ہوتے[2] (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۴۰۷۷۔ اور عمرو بن شعیبؒ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیتے[3] تھے کھڑے ہو کر اور بیٹھے ہوئے (ترمذی)

۴۰۷۸۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بند لیا جائے

---

[1] اس لئے اسے دیجئے اگرچہ بائیں طرف کا داہنی طرف والے سے افضل ہو، [1] پس دیا، کیونکہ قاعدے سے پہلے اسکا حق تھا کہ بزبردستی نہیں ہو سکتی تھی دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کم عمر بچہ ابن عباسؓ تھا اور بائیں طرف والوں میں خالد ابن ولید بھی تھے اس لئے آپ نے ابن عباسؓ سے اجازت چاہی پہلے انکو دینے کی لیکن جب انہوں نے اجازت نہ دی تو آپ خاموش ہو رہے کیونکہ قاعدے سے پہلے عباسؓ ہی کا حق تھا، [2] اس حال میں کہ کھڑے ہوتے معلوم ہوا کہ کھڑے رہ کر پینا چلتے چلتے کھانا درست ہے بعضوں نے اس کو مکروہ رکھا ہے اور اس میں شک نہیں کہ بیٹھ کر کھانا پینا بہتر ہے مگر جب ضرورت ہو تو کھڑے ہو کر پی سکتا ہے اور چلتے چلتے کھا سکتا ہے، [3] پیتے تھے کھڑے ہو کر اور بیٹھے ہوئے یعنی جیسا موقع ہوتا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَلَّمَ اَنْ يُّتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ اَوْ يُنْفَخَ فِيْهِ، رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۴۰۷۹۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيْرِ وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَسَمُّوْا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحْمَدُوْا اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۰۸۰۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ فَقَالَ رَجُلٌ نِ الْقَذَاةَ اَرَاهَا فِي الْاِنَاءِ قَالَ اَهْرِقْهَا قَالَ فَاِنِّيْ لَا اَرْوٰى مِنْ نَّفَسٍ وَّاحِدٍ قَالَ فَاَبِنِ الْقَدَحَ عَنْ فِيْكَ ثُمَّ تَنَفَّسْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

۴۰۸۱۔ وَعَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ وَاَنْ يُّنْفَخَ فِي الشَّرَابِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ۔

۴۰۸۲۔ وَعَنْ كَبْشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِيْ قِرْبَةٍ مُّعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ اِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ

سانس باسن میں یا پھونک[1] ماری جائے اس میں (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۴۰۷۹۔ اور عمرو بن شعیبؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیو تم پانی ایک دم میں مانند پینے اونٹ کے لیکن پیو دو دو دموں میں اور تین دموں میں اور بسم اللہ کہو جس وقت کہ تم پانی پینے لگو اور حمد کرو جس وقت کہ تم سرکا[2] ؤ باسن کو اپنے منہ سے۔ (ترمذی)

۴۰۸۰۔ اور ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پھونک مارنے سے پانی میں پس کہا ایک شخص نے کہ تنکے دنکے پڑے ہوئے دیکھتا ہوں میں پانی میں فرمایا پھینک[3] دے تو اس کو کہا اس نے تحقیق میں نہیں سیراب ہوتا ایک دم پینے سے پس فرمایا جدا کر پیالہ منہ اپنے سے پھر دم[4] لے پھر پی روایت کی ترمذی اور دارمی نے)

۴۰۸۱۔ اور ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہا منع فرمایا رسول اللہ نے پانی پینے سے سوراخ[5] پیالہ کے سے اور منع فرمایا پھونک مارنے سے پانی میں (ابوداؤد)

۴۰۸۲۔ اور کبشہؓ سے روایت ہے کہا آئے میرے پاس رسول اللہ پس پیا پانی منہ مشک لٹکی ہوئی کے سے کھڑے پس کھڑا ہوا میں طرف منہ مشک کی پس کاٹ[6] لیا

---

[1] پھونک ماری کیونکہ احتمال ہے کہ منہ سے کچھ گرے اور پانی میں پڑ جائے اور دوسروں کو نفرت ہو۔ [2] کہ تم سرکاؤ باسن کو یعنی ہر بار میں یا آخر میں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک دم پینا جائز نہیں ہے ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ دو دو دموں میں پیئے تاکہ اونٹ کی مشابہت سے نکل جائے۔ [3] پھینک دے تو اسکو یعنی تھوڑا سا پانی تنکوں کی طرف کا پھینک دے تاکہ وہ سب نکل جائیں۔ [4] پھر دم لے، یعنی باہر باسن کے۔ [5] سوراخ پیالہ کے سے اس سے پیالہ کی وہ جگہ مراد ہے جہاں سے پیالہ ٹوٹا ہوا ور غرض یہ ہے کہ وہ جگہ اچھی طرح صاف نہیں ہو سکتی مٹی وغیرہ لگی رہتی ہے تو وہاں پینے سے منع فرمایا۔ [6] پس کاٹ لیا میں نے اس حدیث سے نکلا کہ بزرگ لوگوں کی چیزوں سے برکت لینا درست ہے اور دوسری حدیث میں مشک سے منہ لگا کر پینے سے منع کیا اور یہاں خود ایسا کام کیا تو اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کے جوٹھے سے لوگ برکت لیتے تھے پس یہ ڈر نہ تھا کہ لوگوں کو نفرت پیدا ہوگی دوسرے یہ بھی ظاہر کرنا چاہا کہ ضرورت کے وقت ایسا کرنا درست ہے اور یہ کہ نہی تنزیہی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ۔

۴۰۸۳۔ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوَ الْبَارِدَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ وَالصَّحِيْحُ مَا رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا۔

۴۰۸۴۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ وَاِذَا سُقِيَ لَبَنًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ فَاِنَّهٗ لَيْسَ شَيْءٌ يُّجْزِئُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اِلَّا اللَّبَنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ۔

۴۰۸۵۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَعْذَبُ لَهُ الْمَاءُ مِنَ السُّقْيَا قِيْلَ هِيَ عَيْنٌ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمَدِيْنَةِ يَوْمَانِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۰۸۶۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ فِيْ اِنَاءِ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ اَوْ اِنَاءٍ فِيْهِ شَيْءٌ مِّنْ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ، رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ۔

میں نے اس کو ترمذی، ابن ماجہ اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۴۰۸۳۔ اور زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی عروہؓ سے انہوں نے عائشہؓ سے کہا تھی محبوب ترین چیز پینے کی چیزوں میں طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میٹھی چیز ٹھنڈی (ترمذی) اور کہا کہ صحیح وہ روایت ہے کہ روایت کی گئی زہریؓ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بطریق ارسال کے۔

۴۰۸۴۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ کھائے ایک تمہارا کھانا پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی برکت دے واسطے ہمارے بیچ اس طعام کے اور کھلا ہم کو بہتر اس سے اور جبکہ پلایا جائے ایک تمہارا دودھ پس کہے یا الٰہی برکت دے ہم کو اس میں اور زیادہ پہنچا ہم کو اس سے اس لئے کہ نہیں کوئی چیز کہ کفایت کرے بدلے کھانے اور پینے کے سوائے دودھ، (ترمذی، ابوداؤد)

۴۰۸۵۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ تھے نبی صلعم لایا جاتا تھا میٹھا پانی انکے لئے سقیا سے کہا بعضوں نے کہ سقیا ایک چشمہ ہے کہ درمیان اسکے اور درمیان مدینہ کے فرق دو منزل کا ہے۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۴۰۸۶۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پیوے[1] بیچ باسن سونے کے یا چاندی کے یا اس باسن میں کہ اس میں کچھ ہو سونے چاندی سے پس سوائے اس کے نہیں کہ ہلائے گا یہ پینا اس کے پیٹ میں آگ دوزخ کی، (دارقطنی)

---

[1] پیوے بیچ باسن سونے کے۔ چاندی سونے کے برتن میں کھانا پینا حرام ہے مرد اور عورت دونوں کے لئے اسی طرح اس میں تیل ڈالنا یا سرمہ لگانا منع ہے اور برابر ہے کہ برتن چھوٹا ہو یا بڑا اور جیسا ان برتنوں کا استعمال منع ہے ویسا ان کا بنانا بھی حرام ہے ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ النَّقِيْعِ وَالْاَنْبِذَةِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۰۸۷۔ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِيْ هٰذَا الشَّرَابَ كُلَّهُ الْعَسَلَ وَالنَّبِيْذَ وَالْمَآءَ وَاللَّبَنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۸۸۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِقَآءٍ يُوْكَاُ اَعْلَاهُ وَلَهٗ عَزْلَآءُ نَنْبِذُهٗ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهٗ عِشَآءً وَّنَنْبِذُهٗ عِشَآءً

۴۰۸۹۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْبَذُ لَهٗ اَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهٗ اِذَا اَصْبَحَ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِيْ تَجِيْئُ وَالْغَدَ وَاللَّيْلَةَ الْاُخْرٰى وَالْغَدَ اِلَى الْعَصْرِ فَاِنْ بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ اَوْ اَمَرَ بِهٖ فَصُبَّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۹۰۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِقَآءٍ فَاِذَا لَمْ يَجِدُوْا سِقَآءً يُنْبَذُ لَهٗ فِيْ تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

بیان ہے بیچ دن نقیع اور نبیذوں کے

فصل اول

۴۰۸۷۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ البتہ تحقیق پلایا میں نے رسول اللہ کو ساتھ اس پیالہ اپنے کے ساری پینے کی چیزیں شہد اور نبیذ[1] اور پانی اور دودھ (مسلم)

۴۰۸۸۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ تھے ہم نبیذ بناتے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مشک میں کہ بندھی جاتی تھی اوپر کی جانب اس کی اور واسطے اس کے تھا دہانہ نیچے بھی ڈالتے ہم صبح کو پس حضرت پیتے اسکو رات کو اور ڈالتے ہم رات کو پس پیتے حضرت اسکو صبح کو، (مسلم)

۴۰۸۹۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ نبیذ ڈالی جاتی تھی واسطے اول شب پس پیتے تھے اس کو جب کہ صبح کرتے اس دن اور اس رات کو کہ آتی اور اگلے دن اور دوسری رات اور اگلے دن عصر تک پس اگر باقی رہتی کچھ پلاتے اسکو خادم کو یا حکم کرتے پھینک دینے کا پس پھینکی جاتی (مسلم)

۴۰۹۰۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ تھی نبیذ ڈالی جاتی واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشک میں پس جس وقت نہ پاتے مشک بنائی جاتی نبیذ حضرت کے لئے پتھر کے باسن میں، (مسلم)

---

[1] نبیذ، وہ یہ ہے کہ کھجور یا انگور بھگو دیا جائے پھر اس کا شربت پئیں اس کو نبیذ کہتے ہیں اور نقیع بھی حلال ہے باتفاق علماء بہ شرطیکہ اس میں نشہ نہ ہو اور شربت کی طرح میٹھا ہو اور ابوہریرہؓ کی حدیث میں ہے جس کو ابن ماجہ وغیرہ نے روایت کیا کہ نبیذ میں جوش آگیا تھا تو آنحضرت صلعم نے فرمایا اس کو دیوار پر مار یہ وہ پیئے گا جو اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر ایمان نہ رکھتا ہو اس کو ابوداؤد اور نسائی نے بھی نکالا اور احمد بن حنبلؒ نے ابن عمرؓ سے نکالا کہ نبیذ کو پی جب تک شیطان اس کو نہ لے کہا گیا کتنے دن میں اس کو شیطان لیتا ہے انہوں نے کہا تین دن میں (روضۃ الندیہ) [2] ڈالتے ہم یعنے کھجور وغیرہ مشک میں، [3] اور اس سے اگلے دن عصر تک۔ غرض یہ کہ آپ تیسرے دن تک پیتے کیونکہ اس مدت میں تیزی نہیں آتی اور وہ مثل شربت کے ہوتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۰۹۱- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ وَأَمَرَ أَنْ يُنْبَذَ فِي أَسْقِيَةِ الْأَدَمِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۰۹۲- عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ فَإِنَّ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ إِلَّا فِي ظُرُوفِ الْأَدَمِ فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ أَنْ لَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۴۰۹۳- عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۰۹۴- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ الْأَخْضَرِ قُلْتُ أَنَشْرَبُ فِي الْأَبْيَضِ قَالَ لَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۰۹۱- اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع[1] فرمایا نبیذ ڈالنے سے بیچ باسن کدو کے اور لاکھے لگے اور روغن دار مال کے اور لکڑی کے باسن بیچ اور حکم فرمایا یہ کہ نبیذ ڈالی جائے بیچ مشک چمڑے کے، (مسلم)

۴۰۹۲- اور بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منع کیا تھا میں نے تم کو نبیذ ڈالنے سے ظروف مذکورہ میں پس کوئی ظرف حلال نہیں کرتا ہے اس چیز کو کہ حرام ہے اور حرام نہیں کرتا اس چیز کو جو حلال ہے اور حکم یہ ہے کہ جو چیز نشہ لائے حرام ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے منع کیا تھا میں نے تم کو چند برتنوں سے مگر ظروف چمڑے کے پس پیو ہر ظرف میں لیکن نہ پیو چیز نشہ لانے والی کو، (مسلم)

دوسری فصل

۴۰۹۳- حضرت ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے البتہ پیویں گے بعض لوگ میری امت میں سے شراب کو نام رکھیں گے اس شراب کا ساتھ[2] نام غیر اس کے کے، (ابو داؤد، ابن ماجہ)

تیسری فصل

۴۰۹۴- عبداللہ بن اوفیؓ سے روایت ہے کہ منع فرمایا رسول اللہ نے نبیذ مٹکیا ہرے سے کہا میں نے کیا پیویں ہم مٹکیا سفید میں فرمایا[3] نہ روایت کی یہ بخاری نے۔

---

[1] منع فرمایا، اسوقت شراب کے چار طرح کے برتن رائج تھے ایک تو کدو اور تونبا اور دوسرے سبز گھڑا جیسے سبز مرتبان تیسرے کھجور کی لکڑی کا کرید ابرتن چوتھے روغنی مال برتن جس میں روغن قیر ملا ہو جب شراب حرام ہوئی تو آنحضرتؐ نے اسکے برتنوں میں استعمال کرنا منع کیا تاکہ شراب لوگوں کو یاد نہ پڑے جبکہ شراب کی عادت چھٹ گئی تو آخر الکوان برتنوں کے استعمال کی اجازت دی جیسا کہ اگلی حدیث میں اسکا بیان ہے، [2] ساتھ نام غیر اسکے کے، جیسے کوئی شربت مفرح کہے گا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ تَغْطِيَةِ الْاَوَانِى وَغَيْرِهَا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۰۹۵ - عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ اَوْ اَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوْهُمْ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُّغْلَقًا وَّاَوْكُوْا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرُوْا اٰنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَلَوْ اَنْ تَعْرِضُوْا عَلَيْهِ شَيْئًا وَّاَطْفِئُوْا مَصَابِيْحَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ قَالَ خَمِّرُوا الْاٰنِيَةَ وَاَوْكُوا الْاَسْقِيَةَ وَاَجِيْفُوا الْاَبْوَابَ وَاكْفِتُوْا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْمَسَآءِ فَاِنَّ لِلْجِنِّ اِنْتِشَارًا وَّخَطْفَةً وَّاَطْفِئُوا الْمَصَابِيْحَ عِنْدَ الرُّقَادِ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَمَا اجْتَرَّتِ الْفَتِيْلَةَ فَاَحْرَقَتْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ غَطُّوا الْاِنَآءَ وَاَوْكُوا السِّقَآءَ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ

بیان[1] بیچ ڈھانکنے باسنوں اور غیر باسنوں کے

پہلی فصل

۴۰۹۵ : حضرت جابر[2] سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ہو اول شب یا فرمایا شام کرو تم پس بند رکھو[3] تم اپنے لڑکوں کو اسلئے کہ شیطان پھیلتے ہیں اس وقت جب کہ گزر لے ایک ساعت رات سے پس چھوڑ دو لڑکوں کو اور بند کرو دروازے اور ذکر کرو[4] نام اللہ کا اس لئے کہ شیطان نہیں کھولتا دروازے بند کئے ہوئے کو اور باندھو دہانے اپنی مشکوں کے اور ذکر[5] کرو نام اللہ کا اور ڈھانکو اپنے باسن اور یاد کرو نام اللہ کا اگرچہ[6] عرض میں رکھو باسن پر کوئی چیز اور بجھا دو اپنے چراغوں کو (بخاری و مسلم) اور بیچ روایت بخاری کی یوں آیا ہے کہ فرمایا حضرت[7] نے ڈھانکو باسنوں کو اور بند کرو مشکوں کا منہ اور بند کرو دروازے اور اپنے پاس بٹھا رکھو اپنے لڑکوں کو شام کے وقت اسلئے کہ تحقیق واسطے جنوں کے

کوئی عرق یا افشار کوئی شراب الصالحین نام رکھنے سے کیا ہوتا ہے جو چیز حرام ہے وہ ہر طرح حرام ہے، [2] فرمایا ابن عمرؓ کی حدیث پر گزرا کہ یہ حکم منسوخ ہے اور فصل اول کی پچھلی حدیث ناسخ ہے اس حکم کی، [1] بیچ ڈھانکنے باسنوں کے آنحضرتؐ نے باب کی حدیثوں میں آداب سکھلائے کہ رات کو یہ کام کرنے چاہئیں اسمیں بڑے فائدے ہیں [2] پس بند رکھو تم اپنے لڑکوں کو یعنی باہر نکلنے سے، [3] اور ذکر کرو نام اللہ کا یعنی دروازے بند کرنے کے وقت، [4] دروازے بند کئے ہوئے کو الخ یعنی بسم اللہ کہہ کر دروازے کو بند کیا جاتا ہے اس دروازے کو شیطان خدا کے نام کی برکت سے نہیں کھول سکتا، [5] اور ذکر کرو نام اللہ کا یعنی مشکوں پر ڈاٹ لگانے کے وقت، [6] اگرچہ عرض میں رکھو باسن پر کوئی چیز یعنے اگر کسی کو باسن ڈھانپنے کے لئے کوئی دوسرا باسن نہ ملے تو کسی اور چیز کو آڑا کر کے اپنے برتن پر رکھ دے اس حدیث میں دین اور دنیا دونوں کے فائدے جمع ہیں بعض علماء نے کہا ہے کہ پانی کا برتن ڈھانپا رہنے میں ایک تو شیطان سے حفاظت ہے دوسرے وبا سے حفاظت ہے جو سال بھر میں ایک رات میں آسمان سے اترتی ہے اور کھلے برتن میں سما جاتی ہے تیسرے نجاستوں سے حفاظت ہے چوتھے کیڑوں سے حفاظت ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَحُلُّ سِقَآءً وَّلَا يَفْتَحُ بَابًا وَّلَا يَكْشِفُ اِنَآءً فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا اَنْ يَّعْرِضَ عَلٰى اِنَآئِهٖ عُوْدًا وَّيَذْكُرُ اسْمَ اللّٰهِ فَلْيَفْعَلْ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ قَالَ لَا تُرْسِلُوْا مَوَاشِيَكُمْ وَصِبْيَانَكُمْ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَآءِ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يُبْعَثُ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَآءِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ قَالَ غَطُّوا الْاِنَآءَ وَاَوْكُوا السِّقَآءَ فَاِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَّنْزِلُ فِيْهَا وَبَآءٌ لَّا يَمُرُّ بِاِنَآءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَآءٌ اَوْ سِقَآءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَآءٌ اِلَّا نَزَلَ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَآءِ۔

۴۰۹۶۔ وَعَنْهُ قَالَ جَآءَ اَبُوْ حُمَيْدٍ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ مِنَ النَّقِيْعِ بِاِنَآءٍ مِّنْ لَّبَنٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ اَنْ تَعْرِضَ عَلَيْهِ عُوْدًا مُّتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۰۹۷۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا

ہے پھیلنا اور اچانک لینا اور بجھا دو چراغوں کو نزدیک سونے کے اس لئے کہ تحقیق چوہا کھینچ لے جاتا ہے بتی کو پس جلا دیتا ہے گھر والوں کو اور روایت مسلم کی میں آیا ہے کہ فرمایا ڈھانکو باسن کو اور بند رکھو مشک کو اور بند کرو دروازوں کو اور گل کرو چراغوں کو اس لئے کہ تحقیق شیطان نہیں کھولتا مشک کو اور نہیں کھولتا دروازے کو اور نہیں کھولتا باسن کو پس اگر نہ پائے ایک تمہارا مگر اس قدر کہ عرض میں رکھے باسن پر لکڑی اور یاد کرے نام اللہ کا اس باسن پر پس چاہیئے کہ کرے اس لئے کہ تحقیق چوہا بھڑکا دیتا ہے اوپر گھر کے لوگوں کے گھر انکا اور ایک روایت مسلم کی میں یوں ہے کہ فرمایا آپ نے نہ چھوڑو اپنے مویشی کو اور نہ اپنے لڑکوں کو جب تک غائب ہو آفتاب یہاں تک جاتی رہے اول تاریکی رات کی اس لئے کہ تحقیق شیطان پراگندہ کئے جاتے ہیں جب کہ غروب ہوتا ہے آفتاب یہاں تک کہ جاتا رہے اول وقت رات کا اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت نے ڈھانکو باسن کو اور بند رکھو مشک کو اس لئے کہ سال بھر میں ایک رات ہے کہ اترتی ہے اس میں وبا نہیں گزرتی وہ وبا کسی باسن پر کہ نہ ہو اس پر ڈھکنا یا مشک پر کہ نہ ہو اس پر سربند مگر اترتی ہے اسمیں وبا سے۔

۴۰۹۶:۔ اور جابر سے روایت ہے کہ لایا ابو حمید کہ ایک شخص ہے انصار میں سے نقیع سے باسن بھرا ہوا دودھ سے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہ ڈھانکا تو نے اس کو اگرچہ رکھ دیتا تو اس پر ایک لکڑی۔ (بخاری، مسلم)

۴۰۹۷:۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اور کبھی پانی میں کیڑا ہوتا ہے اور آدمی غفلت میں پی جاتا ہے اور ضرر اٹھاتا ہے اس لئے برتن ڈھانپنا بہت ضرور ہے۔ لہ تحقیق چوہا بھڑکا دیتا ہے یعنی چراغ بجھانے کی۔ ملہ اترتی ہے اس میں وبا، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ وبا حکم الٰہی سے ہے پانی یا ہوا کے فساد سے وبا نہیں پڑتی اور اسکی دلیل یہ ہے کہ ایک ہی پانی کو بہت سے آدمی استعمال کرتے ہیں اور بعضوں کو وبا ہوتی ہے بعضوں کو نہیں ہوتی ایک مدت سے حکیم اور ڈاکٹر وبا کی علت دریافت کر رہے ہیں اور اسکے لئے بہت سے خاک چھانی پر آج کی تاریخ تک کوئی علت ایسی معلوم نہیں ہوئی جس پر پورا پورا اطمینان ہو سکے۔ سلہ نام ہے ایک جگہ کا۔ ملہ کیوں نہ ڈھانکا تو نے آنحضرت نے یہ ادب سکھایا کہ برتن کو کھلا نہ رکھنا چاہیئے تاکہ کوئی کیڑا اس میں نہ گرے اگر کچھ نہ ملے تو اس پر لکڑی رکھ دے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۴۰۹۸ ۔ وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَحُدِّثَ بِشَأْنِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۴۰۹۹ ۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ وَنَهِيقَ الْحَمِيرِ بِاللَّيْلِ فَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ فَإِنَّهُمْ يَرَيْنَ مَا لَا تَرَوْنَ وَأَقِلُّوا الْخُرُوجَ إِذَا هَدَأَتِ الْأَرْجُلُ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبُثُّ مِنْ خَلْقِهِ مِنْ لَيْلَتِهِ مَا يَشَاءُ وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ وَغَطُّوا الْجِرَارَ وَأَكْفِئُوا الْآنِيَةَ وَأَوْكُوا الْقِرَبَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ ۔

۴۱۰۰ ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَتْ فَأْرَةٌ تَجُرُّ الْفَتِيلَةَ

سے فرمایا نہ چھوڑو[1] تم آگ[2] کو گھروں میں جس وقت کہ سونے لگو۔ (بخاری، مسلم)

۴۰۹۸ ۔ ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ کہا جل گیا ایک گھر مدینہ میں اس طرح کہ گر پڑا گھر والوں پر پڑا ایک رات پس نقل کیا گیا حال اس کا روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا کہ تحقیق یہ آگ سوائے اس کے نہیں کہ وہ دشمن ہے واسطے تمہارے پس جب کہ سونے لگو تم پس بجھا دو اس کو (بخاری، مسلم)

دوسری فصل

۴۰۹۹ ۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جس وقت کہ سنو آواز کتوں کی اور آواز گدھوں کی رات کو پس پناہ مانگو ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے اس لئے کہ تحقیق کتے اور گدھے دیکھتے ہیں اس چیز کو کہ نہیں[3] دیکھتے تم اور کم کرو نکلنا جب کہ تھم جائیں[4] پاؤں چلنے پھرنے سے اس لئے کہ تحقیق اللہ عز وجل پھیلاتا ہے اپنی مخلوقات سے رات میں جو چاہتا ہے، اور بند کر دو دروازوں کو اور ذکر کرو اللہ کا اس پر اس لئے کہ تحقیق شیطان نہیں کھولتا دروازے کو جب کہ بند کیا جائے اور ذکر کیا جائے نام اللہ کا اس پر اور ڈھانک دو باسن اور الٹا کر رکھو باسنوں کو اور باندھو منہ مشکوں کے (شرح السنہ)

۴۱۰۰ ۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آیا ایک چوہا اس حال میں کہ کھینچ لایا ایک بتی پس ڈال دی بتی روبرو رسول اللہ سے

---

[1] نہ چھوڑو یعنے اس آگ کو کہ خوف جلنے کا اس سے ۔ [2] ہوا وہ یعنی اگر چراغ روشن رہے تو چوہا بتی لے جاتا ہے تو گھر میں اکثر آگ لگ جاتی ہے اور فصل ثانی کی دوسری حدیث میں اس کا صاف بیان ہے ۔ [3] نہیں دیکھتے تم یعنے شیطان کو اور اس کے لشکر کو، [4] جائیں یعنے جب بسبب رات گزرنے کے پاؤں چلنا موقوف ہو جائے ۔ [5] آگ شامل ہے چراغ کو اور غیر چراغ کو لیکن قندیلوں لٹکی ہوئی سے اگر خوف جلنے کا نہ ہو تو نہیں مضائقہ ہے ان کے رکھنے کا اور اس نہی میں داخل نہیں وہ سے ۔ اتہ عادت لے کذا فی النووی ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَأَلْقَتْهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُمْرَةِ الَّتِي كَانَ قَاعِدًا عَلَيْهَا فَأَحْرَقَتْ مِنْهَا مِثْلَ مَوْضِعِ الدِّرْهَمِ فَقَالَ إِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوا سُرُجَكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدُلُّ مِثْلَ هٰذِهِ عَلَى هٰذَا فَيُحْرِقُكُمْ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ-

اللہ علیہ وسلم کے اس بوریئے پر کہ جس پر بیٹھے تھے حضرت اس پر پس جلا دیا اس میں سے بقدر درہم کے پس فرمایا آنحضرتؐ نے جس وقت کہ سوؤ تم پس گل کرو چراغ اپنا اس لئے کہ تحقیق شیطان راہ دکھاتا ہے ایسے موذی کو اس فعل پر پس جلا دیتا ہے تم کو (ابو داؤد)

○

ملہ پس جلا دیتا ہے، یعنی شیطان باعث ہوتا ہے تمہارے جلنے کا یا یہ حیلہ، اس باب کی تیسری فصل کو مصنفؒ نے بیان نہیں کیا اس لئے کہ تیسری فصل لانے میں مصنف کو اختیار ہے اور یہ مصنف کی عادت ہے کہ تیسری فصل کو چھوڑ کر یہ بیان کرے گر یہ بات تیسری فصل سے خالی ہے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ اللِّبَاسِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۱۰۱- عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّلْبَسَهَا الْحِبَرَةَ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۱۰۲- وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّةً رُوْمِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۱۰۳- وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُّلَبَّدًا وَّاِزَارًا غَلِيْظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رُوْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۱۰۴- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ اَدَمًا حَشْوُهُ لِيْفٌ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

کتاب ہے بیچ بیان لباس کے

پہلی فصل

۴۱۰۱- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ تھے محبوب تر ین کپڑوں سے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جو پہنتے تھے حبرہ[1]، (بخاری و مسلم)

۴۱۰۲- اور مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنا جبہ رومی تنگ آستینوں کا[2]، (بخاری و مسلم)

۴۱۰۳- اور ابو بردہؓ سے روایت ہے کہ نکالی طرف ہماری عائشہؓ نے ایک چادر پیوندی ہوئی اور ایک تہ بند موٹا اور کہا قبض کی گئی[3] روح مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو کپڑوں میں، (بخاری و مسلم)

۴۱۰۴- اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ تھا بچھونا رسول اللہ کا کہ سوتے تھے اس پر چمڑے کا بھرا ہوا اس کے اندر پوست کھجور کا (بخاری و مسلم)

---

[1] حبرہ، یعنے یمن کی چادر جو کاڑی دار مخطط ہوتی ہے واقعہ میں یہ کپڑا نہایت مضبوط اور عمدہ اور ثقہ ہوتا ہے، [2] تنگ آستینوں کا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر میں کرتے کی تنگ آستینیں بنانا مستحب ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آستینیں چڑھ نہ سکیں نیچے سے ہاتھ نکلے دھونے کیلئے اور یہ بھی آیا ہے کہ یہ ماجرا سفر کا ہے اسی لئے کہا ہے بعض نے تنگ آستینیں بنانا سفر میں مستحب ہیں نہ حضر میں کیونکہ صحابہ کی آستینیں فراخ ہوتی تھیں اور کہا ابن حجرؒ نے ائمہ کا قول ہے اس بارے میں کہ آستینوں کا فراخ کرنا سخت بدعت ہے انتہی، [3] قبض کی گئی روح، سبحان اللہ جب نبی کریمؐ نے ایک کمبل اور ایک تہ بند پر اکتفا کی تو ہر مومن کو ان دو چیزوں پر اکتفا کرنا چاہیے مطلب یہ ہے کہ دنیا داروں کی خوشامد کرنے اور بیہودہ دولت سے ہمیشہ پرہیز رکھنے اور قناعت کو اپنا شعار کر رکھنے اور سوال و حاجت لیجانے سے اپنے تئیں ذلیل اور خوار نہ کرے بڑی حاجت دو چیز و تکی ہے اگر یہ نہ ملیں تو ان کے لئے فکر کرنا چاہیئے تنگ ہو سکے ایک کھانا بروقت گرسنگی اور شدید جوع کے بقدر سد رمق کوئی کھانا ہو گو ایک روٹی جو کی یا جوار کی ایک پیالہ پانی ہی کا سہی دوسری کوئی کپڑا ستر عورت کے لئے اور کوئی کپڑا سر دی بچنے کیلئے پس ستر عورت کیلئے ایک تہ بند کافی ہے اور [illegible]

www.KitaboSunnat.com

۴۱۰۵ - وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ وِسَادُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَتَّكِئُ عَلَيْهِ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهُ لِيْفٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۰٦ - وَعَنْهَا قَالَتْ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ فِيْ بَيْتِنَا فِيْ حَرِّ الظَّهِيْرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِاَبِيْ بَكْرٍ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۰۷ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِاِمْرَاَتِهٖ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطٰنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۴۱۰۸ - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا مُتَّفَقٌ.

۴۱۰۹ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۱۰ - وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ اِزَارَهٗ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهٖ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْاَرْضِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۰۵ - اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ تھا تکیہ رسول اللہ کا کہ تکیہ کرتے اس پر چمڑے کا، بھراؤ اس کا پوست خرما تھا۔ (مسلم)

۴۱۰٦ - اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے، دوپہر کی گرمی میں کسی نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا یہ ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آنے والے ڈھانکے ہوئے سر اپنا چادر کے کونے سے۔ (بخاری)

۴۱۰۷ - اور جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو ایک بچھونا واسطے مرد کے اور دوسرا بچھونا واسطے عورت کے اور تیسرا واسطے مہمان کے اور چوتھا واسطے شیطان کے۔ (مسلم)

۴۱۰۸ - اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں دیکھے گا اللہ تعالےٰ دن قیامت کے طرف اس شخص کی کہ دراز کرے ازار اپنی از راہ اترانے کے (بخاری، مسلم)

۴۱۰۹ - اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلعم سے فرمایا جو شخص دراز کرے کپڑا اپنا از راہ تکبر کے نہیں دیکھے گا اللہ طرف اس کی دن قیامت کے (بخاری، مسلم)

۴۱۱۰ - اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کہ ایک شخص گھسیٹتا تھا ازار اپنی از راہ تکبر کے دھسایا گیا زمین میں پس وہ چلا جاتا ہے زمین میں قیامت تک (بخاری)

---

[1] تھا تکیہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب بنانا بچھونے کا اور تکیہ کا واسطے سونے اور آرام کے، [2] یہ ہیں حضرت، یہ حدیث ہجرت کی حدیث کا ایک ٹکڑا ہے، [3] اور چوتھا واسطے شیطان کے، یعنی حاجت سے زیادہ فرش رکھنا نام اور فخر کو شیطانی کام ہے اور اگر مہمانوں کے لئے چار یا چار سے زیادہ فرش رکھے تو درست ہے منع وہی ہے جو بے حاجت ہو، [4] از راہ تکبر کے باب کی ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ ازار اور پائجامہ کو ٹخنے کے نیچے لٹکانا اگر غرور یا آرائش کی راہ سے ہے تو وہ سخت حرام ہے اور نہیں تو مکروہ ہے لیکن اگر بے قصد بلا اختیاری سے لٹک جائے تو معاف ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۱۱۱ - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِی النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

۴۱۱۲ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّاْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهٖ اَوْ یَمْشِیَ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ وَّاَنْ یَّشْتَمِلَ الصَّمَّآءَ اَوْ یَحْتَبِیَ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۱۱۳ - وَعَنْ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَابْنِ الزُّبَیْرِ وَاَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّبِسَ الْحَرِیْرَ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَلْبَسْهُ فِی الْاٰخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۴۱۱۴ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا یَلْبَسُ الْحَرِیْرَ فِی الدُّنْیَا مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۴۱۱۵ - وَعَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّشْرَبَ فِیْ اٰنِیَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَاَنْ نَّاْكُلَ فِیْهِمَا وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ وَالدِّیْبَاجِ وَاَنْ نَّجْلِسَ عَلَیْهِ، مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۴۱۱۱ - اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چیز نیچے ہو ٹخنے سے از قسم ازار کے وہ[1] آگ میں ہے (بخاری)

۴۱۱۲ - اور جابرؓ سے روایت ہے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھائے آدمی بائیں ہاتھ سے یا چلے ایک[2] پاپوش میں اور یہ کہ لپیٹے[3] سارے بدن پر کپڑا یا گوٹھ[4] مار کر بیٹھے ایک کپڑے میں کھولے ہوئے ستر اپنا۔ (مسلم)

۴۱۱۳ - اور عمرؓ و انسؓ و ابن زبیرؓ و ابی امامہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس شخص نے پہنا ریشم دنیا میں نہیں پہنے گا اس کو آخرت میں۔ (مسلم، بخاری)

۴۱۱۴ - اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے اس کے نہیں کہ پہنتا ہے ریشم دنیا میں وہ شخص کہ نہیں حصہ واسطے اس کے آخرت میں۔ (بخاری، مسلم)

۴۱۱۵ - اور حذیفہؓ سے روایت ہے کہا اس نے کہ منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پئیں ہم بیچ باسن چاندی اور سونے کے اور یہ کہ کھائیں ہم اس میں اور منع[5] کیا پہننے حریر اور دیباج کے سے اور یہ کہ بیٹھیں ہم اس پر (بخاری، مسلم)

---

[1] وہ آگ میں ہے یعنے نیچے کرنے والے کی سزا دوزخ ہے، [2] یا چلے ایک پاپوش میں کیونکہ اس کے موچ آجانے کا احتمال ہے اور بری بھی ہے، [3] لپیٹے سارے بدن اس سے منع کیا کہ اس میں آدمی مثل قیدی کے ہوجاتا ہے اور کپڑا پٹکا اٹھانا ہاتھ نکالنا دشوار ہوجاتا ہے، [4] یا گوٹھ یہ ایک کپڑے میں منع ہے ستر کھلنے کے خیال سے اور کئی کپڑے ہوں اور ستر کھلنے کا ڈر نہ ہو تو منع نہیں ہے، [5] اور منع کیا پہننے حریر اور دیباج کے سے دیباج ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہے باب کی حدیثوں سے معلوم ہوا کہ کمخواب اور تافتہ اور اطلس اور گلبدن اور دعنا زیبا مردوں کو حرام مگر چار انگل تک اگر کناروں یا جوڑوں جیسے جیب یا گریبان پر لگائے تو درست ہے اور عمرؓ اور اسماؓ کی آیندہ حدیثوں میں اس کا صاف بیان ہے ۞

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۱۱۶ - وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ سِيَرَاءُ فَبَعَثَ بِهَا اِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ النِّسَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۱۱۷ - وَعَنْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا وَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَيْهِ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اَنَّهٗ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعَيْنِ اَوْ ثَلٰثٍ اَوْ اَرْبَعٍ۔

۴۱۱۸ - وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا اَخْرَجَتْ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةً لَهَا لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ وَفَرْجَيْهَا مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ وَقَالَتْ هٰذِهٖ جُبَّةُ

۴۱۱۶ - اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا بھیجا گیا واسطے[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جوڑا ریشمی خط دار پس بھیجا اس کو طرف میری پس پہنا میں نے اس کو پس پہچانا میں نے غصہ بیچ چہرہ مبارک آپؐ کے پس فرمایا کہ تحقیق میں نے نہیں بھیجا تھا اسکو طرف تیری تاکہ پہنے تو اس کو سوائے اسکے نہیں کہ بھیجا تھا میں نے اس کو طرف تیری تاکہ پھاڑ کر اسکو اوڑھنیاں کر کے تقسیم کر دے درمیان عورتوں کے (بخاری، مسلم)

۴۱۱۷ - اور عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ریشم کے پہننے سے مگر اس قدر[2] اور اٹھائیں رسول اللہؐ نے دونوں انگلیاں اپنی بیچ کی اور شہادت کی اور ملا دیاان دونوں کو (بخاری، مسلم) اور بیچ ایک روایت مسلم کے یہ ہے کہ خطبہ فرمایا حضرت عمرؓ نے بیچ جابیہ[3] کے پس کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے ریشم کے سے مگر بقدر دو انگشت یا تین انگشت یا چار انگشت کے۔

۴۱۱۸ - اور اسماء بیٹی ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نکالا جبہ طیلسان کا کسروانی اس میں ٹکڑا ریشمی لگا ہوا تھا گریبان پر اور دیکھا میں نے اس کے دونوں چاکوں پر بھی ریشمی کپڑا لگا ہوا تھا[4] اور کہا اسماء نے یہ ہے جبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تھا نزدیک

---

[1] بھیجا گیا واسطے۔ یہ تحفہ آنحضرتؐ کے پاس دومہ کے بادشاہ اکیدر نے بھیجا تھا ہر چند ریشمی کپڑا مرد کو حرام ہے لیکن اگر کوئی تحفہ دے تو قبول کرے اور عورتوں کے حوالے کرے کہ ان کو حلال ہے۔ [2] مگر اس قدر یعنی بقدر دو انگشت کے حریر اور اگر لباس میں ہو تو مباح ہے اور اس سے اگلی حدیث میں چار انگشت تک اجازت مذکور ہے اور یہی مذہب ہے جمہور علماء کا مہدی نے بحر میں اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ خالص ریشمی کپڑا پہننا مردوں پر حرام ہے اور اختلاف ہے اس حریر میں جس میں تار ریشم نہ ہو بعض نے اس سے منع کیا ہے بدلیل حدیث علیؓ کے کہ منع کیا آپؐ نے حلہ سیراء سے اور سیراء کا ہونا ریشم کا ہونا ثابت نہیں ہوتا شاید وہ خالص ریشمی کپڑا ہوگا اور اکثر نے جائز کہا بدلیل حدیث ابن عباسؓ کے منع کیا آپؐ نے پکڑ سے کہتے ہیں لیکن اس سے استدلال پورا نہیں ہوتا شاید وہ خالص ریشمی کپڑا ہوگا اور اکثر نے جائز کہا بدلیل حدیث ابن عباسؓ کے منع کیا آپؐ نے خالص ریشمی کپڑے سے نکالا اسکو احمد اور ابوداؤد نے لیکن اس کی اسناد میں خصیف بن عبدالرحمٰن ضعیف ہے البتہ عورتوں کو تمام ریشمی کپڑا بھی درست ہے اسی طرح ایک انگلی یا چار انگل تک مردوں کے لئے اور بعض نے کہا خارش یا جوں کی بیماری میں بھی درست ہے (الروضۃ الندیہ) [3] جابیہ نام ہے ایک شہر کا شام میں، [4] لگا ہوا تھا یعنی بطور سنجاف کے گذر چکا کہ چار انگل تک اگر کناروں یا جوڑوں جیسے جیب یا گریبان پر ریشم لگائے تو درست ہے اور یہ دونوں حدیثیں دلیل ہیں اس کی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى نَسْتَشْفِيْ بِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۱۹ - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِيْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ بِحِكَّةٍ بِهِمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّهُمَا شَكَوَا الْقَمْلَ فَرَخَّصَ لَهُمَا فِيْ قُمُصِ الْحَرِيْرِ.

۴۱۲۰ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهُمَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قُلْتُ اَغْسِلُهُمَا قَالَ بَلْ اَحْرِقْهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عَائِشَةَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ فِيْ بَابِ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۴۱۲۱ - عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عائشہ کے پس جب کہ وفات کی گئیں حضرت عائشہؓ لیا میں نے اس کو اور تھے نبی صلعم پہنتے اس کو پس ہم دھوتی ہیں اس کو واسطے بیماریوں کے طلب کرتی ہیں شفا ساتھ اس کے (مسلم)

۴۱۱۹: - اور انسؓ سے روایت ہے کہ رخصت دی[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے زبیرؓ اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے بیچ پہننے ریشم کے واسطے کھجلی کے کہ تھی ان دونوں کو، (بخاری مسلم) اور ایک روایت مسلم کی میں یوں ہے کہ کہا انسؓ نے یہ کہ ان دونوں نے شکایت کی جوؤں کی پس رخصت دی[1] آپ نے ان کو بیچ پہننے کرتے ریشمی کے۔

۴۱۲۰: - اور عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ دیکھے مجھ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کپڑے کسنب کے رنگے ہوئے پس فرمایا کہ تحقیق یہ کفار کے کپڑوں سے ہیں پس نہ پہن تو ان کو اور ایک روایت میں ہے کہ کہا عبداللہ نے میں دھو ڈالوں انکو؟ فرمایا آپ نے بلکہ جلا دے[2] انکو (مسلم) اور ذکر کریں گے ہم حدیث حضرت عائشہؓ کی کہ سرا اس کا یہ ہے خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ بیچ باب مناقب اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

دوسری فصل

۴۱۲۱: - حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ تھا بہت محبوب[3] کپڑوں میں طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کرتہ،

---

[1] پس رخصت دی، معلوم ہوا کہ عذر سے حریر پہننا درست ہے اور جس نے نادرست کہا یہ حدیث حجت ہے اس پر، [2] بلکہ جلا دے ان کو۔ جلانے کا حکم مصلحت کی راہ سے ہے تاکہ اس کی برائی خوب دل میں ثابت ہو جائے ورنہ جلا دینا کچھ ضرور نہیں چنانچہ دوسری روایت میں آیا ہے کہ تو نے اس کو کیوں جلا دیا اپنی عورتوں کو دیتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسم کا رنگا کپڑا مرد کو حرام ہے عورت کو درست، [3] بہت محبوب یعنی سیلے ہوئے کپڑے میں کرتہ پسند تھا اور کپڑے کی جنس تو فصل اول کی پہلی حدیث میں گذرا کہ سب سے زیادہ آپ کو حبرہ پسند تھا یعنی دھاری دار کپڑا یمن کا جس میں سرخ کاڑیاں ہوتی ہیں اور اس زمانہ میں رونی کے سب کپڑوں میں یہ کپڑا عمدہ تھا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيْصُ ، رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ۔

۴۱۲۲ ۔ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ كُمُّ قَمِيْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرُّسْغِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاؤُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ ۔

۴۱۲۳ ۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَبِسَ قَمِيْصًا بَدَأَ بِمَيَامِنِهِ ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۔

۴۱۲۴ ۔ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِزَارَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ مَا أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فِي النَّارِ قَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَلَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ۔

۴۱۲۵ ۔ وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِسْبَالُ فِي الْإِزَارِ وَالْقَمِيْصِ وَالْعِمَامَةِ مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ۔

(ابوداؤد، ترمذی)

۴۱۲۲ ۔ اور اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ تھی آستین کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہنچے[1] تک (ترمذی، ابوداؤد) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۱۲۳ ۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ پہنتے قمیص شروع کرتے ساتھ داہنی طرف قمیص کے، (ترمذی)

۴۱۲۴ ۔ اور ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے حالت[2] پسندیدہ بیچ تہ بند باندھنے مومن کے آدھی پنڈلیوں تک ہے اور نہیں گناہ مومن پر بیچ پہننے تہ بند کے درمیان آدھی پنڈلیوں اور درمیان ٹخنوں کے اور جو چیز کہ ہو نیچے اس کے پس بیچ آگ کے ہے کہا یہ تین بار اور نہیں دیکھے گا اللہ تعالیٰ دن قیامت کے طرف اس شخص کی کہ دراز کرے تہ بند اپنا مارے تکبر کے،

(ابوداؤد، ابن ماجہ)

۴۱۲۵ ۔ اور سالمؓ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا درازی[3] بیچ تہ بند کے اور کرتے کے اور پگڑی کے ہے جو شخص کہ لٹکا کر کھینچے ان میں سے کچھ از راہ تکبر کے نہیں نظر کرے گا اللہ تعالیٰ طرف اس کی دن قیامت کے۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

---

[1] پہنچے تک، بعضی روایتوں میں سر انگشت تک بھی آستینیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آئی ہے اور آیا ہے کہ آپ کا کرتا ٹخنے سے اونچا تھا، [2] حالت پسندیدہ الخ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازار بھی نصف ساق تک ہوتی اور یہی افضل ہے اور ٹخنوں تک رخصت ہے اس سے نیچے حرام ہے اور لٹکانا کچھ ازار سے خاص نہیں ہے بلکہ ہر ایک کپڑے کا مقدار سنت سے زیادہ لٹکانا حرام ہے، [3] درازی یعنی ہر کپڑے کا ضرورت سے زیادہ صرف کرنا حرام ہے کیونکہ یہ ضائع کرنا ہے کپڑے کا اگر وہ کپڑا کسی مسکین کو دیا جائے تو اس کے کام آئے، ۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۴۱۲۶ - وَعَنْ أَبِي كَبْشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ كِمَامُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُطْحًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ۔

۴۱۲۷ - وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ ذَكَرَ الْإِزَارَ فَالْمَرْأَةُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ تُرْخِي شِبْرًا فَقَالَتْ إِذًا تَنْكَشِفُ عَنْهَا قَالَ فَذِرَاعًا لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَتْ إِذًا تَنْكَشِفُ أَقْدَامُهُنَّ قَالَ فَيُرْخِينَ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ۔

۴۱۲۸ - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ فَبَايَعُوهُ وَإِنَّهُ لَمُطْلَقُ الْأَزْرَارِ فَأَدْخَلْتُ يَدِي فِي جَيْبِ قَمِيصِهِ فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۴۱۲۹ - وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَسُوا

۴۱۲۶ - اور ابو کبشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھیں ٹوپیاں صحابیوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سر سے لگی ہوئی نہ بلند (ترمذی) اور کہا یہ حدیث منکر ہے۔

۴۱۲۷ - اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کہا اس نے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس وقت کہ ذکر کیا آپ نے حکم ازار کا پس کیا کرے عورت یا رسول اللہ! فرمایا آپ نے لٹکائے عورت ازار اپنی ایک بالشت پس کہا ام سلمہ نے اس وقت کھل جائیں گے اس سے فرمایا پھر ایک گز کہ نہ زیادہ کرے عورت گز پر (مالک، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) اور بیچ روایت ترمذی اور نسائی کے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یوں ہے پس کہا ام سلمہ نے اس وقت کھلے رہیں گے قدم ان کے فرمایا پس لٹکائیں ہاتھ بھر نہ زیادہ کریں اس پر۔

۴۱۲۸ - اور معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا اس نے کہ آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ساتھ ایک جماعت کے قوم مزینہ سے پس بیعت کی انہوں نے حضرت سے اور حضرت بیٹھے ہوئے گھنڈیاں کھلے ہوئے پس داخل کیا میں نے ہاتھ اپنا بیچ گریبان قمیص حضرت کے پس ہاتھ مارا میں نے مہر نبوت پر (ابوداؤد)

۴۱۲۹ - اور سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہنو کپڑے سفید اس لئے کہ تحقیق وہ بہت پاک ہیں اور

لہ سر سے لگی ہوئی جیسے پنجاب میں لوگ ٹوپیاں پہنتے ہیں نہ جیسے ولائتی کہ ان کے کلاہ سر سے بہت اونچے ہوتے ہیں، ٹہ اس وقت الخ یعنے قدم اس کے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت ٹخنوں سے ایک بالشت یا ایک ہاتھ زیادہ نیچے کرے یا پنڈلیوں سے ایک ہاتھ یا ایک بالشت سے زیادہ نیچے کرے اور ظاہر ہے دوسری صورت، سہ آیا میں یعنی واسطے بیعت اسلام کے، ٹہ گھنڈیاں کھلی ہوئی، عروہ کہتے ہیں یہ میں نے دیکھا معاویہ بن قرہ اور ان کے بیٹے کو کہ دونوں گرمی اور جاڑے میں ہمیشہ تکمہ کھلے رکھتے اس کو ابن عباس نے روایت کیا سبحان اللہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو چھوٹی چھوٹی سنتوں میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا کتنا خیال تھا جس حال میں اور جس وضع میں آپ کو دیکھا ساری عمر وہی وضع اور روش اختیار کی آفرین ان کے عشق پر اور محبت پر اور کمال ایمان بھی یہی ہے کہ آپ کی پیروی کی جائے عبادات اور عادات میں عبادات کی سنتوں میں پیروی کرنا واجب نہیں دوسری روایت میں ہے کہ آپ کا گریبان بیچ میں رہتا ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الثِّيَابَ الْبِيضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۴۱۳۰ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

۴۱۳۱ - وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَمَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَلَهَا بَيْنَ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۴۱۳۲ - وَعَنْ رُكَانَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَائِمِ۔

۴۱۳۳ - وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيرُ لِلْإِنَاثِ مِنْ أُمَّتِي وَحُرِّمَ عَلَى ذُكُورِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۴۱۳۴ - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

خوشبو تر ہوتے ہیں اور کفن دو سفید[1] اپنے مردوں کو (احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

۴۱۳۰ ۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جس وقت پگڑی[2] باندھتے شملہ چھوڑتے پگڑی اپنی کا درمیان اپنے مونڈھوں کے (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۱۳۱ ۔ اور عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ پگڑی بندھوائی مجھ کو رسول اللہ نے پس شملہ لٹکا دیا آگے میرے[3] اور پیچھے میرے۔ (ابوداؤد)

۴۱۳۲ ۔ اور رکانہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا فرق درمیان ہمارے اور درمیان مشرکین کے پگڑی[4] باندھنی ہے ٹوپیوں پر (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد درست نہیں۔

۴۱۳۳ ۔ اور ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال کیا گیا سونا[5] اور ریشم واسطے عورتوں کے میری امت سے اور حرام کیا گیا اوپر مردوں امت میری کے (ترمذی، نسائی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۱۳۴ ۔ اور ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم جب

---

[1] سفید اپنے مردوں کو، معلوم ہوا کہ کفن کے لئے بھی سفید کپڑا بہتر ہے۔ [2] پگڑی باندھتے۔ آپ کے عمامہ کا طول سات یا آٹھ گز لکھا ہے جب گھر میں پہنتے اور نماز پڑھاتے وقت بارہ گز کا اور لڑائی میں پندرہ گز کا منقول ہے۔ [3] آگے میرے، یعنی دونوں طرف شملہ چھوڑا سینہ پر اور پشت پر۔ [4] پگڑی باندھنی ہے ٹوپیوں پر معنی یہ کہ ہم پگڑی باندھتے ہیں ٹوپیوں پر بخلاف مشرکوں کے کہ وہ بیچ ٹوپی نہیں پہنتے۔ [5] حلال کیا گیا سونا یعنی زیور سونے کا اور بعض اہل حدیث نے عورتوں کو بھی سونا پہننا نادرست رکھا ہے لیکن یہ قول جمہور علماء اور ائمہ اربعہ کے خلاف ہے اور متعدد حدیثوں سے عورتوں کو سونا پہننے کا جواز نکلتا ہے اور امام شوکانیؒ نے خاص اس مسئلہ کی تحقیق میں ایک مستقل رسالہ لکھا ہے اور جس حدیث سے انہوں نے دلیل لی ہے وہ حدیث باب الخاتم میں ان شاء اللہ آئے گی اور ہم اس کا جواب ان شاء اللہ تحریر کریں گے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ عِمَامَةً أَوْ قَمِيصًا أَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُولُ
اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ
شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ۔

۴۱۳۵۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ أَكَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ
حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا
فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هٰذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ
مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ۔

۴۱۳۶۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يَا عَائِشَةُ إِنْ أَرَدْتِ اللُّحُوقَ بِي فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ وَإِيَّاكِ
وَمُجَالَسَةَ الْأَغْنِيَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِي ثَوْبًا حَتَّى تُرَقِّعِيهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ

پہنتے کپڑا (عہ نیا) نام لیتے اس کا ساتھ نام اس کے پگڑی یا کرتہ یا چادر پھر کہتے یا الٰہی تیرے ہی لئے حمد ہے اور پہنانے میرے کے مجھ کو اس قمیص کے تئیں یا الٰہی مانگتا ہوں میں تجھ سے بھلائی اس کی اور بھلائی اس چیز کی کہ بنایا گیا یہ کپڑا اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے برائی اس کی سے اور برائی اس چیز کی سے کہ بنایا گیا یہ واسطے اس کے، (ترمذی، ابوداؤد)

۴۱۳۵۔ اور معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ کھائے طعام پھر کہے سب تعریف ہے واسطے اللہ کے کہ کھلایا مجھ کو یہ کھانا اور پہنچایا مجھ کو یہ کھانا بغیر حیلہ کے اور بغیر قوت میری کے بخشے جاتے ہیں اس کے لئے جو کچھ کہ پہلے گناہ تھے (ترمذی) اور زیادہ کیا ابوداؤد نے اور جو شخص کہ پہنے کپڑا پس کہے سب تعریف ہے اللہ کے لئے کہ پہنایا مجھ کو یہ کپڑا اور دیا مجھ کو بغیر حیلہ کے اور قوت میری کے بخشے جاتے ہیں واسطے اس کے اگلے پچھلے گناہ۔

۴۱۳۶۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا فرمایا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہؓ اگر چاہتی ہے تو ملنا ساتھ میرے پس چاہیئے کہ کفایت کرے تجھ کو دنیا سے مانند توشہ[۱] سوار کی اور بچتی رہو ہم نشینی دولت مندوں کی سے اور نہ پرانا گن کپڑے کو یہاں تک کہ پیوند کرے تو اس کو (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر حدیث صالح بن حسانؓ

عہ کہتے یا الٰہی، نیا کپڑا لگاتے وقت یہ دعا پڑھنا سنت ہے، عہ پہنتے کپڑا۔ ابن حبان اور خطیب اور بغوی نے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے نیا کپڑا پہننے کا تو پہنتے اس کو دن جمعہ کے اور پگڑی یا کرتا یا چادر یا اور کپڑا اور مقصود تعمیم ہے اور تخصیص بطریق تمثیل کے ہے اور نام اس طرح لیتے اور کہتے رزقنی اللّٰہ اوا عطانی اوکسانی ہذا العمامۃ اوالقمیص اوالرداء، سلہ مانند توشہ سوار کے، یعنی دنیا کی تھوڑی سی چیز پر قناعت کرنا اور سوار کو خاص کیا ذکر کے ساتھ۔ خلاف پیادہ کے اس لئے کہ سوار بہت جلد پہنچتا ہے منزل پر پیادے سے تو اس کو بہ نسبت پیادہ کے کم خرچ ضرورت پڑتی ہے ÷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ۔

۴۱۳۷۔ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اِيَاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اَنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ اَنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

۴۱۳۸۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِی الدُّنْيَا اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۴۱۳۹۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ۔

۴۱۴۰۔ وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ تَوَاضُعًا كَسَاهُ اللّٰهُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ وَمَنْ تَزَوَّجَ لِلّٰهِ تَوَّجَهُ

کی سے کہا محمد بن اسمٰعیل رحمہ اللہ نے کہ صالح بن حسان منکر الحدیث ہے۔

۴۱۳۷۔ اور ابی امامہ رضی اللہ عنہ ایاس بن ثعلبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہیں سنتے کیا نہیں سنتے تم کی زینت کا ترک کرنا[1] اخلاق ایمان سے ہے تحقیق دنیا کی زینت کا ترک کرنا اخلاق ایمان سے ہے (ابوداؤد)

۴۱۳۸۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پہنے شہرت[2] کا کپڑا دنیا میں پہنائے گا اس کو اللہ تعالٰی ذلت کا کپڑا قیامت کے دن (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۴۱۳۹۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے جو شخص کہ مشابہت کرے کسی قوم سے پس[3] وہ ان سے ہے (احمد، ابوداؤد)

۴۱۴۰۔ اور سوید بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی ایک آدمی سے کہ تھا اولاد اصحاب نبی صلعم کے سے کہ نقل کی اس نے اپنے باپ سے کہ فرمایا نبی صلعم نے جو شخص کہ چھوڑ دے[4] کپڑا زینت کا پہننا اس حال میں کہ قادر ہو اس پر اور ایک روایت میں لفظ تواضعاً کا زیادہ آیا ہے پہنائے گا اس کو اللہ نعم جوڑا[5] بزرگی کا

---

[1] ترک کرنا زینت یعنی تواضع لباس میں اور پہننا زینت دنیا سے اخلاق اہل ایمان سے ہے کہ ایمان لاتا آخرت اور درجہ بلندی آخرت کی پر باعث اس کا ہوا ہے، [2] پہنے کپڑا شہرت کا یعنے اس نیت سے کہ لوگوں میں اس کا نام ہو لوگ اس کو خوش پوشاک کہیں کہا علی قاری نے اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی دنیا میں اللہ عزوجل کی خوشی کے لئے ذلت اور تواضع کے کپڑے اختیار کرے اللہ عزوجل اس کو آخرت میں عزت کی پوشاک پہنائے گا اور بعض نے کہا شہرت کے لباس سے یہ مراد ہے کہ حرام لباس پہنے جس کا پہننا جائز نہیں ہے، (مرقاۃ) [3] پس وہ ان میں سے ہے، افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اس حدیث کا بھی خلاف کیا اور نصاریٰ کی مشابہت پر مرے جاتے ہیں انہیں کی طرح کوٹ پتلون پہنتے ہیں وہ بوٹ پہنتے ہیں چرٹ پیتے ہیں شراب اڑاتے ہیں کتے بغل میں رکھتے ہیں اور نہیں ڈرتے کہ اس مشابہت کی وجہ سے ہم گویا عیسائی بنے جاتے ہیں انا للہ، [4] چھوڑ دے یعنے بسبب زہد اور تواضع اور کسر نفسی کے، [5] جوڑا بزرگی کا یعنی بہشت کا جوڑا اس کو دے گا کہ باعث رفعت و بزرگی کا ہوگی؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اللّٰهُ تَاجَ الْمُلْكِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مِنْهُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ حَدِيْثَ اللِّبَاسِ۔

۴۱۴۱۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّرٰى اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۱۴۲۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرًا فَرَاٰى رَجُلًا شَعِثًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهٗ فَقَالَ مَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يُسَكِّنُ بِهٖ رَاْسَهٗ وَرَاٰى رَجُلًا عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ فَقَالَ مَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يَغْسِلُ بِهٖ ثَوْبَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ۔

۴۱۴۳۔ وَعَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ دُوْنٌ فَقَالَ لِيْ اَلَكَ مَالٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مِنْ اَيِّ الْمَالِ قُلْتُ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ اَعْطَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ

اور جو کوئی نکاح کرے واسطے خدا کے پہنائے گا اللہ اس کو تاج بادشاہت کا (ابوداؤد) اور نقل کی ترمذی نے جملہ اس حدیث سے معاذ بن انس سے حدیث لباس کی۔

۴۱۴۱۔ اور عمرو بن شعیبؒ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے یہ کہ دکھلایا جائے اثر نعمت اس کی کا اوپر[1] اس بندے کے (ترمذی)

۴۱۴۲۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ آئے ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملاقات کو پس دیکھا ایک شخص پراگندہ بال کو کہ پراگندہ تھے بال اس کے سر کے پس فرمایا کیا نہیں پاتا یہ شخص اس چیز کو کہ درست کرے ساتھ اس کے بال سر اپنے کے اور دیکھا ایک شخص کہ تھے اس کے بدن پر کپڑے میلے پس فرمایا کیا نہیں پاتا یہ شخص اس چیز کو کہ دھوئے ساتھ اس کے کپڑے اپنے (احمد و نسائی)

۴۱۴۳۔ اور ابی الاحوصؓ نے نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ میرے بدن پر تھے کپڑے ناکارہ پس فرمایا مجھ کو کیا ہے تیرے پاس مال کہا میں نے کہ ہاں فرمایا کس قسم کا مال ہے کہا میں نے ہر قسم کا مال ہے تحقیق دیا ہے مجھ کو اللہ تعالیٰ نے اونٹ اور گائیں، بکریاں، گھوڑے اور غلام آپ نے فرمایا پس جب دیا ہے تجھے اللہ تعالیٰ نے تو چاہیئے[2] دیکھا جائے تجھ پر اللہ کی نعمت کا اثر اور اثر

---

[1] اوپر اس کے بندے کے یعنی جب دے اللہ تعالیٰ بندے کو نعمت تو ظاہر کرے اس کو یعنی کپڑے اپنے حال کے مطابق لباس پہنے مبالغہ اور اسراف کے سوا اور اس لئے کہ محتاج لوگ زکوٰۃ اور صدقات کی طلب کے لئے اس کے پاس آویں نہ اس لئے کہ عمدہ لباس نہیں کرا زروت [2] کیا نہیں پاتا یعنی صابون وغیرہ اور اس سے معلوم ہوا کہ بدن کی اصلاح اور ستھرائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک محبوب تھی اور خلاف اس کا مکروہ اور یہ جو گزرا البذاذۃ من الایمان تو مراد بذاذۃ سے قناعت کرنی ہے موٹے چھوٹے لباس پر تو یہ نظافت کے منافی نہیں ہے جس کے حق میں آیا ہے کہ وہ دین سے ہے اور اہل یقین کے نزدیک بذاذۃ کو ذلت لازم نہیں ہے، مرقاۃ) [3] پس چاہیئے کہ دیکھا جائے تجھ پر اثر نعمت اللہ کا اتم سوید بن وہب کی گذشتہ حدیث جس میں عمدہ لباس پہننا چھوڑنے کی فضیلت کا بیان ہے اور ابو امامہ کی گذشتہ حدیث جس میں پریشانی کو ایمان کا حصہ فرمایا ہے ان دونوں حدیثوں میں اور باب کی حدیثوں میں جن میں اچھا پہننے کی رغبت دلائی ہے کوئی تعارض نہیں ہے اس لئے کہ پریشان رہنا اگر بقصد اختیار فقر و زہد کے ہے دنیا میں تو محمود ہے اور اگر بسبب بخل اور کمینہ پن کے ہے تو مذموم ہے ایسی صورت میں آدمی کو ضرور اپنی طبع کو حالت اعتدال پر لانا چاہیئے اور عمدہ پہننا چاہیئے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ فَإِذَا آتَاكَ اللهُ مَالًا فَلْيُرَ أَثَرُ نِعْمَةِ اللهِ عَلَيْكَ وَكَرَامَتِهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيحِ ۔

۴۲۴۴ ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ۔

۴۲۴۵ ۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَرْكَبُ الْأُرْجُوَانَ وَلَا أَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَلَا أَلْبَسُ الْقَمِيصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيرِ وَقَالَ أَلَا وَطِيبُ الرِّجَالِ رِيحٌ لَا لَوْنَ لَهُ أَلَا وَطِيبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيحَ لَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ۔

۴۲۴۶ ۔ وَعَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَشْرٍ عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ وَالنَّتْفِ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَعَنْ مُكَامَعَةِ

عزت کا جو اس نے تجھے عطا کی ہے (نسائی) اور شرح السنہ میں مصابیح کے الفاظ ہیں ۔

۴۲۴۴ ۔ اور عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ گزرا ایک آدمی اس حال میں کہ اس پر تھے دو کپڑے[1] سرخ پس سلام علیک کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس نہ جواب دیا آپ نے اس کو اس کے سلام کا (ترمذی، ابوداؤد)

۴۲۴۵ ۔ اور عمران بن حصین سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں سوار ہوتا میں زین پوش[2] ارغوانی پر اور نہیں پہنتا میں کسنبیا اور نہیں پہنتا میں کرتا کہ سنجاف[3] لگا ہو ریشمی اور فرمایا خبردار ہوا و خوشبوئی کہ مرد لگادیں چاہیئے کہ بو رکھتی ہو نہ رنگ اور خوشبوئی عورتوں کو چاہیئے کہ رنگ رکھتے ہو نہ بو واسطے اس کے (ابوداؤد)

۴۲۴۶ ۔ اور ابوریحانہ سے روایت ہے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزوں سے دانتوں[4] کے تیز کرنے سے اور گودنے سے اور بال اکھاڑنے سے اور ہم خواب ہونے مرد کے سے ساتھ مرد کے بدون حائل ہونے کپڑے کے اور ہم خواب[5] ہونے عورت کے ساتھ عورت کے بدون حائل ہونے کپڑے کے اور منع کیا اس سے کہ لگائے مرد[6] نیچے کپڑے ریشم کے مانند عجمیوں

---

[1] دو کپڑے سرخ اس کے یہ دونوں کپڑے کسنب میں رنگے ہوئے تھے اور ان کے پہننے والے خود ہی عبداللہ بن عمرو تھے دوسری حدیث میں اس کا صاف بیان ہے اور اس میں یہ بھی مذکور ہے کہ یہ کسنب کے رنگے ہوئے تھے اور وہ حدیث فصل اول میں انہیں سے بروایت مسلم گزر چکی، [2] زین پوش اغوانی پر، یعنی سرخ زین پوش [3] کہ سنجاف لگا ہو ریشمی، یعنی زیادہ چار انگل سے کیونکہ اسماء کی روایت سے فصل اول میں گزرا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جبہ تھا جس کی آستینوں اور گریبان اور سامنے کے دونوں کلیوں پر دیباکی گوٹ لگی ہوئی تھی اور وہ حدیث اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے تو ضرور یہ تاویل کرنی پڑے گی چار انگل سے زیادہ گوٹ لگانے کو آپ نے مکروہ رکھا، [4] دانتوں کے ۔ دوسری حدیث میں ایسی عورت پر لعنت ڈالی ہے جو دانتوں کو باریک کرے یا بال میں بال جوڑے یا نیل بھرے یا پیشانی کے بال اکھاڑے اور یہ اس لئے کہ اس میں تغیر خلقت الٰہی ہے اور بناوٹ بھی ہے کہ آدمی دھوکا کھائے، [5] ہم خواب ۔ اس لئے کہ جب عورت دوسری عورت کی نِکسُک اپنے خاوند سے کہے گی تو اس کو اس کا شوق پیدا ہوگا پھر خدا جانے کیا کیا فساد ہوں غور کیا چاہیئے کہ شریعت میں کیا کیا دوراندیشی ہے، [6] مرد نیچے کپڑے کے ریشم یعنی استر ریشم کا ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الْمَرْأَةِ إِلَّا بِغَيْرِ شِعَارٍ وَأَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ فِي أَسْفَلِ ثِيَابِهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ
أَوْ يَجْعَلَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ وَعَنِ النُّهْبَى وَعَنْ رُكُوبِ النُّمُورِ وَلُبُوسِ
الْخَاتَمِ إِلَّا لِذِي سُلْطَانٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

۴۱۴۷ - وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمَيَاثِرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ
مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ قَالَ نَهَى عَنْ مَيَاثِرِ الْأُرْجُوَانِ۔

۴۱۴۸ - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَرْكَبُوا الْخَزَّ وَلَا النِّمَارَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

۴۱۴۹ - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَى عَنْ مِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ، رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۴۱۵۰ - وَعَنْ أَبِي رِمْثَةَ التَّيْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ وَلَهُ شَعْرٌ قَدْ عَلَاهُ الشَّيْبُ وَشَيْبُهُ أَحْمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

کی یا لگائے مونڈھوں پر ریشمی کپڑا مانند عجمیوں کے اور منع کیا لوٹنے سے اور سوار ہونے سے اوپر زین چیتے کے اور منع کیا پہننے چھاپ[۵۲] کے سے مگر واسطے صاحب حکومت کے (ابوداؤد، نسائی)

۴۱۴۷ - اور حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے چھاپ سونے کی سے اور پہننے قسی[۵۳] کے سے اور استعمال میاثر کے سے، (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) اور ایک روایت ابوداؤد کے یوں ہے کہ علیؓ نے منع فرمایا آپ نے زین سرخ سے۔

۴۱۴۸ - اور معاویہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سوار ہو تم اوپر زین پوش خز کے اور نہ سوار ہو اوپر چیتے[۵۴] کے چمڑے کے (ابوداؤد، نسائی)

۴۱۴۹ - اور براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا زین پوش سرخ سے (شرح السنہ)

۴۱۵۰ - اور ابی رمثہ تیمی سے روایت ہے کہا آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ آپ پر دو کپڑے سبز[۵۵] تھے اور آپ کے بال تھے تھوڑے[۵۶] سے کہ غالب آیا تھا ان پر بڑھاپا بڑھاپا ان کا سرخ تھا (ترمذی) اور ایک روایت ابوداؤد کے یوں ہے کہ حضرت

---

[۵۱] یا لگائے مونڈھوں پر یعنی زیادہ چار انگل سے، [۵۲] پہننے چھاپ کے سے، پہننا چھاپ کا بغیر احتیاج کے محض زینت کے مکروہ تنزیہی ہے اور بعض نے کہا منسوخ ہے بدلیل اس کے کہ صحابہؓ خلفاء کے وقت چھاپیں پہنتے تھے اور کوئی انکار نہیں کرتا تھا، [۵۳] اور پہننے قسی کے سے، یہ ایک قسم ہے ریشمی کپڑے کی جو قس شہر میں بنے جاتے ہیں، [۵۴] اور استعمال میاثر کے سے میثرہ یعنی لال ریشمی چادر جو عورتیں اپنے خاوندوں کے لئے بناتیں، الخ اور پر چیتے کے، یعنی ہر چند چیتے کی کھال دباغت سے پاک ہوتی ہے لیکن اس پر بیٹھنا متکبرین کی عادت ہے لہذا منع کیا اور خز بھی ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہوتا ہے [۵۵] آپ پر دو کپڑے سبز تھے محققین اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ سوا کسم کے رنگ کے اور اس رنگ کے جو خاص ہے عورتوں سے جیسے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا باقی سب رنگ مردوں کے لئے جائز ہیں، [۵۶] بال تھے تھوڑے سے یعنی تھوڑے بالوں پر بڑھاپے کی علامت نمودار تھی اور بڑھاپا ان کا سرخ تھا یعنی آپ نے سرخ خضاب کی تھی اس میں اختلاف ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا یا نہیں اس اختلاف کو ہم ان شاء اللہ تعالیٰ باب الترجیل میں بیان کریں گے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَبِيْ دَاوٗدَ هُوَذُو وَفْرَةٍ وَّبِهَا رَدْعٌ مِّنْ حِنَّاءٍ۔

۴۱۵۱۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَاكِيًا فَخَرَجَ يَتَوَكَّأُ عَلٰى اُسَامَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قِطْرِيٌّ قَدْ تَوَشَّحَ بِهٖ فَصَلّٰى بِهِمْ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۴۱۵۲۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَانِ قِطْرِيَّانِ غَلِيْظَانِ وَكَانَ اِذَا قَعَدَ فَعَرِقَ ثَقُلَا عَلَيْهِ فَقَدِمَ بَزٌّ مِّنَ الشَّامِ لِفُلَانٍ الْيَهُوْدِيِّ فَقُلْتُ لَوْ بَعَثْتَ اِلَيْهِ فَاشْتَرَيْتَ ثَوْبَيْنِ اِلَى الْمَيْسَرَةِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا تُرِيْدُ اِنَّمَا تُرِيْدُ اَنْ تَذْهَبَ بِمَالِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ قَدْ عَلِمَ اَنِّيْ مِنْ اَتْقَاهُمْ وَاٰدَاهُمْ لِلْاَمَانَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ۔

۴۱۵۳۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاٰنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ مَّصْبُوْغٌ بِعُصْفُرٍ مُّوَرَّدًا فَقَالَ مَا هٰذَا فَعَرَفْتُ

صاحب وفرہ تھے اور ان بالوں میں اثر تھا مہندی کا۔

۴۱۵۱۔ اور حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے بیمار پس باہر تشریف لائے تکیہ کیے ہوئے اسامہ پر اور حضرت پر کپڑا تھا قطر کا کہ بطور بدہی[1] کے ڈالا تھا پس نماز پڑھائی صحابہؓ (شرح السنہ)

۴۱۵۲۔ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو کپڑے قطری موٹے اور تھے حضرت جب بیٹھتے[2] اور پسینا آتا آپ کو تو بھاری ہو جاتے[3] کپڑے آپ کے بدن پر پس آیا کپڑا شام سے واسطے فلاں یہودی کے پس کہا میں نے اگر بھیجئے طرف اس کی پس خریدتے اس سے دو کپڑے بوعدہ[4] فراغت پس بھیجا[5] آپ نے کسی کو اس یہودی کی طرف پس کہا یہودی نے تحقیق میں جانتا ہوں اس چیز کو جو ارادہ کرتے ہو تم، تم ارادہ کرتے ہو کہ لے جاؤ[6] مال میرا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جھوٹ کہا اس یہودی نے اس لئے کہ تحقیق[7] میں سب لوگوں سے متقی ہوں اور خوب ادا کرنے والا ہوں ان میں امانت کو۔ (ترمذی، نسائی)

۴۱۵۳۔ اور عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ دیکھا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال میں کہ مجھ پر تھا کپڑا رنگا ہوا کسم کا گلابی پس فرمایا کیا ہے یہ پس پہچانی میں نے کراہت[8] آنحضرتؐ کی پس گیا میں اور جلا دیا میں نے اس کپڑے کو پس فرمایا نبی صلی اللہ

---

[1] قطر کا کہ بطور بدہی کے۔ یعنی بطور رسلی کے اور قطر ایک گاؤں ہے ضلع بحرین میں وہ چادر وہاں کی بنی ہوئی تھی۔ [2] جب بیٹھے یعنی بہت دیر۔ [3] تو بھاری ہو جاتے الخ اور آپ کو سخت تکلیف ہوتی۔ [4] بوعدہ فراغت یعنی اس وعدہ پر کہ وقت آنے روپیہ کے کپڑوں کا مول ادا کریں گے۔ [5] بھیجا یعنی کپڑا خرید کر لے کے لئے بوعدہ مذکور۔ [6] لے جاؤ تم مال میرا یعنی وعدہ پورے جاؤ اور پھر مول نہ دو بظاہر اس نامراد نے اس شخص کو مخاطب کیا جو کپڑا لینے گیا تھا اور حقیقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب تھا۔ [7] جانتا ہے یعنی توریت سے۔ [8] کراہت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی اس کپڑے کے پہننے سے اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کسم کے رنگ کا کپڑوں مردوں کو حرام ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَا كَرِهَ فَانْطَلَقْتُ فَأَحْرَقْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعْتَ بِثَوْبِكَ قُلْتُ أَحْرَقْتُهُ قَالَ أَفَلَا كَسَوْتَهُ بَعْضَ أَهْلِكَ فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ لِلنِّسَاءِ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ۔

۴۱۵۴۔ وَعَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى يَخْطُبُ عَلَى بَغْلَةٍ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ أَحْمَرُ وَعَلِيٌّ أَمَامَهُ يُعَبِّرُ عَنْهُ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ۔

۴۱۵۵۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ صَنَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَةً سَوْدَاءَ فَلَبِسَهَا فَلَمَّا عَرِقَ فِيْهَا وَجَدَ رِيْحَ الصُّوْفِ فَقَذَفَهَا رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ۔

۴۱۵۶۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْتَبٍ بِشَمْلَةٍ قَدْ وَقَعَ هُدْبُهَا عَلَى قَدَمَيْهِ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ۔

۴۱۵۷۔ وَعَنْ دِحْيَةَ بْنِ خَلِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبَاطِيَّ فَأَعْطَانِيْ مِنْهَا قُبْطِيَّةً فَقَالَ اصْدَعْهَا صَدْعَيْنِ فَاقْطَعْ أَحَدَهُمَا قَمِيْصًا وَأَعْطِ الْآخَرَ امْرَأَتَكَ تَخْتَمِرُ بِهِ فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ وَأْمُرِ امْرَأَتَكَ أَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهُ ثَوْبًا لَا يَصِفُهَا رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ۔

۴۱۵۸۔ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا

علیہ وسلم نے ذکر کیا کیا تونے ساتھ کپڑے اپنے کے کہا میں نے جلا دیا میں نے اس کو فرمایا کیوں نہ پہنا یا تو نے اس کپڑے کو اپنی بعض عورتوں کو اس لئے کہ تحقیق نہیں مضائقہ ہے ساتھ پہننے اس کے عورتوں کو۔ (ابوداؤد)

۴۱۵۴۔ اور ہلال بن عامرؓ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منیٰ میں کہ خطبہ فرماتے تھے خچر پر اس حال میں کہ ان پر تھی چادر سرخ[1] اور علی آگے پڑھے ہوئے تھے آنحضرتؐ کے بیان کرتے تھے آپ کی کلام لوگوں میں (ابوداؤد)

۴۱۵۵۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ بنائی گئی واسطے نبی صلعم کے چادر سیاہ پس پہنا اسکو پس جب پسینا آیا اس میں پائی بو صوف کی پس پھینک دیا اسکو[2] (ابوداؤد)

۴۱۵۶۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہا آیا میں نبی صلعم کے پاس اس حال میں کہ آپ بیٹھے تھے گوٹ مارے[3] ہوئے ساتھ چادر کے پڑی تھی پھندنی اسکی آپکے قدموں پر (ابوداؤد)

۴۱۵۷۔ اور دحیہ بن خلیفہ سے کہا لائے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کپڑا قباطی[4] پس دیا مجھے ان میں سے ایک قبطی اور فرمایا پھاڑ اس کو دو ٹکڑے پس بنا ان میں سے ایک کا کرتا اور دے دوسرا ٹکڑا اپنی عورت کو کہ دوپٹہ بنا لے اپنا پس جب پیٹھ پھیری دحیہ نے تو فرمایا آپ نے اور کہنا اپنی عورت سے کہ لگائے اس کے نیچے ایک اور کپڑا تاکہ نہ ظاہر ہوں اس کے بدن کے بال (ابوداؤد)

۴۱۵۸۔ اور ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے ان کے پاس اس حال میں کہ اوڑھنی اوڑھ

---

[1] ان پر تھی چادر سرخ یعنی سرخ کا لڑ یدار تھی کہ بالکل سرخ، [2] پس پھینک دیا آنحضرتؐ کو بدبو سے بہت نفرت تھی، [3] گوٹ مارے ہوئے اگوٹ مارا اس طرح کے بیٹھنے کو کہتے ہیں کہ سرین زمین پر ٹیک کر دونوں گھٹنے کھڑے کر لیتے ہیں اور دونوں ہاتھ یا لونی کپڑا کر دونوں گھٹنے کے لپیٹ کر بیٹھتے ہیں سہارے کے لئے یہ جائز ہے جب تہ بند یا لنگ سے رکھے ہو ورنہ ناجائز ہے جیسے دوسری حدیث میں صاف مذکور ہے، [4] قباطی جمع ہے قبطی کی وہ ایک قسم کا باریک اور سفید کپڑا ہے جو مصر میں بنا جاتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَهِيَ تَحْتَهُ فَقَالَ لَبَّيْهِ لَا لَبِّيَتَيْنِ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۱۵۹ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ إِزَارِيْ اِسْتِرْخَاءٌ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ ارْفَعْ إِزَارَكَ فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ قَالَ زِدْ فَزِدْتُ فَمَازِلْتُ أَتَحَرَّاهَا بَعْدُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ إِلَى أَيْنَ قَالَ إِلَى أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۴۱۶۰ - وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِزَارِيْ يَسْتَرْخِيْ إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَفْعَلُهُ خُيَلَاءَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۱۶۱ - وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَأْتَزِرُ فَيَضَعُ حَاشِيَةَ إِزَارِهِ مِنْ

اوڑھنی ہوئی تھیں پس فرمایا ایک[1] پیچ دے لیں نہ دو پیچ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۴۱۵۹ ۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ گذرا میں ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ بیچ تہ بند میرے کے لٹکنا تھا پس فرمایا اے عبداللہ بلند کر تو تہ بند اپنے کو پس بلند کیا میں نے اس کو پھر فرمایا اور اٹھا پس اٹھایا میں نے پس ہمیشہ کوشش کرتا ہوں اس کام کی بعد حکم کرنے حضرتؐ کے پس کہا بعض لوگوں نے کہاں تک اٹھاتے ہو تم کہا آدھی پنڈلیوں[2] تک (مسلم)

۴۱۶۰ ۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی دراز کرے کپڑا اپنا ازراہ تکبر کے نہیں کرے گا نظر رحمت اللہ طرف اس کی دن قیامت کے پس کہا ابوبکرؓ نے یا رسول اللہ ازار میری لٹک آتی ہے مگر یہ کہ ہر وقت خبرگیری کرتا ہوں پس فرمایا واسطے ابوبکرؓ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق تو ان لوگوں میں سے نہیں ہے کہ لٹکاتے ہیں ازراہ تکبر کے (بخاری)

۴۱۶۱ ۔ اور عکرمہ سے روایت ہے کہ کہا دیکھا میں نے ابن عباسؓ کو کہ تہ بند باندھتے تھے پس رکھتے تھے تہ بند اپنے کا کنارہ

---

[1] ایک پیچ سر پر نہ دو پیچ یعنی ایک پیچ کافی ہے تاکہ مشابہت نہ ہو ساتھ عمامہ مردوں کے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو مردانہ لباس پہننا اور مردوں کو زنانہ لباس پہننا حرام ہے، [2] کہا آدھی پنڈلیوں تک یا تحامہ ٹخنوں کے اوپر رکھنا مباح ہے اور آدھی پنڈلیوں تک مستحب ہے اور ازار لٹکانے میں بڑی سخت وعید آئی ہے ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازار لٹکانے والے کو نماز اور وضو دونوں کے اعادہ کا حکم دیا، اکثر علماء کے نزدیک یہ حکم تشدد اور تہدید کے طور پر تھا کیونکہ وضو ٹوٹنے کی وجہ نہیں ہے بہرحال ازار لٹکائے ہوئے نماز پڑھنا بڑی خرابی کی بات ہے کہ اس میں نماز نہ صحیح ہونے کا اندیشہ ہے اور شعبان کی شب کی فضیلت میں جو حدیث آئی ہے اس میں یہ مراد ہے کہ اس شب میں سب کی مغفرت ہوتی ہے مگر جو دائم الخمر ہو اور جو زیادہ لعنت کیا کرتا ہو اور جو ازار لٹکاتا ہو اور ظاہر یہ ہے کہ یہ وعید ایسے شخص کے حق میں ہے جو غرور اور کبر کی راہ سے ایسا کرے اور جس کی ازار خود بخود کبھی ٹخنوں کے نیچے ہو جایا کرے تو وہ اس وعید میں داخل نہیں ہے بدلیل حدیث ابوبکر صدیقؓ کے جو انشاء اللہ تعالیٰ آتی ہے، تو ان لوگوں سے نہیں ہے کہ لٹکاتے ہیں ازراہ تکبر کے، اس سے معلوم ہوا اگر بدون قصد بے اختیاری سے لٹک جائے تو معاف ہے ؎

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُقَدَّمِهٖ عَلٰى ظَهْرِ قَدَمِهٖ وَيَرْفَعُ مِنْ مُؤَخَّرِهٖ قُلْتُ لِمَ تَأْتَزِرُ هٰذِهِ الْاِزْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتَزِرُهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۴۱۶۲ - وَعَنْ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْعَمَائِمِ فَاِنَّهَا سِيْمَاءُ الْمَلٰٓئِكَةِ وَارْخُوْهَا خَلْفَ ظُهُوْرِكُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

۴۱۶۳ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَقَالَ يَا اَسْمَاءُ اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيْضَ لَنْ تَصْلُحَ اَنْ يُّرٰى مِنْهَا اِلَّا هٰذَا وَهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى وَجْهِهٖ وَكَفَّيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۴۱۶۴ - وَعَنْ اَبِيْ مَطَرٍ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا اِشْتَرٰى ثَوْبًا بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ فَلَمَّا لَبِسَهٗ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَزَقَنِيْ مِنَ الرِّيَاشِ مَا اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِي النَّاسِ وَاُوَارِيْ بِهٖ

آگے کی جانب اس کی سے اپنے قدم کے پشت پر، ازار رکھتے تھے پیچھے اس کے سے میں نے کہا کیوں تہ بند یا ندھتے ہو تم اس طرح ابن عباسؓ نے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تہ بند باندھتے تھے اس طرح (ابوداؤد)

۴۱۶۲ - اور عبادہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم رکھو تم پگڑیاں باندھنی اس لئے کہ پگڑیاں علامت[1] ہیں فرشتوں کی چھوڑو شملے پیچھے پشت اپنی کے (بیہقی شعب الایمان)

۴۱۶۳ - اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق اسماء بیٹی ابوبکرؓ کی آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ ان پر تھے کپڑے باریک پس منہ پھیر لیا حضرتؐ نے ان سے اور فرمایا اے اسماء تحقیق عورت جس وقت کہ پہنچے[2] ایام حیض کو ہرگز نہیں درست کہ دیکھا جائے اس سے کوئی عضو مگر یہ اور یہ اشارہ کیا طرف منہ[3] اپنے کی اور ہاتھوں اپنے کی (ابوداؤد)

۴۱۶۴ - اور ابومطر سے روایت ہے کہ تحقیق علیؓ نے خریدا ایک کپڑا تین درہم کو پس جب پہنا اس کو کہا سب تعریف ہے واسطے اللہ کے کہ پہنایا مجھ کو وہ کپڑا کہ چھپاتا ہوں میں ساتھ اس کے ستر اپنا اور زینت کرتا ہوں میں ساتھ اس کے بیچ زندگانی اپنی کے پھر کہا حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے سنا میں نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم

[1] پگڑیاں علامت ہیں فرشتوں کی یعنی بدر کے دن جب فرشتوں کی مدد آئی تھی تو ان کے سروں پر عمامے تھے، [2] پہنچے ایام حیض کو یعنی بالغ ہو جائے، [3] اور اشارہ کیا طرف منہ اپنے کی اور اپنے ہاتھوں کی یہ ستر عورت کے لئے اور حجاب یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے گھر سے باہر نہ نکلے اگرچہ بدن ڈھکا ہوا ہو حجاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات ہی کا خاصہ تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باریک کپڑے پہننا عورتوں کو جائز نہیں خصوصاً اس قدر باریک جس سے بدن نظر آئے دوسری حدیث میں ہے کہ جو عورتیں کپڑے پہنتی ہیں لیکن ننگی ہیں (یعنی ایسا باریک کپڑا پہنتی ہیں کہ ان کا بدن نظر آتا ہے گویا ننگی ہیں) خود بھی سیدھی راہ سے گری ہیں اور خاوند کو بھی گرا دیتی ہیں (اپنے حسن وجمال پر دیوانہ کر کے خدا سے دور کر دیتی ہے) وہ جنت میں نہ جائیں گی بلکہ جنت کی خوشبو نہ سونگھیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو پانچ سو برس کی راہ سے آتی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَوْرَتِيْ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

۴۱۶۵ - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ ثُمَّ عَمَدَ اِلَى الثَّوْبِ الَّذِيْ اَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهٖ كَانَ فِيْ كَنَفِ اللّٰهِ وَفِيْ حِفْظِ اللّٰهِ وَفِيْ سِتْرِ اللّٰهِ حَيًّا وَّمَيِّتًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۴۱۶۶ - وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِيْ عَلْقَمَةَ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ دَخَلَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ رَقِيْقٌ فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ وَكَسَتْهَا خِمَارًا كَثِيْفًا رَوَاهُ مَالِكٌ۔

۴۱۶۷ - وَعَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ اَيْمَنَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا دِرْعٌ قِطْرِيٌّ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ فَقَالَتِ ارْفَعْ بَصَرَكَ اِلٰى جَارِيَتِيْ اُنْظُرْ اِلَيْهَا

کو پڑھنے سے بچتی ہے (احمد)

۴۱۶۵ - اور ابی امامہؓ سے روایت ہے کہا پہنا حضرت عمر بن خطابؓ نے کپڑا نیا پھر کہا سب تعریف ہے واسطے اللہ کے جس نے پہنایا مجھ کو وہ کپڑا کہ چھپاتا ہوں میں ساتھ اس کے ستر اپنا اور زینت کرتا ہوں میں ساتھ اس کے بیچ زندگانی اپنی کے پھر کہا حضرت عمرؓ نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص پہنے کپڑا نیا پھر کہے سب تعریف ہے واسطے اللہ کے جس نے پہنایا مجھ کو وہ کپڑا کہ چھپاتا ہوں میں ساتھ اس کے ستر اپنا اور زینت کرتا ہوں میں ساتھ اس کے بیچ زندگانی اپنی کے پھر قصد کرے اس کپڑے کا کہ پرانا ہے للہ دے اس کو ہوگا بیچ پناہ اللہ کے اور بیچ محافظت خدا کے اور بیچ پردہ اللہ کے جیتے اور مرتے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

۴۱۶۶ - اور علقمہ بن ابی علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنی ماں سے کہ آئی حفصہؓ بیٹی عبد الرحمنؓ کی حضرت عائشہؓ کے پاس اس حال میں کہ ان پر اوڑھنی باریک تھی پس پھاڑی وہ اوڑھنی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اور پہنائی[1] اس کو اوڑھنی موٹی[2] (مالک)

۴۱۶۷ - اور عبد الواحد بیٹے ایمن کے سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا گیا میں حضرت عائشہ کے پاس اور ان پر تھا کرتا قطری پانچ درہم کی قیمت کا پس کہا حضرت عائشہؓ نے اٹھا تو نگاہ اپنی طرف لونڈی میری کی دیکھ طرف اس کی پس تحقیق یہ تکبر[3] کرتی ہے اس کپڑے کے پہننے سے گھر میں اور تحقیق تھا واسطے میرے اس طرح کے کپڑوں میں

---

[1] پڑنے سے یعنی بعد پہنے کپڑے کے، [2] اور پہنائی اس کو اوڑھنی موٹی۔ اس حدیث سے بھی صاف صریح ثابت ہوا کہ باریک کپڑے پہننا عورت کو جائز نہیں خصوصاً اس قدر باریک جس سے بدن نظر آئے، اور یہ حفصہ بھتیجی تھیں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ان کو آپ نے ان کو باریک کپڑے پہنے دیکھ کر خفا ہوئیں اور تادیب اوڑھنی پھاڑ ڈالی اور اس کے عوض موٹی مجھوٹی اوڑھنی پہنائی، [3] یہ تکبر کرتی ہے الخ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے شکایت کی اس عورت کی اور بیان کیا حال فقر اور تنگی اور زہد کا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا ؎

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَإِنَّهَا تَزْهَى أَنْ تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ وَقَدْ كَانَ لِي مِنْهَا دِرْعٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ تُقَيَّنُ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا أَرْسَلَتْ إِلَيَّ تَسْتَعِيرُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۱۶۸ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَبِسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَبَاءَ دِيبَاجٍ أُهْدِيَ لَهُ ثُمَّ أَوْشَكَ أَنْ نَزَعَهُ فَأَرْسَلَ بِهِ إِلَى عُمَرَ فَقِيلَ قَدْ أَوْشَكَ مَا نَزَعْتَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ نَهَانِي عَنْهُ جِبْرِيلُ فَجَاءَ عُمَرُ يَبْكِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَرِهْتَ أَمْرًا وَأَعْطَيْتَنِيهِ فَمَا لِي فَقَالَ إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهُ تَلْبَسُهُ إِنَّمَا أَعْطَيْتُكَهُ تَبِيعُهُ فَبَاعَهُ بِأَلْفَيْ دِرْهَمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۱۶۹ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ الْمُصْمَتِ مِنَ الْحَرِيرِ فَأَمَّا الْعَلَمُ وَسَدَى الثَّوْبِ فَلَا بَأْسَ بِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۴۱۷۰ - وَعَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ خَرَجَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَعَلَيْهِ مِطْرَفٌ مِنْ خَزٍّ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ نِعْمَةً فَإِنَّ

سے ایک کرتا زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پس نہ تھی کوئی عورت کہ زینت کی جاتی مدینہ میں واسطے بیاہ کے مگر بھیجتے طرف میری کسی کو واسطے مانگنے اس کرتے کو (بخاری)

۶۸ ۴۱ ۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ پہنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن قبا ریشمی کہ تحفہ بھیجی گئی تھی واسطے آپ کے پھر جلد سے اتار ڈالی وہ قبا بدن مبارک سے اور بھیجا اس کو طرف عمرؓ کی پس کہا صحابہؓ نے کہ تحقیق جلد واقع ہوا اتارنا آپ کا اس قبا کو یا رسول اللہ پس فرمایا منع کیا مجھ کو اس کے پہننے سے جبریل نے پس آئے عمرؓ روتے ہوئے پس کہا یا رسول اللہ اکہ ناپسند کیا ہے ایک چیز کو اور دی مجھ کو پس کیا حال ہو گا میرا پس فرمایا تحقیق میں نے نہیں دی تجھ کو کہ پہنے تو اسکو سوائے اسکے نہیں کہ دی میں نے تجھ کو وہ تاکہ بیچے تو اسکو پس بیچی وہ عمرؓ نے

۶۹ ۴۱ ۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا سوائے اس کے کہ نہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پہننے اس کپڑے کے سے کہ نرا ریشم ہو پس اسکے پر علم اور تانا کپڑے کا پس نہیں مضائقہ اس کا (ابوداؤد)

۷۰ ۴۱ ۔ اور ابی رجاءؓ سے روایت ہے کہ نکلے ہم پر عمران بن حصینؓ اس حال میں کہ ان پر تھا مطرف خز کا اور کہا عمرانؓ نے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو دے اللہ نعمت پس تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے یہ کہ دیکھا جائے اثر

سلہ پہنی رسول اللہ نے آخر حدیث تک پہننا آپ کا اسکو پہلے اترنے نہی کے تھا جیسا حدیث کے آخر سے معلوم ہوتا ہے، سلہ پس بیچی وہ عمرؓ نے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے بیچنا درست ہے لیکن شراب اور سور کا کھانا پینا اور بیچنا دونوں حرام ہیں، سلہ پس لئے پر علم یعنی کنارہ یا گوٹ جو بقدر چار انگل ہو سکے تانا یا کپڑے کا ہو جس کپڑے کا تانا بانا دونوں ریشمی ہوں وہ بالاتفاق حرام ہے اور جس کا تانا ریشمی ہو اور بانا سوت کا وہ حلال بالاتفاق ہے، سلہ ان پر تھا مطرف، بروزن مکرم چادر مربع کناریدار اور خز سے یہاں وہ کپڑا مراد ہے جو بنا جاتا ہے ریشم اور صوف سے اور وہ مباح ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللهَ يُحِبُّ اَنْ يُّرٰى اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ، رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

۴۱۷۱۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُلْ مَا شِئْتَ وَالْبَسْ مَا شِئْتَ مَا اَخْطَاَتْكَ اِثْنَتَانِ سَرَفٌ وَّمَخِيْلَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ۔

۴۱۷۲۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَالْبَسُوْا مَا لَمْ يُخَالِطْ اِسْرَافٌ وَّلَا مَخِيْلَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۴۱۷۳۔ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاۤءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا زُرْتُمُ اللّٰهَ فِيْ قُبُوْرِكُمْ وَمَسَاجِدِكُمُ الْبَيَاضُ، رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

اس کی نعمت کا اوپر اس کے بندے کے (احمد)

۴۱۷۱۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کھا جو چیز کہ چاہے تو جب تک کہ نہ پہنچیں تجھ کو دو چیزیں اسراف اور تکبر (بخاری) بیچ ترجمہ باب کے۔

۴۱۷۲۔ اور عمرو بن شعیبؓ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے دادا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ اور پیو اور صدقہ دو اور پہنو جب تک کہ نہ ہو اسراف اور نہ تکبر (احمد، نسائیؒ، ابن ماجہ)

۴۱۷۳۔ اور ابی الدرداءؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہترین کپڑا کہ ملاقات کرو تم اللہ تعالے سے اس میں بیچ قبروں اپنی کے اور اپنی مسجدوں کے سفید کپڑا ہے (ابن ماجہ)

ل جب تک۔ ان سب حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جو کام شرع کی رو سے مباح ہیں جیسے عمدہ کھانے عمدہ کپڑے جو حلال ہیں ان میں ضرورت اور حاجت سے زیادہ صرف کرنا اسراف اور ناجائز ہے اور اسی کا نام ہے کہ ضرورت سے زیادہ مال تباہ کرے اور خلاف شرع کام میں ایک پیسہ بھی صرف کرنا اسراف میں داخل ہے جیسے پتنگ بازی، کبوتر بازی، مرغ بازی، بٹیر بازی، ۲ بیچ قبروں، معلوم ہوا کہ نماز بھی سفید کپڑوں میں بہتر ہے اور کفن کے لئے بھی سفید کپڑا بہتر ہے ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بَابُ الْخَاتَمِ
اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۱۷۴ :- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ وَّفِي رِوَايَةٍ وَّجَعَلَهُ فِي يَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ اَلْقَاهُ ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ وَرِقٍ نَقْشُ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالَ لَا يَنْقُشَنَّ اَحَدٌ عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِيْ هٰذَا وَكَانَ اِذَا لَبِسَهُ جَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِيْ بَطْنَ كَفِّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۱۷۵ :- وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي الرُّكُوْعِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۱۷۶ :- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فِيْ يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ فَقَالَ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلٰى جَمْرَةٍ مِّنْ نَّارٍ فَيَجْعَلُهَا

بیان ہے بیچ پہننے چھاپ کے
پہلی فصل

۴۱۷۴ :- حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا اس نے کہ بنوائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھاپ سونے کی اور ایک روایت میں یہ زیادہ ہے اور پہنا اس کو بیچ داہنے ہاتھ کے پھر پھینک[1] دیا اس کو پھر بنوائی چھاپ چاندی کی کھودا[2] گیا اس میں محمد رسول اللہ اور فرمایا نہ کھودے مانند نقش چھاپ میری کے کوئی اور تھے آپ جب پہنتے چھاپ، کرتے نگینہ اس کا اپنی ہتھیلی کی طرف (بخاری، مسلم)

۴۱۷۵ :- اور حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے قسی[3] کے سے اور کسنبے کے سے اور پہننے انگوٹھی سونے کی سے اور منع فرمایا قرآن پڑھنے کے سے رکوع میں (مسلم)

۴۱۷۶ :- اور عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھی انگشتری سونے کی بیچ ہاتھ ایک شخص کے پس نکال لی آپ نے وہ اس کے ہاتھ سے اور پھینک دیا اس کو پھر فرمایا کہ قصد کرتا ہے ایک تمہارا طرف انگارے آگ دوزخ

---

[1] پھر پھینک دیا یعنی جب نہی اتری، [2] کھودا گیا۔ چھٹے سال ہجرت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا کہ بادشاہوں کو نامہ لکھیں اور ان کو اسلام کے دین پر بلاویں لوگوں نے عرض کی کہ بادشاہ بغیر مہر کے خط کا اعتبار نہیں کرتے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہر کھدوائی چاندی کی نگ پر تین سطریں اس میں لکھیں ایک سطر میں محمد دوسری میں رسول تیسری میں اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وہ انگوٹھی ابوبکرؓ کے پاس رہی ان کے بعد عمر فاروقؓ کے پاس رہی ان کے بعد حضرت عثمان کے پاس رہی پھر ان کے ہاتھ سے اریس کے کنوئیں میں گر پڑی اور نہ ملی اس روز سے خلافت میں نزاع شروع ہو گیا گویا وہ خاتم سلیمانی کی تاثیر رکھتی تھی سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ کوئی اپنی مہر میں محمد رسول اللہ نہ کھدوائے تاکہ شبہ نہ پڑے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر ہے یا کسی اور کی حضرت انس کی حدیث آئندہ میں اس تفرقہ کی طرف اشارہ ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِيْ يَدِهٖ فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهٖ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اٰخُذُهٗ اَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۱۷۷ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ فَقِيْلَ اِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُوْنَ كِتَابًا اِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلْقَةً فِضَّةً نُقِشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ كَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ اَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَّرَسُوْلُ سَطْرٌ وَّاللّٰهُ سَطْرٌ۔

۴۱۷۸ : وَعَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتَمُهٗ مِنْ فِضَّةٍ وَّكَانَ فَصُّهٗ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۱۷۹ : وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِيْ يَمِيْنِهٖ فِيْهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهٗ مِمَّا يَلِيْ كَفَّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۱۸۰ : وَعَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلَى الْخِنْصَرِ

سے پس پہنتا ہے اس کو اپنے ہاتھ میں پس کہا گیا اس شخص کو بعد تشریف لے جانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اٹھا انگشتری اپنی فائدہ[1] اٹھا تو ساتھ اس کے کہا اس نے نہ قسم خدا کی نہیں لوں گا میں[2] اس کو کبھی حالانکہ تحقیق پھینک دیا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مسلم)

۴۱۷۷ ۔ اور انس سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا خط لکھنے کا طرف کسریٰ کی اور قیصر کی اور نجاشی کی پس عرض کیا گیا یہ کہ بادشاہ نہیں قبول کرتے خط کو بغیر مہر کے پس بنوائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشتری چاندی کے حلقہ کی نقش کیا گیا اس میں محمد رسول اللہ (مسلم) اور ایک روایت بخاری کی میں آیا ہے کہ تھا نقش[3] انگشتری کا تین سطریں محمد ایک سطر میں اور رسول ایک سطر میں اور اللہ ایک سطر میں۔

۴۱۷۸ ۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی انگوٹھی ان کی چاندی کی اور تھا نگینہ[4] انگوٹھی کا بھی چاندی کا (بخاری)

۴۱۷۹ ۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنی انگشتری چاندی کی بیچ دائیں ہاتھ اپنے کے اس میں نگینہ تھا حبشی، تھے حضرت کرتے نگینہ انگشتری کا اس جانب[5] کہ متصل ہتھیلی کے ہے (بخاری، مسلم)

۴۱۸۰ ۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا تھی انگشتری نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس میں اشارہ کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے طرف چھنگلیا بائیں

[1] اور فائدہ یعنی اس کی قیمت سے، [2] نہیں لوں گا سبحان اللہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا تقویٰ اور اتباع اس درجہ کو پہنچا تھا اگر وہ اٹھا لیتا اور بیچ لیتا تو گناہ نہ ہوتا۔ [3] تھا نقش انگشتری کا تین سطریں۔ اب ہمارے زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دو نامے ملے ہیں ایک تو وہ جو آپ کے مقوقس قبطی کو لکھا تھا اور حاطب بن ابی بلتعہ کے ہاتھ روانہ کیا تھا اور دوسرا وہ جو آپ نے منذر بن ساوی کی طرف لکھا اور علاء بن حضرمی کے ہاتھ روانہ کیا تھا ان دونوں پر آپ کی مہر بھی ثبوت ہے اور وہ مبارک نامے میں نے اپنی ان آنکھوں سے دیکھے شیخ محی الدین مرحوم بھوپال سے لائے تھے اور وہ دونوں نامے اب تک انکے گھر میں موجود ہیں اور ان پروانوں کی عکسی تصویریں چھپ کر بک رہی ہیں، [4] اور تھا نگینہ الخ اور اگلی حدیث میں ہے کہ اس کا رنگ حبشی تھا تو ان دونوں میں تعارض نہیں ہے کیونکہ حبشی نگ سے مراد نہیں کہ وہ نگ عقیق تھا بلکہ مراد یہ ہے کہ اس کا بنانے والا حبشی تھا حبش کی طرز پر بنایا گیا تھا، [5] اس جانب کہ متصل یعنی اندر کی جانب کیونکہ اوپر رکھنے سے اکثر کام کاج میں حرج ہوتا ہے اور دوسرے شخص تو اس سے چوٹ لگ جاتی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مِنْ يَدِهِ الْيُسْرَى رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔
۴۱۸۱:۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَخَتَّمَ فِي إِصْبَعِي هٰذِهِ أَوْ هٰذِهِ قَالَ فَأَوْمَى إِلَى الْوُسْطٰى وَالَّتِي تَلِيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۴۱۸۲:۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِيْنِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ عَلِيٍّ۔
۴۱۸۳:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِي يَسَارِهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ۔
۴۱۸۴:۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِيْنِهِ فَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ أُمَّتِي رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔
۴۱۸۵:۔ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ رُكُوْبِ النُّمُوْرِ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

ہاتھ کے (مسلم)
۴۱۸۱:۔ اور علیؓ سے روایت ہے کہ منع فرمایا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ مہر پہنوں میں بیچ اس انگلی اپنی کے یا اس میں کہا راوی نے پس اشارہ کیا آپ نے طرف بیچ کی انگلی کی اور اس انگلی کی کہ متصل ہے اس کے۔ (مسلم)

دوسری فصل

۴۱۸۲:۔ حضرت عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے کہ تھے نبی صلعم مہر پہنتے داہنے ہاتھ اپنے میں (ابن ماجہ) ابوداؤد اور نسائیؒ نے حضرت علیؓ سے۔
۴۱۸۳:۔ اور حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنتے انگشتری اپنی بائیں ہاتھ اپنے میں (ابوداؤد)
۴۱۸۴:۔ اور حضرت علیؓ سے روایت ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا ریشمی کپڑا پس رکھا اس کو اپنے بائیں ہاتھ میں اور لیا سونا پس رکھا اس کو اپنے بائیں ہاتھ میں پھر فرمایا کہ تحقیق یہ دونوں حرام ہیں اوپر مردوں امت میری کے (احمد، ابوداؤد، نسائی)
۴۱۸۵:۔ اور معاویہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سوار ہونے سے اوپر چمڑے چیتے کے اور منع فرمایا پہننے سونے کے سے مگر کٹا ہوا (ابوداؤد، نسائی)

لے اور اس انگلی کے کہ متصل ہے اس کے یعنی انگلی شہادت کی اور ان میں انگوٹھی پہننا اس لئے منع ہے کہ یہ انگلیاں ہر کام میں شریک ہوتی ہیں اور انگوٹھے سے حرج ہوگا البتہ چھنگلیاں الگ رہتی ہے اسی میں انگوٹھی پہننا بہتر ہے۔ لے مہر پہنتے، یہ حدیث انسؓ کی گذشتہ حدیث اور ابن عمرؓ کی آئندہ حدیث کے مخالف نہیں ہے یعنی مہر کا بائیں ہاتھ میں پہننا مذکور ہے کیونکہ آپ نے دونوں ہاتھ میں انگوٹھی پہنی جس نے جیسا دیکھا بیان کیا امام نوویؒ نے انگوٹھی دونوں ہاتھ میں پہننا جائز ہے اور کسی میں کراہت نہیں۔ لے مگر کٹا ہوا، بعضوں نے اس حدیث کے روسے کہا ہے کہ عورت کو بغیر کٹا سونا پہننا منع ہے جیسے ایک پوڑا الا سونے کا اور بعض نے کہا اس حدیث کے ساتھ عورتیں مخاطب نہیں ہیں بلکہ مردوں کو حکم ہے کہ وہ سونا نہ پہنیں مگر منقطع جیسے ملمع کرانا آلات وغیرہ کا سونے کے پانی سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٤١٨٦: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ شَبَهٍ مَالِي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الْأَصْنَامِ فَطَرَحَهُ ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ مَالِي أَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ النَّارِ فَطَرَحَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ أَتَّخِذُهُ قَالَ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ قَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللهُ وَقَدْ صَحَّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي الصَّدَاقِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ -

٤١٨٧: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالٍ الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخَلُوقَ وَتَغْيِيرَ الشَّيْبِ وَجَرَّ الْإِزَارِ وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّينَةِ لِغَيْرِ مَحَلِّهَا وَالضَّرْبَ بِالْكِعَابِ وَالرُّقَى إِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ وَعَقْدَ التَّمَائِمِ وَعَزْلَ

۴۱۸۶: اور بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ایک شخص کے کہ پہنے ہوا تھا انگشتری پیتل کی کیا ہے واسطے میرے کہ پاتا ہوں[1] میں تجھ سے بو بتوں کی پس پھینک دیا اس نے اس کو پھر آیا وہ اس حال میں کہ پہنے ہوئے تھا انگشتری لوہے کی پس فرمایا آپ نے کیا ہے واسطے میرے کہ دیکھتا ہوں میں تجھ پر زیور[2] دوزخیوں کا پس پھینک دیا اس کو بھی پھر عرض کیا کہ یا رسول اللہ کس چیز کی بناؤں میں انگشتری فرمایا چاندی کی اور نہ پورا کر اس کو مثقال بھر (ترمذی، ابوداؤد، نسائی) کہا محی السنہ نے کہ تحقیق صحت کو پہنچا ہے سہل بن سعد سے بیچ مقدمہ مہر کے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ایک شخص کے تلاش کر اگرچہ ہو انگشتری لوہے کی۔

۴۱۸۷: اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکھتے دس چیزیں زردی یعنی استعمال کرنا خلوق کا اور مکروہ رکھتے تغیر کرنا بڑھاپے کا اور لٹکا کر تہ بند کو کھینچتے چلنا اور پہننا سونے کی انگوٹھی کا اور ظاہر کرنا عورت کا زینت کو بے محل اور کھیلنا ساتھ نردوں کے اور مکروہ رکھتے تھے منتر کو سوائے معوذات کے اور باندھنا منکوں کا اور کوڑیوں کا اور عورت کے ستر سے باہر گرانا منی کا بے محل[3] اور فساد

پھر یہ حکم منسوخ ہوا اور مردوں پر سونا بالکل حرام ہو گیا کٹا ہو یا بغیر کٹا اور بعض کے نزدیک محمول ہے اس پر کہ ملمع کرنا سونے کے ساتھ جائز ہے اور میرے نزدیک یہ حدیث محمول ہے اس پر کہ اگر آدمی کا کوئی عضو کٹ جائے جیسے ناک یا کان تو سونے کا بنوا سکتا ہے اور عبدالرحمن بن طرفہ کی آئندہ حدیث میں اس کا صاف بیان ہے[1] پاتا ہوں میں، یہ اس لئے کہ اکثر بت پیتل کے بناتے ہیں [2] تجھ پر زیور یہ اس لئے کہ کفار کو دوزخ میں لوہے کی بیڑیاں اور طوق اور زنجیر پہنائے جائیں گے یہ حدیث ضعیف ہے حجت لینے کے لائق نہیں ہے اور امام محی السنہ نے اشارہ کیا اس کے ضعف کی طرف، [3] اور فساد کرنا یعنی رضاع کی حالت میں صحبت کرنے سے روکتے کی طرف اشارہ ہے اس لئے کہ اس میں بچہ کو نقصان پہنچتا ہے جیسے فرمایا مت قتل کرو اپنی اولاد کو پوشیدہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دودھ پلانے کی حالت میں عورت سے جماع کرنا سوار کو اس کے گھوڑے سے گرا دیتا ہے اور صریح طور پر منع نہ فرماتے کہ ایک ضعیف احتمال ہے کیوں جوان مرد تکلیف اٹھائیں مبادا کہ حرام کاری میں گرفتار ہوں اسی طرح عزل بھی جائز ہے باتفاق علماء جب آزاد عورت کی اجازت سے ہو اور وہ اجازت نہ دے تو جائز نہیں اور یہی مطلب ہے اس حدیث کا اور خلوق اور خوشبو ہے جو زعفران سے ملتی ہے تو اس کا استعمال عورتوں کے لئے جائز ہے اور اس حدیث میں مردوں کو منع کرنا مقصود ہے اور بڑھاپے کے تغیر سے غرض یہ ہے کہ نہ سفید بال اکھاڑے اور نہ سیاہ خضاب کرے بخلاف خضاب مہندی کے یا مہندی اور وسمہ کے کہ وہ جائز ہے بالاتفاق اور افسوں کرنا ساتھ قرآن اور اسماء الٰہی کے جائز ہے اور وہ بھی حکم معوذات کا رکھتا ہے اور تمائم سے وہ ہڈیاں اور منکے مراد ہیں جو لوگ نظر بد دور کرنے کے لئے بچوں کے گلوں میں ڈالتے ہیں ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الْمَآءِ لِغَيْرِ مَحِلِّهٖ وَفَسَادِ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

۴۱۸۸:۔ وَعَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ مَوْلَاةً لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِيْ رِجْلِهَا اَجْرَاسٌ فَقَطَعَهَا عُمَرُ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطٰنٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۴۱۸۹:۔ وَعَنْ بُنَانَةَ مَوْلَاةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَيَّانَ الْاَنْصَارِيِّ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ اِذْ دُخِلَتْ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ وَعَلَيْهَا جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ فَقَالَتْ لَا تُدْخِلْنَهَا عَلَيَّ اِلَّا اَنْ تُقَطِّعْنَ جَلَاجِلَهَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ جَرَسٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۴۱۹۰:۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ اَنَّ جَدَّهٗ عَرْفَجَةَ بْنَ اَسْعَدَ قُطِعَ اَنْفُهٗ يَوْمَ الْكُلَابِ فَاتَّخَذَ اَنْفًا مِّنْ وَّرِقٍ فَاَنْتَنَ عَلَيْهِ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَّخِذَ اَنْفًا مِّنْ ذَهَبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

۴۱۹۱:۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّحَلِّقَ حَبِيْبَهٗ حَلْقَةً مِّنْ نَّارٍ فَلْيُحَلِّقْهُ حَلْقَةً مِّنْ ذَهَبٍ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّطَوِّقَ حَبِيْبَهٗ طَوْقًا

کرنا لڑکے کا درحالیکہ نہ حکم کرتے تھے حرام ہونے اس کے کا (ابوداؤد، نسائی)

۴۱۸۸:۔ اور ابن زبیرؓ سے روایت ہے یہ کہ لونڈی آزاد کی ہوئی ان کی لے گئی زبیرؓ کی بیٹی کو طرف حضرت عمرؓ بن خطابؓ کی اور لڑکی کے پاؤں میں گھنگرو تھے پس کاٹ ڈالا ان کو عمرؓ نے اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ساتھ ہر گھنگرو کے شیطان ہے (ابوداؤد)

۴۱۸۹:۔ اور بنانہؓ سے روایت ہے کہ لونڈی آزاد کی ہوئی عبدالرحمٰن بن حیان انصاری کی ہے کہ وہ تھی نزدیک حضرت عائشہؓ کے ناگاہ لائی گئی عائشہؓ کے پاس ایک لڑکی چھوٹی اور وہ پہنے ہوئے تھی گھنگرو آواز کرتے تھے وہ پس کہا عائشہؓ نے نہ لائے اس لڑکی کو میرے گھر مگر یہ کہ کاٹ ڈالے گھنگرو اس کے سنا میں نے رسول اللہ سے فرماتے تھے نہیں داخل ہوتے فرشتے اس گھر میں کہ اس میں گھنٹا ہوتا ہے (ابوداؤد)

۴۱۹۰:۔ اور عبدالرحمٰن بن طرفہؓ سے روایت ہے یہ کہ دادا اس کا عرفجہ بن اسعد کی کٹی ناک اس کی دن کلاب کے پس بنائی اس نے ناک چاندی کی پس بدبودار ہوئی وہ ناک اس پر پس حکم کیا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بنائے ناک سونے کی (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۴۱۹۱:۔ اور حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ دوست رکھے یہ کہ پہنائے اپنے دوست کو حلقہ آگ کا پس چاہیئے کہ پہنائے اس کو حلقہ

؎ کہ اس میں گھنٹا ہوتا ہے عورت کو گھنگرو اور پازیب اور جھجری پہننے سے منع فرمایا اس لئے کہ اس کی آواز سے مردوں کی نظر عورتوں پر پڑتی ہے، ؎ دن کلاب کے، کلاب ایک مقام کا نام ہے وہاں پر لڑائی ہوئی عرفجہ کی ناک کٹ گئی تھی اور اس حدیث سے جائز رکھا ہے علماء نے ناک کان سونے کے بنوانا اور باندھنا دانتوں کا چاندی کی تاروں سے لیکن امام محمد کے نزدیک جائز ہے سونے کی تاروں سے بھی، ؎ پہنائے اپنے دوست کو، یعنی اولاد یا غیر ان کے کو، ؎ حلقہ آگ کا یعنے کان میں یا ناک میں ؏

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ نَارٍ فَلْيُطَوِّقْهُ طَوْقًا مِنْ ذَهَبٍ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسَوِّرَ حَبِيْبَهُ سِوَارًا مِنْ نَارٍ فَلْيُسَوِّرْهُ سِوَارًا مِنْ ذَهَبٍ وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فَالْعَبُوْا بِهَا رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ -

۴۱۹۲ - وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَقَلَّدَتْ قِلَادَةً مِنْ ذَهَبٍ قُلِّدَتْ فِيْ عُنُقِهَا مِثْلَهَا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ جَعَلَتْ فِيْ أُذُنِهَا خُرْصًا مِنْ ذَهَبٍ جَعَلَ اللهُ فِيْ أُذُنِهَا مِثْلَهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

۴۱۹۳ - وَعَنْ أُخْتٍ لِحُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تُحَلِّيْنَ بِهِ أَمَا أَنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُحَلِّيْ ذَهَبًا تُظْهِرُهُ إِلَّا

سونے کا اور جو شخص دوست رکھے یہ کہ پہنائے اپنے دوست کی گردن میں طوق آگ کا پس چاہیے کہ پہنائے اس کے گلے میں طوق سونے کا اور جو شخص دوست رکھے یہ کہ پہنائے اپنے دوست کو کڑا آگ کا پس چاہیئے کہ پہنائے کڑا سونے کا ولیکن لازم ہے تم پر استعمال چاندی کا پس تصرف کرو ساتھ اسکے (ابوداؤد)

۴۱۹۲ - اور اسماء بیٹی یزید رضی سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت کہ پہنے ہار سونے کا پہنایا جائے گا اس کی گردن میں مانند اس کی آگ سے دن قیامت کے اور جو عورت ڈالے اپنے کان میں بالا یا بالی سونے کی ڈالے گا اللہ تعالےٰ اس کے کان میں مانند[1] اس کی آگ سے دن قیامت کے (ابوداؤد، نسائی)

۴۱۹۳ - اور حذیفہ کی بہن رضی سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جماعت عورتوں کی کیا نہیں واسطے تمہارے بیچ چاندی کے وہ چیز کہ زیور بناؤ تم ساتھ اس کے خبردار ہو تحقیق نہیں تم میں سے کوئی عورت

---

[1] حلقہ سونے کا یعنی سونے کے حلقہ کے پہنانے کی سزا یہ ہے کہ پہنایا جائیگا اس کو حلقہ آگ کا اور ابن قیم رح کی صنیع سے معلوم ہوتا ہے کہ حبیب سے مراد اس حدیث میں لڑکا ہے نہ بیوی کیونکہ اس نے زاد المعاد کی جلد ثانی میں فضہ کے لفظ پر لکھا ہے ثابت ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ بھی چاندی کا اور آپ کی تلوار کا دستہ بھی چاندی کا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چاندی کے زیور اور اس کے استعمال میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہے جیسے آپ سے چاندی کے برتن میں کھانے پینے میں نہی ثابت ہوئی ہے اور برتنوں کا باب لباس اور تحلی کے باب سے تنگ ہے اسی لئے عورتوں پر چاندی کا استعمال لباس اور زیور کی رو سے جائز ہے مگر ان کے برتنوں کے حرام ہونے کو لباس اور زیور کا حرام ہونا لازم نہیں ہے پھر اسی حدیث کے اخیر فقرے ولا الفضہ فالعبوا بہا کو استدلال کے مقام میں بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ چاندی کا لباس اور زیور منع ہونے کے لئے دلیل کی ضرورت ہے خواہ نص سے ہو خواہ اجماع سے اور اگر ان دونوں میں اسکی حرمت کی دلیل موجود نہ ہو تو دل میں چاندی کے مردوں پر حرام ہونے میں تردد ہے الی آخر قال، [2] مانند جو لوگ عورت کے لئے بھی سونا پہننا ناجائز سمجھتے ہیں وہ دلیل لیتے ہیں انہیں حدیثوں سے لیکن جمہور علماء اور ائمہ اربعہ یہ کہتے ہیں کہ پہلی حدیث میں یہ مقصود ہے کہ کبر اور غرور کی راہ سے ہے یا غیر مردوں کو دکھانے کے لئے اور اگلی حدیث میں اس کا صاف بیان ہے یا یہ تینوں حدیثیں منسوخ ہیں حضرت علی کی حدیث سے جو گذری اور بی بی ام سلمہ رض کے سونے کے کنگن پہننے جیسے دوسری روایت میں وارد ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عُذِّبَتْ بِهٖ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۱۹۴:۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُ أَهْلَ الْحِلْيَةِ وَالْحَرِيْرِ وَيَقُوْلُ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيْرَهَا فَلَا تَلْبَسُوْهَا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ۔

۴۱۹۵:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا فَلَبِسَهٗ قَالَ شَغَلَنِيْ هٰذَا عَنْكُمْ مُنْذُ الْيَوْمَ إِلَيْهِ نَظْرَةٌ وَإِلَيْكُمْ نَظْرَةٌ ثُمَّ أَلْقَاهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ۔

۴۱۹۶:۔ وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ أَنَا أَكْرَهُ أَنْ يُلْبَسَ الْغِلْمَانُ شَيْئًا مِنَ الذَّهَبِ لِأَنَّهٗ بَلَغَنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ فَأَنَا أَكْرَهُ لِلرِّجَالِ الْكَبِيْرِ مِنْهُمْ وَالصَّغِيْرِ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا۔

کہ زیور بنائے سونے کا ظاہر کرے اس کو عذاب کی جائے گی بسبب اس کے (ابوداؤد، نسائی)

تیسری فصل

۴۱۹۴:۔ اور عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے منع فرماتے زیور والوں اور حریر والوں کو اور فرماتے کہ اگر تم دوست رکھتے ہو زیور جنت کے اور حریر جنت کے پس نہ پہنو ان کو دنیا میں (نسائی)

۴۱۹۵:۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوائی ایک انگشتری پس پہنا اس کو فرمایا مشغول کیا مجھ کو اس نے تم سے آج کے دن طرف اس کی دیکھنا ایک دفعہ اور تمہاری طرف دیکھنا ایک دفعہ پھر پھینک دیا اس کو (نسائی)

۴۱۹۶:۔ اور مالکؒ سے روایت ہے کہ میں مکروہ رکھتا ہوں یہ کہ پہنائے جائیں لڑکے کچھ بھی سونے سے اس لئے کہ پہنچا ہے مجھ کو یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا استعمال کرنے انگشتری سونے کی پس میں مکروہ رکھتا ہوں واسطے مردوں کے بڑے ہوں ان میں سے یا چھوٹے روایت کی مالک نے موطا میں۔

---

۵۱ کہ ظاہر کرے اس کو، یعنے غیر مردوں کو دکھلائے یا کبر وغرور کے لئے پہنے، ۵۲ پس نہ پہنو ان کو دنیا میں کہ امام بغویؒ نے یہ حدیث (نفی) ابو موسیٰ اشعری اور حضرت علی کی حدیث سے منسوخ ہے جس میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کو حلال ہے آخر حدیث تک، ۵۳ یہ وہی سونے کی انگوٹھی تھی جس کو آپ نے پہلے بنوایا تھا ورنہ چاندی کی انگوٹھی آپ کی تو حضرت عثمانؓ کی خلافت تک رہی ان سے اریس کے کنوئیں میں گر گئی جیسے گذرا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ النِّعَالِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۱۹۷:۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا شَعْرٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۱۹۸:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهٗ قِبَالَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۱۹۹:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا يَقُوْلُ اسْتَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۲۰۰:۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنٰى وَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرَهُمَا

بیان ہے بیچ پاپوشوں کے[1]

پہلی فصل

۴۱۹۷:۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنتے تھے ایسی پاپوش کہ نہ تھے اس میں بال (بخاری)

۴۱۹۸:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق پاپوش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی اس کے لئے دو تسمے[2] (بخاری)

۴۱۹۹:۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک غزوہ میں کہ غزوہ کیا فرمایا بہت سے لو پاپوشیں اس لئے کہ مرد ہمیشہ مانند سوار کی ہے جب[3] تک کہ پاپوش پہنے رہتا ہے (مسلم)

۴۲۰۰:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ پہنے ایک تمہارا پاپوش پس چاہیئے کہ شروع کرے ساتھ داہنے[4] پاؤں کے اور جب کہ اتارے پس چاہیئے کہ شروع کرے ساتھ بائیں طرف کے پس چاہیئے کہ ہو دایاں پاؤں پہلے پہننے میں اور آخر ہو

---

[1] بیچ بیان پاپوشوں کے یہ معنی ہیں لفظ نعال کے جو جمع ہے نعل کی اور نعل اس کو کہتے ہیں جس کے ساتھ پاؤں کو زمین کی مباشرت سے بچاتے ہیں اور وہ ہر قوم کی عرف کے ساتھ مختلف ہے اور یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعل مبارک کی صفتوں کا بیان کرنا مقصود ہے جو عرب کے دیار میں معروف ہے اور اس کی بھی اقسام ہیں اس واسطے جمع کے صیغہ کے ساتھ بیان کیا، [2] اس کے لئے دو تسمے۔ آپ چپل پہنتے تھے اور تسموں سے مراد یہ ہے کہ ہر جوتے میں سامنے دو دو چھلے تھے چمڑے کے ایک میں انگوٹھا اور شہادت کی انگلی ڈالتے اور دوسرے میں باقی انگلیاں، [3] جب تک کہ پاپوش پہنے رہتا ہے، عرب میں دیہات کے لوگوں کو جوتا پہننے کی کم عادت تھی اس واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ تعلیم کی خصوصاً ان کو جہاد اور سفر اکثر رہتا تو اس سبب سے زیادہ تر حاجت تھی کہ جوتا پہن کر آدمی سوار کی طرح چلنے پھرنے میں مضبوط ہو جاتا ہے، [4] ساتھ داہنے پاؤں کے یعنی اول دایاں پاؤں ڈالے جوتی میں داہنے پاؤں کو بزرگی ہے بہ نسبت بائیں کی پس اکرام کرے اس کا اور اکرام اس کا یہ ہے کہ جوتا پہنے تو پہلے اس کو ڈالے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُنْزَعُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۲۰۱:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْشِيْ اَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۲۰۲:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهٖ فَلَا يَمْشِ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ حَتّٰى يُصْلِحَ شِسْعَهَا وَلَا يَمْشِ فِيْ خُفٍّ وَّاحِدٍ وَّلَا يَاْكُلْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَحْتَبِيْ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا يَلْتَحِفُ الصَّمَّاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۴۲۰۳:۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ مَثْنِيٌّ شِرَاكُهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۲۰۴:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

۴۲۰۵:۔ وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ

اتارے نے ہیں (بخاری، مسلم)

۴۲۰۱:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ چلے ایک تمہارا[۱] ایک پاپوش میں چاہیئے کہ ننگا کرے دونوں پاؤں کو یا پاپوش پہنے دونوں میں (بخاری، مسلم)

۴۲۰۲:۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب ٹوٹ جائے تسمہ کسی کی پاپوش کا پس نہ چلے ایک پاپوش میں یہاں تک کہ درست کرے تسمہ اسکا اور نہ چلے ایک موزہ میں اور نہ کھائے بائیں ہاتھ سے اور نہ گوٹ[۲] مارے ساتھ ایک کپڑے کے اور نہ اوڑھے کپڑے کو اسطرح کہ لپٹا ہو تمام بدن پر[۳]

دوسری فصل

۴۲۰۳:۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ واسطے نعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو تسمے دوہرے تھے تسمے ان کے (ترمذی)

۴۲۰۴:۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ منع[۴] فرمایا رسول اللہ نے یہ کہ پاپوش پہنے آدمی کھڑے ہو کر (ابو داؤد، ترمذی) ابن ماجہ نے نقل کی ابوہریرہؓ سے۔

۴۲۰۵:۔ اور حضرت قاسم بن محمدؒ سے روایت ہے کہ نقل کی عائشہؓ سے کہا بعض وقت چلتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک پاپوش[۵] میں

---

[۱] نہ چلے، یعنی اگر عذر ہو مثلاً ایک پاؤں پر پھوڑا ہو یا اس میں درد ہو تو ایسا نہ کرے کہ ایک پاؤں میں جوتا پہنے اور دوسرا پاؤں ننگا ہو کہ اس میں تکلیف بھی ہے اور معیوب بھی ہے، [۲] اور نہ گوٹ مارے ساتھ ایک کپڑے، یعنی اس لئے کہ بدن کھل جائے گا، [۳] تمام بدن پر۔ اس طرح بکل مارتے سے ہاتھ باہر نہیں نکلتے اور آدمی کو صدمہ پہنچ جاتا ہے یعنی ایک کپڑا لے کر سارے بدن پر اس طرح لپیٹ لے کہ ہاتھ ہلانے کی بالکل گنجائش نہ رہے نہ پاؤں نکالنے کی اس میں تکلیف بھی ہوتی ہے اور کبھی کپڑا چھوٹا ہوتا ہے تو سامنے سے ستر کھل جاتا ہے اس لئے منع ہوا۔ [۴] منع فرمایا۔ حدیث میں وہ جوتا مراد ہے جس کے تسمہ لگانے کی ضرورت ہو ایسا جوتا بیٹھ کر پہنے اور کھڑے کھڑے پہننے میں اس کو تکلیف ہوگی، [۵] پاپوش۔ یہ حدیث مرفوع گزشتہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی جس میں ایک جوتی پہن کر چلنے سے منع کیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَفِي رِوَايَةٍ إِنَّهَا مَشَتْ بِنَعْلٍ وَاحِدَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا أَصَحُّ۔

۴۲۰۶:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ مِنَ السُّنَّةِ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْلَعَ نَعْلَيْهِ فَيَضَعَهُمَا بِجَنْبِهِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

۴۲۰۷:۔ وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا۔

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ تحقیق عائشہ چلیں ایک پاپوش میں (ترمذی) اور کہا یہ صحیح تر ہے ⁂

۴۲۰۶:۔ اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق سنت سے ہے جس وقت کہ بیٹھے آدمی یہ کہ ڈالے پاپوش اپنی اور رکھے ان کو اپنے پہلو کی طرف (ابوداؤد)

۴۲۰۷:۔ اور ابن بریدہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ نجاشی نے بطور تحفہ کے بھیجے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو موزے سیاہ سادے[1] پس پہنا[2] حضرتؐ نے ان کو (ابن ماجہ) اور زیادہ کیا ترمذی نے ابی بریدہ سے اس نے اپنے باپ سے کہ پھر وضو کیا آپ نے اور مسح کیا ان پر۔

---

[1] سیاہ سادے، یعنے غیر منقش، [2] پہنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو یعنی طہارت پر ⁂

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ التَّرَجُّلِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۲۰۸ :- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کُنْتُ اُرَجِّلُ رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا حَائِضٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۴۲۰۹ :- وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْفِطْرَۃُ خَمْسٌ اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

۴۲۱۰ :- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْمُشْرِکِیْنَ اَوْفِرُوا اللُّحٰی وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنْھِکُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۴۲۱۱ :- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ وُقِّتَ لَنَا فِیْ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِیْمِ الْاَظْفَارِ وَنَتْفِ

بیان ہے بیچ کنگھی کرنے کے

پہلی فصل

۴۲۰۸ :- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ تھی میں کنگھی کرتی سر مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ اور میں حائضہ ہوتی[۱] (بخاری، مسلم)

۴۲۰۹ :- اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدائشی پانچ چیزیں[۲] ہیں ختنہ کرنا اور بال زیر ناف کے لینا اور لبیں لینا اور ترشوانا ناخنوں کا اور اکھیڑنا بغلوں کے بالوں کا (بخاری، مسلم)

۴۲۱۰ :- اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخالفت کرو مشرکوں کی بڑھاؤ ڈاڑھیاں اور پست کر دو لبیں اور ایک روایت میں ہے خوب پست کر دو لبیں اور چھوڑ دو ڈاڑھیاں (بخاری، مسلم)

۴۲۱۱ :- اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا معین کیا گیا واسطے ہمارے بیچ کترواتے لبوں کے اور ترشوانے ناخنوں کے اور دور کرنے

---

[۱] اور میں حائضہ ہوتی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حائض کا بدن پاک ہے اور اس کے ساتھ مخالطت جائز ہے۔ [۲] پیدائشی پانچ چیزیں ہیں یعنی ہر ایک انسان جس میں آدمیت ہے وہ ان پانچ چیزوں کو ایسا پسند کرتا ہے گویا کہ یہ پیدائشی بات ہے تعلیم کی اس میں کچھ حاجت نہیں اس واسطے کہ اول تو اس میں پاکی اور ستھرائی ہے اور دوسرے فائدہ بھی ہے ختنے میں یہ فائدہ ہے کہ میل نہیں جمتا، پیشاب کا قطرہ نہیں رہتا اور جماع میں زیادہ لذت ہوتی ہے اور ناف کے نیچے کے بال مونڈنے میں یہ فائدہ ہے کہ میل دور ہوتا ہے اور شہوت کی قوت زیادہ ہوتی ہے اور مونچھوں کے کتروانے میں یہ فائدہ ہے کہ مجوسی اور ہندو کی مشابہت نہ ہو اور کھانے پینے میں کچھ اٹک نہ رہے اور اس سے اگلی حدیث میں یہ فائدہ صاف مذکور ہے، اور ناخن کاٹنے میں یہ فائدہ ہے کہ میل اور نجاست نہ جمع رہے اور بغل کے بال دور کرنے میں یہ فائدہ ہے کہ میل نہ رہے اور وہاں کی گندگی دور ہوتی ہے، ہر چند سنت یہ ہے کہ ناف کے نیچے کے بال استرے سے مونڈے لیکن نورہ لگانا بھی درست ہے اور جس کو بال اکھیڑنے کی عادت ہو تو بھی درست ہے اور بغل کے بال مونڈنا بھی درست ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْإِبِطِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ أَنْ لَا نَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۲۱۲ :- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۲۱۳ :- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ بِأَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا هٰذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۴۲۱۴ :- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدُلُونَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ فَسَدَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۲۱۵ :- وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بال بغلوں کے اور مونڈنے بال زیر ناف کے یہ کہ نہ چھوڑیں ہم زیادہ چالیس رات سے (مسلم)

۴۲۱۲ :- اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق یہود و نصاریٰ نہیں خضاب کرتے ہیں پس مخالفت[1] کرو انکی (بخاری مسلم)

۴۲۱۳ :- اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لائے گئے ابی قحافہ دن فتح مکہ کے اور سر ان کا اور ڈاڑھی ان کی مانند ثغامہ[2] کی تھی سفیدی میں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تغیر کرو ان کی سفیدی کو ساتھ کسی چیز کے اور بچو رنگ سیاہ سے (مسلم)

۴۲۱۴ :- اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے موافقت اہل کتاب کی بیچ اس چیز کے کہ نہیں حکم کیے گئے اس میں اور تھے اہل کتاب چھوڑتے اپنے بالوں کو اور تھے مشرک مانگ نکالتے اپنے سر میں پس چھوڑتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بال (یعنی پیشانی) کے بطور اہل کتاب کے پھر مانگ نکالنے لگے[3] پیچھے اس کے (بخاری مسلم)

۴۲۱۵ :- اور نافعؒ سے روایت ہے کہ نقل کی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا ابن عمرؓ نے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منع فرماتے قزع سے

---

[1] پس مخالفت کرو ان کی یعنی تم خضاب کیا کرو مہندی کا خضاب تو ہی سنت ہے اور وسمہ بھی درست ہے لیکن خضاب جو بال سیاہ کرے سو درست نہیں۔ اور اگلی حدیث میں اس کا صاف بیان ہے مگر یہاں پر اعتراض ہوتا ہے کہ حنا اور وسمہ کو جب ملائیں تو سیاہ خضاب ہوتا ہے اور وہ منع ہے جیسے جابرؓ کی حدیث آئندہ میں ہے تو حافظ ابن قیم نے زاد المعاد میں اس اعتراض کے دو جواب دیئے ہیں ایک یہ کہ ممنوع خضاب وہ ہے جو ایک چیز کے ساتھ سیاہ کیا جائے اور جو مہندی سے سے دو سرا خضاب جیسے کتم وغیرہ ملائیں تو منع نہیں ہے کیونکہ یہ دونوں چیزیں بالوں کو بھورا کر دیتی ہیں بخلاف اکیلے وسمہ کے کہ وہ بالوں کو خالص سیاہ کر دیتا ہے اور یہ جواب بہت صحیح ہے دوسرے سیاہ خضاب اس شخص کے لئے منع ہے جو دھوکا کرے جیسے لونڈی اپنے بال سیاہ کرے مالک کو دھوکا دینے کے لئے یا بوڑھی عورت اپنے بال سیاہ کرے اپنے خاوند کو دھوکا دینے کے لئے اور دھوکا دینا مقصود نہ ہو تو سیاہ خضاب کرنا منع نہیں ہے اور امامین ہمامین حسنینؓ سیاہ خضاب کیا کرتے تھے پھر صحابہؓ اور تابعین کی ایک جماعت کے نام لئے کہ وہ بھی سیاہ خضاب کرتے تھے۔ [2] مانند ثغامہ کی یہ ایک گھاس ہے سفید فتح مکہ میں ابو قحافہ صدیق اکبرؓ کے باپ مسلمان ہوئے ان کے سر اور ڈاڑھی کے بال نہایت سفید تھے تب آنحضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی ۱۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سیاہ خضاب کرنا مکروہ ہے فقہاء کہتے ہیں کہ وسمے کا خضاب درست ہے اس لئے کہ بعض اصحاب کرتے تھے وسمے کے سوا اور خضاب سیاہ رنگ درست نہیں۔ [3] پھر مانگ نکالنے لگے شاید حکم آیا ہو یا آپؐ نے اپنی رائے سے اس کو اختیار کیا بہر حال مانگ نکالنا اولیٰ ہے کیونکہ وہ آخری سنت ہے ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

يَنْهَى عَنِ الْقَزَعِ قِيلَ لِنَافِعٍ مَا الْقَزَعُ قَالَ يُحْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكُ الْبَعْضُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَأَلْحَقَ بَعْضُهُمُ التَّفْسِيرَ بِالْحَدِيثِ ۔

۴۲۱۶ :۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ رَأْسِهِ وَتُرِكَ بَعْضُهُ فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ احْلِقُوا كُلَّهُ أَوِ اتْرُكُوا كُلَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

۴۲۱۷ :۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

۴۲۱۸ :۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

۴۲۱۹ :۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

کہا گیا واسطے نافع کے کہ کیا ہے قزع کہا مونڈا جائے ۵۱ کچھ سر لڑکے کا اور چھوڑا جائے کچھ (بخاری، مسلم، اور ملایا بعض راویوں نے تفسیر کو ساتھ حدیث کے۔

۴۲۱۶ :۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک لڑکے کو تحقیق مونڈا گیا تھا بعض سر اس کا اور چھوڑا گیا تھا بعض سر اس کا پس منع فرمایا ان کو اس سے اور فرمایا کہ مونڈو تمام سر یا چھوڑ دو تمام سر (مسلم)

۴۲۱۷ :۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا لعنت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مخنثوں ۵۳ کو مردوں میں سے اور ان عورتوں کو جو مشابہ ہوتی ہیں ساتھ مردوں کے اور فرمایا کہ نکال دو مخنثوں کو اپنے گھروں سے (بخاری)

۴۲۱۸ :۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کی اللہ نے مشابہت کرنے والے مردوں کو ساتھ عورتوں کے اور مشابہت کرنے والی عورتوں کو ساتھ مردوں کے (بخاری)

۴۲۱۹ :۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو کہ ملا دے ۵۴ بال اپنے ساتھ بالوں اور عورت کے اور جوڑوائے اپنے بالوں کو ساتھ اوروں کے بال کے اور گودنے والی کو اور گدوانے والی کو (بخاری، مسلم)

---

۵۱ مونڈا جائے کچھ سر لڑکے کا اور چھوڑا جائے کچھ ہمارے محاورہ میں اس کو پٹے کہتے ہیں، ۵۲ مونڈو تمام سر یا چھوڑ دو تمام اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج و عمرے کے سوا بھی سر منڈانا جائز ہے۔ لیکن افضل یہ ہے کہ حج و عمرے کے سوا سر نہ منڈائے جیسے کہ معمول تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور اکثر صحابہ کرامؓ کا، ۵۳ مخنثوں کو عربی میں ہیجڑے کو مخنث کہتے ہیں یہ دو طرح کا ہوتا ہے ایک تو خلقی جس کے بدن میں پیدائش سے نرمی اور اعضا میں لوچ ہوتا ہے عورتوں کی طرح اس پر کچھ گناہ نہیں نہ یہ برا ہے اللہ تعالے کے نزدیک دوسرے جو بنایا جاتا ہے خصیے نکال کر یہ مذموم اور ملعون ہے ۵۴ کہ ملادے۔ بال میں بال جوڑنا اور بدن گودنا حرام ہے اس واسطے کہ اس میں تغییر خلقت الٰہی ہے اور بناوٹ بھی ہے کہ آدمی دھوکا کھائے ؂

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۲۲۰۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنَّهُ بَلَغَنِيْ أَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ فَقَالَ مَالِيْ لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ هُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَتْ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ قَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِيْهِ أَمَا قَرَأْتِ مَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَإِنَّهُ قَدْ نَهٰى عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۲۲۱: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهٰى عَنِ الْوَشْمِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۲۲۲۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلَبِّدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۲۲۰:۔ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لعنت کی اللہ نے گودنے والیوں کو اور گدوانے والیوں کو اور ان عورتوں کو کہ چنواتی ہیں بال منہ سے اور لعنت کی سوہن کرنے والیوں کو دانتوں پر واسطے حسن کے کہ تغیر کرنے والی ہیں اللہ کی پیدائش کو پس آئی ابن مسعودؓ کے پاس ایک عورت اور کہا کہ تحقیق شان یہ ہے کہ پہنچی مجھ کو یہ بات کہ تم لعنت کرتے ہوا[1] ایسی اور ایسی کو پس کہا ابن مسعودؓ نے کہ کیا ہے مجھ کو لعنت نہ کروں اس کو کہ لعنت کی رسول اللہ نے اور اسکو کہ وہ ملعون ہے بیچ کتاب اللہ کے پس کہا اس عورت نے کہ تحقیق پڑھا میں نے اس چیز کو کہ درمیان دو دفتین کے ہے پس نہ پایا میں نے اس میں جو کہتے ہو کہا ابن مسعودؓ نے اگر پڑھتی[2] تو اس کو تو البتہ پاتی تو اس حکم کو کیا نہیں پڑھی تو نے یہ آیت کہ جو دیں تم کو رسول اللہ پس عمل کرو اس پر اور جس سے کہ منع کریں تمکو پس باز رہو[3] تو کہا عورت نے کہ ہاں کہا ابن مسعودؓ نے پس تحقیق حضرتؐ نے منع کیا اس سے (بخاری، مسلم)

۴۲۲۱:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاثیر نظر حق ہے[4] اور منع کیا گودنے سے (بخاری)

۴۲۲۲:۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملبد[5] (بخاری)

---

[1] تم لعنت کرتے ہو۔ یعنی ایسی عورتوں پر، [2] اگر پڑھتی تو۔ یعنی سمجھ سوچ کر جیسا کہ پڑھنا چاہیئے، [3] پس باز رہو، جتنی باتیں حدیث سے ثابت ہیں گویا وہ سب قرآن سے ثابت ہیں دوسری روایت میں ہے کہ جب عبداللہ حدیث بیان کر چکے تو وہ عورت بولی میں سمجھتی ہوں تمہاری بی بی بھی ایسا کرتی ہے عبداللہؓ نے کہا جا اور دیکھ۔ وہ گئی اور اس نے کوئی بات جیسی اس نے سمجھی تھی نہ پائی تب وہ کہنے لگے، میں نے کوئی بات دیکھی نہیں، عبداللہؓ نے کہا اگر ایسا ہونا جیسے تو کہتی تھی تو وہ ہمارے ساتھ نہ رہتی، سبحان اللہ، صحابہؓ سنت کے کیسے پیرو تھے اور جو لوگ اہل توحید و سنت ہوتے ہیں ان کی بی بیاں اکثر صالح ہوتی ہیں ورنہ وہ ایسی بدعتی اور فاسقہ عورتوں کو طلاق دے کر اپنے ہاں سے باہر کر دیتے ہیں،

[4] تاثیر نظر حق ہے، نظر میں بڑی تاثیر ہے اور ہمارے زمانہ میں تو نظر کی بڑی تحقیقات ہوئی ہے عجیب عجیب نظر کے آثار معلوم ہوئے ہیں جن سے اگلے لوگ واقف نہ تھے اور مسمریزم بھی اسی کی ایک شاخ ہے اور جو لوگ نظر کی تاثیر میں شبہ کرتے ہیں وہ بے علم ہیں، [5] ملبد۔ یعنی گوند چپکائی ہوئی یہ حالت احرام کا بیان ہے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۲۲۳:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۲۲۴:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَطْيَبِ مَا نَجِدُ حَتّٰى اَجِدَ وَبِيصَ الطِّيبِ فِي رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۲۲۵:۔ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْاُلُوَّةِ غَيْرِ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُوْرٍ يَطْرَحُهٗ مَعَ الْاُلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۴۲۲۶:۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ اَوْ يَاْخُذُ مِنْ شَارِبِهٖ وَكَانَ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ يَفْعَلُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۲۲۷:۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

۴۲۲۳:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ زعفران[1] ملے مرد۔ (بخاری، مسلم)

۴۲۲۴:۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تھی میں خوشبو لگاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ بہتر بن خوشبو کے کہ پاتی میں یہاں تک کہ پاتی میں چمک خوشبو کی آپؐ کے سر میں اور ڈاڑھی میں۔ (بخاری، مسلم)

۴۲۲۵:۔ اور نافع سے روایت ہے کہ تھے ابن عمرؓ جس وقت کہ دھونی لیتے خوشبو کی دھونی لیتے اگر کی بغیر ملوتی مشک وغیرہ کے اور دھونی لیتے کافور کی کہ ڈالتے اس کو ساتھ اگر کے پھر کہا ابن عمرؓ نے کہ اسی طرح[2] سے دھونی لیتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (مسلم)

دوسری فصل

۴۲۲۶:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کترتے یا[3] لیتے لبیں اور تھے ابراہیمؑ دوست خدا کے کترتے۔ (ترمذی)

۴۲۲۷:۔ اور زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نہ[4] لے لبیں ابھی پس نہیں ہم میں سے،

---

[1] زعفران ملے۔ یہ حدیث مخالف ہے ان حدیثوں کے جن سے زعفران کے استعمال کی اجازت نکلتی ہے تو بعضوں نے اس نہی کو حمل کیا ہے استعمال کثیر پر اور اجازت کو استعمال قلیل پر اور بعض نے یوں کہا کہ بدن میں زعفران ملنا جائز نہیں ہے اور بالوں میں اور کپڑوں میں درست۔ [2] اسی طرح سے، یعنی کبھی تری اگر کی اور کبھی کافور کے ساتھ ملا کر۔ [3] یا لیتے۔ یہ راوی کو شک ہے کترتے فرمایا یا لیتے۔ [4] جو شخص کہ نہ لے۔ فصل اول میں یہ روایت گزر چکی ابن عمرؓ سے مرفوعاً کہ ذرا کہ مشرکوں کی مخالفت کرو ڈاڑھیاں بڑھاؤ اور لبیں کتراؤ اور اس حدیث میں مشرکوں کی موافقت کرنے والوں کو فرقہ اسلام سے خارج فرمایا ان حدیثوں سے نکلا کہ روزمرہ کی عادت اور لباس اور وضع میں حتی المقدور کافروں کے خلاف کرنا بہتر ہے کیونکہ ہر قوم کو اپنا قومی نشان قائم رکھنا اور دوسری قوم کی بے فائدہ تقلید نہ کرنا شرف ہے اور یہ نہایت ذلت کی بات ہے کہ اندھا دھند دوسری قوموں کی وضع اختیار کریں آجکل اکثر نوجوان مسلمان ان حدیثوں کا خلاف کرتے ہیں اور نہیں ڈرتے کہ اس خلاف کی وجہ سے اسلام سے نکلے جاتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ يَأْخُذُ مِنْ شَارِبِهٖ شَيْئًا فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ۔

۴۲۲۸:۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهٖ مِنْ عَرْضِهَا وَطُولِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۴۲۲۹:۔ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلَيْهِ خَلُوقًا فَقَالَ أَلَكَ امْرَأَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ۔

۴۲۳۰:۔ وَعَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ رَجُلٍ فِي جَسَدِهٖ شَيْءٌ مِنْ خَلُوقٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوٗدَ۔

۴۲۳۱:۔ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى أَهْلِي مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ فَخَلَّقُونِي بِزَعْفَرَانٍ فَغَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْ هٰذَا عَنْكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوٗدَ۔

۴۲۳۲:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيبُ

(احمد، ترمذی، نسائی)

۴۲۲۸ :۔ اور عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے لیتے ڈاڑھی اپنی سے عرض میں[1] سے اور طول میں سے (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۴۲۲۹ :۔ اور یعلی بن مرہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھی یعلی پر خلوق پس فرمایا کہ تیرے لئے بیوی ہے کہا نہیں، فرمایا پس دھو ڈال اس کو پھر دھو اس کو پھر دھو اس کو پھر نہ استعمال کرنا اس کو (ترمذی، نسائی)

۴۲۳۰ :۔ ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے نہیں قبول کرتا اللہ تعالیٰ نماز اس شخص کی کہ ہو اسکے بدن میں کچھ خلوق[3] سے (ابوداؤد)

۴۲۳۱ :۔ اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیا میں گھر کے لوگوں کے پاس سفر سے اس حال میں کہ پھٹ گئے تھے دونوں ہاتھ میرے پس لیپ کیا بیوی نے میرے ہاتھوں پر خوشبوئی زعفران ملی ہوئی کا پس آیا میں صبح کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس سلام کیا میں نے حضرت کو پس نہ جواب[4] دیا مجھ کو اور فرمایا جا اور دھو ڈال اس کو اپنے بدن سے (ابوداؤد)

۴۲۳۲ :۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوشبوئی مرد کی وہ ہے کہ ظاہر ہو بو اس کی اور پوشیدہ[5] ہو رنگ اس کا اور خوشبوئی عورت کی

---

[1] عرض اور طول میں سے، یعنی تاکہ گول ہو جائے۔ ابن عمر اور ابوہریرہ سے مروی ہے کہ وہ اپنی ڈاڑھیاں ایک مٹھی کے برابر رکھتے تھے اس سے زیادہ کتر ڈالتے تھے امام مالک سے سوال ہوا کہ اگر ڈاڑھی لمبی ہو جائے انہوں نے کہا کترنا چاہیے یعنی مٹھی سے زیادہ کو، [2] کیا تیرے لئے بیوی کے ہونے سے سوال اس لئے کیا کہ اگر بی بی کے بدن یا کپڑے سے خلوق لگ گیا تو معذور رہے۔ اس حدیث سے بھی زعفران لگانے کی ممانعت نکلی، [3] کچھ خلوق سے۔ یہ ایک خوشبوئی کا نام ہے جو زعفران وغیرہ سے بنتی ہے، [4] پس نہ جواب دیا، ظاہراً یہ خفگی کے سبب نہ معلوم ہونے عذر کے تھی، [5] اور پوشیدہ ہو رنگ اس کا مانند عنبر اور عطر وغیرہ کی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ۔

۴۴۳۳: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۴۴۳۴: وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ دَهْنَ رَأْسِهِ وَتَسْرِيحَ لِحْيَتِهِ وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ كَأَنَّ ثَوْبَهُ ثَوْبُ زَيَّاتٍ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۴۴۳۵: وَعَنْ أُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا بِمَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۴۴۳۶: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِذَا فَرَقْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ صَدَعْتُ فَرْقَهُ عَنْ يَافُوخِهِ وَأَرْسَلْتُ نَاصِيَتَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۴۴۳۷: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

وہ ہے کہ ظاہر[1] ہو رنگ اس کا اور پوشیدہ ہو بو اس کی (ترمذی)

۴۴۳۳: اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سکہ[2] خوشبو لگاتے تھے اس میں (ابوداؤد)

۴۴۳۴: اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استعمال کرتے تیل اپنے سر مبارک پر اور بہت[3] کرتے کنگھی اپنی داڑھی کو اور بہت رکھتے تھے کپڑا سر پر گویا کہ وہ کپڑا آپ کا تیلی کا تھا (شرح السنہ)

۴۴۳۵: اور ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا ام ہانی نے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ہمارے مکہ میں ایک دفعہ اور آپ کے چار گیسو[4] تھے (احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

۴۴۳۶: اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت کہ مانگ نکالتی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بالوں میں چیرتی میں مانگ ان کے تالو پر اور چھوڑتی میں بال حضرت کی پیشانی کے درمیان دونوں آنکھوں ان کی کے[5] (ابوداؤد)

۴۴۳۷: اور عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ منع فرمایا رسول اللہ نے کنگھی کرنے سے مگر ایک روز درمیان دے کر[6] (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

---

[1] ظاہر، یعنی مانند مہندی اور زعفران وغیرہ کی۔ [2] سکہ، یہ ایک مرکب خوشبو کا نام ہے۔ [3] اور بہت۔ اور عبداللہ بن مغفل کی آئندہ روایت میں ہر روز کنگھی کرنے سے منع فرمایا تو یہ دونوں حدیثیں مخالف نہیں ہیں کیونکہ کثرت کبھی صادق آتی ہے اس چیز پر کہ بسبب حاجت کے کرے۔ [4] چار گیسو تھے۔ آپ نے شاید بالوں کو گوندھ کر چوٹیاں کر لی ہوں گی راہ کی گرد سے بچنے کے لئے۔ اس حدیث سے مرد کو بھی ضرورت سے چوٹی بنانے کا جواز نکلا۔ [5] اور چھوڑتی میں۔ یعنی کرتی میں مانگ کو اس طرف کو کہ جانب پیشانی کی ہے محاذی مابین دونوں آنکھوں کے اس طرح کے کہ ہوتے آدھے بال پیشانی کے داہنی اور اس کے بائیں۔ [6] یہ نہی محمول ہے تنزیہ پر نہ تحریم پر اور مراد نہی سے زیادہ کے لئے تکلیف کرنے سے اور ظاہر یہ ہے کہ روزمرہ کنگھی کرنے کی نہی عورتوں سے مخصوص ہو کیونکہ عورتوں کو بناؤ سنگار کرنا مکروہ نہیں بعض نے کہا نہی سب کو شامل ہے غایت ما فی الباب یہ ہے کہ عورتوں کے لئے مردوں کی نسبت تخفیف ہے بہرحال یہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۲۳۸ :۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِفَضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدٍ مَالِیْ اَرَاکَ شَعِثًا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَنْہَانَا عَنْ کَثِیْرٍ مِّنَ الْاِرْفَاہِ قَالَ مَالِیْ لَا اَرٰی عَلَیْکَ حِذَاءً قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنَا اَنْ نَّحْتَفِیَ اَحْیَانًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ

۴۲۳۹ :۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ لَہٗ شَعْرٌ فَلْیُکْرِمْہُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۴۲۴۰ :۔ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غُیِّرَ بِہِ الشَّیْبُ الْحِنَّاءُ وَالْکَتَمُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ۔

۴۲۴۱ :۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَکُوْنُ قَوْمٌ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ یَخْضِبُوْنَ بِھٰذَا السَّوَادِ کَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا یَجِدُوْنَ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ۔

۴۲۳۸ :۔ اور عبداللہ بن بریدہ سے روایت ہے کہا ایک آدمی نے واسطے فضالہ بن عبید کے کیا ہے میرے لئے کہ دیکھتا ہوں میں تم کو پراگندہ بال کہا تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تھے منع کرتے ہم کو بہت چین و علیش کی باتوں سے کہا اس شخص نے فضالہ کو کہ کیا ہے مجھ کو نہیں دیکھتا میں تیرے پاؤں میں پاپوش کہا فضالہ نے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہم کو یہ کہ ننگے پاؤں پھرا کریں کبھی کبھی (ابوداؤد)

۴۲۳۹ :۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ ہوں واسطے اس کے بال پس چاہیئے کہ اچھی طرح رکھے (ابوداؤد)

۴۲۴۰ :۔ اور ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہتر ہیں اس چیز کی کہ تغیر کرے ساتھ اس کے بڑھاپا مہندی اور وسمہ ہے (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

۴۲۴۱ :۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہوگی ایک قوم اخیر زمانہ میں کہ خضاب کریں گے ساتھ اس سیاہی کے مانند پوٹوں کبوتر کی نہ پائیں گے بو جنت کی (ابوداؤد، نسائی)

سلہ منع کرتے ہیں ہم کو چین و علیش کی باتوں سے اور بہت کنگھی کرنا اس میں داخل ہے، سلہ ننگے پاؤں۔ یعنے واسطے تواضع اور کسر نفسی اور ریاضت کے اور قادر ہونے کے اس پر وقت اضطرار کے، سلہ اچھی طرح رکھے ان کو، امام مالکؒ نے روایت کیا کہ ابوقتادہ صحابی کبھی ایک دن میں دو بار تیل ڈالتے اس وجہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا بالوں کی عزت کرو، سلہ خضاب کریں گے، بعضوں نے اس حدیث کے رو سے خضاب کو حرام کہا ہے لیکن محققین علماء اس کو جائز رکھتے ہیں خصوصاً حالت جہاد میں اور دلیل ان کی حدیث ہے صہیبؓ کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر خضاب سیاہ خضاب ہے اس سے عورتیں تمہاری طرف رغبت کرتی ہیں اور دشمن کے دلوں میں تمہاری ہیبت ہوتی ہے اور ابوذرؓ کی گذشتہ حدیث کہ عمدہ خضاب جس سے تم بدلتے ہو بڑھاپے کو مہندی اور وسمہ ہے اور ام سلمہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بال نکالا جس پر خضاب تھا مہندی اور وسمہ کا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث ضعیف ہے، ہاں مسلم کی گذشتہ حدیث جس میں مذکور ہے کہ آپ نے ابوقحافہؓ کا سر اور داڑھی گھاس کی طرح سفید دیکھ کر فرمایا اس کے بالوں کو خضاب کرو لیکن سیاہ مت کرنا تو اس میں وسمہ کے سوا الا سیاہ خضاب کی ممانعت ہے جیسے گزرا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۲۴۲ :۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَيُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ۔

۴۲۴۳ :۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ مَا اَحْسَنَ هٰذَا قَالَ فَمَرَّ اٰخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ فَقَالَ هٰذَا اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا ثُمَّ مَرَّ اٰخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ هٰذَا اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا كُلِّهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۴۲۴۴ :۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالزُّبَيْرِ۔

۴۲۴۵ :۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ فَاِنَّهٗ نُوْرُ الْمُسْلِمِ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْاِسْلَامِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا

۴۲۴۲ :۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے پہنتے پاپوش چمڑے دباغت کئے ہونے سے اور زرد[1] رنگتے ڈاڑھی اپنی کو ساتھ ورس کے اور رنگتے ساتھ زعفران کے اور تھے ابن عمر کرتے یہ (نسائی)

۴۲۴۳ :۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ گزرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کہ خضاب کیا تھا اس نے ساتھ مہندی کے پس فرمایا کہ کیا خوب ہے یہ کہا راوی نے پس گزرا ایک اور شخص کہ خضاب کیا تھا اس نے ساتھ مہندی کے اور وسمہ کے پس فرمایا آپ نے یہ بہت اچھا ہے پہلے سے پھر ایک اور شخص کہ خضاب کئے ہوئے تھا ساتھ زردی سے پس فرمایا یہ بہت خوب[2] ہے ان سب سے (ابوداؤد)

۴۲۴۴ :۔ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تغیر کرو[3] بڑھاپے کو اور نہ مشابہت کرو ساتھ یہود کے (ترمذی، نسائی ابن عمرؓ اور زبیرؓ سے)

۴۲۴۵ :۔ اور عمرو بن شعیبؓ سے روایت ہے اس نے نقل کی اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ چنو[4] سفید بالوں کو اس لئے کہ تحقیق بڑھاپا سبب نور انیت کا ہے مسلمانوں کو جس کا سفید ہوا ایک بال مسلمانی میں لکھتا ہے اللہ تبارک و تعالےٰ واسطے اس کے ایک نیکی اور دور کرتا ہے اس سے بسبب اس کے ایک خطا اور

---

[1] اور زرد رنگتے۔ اور وسمہ کا خضاب ثابت ہے اور انس نے روایت کیا کہ آپ کی سفیدی خضاب کے لائق نہیں ہوتی اور تطبیق یوں دی ہے کہ حنا یا زعفران آپ خضاب کی نیت سے نہیں لگاتے تھے بلکہ خوشبو کا بہت استعمال کرتے تھے لوگوں نے اس کو خضاب سمجھا اور بعضوں نے کہا کبھی آپ نے خضاب کیا جس نے جیسا دیکھا نقل کیا بعض نے کہا آپ ڈاڑھی کے بالوں میں خضاب کرتے تھے اور سر کے بالوں میں نہیں کرتے تھے پس اثبات کی ڈاڑھی کے بالوں میں ہے اور نفی کی روایت سر کے بالوں میں، [2] یہ بہت خوب ہے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ سب خضابوں میں افضل زرد خضاب ہے۔ [3] تغیر کرو، یعنی خضاب سے، [4] نہ چنو۔ اور خضاب سے منع نہ کیا اس لئے کہ خضاب سے وہ بال قائم رہتا ہے لیکن اس کا رنگ بدل جاتا ہے بعضوں نے کہا یہ ممانعت تنزیہی ہے اور امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ سے منقول ہے کہ یہ جائز ہے جب زینت اور تکلف کی نیت نہ ہو اور ہم کہتے ہیں کہ اگر زینت اور تکلف کی نیت نہ ہوگی تو اکھاڑنے سے کیا فائدہ ہوگا ؛

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَسَنَةً وَكَفَّرَ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَرَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً۔ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

۴۲۴۶ :۔ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ۔

۴۲۴۷ :۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُوْنَ الْوَفْرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۲۴۸ :۔ وَعَنِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمٌ الْأَسَدِيُّ لَوْلَا طُوْلُ جُمَّتِهِ وَإِسْبَالُ إِزَارِهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ خُرَيْمًا فَأَخَذَ شَفْرَةً فَقَطَعَ بِهَا جُمَّتَهُ إِلَى أُذُنَيْهِ وَرَفَعَ إِزَارَهُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

۴۲۴۹ :۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ لِيْ ذُؤَابَةٌ فَقَالَتْ لِيْ أُمِّيْ لَا أَجُزُّهَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُدُّهَا وَيَأْخُذُهَا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

۴۲۵۰ :۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْهَلَ

بلند کرتا ہے اس کا بسبب اس کے ایک درجہ (ابوداؤد)

۴۲۴۶ :۔ اور کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص بوڑھا ہوا بوڑھے ہونے کے بیچ اسلام کے ہوتا ہے اس کے لئے نور دن قیامت کے (ترمذی، نسائی)

۴۲۴۷ :۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تھی میں نہاتی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک باسن[1] سے اور تھے حضرت کے بال اوپر جمہ[2] کے اور نیچے وفرہ کے (ترمذی)

۴۲۴۸ :۔ اور ابن حنظلیہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص ہے صحابیوںؓ میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا شخص ہے خریم اسدی اگر نہ ہوتے لمبے[3] بال اس کے اور دراز تہبند اس کے کے پس پہنچی یہ خبر خریم کو پس لی اس نے چھری پس کاٹ ڈالے ساتھ اس کے بال اپنے کانوں تک اور بلند کیا تہبند اپنا آدھی پنڈلی تک (ابوداؤد)

۴۲۴۹ :۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے واسطے میرے گیسو پس کہا واسطے میرے ماں میری نے نہیں کاٹوں گی میں ان کو تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کھینچتے[4] ان کو اور پکڑتے ان کو (ابوداؤد)

۴۲۵۰ :۔ اور عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مہلت دی اولاد جعفر طیارؓ کو

---

[1] ایک باسن سے جو دھرا ہوتا تھا میرے اور آنحضرتؐ کے درمیان [2] اور جمہ کے اور نیچے وفرہ کے، جمہ وہ بال جو مونڈھوں تک ہوں اور وفرہ وہ جو کانوں کے لو تک ہوں اور جو وہ کانوں اور مونڈھوں کے بیچ میں ہوں تو انکا نام لمہ ہے اسی لیے سر کے بال کانوں سے لیکر مونڈھوں تک رکھ سکتا ہے اور مونڈھوں سے زیادہ لٹکانا مکروہ ہے اور اگلی حدیث میں اسکا صاف بیان ہے، [3] اگر نہ ہوتے لمبے بال اسکے، بہت بال رکھنے سے ایک تو عورت کی مشابہت ہوتی ہے دوسرے انکے دھونے اور کنگھی کرنے میں دقت ہوتی ہے اس لئے آپؐ نے لمبے بالوں کو مکروہ جانا [4] کھینچتے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوا عَلَى أَخِي بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ ادْعُوا لِي بَنِي أَخِي فَجِيْءَ بِنَا كَأَنَّا أَفْرَاخٌ فَقَالَ ادْعُوا لِيَ الْحَلَّاقَ فَأَمَرَهُ فَحَلَقَ رُءُوسَنَا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

۴۲۵۱ :۔ وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَخْتِنُ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْهِكِي فَإِنَّ ذٰلِكَ أَحْظَى لِلْمَرْأَةِ وَأَحَبُّ إِلَى الْبَعْلِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ هٰذَا الْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ وَرَاوِيْهِ مَجْهُوْلٌ۔

۴۲۵۲ :۔ وَعَنْ كَرِيْمَةَ بِنْتِ هَمَّامٍ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ خِضَابِ الْحِنَّاءِ فَقَالَتْ لَا بَأْسَ وَلٰكِنِّي أَكْرَهُهُ كَانَ حَبِيْبِي يَكْرَهُ رِيْحَهُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

۴۲۵۳ :۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ هِنْدًا بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بَايِعْنِيْ

تین دن تک پھر آئے ان کے پاس اور فرمایا مت روؤ اوپر بھائی میرے کے بعد آج کے دن کے پھر فرمایا بلا لاؤ میرے پاس میرے بھتیجوں کو پس لائے گئے ہم گویا کہ ہم چوزے تھے پھر فرمایا بلاؤ واسطے میرے نائی کو پس حکم کیا اسکو سر مونڈنے کا پس مونڈے سر ہمارے ؎ (ابوداؤد، نسائی)

۴۲۵۱ :۔ ام عطیہ انصاریہؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت تھی ختنہ ؎ کرتی مدینہ میں پس فرمایا اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مبالغہ کر نوبچ کاٹنے چمڑے کے اس لیے کہ مبالغہ نہ کرنا اس میں بہت لذت دیتا ہے عورت کو اور محبوب تر ہے طرف خاوند کی (ابوداؤد) اور کہا یہ حدیث ضعیف ہے اور راوی اسکے مجہول ہیں۔

۴۲۵۲ :۔ اور کریمہ بیٹی ہمام کی سے روایت ہے کہ تحقیق ایک عورت نے پوچھا عائشہ رضی اللہ عنہا سے حکم خضاب ؎ کرنے مہندی کا پس کہا عائشہؓ نے کچھ مضائقہ نہیں ولیکن میں ناخوش رکھتی ہوں اس کو تھے دوست ؎ میرے مکروہ رکھتے تھے بو اس کی (ابوداؤد، نسائی)

۴۲۵۳ :۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ تحقیق ہند بیٹی عتبہ کی نے کہا اے نبی اللہ کے بیعت لو مجھ سے پس فرمایا نہیں ؎ بیعت لیتا میں تجھ سے یہاں تک کہ تغیر کرے تو دونوں ہاتھوں اپنے کو پس

ان کو، یعنے پیار سے ام سلیم انسؓ کی والدہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لیے بالوں کو مکروہ جانتا معلوم نہ ہوگا اس لئے انسؓ کے بالوں کو نہ کٹواتیں،

؎ پس مونڈے سر ہمارے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سر منڈانا جائز ہے عذر کے ساتھ دوسری حدیث میں ہے کہ ان کو نظر بہت لگ جاتی ہے اور یہ جو فرمایا مہلت دی اولاد جعفرؓ کو یعنے بعد پیچھے خبر شہادت جعفرؓ کے۔ ؎ ختنہ کے وجوب میں علماء کا اختلاف ہے تو امام یحییٰ نے عترت اور شافعیؒ اور بہت عالموں سے ختنہ کا وجوب مرد اور عورت دونوں کے حق میں روایت کیا ہے اور امام مالک اور ابوحنیفہ اور مرتضیٰ کے نزدیک دونوں کے حق میں سنت ہے، کہا نوویؒ نے اور یہی قول ہے بہت عالموں کا اور کہا امام یحییٰ اور ناصر نے ختنہ واجب ہے مردوں کے حق میں نہ عورتوں کو امام شوکانیؒ نے نیل میں سنیت کے قول کو دونوں کے حق میں ترجیح دی ہے واللہ اعلم، ؎ حکم خضاب کرنے مہندی کا، یعنی سر میں ظاہر یہ ہے کہ مکروہ رکھنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مہندی کے خضاب کو خاص بالوں میں تھا اس لئے کہ آئندہ کی دونوں حدیثوں سے ثابت ہے کہ آپ ان عورتوں پر خفا ہوئے جنہوں نے نہ رنگا اپنے ہاتھوں کو مہندی سے، ؎ نہیں بیعت۔ یعنے زبان کے ساتھ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو ہاتھوں میں مہندی لگانا ضروری ہے تاکہ مشابہت لازم نہ آئے مردوں کے ساتھ اور اگلی حدیث میں اس کا صاف بیان ہے، ؎ یعنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ؎

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ لَا أُبَايِعُكِ حَتّٰى تُغَيِّرِي كَفَّيْكِ فَكَأَنَّهُمَا كَفَّا سَبُعٍ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

۴۲۵۴ :- وَعَنْهَا قَالَتْ أَوْمَتِ امْرَأَةٌ مِنْ وَرَاءِ سِتْرٍ بِيَدِهَا كِتَابٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ مَا أَدْرِيْ أَيَدُ رَجُلٍ أَمْ يَدُ امْرَأَةٍ قَالَتْ بَلْ يَدُ امْرَأَةٍ قَالَ لَوْ كُنْتِ امْرَأَةً لَغَيَّرْتِ أَظْفَارَكِ يَعْنِيْ بِالْحِنَّاءِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

۴۲۵۵ :- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالنَّامِصَةُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ مِنْ غَيْرِ دَاءٍ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

۴۲۵۶ :- وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

۴۲۵۷ :- وَعَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ قِيْلَ لِعَائِشَةَ إِنَّ امْرَأَةً تَلْبَسُ النَّعْلَ قَالَتْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

گویا کہ وہ دونوں ہاتھ تیرے ہاتھ درندے کے ہیں (ابوداؤد)

۴۲۵۴ :- اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا اشارہ کیا ایک عورت نے پردہ سے اس کے ہاتھ ایک خط تھا طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کھینچ لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اپنا پس فرمایا کہ نہیں جانتا ہیں کہ آیا ہاتھ مرد کا ہے یا ہاتھ عورت کا کہا اس عورت نے بلکہ ہاتھ عورت کا ہے فرمایا حضرتؐ نے اگر ہوتی تو عورت البتہ تغیر کرتی ناخن اپنے یعنی ساتھ مہندی کے (ابوداؤد، نسائی)

۴۲۵۵ :- اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا لعنت کی گئی بالوں کو ملانے والی اور ملوانے والی اور بال چننے والی اور چنوانے والی اور گودنے والی اور گدوانے والی بغیر بیماری کے (ابوداؤد)

۴۲۵۶ :- اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو کہ پہنے پہناوا عورت کا سا اور لعنت کی اس عورت کو کہ پہنے پہناوا مرد کا سا (ابوداؤد)

۴۲۵۷ :- اور ابن ابی ملیکہؒ سے روایت ہے کہا اس نے کہ کہا گیا واسطے عائشہؓ کے کہ تحقیق ایک عورت پہنتی ہے پاپوش مردوں کی سی کہا عائشہؓ نے کہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو کہ مشابہت کرے ساتھ مردوں کے (ابوداؤد)

ــــه کھینچ لیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اپنا یعنی اس کے ہاتھ سے وہ خط نہ لیا۔ ــــه اگر ہوتی تو عورت یعنی رعایت کرنے والی عورتوں کی علامتوں کی۔ اس حدیث سے عورتوں کو مہندی لگانے کی اور زیادہ تاکید ثابت ہوئی۔ ــــه بالوں۔ اس حدیث کا فائدہ کئی بار گزرا۔ ــــه لعنت۔ یہ حدیث اور اس سے پہلی حدیث کا ایک مضمون ہے اور اس پر بھی فائدہ گزرا۔ ــــه لعنت کی۔ اس حدیث میں عورت کو مرد کی مشابہت سے جو لڑکا ہے تو لباس اور کلام میں مشابہت سے روکا ہے ورنہ علم اور عقل میں عورتوں کو مردوں کے ساتھ مشابہت مذموم نہیں ہے اور ثابت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عقل مردوں کی طرح تھی اور ام الدرداء تابعیہ رحمۃ اللہ علیہا جو اپنے زمانہ میں فقیہہ تھیں وہ تشہد میں مرد کی طرح بیٹھتی تھیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۲۵۷ :۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ كَانَ اٰخِرَ عَهْدِهٖ بِاِنْسَانٍ مِنْ اَهْلِهٖ فَاطِمَةَ وَاَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَاطِمَةَ فَقَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ وَقَدْ عَلَّقَتْ مِسْحًا اَوْ سِتْرًا عَلٰى بَابِهَا وَحَلَّتِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ قُلْبَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ فَقَدِمَ فَلَمْ يَدْخُلْ فَظَنَّتْ اَنَّ مَا مَنَعَهٗ اَنْ يَدْخُلَ مَا رَاٰى فَهَتَكَتِ السِّتْرَ وَفَكَّتِ الْقُلْبَيْنِ عَنِ الصَّبِيَّيْنِ وَقَطَعَتْهُ مِنْهُمَا فَانْطَلَقَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيَانِ فَاَخَذَهٗ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا ثَوْبَانُ اذْهَبْ بِهٰذَا اِلٰى اٰلِ فُلَانٍ اِنَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِيْ اَكْرَهُ اَنْ يَاْكُلُوْا طَيِّبَاتِهِمْ فِيْ حَيَاتِهِمُ الدُّنْيَا يَا ثَوْبَانُ اشْتَرِ لِفَاطِمَةَ قِلَادَةً مِنْ عَصَبٍ وَسِوَارَيْنِ مِنْ عَاجٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ۔

۴۲۵۸ :۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِكْتَحِلُوْا

۴۲۵۷ :۔ اور ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت سفر کرتے ہوتا آخر عہد[1] ان کا ساتھ لوگوں کے اہل ان کے سے عہد فاطمہؓ کا اور پہلی[2] اہل ان کی کہ آتے حضرتؐ ان کے پاس فاطمہؓ پس آئے آنحضرتؐ ایک جہاد سے اور حالانکہ لٹکایا[3] تھا فاطمہؓ نے ٹاٹ یا پردہ اپنے دروازے پر اور پہنائے تھے حضرت حسنؓ اور حسینؓ کو دو کڑے[4] چاندی کے پس تشریف لائے آپؐ اور نہ داخل ہوئے[5] پس گمان کیا فاطمہؓ نے یہ کہ اس چیز نے کہ منع کیا حضرتؐ کو داخل ہونے سے وہ ہے کہ دیکھا[6] پس پھاڑ ڈالا فاطمہؓ نے پردہ اور اتار لئے دونوں کڑے دونوں صاحبزادوں کے ہاتھ سے اور توڑ ڈالا ہر ایک کڑے کو ان دونوں کے ہاتھ سے پس گئے دونوں صاحبزادے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روتے ہوئے پس لیا آپؐ نے زیور کو ان دونوں سے اور فرمایا اے ثوبان لے جا[7] اس زیور کو طرف آل فلاں کی اس لئے کہ یہ اہل بیت میرے ہیں مکروہ رکھتا ہوں میں یہ کہ کھائیں لذائذ اپنے بیچ زندگانی اپنی کے دنیا میں اے ثوبانؓ خرید کر واسطے فاطمہؓ کے ایک ہار[8] عصب کا اور خرید کر دو کڑے[9] ہاتھی دانت کے (احمد، ابوداؤد)

۴۲۵۸ :۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرمہ لگاؤ ساتھ سرمے اصفہانی کے

[1] آخر عہد ان کا۔ یعنی کلام اور وصیت اور کار ان کا یعنی سب کو رخصت کرکے اور سب سے فارغ ہو کر حضرت فاطمہؓ کے پاس تشریف لاتے اور جو کچھ کہنا ہوتا ان سے کہتے اور جو کچھ وصیت کرنی ہوتی ان کو کہتے اور رخصت کرتے۔ [2] اور پہلی اہل۔ یعنی جب سفر سے لوٹتے تو بھی سب سے پہلے جناب حضرت فاطمہ زہراؓ کے پاس تشریف لاتے، [3] لٹکایا تھا۔ یعنی زینت کے لئے اس لئے کہ اگر پردے کے لئے ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ناگوار نہ ہوتا، [4] دو کڑے چاندی کے یعنی ہر ایک صاحبزادے کو ایک ایک کڑا پہنایا تھا یا دو دو۔ [5] اور نہ داخل ہوئے۔ یعنی حضرت فاطمہ کے گھر میں، [6] کہ دیکھا یعنی لٹکانا پردے کا اور پہنانا کڑوں کا حضرت حسنؓ اور حسینؓ کو۔ [7] لے جا اس زیور کو طرف آل فلاں کی۔ یعنی اپنے قرابتیوں کا نام لیا جو محتاج تھے۔ [8] ایک ہار عصب کا عصب دانت ہوتا ہے ایک جانور دریائی کا اس کا ہار بناتے ہیں۔ [9] دو کڑے ہاتھی دانت کے، یعنی دونوں صاحبزادوں کے لئے، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردوں پر چاندی کا پہننا حرام نہیں ہے اس لئے کہ حضرت فاطمہ زہراؓ نے حسنینؓ کو چاندی کے کڑے پہنائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خفگی کی وجہ تو یہ تھی کہ میرے اہل بیت کو دنیا میں ان لذائذ میں پڑنا مناسب نہیں کہا ابن قیمؒ نے جب تک نص سے یا اجماع سے چاندی پہننے کی حرمت مردوں کے لئے ثابت نہ ہو تب تک اس کے حرام کہنے میں مردوں کے لئے ہمارے دل میں کھٹکا ہے:

(اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّہٗ یَجْلُوا الْبَصَرَ وَیُنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَتْ لَہٗ مُکْحُلَۃٌ یَکْتَحِلُ بِھَا کُلَّ لَیْلَۃٍ ثَلٰثَۃً فِیْ ھٰذِہٖ وَثَلٰثَۃً فِیْ ھٰذِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۴۲۵۹:۔ وَعَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکْتَحِلُ قَبْلَ اَنْ یَّنَامَ بِالْاِثْمِدِ ثَلٰثًا فِیْ کُلِّ عَیْنٍ قَالَ وَقَالَ اِنَّ خَیْرَ مَا تَدَاوَیْتُمْ بِہِ اللَّدُوْدُ وَالسَّعُوْطُ وَالْحِجَامَۃُ وَالْمَشِیُّ وَخَیْرَ مَا اکْتَحَلْتُمْ بِہِ الْاِثْمِدُ فَاِنَّہٗ یَجْلُوا الْبَصَرَ وَیُنْبِتُ الشَّعْرَ وَاِنَّ خَیْرَ مَا تَحْتَجِمُوْنَ فِیْہِ یَوْمُ سَبْعَ عَشْرَۃَ وَیَوْمُ تِسْعَ عَشْرَۃَ وَیَوْمُ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَیْثُ عُرِجَ بِہٖ مَا مَرَّ عَلٰی مَلَاٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ اِلَّا قَالُوْا عَلَیْکَ بِالْحِجَامَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ۔

۴۲۶۰:۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھَی الرِّجَالَ وَالنِّسَآءَ

پس تحقیق وہ روشن کرتا ہے بینائی کو اور اگاتا ہے بالوں کو اور کہا ابن عباس نے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھی سرمہ دانی سرمہ لگاتے تھے اس سے ہر شب میں تین بار اس آنکھ میں اور تین بار اس میں (ترمذی)

۴۲۵۹:۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سرمہ لگاتے پہلے سونے کے ساتھ سرمہ اصفہانی کے تین تین دفعہ ہر آنکھ میں کہا ابن عباسؓ نے اور فرمایا حضرتؐ نے کہ بہترین چیز کہ دوا کرو تم ساتھ اس کے یہ چار چیزیں ہیں لدود[1] اور سعوط اور حجامت اور مشی اور بہترین چیز کہ سرمہ لگاؤ تم ساتھ اس کے سرمہ اصفہانی ہے پس تحقیق وہ روشن کرتا ہے بینائی کو اور جماتا ہے بالوں کو اور تحقیق بہترین دنوں کا کہ بھری ہوئی سینگی کھچواؤ اس دن میں سترھویں[2] انیسویں اور اکیسویں ہیں اور تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب معراج ہوئی نہیں گذرے وہ کسی جماعت پر فرشتوں سے مگر کہا انہوں نے حضرتؐ کو کہ لازم ہے تم کو بھری ہوئی سینگی کھچوانی (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۴۲۶۰:۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مردوں اور عورتوں کو داخل ہونے حماموں کے غسل[3] سے پھر رخصت

---

[1] بالوں کو، یعنی پلکوں کو۔ [2] لدود اور سعوط اور حجامت اور مشی، لدود وہ دوا کہ ٹپکائی جائے منہ میں یا جبڑے کی طرف سے اور سعوط وہ دوا جو ٹپکائی جائے ناک میں اور حجامت پچھنی لگا کر سینگی کھچوانا اور مشی دوا مسہل، [3] سترھویں اور انیسویں اور اکیسویں ہیں، ان دنوں میں خون اور تمام رطوبتیں اعتدال پر ہوتی ہیں اس لئے ان دنوں میں خون نکلوانا بہتر ہے طبرانی نے معقل بن یسار سے نکالا مرفوعاً جس نے پچھنے لگائے منگل کے دن سترھویں تاریخ وہ اس کے لئے دوا ہوگی سال بھر تک۔ اور ابوداؤد نے ابوہریرہؓ سے مرفوعاً نکالا جس نے پچھنی لگائی سترھویں یا انیسویں یا اکیسویں کو تو وہ شفا ہوں گی اس کے لئے ہر بیماری سے۔ [4] اور مکروہ ہے مرد کو یہ کہ دے اسکو اجرت حمام کی اس لئے کہ ہوگا مددگار اس کا مکروہ پر اور جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حمام میں بیچ بعض کتابوں فقہ کے لکھا ہے لیکن اہلحدیث کے نزدیک صحیح نہیں اور جو حدیث کہ وارد ہوئی ہے اس میں منسوب بوضع ہے اور صحیح یہ ہے کہ آنحضرتؐ ہرگز حمام میں نہیں گئے بلکہ حمام کو دیکھا بھی نہیں اور مکہ معظمہ میں جو حمام النبی مشہور ہے شاید کہ جس جگہ آنحضرتؐ نے ایک بار غسل کیا ہوگا وہاں حمام بنا دیا ہے اور احتمال ہے کہ نام اس کا حمام النبی اس سبب سے زبان زد ہو کہ حضرتؐ کی پیدائش کی جگہ کی جانب اور نواحی اس جگہ کے واقع ہے واللہ اعلم لیکن ذکر حمام کا حدیثوں میں واقع ہوا ہے جیسے کہ مذکور ہوا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ دُخُوْلِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ اَنْ يَّدْخُلُوْا بِالْمَيَازِرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ۔

۴۲۶۱:۔ وَعَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ قَالَ قَدِمَ عَلٰى عَائِشَةَ نِسْوَةٌ مِّنْ اَهْلِ حِمْصَ فَقَالَتْ مِنْ اَيْنَ اَنْتُنَّ قُلْنَ مِنَ الشَّامِ فَقَالَتْ لَعَلَّكُنَّ مِنَ الْكُوْرَةِ الَّتِيْ تَدْخُلُ نِسَآؤُهَا الْحَمَّامَاتِ قُلْنَ بَلٰى قَالَتْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَخْلَعُ امْرَاَةٌ ثِيَابَهَا فِيْ غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا هَتَكَتِ السِّتْرَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ فِيْ غَيْرِ بَيْتِهَا اِلَّا هَتَكَتْ سِتْرَهَا فِيْمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ۔

۴۲۶۲:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتُفْتَحُ لَكُمْ اَرْضُ الْعَجَمِ وَسَتَجِدُوْنَ فِيْهَا بُيُوْتًا يُّقَالُ لَهَا الْحَمَّامَاتُ فَلَا يَدْخُلَنَّهَا الرِّجَالُ اِلَّا بِالْاُزُرِ وَامْنَعُوْهَا النِّسَآءَ اِلَّا مَرِيْضَةً اَوْ نُفَسَآءَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

۴۲۶۳:۔ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

دی مردوں کو داخل ہونے کی ساتھ تہ بندوں کے (ترمذی، ابوداؤد)

۴۲۶۱:۔ اور ابی ملیح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا اس نے آئیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس کتنی ایک عورتیں اہل حمص[1] سے پس کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ کہاں کی ہو تم کہا ان عورتوں نے کہ شام کی فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ شاید تم اس بستی کی ہو کہ داخل ہوتی ہیں عورتیں اس کی حماموں میں کہا انہوں نے ہاں فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا نے پس تحقیق سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں اتارتی کوئی عورت کپڑے اپنے بیچ غیر گھر خاوند اپنے کے مگر یہ کہ پھاڑا[2] اس نے پردہ اپنا درمیان اپنے اور درمیان پروردگار اپنے کے اور بیچ ایک روایت کے بیچ گھر اپنے کے مگر پھاڑا اس نے پردہ اپنا بیچ اس چیز کے کہ درمیان اس کے اور درمیان اللہ عزوجل کے ہے (ترمذی، ابوداؤد)

۴۲۶۲:۔ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ نے فرمایا فتح کی جائے گی واسطے تمہارے زمین عجم کی اور پاؤ گے تم اس میں گھر کہا جائے گا واسطے ان کے حمام پس نہ داخل ہوں ان میں مرد بدوں تہ بند کے اور منع کرو انہیں داخل ہونے سے عورتوں کو مگر بیمار ہو یا نفاس[3] والی ہو (ابوداؤد)

۴۲۶۳:۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے پس نہ داخل ہو حمام میں بغیر تہ بند کے اور جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے پس[4] نہ داخل کرے

---

[1] حمص نام ہے ایک شہر کا ملک شام میں۔ [2] مگر کہ پھاڑا۔ اس لئے کہ عورت حکم کی گئی ہے ساتھ پردہ کرنے کے اور محافظت کے اس سے کہ دیکھے اس کو اجنبی یہاں تک کہ نہیں لائق ہے واسطے اس کے یہ کہ کھولے ستر اپنا خلوت میں بھی مگر نزدیک خاوند اپنے کے پس جس وقت کہ کھولے اعضاء اپنے حمام میں بغیر ضرورت کے پس پھاڑا۔ وہ پردہ کہ حکم کیا تھا اس کو اللہ تعالیٰ نے اس کا۔ کہا طیبی نے یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے لباس تاکہ ڈھانکے اس کے ساتھ اپنا پردہ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرے پھر اگر نہ ڈرے اللہ تعالیٰ سے اور کھول دیا پردہ تو گویا اٹھا دیا اس نے عہد کو جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس لباس کو اتارا تھا، [3] مگر بیمار ہو یا نفاس والی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضرورت کے ساتھ عورت کو حمام میں جانا جائز ہے بلا عذر نہیں جائز [4] پس نہ داخل کرے یعنی اجازت نہ دے اپنی بیوی کو حمام میں جانے کی اور اسی کے حکم میں ہے ماں اور بیٹی اور بہن وغیرہ جو اس کے زیردست ہیں اور مکروہ ہے مرد کو یہ کہ دے ان کو اجرت حمام کی کیونکہ یہ اطاعت ہے گناہ کے کام پر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ اِزَارٍ وَّمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُدْخِلْ حَلِيْلَتَهُ الْحَمَّامَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَجْلِسْ عَلٰى مَائِدَةٍ تُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۲۶۴:۔ وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْشِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِيْ رَاْسِهٖ فَعَلْتُ قَالَ وَلَمْ يَخْتَضِبْ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ وَقَدِ اخْتَضَبَ اَبُوْبَكْرٍ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّاءِ بَحْتًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۲۶۵:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهٗ بِالصُّفْرَةِ حَتّٰى يَمْتَلِئَ ثِيَابُهٗ مِنَ الصُّفْرَةِ فَقِيْلَ لَهٗ لِمَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْهَا وَقَدْ كَانَ يَصْبُغُ بِهَا ثِيَابَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى عِمَامَتَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ

۴۲۶۶:۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَاَخْرَجَتْ اِلَيْنَا شَعْرًا مِّنْ شَعْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوْبًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۲۶۷:۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُخَنَّثٍ قَدْ

پس نہ داخل ہو حمام بغیر تہ بند کے اور جو شخص ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے پس نہ داخل کرے اپنی عورت کو حمام میں اور جو شخص

تیسری فصل

۴۲۶۴:۔ حضرت ثابتؓ سے روایت ہے کہ پوچھے گئے انس بن مالکؓ خضاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا انسؓ نے کہ اگر چاہتا میں کہ شمار کروں میں بال سفید کہ ان کے سر مبارک میں تھے شمار کرتا میں کہا کہ نہیں خضاب[1] کیا آپ نے اور زیادہ کیا ایک روایت میں کہ تحقیق خضاب کیا ابوبکرؓ نے ساتھ مہندی اور وسمہ کے اور خضاب کیا حضرت عمرؓ نے ساتھ نری مہندی کے (بخاری، مسلم)

۴۲۶۵:۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ رنگتے تھے اپنی ڈاڑھی ساتھ زردی کے یہاں تک کہ بھرتے کپڑے انکے زردی سے پس کہا گیا واسطے انکے کہ کیوں رنگتے ہو زردی سے کہا تحقیق میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ رنگتے تھے[2] ساتھ زردی کے اور نہ تھی کوئی چیز محبوب تر طرف حضرتؐ کی زردی سے اور تحقیق تھے آپ رنگتے زردی سے کپڑے اپنے سب یہاں تک کہ پگڑی بھی (ابو داؤد، نسائی)

۴۲۶۶:۔ اور عثمان بن عبداللہ بن وہبؓ سے روایت ہے کہ گیا میں ام سلمہؓ کے پاس پس نکالا انہوں نے طرف ہماری ایک بال بالوں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سے رنگین[3] (بخاری)

۴۲۶۷:۔ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا لایا گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مخنث کہ تحقیق رنگے ہاتھ پاؤں

---

[1] نہیں خضاب کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے خضاب نہیں کیا اور ابن عمرؓ اور عثمان بن عبداللہ بن وہب کی آئندہ حدیثوں سے آپ کا خضاب کرنا ثابت ہوتا ہے سو ان کی تطبیق گزر گئی۔ [2] رنگتے تھے، یعنے ڈاڑھی اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ سب خضابوں میں افضل زرد خضاب ہے اس کے بعد حنا اور وسمہ دونوں کا۔ اس کے بعد صرف حنا کا۔ [3] رنگین۔ زیادہ کیا ابن ماجہ اور احمد نے ساتھ مہندی اور وسمہ کے اور اس باب کی حدیثوں میں تطبیق عنقریب گزر دی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

خَضَبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوا يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَأَمَرَ بِهِ فَنُفِيَ إِلَى النَّقِيعِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا نَقْتُلُهُ فَقَالَ إِنِّي نُهِيتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّينَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۴۲۶۸:۔ وَعَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ جَعَلَ أَهْلُ مَكَّةَ يَأْتُونَهُ بِصِبْيَانِهِمْ فَيَدْعُو لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ وَيَمْسَحُ رُءُوسَهُمْ فَجِيءَ بِي إِلَيْهِ وَأَنَا مُخَلَّقٌ فَلَمْ يَمَسَّنِي مِنْ أَجْلِ الْخَلُوقِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۴۲۶۹:۔ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي جُمَّةً أَفَأُرَجِّلُهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَأَكْرِمْهَا قَالَ فَكَانَ أَبُو قَتَادَةَ رُبَّمَا دَهَنَهَا فِي الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ مِنْ أَجْلِ قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَأَكْرِمْهَا رَوَاهُ مَالِكٌ۔

۴۲۷۰:۔ وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَحَدَّثَتْنِي أُخْتِي الْمُغِيرَةُ قَالَتْ وَأَنْتَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ وَلَكَ قَرْنَانِ أَوْ قُصَّتَانِ فَمَسَحَ رَأْسَكَ وَبَرَّكَ عَلَيْكَ وَقَالَ احْلِقُوا

اپنے ساتھ مہندی کے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا حال ہے اس کا عرض کیا صحابہؓ نے کہ مشابہت[1] کرتا ہے یہ ساتھ عورتوں کے پس حکم کیا آپ نے اس کے نکال دینے کا پس نکالا گیا وہ طرف نقیع[2] کی پس کہا گیا یا رسول اللہ کیا نہ قتل کریں ہم اس کو[3] پس فرمایا آپ نے کہ تحقیق میں منع کیا گیا ہوں قتل کرنے نمازیوں کے سے (ابوداؤد)

۴۲۶۸:۔ اور ولید بن عقبہؓ سے روایت ہے کہا اس نے جب کہ فتح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ تو شروع کیا مکہ والوں نے کہ لاتے تھے حضرتؐ کے پاس اپنے لڑکے پس دعا مانگتے آپؐ اس کے لئے ساتھ برکت کے اور ہاتھ پھیرتے ان کے سروں پر پس لایا گیا میں انکے پاس اور میں تھا آلودہ ساتھ خلوق[4] کے پس نہ ہاتھ لگایا آپؐ نے مجھ کو بسبب آلودگی خلوق کے (ابوداؤد)

۴۲۶۹:۔ اور ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ کہا واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق میرے لئے ہیں بال مونڈھوں تک آیا پس کنگھی کروں میں ان کو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں اور تعظیم[5] کر اس کی کہا راوی نے پس تھے ابو قتادہؓ اکثر تیل لگاتے تھے بالوں کو ایک دن میں دو بار بسبب فرمانے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاں اور تعظیم کر (مالک)

۴۲۷۰:۔ اور حجاج بن حسانؓ سے روایت ہے کہا داخل ہوئے ہم پاس انس بن مالکؓ کے پس حدیث کی مجھ کو بہن میری مغیرہؓ نے کہا اور تو اس دن لڑکا تھا اور رکھتے تیرے دو گیسو گندھے ہوئے یا کہا تھے قصتان[6] پس ہاتھ پھیرا انسؓ نے تیرے سر پر اور دعا برکت کی کی تیرے

---

[1] مشابہت، اپنی ہر ایک بات میں، [2] طرف نقیع کی۔ یہ ایک جگہ ہے مدینہ منورہ کے آس پاس، [3] کیا نہ قتل کریں ہم اس کو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان اگر نماز نہ پڑھے تو اس کو قتل کرنا واجب ہے، [4] ساتھ خلوق کے یہ ایک خوشبو ہے جو مرکب ہوتی ہے زعفران وغیرہ سے [5] اور تعظیم کر ان کی یعنی ساتھ تیل لگانے وغیرہ کے نا محمود ہونا مبالغہ کا بیچ لگانے اور کنگھی کرنے کے بسبب اہتمام تزیین اور تکلف کے ہے لیکن بملاحظہ امر اور اہتمام کے ساتھ بجا آوری حکم کے محمود ہوا جیسے دراز کرنا انسؓ کی ماں کا انس کے گیسوؤں کو اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو پکڑ کر کھینچتے تھے، [6] قصتان قصہ کہتے ہیں ان بالوں کو جو سر کے آگے کی جانب ہوتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هٰذَيْنِ أَوْ قُصُّوْهُمَا فَإِنَّ هٰذَا زِيُّ الْيَهُوْدِ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ۔

۴۲۷۱ ۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ۔

۴۲۷۲ ۔ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ ثَائِرُ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ كَأَنَّهٗ يَأْمُرُهٗ بِإِصْلَاحِ شَعْرِهٖ وَلِحْيَتِهٖ فَفَعَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ هٰذَا خَيْرًا مِّنْ أَنْ يَّأْتِيَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ ثَائِرُ الرَّأْسِ كَأَنَّهٗ شَيْطٰنٌ رَوَاهُ مَالِكٌ۔

۴۲۷۳ ۔ وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ سُمِعَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيْفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيْمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُوْدَ فَنَظِّفُوْا أُرَاهُ قَالَ أَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيْهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ

لئے اور فرمایا منڈا ڈالوں دونوں کو یا کتروا ڈالو دونوں کو اس لئے کہ بیشک یہ ہیئت ہے یہود کی (ابوداؤد)

۴۲۷۱ ۔ اور حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ منع فرمایا[۱] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ منڈائے عورت سر اپنا (نسائی)

۴۲۷۲ ۔ اور عطا ابن یسارؓ سے روایت ہے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں پس آیا ایک آدمی پراگندہ بال سر کے اور داڑھی کے پس[۲] اشارہ کیا طرف اس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے گویا آنحضرتؐ نے حکم دیا اس کو ساتھ سنوارنے بالوں اس کے اور داڑھی اس کی کے پس سنوارا اس نے بالوں کو پھر آیا وہ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نہیں یہ بہتر اس سے کہ آوے ایک تمہارا اس حالت میں کہ پراگندہ ہوں بال اس کے سر کے گویا وہ شیطان ہے (مالک)

۴۲۷۳ ۔ اور ابن مسیبؒ تابعی سے روایت ہے کہ سنے گئے وہ کہتے تھے تحقیق اللہ تعالیٰ پاک ہے دوست رکھتا ہے ستھرائی کو کرم کرنے والا ہے دوست رکھتا ہے کرم کو بخشش والا ہے دوست رکھتا ہے بخشش کو پس صاف رکھو گمان[۳] کرتا ہوں ابن مسیبؒ کو کہ کہا اپنے صحنوں کو اور نہ مشابہت کرو ساتھ یہودیوں کے کہا راوی نے ——— کہ پھر ذکر کیا میں نے یہ قول ابن مسیبؒ کا مہاجر بن کا تابعی کے آگے پس کہا انہوں نے کہ حدیث کی مجھ کو یہ عامر بن سعد تابعی نے اپنے باپ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند قول

---

[۱] منع فرمایا۔ عورت کے سر کے بال بمنزلہ داڑھی کے ہیں مرد کے واسطے پس مرد کو داڑھی اور عورت کو سر منڈانا حرام ہے۔

[۲] پس اشارہ کیا طرف اس کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ سنوارنے بالوں اس کے کے یعنی اشارہ کیا کہ مسجد سے باہر جا اور سر اور داڑھی کے بالوں کو درست کر کے آ یا یہ مطلب کہ دست مبارک اپنے سے داڑھی اور سر مبارک کی طرف اس طرح اشارہ کیا کہ اس سے سمجھا جاتا تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا ساتھ سنوارنے بالوں کے اور داڑھی کے،

[۳] گمان کرتا ہوں یہ ابن مسیبؒ کے شاگرد کا قول ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ نَظِّفُوْا اَفْنِیَتَکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۴۲۷۴:۔ وَعَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ کَانَ اِبْرَاھِیْمُ خَلِیْلُ الرَّحْمٰنِ اَوَّلَ النَّاسِ ضَیَّفَ الضَّیْفَ وَاَوَّلَ النَّاسِ اخْتَتَنَ وَاَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ شَارِبَہٗ وَاَوَّلَ النَّاسِ رَاَی الشَّیْبَ فَقَالَ یَارَبِّ مَاھٰذَا قَالَ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَقَارٌ یَا اِبْرَاھِیْمُ قَالَ رَبِّ زِدْنِیْ وَقَارًا رَوَاہُ مَالِکٌ۔

ابن مسیب سے مگر یا بیں تفاوت کے کہا جاتا ہے ستھرے[1] رکھو صحن اپنے گھروں کے (ترمذی)

۴۲۷۴:۔ اور یحییٰ بن سعیدؒ سے روایت ہے کہ تحقیق سنا اس نے سعید بن مسیبؒ سے کہتے تھے ابراہیم دوست رحمٰن کے اول[2] آدمیوں کے کہ مہمانی کی مہمان کی اور اول لوگوں کے کہ ختنہ کیا اور اول لوگوں کے کہ کتریں لبیں اپنی اور اول لوگوں کے کہ دیکھا بڑھاپا پس کہا اے پروردگار میرے کیا ہے یہ فرمایا پروردگار بزرگ و برتر نے کہ یہ وقار[3] ہے اے ابراہیم کہا ابراہیم نے کہ رب میرے زیادہ کر مجھ کو وقار میں۔ (مالک)

---

[1] ستھرے رکھو صحن اپنے گھروں کے ہمارے زمانہ میں لوگوں کو صفائی کا بڑا خیال ہے اور حقیقت میں صفائی عمدہ بات ہے ولیکن ہمارے آقا ہمارے سردار نے پہلے ہی سے فرما دیا ہوا ہے کہ صفائی کا زیادہ خیال رکھو اور یہ اس لئے فرمایا کہ آب و ہوا کی اصلاح ہوتی رہے، [2] اول یعنی مہمانی کی رسم پہلے انہوں نے ڈالی، [3] یہ وقار ہے۔ یعنی یہ بڑھاپا باعث حلم و وقار کا ہے کہ لہو ولعب سے اور ارتکاب معاصی سے باز رکھتا ہے اور سیوطی نے موطا کے حاشیہ میں ذکر کیا کہ اور چیزیں جو اول حضرت ابراہیم سے شروع ہوئیں یہ ہیں ناخن بنانا مانگ نکالنا استنجا لینا پائجامہ پہننا خضاب کرنا ساتھ وسمہ اور مہندی کے خطبہ پڑھنا منبر پر جہاد کرنا راہ خدا میں مرتب کرنا لشکریوں کا لڑائی میں اور پھر لشکر کو پانچ ٹکڑوں پر تقسیم کرنا یعنی میمنہ اور میسرہ اور مقدمہ اور ساقہ اور قلب پر اور معانقہ کرنا لوگوں سے اور ثرید بنایا کرنا (مرقاۃ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ التَّصَاوِيرِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۲۷۵: وَعَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَّلَا تَصَاوِیْرُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۴۲۷۶: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَیْمُوْنَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصْبَحَ یَوْمًا وَّاجِمًا وَّقَالَ اِنَّ جِبْرِیْلَ کَانَ وَعَدَنِیْ اَنْ یَّلْقَانِیْ اللَّیْلَۃَ فَلَمْ یَلْقَنِیْ اَمَ وَاللّٰہِ مَا اَخْلَفَنِیْ ثُمَّ وَقَعَ فِیْ نَفْسِہٖ جِرْوُ کَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَّہٗ فَاَمَرَ بِہٖ فَاُخْرِجَ ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِہٖ مَآءً فَنَضَحَ مَکَانَہٗ فَلَمَّا اَمْسٰی لَقِیَہٗ جِبْرِیْلُ فَقَالَ لَقَدْ کُنْتَ وَعَدْتَّنِیْ اَنْ تَلْقَانِی الْبَارِحَۃَ قَالَ اَجَلْ وَلٰکِنَّا لَا نَدْخُلُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَّلَا صُوْرَۃٌ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ فَاَمَرَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ حَتّٰی اَنَّہٗ یَاْمُرُ بِقَتْلِ کَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِیْرِ وَیَتْرُکُ کَلْبَ الْحَائِطِ الْکَبِیْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۴۲۷۷: وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ یَتْرُکُ

بیان ہے بیچ تصویروں کے

پہلی فصل

۴۲۷۵: حضرت ابوطلحہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں داخل ہوتے فرشتے اس گھر میں کہ ہو اس میں کتا اور نہ اس گھر میں کہ اس میں تصویریں ہوں[1] (بخاری، مسلم)

۴۲۷۶: اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نقل کی میمونہؓ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی ایک روز غمگین اور کہا تحقیق جبرئیلؑ نے وعدہ کیا تھا مجھ سے ملاقات کرنے کا آج کی رات پس نہ ملاقات کی مجھ سے خبردار ہو قسم خدا کی نہیں خلاف وعدہ کیا جبرئیل نے مجھ سے کبھی پھر آیا بیچ دل آنحضرتؐ کے بچہ کتے کا کہ پڑا تھا نیچے خیمہ حضرتؐ کے پس حکم کیا آپ نے اس کتے کے بچہ کے نکالنے کا پس نکالا گیا وہ پھر لیا آپ نے اپنے ہاتھ میں پانی پس چھڑکا پانی اسکے بیٹھنے کی جگہ پس جبکہ شام ہوئی ملے حضرتؐ سے جبرئیل پس فرمایا حضرتؐ نے کہ تحقیق تم نے وعدہ کیا تھا مجھ سے ملنے شب گذشتہ کا کہا کہ ہاں لیکن ہم نہیں داخل ہوتے اس گھر میں کہ ہو اس میں کتا یا صورت پس صبح کی رسول اللہ نے اس دن پس حکم فرمایا ساتھ قتل کرنے کتوں کے یہاں تک کہ حکم کیا ساتھ مارنے کتے باغ چھوٹے کے اور چھوڑ دیا بڑے ...

۴۲۷۷: اور عائشہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہ چھوڑتے تھے اپنے گھر میں کسی چیز کو کہ جس میں

---

[1] لیکن ہم نہیں داخل ہوتے اس گھر میں کہ ہو اس میں کتا یا صورت۔ حدیث میں مراد وہ کتا ہے جو کھیت یا غلے کی حفاظت یا شکار کے لئے نہ ہو کیونکہ اس قسم کے کتے پالنے درست ہیں اور یہ مانع نہیں ہیں فرشتوں کے آنے سے اسی طرح وہ تصویریں مانع نہ ہونگی جن کی ذلت کی جائے جیسے بچھونے پر بنی ہوں کہ لوگ ان کو روندیں یا تکیہ پر اور باب کے فصل اول کی پانچویں حدیث میں اس کا صاف بیان ہے ؛

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِیْ بَیْتِہٖ شَیْئًا فِیْہِ تَصَالِیْبُ اِلَّا نَقَضَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۴۲۷۸: وَعَنْہَا اَنَّہَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَۃً فِیْہَا تَصَاوِیْرُ فَلَمَّا رَاٰھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَی الْبَابِ فَلَمْ یَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِیْ وَجْہِہِ الْکَرَاھِیَۃَ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ مَاذَا اَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ ھٰذِہِ النُّمْرُقَۃِ قَالَتْ فَقُلْتُ اشْتَرَیْتُہَا لَکَ لِتَقْعُدَ عَلَیْہَا وَتَوَسَّدَھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحَابَ ھٰذِہِ الصُّوَرِ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَیُقَالُ لَھُمْ اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ اِنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ فِیْہِ الصُّوْرَۃُ لَا تَدْخُلُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۴۲۷۹: وَعَنْہَا اَنَّہَا کَانَتْ قَدِ اتَّخَذَتْ عَلٰی سَہْوَۃٍ لَّھَا سِتْرًا فِیْہِ تَمَاثِیْلُ فَھَتَکَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَتْ مِنْہُ نُمْرُقَتَیْنِ فَکَانَتَا فِی الْبَیْتِ یَجْلِسُ عَلَیْہِمَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۴۲۸۰: وَعَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِیْ غَزَاۃٍ فَاَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَرْتُہٗ عَلٰی

تصویریں[1] ہوں مگر توڑ ڈالتے تھے اس کو (بخاری)

۴۲۷۸۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق اس نے خریدا ایک تکیہ کہ اس میں تصویریں تھیں پس جب کہ دیکھا اس کو رسول اللہؐ نے ٹھہرے رہے دروازے پر پس نہ آئے گھر میں پس پہچانی عائشہؓ نے آپ کے چہرہ مبارک پر ناخوشی[a] کہا عائشہؓ نے کہا میں نے یا رسول اللہ پھرتی ہوں میں مخالفت سے طرف رضا اللہ کی اور اس کے رسولؐ کی کیا گناہ کیا میں نے کہ آپ نہیں آتے پس فرمایا رسول اللہ نے کیا حال ہے اس تکیہ کا کہا عائشہؓ نے کہ کہا میں نے خریدا اس کو آپ کے لئے کہ بیٹھئے اس پر اور تکیہ لگائیے اس پر پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق صورت بنانے والے عذاب کئے جائیں گے دن قیامت کے اور کہا جائے گا ان کو زندہ کرو اس چیز کو کہ بنایا تھا تم نے اور فرمایا کہ تحقیق وہ گھر کہ اس میں صورت ہے نہیں[2] داخل ہوتے اس میں فرشتے عسہ (بخاری، مسلم)

۴۲۷۹۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق انہوں نے ڈالا اپنے شہ نشین پر پردہ کہ اس میں تصویریں تھیں پس پھاڑ ڈالا اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس بنائے عائشہ نے اس کے دو تکیے پس تھے وہ دونوں گھر میں بیٹھتے ان پر تکیہ لگا کر (بخاری، مسلم)

۴۲۸۰۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نکلے ایک جہاد میں پس لیا میں نے ایک کپڑا پس پردہ کیا

---

[1] ترجمہ یہ معنی ہیں تصالیب کے جو جمع ہے تصلیب کی یعنی بنانے صورت صلیب کے یعنی سولی کے جس کو نصاریٰ پوجتے ہیں بگمان اس کے کہ حضرت عیسےٰؑ کو یہود نے سولی پر کھینچا تھا اور اس کی شکل مثلث ہوتی ہے اس طرح + اور یہاں تصالیب سے مطلق تصویریں مراد ہیں، [2] نہیں داخل ہوتے اس میں فرشتے۔ علماء نے کہا ہے کہ جاندار کی تصویر بنانا اور اس کا گھر میں رکھنا سخت حرام ہے اگرچہ یہ تصویر کپڑے میں ہو یا دیوار پر یا روپیہ پیسہ میں اور وہ جو حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ وہ گڑیوں سے کھیلتی تھیں تو وہ منسوخ ہے انہیں حدیثوں سے جو تصویر کی ممانعت آئی ہے اور قاضی عیاض رح نے کہا ان میں سے بچوں کی گڑیاں مستثنیٰ ہیں ان کی اجازت ہے، عسہ یعنے اور اسی طرح نہیں داخل ہوتے اس میں انبیاء اور اولیاء اکرام،

[a] ناخوشی یعنے بسبب اس تکیہ تصویر دار کے ÷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ فَرَأَى النَّمَطَ فَجَذَبَهُ حَتَّى هَتَكَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَأْمُرْنَا أَنْ نَكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۲۸۱ :۔ وَعَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۲۸۲ :۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِيْ فَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوْا حَبَّةً أَوْ شَعِيْرَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۲۸۳ :۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ الْمُصَوِّرُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۲۸۴ :۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يُجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَيُعَذِّبُهُ فِيْ جَهَنَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَإِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا رُوْحَ فِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۲۸۵ :۔ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهُ

میں نے اس کا دروازے پر پس جب آئے حضرت پس دیکھا پردہ پڑا ہوا پس کھینچا اس کو یہاں تک کہ پھاڑ ڈالا اس کو پھر فرمایا کہ تحقیق اللہ نے نہیں حکم کیا ہم کو کہ پہنائیں ہم کپڑے پتھر اور مٹی کو (بخاری و مسلم)

۴۲۸۱ :۔ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہت سخت لوگوں میں دن قیامت کے وہ لوگ ہوں گے کہ مشابہت کرتے ہیں ساتھ پیدائش خدا تعالیٰ کے (بخاری و مسلم)

۴۲۸۲ :۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور کون ظالم تر ہے اس شخص سے کہ پیدا کرے مانند پیدا کرنے میرے کی پس چاہیئے پیدا کریں ایک چیونٹی یا ایک دانہ یا ایک جو (بخاری و مسلم)

۴۲۸۳ :۔ اور حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے سخت تر لوگوں کے از روئے عذاب کے نزدیک اللہ کے مصور ہیں (بخاری و مسلم)

۴۲۸۴ :۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ہر صورت کھینچنے والا بیچ آگ دوزخ کے ہے پیدا کیا جائے گا واسطے اس کے بدلے ہر صورت کے کہ بنایا ہے اسکو ایک شخص پس عذاب کریگا وہ شخص مصور کو دوزخ میں کہا ابن عباسؓ نے پس اگر ہو تو ضرور بنانیوالا صورت کا پس بنا صورت درختوں کی اور ان چیزوں کی کہ نہیں روح ان میں (بخاری و مسلم)

۴۲۸۵ :۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ دعویٰ کرے اس

لہ ایک دانہ یا ایک جو یعنی جاندار کی صورت بنانے والے پیدا کرنے میں خدا کے ساتھ مشابہت کرتے ہیں حالانکہ ایسے عاجز ہیں کہ جاندار تو ایک طرف ہے ذرہ یا جو برابر بے جان حقیر چیز کو بھی نہیں بنا سکتے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كُلِّفَ اَنْ يَّعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنْ يَّفْعَلَ وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَّهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ اَوْ يَفِرُّوْنَ مِنْهُ صُبَّ فِيْ اُذُنَيْهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ اَنْ يَّنْفُخَ فِيْهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

٤٢٨٦:۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيْرِ فَكَاَنَّمَا صَبَغَ يَدَهٗ فِيْ لَحْمِ خِنْزِيْرٍ وَّدَمِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٤٢٨٧:۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ قَالَ اَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَكُوْنَ دَخَلْتُ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَاثِيْلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمُرْ بِرَاْسِ التِّمْثَالِ الَّذِيْ عَلٰى بَابِ الْبَيْتِ

خواب کا کہ نہیں دیکھا تکلیف دیا جائے گا یہ کہ گرہ لگائے درمیان دو جو کے اور ہرگز نہ کر سکے گا یہ! اور جو شخص کہ کان لگائے طرف ایک قوم کی بات کے حالانکہ وہ قوم اس شخص کے سننے کو ناخوش رکھتے ہوں یا بھاگتے ہوں وہ اس سے ڈالا جائے گا اسکے کان میں سیسہ دن قیامت کے اور جو شخص بنائے کوئی صورت عذاب کیا جائیگا اور تکلیف دیا جائے گا یہ کہ پھونکے اس میں روح اور نہیں پھونک سکے گا وہ روح (بخاری)

٤٢٨٦:۔ اور بریدہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلعم نے فرمایا جو شخص کہ کھیلے ساتھ نردشیر کے ؎۲ پس گویا رنگا ہاتھ اپنا بیچ گوشت سور کے اور اسکے لہو کے (مسلم)

دوسری فصل

٤٢٨٧:۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل کہا آیا تھا میں آپ کے پاس شب گذشتہ میں پس نہیں منع کیا مجھ کو گھر میں آنے سے کسی چیز نے مگر اس نے کہ تھیں دروازے پر تصویریں اور تھا گھر میں کپڑا رنگین منقش کہ اس کا پردہ بنایا تھا تھیں اس میں تصویریں اور تھا گھر میں کتا پس حکم کر ساتھ سر تصویروں کے کہ دروازے پر ہیں پس کاٹے ؎۳ جائیں سر ان تصویروں کے اور ہو جائیں مانند صورت درخت کی اور حکم کر تا کہ کاٹا جائے پردہ پس بنائے جائیں دو تکیے ڈالے گئے روندن

؎۱ اور نہیں پھونک سکنے کا۔ افسوس ہے ہمارے زمانہ میں مسلمانوں نے جہاں اور امور میں نصاریٰ کی تقلید شروع کی ہے۔ وہاں تصویریں رکھنے میں بھی انہی کی پیروی کی ہے پہلے پہل تو صرف عکسی اور نقشی تصویریں رکھتے تھے اب رفتہ رفتہ مجسم تصویریں بھی گھروں میں رکھنے لگے اور جب انکو منع کرو تو یہ کہتے ہیں کہ اگلے زمانہ میں لوگ تصویر کو پوجتے تھے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویر رکھنے سے منع کر دیا تھا اب کوئی تصویر کو پوجتا نہیں بلکہ زیب و زینت اور دل لگی کے لئے رکھتے ہیں تو یہ جائز ہوگا اور یہ کلام ان کا فاسد ہے کیونکہ تصویر پرستی اور بت پرستی اب بھی جاری ہے اور مشرکین اب تک باقی ہیں بلکہ مسلمانوں میں طرح طرح کے شرک پھیل رہے ہیں پس اگر مان لیا جائے کہ علت ممانعت کی یہی ہے تو وہ علت تو اب تک قائم ہے لہٰذا ممانعت بھی قائم رہے گی، ؎۲ ساتھ نردشیر کے، یہ ایک کھیل ہے چوسر کی طرح سو حرام ہے خواہ بدیے یا نہ بدیے اسی طرح سب کھیل منع ہیں کہ ان میں ناحق مال ضائع ہوتا ہے یا اوقات، ؎۳ پس کاٹے جائیں سر، اس حدیث سے بھی نقشی تصویر کی حرمت نکلی اور اختلاف ہے، نقشی اور عکسی تصویریں اور کئی ایک حدیثوں سے اس کی بھی حرمت نکلتی ہے جب وہ جاندار کی تصویر ہو لیکن مجسم تصویر یعنی بت وہ تو بالاتفاق حرام ہے اور اس کا رکھنا گھر میں سخت گناہ ہے اور ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ اگر قدرت ہو تو مجسم تصویر کو جہاں پائے توڑ ڈالے یا اس کا منہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَيُقْطَعُ فَيَصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ فَلْيُجْعَلْ وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوذَتَيْنِ تُوطَآنِ وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَلْيُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ۔

۴۲۸۸:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهَا عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَأُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُولُ إِنِّي وُكِّلْتُ بِثَلَاثَةٍ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ وَكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا اٰخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۲۸۹:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْكُوبَةَ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قِيلَ الْكُوبَةُ الطَّبْلُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

۴۲۹۰:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوبَةِ وَالْغُبَيْرَاءِ وَالْغُبَيْرَاءُ شَرَابٌ تَعْمَلُهُ الْحَبَشَةُ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهُ السُّكُرْكَةُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

میں آویں اور حکم کرو ساتھ کتے کے تاکہ نکالا جائے گھر سے پس کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (ترمذی، ابوداؤد)

۴۲۸۸:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلے گی[1] ایک گردن دوزخ سے دن قیامت کے اس کی دو آنکھیں ہوں گی دیکھنے والی اور دو کان ہوں گے سننے والے اور زبان بولنے والی کہے گی کہ تحقیق میں متعین[2] کی گئی ہوں واسطے تین شخصوں کے واسطے تکبر کرنے والے[3] عناد کرنے والے اور واسطے ہر شخص کے کہ پکارے ساتھ اللہ کے اور معبود کو اور واسطے تصویر کھینچنے والوں کے (ترمذی)

۴۲۸۹:۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اے بیشک اللہ تعالیٰ نے حرام[4] کی شراب اور جوا اور بجانا کوبہ[5] کا اور فرمایا جو چیز نشے کی ہے حرام ہے کہا گیا کوبہ طبل ہے (بیہقی نے شعب الایمان میں)

۴۲۹۰:۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا شراب سے اور جوئے سے اور کوبہ کے بجانے سے اور غبیرا[6] سے اور غبیرا ایک قسم شراب کی کہ بناتے ہیں اس کو حبشی جیلی سے کہا جاتا ہے اس کو سکرکہ (ابوداؤد)

بگاڑ دے اور بے جان کی تصویر جیسے باغ یا مکان یا جھاڑ یا پہاڑ کا بنانا درست ہے اور اس کا رکھنا جائز ہے،

[1] نکلے گی، یعنے ایک ٹکڑا آگ کا بصورت گردن دراز کے نکلے گا، [2] میں متعین کی گئی ہوں، یعنے معین کیا ہے اللہ تعالےٰ نے مجھ کو اس پر کہ داخل کروں ان کو دوزخ میں اور عذاب کروں ان کو ساتھ فضیحت کے روبرو لوگوں کے،

[3] تکبر کرنے والے، یعنے حق قبول کرنے سے،

[4] حرام کی یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی،

[5] اور بجانا کوبہ کا، یعنے طبل کا جیسے مصنف نے خود اس کی تفسیر کی یا کوبہ سے بربط مراد ہے یا نرد،

[6] غبیرا، یہ تفسیر ابن عمرؓ کی یا کسی اور راوی کی ہے اس لئے کہ تمام ہے حقیقۃً یا صورۃً ۞

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۴۲۹۱ : وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُولَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ -

۴۲۹۲ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَتْبَعُ حَمَامَةً فَقَالَ شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ -

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۲۹۳ : عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ إِنِّي رَجُلٌ مَعِيشَتِي مِنْ صَنْعَةِ يَدِي وَإِنِّي أَصْنَعُ هٰذِهِ التَّصَاوِيرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فَإِنَّ اللهَ مُعَذِّبُهُ حَتَّى يَنْفُخَ فِيهِ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا أَبَدًا فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيدَةً وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنْ أَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ وَكُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

۴۲۹۴ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ

۴۲۹۱ : اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ کھیلے ساتھ نرد کے پس تحقیق نافرمانی کی اس نے اللہ اور اس کے رسول کی (احمد، ابو داؤد)

۴۲۹۲ : اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ پیچھے پڑ رہا ہے کبوتروں کے پس فرمایا کہ یہ شیطان[۵۱] ہے پیچھے پڑ رہا ہے شیطانی کے (احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ اور بیہقی نے) شعب الایمان۔

تیسری فصل

۴۲۹۳ : حضرت سعید بن ابی الحسن تابعی سے روایت ہے کہ تھا میں پاس ابن عباسؓ کے ناگہاں آیا ان کے پاس ایک آدمی اور کہا اے ابن عباسؓ میں ایک شخص ہوں کہ نہیں ہے زندگانی میری مگر پیشہ ہاتھ میرے سے اور تحقیق میں بناتا ہوں یہ تصویریں پس کہا ابن عباسؓ نے نہیں حدیث کرتا میں تجھ سے مگر وہ چیز کہ سنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا میں نے حضرت سے فرماتے جو شخص کہ بنائے صورت پس بیشک اللہ عذاب کرنے والا ہے اس کو یہاں تک کہ پھونکے اس میں روح اور نہیں پھونک سکے گا وہ روح اس میں ہرگز پس سانس لیا اس شخص نے سانس بڑا اور زرد[۵۲] ہوا چہرہ اسکا پس کہا ابن عباسؓ نے وائے ہے تجھ کو اگر انکار کرتا تو سب پیشوں سے مگر یہ کہ پیشہ کرے تو مصوری کا پس لازم ہے تجھ پر تصویر کھینچی ان درختوں کی اور اس چیز کی کہ نہیں اس میں روح (بخاری)

۴۲۹۴ : اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا جب کہ بیمار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذکر کیا بعض

---

[۵۱] یہ شیطان ہے، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کبوتر بازی حرام ہے اور کہا نووی نے کبوتر رکھنا بچے لینے کے لئے یا واسطے دل بہلانے کے بلا کراہت جائز ہے اور ان کا اڑانا حرام ہے، [۵۲] نہیں یعنی میں کیا کروں شارع نے اس پیشہ کو حرام فرمایا اور میں اس کے سوا اور کوئی پیشہ نہیں جانتا آیا مجھ کو حکم ضرورت یہ پیشہ جائز ہے یا نہیں پس جب دیکھا ابن عباسؓ نے کہ تعلق اس کا اس کام کے ساتھ سخت ہے اور شاید منع کرنے سے باز نہ آئے روایت کی یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی، [۵۳] اور زرد ہوا، یعنے بسبب سننے اس وعید کے اس حدیث سے بھی جاندار کی تصویر بنانا مطلقاً حرام ثابت ہوتا ہے نقشی ہو یا عکسی یا کوئی دوسری

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَعْضُ نِسَآئِہٖ کَنِیْسَۃً یُّقَالُ لَھَا مَارِیَۃُ وَکَانَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ وَاُمُّ حَبِیْبَۃَ اَتَتَا اَرْضَ الْحَبْشَۃِ فَذَکَرَتَا مِنْ حُسْنِھَا وَتَصَاوِیْرَ فِیْھَا فَرَفَعَ رَاْسَہٗ فَقَالَ اُولٰٓئِکَ اِذَا مَاتَ فِیْھِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰی قَبْرِہٖ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِیْہِ تِلْکَ الصُّوَرَ اُولٰٓئِکَ شِرَارُ خَلْقِ اللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۲۲۹۵ :۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَنْ قَتَلَ نَبِیًّا اَوْ قَتَلَہٗ نَبِیٌّ اَوْ قَتَلَ اَحَدَ وَالِدَیْہِ وَالْمُصَوِّرُوْنَ وَعَالِمٌ لَمْ یَنْتَفِعْ بِعِلْمِہٖ۔

۲۲۹۶ :۔ وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ الشِّطْرَنْجُ ھُوَ مَیْسِرُ الْاَعَاجِمِ۔

۲۲۹۷ :۔ وَعَنِ ابْنِ شِھَابٍ اَنَّ اَبَا مُوْسَی الْاَشْعَرِیَّ قَالَ لَا یَلْعَبُ بِالشِّطْرَنْجِ اِلَّا خَاطِیٌٔ۔

آپ کی بیویوں نے کنیسہ[1] کا کہا نام اس کا کنیسہ کا ماریہ تھا اور تھیں ام سلمہؓ اور ام حبیبہؓ کہ تھیں زمین حبشہ[2] کی بیچ پس ذکر کیں ان دونوں نے خوبیاں کنیسہ کی اور تصویریں کہ اس میں تھیں پس اٹھایا آپؐ نے سر اپنا اور فرمایا وہ لوگ جبکہ مرتا ہے ان میں سے کوئی مرد نیک تحقیق بناتے ہیں اس کی قبر پر مسجد پھر تصویر بناتے ہیں اس مسجد میں یہ تصویر یہ وہ لوگ بدترین خلق اللہ کے ہیں (بخاری مسلم)

۲۲۹۵ :۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق سخت تر ہی لوگوں کا از روئے عذاب کے دن قیامت کے وہ ہے کہ قتل کرے نبی کو یا قتل کرے اس کو نبی یا قتل کرے ایک کو ماں یا باپ اپنے میں سے اور مصور اور عالم نہ منتفع ہو ساتھ اپنے علم کے۔

۲۲۹۶ :۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق تھے کہتے کہ شطرنج جوا ہے عجمیوں کا۔

۲۲۹۷ :۔ اور ابن شہاب سے روایت ہے کہ تحقیق ابوموسیٰ اشعری نے کہا کہ نہیں کھیلتا ساتھ شطرنج کے مگر خطاکار۔

---

[1] کنیسہ کہتے ہیں یہود و نصاریٰ کے گرجاؤں کو، [2] زمین حبشہ کی میں، یعنی اور وہاں کے لوگ نصاریٰ کے دین پر تھے، [3] وہ لوگ بدترین خلق اللہ ہیں۔ غرض امہات المومنین کی یہ تھی کہ اگر حکم ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر بھی ویسا ہی بنایا جائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تکیے سے سر اٹھا کر یہ فرمایا یعنی وہ ہوا کرتے ہیں تم میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بنانا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر کے پاس یا قبر کے اوپر مسجد بنانا یا قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے کیونکہ اگلے مشرکین اور یہود اور نصاریٰ ایسا کیا کرتے تھے کہ پیغمبروں یا نیک لوگوں کی قبروں کو عبادت گاہ بناتے تھے اگر کوئی قبر کو مسجد نہ بنائے لیکن مسجد کی طرح وہاں ہر وقت آیا جایا کرے یا قبر کے سامنے جھکے یا اس طرف نماز پڑھے تو اس کا بھی یہی حکم ہے نووی نے کہا آپ نے اپنی قبر یا اور کسی کو مسجد بنانے سے اس لئے ممانعت کی کہ کہیں لوگ قبر کی تعظیم حد سے نہ بڑھائیں اور گناہ میں پڑ جائیں اور کبھی یہ گناہ کفر تک پہنچتا ہے جیسے اگلی امتوں کا حال ہوا اور جب صحابہ اور تابعین کے زمانہ میں مسجد بڑھانے کی ضرورت ہوئی اور حضرت عائشہؓ کا حجرہ جس میں قبریں تھیں وہاں تک مسجد آن پہنچی تو ان لوگوں نے قبر کو چھپا دیا اور اس کے گرد اونچی اونچی دیواریں اٹھا دیں تاکہ قبر آپ کی دکھلائی نہ دے اور عوام اس طرف نماز نہ پڑھیں اور آنحضرت میں نہ پڑھیں، پھر دونوں دیواریں شمالی جانب سے اور اٹھائیں کہ کوئی شخص قبر کی طرف منہ نہ کر سکے۔ اور اسی لئے دوسری حدیث میں وارد ہوا کہ اگر یہ ڈر نہ ہوتا تو آپؐ کی قبر کو کھلا رکھتے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۲۹۸ :۔ وَعَنْہُ اَنَّہٗ سُئِلَ عَنْ لَعِبِ الشِّطْرَنْجِ فَقَالَ هِیَ مِنَ الْبَاطِلِ وَلَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْبَاطِلَ رَوَی الْبَیْهَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الْاَرْبَعَةَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ ۔

۴۲۹۹ :۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْ دَارَ قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَدُوْنَهُمْ دَارٌ فَشَقَّ ذٰلِکَ عَلَیْهِمْ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تَاْتِیْ دَارَ فُلَانٍ وَلَا تَاْتِیْ دَارَنَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ فِیْ دَارِکُمْ کَلْبًا قَالُوْا اِنَّ فِیْ دَارِهِمْ سِنَّوْرًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلسِّنَّوْرُ سَبُعٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ ،

۴۲۹۸ :۔ اور ابن شہابؒ سے روایت ہے یہ کہ پوچھے گئے کھیلنے شطرنج کے سے پس کہا کہ یہ کھیلنا ہے باطل میں سے اور نہیں دوست[1] رکھتا اللہ باطل کو (نقل کیں بیہقی نے چاروں حدیثیں شعب الایمان میں)

۴۲۹۹ :۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتے گھر ایک قوم کے انصار میں سے حالانکہ نزدیک ان کے گھر اوروں کے تھے پس گراں ہوا آنا آنحضرتؐ کا ان پر پس عرض کیا انھوں نے یا رسول اللہ تشریف لاتے ہو فلاں کے گھر میں اور نہیں تشریف لاتے ہو ہمارے گھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے کہ تمہارے گھر میں کتا ہے کہا انھوں نے کہ تحقیق ان کے گھر میں بلی ہے[2] پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلی درندہ ہے (دارقطنی)

---

[1] اور نہیں دوست رکھتا اللہ باطل کو اسی شطرنج کے حکم میں ہے، گنجفہ تاش چوسر وغیرہ یہ سب حرام ہیں کیونکہ ان میں اوقات ضائع ہوتے ہیں اور شرط لگائے تو جوا ہوتا ہے اور ہم نے تو کوئی ایسا شطرنج باز نہیں دیکھا جو نماز کا خیال رکھتا ہو بلکہ جب بازی ہوتی ہے تو دنیا و مافیہا سے غافل ہو جاتے ہیں نماز کا تو کیا ذکر ہے پس ایسی کھیلوں کی حرمت میں کیا شک ہے، [2] بلی درندہ ہے، یعنے اگرچہ بلی سبعیت میں کتے کی مثل ہے لیکن نجاست اور سبعیت میں ویسی نہیں کہ مانع ہو فرشتوں کے آنے سے بعض ملحدوں نے ایسی حدیثوں پر جن میں آیا ہے کہ فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس میں کتا یا مورت ہو یہ اعتراض کیا ہے کہ اس سے لازم آتا ہے کہ جہاں کتا ہو یا مورت ہو وہاں کوئی نہ مرے اور یہ نہ سمجھے کہ مراد رحمت کے فرشتے ہیں جو مسلمانوں اور سچے مومنوں کے پاس شوق اور محبت سے آتے ہیں اور یہ مطلب نہیں کہ جہاں کتا ہو یا مورت ہو وہاں فرشتہ جاتا ہی نہیں اگرچہ اس کو حکم ہو وہاں جانے کا اور ایک صاحب نے کیا خوب جواب دیا جب کہ ایک ملحد نے یہ کہا، لو، اب میں ایک کتا اپنے پاس رکھا کروں گا تاکہ روح قبض کرنے والا فرشتہ میرے پاس نہ آسکے ایک صاحب نے کہا کہ اگر آپ اپنے پاس کتا ہر وقت رکھا کریں گے تو آپ کی روح قبض کرنے کے لئے وہ فرشتہ نہ آئے گا جو مومن اور صالحین کی روح قبض کرتا ہے بلکہ وہ فرشتہ آئے گا جو کتوں اور سوروں کی روح قبض کرتا ہے اور آپ کو بھی ایک کتا یا سور سمجھ کر روح قبض کرے گا ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ الطِّبِّ وَالرُّقَى

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۳۰۰: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ دَآءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهٗ شِفَآءً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۳۰۱: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ دَآءٍ دَوَآءٌ فَاِذَا اُصِيْبَ دَوَاءُ الدَّآءِ بَرَءَ بِاِذْنِ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۳۰۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشِّفَآءُ فِيْ ثَلٰثٍ فِيْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ اَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ وَاَنَا اَنْهٰى اُمَّتِيْ عَنِ الْكَيِّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۳۰۳: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رُمِيَ اُبَيٌّ يَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلٰى اَكْحَلِهٖ فَكَوَاهُ رَسُوْلُ

کتاب ہے بیچ بیان طب اور منتروں کے

پہلی فصل

۴۳۰۰ – حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں اتاری اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری مگر کہ اتاری ہے اس کے لئے شفاء (بخاری)

۴۳۰۱ – اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے[1] ہر بیماری کے دوا ہے پس جس وقت کہ پہنچ جائے دوا بیماری کو اچھا ہوتا ہے ساتھ حکم اللہ کے (مسلم)

۴۳۰۲ – اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ شفا بیچ تین[2] چیزوں کے ہے بیچ لگانے سینگی پچھنے والی کے یا پینے شہد کے یا داغنے کے ساتھ آگ کے اور میں منع کرتا ہوں اپنی امت کو داغنے سے۔ (بخاری)

۴۳۰۳ – اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تیر لگا ابی بن کعبؓ کو دن احزاب کے اوپر رگ ہفت اندام کے

---

[1] واسطے ہر بیماری کے دوا ہے یعنی حقیقت میں ہر ایک بیماری کی دوا علم الٰہی میں ٹھہر چکی ہے گو اطبا کو نہ معلوم ہو۔ پھر فرمایا کہ باوجودیکہ ہر بیماری کی دوا ہے لیکن وہ دوا اپنی تاثیر میں مستقل نہیں حکیم مطلق کے حکم کی محتاج ہے یہی سبب ہے کہ سو بار آزمائی دوا بعضی جگہ مطلق اثر نہیں کرتی۔ [2] بیچ تین چیزوں کے ہے۔ اس واسطے کہ اگر خونی بیماری ہے تو اس کا علاج پچھنے لگانا ہے اور اگر مواد کی کثرت ہے تو شہد سے اسہال کرنا چاہیئے۔ اور اگر مادہ جلد کے نیچے جم گیا ہے تو داغنا اس کی تدبیر ہے ہرچند اس حدیث میں داغنے سے منع فرمایا لیکن داغنا بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے اور اگلی دونوں حدیثوں میں اس کا صاف بیان ہے تو مطلب یہ کہ اگر اور دوا سے صحت ہوگی تو داغنے سے دور رہے اور نہیں تو درست ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۴۳۰۴:۔ وَعَنْہُ قَالَ رُمِیَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِیْ اَکْحَلِہٖ فَحَسَمَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ بِمِشْقَصٍ ثُمَّ وَرِمَتْ فَحَسَمَہُ الثَّانِیَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۴۳۰۵:۔ وَعَنْہُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ طَبِیْبًا فَقَطَعَ مِنْہُ عِرْقًا ثُمَّ کَوَاہُ عَلَیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۴۳۰۶:۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِی الْحَبَّۃِ السَّوْدَآءِ شِفَآءٌ مِّنْ کُلِّ دَآءٍ اِلَّا السَّامَ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ اَلسَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّۃُ السَّوْدَآءُ الشُّوْنِیْزُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

۴۳۰۷:۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخِیْ اسْتَطْلَقَ بَطْنُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْقِہٖ عَسَلًا فَسَقَاہُ ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ سَقَیْتُہٗ فَلَمْ یَزِدْہُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ لَہٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَآءَ الرَّابِعَۃَ فَقَالَ اسْقِہٖ عَسَلًا فَقَالَ لَقَدْ سَقَیْتُہٗ فَلَمْ یَزِدْہُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدَقَ

پس داغ دیا ان کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (مسلم)

۴۳۰۴:۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ تیر لگا سعد بن معاذؓ کی رگ ہفت اندام میں پس داغ دیا اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ہاتھ اپنے کے ساتھ پیکان تیر کے پھر سوج گیا ہاتھ ان کا پس داغا اس کو دوبارہ (مسلم)

۴۳۰۵:۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ بھیجا رسول اللہؐ نے پاس ابی بن کعبؓ کے ایک طبیب کو پس کاٹی طبیب نے ان کی رگ پھر داغ دیا ابی کو اسکی رگ پر (مسلم)

۴۳۰۶:۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے بیچ سیاہ دانہ کے شفا ہے[1] ہر بیماری سے سوا سام کے کہا ابن شہاب نے کہ سام موت ہے اور سیاہ دانہ کلونجی ہے (بخاری و مسلم)

۴۳۰۷:۔ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلعم کے اور کہا تحقیق بھائی میرا چلتا ہے[2] پیٹ اسکا پس فرمایا رسول اللہ نے کہ پلا اس کو شہد پس پلایا اس کو پھر آیا وہ اور کہا پلایا تھا میں نے اسکو شہد پس نہ زیادہ کیا اسکو شہد نے مگر دست آنے میں[3] پس فرمایا آنحضرتؐ نے اسکو تین بار پھر آیا وہ شخص چوتھی بار پس فرمایا حضرتؐ نے پلا تو اسکو شہد پس کہا اس نے کہ تحقیق میں نے پلایا اسکو پس نہ[4] زیادہ کیا

---

[1] شفا ہے ہر بیماری سے طب کا قاعدہ یہ ہے کہ دوا بالضد چاہیے یعنی گرم بیماری کی سرد دوا اور سردی کی گرم تو حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک سرد بیماری کی کلونجی دوا ہے اس واسطے کہ گرم خشک ہے یا کہ اسکی خاصیت گرم اور سرد دونوں قسم بیماریوں کو فائدہ کرتی ہے اس واسطے کہ علم طب میں ثابت ہے کہ بہت گرم چیزیں گرم بیماریوں کو فائدہ کرتی ہیں اور سرد چیزیں سردی کو دور کرتی ہیں، چنانچہ کاسنی کی گرمی سے درد اسی طرح خوب کلاں تپ کو مفید ہے گرمی سے ہو یا سردی سے حالانکہ مزاج گرم ہے، [2] یعنی دست پر دست چلے آتے ہیں، [3] یعنی اور کہا کہ زیادہ ہوا پیٹ چلنا، [4] سچ کہا اللہ نے، یعنی خدا نے جو قرآن مجید میں خبر دی ہے کہ شہد میں صحت اور شفا ہے سو سچ ہے یا اس شخص کی شفا شہد ہے آنحضرتؐ کو وحی سے معلوم ہوئی ہوگی اس شخص کا اسہال مواد کی کثرت سے ہوگا اس واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہد تجویز کیا تاکہ مواد کو بالکل نکال دے جب مواد نکل گیا تو پیٹ بند ہو گیا اس حکمت کو اس کا بھائی نہ جانتا تھا دست آنے سے گھبراتا تھا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہُ وَکَذَبَ بَطْنُ اَخِیْکَ فَسَقَاہُ فَبَرَأَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۴۳۰۸: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَمْثَلَ مَاتَدَاوَیْتُمْ بِہِ الْحِجَامَۃُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِیُّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۴۳۰۹: وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاتُعَذِّبُوْا صِبْیَانَکُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَۃِ وَعَلَیْکُمْ بِالْقُسْطِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۴۳۱۰: وَعَنْ اُمِّ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَا تَدْغَرْنَ اَوْلَادَکُنَّ بِھٰذَا الْعِلَاقِ عَلَیْکُنَّ بِھٰذَا الْعُوْدِ الْھِنْدِیِّ فَاِنَّ فِیْہِ سَبْعَۃَ اَشْفِیَۃٍ مِنْھَا ذَاتُ الْجَنْبِ یُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَۃِ وَیُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۴۳۱۱: وَعَنْ عَائِشَۃَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰی مِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ فَاَبْرِدُوْھَا بِالْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

اور جھوٹا ہے پیٹ تیرے بھائی کا پھر پلایا اس نے بھائی کو شہد پس اچھا ہو گیا (بخاری، مسلم)

۴۳۰۸: اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہتر اس چیز کا کہ دوا کرو تم ساتھ اس کے بھری ہوئی سینگی کھچوانا اور استعمال[1] کرنا کٹ کا ہے (بخاری، مسلم)

۴۳۰۹: اور انس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے نہ عذاب کرو تم اپنے لڑکوں کو ساتھ دبانے کے بیماری حلق کو اور لازم ہے تمکو استعمال کٹ کا (بخاری، مسلم)

۴۳۱۰: اور ام قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں دبانے ہو حلق اولاد اپنی کے بلکہ لازم ہے تم پر استعمال کرنا عود ہندی کا اس لئے کہ اس میں سات بیماریوں کی شفا ہے ایک ان میں سے ذات الجنب ہے کہ ناک میں[2] ڈالی جائے حلق کی بیماری سے اور حلق میں ڈالی جائے ذات الجنب سے (بخاری، مسلم)

۴۳۱۱: اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلعم سے فرمایا تپ بھاپ ہے جہنم کی پس ٹھنڈا[3] کرو اسکو ساتھ پانی کے (بخاری، مسلم)

---

[1] استعمال کرنا کٹ۔ ہندوستان میں پیدا ہوتا ہے اس واسطے اس کو کٹ ہندی بھی کہتے ہیں چنانچہ ام قیس کی آیندہ حدیث میں اس کو عود ہندی فرمایا ہے۔ ہندوستان سے جہاز پر عرب میں جاتا تھا اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دریائی فرمایا اس کا مزاج گرم خشک ہے معدہ اور دل اور دماغ کو فائدہ کرتا ہے اور سردی کی بیماریوں کو دور کرتا ہے اور پھیپھڑوں سے خون فاسد نکل جاتا ہے اس واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعریف فرمائی، [2] ناک میں ڈالی جائے، عرب کی عورتیں ورم حلق میں جو اپنے لڑکوں کو گانٹھ دیتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا اور فرمایا کہ کٹ کی گانٹی دیا کرو، پھر فرمایا کہ کوٹ میں سات بیماریوں کی شفا ہے دو کو بیان کیا پانچ کو نہیں مذکور کیا لیکن معلوم کرنا چاہیئے کہ کوٹ گرم خشک ہے حیض اور پیشاب کو جاری کرتا ہے اور زہر کو دفع کرتا ہے اور جماع کی قوت کو زیادہ کرتا ہے اور پیٹ کے کیڑوں کو قتل کرتا ہے جبکہ شہد کے ساتھ پیجیے اور جگر اور معدہ کے ضعف کو دفع کرتا ہے اور بخار والے کے بخار کو شفا دیتا ہے لڑکوں کو اکثر سردی کا خلل ہوتا ہے اس واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دوا تجویز کی ہے، [3] ٹھنڈا کرو۔ یہ علاج اس تپ کو خاص ہے جو دھوپ سے یا گرم غذا اور دوا سے پیدا ہوئی ہو اور یہ نہیں کہ ہر ایک تپ کا یہی علاج ہے اس واسطے کہ عرب کا ملک گرم ہے اکثر اسی قسم کے وہاں تپ ہوتے ہیں طب میں اس کو حمی کہتے ہیں ؂

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۳۱۲ :- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۳۱۳ :- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۳۱۴ :- وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ بَيْتِهَا جَارِيَةً فِيْ وَجْهِهَا سَفْعَةٌ تَعْنِيْ صُفْرَةً فَقَالَ اسْتَرْقُوْا لَهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۳۱۵ :- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقٰى فَجَاءَ اٰلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِيْ بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَاَنْتَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى فَعَرَضُوْهَا عَلَيْهِ فَقَالَ مَا اَرٰى بِهَا بَاْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۴۳۱۶ :- وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَرْقِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ اعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۳۱۲ :- اور انسؓ سے روایت ہے کہ اذن دیا رسول اللہؐ نے بیچ افسون کرنے کے چشم زخم میں اور ڈنگ میں اور نملہ میں[۱] (مسلم)

۴۳۱۳ :- اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ منتر پڑھوا دیں ہم ٹوک سے (بخاری مسلم)

۴۳۱۴ :- اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھی ام سلمہ کے گھر میں ایک لڑکی اس کے چہرہ میں سفعہ یعنی زردی لگتی پس فرمایا حضرتؐ نے کہ منتر پڑھواؤ واسطے اس کے پس تحقیق اس کو ہے نظر[۲] (بخاری مسلم)

۴۳۱۵ :- اور جابرؓ سے روایت ہے کہ منع فرمایا رسول اللہؐ نے منتروں سے پس آئی اولاد عمرو بن حزم کی پس کہا انہوں نے یا رسول اللہ تحقیق ہے ہمارے پاس ایک منتر کہ پڑھتے ہیں ہم اس کو بچھو کے ڈسنے سے، اور آپ نے منتروں سے منع فرمادیا ہے پھر پیش کیا انہوں نے وہ منتر آپ کے سامنے پس آپ نے فرمایا نہیں دیکھا میں نے اس منتر میں کوئی مضائقہ جو شخص کرسکے تم میں سے کہ نفع پہنچائے اپنے بھائی کو تو اسے نفع پہنچانا چاہیئے (مسلم)

۴۳۱۶ :- اور عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا تھے ہم پڑھتے منتر بیچ جاہلیت کے پس عرض کیا یا رسول اللہ کس طرح حکم فرماتے ہیں آپ اس میں پس فرمایا بیان کرو روبرو میرے منتر اپنے نہیں مضائقہ ان منتروں کا جب تک نہ ہو اس میں شرک[۳] (مسلم)

---

[۱] اور نملہ میں۔ یہ ایک بیماری ہے جس میں پسلی میں دانے نکل آتے ہیں اور زخم پڑ جاتے ہیں، [۲] تحقیق اس کو نظر ہے۔ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ نظر کی تاثیر درست ہے اور قرآن اور اسماء الٰہی سے جھاڑ پھونک کرنا جائز ہے لیکن جس میں شرک کا مضمون ہو یا اس کے معنی غیر معلوم ہوں ہرگز درست نہیں، [۳] جب تک نہ ہو اس میں شرک۔ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جس منتر میں شرک اور کفر کا مطلب نہ ہو تو وہ منتر درست ہے شرک یہ کہ خدا کے سوائے کسی اور کو حاضر و ناظر اور اس سے مدد مانگے اور معلوم ہوا کہ ہندی منتر اکثر حرام ہیں بلکہ صاف کفر ہیں کہ ان میں شرک کا مضمون ہوتا ہے جیسے کلو بیر اور لونا چماری اور یا سکھ دیو اور ہنومان کی دہائی ہوتی ہے اور اسی طرح وہ منتر بھی حرام ہیں جن کے معانی نہ معلوم ہوں کہ شاید ان میں بھی شرک ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۳۱۷: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۴۳۱۸: عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَنَتَدَاوَى قَالَ نَعَمْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ الْهَرَمِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ۔

۴۳۱۹: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَإِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۴۳۲۰: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَى أَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ

۴۳۱۷: اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نظر حق ہے[۱] پس اگر ہوتی کوئی بڑھنے والی تقدیر سے تو بڑھ جاتی اس سے نظر اور جس وقت کہ طلب دھونے کی کئے جاؤ تم پس دھوؤ[۲] (مسلم)

دوسری فصل

۴۳۱۸: حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کی بعض صحابہؓ نے یا رسول اللہ کیا دوا کریں ہم؟ فرمایا ہاں بندو[۳] اللہ کے دوا کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے نہیں رکھی کوئی بیماری مگر معین کی اسکے لئے شفا سوائے ایک بیماری کے کہ وہ بڑھاپا ہے (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

۴۳۱۹: اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ زبردستی[۴] کیا کرو اپنے بیماروں کو کھانا کھلانے پر اس لئے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ کھانا کھلاتا ہے انکو اور پلاتا ہے ان کو (ترمذی، ابن ماجہ) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

۴۳۲۰: اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بسبب

---

[۱] نظر حق ہے۔ نظر میں بڑی تاثیر ہے اور ہمارے زمانہ میں تو نظر کی بڑی تحقیقات ہوئی ہے اور عجیب عجیب نظر کے آثار معلوم ہوئے ہیں اور جو لوگ نظر کی تاثیر میں شبہ کرتے ہیں وہ بے علم ہیں، ابن قیم نے بڑے بڑے زور سے اس کو ثابت کیا ہے۔

[۲] پس دھوؤ۔ کیونکہ اس میں اپنا نقصان نہیں اور ایک بھائی کا فائدہ ہے خدا تعالیٰ نظر بد سے بچائے اور اس غسل کی کیفیت کو ہم انشاء اللہ تعالیٰ سہل بن حنیف کے قصہ آئندہ میں بیان کریں گے۔

[۳] ہاں اے بندو اللہ کے۔ معلوم ہوا کہ علاج کرنا بشرطیکہ خلاف شرع نہ ہو درست ہے۔

[۴] نہ زبردستی کرو کھانے پینے سے۔ غرض یہی ہے کہ بقائے روح اور تسلی ہو تو ان امور کا حافظ پروردگار ہی ہے وہ بیماریوں کی دوسری طرح خبرگیری کرتا ہے کہ ان کو غذا کی ضرورت نہیں پڑتی اور جو غذا زبردستی سے کھائی جائے تو بجائے فائدہ کے اور نقصان پیدا کرتی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشُّوكَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۴۳۲۱:۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَدَاوَى مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ وَالزَّيْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۳۲۲:۔ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْعَتُ الزَّيْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۳۲۳:۔ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهَا بِمَا تَسْتَمْشِينَ قَالَتْ بِالشُّبْرُمِ قَالَ حَارٌّ جَارٌّ قَالَتْ ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيهِ الشِّفَاءُ مِنَ الْمَوْتِ لَكَانَ فِي السَّنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

۴۳۲۴:۔ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ

بسبب بیماری مرغ بادہ کے (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۴۳۲۱:۔ زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ دوا کریں ہم ذات الجنب میں ساتھ کٹ کے اور تیل زیت کے (ترمذی)

۴۳۲۲:۔ اور زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے زیت اور ورس کے واسطے علاج ذات الجنب کے (ترمذی)

۴۳۲۳:۔ اور اسماء بیٹی عمیسؓ کی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ان سے کہ ساتھ کس چیز کے جلاب لیتے ہو تم کہا ساتھ شبرم کے فرمایا کہ گرم ورم ہے کہا اسماء نے پھر جلاب لیا میں نے ساتھ سنا کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتی کوئی اس میں شفاء موت سے تو البتہ بیچ سنا کے (ترمذی، ابن ماجہ) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۳۲۴:۔ اور ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے اتاری ہے بیماری

سلہ واسطے علاج ذات الجنب کے بعض طبیبوں نے اس نسخہ پر بھی اعتراض کیا ہے کہ کٹ بہت گرم ہے تو ذات الجنب میں جو مرض حار ہے اس کا دینا کیسے مناسب ہوگا اور ہم کلونجی کی حدیث پر بیان کر چکے کہ بعض دوائیں بالخاصیت مفید ہیں جیسے کونین حار ہے اور بخار کے لئے اکسیر ہے اور پارہ گرم ہے اور آتشک کے لئے مفید ہے اور ہمارے زمانہ میں جو طب مروج ہے اس میں تمام علاج خاصیت سے کئے جاتے ہیں حرارت اور برودت سے کوئی بحث نہیں علاج بالکیفیت جو قدیم یونانیوں کا طریقہ تھا تجربات وسیعہ سے اس کی بہت غلطیاں ثابت ہوئیں پس جو کچھ اللہ تبارک و تعالیٰ کے رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہی تجربہ سے صحیح نکلا اور یونانیوں کی حماقت اب کھل گئی اور کھلتی جاتی ہے۔

سلہ ساتھ شبرم کے یہ ایک دانہ ہے چنے کے برابر نہایت گرم اور سخت مسہل ہے۔

واللہ اعلم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۴۵۲۵ :۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۴۵۲۶ :۔ وَعَنْ سَلْمَى خَادِمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا كَانَ أَحَدٌ يَشْتَكِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا فِي رَأْسِهِ إِلَّا قَالَ احْتَجِمْ وَلَا وَجَعًا فِي رِجْلَيْهِ إِلَّا قَالَ اخْتَضِبْهُمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۴۵۲۷ :۔ وَعَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ يَكُونُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرْحَةٌ وَلَا نَكْبَةٌ إِلَّا أَمَرَنِي أَنْ أَضَعَ عَلَيْهَا الْحِنَّاءَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۵۲۸ :۔ وَعَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

اور دوا اور مقرر کی ہے واسطے ہر بیماری کے دوا پس دوا کرو لیکن[1] دوا کرو ساتھ حرام چیز مل کے (ابو داؤد)

۴۵۲۵ :۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوا خبیث سے (احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

۴۵۲۶ :۔ اور سلمٰی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ سے روایت ہے کہ نہیں تھا کوئی شکوہ کرتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیماری[2] کا بیچ سر اپنے کے مگر فرماتے بھری ہوئی سینگی کھچوا اور نہیں شکوہ کرتا درد کا بیچ[3] پاؤں اپنے کے مگر فرماتے مہندی لگا ان کو (ابو داؤد)

۴۵۲۷ :۔ اور سلمٰی خادمہ سے روایت ہے کہ نہ پہنچتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی زخم اور نہ زخم پتھر کا مگر فرماتے مجھ کو یہ کہ رکھوں میں اس پر مہندی[4] (ترمذی)

۴۵۲۸ :۔ اور ابو کبشہ انماریؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھری ہوئی سینگی کھچواتے تھے اپنے

---

[1] نہ دوا کرو۔ اور اگلی حدیث میں ہے منع کیا آپ نے خبیث دوا سے دوسری روایت میں ہے حرام ہے دوا مت کرو اور زہر سب حرام ہیں جس سے مرنے کا اندیشہ ہے بیہقی نے کہا اگر یہ دونوں حدیثیں صحیح ہوں تو مراد خبیث اور حرام سے سکر ہے یعنی جس چیز میں نشہ ہو اور یہ اس حال میں ہے کہ جب بلا ضرورت ایسا کیا جائے، [2] بیماری کا بیچ سر اپنے کے، یعنی اس بیماری کا جو خون کی کثرت سے ہو کیونکہ پچھنی لگانا جب بدن میں خون کی کثرت ہو نہایت مفید پڑتا ہے اور بعض امراض میں فوراً اس سے تسکین ہوتی ہے ابن عباسؓ نے مرفوعاً روایت کیا کہ اچھا ہے وہ بندہ جو پچھنی لگاتا ہے پچھنی لگا خون نکال دیتا ہے اور دکر کو ہلکا کر دیتا ہے اور بینائی کو روشن کر دیتا ہے، [3] درد کا بیچ پاؤں اپنے کے، یعنی اس درد کا جو بسبب حرارت کے ہوتا، [4] مہندی سرد خشک ہے دفع کرتی ہے زخم کی حرارت، اور درد کو اور خشک کرتی ہے اس کو اور اس کے بہت فائدے ہیں مہندی محلل ہے جو مقام آگ سے جل جائے اس پر لگانے سے آرام آجاتا ہے اور اس میں قوت ہے جو پٹھوں کو تقویت دیتی ہے جب اس کا لیپ کیا جائے اور جب اس کو منہ میں ڈال کر چبائیں تو منہ کے زخموں اور سرخی کو جو اس میں عارض ہو دور کرتی ہے اور بچوں کے منہ میں گرمی کی وجہ سے زخم پڑ جاتے ہیں ان کو بھی دور کرتی ہے اور اس کا لیپ کرنا ان ورموں کو دور کرتا ہے جو بسبب گرمی کے عارض ہو جاتی ہیں اور زخموں میں حنا وہ فائدہ دیتی ہے جو خون سیاوشان فائدہ دیتی ہے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَحْتَجِمُ عَلٰى هَامَتِهٖ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ مَنْ اَهْرَاقَ مِنْ هٰذِهِ الدِّمَاءِ فَلَا يَضُرُّهٗ اَنْ لَّا يَتَدَاوٰى بِشَيْءٍ لِشَيْءٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۴۳۲۹:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ عَلٰى وَرِكِهٖ مِنْ وَثْءٍ كَانَ بِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۴۳۳۰:۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةٍ اُسْرِيَ بِهٖ اَنَّهٗ لَمْ يَمُرَّ عَلٰى مَلَاٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا اَمَرُوْهُ مُرْ اُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۴۳۳۱:۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ اَنَّ طَبِيْبًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا فِيْ دَوَاءٍ فَنَهَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۴۳۳۲:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِي الْاَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ

سر مبارک پر اور درمیان دونوں مونڈھوں اپنے کے اور فرماتے جو شخص کہ نکالے بعض ان خونوں میں سے پس نہیں ضرر کرتا اس کو یہ کہ نہ دوا کرے کچھ واسطے کسی بیماری کے (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۴۳۲۹:۔ اور جابرؓ سے روایت ہے یہ کہ نبی صلعم نے سینگی کھچوائی اپنی کولی پر بسبب موچ کے کہ تھی آپ کے پاؤں میں [1] (ابوداؤد)

۴۳۳۰:۔ اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ خبر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی شب معراج کی سے یہ کہ نہیں گذرے اوپر کسی جماعت کے فرشتوں میں سے مگر کہ حکم کیا انہوں نے حضرت کو کہ حکم کریں اپنی امت کو ساتھ [2] پچھنوں کے (ترمذی، ابن ماجہ اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۳۳۱:۔ اور عبد الرحمٰن بن عثمانؓ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک طبیب نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مینڈک کے ڈالنے سے بیچ دوا کے [3] پس منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے اس کے سے (ابوداؤد)

۴۳۳۲:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ سینگی بھری ہوئی کھچواتے دو رگوں گردن [4] کے اور درمیان مونڈھوں [5] کے (ابوداؤد)

---

[1] بسبب موچ کے یعنی جو پاؤں میں لغاوتی عربی میں اس درد کو کہتے ہیں جو کسی عضو میں پیدا ہو بغیر اس عضو کے ٹوٹنے کے، [2] ساتھ پچھنوں کے یہ علاج جب بدن میں خون کی کثرت ہو نہایت مفید پڑتا ہے اور بعض امراض میں فوراً اس سے تسکین ہوتی ہے، [3] پس منع کیا، مینڈک حرام ہے اور حرام چیز کے ساتھ آپ نے دوا کرنے سے منع فرمایا جیسے ابو درداء کی حدیث میں گزرا اس لئے کہ آپ نے اسکے قتل کرنے سے منع فرمایا تو دوا میں ڈالے، [4] دو رگوں گردن کے کہ دونوں طرف گردن کے ہیں، [5] اور درمیان مونڈھوں کے۔ یہ معنی ہیں کاہل کے لفظ کے اور کاہل وہ مقام ہے جو دونوں مونڈھوں کے بیچ میں ہے گدی کے نیچے اور ان حدیثوں میں حجامت سے مراد یہی پچھنے لگانا ہے لیکن حجامت جس کو پاکستان میں ہمارے ہاں حجامت کہتے ہیں یعنی بال منڈانا تو وہ ہر دن درست ہے اور بعض مشائخ نے اس حجامت کو بھی اس حجامت پر قیاس کیا ہے اور جمعرات اور پیر اور منگل کو اصلاح بنانا بہتر رکھا ہے اور چہار شنبہ کو مکروہ جانا ہے مگر اس پر کوئی دلیل نہیں ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَشْرَةَ وَإِحْدَى وَعِشْرِيْنَ -

۴۳۳۳ :- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَحِبُّ الْحِجَامَةَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَإِحْدَى وَعِشْرِيْنَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ -

۴۳۳۴ :- وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَإِحْدَى وَعِشْرِيْنَ كَانَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ -

۴۳۳۵ :- وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ اَبِي بَكْرَةَ اَنَّ اَبَاهَا كَانَ يَنْهٰى اَهْلَهُ عَنِ الْحِجَامَةِ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَيَزْعَمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ يَوْمُ الدَّمِ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَرْقَأُ رَوَاهُ اَحْمَدُ -

۴۳۳۶ :- وَعَنِ الزُّهْرِيِّ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ اَوْ يَوْمَ السَّبْتِ فَاَصَابَهُ وَضَحٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ قَدْ اُسْنِدَ وَلَا يَصِحُّ -

---

اور زیادہ کی ترمذی اور ابن ماجہ نے یہ عبارت اور تھے آپ سینگی کھچوا تے سترھویں تاریخ اور انیسویں اور اکیسویں تاریخ کو۔

۴۳۳۳ :- اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے پچھنے لگانے سترھویں تاریخ اور انیسویں تاریخ اور اکیسویں تاریخ کی روایت کی یہ بغوی نے شرح السنہ۔

۴۳۳۴ :- اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ کھری ہوئی سینگی کھچوائے سترھویں اور انیسویں اور اکیسویں تاریخ کو ہوتی ہے شفا ہر بیماری سے (ابوداؤد)

۴۳۳۵ :- اور کبشہ بیٹی ابوبکرہؓ کی سے روایت ہے کہ تحقیق ان کے باپ تھے منع کرتے اپنے گھروالوں کو سینگی کھچوانے سے دن منگل کے اور نقل کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ دن[1] منگل کا دن خون کا ہے اور اس میں ایک ساعت ہے کہ نہیں تھمتا خون (ابوداؤد)

۴۳۳۶ :- اور زہری تابعیؒ سے بطریق ارسال کے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شخص سینگی کھچوائے دن بدھ کے یا دن ہفتہ کے پھر پہنچی اس کو کوڑھ پس نہ ملامت کرے مگر نفس اپنے کو (ابوداؤد) اور کہا ابوداؤد نے کہ تحقیق[2] اسناد کی گئی ہے حدیث اور نہیں صحیح۔

---

[1] دن منگل کا دن خون کا ہے، اور ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے روایت کیا کہ پیر اور منگل کے دن پچھنی لگاؤ اس کو ابن ماجہ نے نکالا اور تطبیق یہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی حدیث میں وہ منگل مراد ہے جو مہینے کی سترھویں تاریخ کو ان پڑتے کیونکہ طبرانی نے نکالا معقل بن یسار سے مرفوعاً جس نے پچھنی لگائی منگل کے دن سترھویں تاریخ وہ اس کے لئے دوا ہوں گی سال بھر تک اور کبشہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں وہ منگل مراد ہے جو سترھویں تاریخ کے سوا اور کسی تاریخ میں پڑے، [2] تحقیق اسناد کی گئی، یعنے اور اسناد سے متصل ہے ❊

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۴۳۷ : وَعَنْهُ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَجَمَ اَوِ اطَّلٰى يَوْمَ السَّبْتِ اَوِ الْاَرْبِعَاءِ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ فِي الْوَضَحِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۴۴۳۸ : وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَاٰى فِيْ عُنُقِيْ خَيْطًا فَقَالَ مَا هٰذَا فَقُلْتُ خَيْطٌ رُقِيَ لِيْ فِيْهِ قَالَتْ فَاَخَذَهٗ فَقَطَعَهٗ ثُمَّ قَالَ اَنْتُمْ اٰلَ عَبْدِ اللّٰهِ لَاَغْنِيَاءُ عَنِ الشِّرْكِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الرُّقٰى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ فَقُلْتُ لِمَ تَقُوْلُ هٰكَذَا لَقَدْ كَانَتْ عَيْنِيْ تَقْذِفُ وَكُنْتُ اَخْتَلِفُ اِلٰى فُلَانٍ الْيَهُوْدِيِّ فَاِذَا رَقَاهَا سَكَنَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّمَا ذٰلِكَ عَمَلُ الشَّيْطٰنِ كَانَ يَنْخَسُهَا بِيَدِهٖ فَاِذَا رُقِيَ كَفَّ عَنْهَا اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكِ اَنْ تَقُوْلِيْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ۔

۴۴۳۹ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّشْرَةِ

۴۴۳۷ : اور زہری سے مرسلاً روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بھری ہوئی سینگی کھچوائے یا لیپ کرے دن ہفتہ کے یا بدھ کے پس نہ ملامت کرے مگر نفس اپنے کو بیچ پہنچ جانے کوڑھ کے (بغوی شرح السنہ میں)

۴۴۳۸ : اور زینب عورت عبداللہ بن مسعودؓ کی سے روایت ہے کہ تحقیق عبداللہؓ نے دیکھا میری گردن میں ایک تاگا کہا اس نے کیا ہے یہ تاگا؟ میں نے کہا یہ تاگا ہے منتر پڑھا گیا اس پر میرے لئے کہا زینبؓ نے پس لیا عبداللہ نے اس تاگے کو اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا[1] اس کو پھر کہا تم اے اہل عبداللہ کے البتہ بے پرواہ ہو شرک سے سنا میں نے رسول اللہ سے فرماتے تحقیق منتر اور منکے اور لوٹکے شرک ہیں پس کہا میں نے کس طرح کہتے ہو اس طرح سے البتہ تحقیق تھی آنکھ میری نکلی پڑتی ... کے اور تھی آمد و رفت رکھتی تھی طرف فلاں یہودی کی پس جب منتر پڑھ کر دم کیا اس نے آنکھ پر آرام پایا آنکھ نے پس کہا عبداللہ نے نہیں ہے یہ درد آنکھ کا مگر کام شیطان کا تھا شیطان چوکتا تھا آنکھ کو اپنے ہاتھ سے پس جب منتر پڑھا گیا باز رہا شیطان آنکھ سے سوائے اس کے نہیں کہ تھا کافی تجھ کو یہ کہ کہتی تو جیسا کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہتے لے جا بیماری کو اے لوگوں کے پروردگار اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے، نہیں شفا مگر شفا تیری، ایسی شفا کہ نہ چھوڑے بیماری کو (ابوداؤد)

۴۴۳۹ : اور حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ پوچھا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

[1] ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا - ہر چند تعویذ گنڈہ جب اسماء الٰہی یا آیات قرآنی کے ساتھ ہو تو وہ جائز ہے اسی طرح وہ منتر جس میں شرک کا مضمون نہ ہو جیسے حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے مگر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سرخ یا دھاگے گنڈے کو توڑ ڈالا اس وجہ سے کہ وہ آیات قرآنی اور اسماء الٰہی سے نہیں تھا اس لئے کہ جس بڑھیا نے اس کو یہ گنڈا دیا تھا وہ یہودن تھی اور یہود اکثر جادو کیا کرتے تھے دوسرے اس وقت شرک کا زمانہ قریب گزرا تھا اور عورتیں اپنی قدیم رسوم کی طرف جلد مائل ہو جاتی ہیں، پس عبداللہؓ ڈرے کہ کہیں زینب بھی شرک میں گرفتار نہ ہو جائے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ۔

۴۳۴۰۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا أُبَالِيْ مَا أَتَيْتُ إِنْ أَنَا شَرِبْتُ تِرْيَاقًا أَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِيْمَةً أَوْ قُلْتُ الشِّعْرَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِيْ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

۴۳۴۱۔ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اكْتَوٰى أَوِ اسْتَرْقٰى فَقَدْ بَرِئَ مِنَ التَّوَكُّلِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۴۳۴۲۔ وَعَنْ عِيْسَى بْنِ حَمْزَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ وَبِهٖ حُمْرَةٌ فَقُلْتُ أَلَا تُعَلِّقُ تَمِيْمَةً فَقَالَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ إِلَيْهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ۔

۴۳۴۳۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رُقْيَةَ

نشرہ[1] کے متعلق، آپ نے فرمایا وہ شیطان کا عمل ہے (ابوداؤد)

۴۳۴۰۔ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہیں پروا کرتا میں ہر عمل سے کہ کروں میں اگر پیوں میں تریاق یا لٹکاؤں میں گلے[2] میں منکا یا کہوں میں شعر اپنی طرف سے (ابوداؤد)

۴۳۴۱۔ اور مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ داغ لے یا منتر پڑھائے پس تحقیق بری ہوا توکل[3] سے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۴۳۴۲۔ اور عیسیٰ بن حمزہؓ سے روایت ہے کہ کہا گیا میں عبداللہ بن حکیم کے پاس اس حال میں کہ ان کے بدن پر سرخ باد تھی پس کہا میں نے کیوں نہیں لٹکاتے تم تعویذ پس کہا عبداللہؓ نے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے اس سے فرمایا رسول خدا صلعم نے جو شخص کہ لٹکائے کسی چیز کو سونپا[4] جاتا ہے طرف اس کی (ابوداؤد)

۴۳۴۳۔ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں منتر تاثیر کرتا

---

[1] نشرہ۔ نشرہ کہتے ہیں آسیب کے عمل کو اور جس نشرہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل شیطان فرمایا اس سے وہ نشرہ مراد ہے جس میں خدا کے سوا اوروں کی دہائیاں ہوں اور یہ بالاتفاق شیطان کا کام ہے، [2] بچوں کے گلے میں منکے لٹکانا اس خیال سے کہ ٹوک نہ لگے صریح شرک ہے مقصود یہ ہے کہ کرنا ان چیزوں کا اس شخص کا کام ہے جو بے قید و بے پروا ہو یعنی استعمال کرتے نامشروعات کے تریاق میں سانپ کا گوشت اور شراب پڑتی ہے اس لئے حرام ہے اور اگر ایسا تریاق ہو کہ اس میں حرام چیزیں نہ پڑیں تو کچھ مضائقہ نہیں کہا ابن مالک نے مراد یہ ہے کہ شعر کہنا اپنی طرف سے اور تریاق پینا اور تعویذ لٹکانا مجھ پر حرام ہے اور امت کے حق میں یہ منع نہیں ہیں جب شعر میں جھوٹ نہ کہے اور تریاق میں حرام چیزیں نہ ہوں اور تعویذ میں شرک نہ ہو، [3] بری ہوا توکل سے جب یہ سمجھ کر داغ لگائے یا منتر کرے کہ ان چیزوں میں خود کوئی اثر ہے اور اگر یہ سمجھ کر لگائے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اثر ہوتا ہے تو کچھ مضائقہ نہیں، [4] سونپا جاتا ہے طرف اس کی، یعنے جب یہ سمجھ کر لٹکائے کہ یہ بذات موثر ہے اگر خدا کے حکم سے اثر سمجھے تو مضائقہ نہیں ؂

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ بُرَيْدَةَ۔

۴۳۴۴: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ أَوْ دَمٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۴۳۴۵: وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَّ وَلَدَ جَعْفَرٍ تُسْرِعُ إِلَيْهِمُ الْعَيْنُ أَفَأَسْتَرْقِي لَهُمْ قَالَ نَعَمْ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۴۳۴۶: وَعَنِ الشِّفَاءِ بِنْتِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَ حَفْصَةَ فَقَالَ أَلَا تُعَلِّمِينَ هٰذِهِ رُقْيَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِيهَا الْكِتَابَةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۴۳۴۷: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ رَأَى عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَغْتَسِلُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ وَلَا جِلْدَ مُخَبَّأَةٍ قَالَ فَلُبِطَ سَهْلٌ فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

نگر نظر سے یا ڈنگ زہر دار سے (احمد، ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے بریدہ رضؓ سے)

۴۳۴۴: اور انس رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے نہیں منتر تاثیر کرتا مگر نظر سے[1] یا ڈنگ زہر دار سے یا خون سے (ابوداؤد)

۴۳۴۵: اور اسماء بنت عمیس رضؓ سے روایت ہے کہ اس نے کہا یا رسول اللہؐ بتحقیق جعفر کی اولاد کو بہت جلد نظر لگ جاتی ہے، کیا منتر پڑھا ئیں ہم ان کے لئے آپ نے فرمایا ہاں اس لئے کہ تحقیق اگر ہوتی کوئی چیز سبقت لے جانے والی تقدیر سے تو سبقت[2] لے جاتی اس سے نظر بد (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۴۳۴۶: اور شفاء بیٹی عبداللہ رضؓ کی سے روایت ہے کہ داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں کہ میں تھی نزدیک حفصہ رضؓ کے پس فرمایا کیا نہیں سکھاتی تو حفصہ رضؓ کو منتر نملہ[3] کا جیسا کہ سکھایا تو نے اس کو لکھنا (ابوداؤد)

۴۳۴۷: اور ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہا دیکھا عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو نہاتے پس کہا عامر نے قسم ہے اللہ کی نہیں دیکھا میں نے کوئی دن مانند آج کے دن کی اور نہ جلد کسی پردہ نشین کی مانند جلد سہل کی کہا ابو امامہ نے پس گرایا

---

[1] نگر نظر سے۔ غرض یہ ہے کہ ان تینوں باتوں میں منتر کرنا زیادہ فائدہ بخش ہوتا ہے بہ نسبت اور چیزوں کے، [2] تو سبقت لے جاتی اس سے نظر لیکن کوئی چیز یہاں تک کہ نظر بھی تقدیر سے بیشی رد نہیں ہو سکتی ہوتا وہی ہے جو قسمت میں ہوتا ہے پر تعویذ میں کچھ قباحت نہیں بشرطیکہ اس میں کوئی لفظ خلاف شرع نہ ہو اور اس حدیث کو نکالا احمد اور ترمذی نے کہا وہ صحیح ہے اور تقدیر سے آگے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی چیز بغیر اللہ کی تقدیر کے ضرر پہنچا سکتی ہے تو وہ نظر بد ہوتی ہے لیکن بغیر تقدیر اللہ کے کوئی چیز نہ ضرر پہنچا سکتی ہے نہ نفع، [3] اس حدیث سے عورتوں کے لئے کتابت سیکھنے کا جواز نکالا اور ایک حدیث میں ممانعت وارد ہے تو یہ حکم پہلے تھا نہی سے یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیاں مخصوص تھیں بعض احکام کے ساتھ اور نہی محمول ہے اور عورتوں کے حق میں کیونکہ فتنہ کا خوف اور عورتوں کے حق میں منصوص ہے ❊

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِي سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَاللّٰهِ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَقَالَ هَلْ تَتَّهِمُونَ لَهُ أَحَدًا فَقَالُوا نَتَّهِمُ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِرًا فَتَغَلَّظَ عَلَيْهِ وَقَالَ عَلَامَ يَقْتُلُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ أَلَا بَرَّكْتَ اغْتَسِلْ لَهُ فَغَسَلَ لَهُ عَامِرٌ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمِرْفَقَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَأَطْرَافَ رِجْلَيْهِ وَدَاخِلَةَ إِزَارِهِ فِي قَدَحٍ ثُمَّ صُبَّ عَلَيْهِ فَرَاحَ مَعَ النَّاسِ وَلَيْسَ لَهُ بَأْسٌ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ تَوَضَّأْ لَهُ فَتَوَضَّأَ لَهُ۔

Kitabosunnat.Com

۴۳۴۸ :۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْإِنْسَانِ حَتَّى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتْ أَخَذَ بِهِمَا وَ

سہل پس لایا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا گیا واسطے رسول اللہ کے اے رسول خدا کے کیا ہے آپ کو رغبت بیچ علاج کرنے سہل بن حنیف کے قسم ہے اللہ کی نہیں اٹھا سکتا وہ سر اپنا پس فرمایا حضرتؐ نے کیا گمان کرتے ہو تم کسی پر کہ اس کو نظر لگائی ہے پس کہا لوگوں نے گمان کرتے ہیں ہم عامر بن ربیعہ پر کہا راوی نے پس بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر کو اور سخت کہا اس کو اور فرمایا کس واسطے قتل کرتا ہے ایک تمہارا اپنے بھائیوں کو کیوں نہ دعا دی تو نے ساتھ برکت کے دھو سہلؓ کے لئے دھویا سہل کے لئے عامر نے منہ اپنا اور ہاتھ اپنے اور کہنیاں اپنی اور گھٹنے اپنے اور سرا اپنے دونوں پاؤں کی انگلیوں کے اور اعضاء ازار کے اندر کے ایک پیالہ میں پھر ڈالا گیا پانی سہل پر پس چلا سہل اللہ کر ساتھ لوگوں ——— کے اس حال میں کہ نہ تھا اس کو کوئی خلل (شرح السنہ مالک) اور مالک کی ایک روایت میں یوں ہے کہ آپؐ نے فرمایا تحقیق نظر بد حق ہے وضو کر دے اس کے لئے پس وضو کیا اس نے اس کے لئے۔

۴۳۴۸ :۔ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے جنوں سے اور لوگ آدمی کی سے یہاں تک کہ اتریں قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پس جب تریں شروع کی آنحضرت صلعم نے پناہ مانگنی ساتھ ان دونوں کے[1] اور چھوڑ دی پناہ پکڑنی سوائے ان دونوں کے (ترمذی، ابن ماجہ) کہا

---

[۱] دھو سہل کے لئے، یہ غسل نظر بد کے متعدد حدیثوں سے ثابت ہے زہری نے کہا جس کی نظر لگی ہو اس کو لائیں اور اس کے سامنے ایک پیالہ پانی کا رکھیں وہ ہاتھ اس پیالہ میں ڈالے اور پانی لے کر اسی پیالہ میں کلی کرے پھر اپنا منہ بھی اسی میں دھوئے پھر بایاں ہاتھ میں ڈالے اور داہنے ہاتھ پر پانی بہائے یعنی پیچھے پر اسی پیالہ میں پھر داہنا ہاتھ ڈالے اور بایاں پہنچا اسی طرح دھوئے پھر بایاں ہاتھ ڈالے اور داہنا ہاتھ پاؤں دھوئے پھر اپنا داہنا ہاتھ ڈالے اور بایاں پاؤں دھوئے پھر بایاں ہاتھ ڈالے اور داہنا گھٹنا دھوئے پھر داہنا ہاتھ ڈالے اور بایاں گھٹنا دھوئے اور اپنے ازار کا بدن دھوئے اسی میں اور پیالہ زمین پر نہ رکھا جائے پھر جس کو نظر لگی ہو اس کے پیچھے سے جا کر یہ پیالہ ایک بارگی اس پر اوندھا دیا جائے یہ غسل ہے نظر بد کا اور ابن عباسؓ کی حدیث میں جو فصل اول میں گزر چکی گزرا اور جب تم کو کہا جائے نظر بد کا غسل کرنے کے لئے تو غسل سے انکار نہ کرو اور روایت کیا اس کو مسلم نے کیونکہ اس میں اپنا نقصان نہیں اور ایک بھائی کا فائدہ ہے خدا تعالیٰ نظر بد سے سب کو بچائے (الروضۃ الندیہ) ۵۲ ساتھ ان دونوں کے یہ دونوں سورتیں عمدہ منتر ہیں ہر بلا اور نظر بد سے بچنے کے لئے مجرب ہیں دفع سحر کے لئے بھی ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُرِكَ مَا سِوَاهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۴۳۴۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رُئِيَ فِيْكُمُ الْمُغَرِّبُوْنَ قُلْتُ وَمَا الْمُغَرِّبُوْنَ قَالَ الَّذِيْنَ يَشْتَرِكُ فِيْهِمُ الْجِنُّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ خَيْرُ مَا تَدَاوَيْتُمْ فِيْ بَابِ التَّرَجُّلِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۳۵۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمِعْدَةُ حَوْضُ الْبَدَنِ وَالْعُرُوْقُ اِلَيْهَا وَارِدَةٌ فَاِذَا صَحَّتِ الْمِعْدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوْقُ بِالصِّحَّةِ وَاِذَا فَسَدَتِ الْمِعْدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوْقُ بِالسَّقَمِ۔

۴۳۵۱: وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ يُصَلِّيْ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ فَلَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ فَنَاوَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَعْلِهٖ

کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۳۴۹:۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا مجھ کو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دکھلائی دیتے ہیں تمہارے اندر مغربون کہا میں نے کہ کون ہیں مغربون؟ فرمایا وہ لوگ ہیں کہ شریک[۵۱] ہوتے ہیں ان میں جن (ابوداؤد) اور ذکر کی گئی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کی کہ بہتر اس کا جو کہ دوا کرتے ہو تم ہے باب ترجل میں۔

تیسری فصل

۴۳۵۰:۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ نے معدہ آدمی کا بہ نسبت بدن کی مانند حوض کے ہے رگیں طرف معدہ کی آنیوالی ہیں جب تندرست ہوتا ہے معدہ پھرتی[۵۲] ہیں رگیں ساتھ تندرستی کے اور جب فاسد ہوتا ہے معدہ پھرتی[۵۳] ہیں رگیں ساتھ بیماری کے۔

۴۳۵۱:۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات نماز پڑھتے پس رکھا ہاتھ اپنا زمین پر پس ڈسا آپ کی انگلی کو بچھو نے پس مارا[۵۴] اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جوتی سے پس مار ڈالا

---

[۵۱] شریک ہوتے ہیں۔ ان میں جن شیطان آدمی کے ہر اس کام میں شریک ہو جاتا ہے جس کو وہ اللہ کے نام سے شروع نہ کرے یہاں تک کہ صحبت میں بھی تو غرض اس حدیث سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد کو کسی وقت نہ بھولے بھولا تو شیطان ساتھی ہوا، [۵۲] پھرتی ہیں رگیں ساتھ تندرستی کے یعنی اعضاء میں جید رطوبتیں اور عمدہ غذا میں پہنچاتی ہیں، [۵۳] پھرتی ہیں رگیں ساتھ بیماری کے یعنی اعضاء میں ردی رطوبتیں پہنچاتی ہیں، [۵۴] پس ڈسا یہ دونوں سورتیں جن کو بچھو کے لئے آپ نے پڑھا ان سے سورہ فلق اور ناس مراد ہیں اور آپ نظر بد سے بچنے کے لئے بھی ان کو پڑھتے جیسے گزرا اور یہ دونوں سورتیں عمدہ منتر ہیں ہر بلا اور بد نظر سے بچنے کے لئے اور مجرب ہیں دفع سحر کے لئے بھی لبید بن عاصم یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کیا تھا اور بالوں میں گرہیں لگا دی تھیں جب یہ سورتیں اتریں تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کے کہنے پر آپ نے وہ گرہ دار بال بھی ایک اندھے کنوئیں سے منگوایا اور ایک ایک آیت ان سورتوں کی آپ پڑھتے جاتے تھے ایک ایک گرہ کھلتی جاتی تھی یہاں تک کہ سب گرہیں کھل گئیں اور اس مردود کا سحر باطل ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج مبارک جو بہت کسلمند رہتا تھا چاک چوبند اور درست ہو گیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَتَلَهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ مَا تَدَعُ مُصَلِّيًا وَلَا غَيْرَهُ اَوْ نَبِيًّا وَغَيْرَهُ ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَآءٍ فَجَعَلَهُ فِيْ اِنَاءٍ ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّهُ عَلٰى اِصْبَعِهٖ حَيْثُ لَدَغَتْهُ وَيَمْسَحُهَا وَيُعَوِّذُهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

۴۳۵۲ :۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ اَرْسَلَنِيْ اَهْلِيْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِّنْ مَآءٍ وَكَانَ اِذَا اَصَابَ الْاِنْسَانَ عَيْنٌ اَوْ شَيْءٌ بَعَثَ اِلَيْهَا مِخْضَبَهٗ فَاَخْرَجَتْ مِنْ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُمْسِكُهٗ فِيْ جُلْجُلٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَخَضْخَضَتْهُ لَهٗ فَشَرِبَ مِنْهُ قَالَ فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَاَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۳۵۳ :۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ اُنَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْاَةُ جُدَرِيُّ الْاَرْضِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَآؤُهَا شِفَآءٌ لِّلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَآءٌ مِّنَ السَّمِّ قَالَ

اسے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اللہ تعالیٰ بچھو کو لعنت کرے نہیں چھوڑتا نمازی کو اور غیر نمازی کو یا فرمایا نبی کو اور غیر نبی کو پھر آپ نے نمک اور پانی منگوایا اور کیا اس کو باسن میں پھر شروع کیا کہ ڈالتے تھے اس کو اپنی انگلی پر اور اس جگہ کہ کاٹا تھا بچھو نے اور ملتے تھے انگلی اور پڑھتے تھے اس پر قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۴۳۵۲ :۔ اور عثمان بن عبداللہ بن وہب سے روایت ہے کہ بھیجا مجھ کو اہل میرے نے طرف ام سلمہؓ کی ساتھ پیالے پانی کے اور تھی عادت جس وقت کہ پہنچتی کسی آدمی کو نظر یا کوئی اور چیز بھیجتا طرف ام سلمہ کی ایک برتن یعنی ایک پیالہ پانی کا پس نکالتیں ام سلمہؓ بال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تھیں رکھتیں بال کو بیچ نلکے[1] چاندی کے پس ہلاتیں اس کو اس کے لیئے پس پیتا وہ اس پانی سے کہا راوی نے پس جھانک کر دیکھا میں نے نلکے میں پس دیکھے میں نے کتنے ایک بال سُرخ (بخاری)

۴۳۵۳ :۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کتنے ایک آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں سے کہا واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کھنبی چیچک ہے زمین کی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھنبی[2] قسم منّ سے ہے اور پانی اس کا شفا ہے واسطے آنکھ کے اور عجوہ جنت سے ہے اور وہ شفا ہے زہر سے کہا ابوہریرہؓ نے پس لیں تین کھنبیاں یا پانچ

---

[1] بیچ نلکے چاندی کے۔ کہا طیبیؒ نے یہاں چاندی کا استعمال ایسا تھا جیسا کعبہ پر از راہ تعظیم کے ریشم کا غلاف ڈالتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال بسبب کثرت استعمال خوشبو کے سرخی مائل معلوم ہوتے ہیں، [2] کھنبی قسم منّ سے ہے، یہ ایک سفید چیز ہے کہ زمین سے اگتی ہے لوگوں نے اس کی ہجو کی جیسے کہ چیٹ میں مذکور ہے کہ لوگوں نے اس کو زمین کی چیچک کہا تب آپ نے فرمایا کہ وہ تو منّ میں سے ہے یعنی اس منّ کی طرح جو بنی اسرائیل پر اترتا تھا بغیر محنت اور مشقت کے وہ آسمان سے اترتا یہ زمین سے اگتی ہے کہا نوویؒ نے کہ کہا بعض نے کہ نرا پانی کھنبی کا آنکھوں کے لئے شفا ہے اور بعض نے کہا کہ کسی دوا کے ساتھ بعض نے کہا کہ اگر ہو واسطے ٹھنڈک آنکھوں کی گرمی کے تو نرا پانی شفا ہے اور اگر اس کے سوا کوئی اور بیماری ہو تو اور دوا کے ساتھ ملا کر مگر قول صواب یہی ہے کہ کھنبی کا نرا پانی آنکھوں کے لیے شفاء ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَبُوْهُرَيْرَةَ فَأَخَذْتُ ثَلٰثَةَ أَكْمُؤٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ وَجَعَلْتُ مَآءَهُنَّ فِيْ قَارُوْرَةٍ وَكَحَلْتُ بِهٖ جَارِيَةً لِّيْ عَمْشَآءَ فَبَرَأَتْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۴۳۵۴:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلٰثَ غَدَوَاتٍ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ لَمْ يُصِبْهُ عَظِيْمٌ مِّنَ الْبَلَآءِ۔

۴۳۵۵:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالشِّفَائَيْنِ الْعَسَلَ وَالْقُرْاٰنَ رَوَاهُمَا ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَالصَّحِيْحُ أَنَّ الْأَخِيْرَ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ۔

۴۳۵۶:۔ وَعَنْ أَبِيْ كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ عَلٰى هَامَتِهٖ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ قَالَ مَعْمَرٌ فَاحْتَجَمْتُ أَنَا مِنْ غَيْرِ سَمٍّ كَذٰلِكَ فِيْ يَافُوْخِيْ فَذَهَبَ حُسْنُ الْحِفْظِ عَنِّيْ حَتّٰى كُنْتُ أُلَقَّنُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ رَزِيْنٌ۔

۴۳۵۷:۔ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ يَا نَافِعُ يَنْبَغُ بِيَ الدَّمُ فَأْتِنِيْ بِحَجَّامٍ وَّاجْعَلْهُ شَابًّا

یا سات پس نچوڑا میں نے ان کو ——— اور کیا میں نے ان کا پانی شیشہ میں بطور سرمہ کے دیا میں نے اس کو اپنی لونڈی چندھی کی آنکھ میں پس اچھی ہوگئی وہ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔

۴۳۵۴:۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے جو کوئی چاٹے شہد تین دن ہر مہینے میں صبح کو نہیں پہنچتی اس کو بڑی بلا۔

۴۳۵۵:۔ اور عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو دو شفاؤں کو کہ شہد اور قرآن ہیں نقل کی ہیں دونوں حدیثیں ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا بیہقی نے صحیح یہ ہے کہ حدیث دوسری مرفوع نہیں ہے بلکہ موقوف ہے ابن مسعودؓ پر۔

۴۳۵۶:۔ اور ابو کبشہ انماری سے روایت ہے پچھنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لیے درمیان سر بسبب کھانے بکری زہر دار کے سے کہا معمرؒ نے پس پچھنے لیے میں نے بغیر پہنچنے زہر کے اسی طرح سے درمیان سر پس جاتی رہی خوبی حافظہ کی مجھ سے یہاں تک کہ سکھلایا جاتا تھا میں الحمد نماز میں (رزین)

۴۳۵۷:۔ اور نافع سے روایت ہے کہ کہا ابن عمرؓ نے اے نافع جوش کیا ہے میرے بدن میں خون نے پس بلا میرے پاس سینگی والے کو کہ پچھنے لوں اور اختیار کر جوان کو

لہ لازم پکڑو: شہد شفا ہے امراض جسمانی کی اور قرآن شفا ہے امراض روحانی کی اللہ تعالیٰ نے شہد کے باب میں فرمایا فیہ شفاء للناس اور قرآن کے باب میں فرمایا ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین، سلہ پس جاتی رہی۔ معلوم ہوا کہ بلا ضرورت سر کا خون نکالنا باعث نقصان ہے، سلہ اختیار کر جوان۔ یعنی وہ اچھی طرح پچھنے لگائے گا کہ حافظ ابن قیم نے زاد المعاد میں یہ حدیثیں جو پچھنے لگانے کے مقررہ اوقات کا بیان ہے اسی کے موافق ہیں جس پر طبیبوں نے اتفاق کیا ہے کہ مہینے کے اخیر نصف اور اس کے ارباع میں سے تیسرے ربع میں پچھنے لگانا مہینے کے اول اور آخر میں پچھنے لگانے سے بہتر ہے اور ہر وقت پچھنے لگانا فائدہ دیتا ہے مہینے کا ابتداء ہو یا انتہا اور امام احمدؒ جب خون زور کرتا پچھنے لگا لیتے جونسا دن اور وقت ہوتا کہا صاحب قانون نے دن کی دوسری یا تیسری ساعت میں پچھنے لگانا چاہیئے اور حمام کے بعد پرہیز کرنا چاہیئے مگر جب خون غلیظ ہو تو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا تَجْعَلُهُ شَيْخًا وَلَا صَبِيًّا قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحِجَامَةُ عَلَى الرِّيْقِ اَمْثَلُ وَهِيَ تَزِيْدُ فِي الْعَقْلِ وَتَزِيْدُ فِي الْحِفْظِ وَتَزِيْدُ الْحَافِظَ حِفْظًا فَمَنْ كَانَ مُحْتَجِمًا فَيَوْمَ الْخَمِيْسِ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ اجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْاَحَدِ فَاحْتَجِمُوْا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الثُّلَثَاءِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ فَاِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِيْ اُصِيْبَ بِهٖ اَيُّوْبُ فِي الْبَلَاءِ وَمَا يَبْدُوْ جُذَامٌ وَّلَا بَرَصٌ اِلَّا فِيْ يَوْمِ الْاَرْبِعَاءِ اَوْ لَيْلَةِ الْاَرْبِعَاءِ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

۴۳۵۸۔ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَامَةُ يَوْمَ الثُّلَثَاءِ لِسَبْعَ عَشَرَةَ مِنَ الشَّهْرِ دَوَاءٌ لِدَاءِ السَّنَةِ رَوَاهُ حَرْبُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْكِرْمَانِيُّ صَاحِبُ اَحْمَدَ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِذٰلِكَ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى وَرَوٰى رَزِيْنٌ نَحْوَهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

نہ اختیار کرو بوڑھے کو اور نہ لڑکے کو کہا نافع نے اور کہا ابن عمرؓ نے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے بھری ہوئی سینگی کھچوانی نہار منہ بہتر ہے اور وہ زیادہ کرتی ہے عقل میں اور زیادتی کرتی ہے حفظ میں اور زیادہ کرتی ہے حافظ کو۔ پس جو شخص کہ ہو سینگی کھچوانے والا پس کھچوائے جمعرات کے دن اوپر نام اللہ کے اور بچو سینگی کھچوانے سے دن جمعہ[۱] کے اور دن ہفتہ کے اور دن اتوار کے پس سینگی کھچواؤ پیر کے دن اور منگل کے دن اور بچو سینگی کھچوانے سے دن بدھ کے اس لئے کہ وہ ایسا دن ہے کہ پڑے اس میں حضرت ایوب بلا میں اور نہیں ظاہر ہوتا جذام اور نہ کوڑھ مگر بیچ دن بدھ کے یا بدھ کی رات (ابن ماجہ)

۴۳۵۸:۔ اور معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھری ہوئی سینگی کھچوانی منگل کے دن[۲] سترھویں تاریخ مہینے کی سے دوا ہے واسطے بیماری برس روز کے روایت کی یہ حرب بن اسمٰعیل کرمانی نے کہ مصاحب ہے امام احمد بن حنبلؒ کا اور نہیں اسناد اس حدیث کی ایسی قوی اسی طرح سے ہے منتقیٰ میں اور روایت کی رزین نے مانند اس کی ابوہریرہؓ سے۔

پہلے حمام کرے پھر ایک ساعت ٹھہرے پھر پچھنی لگوائے اور پیٹ کے بھرنے پر پچھنی لگانا برا ہے اس سے سدی اور ردی بیماریاں ہو جاتی ہیں خاصکر جب سرد اور غلیظ غذا کھا چکا ہو ایک اثر میں ہے کہ نہار منہ پچھنی لگانا دوا ہے اور سیری پر بیماری اور سترھویں تاریخ کو شفا مگر بیماریاں کے علاج میں جس وقت حجامت کی ضرورت ہو حجامت کا استعمال واجب ہے ضرورت میں اوقات کی پابندی ضروری نہیں ہے ؎ اور زیادہ کرتی ہے حفظ میں۔ جب سر کے بیچ میں لگائی جائیں لیکن اعتدال کے ساتھ خون نکلے اگر خون زیادہ نکل جائے یا بے موقع لگائے تو جس قدر حافظہ ہے وہ بھی جاتا رہے گا جیسا کہ حضرت معمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا اور شاید یہ نسیان معمر رضی اللہ عنہ کو چند ہی روز کے لئے ہوا ہو پھر ان کا حافظہ اچھا ہو گیا،

[۱] دن جمعہ کے اور دن ہفتہ کے یعنے قصد کرکے ان دنوں میں پچھنی نہ لگاؤ اگر ضرورت سے ایسا اتفاق ہو جائے تو خیر،

[۲] منگل کے دن۔ اور گذشتہ حدیث میں جو منگل کے دن حجامت سے منع فرمایا تو اس حدیث میں وہ منگل مراد ہے جو سترھویں تاریخ کے سوا اور کسی تاریخ میں پڑے جیسے گذرا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْفَالِ وَالطِّيَرَةِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۳۵۹: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ قَالُوْا وَمَا الْفَالُ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۳۶۰: وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

۴۳۶۱: وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُوْنُ فِی الرَّمْلِ لَكَاَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيْرُ الْاَجْرَبُ

بیان ہے نیک فال لینے کے

پہلی فصل

۴۳۵۹: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں شگون[1] بد اور بہتر اسکے فال ہے عرض کیا صحابہؓ نے اور کیا ہے فال فرمایا کہ کلمہ اچھا کہ سنے اس کو ایک تمہارا (بخاری مسلم)

۴۳۶۰: اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے لگنا بیماری کا اور نہ شگون بد اور نہ ہامہ اور نہ صفر اور بھاگ[2] تو جذام والے سے جیساکہ بھاگتا ہے تو شیر سے (بخاری)

۴۳۶۱: اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں[3] ہے عدویٰ اور نہ ہامہ ہے اور نہ صفر ہے پس کہا ایک اعرابی نے یا رسول اللہ پس کیا حال ہے اونٹوں کا کہ ہوتے ہیں ریگستان میں گویا کہ وہ ہرن ہیں پس ملتا ہے ان میں ایک اونٹ

---

[1] نہیں شگون۔ عرب کا دستور تھا چڑیوں اور جانوروں کی آواز پر شگون بد لیتے تھے سو اس کو آنحضرتؐ نے منع کیا کہ نرا وہم اور خیال ہے بے حکم خدا کے کچھ نہیں ہو سکتا اور فال اس کو کہتے ہیں کہ کسی سے لفظ سن کے نیک گمان کرنا خدا کے بھروسے پر جیسے بیمار سالم کے لفظ سنتے تو یوں گمان کرے کہ میں خدا کے فضل سے صحیح اور سالم ہوں اور جو یہ فال نامے بے علموں میں مشہور ہیں ان میں فال دیکھنا ہرگز درست نہیں ان میں تو خوف کفر ہے غیب کی بات سوائے خدا کے کسی کو معلوم نہیں اور علماء نے لکھا ہے کہ قرآن میں فال دیکھنا بھی حرام ہے، [2] اور بھاگ تو جذام والے سے۔ اس بیماری سے آدمی کو نفرت ہوتی ہے تو بیمار کو زیادہ تر رنج آتا ہے اس واسطے اس کی صحبت منع فرمائی، [3] نہیں ہے عدویٰ یعنی بیماری کا لگ جانا کفار عرب کا اعتقاد تھا اور اب تک لوگ قائل ہیں کہ بیماری کو طاقت ہے کہ خود دوسرے آدمی کو لگ جاتی ہے سو فرمایا کہ یہ غلط بات ہے اور یہ جو فرمایا نہیں ہے الو تو یہ اس لئے کہ عرب کے لوگ سمجھتے تھے کہ مقتول کی روح الو بن کر پکارتی پھرتی ہے جب اس کا بدلہ لے لیا جاتا ہے تو وہ اڑ جاتا ہے سو فرمایا کہ یہ بھی غلط بات ہے اسی طرح صفر کے مہینہ کو منحوس جانتے تھے اور اب تک لوگ منحوس جانتے ہیں عورتیں تیرہ تیزی میں کوئی بڑا کام جیسے شادی بیاہ وغیرہ کرنے نہیں دیتیں یہ بھی لغو ہے صفر کا مہینہ اور مہینوں کی طرح ہے کچھ فرق نہیں ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۳۶۲:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۳۶۳:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا غُوْلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۳۶۴:۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ فِيْ وَفْدِ ثَقِيْفٍ رَجُلٌ مَجْذُوْمٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۴۳۶۵:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خارش پس خارشی کر دیتا ہے اوروں کو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کس نے خارشی کیا پہلے کو (بخاری)

۴۳۶۲:۔ اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے نہیں بیماری کا لگنا اور نہ ہامہ ہے اور نہ لوء ہے اور نہ صفر ہے (مسلم)

۴۳۶۳:۔ اور جابر سے روایت ہے کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں لگنا بیماری کا اور نہ صفر کا اور نہ غول ہے (مسلم)

۴۳۶۴:۔ اور عمرو بن شرید سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا تھا بیچ جماعت ثقیف کے ایک شخص جذام والا پس بھیجا طرف اس کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہنے کے لئے کہ تحقیق[۳] ہم نے بیعت کی تجھ سے پھر جا (مسلم)

دوسری فصل

۴۳۶۵:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

---

[۱] اور نہ لوء ہے، نوء کہتے ہیں ستارے کے طلوع اور غروب کو عرب گمان کرتے تھے کہ مینہ اسی سے برستا ہے جیسے ہند کے لوگ نچھتر سے بارش سمجھتے ہیں شرع نے اس اعتقاد کو باطل کر دیا مینہ برسنا اللہ کی مرضی اور حکم سے ہے تاروں کو اس میں دخل نہیں، [۲] اور نہ غول ہے، یعنی دیو بھوت ضرر دینے کا مالک نہیں ان کا یہ گمان تھا اور اب تک لوگ یہی گمان کرتے ہیں کہ جنگل میں دیو بھوت رنگ برنگ شکلیں بنلاتے ہیں اور لوگوں کو راہ سے بہکاتے ہیں اور ضرر رسانی کے مالک ہیں سو فرمایا کہ یہ بھی غلط ہے بدون خدا چاہے کوئی کچھ نہیں کر سکتا تم تمام جہان کے مالک خدا کو کیوں بھولتے ہو اور ادھر ادھر جی بھٹکاتے ہو دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جب جنگل میں تم کو دیو بھوت نظر پڑیں تو تم اذان کہا کرو کچھ ضرر نہ ہوگا، [۳] تحقیق بیعت کی ہم نے تجھ سے ثقیف کی قوم مسلمان ہونے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی ان میں ایک کوڑھی تھا آنحضرت صلعم نے اس کو اپنے پاس نہ بلایا بلکہ کہا بھیجا کہ تو اپنے گھر جا تیرا اسلام قبول ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس لئے اس کو نہ بلایا کہ شاید اس کو لوگ حقیر نہ جانیں تو اس کو رنج ہوگا اور یہ جو بعضے لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ بیماری لگ جاتی ہے اس واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ بلایا سو غلط ہے اس واسطے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث آئندہ میں آئے گی جس کو ابن ماجہ نے نکالا کہ آنحضرت نے کوڑھی کو اپنے ساتھ کھلایا اور اگر اس کی صحبت سے پرہیز کرے تو بھی درست ہے اس کا حکم اور حدیث میں وارد ہے اور بھید یہ ہے کہ شاید کوئی کوڑھی کے پاس رہے اور تقدیر سے بیمار ہو جائے تو ضعف ایمان کی وجہ سے اس کو عدوی خیال کرنے لگے اور مشرک ہو جائے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَتَفَاءَلُ وَلَا يَتَطَيَّرُ وَكَانَ يُحِبُّ الْاِسْمَ الْحَسَنَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۴۳۶۶:۔ وَعَنْ قَطَنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِيَافَةُ وَالطَّرْقُ وَالطِّيَرَةُ مِنَ الْجِبْتِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۴۳۶۷:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ قَالَهُ ثَلَاثًا وَمَا مِنَّا اِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُوْلُ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ وَمَا مِنَّا اِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ هٰذَا عِنْدِي قَوْلُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

۴۳۶۸:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِ مَجْذُوْمٍ فَوَضَعَهَا مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ وَقَالَ كُلْ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

۴۳۶۹:۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا هَامَةَ

فال[1] لیتے اور شگون بد نہ لیتے اور تھے دوست رکھتے نام نیک کو روایت کی بغوی نے شرح السنہ میں۔

۴۳۶۶:۔ اور قطن بیٹے قبیصہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پرندہ کا اڑنا[2] اور لکیریں ڈالنا اور شگون بد لینا جبتؓ[3] سے ہے (ابوداؤد)

۴۳۶۷:۔ اور عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا شگون بد لینا شرک ہے فرمائی یہ بات تین بار اور نہیں ہم میں سے کوئی مگر و لیکن خدا تعالیٰ لے جاتا ہے[4] اس کو بسبب توکل کے (ابوداؤد، نسائی) کہا ترمذی نے کہ سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے کہتے تھے کہ تھا سلیمان بن حرب کہتا اس حدیث میں کہ "وما منا الا ولکن اللہ یذہبہ بالتوکل" یہ کلام نزدیک میرے قول ابن مسعودؓ

۴۳۶۸:۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکڑا ہاتھ جذام والے کا اور رکھا اس کو اپنے ساتھ پیالہ میں اور فرمایا کھا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اعتقاد اور توکل کرتا ہوں (ابن ماجہ)

۴۳۶۹:۔ اور سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے ہامہ اور نہ ہے عدویٰ اور نہیں ہے شگون بد اور اگر ہوتا شگون[5] بد کسی چیز میں تو ہوتا گھر میں اور گھوڑے

---

[1] فال لیتے۔ شگون لینا شریعت میں اس کی کچھ اصل نہیں ہے لیکن اب تک لوگوں کی عادت ہے کہ جانوروں کی آواز اور بلی کے سامنے آنے اور کسی کی چھینک دینے اور کسی کے پیچھے سے بلانے وغیرہ سے شگون لیتے ہیں یہ سب شرک ہے، [2] پرندہ کا اڑانا یعنی ان سے شگون لینے کے لئے عیافت اور طیرہ میں اتنا فرق ہے کہ عیافت میں شگون بد لینا پرندوں ہی سے خاص ہے اور طیرہ میں عام ہے خواہ کسی چیز سے شگون لے اور طرق ریت میں لکیریں کھینچنا جیسے کہ رمالوں کی عادت ہے آنے والے کی خبر دینے کے ہے، [3] جبت سے ہے۔ جبت کے معنی ہیں شیطان کے یعنی یہ کام شیطانی کام ہیں، [4] لے جاتا۔ اس کو بسبب توکل کے یعنی خدا کے اوپر بھروسہ کرنے سے یہ وہم جاتا رہتا ہے انسان کو چاہیئے کہ اگر ایسا وہم کبھی دل میں آئے تو اسکو بیان نہ کرے اور منہ سے نہ نکالے اور اللہ پر بھروسہ کرے جو وہ چاہے وہ ہوگا، [5] اور اگر ہوتا شگون بد یہ حدیث بطریق فرض کے ہے اور عورت کی نامبارکی یہ ہے کہ بدمزاج ہو اور گھوڑے کی نامبارکی یہ ہے کہ شریر اور بدذات ہو اور گھر کی نامبارکی یہ کہ تنگ ہو اور اس کا ہمسایہ بد ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَةَ وَإِنْ تَكُنِ الطِّیَرَةُ فِیْ شَیْءٍ فَفِی الدَّارِ وَالْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ۔

٤٣٧٠:۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُعْجِبُهٗ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ أَنْ یَّسْمَعَ یَا رَاشِدُ یَا نَجِیْحُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ۔

٤٣٧١:۔ وَعَنْ بُرَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا یَتَطَیَّرُ مِنْ شَیْءٍ فَإِذَا بَعَثَ عَامِلًا سَأَلَ عَنِ اسْمِهٖ فَإِذَا أَعْجَبَهُ اسْمُهٗ فَرِحَ بِهٖ وَرُئِیَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِیْ وَجْهِهٖ وَإِنْ كَرِهَ اسْمَهٗ رُئِیَ كَرَاهِیَةُ ذٰلِكَ فِیْ وَجْهِهٖ وَإِذَا دَخَلَ قَرْیَةً سَأَلَ عَنِ اسْمِهَا فَإِنْ أَعْجَبَهُ اسْمُهَا فَرِحَ بِهٖ وَرُئِیَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِیْ وَجْهِهٖ وَإِنْ كَرِهَ اسْمَهَا رُئِیَ كَرَاهِیَةُ ذٰلِكَ فِیْ وَجْهِهٖ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ۔

٤٣٧٢:۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا فِیْ دَارٍ كَثُرَ فِیْهَا عَدَدُنَا وَأَمْوَالُنَا فَتَحَوَّلْنَا إِلٰی دَارٍ قَلَّ فِیْهَا عَدَدُنَا وَأَمْوَالُنَا فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَرُوْهَا ذَمِیْمَةً رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ۔

٤٣٧٣:۔ وَعَنْ یَحْیَی بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَحِیْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ فَرْوَةَ بْنَ مُسَیْكٍ یَقُوْلُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدَنَا أَرْضٌ یُقَالُ لَهَا أَبْیَنُ وَهِیَ أَرْضُ رِیْفِنَا وَمِیْرَتِنَا وَإِنَّ وَبَاءَهَا

ہیں اور عورت میں (ابو داؤد)

٤٣٧٠:۔ اور انس سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے خوش آتا ان کو جس وقت کہ نکلے واسطے کسی کام کے یہ کہ سنیں اسے راشد[1] اسے نجیح (ترمذی)

٤٣٧١:۔ اور بریدہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ شگون بد لیتے تھے کسی چیز سے پھر جس وقت کہ بھیجتے تھے عامل پوچھتے نام اس کے سے پس جس وقت کہ اچھا لگتا آپ کو نام اس کا خوش ہوتے ساتھ اسکے اور دیکھی جاتی خوشی اسکی بیچ چہرہ مبارک کے اور اگر مکروہ رکھتے نام اسکا دیکھی جاتی ناخوشی[2] اس کی ان کے چہرہ مبارک سے (ابو داؤد)

٤٣٧٢:۔ اور انس سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ اور تحقیق ہم ایک گھر میں رہتے تھے، بہت تھی اس میں تعداد ہمارے افراد کی اور تھے ہمارے مال کی پس منتقل ہوئے ہم کسی اور گھر میں کم ہو گئی ہے اس میں تعداد ہمارے افراد کی اور کم ہو گئے مال ہمارے آپ نے فرمایا چھوڑ دو[3] اسے اس حال میں کہ وہ برا ہے (ابو داؤد)

٤٣٧٣:۔ اور یحییٰ بن عبداللہ بن بحیر سے روایت ہے کہ خبر دی مجھ کو اس شخص نے کہ سنا فروہ بیٹے مسیک کے سے کہتا تھا کہ

---

[1] اے راشد۔ یعنی راہ راست پانے والا اور نجیح یعنی مراد پانے والا۔ [2] دیکھی جاتی ناخوشی اسکی۔ یہ بدشگونی نہیں ہے کیونکہ آپ خوشی سے آپ جس کام کا ارادہ رکھتے اس کو نہ چھوڑتے بلکہ اللہ کے بھروسے پر اس کام کو سرانجام کرتے اور خوشی ناخوشی ایک طبعی بات ہے، [3] چھوڑ دو اسکو اس حال میں کہ وہ برا ہے ان کے دلوں میں یہ بات بیٹھ گئی تھی یہ نقصان ہم کو اس مکان میں رہنے کی وجہ سے پہنچا اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مکان سے نکل آؤ تاکہ وہم کا مادہ دل سے دور ہو جائے اور شرک میں گرفتار نہ ہو جاؤ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَدِيْدٌ فَقَالَ دَعْهَا عَنْكَ فَإِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ -

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۳۷۴ - عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنُهَا الْفَأْلُ وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ لَا يَأْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ مُرْسَلًا -

---

کہا میں نے یا رسول اللہ! نزدیک ہمارے ایک زمین ہے کہا جاتا ہے اس کو ابین اور وہ زمین ہے زراعت ہماری کی اور ہمارے غلہ کی اور تحقیق وبا اس کی سخت ہے پس فرمایا کہ چھوڑ اس کو داخل ہوتے اپنے سے اس لئے کہ قریب[1] ہوتے بیماری سے پیدا ہوتا ہے تلف ہلاک (ابوداؤد)

تیسری فصل

۴۳۷۴ - حضرت عروہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہا مذکور ہوا شگون بد کا نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا کہ بہتر ہی ان میں سے فال ہے اور نہ رد[2] کرے شگون بد کسی مسلمان کو پس جب کہ دیکھے ایک تمہارا ایک چیز کو کہ ناخوش[3] رکھتا ہے پس چاہیئے کہ کہے یا الٰہی نہیں لاتا اچھائیوں کو مگر تو اور نہیں دور کرتا برائیوں کو مگر تو اور نہیں ہے پھرنا برائی سے اور نہ قوت نیکی پر مگر ساتھ توفیق خدا کے (ابوداؤد بطریق ارسال۔

---

[1] قریب ہوتے۔ یہ کہنا آپ کا طب کا اصل اصول ہے کیونکہ تندرست ہوا اور موافق بدن کے صلاحیت میں سب چیزوں سے بڑھ کر فائدہ بخش ہے اور تندرست ہونا موافق سب چیزوں سے بڑھ کر بدن کو بگاڑنے والی ہے، [2] نہ رد کے شگون بد الخ اس کام سے جس کا ارادہ کیا ہے، [3] کرنا خوش رکھتا ہے یعنی وہ چیز دیکھے جس سے لوگ شگون بد لیتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْكَهَانَةِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۳۷۵ :۔ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُمُوْرًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَاْتِي الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَاْتُوا الْكُهَّانَ قَالَ قُلْتُ كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُهٗ اَحَدُكُمْ فِيْ نَفْسِهٖ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهٗ فَذَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۳۷۶ :۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَاَلَ اُنَاسٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُمْ لَيْسُوْا بِشَيْءٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّهُمْ يُحَدِّثُوْنَ اَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُوْنُ حَقًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِيْ اُذُنِ وَلِيِّهٖ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُوْنَ فِيْهَا اَكْثَرَ مِنْ

بیان ہے بیچ کہانت کے

پہلی فصل

۴۳۷۵: حضرت معاویہؓ بیٹے حکم کے سے ہے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کتنی ایک چیزیں کہ تھے ہم کرتے ان کو جاہلیت میں تھے ہم آتے کاہنوں کے پاس فرمایا نہ جایا کرو تم کاہنوں کے پاس کہا معاویہؓ نے کہا میں نے تھے شگون بد لیتے فرمایا یہ ایک چیز ہے کہ پاتا ہے اس کو ایک تمہارا بیچ دل اپنے کے پس نہ باز رکھے تم کو یہ خیال آتا کہا معاویہؓ نے کہ کہا میں نے ایک ان میں سے یہ ہے کہ ہم میں سے کتنے ایک شخص خط کھینچتے ہیں فرمایا تھے ایک نبی انبیاء میں سے خط کھینچتے جو شخص کہ موافق پڑے خط اس کا خط اس پیغمبر کے سو وہ ہی ٹھیک ہے (مسلم)

۴۳۷۶: اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ کہا سوال کیا لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احوال کاہنوں کا پس فرمایا ان کو رسول اللہ نے کہ تحقیق نہیں وہ کچھ عرض کیا لوگوں نے کہ یا رسول اللہ پس تحقیق وہ بات کہتے ہیں کبھی ساتھ ایک چیز کے ہوتی ہے حق پس فرمایا رسول اللہ نے یہ کلمہ ہے سچ اور اچک لیتا ہے اس کو جن پھر ڈالتا ہے اس کو بیچ کان دوست اپنے کے مانند آواز کرنے مرغ کی پس ملاتے ہیں وہ کاہن

سلہ کہانت آیندہ کی خبریں بتلانا، سلہ پس جو شخص، علماء حدیث نے کہا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خط کشی درست نہیں اس واسطے کہ خط کشی اس پیغمبر کا معجزہ تھا تو اس کے موافق اور لوگوں سے ہونا محال ہے بعض نادان اس حدیث کو علم رمل کی دلیل جانتے ہیں سو غلط بات ہے اس واسطے کہ اس پیغمبر کی خط کشی بالیقین معلوم نہیں ہو سکتی تا کہ اس خط اور اس خط کی موافقت اور عدم موافقت معلوم ہو اور بہت آیات اور احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آیندہ کی بات بالیقین کوئی نہیں جان سکتا اور اس کے دریافت کا کوئی فائدہ مقرر نہیں فرمایا تو صاف معلوم ہوا کہ علم رمل اور جعفر اور نجوم شرع میں ہرگز درست نہیں، سلہ تحقیق نہیں وہ کچھ یعنی کچھ اعتبار کے لائق نہیں، سلہ مانند آواز کرنے مرغ کی۔ یعنی جو دوسرے کو بلاتا ہے دانے کے لئے اور دوسرا مرغ اس کی آواز سمجھ جاتا ہے اسی طرح جن کی بات اس کا دوست سمجھ لیتا ہے اور لوگ نہیں سمجھتے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِائَةِ كِذْبَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۳۷۷:۔ وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِيْنُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتُوْحِيْهِ إِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كِذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۳۷۸:۔ وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةُ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۳۷۹:۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى أَثَرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَرَحْمَتِهِ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ

اس کلمہ میں زیادہ سو جھوٹ سے (بخاری ومسلم)

۴۳۷۷:۔ اور عائشہ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق فرشتے اترتے ہیں عنان میں اور عنان کہتے ہیں بادل کو پس ذکر کرتے ہیں کاموں کا کہ تقدیر کئے گئے آسمان میں پس چوری سے شیاطین سنتے ہیں پس پہنچاتے ہیں اسکو طرف کاہنوں کی پس جھوٹ بنا لیتے ہیں کاہن ساتھ ان کلموں کے سو جھوٹ اپنی طرف سے (بخاری)

۴۳۷۸:۔ اور حفصہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آوے نجومی کے پاس اور پوچھے اس سے کچھ نہیں قبول کی جاتی اس کی نماز چالیس دن رات کی (مسلم)

۴۳۷۹:۔ اور زید بن خالد جہنیؓ سے روایت ہے کہ نماز پڑھائی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز صبح کی حدیبیہ میں پیچھے مینہ برسنے کے کہ تھا رات کو پس جب کہ پھرے حضرتؐ نماز سے متوجہ ہوئے لوگوں کی طرف اور فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیا فرمایا تمہارے پروردگار نے عرض کیا صحابہؓ نے اللہ اور اس کا رسولؐ خوب جانتے ہیں کہا حضرتؐ نے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے صبح کی بعض میرے بندوں نے کہ ایمان لائے ساتھ میرے اور بعضوں نے کفر کیا پس جس شخص نے کہا مینہ برسائے گئے ہم ساتھ فضل اللہ کے اور اس کی رحمت کے پس یہ شخص ایمان لایا ساتھ میرے کفر کیا ساتھ ستاروں کے اور جس شخص نے کہا مینہ برسائے گئے ہم بسبب ڈوبنے ستارہ ایک کے اور نکلنے

ف سو جھوٹ اپنی طرف سے عرب میں ایک قوم تھی جن اور شیطانوں سے راہ رکھتے تھے کچھ ان سے دریافت کر کے لوگوں سے کہتے تھے لوگ ان سے بہت اعتقاد رکھتے تھے سو لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا حال پوچھا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی کچھ حقیقت نہیں پھر لوگوں نے عرض کی کہ ان کی کبھی بات سچ بھی ہوتی ہے تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیثیں فرمائیں یعنی وہی ایک بات سچ ہوتی ہے جس کو سن آتے ہیں اور باقی واہیات نادان اسی ایک بات کو دلیل پکڑ کے معتقد ہوتے ہیں اور ان کی اکثر جھوٹی باتوں کو اپنی نادانی اور حماقت سے یاد نہیں رکھتے ۲ے نہیں قبول کی جاتی غیب کی بات خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا جس نے نجومی یا رمال یا فالگوئی یا فال والے سے کچھ پوچھا تو اس کے ایمان میں کچھ خلل ہے ❊

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۳۸۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِينَ يُنْزِلُ اللّٰهُ الْغَيْثَ فَيَقُولُونَ بِكَوْكَبِ كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۴۳۸۱: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۴۳۸۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ أَوْ أَتَى امْرَأَتَهُ حَائِضًا أَوْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ۔

ایک ستارہ کے پس یہ شخص کافر ہوا ساتھ میرے اور ایمان لایا ستاروں پر (بخاری ومسلم)

۴۳۸۰: اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں نازل کرتا اللہ تعالیٰ آسمان سے کوئی برکت مگر کہ ہوتی ہے ایک جماعت آدمیوں میں سے ساتھ اس کے کفر کرنے والے اتارتا ہے اللہ مینہ پس کہتے ہیں کہ مینہ برسا بسبب ستارے فلاں اور فلاں کے[۱] (مسلم)

دوسری فصل

۴۳۸۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سیکھتا ہے ایک ٹکڑا علم نجوم سے حاصل کرتا ہے ایک شاخ سحر سے یا زیادہ کیا حاصل کرتا سحر کا جس قدر کہ زیادہ کیا حاصل کرتا نجوم کا[۲] (احمد، ابوداؤد)

۴۳۸۲: اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آوے کاہن کے پاس اور سچا جانے اس کو بیچ اس چیز کے کہ کہتا ہے یا صحبت کرے اپنی بیوی سے حالت حیض میں یا بدفعل کرے اپنی بیوی کی بیچ مقعد اس کی کے پس تحقیق بیزار ہوا اس چیز سے کہ اتاری گئی محمدؐ پر (احمد، ابوداؤد)

---

[۱] کہ مینہ برسا بسبب ستارے فلاں اور فلاں کے، دونوں حدیثوں کا حاصل یہ ہے کہ مینہ تو خدا برساتا ہے اور نادان لوگ اس ستارے اور نکھت کی تاثیر سے جان کر خدا کا شکر نہیں کرتے اب تک دنیا میں ایسے ضعیف الاعتقاد تا سمجھ لوگ موجود ہیں جو ہر شخص کی بھلائی برائی کو اس کے ستارے کی طرف منسوب ہیں اور قمر اور شمس اور سبعہ ستارہ کی حرکات کو خاص خاص انسان اور آدمیوں کے لئے مفید اور مضر سمجھتے ہیں اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان بڑے بڑے جسموں کو بیکار پیدا نہیں کیا اور چاند اور سورج کی وجہ سے منجملہ ہزاروں فائدوں کے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ ان سے نباتات اور حیوانات کی پرورش ہوتی ہے یہ تاثیر سب نباتات اور حیوانات پر بطور عموم ہے جیسے انگار یا پانی کی تاثیر آفتاب یا چاند انسان کی طرح عقل نہیں رکھتے نہ جان، [۲] حاصل کرتا ہے ایک شاخ آپ نے نجوم کو سحر سے مشابہت دی اس خیال سے کہ سحر کی حرمت منصوص ہے قرآن مجید میں پس نجوم بھی اسی طرح حرام ہے اور حدیث میں علم نجوم سے مراد وہی علم نجوم ہے جس سے آیندہ کی بات یا غیب کی بات بتلا سکے یہ حرام ہے لیکن اس قدر علم نجوم جس سے سمندر میں جہاز چلا سکے یا نماز کے اوقات پہچان سکے جائز ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۳۸۳ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَضَی اللّٰہُ الْاَمْرَ فِی السَّمَآءِ ضَرَبَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ بِاَجْنِحَتِھَا خُضْعَانًا لِقَوْلِہٖ کَاَنَّہٗ سِلْسِلَةٌ عَلٰی صَفْوَانٍ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِھِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّکُمْ قَالُوْا لِلَّذِیْ قَالَ الْحَقَّ وَھُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ فَسَمِعَھَا مُسْتَرِقُو السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُو السَّمْعِ ھٰکَذَا بَعْضُہٗ فَوْقَ بَعْضٍ وَوَصَفَ سُفْیَانُ بِکَفِّہٖ فَحَرَفَھَا وَبَدَّدَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ فَیَسْمَعُ الْکَلِمَةَ فَیُلْقِیْھَا اِلٰی مَنْ تَحْتَہٗ حَتّٰی یُلْقِیَھَا عَلٰی لِسَانِ السَّاحِرِ اَوِ الْکَاھِنِ فَرُبَّمَا اَدْرَکَ الشِّھَابُ قَبْلَ اَنْ یُّلْقِیَھَا وَرُبَّمَا اَلْقَاھَا قَبْلَ اَنْ یُّدْرِکَہٗ فَیَکْذِبُ مَعَھَا مِائَةَ کَذْبَةٍ فَیُقَالُ اَلَیْسَ قَدْ قَالَ لَنَا کَذَا وَکَذَا فَیُصَدَّقُ بِتِلْکَ الْکَلِمَةِ الَّتِیْ سُمِعَتْ

تیسری فصل

۴۳۸۳۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ حکم کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی کام کا آسمان میں مارتے ہیں[1] فرشتے بازو اپنے بسبب خوف قول الٰہی کے گویا آواز کلام الٰہی کی مانند زنجیر[2] کی ہے کہ کھینچی جائے پتھر صاف پر پس جب دور کیا جاتا ہے ڈر فرشتوں[3] کے دلوں میں کہتے ہیں[4] کہ کیا حکم کیا پروردگار تمہارے نے کہتے ہیں فرشتے اس چیز کو کہ حکم کیا پروردگار نے حق ہے اور وہ بلند قدر اور بلند مرتبہ ہے پس سنتے ہیں ان باتوں کو چوری سے سننے والے اور چوری سے سننے والے اس طرح ہیں کہ بعض ان کے اوپر بعض کے ہیں اور بیان کی سفیان نے ہیئت ان کی ساتھ ہاتھ[5] اپنے کے پس ٹیڑھا کیا ہاتھ کو اور فرق کیا درمیان اپنی انگلیوں کے پس سنتا ہے چوری سے سننے والا بات کو پھر ڈالتا ہے اس کو طرف اس کی کہ نیچے اس کے ہے پھر ڈالتا ہے اسکو دوسرا طرف اسکی کہ نیچے اس کے ہے یہاں تک کہ ڈالتا ہے وہ اس بات کو طرف ساحر یا کاہن کی پس اکثر ان کا پاتا ہے چوری سے سننے والے کو شعلہ پہلے ڈالنے اس بات کے طرف ساحر[6] یا کاہن کی اور اکثر ڈالتا ہے پہلے پہنچنے شعلہ کے پس پہنچتی ہے وہ بات کاہن کو پس جھوٹ بنا لیتا ہے کاہن ساتھ اس بات کے سو جھوٹ اور کہا

[1] مارتے ہیں یعنی ڈرتے اور کانپتے ہیں ہیبت اور عظمت حکم الٰہی سے بسبب خوف قول اور کلام الٰہی کے، [2] مانند زنجیر کی۔ یعنی بیچ تعجب فہم اسماع اس کے کے، [3] یعنی کم رتبہ فرشتے مقرب فرشتوں سے، [4] کہتے ہیں فرشتے مقرب یعنی ان فرشتوں کو پوچھنے والوں سے، [5] ساتھ ہاتھ اپنے کے یعنی ساتھ انگلیوں ہاتھ کے، [6] طرف ساحر یا کاہن کی۔ قاضی عیاض نے کہا کہ عرب کی کہانت تین قسم کی تھی ایک یہ کہ جن یا شیطان سے محبت ہوتی اور وہ اس کو آئندہ باتیں آسمان کی خبریں اڑا کر بتا دیتا ہے اس قسم کی کہانت کا ابوہریرہؓ کی اس حدیث اور ابن عباسؓ کی حدیث آئندہ میں بیان ہے اور یہ قسم رسول اللہ کی موت سے موقوف ہوگئی دوسرے یہ کہ زمین کی اطراف کی خبریں جو وہ دور ہوتی ہیں اور پوشیدہ ہوتی ہیں بتا دیوے اور اس قسم کا اب بھی ہوتا بعید از قیاس نہیں لیکن معتزلہ اور اہل کلام نے ان دونوں قسموں کی نفی کی ہے اور اس کو محال قرار دیا ہے تیسرے یہ کہ نجوم کے زور سے آئندہ کی بات بتا دے جیسے پنڈت اور شاستری ہند میں بھی بتلاتے ہیں اور یہ قوت اللہ نے بعض لوگوں میں پیدا کرتا ہے لیکن اکثر ان کی خبریں جھوٹ ہوتی ہیں اسی قسم کی ایک عرافت بھی ہے جو عراف ہوتا ہے اس کو عراف کہتے ہیں عراف اسباب اور علامات سے آئندہ واقعہ کو پہچان لیتا ہے ان سب قسموں کو کہانت کہتے ہیں اور شرع نے ان سب کو جھوٹا کہا اور ان سب کے پاس جانے سے اور ان سب کی بات پر یقین کرنے سے منع فرمایا ہے، [7] کہ جن اور شیاطین ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنَ السَّمَآءِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۳۸۴ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهُمْ بَيْنَا هُمْ جُلُوْسٌ لَيْلَةً مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ كُنَّا نَقُوْلُ وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهَا لَا يُرْمٰى بِهَا لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ اسْمُهٗ اِذَا قَضٰى اَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ اَهْلُ السَّمَآءِ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيْحُ اَهْلَ هٰذِهِ السَّمَآءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ فَيُخْبِرُوْنَهُمْ مَا قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ بَعْضًا حَتّٰى يَبْلُغَ هٰذِهِ السَّمَآءَ الدُّنْيَا فَتَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُوْنَ اِلٰى اَوْلِيَآئِهِمْ وَيُرْمَوْنَ فَمَا جَآءُوْا بِهٖ عَلٰى وَجْهِهٖ فَهُوَ حَقٌّ وَّلٰكِنَّهُمْ يَقْرِفُوْنَ فِيْهِ وَيَزِيْدُوْنَ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

جاتا ہے ہم کو کاہن نے فلاں فلاں دن ایسے اور ایسے پس تصدیق کیا جاتا ہے کاہن بسبب اس بات کے کہ سنی گئی آسمان سے (بخاری)

۴۳۸۴ - ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا خبر دی مجھ کو ایک آدمی نے صحابیوںؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کہ تھا انصار سے یہ کہ صحابہ اس وقت بیٹھے ہوئے تھے ایک رات ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ٹوٹا ایک ستارا اور بہت روشن ہوا پس فرمایا صحابہؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھے تم کہتے جاہلیت میں جس وقت کہ ٹوٹتا مانند اس کی کہا صحابہؓ نے کہ اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہے تھے ہم کہتے کہ پیدا کیا گیا آج کی رات ایک شخص بڑا اور مرا ایک آدمی بڑا پس فرمایا رسول اللہؐ نے کہ تحقیق یہ شعلہ نہیں پھینکا جاتا بسبب مرنے کسی کے اور نہ بسبب حیات کسی کے دلیکن رب ہمارا کہ بابرکت ہے نام اسکا جب کہ فرماتا ہے ایک حکم تسبیح کرتے ہیں فرشتے اٹھانے والے عرش کے پھر تسبیح کرتے ہیں وہ آسمان والے کہ متصل ہیں عرش کے یہاں تک کہ پہنچتی ہے واتہ تسبیحوں کی اس آسمان دنیا والوں کو پھر کہتے ہیں وہ فرشتے کہ متصل اٹھانے والے عرش کے ہیں واسطے عرش کے اٹھانے والوں کے کہ کیا کہا پروردگار تمہارے نے پس خبر دیتے ہیں وہ ان کو اس چیز کی فرمائی پھر خبر پوچھتے ہیں بعض آسمان والے بعض سے یہاں تک کہ پہنچتی ہے خبر اس آسمان دنیا والوں کو پس اچک لیتے ہیں جن سننے کو پھر ڈالتے ہیں طرف اپنے دوستوں کی اور پھینکے جاتے ہیں طرف ان کی یہ ستارے پس وہ چیز کہ لائے کاہن اس کو اوپر اس طرح کے کہ سنے پس وہ چیز راست ہے ولیکن وہ کاہن جھوٹ ملا لیتے ہیں اس میں اور زیادہ کرتے ہیںؐ اس میں (مسلم)

اور زیادہ کرتے ہیں یعنی سچی ہوئی بات پر حاصل ان دونوں حدیثوں کا وہی ہے جو عائشہؓ کی گزشتہ حدیث کا ہے یعنی سوا اللہ کے غیب کوئی نہیں جانتا کاہن جھوٹے اور ہے حقیقت میں ان سے حال دریافت کرنا درست نہیں نہ ان کی وہی ایک بات تو سچ ہوتی ہے وہ باقی واہیات تاوان لوگ ہی ایک سچ کو دلیل پکڑ کے معتقد ہوتے ہیں اور ان کی اکثر جھوٹی باتوں کو اپنی نادانی اور حماقت سے یاد نہیں رکھتے اور معلوم ہوا کہ ہمارا پروردگار ہمارے اوپر آسمان کے اونچا مخلوقات سے علیحدہ ہے اور یہ مسئلہ کئی بار گزرا ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۴۳۸۵ ۔ وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ النُّجُوْمَ لِثَلَاثٍ جَعَلَهَا زِيْنَةً لِلسَّمَاءِ وَرُجُوْمًا لِلشَّيَاطِيْنِ وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدٰى بِهَا فَمَنْ تَأَوَّلَ فِيْهَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ أَخْطَأَ وَأَضَاعَ نَصِيْبَهٗ وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْلَمُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا وَفِيْ رِوَايَةِ رَزِيْنٍ وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيْهِ وَمَا لَا عِلْمَ لَهٗ بِهٖ وَمَا عَجَزَ عَنْ عِلْمِهِ الْأَنْبِيَاءُ وَالْمَلٰئِكَةُ وَعَنِ الرَّبِيْعِ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَاللّٰهِ مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ نَجْمٍ حَيَاةَ أَحَدٍ وَلَا رِزْقَهٗ وَلَا مَوْتَهٗ وَإِنَّمَا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَيَتَعَلَّلُوْنَ بِالنُّجُوْمِ ۔

۴۳۸۶ ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ بَابًا مِّنْ عِلْمِ النُّجُوْمِ لِغَيْرِ مَا ذَكَرَ اللّٰهُ فَقَدِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ الْمُنَجِّمُ كَاهِنٌ

۴۳۸۵ ۔ اور قتادہ سے روایت ہے کہ پیدا کئے اللہ تعالیٰ نے یہ ستارے واسطے تین باتوں کے ایک بات یہ کہ پیدا انکو واسطے زینت آسمان کے اور دوسرے مارنے شیطانوں کے اور تیسری نشانی کہ راہ پائی جاتی ہے بسبب ان کے پس جس[۱] نے کہ بیان کیا ان میں بغیر تین چیزوں کے خطا کی اور ضائع کیا حصہ اپنا اور تکلف کیا اس چیز میں کہ نہیں جانتا روایت کی بخاری نے بلا سند اور بیچ روایت رزین کے یوں ہے کہ تکلف اس چیز کا کہ نہیں فائدہ کرتی اسکو اور تکلف کیا بیچ جاننے اس چیز کے کہ نہیں اسکو علم ساتھ اسکا اور تکلف کیا بیچ جاننے اس چیز کے کہ عاجز ہوئے علم اسکے سے انبیاء اور فرشتے اور روایت ہے ربیع سے مانند اس کی اور زیادہ کیا ربیع نے یہ کام کہ قسم ہے اللہ کی نہیں حضرت کی اللہ نے ستارے میں زندگی کسی کی اور روزی کسی کی اور نہ مرنا کسی کا اور سوائے اس کے نہیں کہ افتراء[۲] کرتے ہیں کاہن اللہ پر جھوٹے اور ٹھہراتے ہیں طلوع ہونے ستارہ کو علت ایک چیز کے لئے ۔

۴۳۸۶ ۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص کہ سیکھے کوئی قسم علم نجوم سے واسطے غیر[۳] اس چیز کے کہ ذکر کی اللہ تعالےٰ نے پس تحقیق سیکھا ایک ٹکڑا سحر سے منجم حکم کاہن کا رکھتا ہے اور

[۱] جس نے کہ بیان کیا۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ علم نجوم سیکھنا حرام ہے اور صاحب درمختار نے جو علوم حرام ہیں ان میں علم فلسفہ اور نجوم اور شعبدہ اور رمل اور طبعی اور سحر اور کہانت کو لکھا ہے اور علم منطق کو بھی حرام لکھا ہے۔ اور شاہ ولی اللہ صاحب نے وصیت نامہ میں منطق کی کتابیں پڑھنے کی صلاح دی ہے لیکن منطق پڑھنا اسی قدر جائز ہے جو بقدر ضرورت ہو اور اس کے لئے دو تین مختصر کتابیں کافی ہیں باقی اس سے زیادہ اوقات علم منطق میں صرف کرنا فضول اور بے فائدہ ہے اور کیا عجب ہے کہ حرام بھی ہو ۔

[۲] افتراء۔ ہم نے بارہا ایسے لوگوں کو آزمایا اور ان کو دروغ گو پایا۔ افسوس ہے کہ اس زمانہ کے مسلمانوں نے نجوم اور رمل اور جفر اور ایسے اور ڈھکوسلوں پر اعتقاد رکھ لیا اور قرآن مجید و حدیث کو بھول گئے حق تبارک و تعالےٰ کی بڑی نعمت اور عنایت عقل اور شرع ہے ان دونوں کے ہوتے ہوئے ہم کو علم نجوم اور رمل وغیرہ کی کیا ضرورت ہے ۔

[۳] واسطے غیر اس چیز کے کہ ذکر کی اللہ نے اور وہ تین باتیں ہیں جن کو بخاری نے قتادہؓ سے تعلیقاً بیان کیا اور وہ تعلیق ابھی گذری اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ نجومی جو غیب جاننے کا دعوےٰ کرے وہ کافر ہے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْکَاهِنُ سَاحِرٌ وَالسَّاحِرُ کَافِرٌ رَوَاهُ رَزِیْنٌ۔

۴۳۸۷: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَمْسَكَ اللّٰهُ الْقَطْرَ عَنْ عِبَادِهٖ خَمْسَ سِنِیْنَ ثُمَّ اَرْسَلَهٗ لَاَصْبَحَتْ طَائِفَةٌ مِّنَ النَّاسِ کَافِرِیْنَ یَقُوْلُوْنَ سُقِیْنَا بِنَوْءِ الْمِجْدَحِ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ۔

کاہن حکم رکھتا ہے اور ساحر کا فر کا۔ (رزین)

۴۳۸۷: اور ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر بند رکھے اللہ تعالےٰ مینہ اپنے بندوں سے پانچ برس پھر برسائے البتہ ہو ایک جماعت آدمیوں میں سے کفر کرنے والے کہیں برسائے گئے ہم بسبب منزل قمر کے کہ نام اس کا مجدح ہے۔ (نسائی)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ الرُّؤْيَا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۳۸۸ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَزَادَ مَالِكٌ بِرِوَايَةِ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ يَرَاهَا الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهٗ -

۴۳۸۹ - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

۴۳۹۰ - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَّاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَتِیْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

۴۳۹۱ - وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

کتاب ہے بیچ بیان خواب کے

پہلی فصل

۴۳۸۸ - حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیںؐ باقی رہا آثار نبوت سے کچھ مگر بشارت کہا صحابہؓ نے اور کیا ہے مبشرات فرمایا خواب ہے اچھی (بخاری) اور زیادہ کیا مالکؒ نے ساتھ روایت عطاء بن یسار کے اس عبارت کو کہ دیکھتا ہے اس خواب کو مرد مسلمان یا دیکھا جائے اس کے لئے۔

۴۳۸۹ - اور انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خوابؓ اچھا ایک ٹکڑا ہے چھیالیس ٹکڑوں کے سے۔ (بخاری، مسلم)

۴۳۹۰ - اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے دیکھا مجھ کو خواب میں پس تحقیق دیکھا مجھ کو اس واسطے شیطان نہیں بنتا میری صورت میں (بخاری، مسلم)

۴۳۹۱ - اور قتادہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے دیکھا مجھ کو پس دیکھاؓ سچ ، (بخاری، مسلم)

لہ نہیں باقی رہا۔ یہ حدیث آنحضرتؐ نے انتقال کے قریب چہرے کا پردہ اٹھا کر فرمائی یعنی جو بواسطہ نبوت کے تم کو حاصل ہوتا تھا سو اسکا دروازہ بند ہو چکا کیونکہ میرا انتقال ہوتا ہے میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہاں مگر از جنس نبوت عالم غیب سے علم حاصل ہونیکا ٹھیک خوابؒ کا ایک طریقہ باقی ہے قیامت تک خواہ مسلمان آپ دیکھے یا اسکے واسطے کوئی اور دیکھے، لہ خواب اچھا خطابی نے کہا آنحضرتؐ پر تئیس برس وحی آتی رہی اور نبوت سے پہلے چھ مہینہ تک خواب میں وحی آئی تو چھیالیس حصوں میں ایک حصہ ہوا، لہ پس دیکھا سچ یعنی جب کوئی آنحضرتؐ کو آپ کے حلیہ اور صورت پر دیکھے جیسا کہ کتب حدیث میں مرقوم ہے تو اسکا خواب سچ ہے شیطان کو یہ طاقت نہیں کہ آپ کی شکل بنے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۳۹۲:- وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَيَرَانِیْ فِی الْيَقْظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِیْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۳۹۳:- وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهٖ اِلَّا مَنْ يُّحِبُّ وَاِذَا رَاٰی مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطٰنِ وَلْيَتْفُلْ ثَلَاثًا وَّلَا يُحَدِّثْ بِهَا اَحَدًا فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۳۹۴:- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰی اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ ثَلَاثًا وَّلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ ثَلَاثًا وَّلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِیْ كَانَ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۳۹۵:- وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ يَكَدْ يَكْذِبُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ

۴۳۹۲:- اور ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے دیکھا مجھ کو خواب میں پس شتاب[1] دیکھے گا مجھ کو جاگتے میں اور نہیں بنتا شیطان میری صورت میں (بخاری، مسلم)

۴۳۹۳:- اور ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خواب اچھا اللہ کی طرف سے ہے اور خواب برا شیطان کی طرف سے ہے پس جس وقت دیکھے ایک تمہارا ایسا خواب کہ خوش رکھے اسکو پس نہ بیان کرے اس کو مگر اس شخص کے روبرو کہ دوست رکھتا ہے اسکو اور جس وقت کہ دیکھے ایسا خواب کہ ناخوش رکھتا ہے اس کو پس چاہیئے کہ پناہ مانگے ساتھ اللہ کے برائی اسکی سے اور برائی شیطان سے اور چاہیئے کہ تھتکارے تین بار اور نہ بیان کرے اس خواب کو کسی کے روبرو پس تحقیق[2] وہ خواب نہیں ضرر کریگا اسکو (بخاری، مسلم)

۴۳۹۴:- اور جابرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ دیکھے ایک تمہارا خواب کہ مکروہ جانے اسکو پس چاہیئے[3] کہ تھوک کرے بائیں طرف تین بار اور پناہ مانگے ساتھ اللہ کے شیطان سے تین بار اور پھرے کروٹ اپنے سے کہ تھا اس پر وقت دیکھنے خواب کے (مسلم)

۴۳۹۵:- اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ نزدیک ہوگا زمانہ[4] نہیں قریب کہ جھوٹا ہو خواب مومن کا اور خواب مومن کا ایک جزء ہے چھیالیس جزء نبوت کی سے اور جو چیز کہ ہوا جزء نبوت سے پس تحقیق وہ نہیں جھوٹی

---

[1] پس شتاب دیکھے گا۔ دوسری روایت میں ہے یا اس نے مجھ کو جیسے جاگتے دیکھا اس حدیث کے راوی کو اس میں شک ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو جاگتے میں دیکھے گا یا یہ فرمایا کہ جیسے اس نے مجھ کو جاگتے دیکھا دیکھے گا جاگتے میں۔ اس کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ قیامت میں دیکھے گا دوسرے یہ کہ یہ بات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی تک تھی اب نہیں [2] وہ خواب، کیونکہ بری خواب سے بچنے کا طریقہ معلوم ہوگیا اب دل میں خواہ مخواہ وسوسہ نہ رکھے اور اندیشہ نہ کرے اللہ جل جلالہ کی پناہ بڑی مضبوط اور قوی ہے [3] پس چاہیئے کہ تف کرے یعنی خواب مکروہ اور غمگین شیطان کی طرف سے ہے موافق اس حدیث کے عمل کرے تو اس کا ضرر اور وسوسہ دور ہو جائے گا [4] جس وقت کہ نزدیک ہوگا زمانہ یہ مطلب یہ ہے بہار کے موسم میں جب رات اور دن برابر ہوتے ہیں تو خواب سچا ہوتا ہے اس واسطے کہ ہوا نہ گرم ہوتی ہے نہ سرد حواس صاف رہتے ہیں ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النُّبُوَّةِ وَمَا كَانَ مِنَ النُّبُوَّةِ فَإِنَّهُ لَا يَكْذِبُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ وَأَنَا أَقُولُ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ حَدِيثُ
النَّفْسِ وَتَخْوِيفُ الشَّيْطٰنِ وَبُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ فَمَنْ رَأٰى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلَا يَقُصَّهُ عَلٰى أَحَدٍ وَلْيَقُمْ
فَلْيُصَلِّ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ الْغُلَّ فِي النَّوْمِ وَيُعْجِبُهُمُ الْقَيْدُ وَيُقَالُ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَالَ
الْبُخَارِيُّ رَوَاهُ قَتَادَةُ وَيُونُسُ وَهُشَيْمٌ وَأَبُو هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ يُونُسُ لَا أَحْسِبُهُ
إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَيْدِ وَقَالَ مُسْلِمٌ لَا أَدْرِي هُوَ فِي الْحَدِيثِ أَمْ قَالَهُ ابْنُ سِيرِينَ
وَفِي رِوَايَةٍ نَحْوَهُ وَأَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ إِلٰى تَمَامِ الْكَلَامِ۔

۴۳۹۶: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَأَيْتُ
فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي قُطِعَ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِذَا لَعِبَ

ہوتی کہا محمد بن سیرین نے کہ میں کہتا ہوں خواب[1] تین طرح کی ہوتی ہے ایک تو خیال نفس کا اور دوسرے ڈرانا شیطان کا اور تیسرے بشارت اللہ کی طرف سے پس جو شخص کہ دیکھے خواب میں ایسی چیز کو کہ ناخوش رکھے پس نہ بیان کرے اس کو روبرو کسی کے اور چاہیے کہ کھڑا ہو اور نماز پڑھے کہا ابن سیرین نے اور رکھتے آپ مکروہ رکھتے طوق[2] دیکھنا خواب میں اور خوش آتا ان کو دیکھنا قید کا اور کہا جاتا[3] ہے قید ثابت رہنا دین میں ہے (بخاری ، مسلم) کہا بخاری نے کہ روایت کیا[4] اس کو قتادہ اور یونس نے اور ہشیم اور ابو ہلال نے ابن سیرین سے نقل کی اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور کہا یونس نے کہ نہیں گمان کرتا میں اس روایت کو مگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ مقدمہ قید کے اور کہا مسلم نے نہیں جانتا میں کہ یہ قول بیچ حدیث پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واقع ہوا ہے یا کہا ابن سیرین نے اور ایک روایت مسلم کی میں مانند اسی کی ہے اور ادراج[5] کیا حدیث میں اس قول اپنے کو کہ کہا واکرہ الغل آخر کلام تک ۔

۴۳۹۶ ۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ آیا ایک آدمی پاس نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس کہا دیکھا میں نے خواب میں گویا کہ سر میرا کاٹا گیا ہے کہا حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے پس ہنسے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فرمایا کہ جس وقت کہ کھیلے شیطان ساتھ ایک تمہارے کے خواب اس کی میں پس[6] نہ بیان

---

[1] خواب تین طرح کے ہوتے ہیں، یعنے خواب تین قسم کی ہے ایک تو خواب نیک جس سے دین کی قوت ہو خدا پر اعتقاد بڑھے، گناہوں سے دوسری قسم خواب پریشان ہے جس سے وہم اور رنج بڑھے یا خدا سے بدگمانی ہو تیسری قسم کہ آدمی کو اپنے خیالات نظر پڑیں، [2] طوق دیکھنا کیونکہ یہ دوزخیوں کی علامت ہے ۔ اذا الاغلال فی اعناقہم والسلاسل الآیہ ، [3] کہا جاتا ہے قید یعنے خواب میں پاؤں میں بیڑی دیکھنے کی یہ تعبیر ہے کہ آدمی دین پر مضبوط اور ثابت قدم رہے گا ، [4] روایت کیا اس کو یعنے مضمون قید کو [5] نہیں گمان کرتا میں ۔ یعنی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مضمون قید کو بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا ہے، [5] ادراج کیا ۔ یعنے ابن سیرین نے یا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ، [6] پس نہ بیان کرے الخ یعنی آدمی کے دق کرنے کو شیطان کچھ واہی خواب دکھاتا ہے سو اس کا کسی سے کہنا کیا ضرور ہے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشَّيْطَانُ اَحَدَكُمْ فِيْ مَنَامِهٖ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

۴۳۹۷ :۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ كَاَنَّا فِيْ دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَاُتِيْنَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَاَوَّلْتُ اِنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ دِيْنَنَا قَدْ طَابَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

۴۳۹۸ :۔ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ اِلٰى اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهْلِيْ اِلٰى اَنَّهَا الْيَمَامَةُ اَوْهَجَرُ فَاِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ وَرَاَيْتُ فِيْ رُؤْيَايَ هٰذِهٖ اَنِّيْ هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهٗ فَاِذَا هُوَ مَا اُصِيْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهٗ اُخْرٰى فَعَادَ اَحْسَنَ مَا كَانَ فَاِذَا هُوَ مَا جَآءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۴۳۹۹ :۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کرے اس کو اور نہ لوگوں کے (مسلم)

۴۳۹۷ :۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا میں نے ایک رات بیچ ان چیزوں کے کہ دیکھتا ہے سونے والا گویا ہم ہیں بیچ گھر عقبہ بن رافع کے پس لائی گئیں میرے پاس کھجوریں تر کران کو رطب ابن طاب کہتے ہیں پس تعبیر کی میں نے یہ کہ بزرگی واسطے ہمارے ہے دنیا میں اور عاقبت نیک آخرت میں اور یہ کہ دین[1] ہمارا اچھا ہے (مسلم)

۴۳۹۸ :۔ اور ابو موسےٰ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دیکھا میں نے اس خواب میں کہ تحقیق میں ہجرت کرتا ہوں مکہ سے طرف ایک زمین کی کہ اس میں کھجوریں ہیں پس گیا خیال میرا طرف اسکی کہ شہر یمامہ[2] ہے یا ہجر ہے پس ناگہاں تھا مدینہ کہ نام قدیم اسکا یثرب ہے اور دیکھا میں نے اس خواب اپنے میں کہ تحقیق ہلاتا ہوں تلوار پس ٹوٹ گئی اوپر سے پس ناگہاں وہ شہادت تھی کہ پہنچی بعض مومنوں کو روز احد کے پھر ہلایا میں نے تلوار کو دوسری بار پس حالت اصلی پر آگئی تلوار بہتر اس چیز سے کہ تھی پس ناگہاں وہ تھی کہ لایا اسکو اللہ کہ وہ فتح[3] تھی اور جمع ہونا مومنین کا (بخاری، مسلم)

۴۳۹۹ :۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہ تھا میں سوتا لایا گیا میں خزانے زمین

---

[1] اور یہ کہ دین ہمارا اچھا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ تعبیر لفظوں سے نکالی رفعت رافع سے اور عاقبت عقبہ سے اور بہتری طاب سے معلوم ہوا کہ تعبیر کا یہ بھی ایک طریقہ ہے کہ صرف لفظوں سے بطور فال کے مطلب سمجھئے، [2] کہ وہ شہر یمامہ ہے یا ہجر ہے یمامہ اور ہجر عرب میں دو ملک ہیں وہاں کھجور کے درخت بہت ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کے خواب سچے ہوتے ہیں لیکن تعبیر میں بھی چوک پڑجاتی ہے اور ایام جاہلیت میں مدینہ کا نام یثرب تھا پھر نام رکھا گیا اسکا مدینہ اور طیبہ اور طابہ اور یثرب نام لینے سے آنحضرت نے منع فرمایا اس لئے کہ یثرب مشتق ہے ترب بالتحریک سے کہ معنے فساد کے ہے اور اس حدیث اور بعض حدیثوں میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کو یثرب فرمایا تو پہلے نہی کے فرمایا یا بیان جواز کے لئے کہ ابتداء ہجرت میں لوگ اس نام کو جانتے نہ تھے چاہا کہ پہچان لیں اس لئے جمع کیا درمیان اس نام اور نام شرعی کے اور یہ احتمال ظاہر تر ہے اور کلام اللہ میں جو آیا ہے یا اہل یثرب لا مقام لکم الآیۃ تو زبانی منافقوں کی فرمایا ہے، [3] وہ فتح تھی، یعنی جنگ احد کے بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر نے زور پکڑا ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِخَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَ فِي كَفِّي سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَصَاحِبُ الْيَمَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ يُقَالُ أَحَدُهُمَا مُسَيْلِمَةُ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ وَالْعَنْسِيُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ لَمْ أَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَذَكَرَهَا صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنِ التِّرْمِذِيِّ۔

۴۴۰۰۔ وَعَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ فِي النَّوْمِ عَيْنًا تَجْرِي فَقَصَصْتُهَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذٰلِكَ عَمَلُهُ يَجْرِي لَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۴۰۱۔ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ مَنْ رَأَى مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا قَالَ فَإِنْ رَأَى أَحَدٌ قَصَّهَا

کے پس رکھے گئے میرے ہاتھوں میں دو کڑے سونے کے پس گراں ہوئے مجھ پر پس وحی کی گئی طرف میری یہ کہ پھونک مار ان کو پس پھونک مارا میں نے ان کو پس تعبیر کی ان کی میں نے دو جھوٹے کہ میں درمیان ان دونوں کے ہوں ایک تو صاحب[1] صنعا اور دوسرا صاحب یمامہ کا (بخاری، مسلم) اور ایک روایت میں یوں ہے کہ کہا جاتا ہے ایک ان میں سے مسیلمہ ہے صاحب یمامہ اور دوسرا عنسی صاحب صنعا نہیں پائی میں نے یہ روایت صحیح میں اور ذکر کیا اس کو صاحب جامع الاصول نے (ترمذی سے)

۴۴۰۰۔ اور ام العلاء انصاریہؓ سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے عثمان ابن مظعون کو خواب میں ایک چشمہ کہ جاری ہے پس بیان کیا میں نے اس کو رو برو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا یہ ثواب[2] عمل اسکے کا ہے کہ جاری کیا جاتا ہے اس کے لئے (بخاری، مسلم)

۴۴۰۱۔ اور سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے[3] متوجہ ہوتے ہم پر ساتھ اپنے چہرے کے اور فرماتے کس شخص نے دیکھا ہے تم میں سے آج کی رات خواب کہا سمرہؓ نے پس اگر دیکھا ہوتا کسی نے خواب بیان کرتا اس کو پس فرماتے آپ جو تعبیر کہ الہام فرماتا اللہ تعالیٰ پس پوچھا آپ نے ہم سے ایک دن پس فرمایا کیا دیکھا ہے تم میں سے کسی نے خواب عرض کیا ہم نے کہ نہیں فرمایا لیکن میں نے دیکھا ہے آج کی رات دو شخصوں کو کہ آئے میرے پاس پکڑے دونوں ہاتھ میرے اور نکالا مجھ کو طرف زمین[4] پاک کی پس ناگہاں ایک شخص بیٹھا ہوا ہے اور ایک کھڑا ہوا ہے اس کے ہاتھ میں

---

[1] ایک تو صاحب صنعا اور دوسرا صاحب یمامہ۔ صنعا یمن میں ایک شہر ہے آنحضرتؐ کے وقت میں ایک شخص پیدا ہوا تھا یعنی اسود عنسی پیغمبری کا دعویٰ کرتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کا بھی منکر تھا سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے فیروز دیلمی کے ہاتھ سے مارا گیا اور یمامہ عرب میں ایک ملک ہے وہاں مسیلمہ کذاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری میں شراکت کا دعویٰ کرتا تھا، سو صدیق اکبرؓ کی خلافت میں وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خلل فتح اسلام نہ کھائی صرف ان دو جھوٹوں کا تردد ہوا تھا سو خدا نے ان کو بھی برباد کیا، [2] ثواب عمل اسکے کا ہے یعنی پہنچتا ہے طرف اسکی ثواب ایک عمل صالح کا بعد اسکے مرنے کے قیامت تک اس لئے کہ تھا وہ مرابط یعنی مہاجر اور جو کوئی مرتا ہے مرابط بڑھتے جاتے ہیں اسکے لئے عمل اسکے قیامت تک، [3] جب نماز پڑھ چکتے یعنی صبح کی، [4] طرف زمین پاک کی یعنی شام کی ؎

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَيَقُولُ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَسَأَلَنَا يَوْمًا فَقَالَ هَلْ رَأَى مِنْكُمْ أَحَدٌ رُؤْيَا قُلْنَا لَا قَالَ لٰكِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَأَخَذَا بِيَدِي فَأَخْرَجَانِي إِلَى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهٖ كَلُّوبٌ مِنْ حَدِيدٍ يُدْخِلُهٗ فِي شِدْقِهٖ فَيَشُقُّهٗ حَتّٰى يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْآخَرِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهٗ هٰذَا فَيَعُودُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهٗ قُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلٰى قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى رَأْسِهٖ بِفِهْرٍ أَوْ صَخْرَةٍ يَشْدَخُ بِهٖ رَأْسَهٗ فَإِذَا ضَرَبَهٗ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ لِيَأْخُذَهٗ فَلَا يَرْجِعُ إِلٰى هٰذَا حَتّٰى يَلْتَئِمَ رَأْسُهٗ وَعَادَ رَأْسُهٗ كَمَا كَانَ فَعَادَ إِلَيْهِ فَضَرَبَهٗ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا عَلٰى ثَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّوْرِ أَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَأَسْفَلُهٗ وَاسِعٌ تَتَوَقَّدُ تَحْتَهٗ نَارٌ فَإِذَا ارْتَفَعَتْ ارْتَفَعُوْا حَتّٰى كَادَ أَنْ يَخْرُجُوْا مِنْهَا وَإِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوْا فِيهَا وَفِيهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ

انکڑا ہے لوہے کا داخل کرتا ہے اس کو بیچ کلے بیٹھے ہوئے کے اور چیرتا ہے اس کو یہاں تک کہ پہنچتا ہے جبڑا گدی اسکی تک پھر کرتا ہے ساتھ کلے دوسرے اسکے کے مانند[1] اسکی اور مل جاتا ہے[2] کلا اسکا یہ پس عود کرتا ہے مانند[3] اسکی آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ کہا میں نے ان دو شخصوں سے کہ کیا ہے یہ کہا ان دونوں نے چلو[4] پس ہم چلے یہاں تک کہ آئے ہم اوپر ایک شخص کے کہ لیٹا ہوا تھا چت اور ایک شخص کھڑا تھا اسکے سر پر چھوٹا پتھر لئے ہوئے یا بڑا پتھر کچلتا ہے ساتھ اسکے سر اسکا پس جب مارتا ہے اسکو لنڈھ ہو جاتا ہے سر اسکا جیسا کہ تھا پھر عود کرتا ہے طرف اسکی اور مارتا ہے[5] اسکو پس کہا میں نے کیا ہے یہ کہا ان دونوں آدمیوں نے چلے چلو پس چلے ہم یہاں تک کہ آئے ہم طرف ایک گڑھے کی کہ تھا مانند تنور کی اوپر اسکا تنگ تھا اور نیچا اسکا کشادہ جلتی تھی نیچے اسکے آگ پس جس وقت کہ اوپر اٹھتی آگ اوپر[6] اٹھتے آدمی یہاں تک کہ قریب تھا یہ کہ باہر نکل پڑیں اس سے پھر جبکہ پست ہوتا تھا شعلہ آگ کا پھر گر پڑتے اسمیں اور اس آگ میں تھے کتنے ایک مرد اور عورتیں ننگی پس کہا میں نے کیا ہے یہ ان دونوں

---

[1] مانند اس کی ۔ یعنے آنکڑے سے گدی تک چیرتا ہے۔

[2] اور مل جاتا ہے، یعنے جب تک دوسرے کل پھڑے کو چیرتا ہے پہلا کل پھڑا جڑ جاتا ہے اس حدیث میں جھوٹ اور قرآن کی غافلی اور سود خوری کی سزا کا بیان ہے حفظ قرآن کا یہ حق ہے کہ اس کو ادب سے تلاوت کیا کرے خصوصاً رات کو تہجد میں اور اس کے احکام پر عمل کرے اور معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے لڑکے بعد مرنے کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سپرد ہوتے ہیں اور ثابت ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا شہیدوں کا رتبہ اور مسلمانوں سے نہایت افضل ہے،

[3] مانند اسی کی یعنی ہر بار کلے چیرتا ہے اور جب مل جاتے ہیں پھر چیرتا ہے ہر بار یوں ہی کرتا ہے،

[4] چلو ۔ یعنی پوچھو مت چلے چلو کہ اور عجائب دیکھنے میں تعبیر اس کی معلوم ہو جائے گی،

[5] یعنے مارنے کے لئے ، [6] اوپر اٹھتے آدمی کہ تھے آگ میں ✦

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا عَلٰى نَهَرٍ مِّنْ دَمٍ فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى وَسْطِ النَّهَرِ
وَعَلٰى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهَرِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّخْرُجَ رَمَى
الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِي فِيهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمٰى فِي فِيهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا
كَانَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى انْتَهَيْنَا إِلٰى رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فِيهَا شَجَرَةٌ عَظِيمَةٌ
وَفِي أَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِبْيَانٌ وَإِذَا رَجُلٌ قَرِيبٌ مِّنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوقِدُهَا فَصَعِدَا
بِيَ الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِي دَارًا وَسْطَ الشَّجَرَةِ لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا فِيهَا رِجَالٌ شُيُوخٌ وَشَبَابٌ
وَنِسَاءٌ وَصِبْيَانٌ ثُمَّ أَخْرَجَانِي مِنْهَا فَصَعِدَا بِيَ الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ
مِنْهَا فِيهَا شُيُوخٌ وَشَبَابٌ فَقُلْتُ لَهُمَا إِنَّكُمَا قَدْ طَوَّفْتُمَانِي اللَّيْلَةَ فَأَخْبِرَانِي عَمَّا رَأَيْتُ قَالَا
نَعَمْ أَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكِذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰى

شخصوں نے کہ چلے چلو پس چلے ہم یہاں تک کہ آئے ہم ایک نہر پر کہ بھری ہوئی تھی خون سے اس میں ایک شخص تھا کھڑا بیچوں بیچ نہر کے اور نہر کے کنارے پر ایک شخص تھا کہ آگے اس کے پتھر رکھے ہوئے ہیں آیا وہ آدمی کہ تھا بیچ نہر کے پس جس وقت ارادہ کرتا تھا یہ کہ نکلے پھینکتا ہے وہ آدمی کہ کنارے پر بیٹھا تھا بیچ اس کے منہ کے پس پھیر دیتا ہے اسکو جس جگہ تھا پس جب آتا ہے وہ تاکہ نکلے پھینکتا ہے کنارے والا بیچ اسکے منہ کے پتھر پس پھیر دیتا ہے اسی جگہ جیسا کہ تھا پس کہا میں نے یہ کیا ہے کہا ان دونوں نے چلے چلو پس چلے ہم یہاں تک کہ پہنچے ہم طرف ایک باغ کی اس میں تھا ایک درخت بڑا اور اسکی جڑ میں ایک بوڑھا ہے اور لڑکے اور ناگہاں وہاں ایک شخص ہے نزدیک درخت کے آگے اسکے آگ ہے کہ جلاتا ہے اسکو پس لے چڑھے مجھے کو دونوں شخص درخت پر اور داخل کیا مجھ کو ایک گھر میں کہ تھا بیچوں بیچ درخت کے نہیں دیکھا میں نے کبھی بہتر اس گھر سے اس میں کتنے مرد ہیں بڈھے اور جوان عورتیں اور لڑکے پھر نکالا ان دونوں نے مجھ کو اس گھر سے اور لے چڑھے مجھ کو اوپر درخت کے پھر داخل کیا مجھ کو ایک گھر میں کہ وہ بہت اچھا اور افضل تھا پہلے گھر سے اس میں تھے بڈھے اور جوان پس کہا میں نے واسطے ان دونوں شخصوں کے کہ تحقیق تم نے بہت پھرایا مجھ کو آج کی رات پس خبر دو مجھ کو اس چیز کی کہ دیکھی میں نے کہا ان دونوں نے کہ ہاں لیکن وہ شخص کہ دیکھا تم نے اس کو کہ چیرے جاتے ہیں کلے اس کے پس وہ شخص جھوٹا ہے بولتا ہے جھوٹ پس نقل کی جاتی ہیں جھوٹی باتیں یہاں تک کہ پہنچتی ہیں اطراف زمین میں پس کیا

سلہ ہاں اخبر دیتے ہیں ہم اس حدیث میں سخت وعید اور زجر شدید ہے اخباروں اور ایڈیٹروں کے لئے جو بلا تحقیق اور بے سوچے سمجھے جھوٹی خبریں اپنی اخباروں کا مضمون پورا کرنے کے لئے لکھ دیتے ہیں اور پھر وہ جھوٹ اطراف واکناف میں پھیل جاتا ہے اور اخباروں میں اکثر مضمون تو بالکل خلاف ہوتے ہیں اور کچھ واقعی لیکن ان کے واقعی ہونے کا علم یقینی ایڈیٹروں کو معلوم نہیں ہوتا ایسے بیچے مضمون جن کی تحقیق ٹھیک طور پر نہ ہو تحریر کرنی بھی بالکل شرع کے خلاف ہیں فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آدمی کی بربادی کے لئے اتنا جھوٹ ہی کافی ہے کہ جو سنے کہہ دے اور افسوس ہے کہ اس بد پیشہ کو سب سے بڑھ کر مسلمانوں ہی نے اختیار کیا ہے اور دنیا دنی کے حاصل کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کا مقابلہ کرتے ہیں اور اس پیشہ فاسدہ کو بدلیل کا سدا علی مقاصد قرار دیتے ہیں یہ بھی ایک وجہ ہے غربت اسلام کی انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو راہ راست کی توفیق دے ❖

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهٖ مَا تَرٰى اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَالَّذِيْ رَاَيْتَهٗ يُشْدَخُ رَاْسُهٗ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ بِمَا فِيْهِ بِالنَّهَارِ يُفْعَلُ بِهٖ مَا رَاَيْتَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَالَّذِيْ رَاَيْتَهٗ فِي الثَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ وَالَّذِيْ رَاَيْتَهٗ فِي النَّهَرِ اٰكِلُ الرِّبٰوا وَالشَّيْخُ الَّذِيْ رَاَيْتَهٗ فِيْ اَصْلِ الشَّجَرَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهٗ فَاَوْلَادُ النَّاسِ وَالَّذِيْ يُوْقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ الْاُوْلَى الَّتِيْ دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاۗءِ وَاَنَا جِبْرِيْلُ وَهٰذَا مِيْكَائِيْلُ فَارْفَعْ رَاْسَكَ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا فَوْقِيْ مِثْلُ السَّحَابِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاۗءِ قَالَ ذٰلِكَ مَنْزِلُكَ قُلْتُ دَعَانِيْ اَدْخُلْ مَنْزِلِيْ قَالَ اِنَّهٗ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَاِذَا اسْتَكْمَلْتَهٗ اَتَيْتَ مَنْزِلَكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِيْنَةِ فِيْ بَابِ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ

جاتا ہے ساتھ اس کے جو کچھ کہ دیکھا تم نے قیامت تک اور وہ شخص کہ دیکھا تم نے اس کو کچلا جاتا ہے سر اس کا پس وہ شخص ہے کہ سکھایا اس کو اللہ نے قرآن پس سو رہا[1] اس سے رات کو اور نہ عمل کیا دن کو موافق اس چیز کے کہ قرآن میں ہے کیا جاتا ہے ساتھ اس کے وہ چیز کہ دیکھی تم نے دن قیامت تک اور وہ کہ دیکھا تم نے تنور میں پس وہ زنا کار ہیں اور وہ شخص کہ دیکھا تم نے اس کو نہر میں وہ سود خوار ہے اور وہ بوڑھا کہ دیکھا تم نے اس کو بیچ جڑ درخت کے ابراہیم ہیں اور گرد ان کے پس اولاد ہے آدمیوں کی اور وہ شخص کہ جلاتا ہے آگ مالک ہے، داروغہ دوزخ کا اور گھر پہلا کہ داخل ہوئے تم اس میں گھر ہے عامہ مومنین کا اور رہا یہ گھر پس گھر ہے شہیدوں کا اور میں جبرئیل ہوں اور یہ میکائیل ہیں اور اٹھاؤ تم سر اپنا پس اٹھایا میں نے سر اپنا پس ناگہاں اوپر میرے مانند ابر کے تھا اور ایک روایت میں مانند ابر نورانی سفید کے کہا ان دونوں شخصوں نے کہ یہ ہے مکان آپ کا کہا میں نے چھوڑ دو مجھ کو کہ داخل ہوؤں میں اپنے مکان میں کہا ان دونوں نے کہ تحقیق باقی رہی ہے عمر تمہاری نہیں پورا کیا تم نے اس کو پس جب پورا کرو گے تم اس کو داخل ہو گے اپنے مکان میں (بخاری) اور ذکر کی گئی حدیث عبداللہ بن عمرؓ کی بیچ بیان خواب دیکھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں بیچ باب حرم المدینہ کے۔

---

[1] پس سو رہا اس سے رات کو۔ یعنے نہ پڑھا قرآن رات کو اور دن کو بھی عمل نہ کیا عمل کرنا ضروری ہے اور اگر قرآن مجید کی رات کو تلاوت کرے تو یہ بھی قرآن مجید پر عمل تو ہے لیکن چونکہ قرآن مجید کی تلاوت کا رات ہی میں غالبًا دستور ہے اس واسطے کہ اس کو رات ہی سے خاص کیا اور قرآن مجید کے اوامر اور نواہی کو دن سے متعلق رکھا باعتبار غالب کے انتہی ما قال الشیخ اور کہا ملا علی قاری نے باوجود اس کے کہ اس کو قرآن مجید کا علم جو ایک بڑی نعمت ملا تھا اس نے اس کی قدر نہ کی اور اس کی تلاوت سے غافل ہو کر سو رہا ہو جو سبب ہے اس کے بھول جانے کا جو کبیرہ گناہ ہے اور اس کے اوامر اور نواہی پر عمل نہ کیا باوجود اس کے کہ قرآن مجید کے اتارنے سے یہی عمل مقصود ہے، چنانچہ مروی ہے کہ جس نے قرآن مجید پر عمل کیا وہ گویا قرآن مجید کی ہمیشہ تلاوت کرتا ہے اگرچہ اس کی تلاوت نہ کرے اور جس نے ہمیشہ تلاوت کی مگر اس پر عمل نہ کیا تو گویا اس نے کبھی قرآن مجید کی تلاوت نہ کی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۴۴۰۲ :- عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ نِ الْعُقَيْلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءٍ مِّنَ النُّبُوَّةِ وَهِيَ عَلٰى رِجْلِ طَائِرٍ مَّا لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا فَاِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ لَا تُحَدِّثْ اِلَّا حَبِيْبًا اَوْ لَبِيْبًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ الرُّؤْيَا عَلٰى رِجْلِ طَائِرٍ مَّا لَمْ تُعَبَّرْ فَاِذَا عُبِّرَتْ وَقَعَتْ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ وَلَا تَقُصَّهَا اِلَّا عَلٰى وَادٍّ اَوْ ذِيْ رَاْيٍ ۔

۴۴۰۳ :- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَرَقَةَ فَقَالَتْ لَهٗ خَدِيْجَةُ اِنَّهٗ كَانَ صَدَّقَكَ وَلٰكِنْ مَّاتَ قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُهٗ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بِيْضٌ وَّلَوْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَكَانَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ۔

دوسری فصل

۴۴۰۲ :- حضرت ابی رزین عقیلیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مومن کا ایک جزء ہے چھیالیس جز نبوت کی سے اور خواب اوپر پاؤں پرندہ کے ہے جب تک کہ نہیں کہتا اس کو پس جس[1] وقت کہتا ہے کسی کے روبرو واقع ہوتا ہے اور گمان کرتا ہوں میں آنحضرتؐ کو کہ فرمایا نہ بیان کر خواب کو روبرو کسی کے مگر روبرو دوست کے یا دانا کے (ترمذی) اور بیچ روایت ابوداؤد کے ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے خواب اوپر پاؤں پرندہ کے ہے جب تک تعبیر نہیں کی جاتی پس تعبیر کہی جائے واقع ہوتی ہے اور گمان کرتا ہوں آنحضرتؐ کو کہ فرمایا اور مت بیان کر خواب کو مگر روبرو[2] دوست کے یا صاحب عقل کے ۔

۴۴۰۳ :- اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حال[3] ورقہ[4] کے سے پس کہا روبرو حضرت کے خدیجہؓ نے کہ وہ تصدیق کرتے تھے آپؐ کی لیکن مرے پہلے ظاہر ہونے نبوت آپ کی کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دکھایا گیا ہوں میں اسکو خواب میں اس حال میں کہ اس پر کپڑے سفید تھے اور اگر ہوتا دوزخیوں میں سے تو ہوتے اس پر کپڑے اور طرح کے (احمد، ترمذی)

---

[1] پس جس وقت کہتا ہے الخ جیسے پرندہ کے پاؤں کی چیز ذرا حرکت ہوئی اور گری ۔ [2] روبرو دوست کے یعنی دانا دوست کے سامنے خواب بیان کرے اور نادان دوست اور دشمن کے سامنے کبھی خواب بیان نہ کرے ایسا نہ ہو کہ وہ کوئی مضر تعبیر بیان کرے اور ویسا ہی واقع ہو خواب کی تعبیر میں بڑی دانائی اور دانشمندی درکار ہے اور موسم اور فصل اور وقت اور عمر کا بھی لحاظ ہوتا ہے ایک خواب جس کو دو آدمی دیکھیں جدا گانہ تعبیر ہوتی ہے بلحاظ ہر شخص کے حالات کی اور موسم کی اور تاریخ کی غرض یہ علم بڑا وسیع علم ہے ۔ [3] حال ورقہ کے سے الخ ورقہ بن نوفل حضرت خدیجہؓ کے چچازاد بھائی تھے ایام جاہلیت میں یہ نصرانی ہو گئے تھے حضرت کو یہ ابتدا بعثت میں ورقہ کے پاس لے گئیں کیونکہ انجیل کے عالم تھے انہوں نے جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سب حال سنا تو کہا کہ یہ فرشتہ ناموس ہے جو موسیٰ علیہ السلام پر اترا تھا کاش میں زندہ ہوتا الحدیث اسی قصہ کی طرف اشارہ ہے ام المومنین کا اپنے اس قول میں کہ وہ تصدیق کرتے آپ کی ۔ [4] یعنی ورقہ مومن تھا یا نہیں ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۴۰۴ :۔ وَعَنِ ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَمِّهٖ أَبِىْ خُزَيْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ أَنَّهُ سَجَدَ عَلٰى جَبْهَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَاضْطَجَعَ لَهُ وَقَالَ صَدِّقْ رُؤْيَاكَ فَسَجَدَ عَلٰى جَبْهَتِهٖ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ أَبِيْ بَكْرَةَ كَأَنَّ مِيْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ فِيْ بَابِ مَنَاقِبِ أَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۴۰۵ :۔ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَّقُوْلَ لِأَصْحَابِهٖ هَلْ رَأٰى أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنْ رُّؤْيَا فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَآءَ اللّٰهُ أَنْ يَّقُصَّ وَإِنَّهُ قَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاةٍ إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ إِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِيْ وَإِنَّهُمَا قَالَا لِي انْطَلِقْ وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا وَذَكَرَ مِثْلَ الْحَدِيْثِ الْمَذْكُوْرِ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ بِطُوْلِهٖ وَفِيْهِ زِيَادَةٌ لَيْسَتْ فِي الْحَدِيْثِ الْمَذْكُوْرِ وَهِيَ قَوْلُهٗ فَأَتَيْنَا عَلٰى رَوْضَةٍ مُّعْتَمَّةٍ فِيْهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيْعِ وَ

۴۴۰۴ :۔ اور ابن خزیمہ بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے چچا سے کہ ابی خزیمہ ہے یہ کہ انہوں نے دیکھا اس حالت میں کہ دیکھتا ہے سونے والا کہ سجدہ کیا ہے اوپر پیشانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس عرض کیا یہ خواب روبرو حضرتؐ کے پس لیٹ گئے حضرتؐ بپاس خاطر ابن خزیمہ کے تا سجدہ کرلیں اور فرمایا سچ کر خواب اپنا پس سجدہ کیا حضرتؐ کی پیشانی پر (روایت کی یہ شرح السنۃ میں) اور ذکر کریں گے ہم حدیث ابوبکرہؓ کی کہ سرا اس کا یہ ہے کان میزانا نزل من السماء بیچ باب مناقب ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے۔

تیسری فصل

۴۴۰۵ :۔ حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت فرماتے واسطے اپنے صحابہؓ کے کیا دیکھا ہے کسی نے تم میں سے خواب پس بیان کرتا روبرو حضرتؐ کے خواب جس کو چاہتا اللہ کہ بیان کرے اور تحقیق فرمایا حضرتؐ نے ہم کو ایک روز یہ کہ آئے میرے پاس آج کی رات دو شخص آنیوالے اور تحقیق ان دونوں نے اٹھایا مجھ کو اور انہوں نے کہا مجھ کو چلو اور تحقیق میں چلا ساتھ ان کے اور ذکر کیا سمرہؓ نے مانند حدیث ذکر کی گئی کے بیچ فصل پہلی کے ساتھ درازی کے اور اس حدیث میں کچھ زیادتی ہے کہ نہیں بیچ حدیث مذکور کے اور وہ زیادتی یہ کہ فرمایا حضرتؐ نے کہ پس آئے ہم اوپر ایک باغ بہت سبز کے اس میں ہر طرح کے شگوفے بہار کے تھے

ؐ آنحضرتؐ کی۔ اس حدیث میں دلیل ہے اس پر مستحب ہے عمل کرنا خواب پر بیداری میں جس طاعت سے ہو جیسے کہ خواب میں دیکھے کہ روزہ رکھا ہے یا نماز ادا کی ہے یا تصدق کیا ہے یا کسی مرد صالح کی زیارت کی ہے وغیر ذلک، مرقاۃ، ؐ کیا دیکھا ہے الخ اس حدیث سے اور باب کی کل حدیثوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خواب بے اصل اور لغو نہیں ہوتی اور جو کوئی ایسا سمجھے وہ کافر ہے کیونکہ قرآن کا انکار کرتا ہے اور یہ ایک بڑا وسیع علم ہے اور حضرت یوسف علیہ السلام کو اللہ عزوجل نے یہ علم عنایت فرمایا تھا وہ جو تعبیر دیتے تھے ویسا ہی ہوتا تھا اور کئی خوابوں کی تعبیریں ان کی دی ہوئیں قرآن مجید میں مذکور ہیں جیسے شمس و قمر اور گیارہ تاروں کا ان کو سجدہ کرنا قیدیوں کی دو خوابوں کی تعبیر، عزیز مصر کی خواب کی تعبیر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيْلٌ لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُوْلًا فِي السَّمَآءِ وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ
مِنْ أَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَأَيْتُهُمْ قَطُّ قُلْتُ لَهُمَا مَا هٰذَا مَا هٰؤُلَآءِ قَالَ قَالَا لِيَ انْطَلِقْ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا
فَانْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ عَظِيْمَةٍ لَمْ أَرَ رَوْضَةً قَطُّ أَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا أَحْسَنَ قَالَ قَالَا لِيَ ارْقَ فِيْهَا
قَالَ فَارْتَقَيْنَا فِيْهَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِيْنَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنٍ ذَهَبٍ وَلَبِنٍ فِضَّةٍ فَأَتَيْنَا بَابَ الْمَدِيْنَةِ
فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا فِيْهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِّنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ
رَآءٍ وَشَطْرٌ مِّنْهُمْ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَآءٍ قَالَ قَالَا لَهُمْ اِذْهَبُوْا فَقَعُوْا فِيْ ذٰلِكَ النَّهْرِ قَالَ وَإِذَا نَهْرٌ
مُعْتَرِضٌ يَجْرِيْ كَأَنَّ مَآءَهُ الْمَحْضُ فِي الْبَيَاضِ فَذَهَبُوْا فَوَقَعُوْا فِيْهِ ثُمَّ رَجَعُوْا إِلَيْنَا قَدْ
ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوْءُ عَنْهُمْ فَصَارُوْا فِيْ أَحْسَنِ صُوْرَةٍ وَذَكَرَ فِيْ تَفْسِيْرِ هٰذِهِ الزِّيَادَةِ وَأَمَّا
الرَّجُلُ الطَّوِيْلُ الَّذِيْ فِي الرَّوْضَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيْمُ وَأَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِيْنَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُوْدٍ
مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ

اور ناگہاں درمیان اس باغ کے ایک شخص ہے لمبا نہیں قریب کہ دیکھوں میں سر اس کا بسبب درازی کے جانب آسمان میں اور ناگہاں
گرد اس آدمی کے اکثر لڑکے ہیں کہ نہیں دیکھا میں نے ان کو ہرگز کہا میں نے ان دونوں شخصوں کو کہ کون ہے یہ لمبا شخص کون ہیں یہ لڑکے
فرمایا آپ نے کہ کہا ان دونوں شخصوں نے مجھ کو چلو چلو چلے ہم پھر پہنچے ہم طرف ایک بڑے باغ کی کہ نہیں دیکھا میں نے کوئی باغ ہرگز
بہت بڑا اس سے اور نہ بہتر اس سے فرمایا حضرتؐ نے کہ کہا ان دونوں نے مجھ کو کہ چڑھ اس میں فرمایا پس چڑھے ہم اسمیں پس پہنچے ہم طرف
ایک شہر کی کہ بنایا گیا ہے ساتھ اینٹوں سونے کے اور ساتھ اینٹوں چاندی کے پس آئے ہم اس شہر کے دروازے پر اور
کھلوایا ہم نے پس کھولا گیا واسطے ہمارے پس داخل ہوئے ہم اس میں پس ملے ہم سے اس شہر میں کتنے ایک آدمی کہ تھا آدھا بدن
ہر ایک کا ان میں سے مانند بہتر اس چیز کی کہ تو دیکھنے والا ہے اس کو آدھا بدن مانند بدتر اس چیز کی کہ تو دیکھنے والا ہے اس کو فرمایا
حضرتؐ نے کہ کہا ان دونوں نے ان شخصوں کو کہ جاؤ پس گرو اس نہر میں فرمایا آنحضرتؐ نے اور ناگہاں وہاں ایک نہر تھی عرض میں بہتی گویا کہ
پانی اس کا دودھ خالص ہے سفیدی میں پس گئے وہ اور پڑے اس میں پھر پھر کر آئے طرف ہماری اس حال میں کہ تحقیق جاتی رہی تھی وہ برائی
ان کے بدن سے پس ہو گئے بیچ بہتر ہی صورت کے اور ذکر کیا آنحضرت صلعم نے بیچ تفسیر اس زیادتی کے اے پر وہ شخص لمبا کہ
تھا باغ میں پس تحقیق وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور اے پر وہ لڑکے کہ تھے گرد اُن کے پس جو لڑکا کہ مرا فطرت پر کہا
راوی نے کہ پس عرض کیا بعض مسلمانوں نے کہ یا رسول اللہ! اور لڑکے مشرکوں کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ لڑکے مشرکوں کے بھی اور اے پر وہ لوگ کہ تھا آدھا بدن ان کا اچھا اور آدھا بدن ان کا برا پس تحقیق وہ

ۖله فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ۔ بچوں کے باب میں جو بلوغ سے پہلے مر جائیں علماء کا اختلاف ہے نوویؒ نے کہا مسلمانوں کے
بچے تو اجماعاً جنتی ہیں اور مشرکوں کے بچوں میں تین مذہب ہیں اکثر کا یہ قول ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ دوزخ میں جائیں گے
اور بعضوں نے توقف کیا ہے اور صحیح مذہب جس پر محققین ہیں یہ ہے کہ وہ جنتی ہیں اسی حدیث کی رو سے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَوْلَادُ الْمُشْرِکِیْنَ وَاَمَّا الْقَوْمُ الَّذِیْنَ کَانُوْا شَطْرٌ مِّنْھُمْ حَسَنٌ وَّشَطْرٌ مِّنْھُمْ قَبِیْحٌ فَاِنَّھُمْ قَوْمٌ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَیِّئًا تَجَاوَزَ اللّٰہُ عَنْھُمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۴۳۰۶۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ اَفْرَی الْفِرٰی اَنْ یُّرِیَ الرَّجُلُ عَیْنَیْہِ مَا لَمْ تَرَیَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۴۳۰۷۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْدَقُ الرُّؤْیَا بِالْاَسْحَارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ۔

لوگ ہیں کہ کئے انہوں نے عمل ملے جلے کچھ نیک اور کچھ بد درگذر کیا اللہ تعالیٰ نے ان سے (بخاری)

۴۳۰۶۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا بہتان[1] بہتانوں میں یہ ہے کہ دکھائے آدمی اپنی آنکھوں کو وہ چیز کہ نہیں دیکھا انہوں نے (بخاری)

۴۳۰۷۔ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہت سچا خواب[2] پچھلی رات کا ہے (ترمذی، دارمی)

---

[1] بڑا بہتان، یعنی اگرچہ بیداری میں جھوٹ بولنا گناہ ہے مگر خواب میں جھوٹ بولنا اس سے زیادہ سخت گناہ ہے کیونکہ خواب نبوت کے مبشرات میں سے ہے پس اس میں جھوٹ بولنا گویا اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنا ہے، [2] خواب پچھلی رات کا ہے اس سے معلوم ہوا کہ خواب کی تعبیر میں بڑی دانشمندی درکار ہے اور موسم اور فصل اور وقت اور عمر کا لحاظ ہوتا ہے ایک ہی خواب کہ جس کو دو آدمی دیکھیں جداگانہ تعبیر ہوتی ہے بلحاظ ہر ایک آدمی کی حالت کے اور موسم کے اور زمانہ برج کے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ الْآدَابِ بَابُ السَّلَامِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۴۰۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهٗ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰی اُولٰٓئِكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ جُلُوْسٌ فَاسْتَمِعْ مَا یُحَیُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِیَّتُكَ وَتَحِیَّةُ ذُرِّیَّتِكَ فَذَهَبَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰی صُوْرَةِ اٰدَمَ وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمْ یَزَلِ الْخَلْقُ یَنْقُصُ بَعْدَهٗ حَتَّی الْاٰنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۴۴۰۹: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

کتاب ہے بیچ بیان آداب اور سلام کے

پہلی فصل

۴۴۰۸۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا[1] اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو اپنی صورت پر لمبائی اس کی ساٹھ گز کی پس جب پیدا کیا اس کو کہا جا اور سلام کر اس جماعت پر اور وہ تھی جماعت فرشتوں کی بیٹھے ہوئے پس سن کیا جواب دیتے ہیں تجھ کو پس تحقیق وہ جواب ہے تیرا اور جواب اولاد تیری کا پس گئے حضرت آدمؑ اور کہا سلام ہے اوپر تمہارے پس کہا فرشتوں نے سلام ہے[2] تجھ پر اور رحمت اللہ کی کہا حضرت نے پس زیادہ[3] کیا فرشتوں نے لفظ رحمۃ اللہ فرمایا حضرتؐ نے پس جو شخص کہ داخل ہوگا جنت میں اوپر صورت آدمؑ کے ہوگا حالانکہ لمبائی اس کی ساٹھ گز کی ہوگی پس ہمیشہ پیدائش کم ہوتی رہی پیچھے آدمؑ کے اب تک (بخاری ومسلم)

۴۴۰۹۔ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ ایک آدمی نے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

---

[1] پیدا کیا اللہ تعالےٰ نے۔ یہ حدیث بھی اپنے ظاہر پر محمول ہے جیسے اور احادیث صفات اور اس کے ظاہری معنی پر ہمارا ایمان ہے اور ہم تاویل نہیں کرتے سلف کا یہی مذہب ہے۔ [2] سلام ہے اوپر تمہارے یہ معنی ہیں السلام وعلیکم کے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ السلام علیکم کرنا اور جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہنا حضرت آدمؑ کی سنت ہے جو سلام علیک چھوڑ کے بندگی یا مجرا یا آداب یا کورنش کرے وہ حقیقت میں ناخلف ہے کہ اس نے اپنے قدیمی خاندان کی راہ چھوڑی بلکہ جس نے آدمؑ کا طریقہ چھوڑا سو آدمی نہیں۔

[3] پس زیادہ کیا فرشتوں نے یعنی آدم کے سلام کے جواب میں رحمۃ اللہ کا لفظ زیادہ کی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۴۱۰ :۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُودُهُ إِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهُ إِذَا مَاتَ وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهُ إِذَا غَابَ أَوْ شَهِدَ لَمْ أَجِدْهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهُ صَاحِبُ الْجَامِعِ بِرِوَايَةِ النَّسَائِيِّ۔

۴۴۱۱ :۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتّٰى تَحَابُّوا أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۴۱۲ :۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

کون سی خصلت اسلام کی بہتر ہے فرمایا کھلانا طعام کا اور کہنا سلام کا اوپر آشنا اور بیگانہ کے (بخاری و مسلم)

۴۴۱۰ - اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ عیادت کرے اس کی جب بیمار ہو اور حاضر ہو[2] اس کے جنازہ پر جب کہ مرے اور قبول کرے دعوت اس کی جب کہ بلائے[3] اس کو اور سلام کرے اس پر جب کہ ملے اس[4] اور جواب دے اس کی چھینک کا جب چھینکے اور خیر خواہی کرے اس کی جبکہ غیب ہو یا حاضر ہو نہیں پائی یہ حدیث میں نے صحیحین میں اور نہ کتاب حمیدی کی میں ولیکن ذکر کیا ہے اس کو جامع الاصول والے نے ساتھ روایت نسائی کے۔

۴۴۱۱ - اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ داخل ہو گے تم بہشت میں یہاں تک کہ ایمان لاؤ اور نہ ایمان لاؤ گے یہاں تک کہ آپس میں دوستی کرو اور کیا نہ بتلاؤں میں تم کو ایک چیز کہ جس وقت کرو تم اس کو آپس میں تمہاری دوستی ہو[4] پھیلاؤ سلام کو درمیان اپنے (مسلم)

۴۴۱۲ - اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام علیک کرے سوار[5] پیادہ پر اور چلنے والا بیٹھنے والے پر اور تھوڑے بہتوں پر۔ (بخاری، مسلم)

---

[1] کھلانا طعام کا معلوم ہوا کہ احسان کرنا خواہ مال سے ہو خواہ زبان سے خلاصہ اسلام ہے اور معلوم ہوا کہ مسلمان سے سلام کرنے میں آشنائی ضروری نہیں مسلمان سے خواہ آشنا ہو خواہ اجنبی سلام کرنا افضل ہے۔ [2] اس کے جنازہ پر یعنی نماز وغیرہ کے لئے۔ [3] جب کہ بلائے اس کو۔ یعنی کھانا کھلانے کے لئے یعنی اگر کوئی مانع نہ ہو مثل مزامیر وغیرہ کی اور دعوت فخر اور ریا کے لئے [4] دوستی ہو۔ سلام سے اس واسطے محبت حاصل ہوتی ہے کہ دعاء خیر ہے اور معمول ہے کہ آدمی اپنے خیر خواہ کو دوست جانتا ہے تو آپ بھی اس سے محبت کرتا ہے ہر چند سخاوت اور احسان بھی محبت کا سبب ہے لیکن یہ تمام عالم کے مسلمانوں سے نہیں ہو سکتی اور سلام آسان بات ہے [5] سوار الخ یعنی واسطے تواضع کے بسبب اس کے کہ رفعت دی ہے اللہ نے اس کو بسبب سواری کے اس کو فروتنی ہی کرنی چاہیئے اور تھوڑے بہتوں پر کریں واسطے تواضع کے اور اکرام بہت کے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۴۱۳: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۴۱۴: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْدَءُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۴۱۵: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ الْيَهُوْدُ فَاِنَّمَا يَقُوْلُ اَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۴۱۶: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا وَعَلَيْكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۴۱۳- اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چند لڑکوں کے پاس سے گزرے پس ان کو سلام کہا[1] (بخاری و مسلم)

۴۴۱۴- اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ ابتدا[2] کرو تم یہودیوں اور عیسائیوں سے سلام کہنی، اور جب ملو تم ان میں سے کسی کو راستہ میں تو مجبور کرو تم اس کو تنگ[3] راہ کی طرف (مسلم)

۴۴۱۵- اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب سلام کہتے ہیں تم سے یہودی تو یقیناً کہتا ہے ان میں سے ہر ایک (تم پر موت ہو) تو اس کے جواب[4] میں تم کہو "تجھ پر موت ہو" (بخاری، مسلم)

۴۴۱۶- اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سلام کہیں تم سے اہل کتاب پس ان کے جواب میں کہو وعلیکم (بخاری، مسلم)

---

[1] پس سلام کیا ان پر اس حدیث سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تواضع اور انکساری دریافت کیا چاہیئے۔ [2] نہ ابتداء کرو، یہود و نصاریٰ کو آپ سلام کرنا تو حرام ہے اور اگر وہ سلام کریں تو جواب میں کہے وعلیکم یعنی تم پر وہ ہے جس کے تم لائق ہو اور اگلی دونوں حدیثوں میں اس کا صاف بیان ہے اور تنگ میں دبانا اس واسطے فرمایا کہ جب ان لوگوں نے راہ حق کو چھوڑا تو ذلت کے لائق ہوئے [3] راہ تنگ نوویؒ نے کہا ہمارے اصحاب کا اس حدیث کی رو سے یہی قول ہے کہ ذمی کافر بیچ راستہ میں نہ چلنے پاوے بلکہ ایک کونے پر تنگ راہ چلتے ہوں اور ہجوم نہ ہو تو مضائقہ نہیں ہے مگر تنگ کرنے سے یہ مطلب نہیں کہ اس کو گڑھے میں گرادے یا دیوار کا دھکا پہنچائے۔

[4] تو اس کے جواب الخ کہا نوویؒ نے اختلاف کیا ہے علماء نے کافروں کے سلام کرنے میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ کافر ملک کو ابتداءً سلام کرنا حرام ہے اور جو وہ کریں تو جواب میں صرف وعلیکم کہیں جیسا کہ اس باب کی حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے اور یہی قول ہے عامہ علماء اور سلف کا اور ایک طائفہ کا یہ قول ہے کہ اہل کتاب کو ابتداءً سلام کرنا جائز ہے اور یہی منقول ہے۔ عبداللہ بن سلام، ابوامامہ اور ابن ابی محیریز سے (اور شاید ان صحابہ کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث نہ پہنچی ہو جس میں ابتداء کرنے سے روکا ہے یا ان کے نزدیک حدیث میں نہی محمول ہو تنزیہ پر) اور جس جماعت میں مسلمان اور کافر دونوں ہوں اس جماعت کو سلام کرنا درست ہے لیکن نیت کرے مسلمانوں کی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۲۱۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِسْتَاْذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُوْدِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهِ قُلْتُ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَلَيْكُمْ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَاوَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَتْ اِنَّ الْيَهُوْدَ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ قَالَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ السَّامُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ قَالَتْ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ اَوَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِيْ فِيْهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا تَكُوْنِيْ فَاحِشَةً فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ۔

۴۲۱۸: وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ اَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالْيَهُوْدِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۲۱۹: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيْهَا قَالَ فَاِذَا

۴۲۱۷۔ اور حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ اجازت مانگی یہودیوں کی ایک جماعت نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی، پس کہا انہوں نے ہم پر موت ہو۔ پس میں نے کہا بلکہ تم پر موت اور لعنت ہے، پس فرمایا آپؐ نے اے عائشہ رضؓ! تحقیق اللہ تعالے دوست رکھتا ہے نرمی کو بیچ سب کام کے کہا میں نے نہیں سنا آپ نے اس چیز کو کہ کہا انہوں نے فرمایا آپ نے کہ تحقیق کہا میں نے اور تم پر اور ایک روایت میں ہے تم پر اور نہیں ذکر کی واؤ (بخاری، مسلم) اور ایک روایت بخاری کی میں یوں آیا ہے کہ کہا عائشہ رضؓ نے تحقیق یہود آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا موت ہے تم پر فرمایا حضرتؐ نے اور تم ہی پر پس کہا حضرت عائشہ رضؓ نے موت ہے تم پر اور لعنت ہے تم پر اللہ کی اور غضب اللہ کا تم پر پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ٹھہر اے عائشہ رضؓ اوپر تیرے ہے نرمی کرنی اور بچتی رہو سختی اور بیحیائی کی باتوں سے کہا عائشہ رضؓ نے کیا نہیں سنا آپ نے اس چیز کو کہ کہا یہودیوں نے فرمایا آپؐ نے کہ کیا نہیں سنا تو نے اس چیز کو جو میں نے کہا میں نے انپر لوٹا دیا پس قبول کی جاتی ہے دعا میری ان کے حق میں اور نہیں قبول کی جاتی دعا ان کی بیچ حق میرے مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے کہ فرمایا آپ نے نہ ہو اے عائشہ رضؓ تو بے حیا باتیں کرنے والی اس لئے کہ اللہ نہیں[1] دوست رکھتا بے حیائی کو اور بے حیائی کو کہ تکلف ہو۔

۴۲۱۸۔ اور اسامہ بن زید رضؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گذرے ایک مجلس پر کہ اس میں لوگ تھے ملے جلے مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود پس سلام کیا[2] حضرت نے ان پر (بخاری، مسلم)

۴۲۱۹۔ اور ابوسعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بچو تم بیٹھنے سے راہوں میں پس عرض کیا بعض صحابہ رضؓ نے کہ یا رسول اللہ نہیں واسطے ہمارے مجلسوں ہماری سے راہوں میں چارہ باتیں کرتے ہم ان میں فرمایا پس جس وقت[3] کہ انکار کرو

---

[1] اللہ نہیں دوست الخ یعنی تم نے گالی کے بدلے کیوں گالی دی اور بڑھ کے لعنت کیوں کی خدا کو یہ پسند نہیں آتا۔ قربان آپ کے حلم اور کرم کے فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم دائمًا ابدًا علے نبیک خیر الخلق کلہم [2] پس سلام کیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس مجلس میں ملے جلے لوگ ہوں اور مسلمان بھی ہوں تو مسلمانوں کے قصد سے ان پر سلام کرنا سنت ہے [3] پس جس وقت کہ انکار کرو۔ یعنی اول تو راہ میں بیٹھنا ضروری نہیں اور اگر کچھ ضرورت ہو راہ کا حق ادا کرے جو حدیث میں مذکور ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۴۴۲۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَإِرْشَادُ السَّبِيلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَقِيبَ حَدِيثِ الْخُدْرِيِّ هٰكَذَا ۔

۴۴۲۱: وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَتُغِيثُوا الْمَلْهُوفَ وَتَهْدُوا الضَّالَّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَقِيبَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰكَذَا وَلَمْ أَجِدْهُمَا فِي الصَّحِيحَيْنِ ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۴۴۲۲: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوفِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَ

تم مگر بیٹھنا ہے پس دو تم راہ کو حق اس کا کہا صحابہؓ نے کیا ہے حق راستے کا یا رسول اللہ! فرمایا بند کرنا آنکھوں کا[1] اور دفع کرنا ایذا کا[2] اور جواب دینا سلام کا اور حکم کرنا لوگوں کو ساتھ باتوں مشروع کے اور منع کرنا نامشروع سے (بخاری ومسلم)

۴۴۲۰- اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ اس قصہ کے[3] فرمایا تبلانا[4] راہ کا روایت کیا اس کو ابوداؤد نے پیچھے حدیث ابوسعید خدری کے اسی طرح۔

۴۴۲۱- اور عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ اس قصہ کے کہ فرمایا اور فریاد رسی کرنی مظلوم کی اور راہ بتلانی بھولے کو روایت کیا اس کو ابوداؤد نے پیچھے حدیث ابوہریرہؓ کے اسی طرح سے اور نہیں پایا میں نے دونوں حدیثوں کو صحیحین میں۔

دوسری فصل

۴۴۲۲- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں پسندیدہ سلام علیک کرے اس سے جب ملے اس سے اور قبول کرے جب کہ دعوت کرے[5] اس کی اور یرحمک اللہ[6] کہے جب کہ چھینکے اور

---

[1] بند کرنا آنکھوں کا۔ یعنی اجنبی عورت اور لوگوں کے عیبوں سے آنکھ کو نیچے جھکانا۔ [2] اور دور کرنا ایذا کا۔ یعنی اینٹ پتھر اور کانٹا ہٹانا۔

[3] اس قصہ کے۔ یعنی جو مضمون کہ اوپر کی حدیث میں گذرا۔ [4] تبلانا راہ کا۔ یعنی بھولے ہوئے کو یا نہ جاننے والے کو۔ [5] دعوت کرے۔ یعنی کھانا کھلانے کے لئے یا کسی اور کام کے لئے۔ [6] یرحمک اللہ کہے۔ چھینک کا جواب دینا اسی وقت ضروری ہے جب چھینکنے والا الحمد للہ کہے۔

اس حدیث میں جتنے حق مذکور ہیں وہ سب سہل ہیں مگر اخیر کا کام اور وہ یہ کہ جو اپنے لئے چاہے مسلمان کے واسطے بھی وہی چاہے نہایت مشکل کام ہے اور شاید اولیاء اللہ ان سب کاموں اور حقوق پر عمل کرتے ہوں بالخصوص پچھلے کام پر ایک زمانہ تھا کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے وہ چاہتا جو اپنی ذات کے لئے چاہتا اب ایک زمانہ ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا دشمن ہے اور یہی چاہتا ہے کہ اپنے سوا کسی کی بھلائی نہ ہو اور واقع میں یہ کام تو بہت مشکل ہے کہ جو اپنے لئے چاہے وہی دوسرے بھائی مسلمان کے لئے چاہے مگر اتنا تو ضرور ہے کہ اگر یہ نہ ہو سکے تو اپنے بھائی مسلمان کا ضرر تو نہ چاہے اور اس کے نقصان کے درپے نہ ہو سے مرا بخیر تو امید نیست بد مرساں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

يَعُوْدُهٗ إِذَا مَرِضَ وَيَتْبَعُ جَنَازَتَهٗ إِذَا مَاتَ وَيُحِبُّ لَهٗ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

۴۴۲۳:۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلٰثُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ۔

۴۴۲۴:۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْنَاهُ وَزَادَ ثُمَّ أَتٰى آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ فَقَالَ أَرْبَعُوْنَ وَقَالَ هٰكَذَا تَكُوْنُ الْفَضَائِلُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ۔

۴۴۲۵:۔ وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوْلَى

خبر پوچھے اس کی جبکہ بیمار ہو اور پیچھے جائے جنازے کے جبکہ مرے اور دوست رکھے اس کیلئے اس چیز کو کہ دوست رکھتا ہے اپنے لئے (ترمذی، دارمی)

۴۴۲۳ - اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ آیا ایک آدمی پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہا اسلام علیکم پس جواب دیا آپ نے اس کے سلام کا پھر بیٹھا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لکھی گئیں اس کے لئے دس نیکیاں پھر آیا ایک اور آدمی پس کہا سلام ہے تم پر اور رحمت خدا کی پس جواب دیا اس کو پھر بیٹھ گیا وہ پس فرمایا آپ نے کہ لکھی گئیں اس کے لئے بیس نیکیاں پھر آیا ایک اور آدمی اور کہا سلام ہے تم پر اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اس کی پس جواب دیا آپ نے اس کو پھر بیٹھ گیا پس فرمایا اس کے لئے تیس نیکیاں ہیں (ترمذی، ابوداؤد)

۴۴۲۴ - اور معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے موافق معنوں پہلی حدیث کے اور زیادہ کیا معاذ نے کہ پھر آیا ایک اور شخص پس کہا اس نے سلام تم پر اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اس کی اور بخشش اس کی پس فرمایا آپ نے چالیس نیکیاں لکھی گئیں اور فرمایا اسی طرح[1] سے زیادہ ہوتا جاتا ہے ثواب (ابوداؤد)

۴۴۲۵ - اور ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت نزدیک لوگوں میں ساتھ

---

[1] اسی طرح - اس حدیث میں سلام کرنے والے کے ثواب کا مذکور ہے اور اگر سلام کرنے والا السلام علیکم کہے اور جس کو سلام کیا ہے وہ جواب میں رحمۃ اللہ کو زیادہ کرے یا سلام کرنے والا علیکم ورحمۃ اللہ کہے اور جس پر سلام کیا ہے جواب میں وبرکاتہٗ زیادہ کرے اس کا بھی یہی ثواب ہے اور یہ جو فرمایا اسی طرح سے زیادہ ہو جاتا ہے ثواب یعنی جس قدر سلام کرنے والا لفظ بڑھاتا جائے ثواب بڑھتا جائے۔ نووی نے کہا سلام کرنا سنت ہے اور اس کا جواب دینا واجب ہے لیکن یہ وجوب بطریق کفایہ ہے یعنی اگر مجلس میں چند آدمیوں نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے جواب ہو جائے گا اور اگر کسی نے جواب نہ دیا تو سب گنہگار ہوں گے اور بہتر یہ ہے کہ یوں سلام کرے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، پھر اس کے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ پھر السلام علیکم فقط اور السلام علیکم کہنا بھی درست ہے اور پہلے ہی سے علیکم السلام کہنا مکروہ ہے جواب میں بھی وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنا بہتر ہے اور بحذف واؤ علیکم السلام بھی کہنا درست ہے اور صرف علیکم جائز نہیں ہے البتہ وعلیکم میں قول دو ہیں اور سلام اللہ کا نام ہے تو معنی السلام علیکم کے یہ ہیں کہ تم اللہ کی حفاظت میں ہو یا سلام کے معنوں میں سلامتی کے ہیں یعنی سلامت رہو۔ انتہیٰ مختصراً۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ۔

۴۴۲۶:۔ وَعَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ۔

۴۴۲۷:۔ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ إِذَا مَرُّوْا أَنْ يُسَلِّمَ أَحَدُهُمْ وَيُجْزِئُ عَنِ الْجُلُوْسِ أَنْ يَرُدَّ أَحَدُهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ مَرْفُوْعًا وَرَوٰى أَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ رَفَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ شَيْخُ أَبِيْ دَاوُدَ۔

۴۴۲۸:۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰى فَإِنَّ تَسْلِيْمَ الْيَهُوْدِ الْإِشَارَةُ بِالْأَصَابِعِ وَتَسْلِيْمَ النَّصَارٰى الْإِشَارَةُ بِالْأَكُفِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ إِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ۔

۴۴۲۹:۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ

اللہ کے وہ شخص ہے کہ ابتداء[1] کرے ساتھ سلام لینے کے (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

۴۴۲۶۔ اور جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم گذرے عورتوں پر پس سلام[2] کیا ان پر (احمد)

۴۴۲۷۔ اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کفایت کرتا ہے جماعت کی طرف سے جس وقت کہ گذریں یہ کہ سلام علیک کرے ایک ان میں سے اور کفایت کرتا ہے بیٹھنے والوں سے یہ کہ جواب دے ایک ان میں سے (بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق[3] مرفوع کے (ابوداؤد) اور کہا[4] ابوداؤد نے رفع کیا اس کو حسن بن علی رضی اور یہ حسن بن علی شیخ[5] ہیں ابوداؤد کے

۴۴۲۸۔ اور عمرو بن شعیب رض سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ مشابہت کرے ساتھ غیر ہمارے کے نہ مشابہت کرو ساتھ یہودیوں کے اور نہ ساتھ نصاریٰ کے پس تحقیق سلام کرنا یہودیوں کا اشارہ کرنا ہے ساتھ انگلیوں کے اور سلام کرنا نصاریٰ کا اشارہ کرنا ہے ساتھ ہتھیلیوں کے (ترمذی) اور کہا اسناد اس کی ضعیف ہے۔

۴۴۲۹۔ اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جب ملاقات کرے ایک تمہارا اپنے بھائی مسلمان سے

---

[1] ابتداء کرے۔ یعنی جب ایک مسلمان سے ملے تو اس کے سلام کا منتظر نہ رہے بلکہ خود پہلے سلام کرے خواہ وہ ادنیٰ ہو یا اعلیٰ یا ہمسر کمال ایمان کا یہی شیوہ ہے [2] پس سلام کیا ان پر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اجنبی عورت کو سلام کرنا اور اس کو جواب دینا درست ہے، جو کام شریعت کے موافق ہو اس میں کسی فتنہ کا ڈر نہیں اور صحابہ رض ہمیشہ ازواج مطہرات کو سلام کرتے رہے اور وہ ان کے سلام کا جواب دیتے ہیں اور حضرت جبریل ع نے حضرت عائشہ رض کو سلام کہلا بھیجا [3] بطریق مرفوع کے۔ یعنی قول آنحضرت صلعم کا ہے نہ علی رض کا [4] یعنی موقوفاً۔ [5] شیخ ہیں۔ یہ حسن بن علی بن ابی طالب اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ سلام کرنا سنت کفایہ ہے اور جواب سلام کا فرض کفایہ ہے اگر جماعت میں سے ایک آدمی بھی سلام کرے گا یا ایک آدمی بھی جواب دے گا سب کے ذمہ سے حق ساقط ہو جائے گا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ۔

۴۴۳۰۔ وَعَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰى أَهْلِهِ وَإِذَا خَرَجْتُمْ فَأَوْدِعُوْا أَهْلَهُ بِسَلَامٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ مُرْسَلًا۔

۴۴۳۱۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِذَا دَخَلْتَ عَلٰى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُوْنُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلٰى أَهْلِ بَيْتِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۴۳۲۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ۔

۴۴۳۳۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ نَقُوْلُ أَنْعَمَ اللّٰهُ بِكَ عَيْنًا وَأَنْعِمْ صَبَاحًا فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ نُهِيْنَا عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ۔

۴۴۳۴۔ وَعَنْ غَالِبٍ قَالَ إِنَّا لَجُلُوْسٌ بِبَابِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ حَدَّثَنِي

پس چاہیئے سلام کرے اس پر پس اگر[۱] حائل ہو درمیان ان دونوں کے درخت یا دیوار یا پتھر پھر ملے اس سے پس چاہیئے کہ سلام کرے (ابوداؤد)

۴۴۳۰۔ اور قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ نے کہ جب[۲] داخل ہو تم گھر میں پس سلام کرو اپنے گھر کے لوگوں پر اور جب نکلو تم گھر سے پس رخصت کرو اپنے اہل کو ساتھ سلام کے روایت کی بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق ارسال کے۔

۴۴۳۱۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بیٹے میرے جس وقت کہ داخل ہو تو اوپر اہل اپنے کے تو سلام کر ہوگا سلام سبب برکت کا تجھ پر اور تیرے گھر والوں پر۔ (ترمذی)

۴۴۳۲۔ اور حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام[۳] پہلے کلام کے ہے (ترمذی) اور کہا یہ حدیث منکر ہے۔

۴۴۳۳۔ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے ہم زمانہ[۴] جاہلیت میں کہتے ٹھنڈا کرے اللہ تعالےٰ بسبب تیرے آنکھوں کو اور داخل رہے تو نعمتوں میں وقت صبح کے پھر جب ہوا اسلام منع کئے گئے ہم اس کہنے سے (ابوداؤد)

۴۴۳۴۔ اور غالبؒ سے روایت ہے کہ تھے ہم بیٹھے ہوئے اوپر دروازے حسن بصری کے ناگہاں آیا ایک آدمی اور کہا حدیث کی مجھ کو

---

[۱] حائل ہو۔ یعنی اس قدر مفارقت میں بھی سلام مستحب ہوتا ہے چہ جائے زیادہ اور کمال مبالغہ ہے بیچ استحباب سلام اور اس کی رعایت کے۔
[۲] جب داخل ہو۔ اور اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو مستحب ہے یہ کہ کہے السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین تاکہ ملائکہ کو کہ وہاں ہوں سلام پہنچے اور ظاہر یہ ہے کہ ایداع یہاں بمعنی تودیع کے ہے و وداع سے یعنی رخصت کرو ساتھ سلام کے اور حنفیہ کے نزدیک وداع کے سلام کا جواب مستحب اس کے کہ یہ دعا اور وداع ہے کذا قال الطیبی اور کہا شیخ نے لمعات میں لفظ ا دعوا ایداع سے یعنی ودیعت رکھو اپنے اہل کے پاس سلام کو یعنی جب سلام کیا تم نے وقت نکلنے کے تو گویا کہ ودیعت رکھا تم نے سلام کی خیر و برکت کو پاس گھر والوں کے اور لوگے اس کو آخرت میں جیسے کوئی ودیعت اپنی کسی کے پاس رکھتا ہے پھر لے لیتا ہے۔ [۳] سلام پہلے کلام کے ہے۔ یعنی اول چاہیئے کہ سلام کرے پھر کلام کرے۔ [۴] تھے ہم زمانہ جاہلیت میں کہتے۔ یعنی وقت ملاقات کے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ بَعَثَنِي أَبِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْتِهِ فَاقْرِئْهُ السَّلَامَ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَبِي يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلَى أَبِيكَ السَّلَامُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۴۴۳۵: وَعَنْ أَبِي الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ الْعَلَاءَ الْحَضْرَمِيَّ كَانَ عَامِلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَيْهِ بَدَأَ بِنَفْسِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۴۴۳۶: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَتَبَ أَحَدُكُمْ كِتَابًا فَلْيُتَرِّبْهُ فَإِنَّهُ أَنْجَحُ لِلْحَاجَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ۔

۴۴۳۷: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَاتِبٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ضَعِ الْقَلَمَ عَلَى أُذُنِكَ فَإِنَّهُ أَذْكَرُ لِلْمَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي إِسْنَادِهِ ضُعْفٌ۔

۴۴۳۸: وَعَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَعَلَّمَ السُّرْيَانِيَّةَ وَفِي رِوَايَةٍ

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

میرے باپ نے میرے دادا سے کہ کہا مجھ کو باپ میرے نے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا باپ میرے نے جا تو پیغمبر خدا کے پاس اور کہہ ان کو سلام کہا دادا میرے نے پس آیا میں آپ کے پاس اور کہا میں نے کہ باپ میرا سلام کہتا ہے پس آپ نے فرمایا تجھ پر[1] اور تیرے باپ

۴۴۳۵۔ اور ابی العلا حضرمی سے روایت ہے کہ علا حضرمی تھا عامل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور تھا علاؒ جب لکھتا طرف پیغمبر خدا کی خط شروع کرتا پہلے اپنی طرف سے۔ (ابوداؤد)

۴۴۳۶۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ لکھے ایک تمہارا خط پس چاہیئے کہ مٹی ڈال دے اس پر اس لئے کہ تحقیق یہ فعل بہت بر لانے والا ہے واسطے حاجت کے (ترمذی) اور کہا یہ حدیث منکر ہے۔

۴۴۳۷۔ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا داخل ہوا میں آنحضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور روبرو آپؐ کے ایک لکھنے والا تھا پس سنا میں نے آپؐ کو فرماتے تھے رکھ قلم کو اپنے کان پر اس لئے کہ تحقیق یہ بہت یاد دلاتا ہے مطلب کو (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے، اور اسناد اس کی میں ضعف ہے۔

۴۴۳۸۔ اور زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ حکم کیا مجھ کو[2] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سیکھوں میں زبان سریانی اور ایک روایت میں ہے

[1] تجھ پر۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب کوئی کسی کا سلام پہنچائے تو جس شخص پر سلام بھیجا جاتا ہے وہ پہنچانے والے کو بھی جواب دے۔ [2] خط شروع کرتا پہلے اپنی طرف سے۔ یعنی یوں لکھتے من العلا الحضرمی الی رسول اللہ صلعم۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی معمول تھا چنانچہ آپ کے خطوط جو آپنے بادشاہوں کو لکھے ہیں شاہد ہیں اس پر۔ [3] حکم کیا مجھ کو۔ مدینے کے گرد قوم یہودی بہت رہتے تھے۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے خط و کتابت اکثر رہتی تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہودیوں کو بلا کر لکھاتے پڑھاتے تھے سو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خوف آیا کہ کہیں یہ لوگ عداوت کے سبب سے خط لکھنے پڑھنے میں تفاوت نہ کریں تب زید بن ثابتؓ سے فرمایا کہ خط لکھنا پڑھنا سیکھ لو انہوں نے پندرہ روز میں سب سیکھ لیا پھر وہی لکھا پڑھا کرتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عربی کے سوا اور بولیوں کا لکھنا پڑھنا سیکھنا درست ہے، بشرطیکہ اس میں کچھ دین کا فائدہ ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنَّهُ أَمَرَنِي أَنْ أَتَعَلَّمَ كِتَابَ يَهُودَ وَقَالَ إِنِّي مَا آمَنُ يَهُودَ عَلَى كِتَابٍ قَالَ فَمَا مَرَّ بِي نِصْفُ شَهْرٍ حَتَّى تَعَلَّمْتُ فَكَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَى يَهُودَ كَتَبْتُ وَإِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ قَرَأْتُ لَهُ كِتَابَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

۴۴۳۹ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْأُولَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ -

۴۴۴۰ - وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا خَيْرَ فِي جُلُوسٍ فِي الطُّرُقَاتِ إِلَّا لِمَنْ هَدَى السَّبِيلَ وَرَدَّ التَّحِيَّةَ وَغَضَّ الْبَصَرَ وَأَعَانَ عَلَى الْحَمُولَةِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي جُرَيٍّ فِي بَابِ فَضْلِ الصَّدَقَةِ -

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۴۴۱ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ

کہ حضرتؐ نے حکم کیا مجھ کو کہ سیکھوں میں خط وکتابت یہودیوں کی اور فرمایا کہ تحقیق مجھ کو اطمینان نہیں ہوتا یہود سے اوپر کتابت کے کہا زیدؓ نے پس نہ گذرا مجھ کو آدھا مہینہ یہاں تک کہ سیکھا میں نے پس تھے حضرتؐ جبکہ لکھتے طرف یہود کی لکھتا میں اور جبکہ لکھتے یہودی طرف آپکی تو پڑھتا میں واسطے حضرتؐ کی۔ (رواہ ترمذی)

۴۴۳۹ - اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جس وقت [1] کہ پہنچے ایک تمہارا طرف کسی مجلس کی پس چاہیئے کہ سلام کرے پس اگر دل میں آوے بیٹھنا پس چاہیئے کہ بیٹھ جائے پھر جب کہ کھڑا ہو واسطے چلنے کے پس چاہیئے کہ سلام کرے اس لئے کہ نہیں سلام کرنا پہلا زیادہ تر دوسرے سے (ترمذی، ابوداؤد)

۴۴۴۰ - اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بھلائی [2] بیچ بیٹھنے کے راہوں پر مگر واسطے اس شخص کے کہ بتائے راہ اور جواب دے سلام کا اور بند کرے نگاہ کو اور مدد کرے بوجھ لادانے پر (روایت کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں اور ذکر کی گئی حدیث ابی جری کی بیچ باب فضل صدقہ میں۔

تیسری فصل

۴۴۴۱ - حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کہ پیدا کیا اللہ نے

---

[1] جس وقت - ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سلام کرنا سنت ہے وقت چلنے کے بھی جیسے کہ سنت ہے وقت ملاقات کے اور ایسے ہی جواب بھی دونوں کے واجب نہیں - لیکن محققین نے لکھا ہے کہ سلام چلتے وقت کا اور جواب اس کا مستحب ہے -

[2] نہیں بھلائی - اصل تو راہ میں بیٹھنا بہتر نہیں اور اگر کچھ ضرورت ہو تو راہ کا حق ادا کرے جیسے کانٹا کنکر وغیرہ دور کرنا اگر راہ میں گڑھا ہو یا کنواں تو اس کو بھر دے یا اس میں مینڈ لگائے تاکہ کوئی مسلمان اندھیرے میں اس میں نہ گر جائے دوسری یہ ہے کہ اگر تم بیٹھنا نہیں چھوڑتے تو راہ حق ادا کرو انہوں نے عرض کیا راہ حق کیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آنکھ نیچے رکھنا اور کسی کو ایذا نہ دینا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے منع کرنا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہُ اٰدَمَ وَنَفَخَ فِیْہِ الرُّوْحَ عَطَسَ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فَحَمِدَ اللّٰہَ بِاِذْنِہٖ فَقَالَ لَہٗ رَبُّہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ یَا اٰدَمُ اِذْھَبْ اِلٰی اُولٰٓئِکَ الْمَلٰٓئِکَۃِ اِلٰی مَلَاٍ مِّنْھُمْ جُلُوْسٍ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ قَالُوْا عَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی رَبِّہٖ فَقَالَ اِنَّ ھٰذِہٖ تَحِیَّتُکَ وَتَحِیَّۃُ بَنِیْکَ بَیْنَھُمْ فَقَالَ لَہُ اللّٰہُ وَیَدَاہُ مَقْبُوْضَتَانِ اخْتَرْ اَیَّتَھُمَا شِئْتَ فَقَالَ اخْتَرْتُ یَمِیْنَ رَبِّیْ وَکِلْتَا یَدَیْ رَبِّیْ یَمِیْنٌ مُّبَارَکَۃٌ ثُمَّ بَسَطَھَا فَاِذَا فِیْھَا اٰدَمُ وَذُرِّیَّتُہٗ فَقَالَ اَیْ رَبِّ مَا ھٰٓؤُلَآءِ قَالَ ھٰٓؤُلَآءِ ذُرِّیَّتُکَ فَاِذَا کُلُّ اِنْسَانٍ مَکْتُوْبٌ عُمُرُہٗ بَیْنَ عَیْنَیْہِ فَاِذَا فِیْھِمْ رَجُلٌ اَضْوَءُھُمْ قَالَ یَا رَبِّ مَنْ ھٰذَا قَالَ ھٰذَا ابْنُکَ دَاوٗدُ وَقَدْ کَتَبْتُ لَہٗ عُمُرَہٗ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً قَالَ یَا رَبِّ زِدْ فِیْ عُمُرِہٖ قَالَ ذٰلِکَ الَّذِیْ کَتَبْتُ لَہٗ قَالَ اَیْ رَبِّ فَاِنِّیْ قَدْ جَعَلْتُ لَہٗ مِنْ عُمُرِیْ سِتِّیْنَ سَنَۃً

آدم کو اور پھونکی ان میں روح چھینکے پس ارادہ کیا الحمد للہ کہنے کا پس حمد کی اللہ کی ساتھ توفیق اسکی کے پھر کہا واسطے آدم کے پروردگار اس کے نے رحمت کرے تجھ پر اللہ اے آدمؑ جا طرف ان فرشتوں کی کہ جماعت ہے ان میں سے بیٹھے ہوئے اور کہہ سلام ہے تم پر پس کہا سلام ہے تم پر کہا فرشتوں نے تجھ پر ہے سلام اور رحمت اللہ کی پھر پھر کر آئے آدم طرف اپنے رب کے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے تحقیق یہ ہے دعا تیری اور دعا اولاد تیری کی ان کی آپس میں پس فرمایا واسطے اسکے اللہ تعالیٰ نے اس حال میں[1] کہ دونوں ہاتھ اسکے بند تھے پسند کر تو ان دونوں میں سے جو چاہے تو پس کہا آدم نے کہ اختیار کیا میں نے داہنا ہاتھ رب اپنے کا اور دونوں ہاتھ میرے رب کے بابرکت ہیں پھر کھولا اس کو پس ناگہاں اس میں مثل آدم کی اور اولاد انکی کی تھے پس کہا آدم نے اے رب میرے کون ہیں یہ فرمایا یہ ہے اولاد تیری پس ناگہاں ہر انسان تھا کہ لکھی ہوئی تھی عمر اسکی درمیان اسکی دونوں آنکھوں کے پس ناگہاں ان میں ایک آدمی تھا بہت روشن ان کا یا از جملہ روشن ترین لوگوں کا کہا آدم نے اے رب میرے کون ہے یہ فرمایا یہ ہے بیٹا تیرا داؤد اور تحقیق لکھی میں نے اس کے لئے عمر اس کی چالیس برس[2] کہا آدمؑ نے اے میرے رب زیادہ کر بیچ عمر اس کی کے فرمایا یہ وہ چیز ہے کہ لکھی میں نے واسطے اس کے کہا آدمؑ نے اے رب میرے پس تحقیق دی میں نے

[1] اس حال میں۔ اس حدیث سے ثابت ہوا اثبات یدین کا اللہ تعالیٰ کے لئے اور معلوم ہوا کہ وہ دونوں صفتیں ہیں ذات کی صفتوں میں سے اور دونوں جارحہ نہیں ہیں جیسا کہ مشبہ کا قول ہے مثبتین صفات سے جیسا کہ تیمیہ کا قول ہے منکرین صفات سے اور معطلین سے جو لوگ یدین کو بمعنی قدرت کہتے ہیں ان کے رد کو فقط تثنیہ کافی ہے کہ اجماع کیا ہے علماء نے کہ قدرت ایک ہے تثنیہ اس کا صحیح نہیں ان کے نزدیک بھی جو اثبات صفات کرتے ہیں باقی رہے وہ لوگ جو نافیان صفات ہیں تو قدرت کی نفی کرتے ہیں اور دلالت کرتا ہے اس پر کہ یدین سے قدرت مراد نہیں ہے یہ امر بھی کہ اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے فرمایا تجھ کو کس نے باز رکھا کہ سجدہ کرے تو اس کو جس کو بنایا میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے تو اس میں صاف اشارہ ہے اسی مضمون کی طرف جو واجب کرتا ہے سجدہ کو پس اگر یدین سے قدرت مراد ہوتی تو شیطان کہتا کہ آدم کو مجھ پر کیا فضیلت ہے میں اور وہ دونو قدرت سے بنے ہیں۔ [2] چالیس برس۔ یہ حدیث بظاہر ابوہریرہؓ کی اس حدیث کے مخالف ہے جو مشکوٰۃ کے ابتداء میں باب الایمان بالقدر کے تیسرے فصل میں گذری کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل عمر داؤد علیہ السلام کی چالیس سال تھی اور ساٹھ سال حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی عمر میں سے ان کو دے دیے اور گذشتہ حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اصل عمر داؤد علیہ السلام کی ساٹھ سال کی تھی اور چالیس سال آدم علیہ السلام نے اپنی عمر میں سے ان کو دیے تو علماء نے کہا ہے کہ ان دونوں حدیثوں کے درمیان جمع اس طرح ممکن ہے کہ کہا جائے کہ پہلے حضرت آدمؑ نے اپنی عمر سے چالیس سال ان کو دیئے پھر بیس سال اور بڑھا دیئے اور یہ بھی کچھ بعید نہیں ہے کہ ملک الموت حضرت آدم علیہ السلام کے پاس دو بار آئے پہلی بار تو اس وقت آئے جب ان کی عمر سے ساٹھ سال باقی رہے جب انہوں نے انکار کیا تو پھر دوسری بار آئے جب ان کی عمر چالیس سال رہ گئی اس خیال

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ أَنْتَ وَذَاكَ قَالَ ثُمَّ سَكَنَ الْجَنَّةَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أُهْبِطَ مِنْهَا وَكَانَ آدَمُ يَعُدُّ لِنَفْسِهٖ فَأَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهٗ آدَمُ قَدْ عَجَّلْتَ قَدْ كُتِبَ لِيْ أَلْفُ سَنَةٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوٗدَ سِتِّيْنَ سَنَةً فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَنَسِيَ وَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهٗ قَالَ فَمِنْ يَوْمَئِذٍ أُمِرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُوْدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۴۴۲: وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔

۴۴۴۳: وَعَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهٗ كَانَ يَأْتِي ابْنَ عُمَرَ فَيَغْدُوْ مَعَهٗ إِلَى السُّوْقِ قَالَ فَإِذَا غَدَوْنَا إِلَى السُّوْقِ لَمْ يَمُرَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَلٰى سَقَّاطٍ وَلَا عَلٰى صَاحِبِ بَيْعَةٍ وَلَا مِسْكِيْنٍ وَلَا عَلٰى أَحَدٍ إِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ قَالَ الطُّفَيْلُ فَجِئْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمًا فَاسْتَتْبَعَنِيْ إِلَى السُّوْقِ فَقُلْتُ لَهٗ وَمَا تَصْنَعُ فِي السُّوْقِ وَأَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ وَلَا تَسْأَلُ عَنِ السِّلَعِ وَلَا تَسُوْمُ

فرمایا تو مختار ہے فرمایا حضرتؐ نے پھر رہے آدم جنت میں جب تک کہ چاہا اللہ نے پھر اتارے گئے جنت سے اور تھے آدم گنتے واسطے اپنے پس آیا ان کے پاس ملک الموت پس کہا واسطے اس کے آدمؑ نے کہ تحقیق جلدی کی تو نے تحقیق لکھی گئی میرے لئے عمر ہزار برس کہا فرشتے نے البتہ و لیکن تو نے دیئے ہیں اپنے بیٹے داؤد کو ساٹھ برس پس انکار کیا آدمؑ نے پس انکار کرتی ہے اولاد ان کی اور بھول گئے آدم پس بھولتی ہے اولاد ان کی فرمایا آپ نے پس اس دن سے حکم کیا گیا ساتھ لکھنے کے اور گواہوں کے (ترمذی)

۴۴۴۲۔ اور اسما بیٹی یزید رضی اللہ عنہا کی سے روایت ہے کہ گذرے ہم پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم درحالیکہ بیٹھیں تھیں ہم درمیان کو عورتوں کے پس سلام کیا[1] حضرتؐ[2] نے ہم پر (ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

۴۴۴۳۔ اور طفیل بیٹے ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ وہ تھے آتے ابن عمرؓ کے پاس پس صبح کو جاتے ساتھ ابن عمرؓ کے طرف بازار کی کہا طفیل نے پس جب جاتے ہم طرف بازار کی نہ گذرتے عبداللہ بن عمرؓ اوپر کسی بساطی کے اور اوپر کسی بیچنے والے کے اور نہ اوپر کسی مسکین کے اور نہ اوپر کسی کے مگر سلام علیک کرتے اس سے کہا طفیل نے پس آیا میں عبداللہ بن عمرؓ کے پاس ایک دن پس ہمراہ لے جانے لگے مجھ کو عبداللہ طرف بازار کی پس کہا میں نے ان کو کہ اور کیا کرو گے تم بازار میں حالانکہ نہ ٹھہرتے ہو تم بیچنے پر اور نہ پوچھتے ہو تم اسباب کو کہ بیچتے ہیں اور نہ چکاتے ہو

(حاشیہ بقیہ صفحہ سابقہ) سے کہ اب وعدہ یاد آ گیا ہو گا پھر دوسری بار انکار کیا اور اللہ مستعان ہے اور ظاہر یہ ہے کہ راوی کو شک ہو گیا اور اس نے تردد کیا عدد کے چالیس یا ساٹھ ہونے میں کبھی چالیس سال کو اصل عمر قرار دیا اور ساٹھ سال کو ہبہ کبھی ساٹھ سال کو اصل عمر اور چالیس سال کو ہبہ واللہ اعلم۔ ملا علی قاری۔ حواشی صفحہ ہذا)

[1] پس سلام کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ اجنبی عورت کو سلام کرنا جائز ہے۔ [2] یہ مخصوص ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے جیسے کہ بیچ شرح ساتویں حدیث دوسرے فصل کے بیان اس کا گذرا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِهَا وَلَا تَجْلِسُ فِي مَجَالِسِ السُّوقِ فَاجْلِسْ بِنَا هٰهُنَا نَتَحَدَّثُ قَالَ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَا اَبَا بَطْنٍ قَالَ وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَا بَطْنٍ اِنَّمَا نَغْدُوْا مِنْ اَجْلِ السَّلَامِ نُسَلِّمُ عَلٰى مَنْ لَقِيْنَاهُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ -

۴۴۴۳: وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِفُلَانٍ فِي حَائِطِي عَذْقٌ وَاِنَّهُ قَدْ اٰذَانِي مَكَانُ عَذْقِهِ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ بِعْنِي عَذْقَكَ قَالَ لَا قَالَ فَهَبْ لِي قَالَ لَا قَالَ فَبِعْنِيْهِ بِعَذْقٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَيْتُ الَّذِي هُوَ اَبْخَلُ مِنْكَ اِلَّا الَّذِي يَبْخَلُ بِالسَّلَامِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ -

۴۴۴۴: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَادِئُ بِالسَّلَامِ بَرِيْءٌ مِنَ الْكِبْرِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ -

---

اس کو اور نہ بیٹھتے ہو بازار کی مجلس میں پس بیٹھو ساتھ ہمارے اس جگہ باتیں کریں ہم کہا طفیل نے کہ کہا مجھ کو عبداللہ بن عمرؓ نے اے بڑے پیٹ والے کہا راوی نے اور تھے طفیل بڑے پیٹ والے سوائے اس کے نہیں کہ ہم جاتے ہیں[1] واسطے سلام کرنے کے سلام کرتے ہیں[2] ہم اس شخص پر کہ ملتے ہیں ہم اس سے (مالک، بیہقی نے شعب الایمان میں)

۴۴۴۳ - اور جابرؓ سے روایت ہے کہ آیا ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ فلاں[3] شخص کے بیچ باغ میرے کے درخت ہے، کھجور کا اور تحقیق شان یہ ہے کہ ایذا دی[4] مجھ کو ہونے درخت اس کے نے پس بھیجا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے پاس کسی کو کہ بیچ تو میرے ہاتھ درخت کھجور اپنی کا کہا اس نے کہ نہیں بیچتا میں فرمایا[5] ہبہ کر واسطے میرے کہا کہ نہیں فرمایا پس بیچ تو میرے ہاتھ اس کو بدلے درخت کھجور کے جنت میں ہو تیرے لئے پس کہا نہیں پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں[6] دیکھا میں نے اس شخص کو کہ وہ بڑا بخیل ہو تجھ سے مگر وہ آدمی کہ بخل کرتا ہے ساتھ سلام کے (احمد) بیہقی شعب الایمان میں۔

۴۴۴۴ - اور عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ابتدا کرنے[7] والا ساتھ سلام کے پاک ہے تکبر سے (بیہقی شعب الایمان میں)

---

[1] ہم جاتے ہیں - یعنی بازار کو۔ [2] سلام کرتے ہیں - یعنی اس میں ثواب حاصل ہوتا ہے [3] واسطے فلاں شخص کے - یعنی نام لیا اس کا۔ [4] ایذا دی - یعنی بتقریب اس کے کہ وقت بے وقت باغ میں آتا ہے [5] ہبہ کر - اگر بیچنے میں عار ہے تو یونہی بخشش دے تاکہ میں ہبہ کردوں باغ والے کو۔ [6] نہیں - یعنی سلام کا جواب نہ دینے والا البتہ تجھ سے زیادہ بخیل ہے کہ تھوڑے سے کام پر بہت ثواب حاصل نہیں کرتا علماء نے لکھا ہے یہ آپ نے اس کو بطریق سفارش کے فرمایا تھا نہ بطریق امر کے ورنہ خلاف ارشاد کیوں کرتا اور وہ آدمی مسلمان تھا اور اس پر دلیل یہ ہے کہ آپ نے فرمایا تجھ کو ان کے عوض جنت میں درخت ملیں گے مگر اس میں شک نہیں کہ غلیظ الطبع تھا۔ [7] ابتداء کرنے والا ساتھ سلام کے پاک ہے تکبر سے باب کی حدیثوں میں تقید ہے سلام کا آپس کی ملاقات میں اس سے بہتر دعا نہیں جو لوگ اس کو چھوڑ کر اور لفظ ٹھہراتے جیسے بندگی، مجرا، آداب، کورنش سو اللہ کی تجویز سے ان کی تجویز بہتر نہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْاِسْتِیْذَانِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۴۳۵۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَتَانَا اَبُوْمُوْسٰی قَالَ اِنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَیَّ اَنْ اٰتِیَہٗ فَاَتَیْتُ بَابَہٗ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَاْتِیَنَا فَقُلْتُ اِنِّیْ اَتَیْتُ فَسَلَّمْتُ عَلٰی بَابِکَ ثَلَاثًا فَلَمْ تَرُدُّوْا عَلَیَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُکُمْ ثَلٰثًا فَلَمْ یُؤْذَنْ لَہٗ فَلْیَرْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ اَقِمْ عَلَیْہِ الْبَیِّنَۃَ قَالَ اَبُوْسَعِیْدٍ فَقُمْتُ مَعَہٗ فَذَهَبْتُ اِلٰی عُمَرَ فَشَهِدْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۴۴۳۶۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْنُکَ عَلَیَّ اَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَاَنْ تَسْتَمِعَ سِوَادِیْ حَتّٰی اَنْهَاکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

بیان ہے بیچ اذن چاہنے میں

پہلی فصل

۴۴۳۵۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آئے ہمارے پاس ابو موسیٰ اشعری کہا تحقیق حضرت عمرؓ نے بھیجا تھا طرف میری ایک آدمی کو کہ حاضر ہوں میں ان کے پاس پس حاضر ہوا میں ان کے دروازے پر اور سلام کیا میں نے تین بار پس نہ جواب دیا مجھ کو پس پھر آیا میں پس کہا عمرؓ نے کس چیز نے منع کیا تھا تم کو کہ آؤ تم میرے پاس پس کہا میں نے کہ تحقیق میں آیا تھا پس سلام کیا میں نے دروازے تمہارے پر تین بار پس نہ جواب دیا تم نے مجھ کو پس پھر گیا میں اور تحقیق فرمایا تھا مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ اذن مانگے[۱] ایک تمہارا تین بار پس نہ اذن دیا جائے واسطے اس کے پس چاہیئے کہ پھر آئے پس فرمایا عمرؓ نے قائم کر اس حدیث[۲] پر گواہ کہا ابو سعیدؓ نے پس کھڑا ہوا میں ساتھ ابو موسیٰ کے اور گیا میں پاس عمرؓ کے پس گواہی دی (بخاری و مسلم)

۴۴۳۶۔ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا مجھ کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن تیرا[۳] مجھ پر یہ ہے کہ اٹھائے تو پردہ اور سنے تو آہستہ کلام میری یہاں تک کہ منع کروں میں تجھ کو (مسلم)

---

[۱] اذن مانگے۔ اجازت مانگنے [illegible] کہیں آؤں تین بار کہے اگر کوئی بلا لے تو اندر جائے نہیں تو پھر آوے اور کھانسنا اور دستک دینا بجائے اجازت دینے کے ہے اور فصل ثالث میں علیؓ کی حدیث میں اس کا صاف بیان ہے۔ شروع میں اجازت کا حکم اس واسطے ہوا کہ نہیں معلوم آدمی اپنے گھر میں کس طرح بیٹھا ہے [۲] قائم کر یہ فعل عمر فاروقؓ کا احتیاطاً اور مصلحتۃً تھا کہ ابو موسیٰ کا کہنا قبول نہ کیا جس کو انہوں نے خود بیان کیا وہ یہ کہ حضرت عمرؓ نے ابو موسیٰ سے کہا میں نے تم کو جھوٹا نہیں سمجھا تھا لیکن میں ڈرا ایسا نہ ہو لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر باتیں جوڑ لیا کریں روایت کیا اس کو امام مالکؒ نے موطا میں ورنہ ابو موسیٰ اشعری صحابی جلیل القدر ہیں ان کی نسبت کذب کا احتمال نہیں ہو سکتا [۳] اذن تیرا مجھ پر یہ ہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ خادم تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر میں لوگ بے اجازت نہ آئیں تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن مسعودؓ سے یہ حدیث فرمائی یعنی تجھ کو بار بار اجازت مانگنے کی حاجت نہیں کہ کام خدمت میں حرج ہوگا تیرا اندر آنا اور میرا منع نہ کرنا یہی دلیل ہے اجازت کی اور جب کہ میں تجھ کو منع کروں اس وقت آنا درست نہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۴۴۴۷۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ دَیْنٍ کَانَ عَلٰی اَبِیْ فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ اَنَا اَنَا کَاَنَّہٗ کَرِہَہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۴۴۴۸۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِیْ قَدَحٍ فَقَالَ اَبَا ھِرٍّ اِلْحَقْ بِاَھْلِ الصُّفَّۃِ فَادْعُھُمْ اِلَیَّ فَاَتَیْتُھُمْ فَدَعَوْتُھُمْ فَاَقْبَلُوْا فَاسْتَاْذَنُوْا فَاُذِنَ لَھُمْ فَدَخَلُوْا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۴۴۴۹۔ عَنْ کَلَدَۃَ بْنِ حَنْبَلٍ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَیَّۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بَعَثَ بِلَبَنٍ وَجِدَایَۃٍ وَضَغَابِیْسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَعْلَی الْوَادِیْ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَیْہِ وَلَمْ اُسَلِّمْ وَلَمْ اَسْتَاْذِنْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِرْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَاَدْخُلُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ۔

۴۴۵۰۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِیَ

۴۴۴۷۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ مقدمہ دین کے کہ تھا میرے باپ پر پس کھڑکایا میں نے دروازہ پس فرمایا حضرتؐ نے کون ہے یہ پس کہا میں ہوں پس فرمایا میں ہوں گویا کہ برا جانا اس کہنے کو (بخاری، مسلم)

۴۴۴۸۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا داخل ہوا میں ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پایا آپؐ نے دودھ ایک پیالہ میں پس فرمایا اے ابوہریرہؓ جا اہل صفہ کے پاس اور بلا لا ان کو میرے پاس پس میں آیا ان کے پاس اور بلایا میں نے ان کو پس آئے وہ اور اذن مانگا پس اذن دیا ان کو پس داخل ہوئے وہ (بخاری)

دوسری فصل

۴۴۴۹۔ حضرت کلدہ بن حنبلؓ سے روایت ہے کہ صفوان بن امیہ نے بھیجا دودھ اور بچہ ہرن کا اور ککڑی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اترے ہوئے تھے جانب بلند مکہ میں کہا کلدہ نے کہ داخل ہوا میں حضرتؐ کے پاس اور نہ سلام کیا میں نے اور نہ اذن مانگا میں نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پھر جا تو اور کہہ السلام علیکم کیا داخل ہوں میں۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۴۴۵۰۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت بلایا جائے ایک تمہارا

۱؎ پس کہا میں نے جیسے اس زمانہ میں اکثر لوگوں کا معمول ہے جب ان سے کوئی پوچھتا ہے کون ہے تو وہ کہتے ہیں میں ہوں۔ ۲؎ میں ہوں یعنی یوں کیوں کہتا ہے اپنا نام لینا چاہیئے تاکہ صاحب خانہ پہچان لے اکثر آواز سے پہچاننا دشوار ہوتا ہے۔ ۳؎ داخل ہوا میں۔ یعنی آپؐ کے گھر میں۔ ۴؎ جا اہل صفہ کے پاس، اہل صفہ کتنے ایک لوگ تھے فقراء مہاجرین اور انصار میں سے کہ جمع رہتے تھے ایک چبوترہ پر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بلانا کسی کو اذن چاہنے کو ساقط نہیں کرتا مگر یہ کہ زمانہ قریب ہو۔ ۵؎ بھیجا۔ یعنی میرے ہاتھ۔ ۶؎ نہ سلام کیا۔ یعنی پہلے داخل ہونے کے۔ ۷؎ فرمایا یعنی واسطے تعلیم کے۔ ۸؎ پھر جا۔ یعنی گھر کے باہر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَحَدُكُمْ فَجَاءَ مَعَ الرَّسُولِ فَإِنَّ ذٰلِكَ لَهُ إِذْنٌ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ رَسُولُ الرَّجُلِ إِلَى الرَّجُلِ إِذْنُهُ۔

۴۴۵۱:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى بَابَ قَوْمٍ لَمْ يَسْتَقْبِلِ الْبَابَ مِنْ تِلْقَاءِ وَجْهِهِ وَلٰكِنْ مِنْ رُكْنِهِ الْأَيْمَنِ وَالْأَيْسَرِ فَيَقُولُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ أَنَّ الدُّوْرَ لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا سُتُوْرٌ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَنَسٍ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فِي بَابِ الضِّيَافَةِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۴۵۲:۔ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَسْتَأْذِنُ عَلَى أُمِّي فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي مَعَهَا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

پس آئے ساتھ[1] رسولؐ کے پس تحقیق آنا ہمراہ بلانے والے کے اسی کیلئے اذن ہے (ابوداؤد) اور ایک روایت ابوداؤد میں یوں ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے آدمی بھیجا ہوا[2] ایک شخص کا طرف ایک شخص کی اذن اس کا ہے۔

۴۴۵۱۔ اور عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آتے کسی کے دروازہ پر تو نہ[3] سامنے کرتے دروازہ کے منہ اپنا و لیکن آتے طرف داہنے دروازہ کی یا بائیں اس کے پھر کہتے سلام ہے تم پر سلام ہے تم پر اور یہ اس لیے تھا کہ نہ تھے ان دنوں میں دروازوں پر پردے (ابوداؤد) اور ذکر کی گئی حدیث انسؓ کی کہ سر اس کا یہ ہے کہ فرمایا آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ بیچ باب ضیافت کے۔

تیسری فصل

۴۴۵۲۔ حضرت عطا بن یسار رضؓ سے روایت ہے یہ کہ ایک آدمی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا پس کیا اذن طلب کروں میں وقت جانے کے اپنی ماں کے پاس فرمایا ہاں[4] پس کہا اس آدمی نے کہ تحقیق میں ساتھ اس کے رہتا ہوں ایک گھر میں پس فرمایا رسول اللہ

---

[1] آوے ساتھ رسول کے۔ یعنی بلانے والے کے۔ [2] بھیجا ہوا۔ یعنی جب کسی کو بلانے کیلئے بھیجا اور وہ اس کے ساتھ آیا تو حاجت پروانگی مانگنے کی نہیں اور تطبیق اس حدیث اور ابوہریرہؓ کی گذشتہ حدیث میں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کے ساتھ آنا استیذان کو ساقط نہیں کرتا یہ ہے کہ اہل صفہ ابوہریرہؓ کے بعد آئے اور انہوں نے حیا کے لحاظ سے پھر اذن طلب کیا یا کوئی چیز مقتضی اذن چاہنے کے دیکھی۔ [3] تو نہ۔ یعنی تاکہ گھر والوں پر نظر نہ جا پڑے اور یہ یعنی دروازہ کے دائیں یا بائیں کھڑا ہونا اور سامنے کھڑا نہ ہونا معلوم ہوا کہ جب دروازے کے کواڑ لگے ہوں یا پردہ پڑا رہا تو سامنے کھڑا ہونے میں مضائقہ نہیں لیکن اصل سنت کی اتباع بہتر ہے کیونکہ بعض وقت کواڑ کھولنے یا پردہ اٹھانے سے اندر نظر جا پڑتی ہے۔ [4] ہاں۔ یعنی اس لیے کہ بعض وقت کھلے ہوتے ہیں اس کے وہ اعضا کہ نہیں جائز بیٹے کو دیکھنا ان کا اور خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کر دیا کہ کیا تو ننگی دیکھنا چاہتا ہے۔ ماں کا سا حکم اور محارم کا بھی ہے خواہ وہ نسبی ہوں یا دودھ کے علاقہ کے یا سسرال کے سوا بیوی کے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اُسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّیْ خَادِمُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اُسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا اَتُحِبُّ اَنْ تَرَاهَا عُرْيَانَةً قَالَ لَا قَالَ فَاسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا -

۴۴۵۳ :- وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ كَانَ لِیْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ مَدْخَلٌ بِاللَّيْلِ وَمَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ فَكُنْتُ اِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ تَنَحْنَحَ لِیْ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ -

۴۴۵۴ :- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَاْذَنُوْا لِمَنْ لَّمْ يَبْدَاْ بِالسَّلَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ -

---

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن طلب کرو وقت جانے کے اس کے پاس پس کہا اس آدمی نے کہ تحقیق میں خادم ہوں اس کا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن مانگ وقت جانے کے اس کے پاس کیا دوست رکھتا ہے تو یہ کہ دیکھے تو اس کو ننگا کہا نہیں فرمایا پس اذن طلب کرو وقت جانیکے پاس اس کے (مالک بطریق ارسال کے۔

۴۴۵۳۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا تھا واسطے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنا رات کو اور آنا دن کو پس تھا میں جب داخل ہوتا رات کو کھنکارتے [1] آپؐ واسطے اذن میرے کے (نسائی)

۴۴۵۴۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ اذن دو [2] آنے کا اس کے لیے کہ نہ ابتدا کرے ساتھ سلام کے (بیہقی شعب الایمان میں)

---

[1] کھنکارتے۔ دوسری روایت میں ہے تو میں جب آتا اور آپ نماز پڑھتے ہوتے تو آپ کھنکار دیتے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضرورت سے نماز میں کھنکارنا درست ہے اور جس نے کہا ہے کہ کھنکارنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے وہ اس حدیث سے غافل ہے۔

[2] نہ اذن دو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اجازت سے پہلے اسلام کرنا ضرور ہے باب کی حدیثوں سے معلوم ہوا کہ بغیر اجازت کے کسی مسلمان کے اندر گھسنا درست نہیں اور یہ امر ضروری ہے اور یہی طریقہ ہے مومنین صالحین اور مہذب اخلاق والوں کا اور صاحبان عقل ودانش اور ترتیب یافتہ لوگوں کا لیکن جو لوگ جاہل اور بے وقوف اور بے تہذیب ہیں وہ بغیر پکارے دوسرے کے گھر میں گھس جاتے ہیں اور پھر ذلیل وخوار ہوتے ہیں اور جو لوگ ہر وقت گھر میں آتے جاتے رہتے ہوں ان کو ہر وقت اجازت لینا ضروری نہیں لیکن تین اوقات میں اکثر ان کو بھی وقت جب لوگ اپنے کپڑے اتار کر راحت کرتے ہیں تیسرے عشاء کی نماز کے بعد جیسے قرآن مجید میں وارد ہے اور یہ حکم اس لیے کہ آدمی اپنے مکان میں کبھی ننگا کھلا ہوا ہوتا ہے کبھی اپنی بی بی یا لونڈی سے کسی اور کام میں مصروف ہوتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْمُصَافَحَةِ وَالْمُعَانَقَةِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۴۵۵: عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ كَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِيْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۴۵۶: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ الْاَقْرَعُ اِنَّ لِيْ عَشَرَةً مِّنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ اَحَدًا فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَّا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَثَمَّ لُكَعُ فِيْ بَابِ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَذُكِرَ حَدِيْثُ اُمِّ هَانِئٍ فِيْ بَابِ الْاَمَانِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۴۴۵۷: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَتَفَرَّقَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

بیان[1] ہے بیچ مصافحہ اور معانقہ کے

پہلی فصل

۴۴۵۵۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا میں نے واسطے انسؓ کے کہ کیا تھا مصافحہ بیچ یاروں پیغمبر خدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا ہاں (بخاری)

۴۴۵۶۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بوسہ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علیؓ کا اور نزدیک حضرت کے اقرع بن حابس صحابیؓ پس اقرع نے کہا کہ تحقیق میرے دس بیٹے ہیں نہیں بوسہ لیا میں نے ان میں سے کسی کا پس دیکھا طرف اس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا جو شخص نہیں مہربانی کرتا نہیں رحم کیا جاتا[2] (بخاری، مسلم) اور ذکر کریں گے ہم حدیث ابوہریرہؓ کی کہ سرا اس کا یہ ہے اثم لکع بیچ باب مناقب اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہم اجمعین کے۔ اگر چاہے گا اللہ تعالیٰ اور ذکر کی گئی حدیث ام ہانی کی بیچ باب الایمان کے۔

دوسری فصل

۴۴۵۷۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دو مسلمان کہ ملاقات کریں[3] اور مصافحہ کریں مگر کہ بخشش کی جاتی ہے واسطے ان دونوں کے پہلے جدا ہونے سے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ) اور بیچ روایت ابوداؤد کے یوں ہے

---

[1] بیان ہے۔ مصافحہ ہاتھ کا ہاتھ میں ملانا ملاقات کے وقت اور معانقہ ایک دوسرے کے گلے ملنا ملاقات کے وقت۔ [2] یعنی نہیں مہربانی کرتا۔ یعنی کسی پر اور ایک حدیث میں یوں فرمایا ہے جو لڑکوں پر رحم نہ کرے اور بوڑھوں کا ادب نہ کرے وہ ہمارے گروہ میں نہیں۔ [3] ملاقات کیوقت کے سوا مصافحہ کرنا اور کسی وقت ثابت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ غُفِرَ لَهُمَا۔

۴۴۵۸:۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَلْقَى أَخَاهُ أَوْ صَدِيقَهُ أَيَنْحَنِي لَهُ قَالَ لَا قَالَ أَفَيَلْتَزِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ قَالَ لَا قَالَ أَفَيَأْخُذُ بِيَدِهِ وَيُصَافِحُهُ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۴۵۹:۔ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمَامُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ أَنْ يَضَعَ أَحَدُكُمْ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ أَوْ عَلَى يَدِهِ فَيَسْأَلُهُ كَيْفَ هُوَ وَتَمَامُ تَحِيَّاتِكُمْ بَيْنَكُمُ الْمُصَافَحَةُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ۔

۴۴۶۰:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَأَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہ فرمایا حضرت نے جب ملیں دو مسلمان اور مصافحہ کریں اور حمد کریں اللہ کی اور بخشش چاہیں بخشش کی جاتی ہے ان دونو کے لیے۔

۴۴۵۸۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا ایک آدمی نے یا رسول اللہ ایک آدمی ہم میں سے ملتا ہے مسلمان اپنے بھائی سے یا اپنے دوست سے کیا جھکے اس کے لیے فرمایا نہیں کہا اس نے کیا گلے[1] لگے اور بوسہ لے اسکو فرمایا کہ نہیں کہا اس نے کیا پکڑے ہاتھ اس کا اور مصافحہ کرے اس سے فرمایا کہ ہاں (ترمذی)

۴۴۵۹۔ اور ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا پوچھنا بیمار کا یہ ہے کہ رکھے ایک تمہارا ہاتھ اپنا اس کی پیشانی پر یا اس کے ہاتھ پہ[2] پھر پوچھے اس سے کہ کیسا ہے وہ اور پوری سلام تمہاری کہ آپس میں کرتے ہو مصافحہ ہے (احمد، ترمذی) اور ضعیف کہا اسکو۔

۴۴۶۰۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آئے زید بن حارثہ مدینہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے میرے گھر میں پس آئے زید آپ کے پاس اور کھٹکھٹایا دروازہ پس کھڑے ہوئے اور چلے طرف اس کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ننگے بدن[3]

نہیں اب جو لوگوں نے نکالا ہے کہ عیدین کی نماز کے بعد یا جمعہ کی نماز کے بعد یا صبح یا عصر کی نماز کے بعد مصافحہ کرتے ہیں اس کی کچھ اصل نہیں ہے اور مقام مصافحہ کا وہی ہے کہ ابتدا ملاقات کے وقت کیا جائے ایک ہاتھ سے یا دونو ہاتھ سے مولانا فخر نے کہا ہے یہ مکروہ ہے کیونکہ اپنے مقام پر نہیں ہے اور مقام مصافحہ کا وہی ہے کہ ابتدا ملاقات کے وقت کیا جائے۔

[1] کیا گلے لگے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ معانقہ اسی طرح سلام کے وقت جھکنا دونو مکروہ اور خلاف سنت ہیں لیکن سفر سے جب کوئی آئے تو اس سے معانقہ مسنون ہے کیونکہ آنحضرت نے معانقہ کیا زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب سے جب وہ حبش سے لوٹ کر آئے اور حضرت عائشہ اور شعبی کی آیندہ حدیثوں میں اس کا صاف بیان ہے اور بعضوں نے کہا بغیر سفر سے آئے بھی معانقہ درست ہے اگر کسی فتنہ کا ڈر نہ ہو اور دو کپڑے پہنے ہوں اگر ننگے ہوں صرف ازار پہنے ہوں تو مکروہ ہے۔ [2] یا اس کے ہاتھ پہ پھر کہے اب تو آرام ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ جب تم بیمار کے پاس جاؤ (عیادت کے لیے) تو خوش کرو اس کو جینے میں (یعنی یوں کہو ابھی تمہاری عمر بہت ہے اور یہ بیماری کچھ سخت نہیں اچھے ہو جاؤ گے انشاء اللہ تعالی) اس لیے کہ ایسا کہنے سے تقدیر نہیں پلٹتی لیکن بیمار کا دل خوش ہو جاتا ہے اور دل کے خوش ہونے سے بیماری میں تخفیف ہونے کی امید ہوتی ہے۔ [3] ننگے بدن۔ یعنی تہبند کے سوا بدن مبارک پر اور کپڑا نہ تھا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهٗ وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُهٗ عُرْيَانًا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ فَاعْتَنَقَهٗ وَقَبَّلَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۴۶۱:۔ وَعَنْ أَيُّوْبَ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَنَزَةَ أَنَّهٗ قَالَ قُلْتُ لِأَبِيْ ذَرٍّ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَافِحُكُمْ إِذَا لَقِيْتُمُوْهُ قَالَ مَا لَقِيْتُهٗ قَطُّ إِلَّا صَافَحَنِيْ وَبَعَثَ إِلَيَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ أَكُنْ فِيْ أَهْلِيْ فَلَمَّا جِئْتُ أُخْبِرْتُ فَأَتَيْتُهٗ وَهُوَ عَلٰى سَرِيْرٍ فَالْتَزَمَنِيْ فَكَانَتْ تِلْكَ أَجْوَدَ وَأَجْوَدَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ۔

۴۴۶۲:۔ وَعَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ أَبِيْ جَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جِئْتُهٗ مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۴۶۳:۔ وَعَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِيْهِ مِزَاحٌ بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَاصِرَتِهٖ بِعُوْدٍ فَقَالَ

کھینچتے ہوئے کپڑا اپنا قسم خدا کی نہیں دیکھا میں نے ان کو ننگا پہلے اس کے اور پیچھے اس کے پس گلے لگایا زید کو اور بوسہ لیا ان کا (ترمذی)

۴۴۶۱۔ اور ایوب بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ روایت کی ایک آدمی سے کہ بنو عنزہ سے تھا یہ کہ اُس نے کہا کہ کہا میں نے واسطے ابی ذرؓ کے کہ کیا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصافحہ کرتے تم سے جس وقت کہ ملتے تم ان سے کہا ابوذرؓ نے نہیں ملاقات کی میں نے ان سے کبھی مگر کہ مصافحہ کیا آپ نے مجھ سے اور بھیجا میرے پاس ایک دن اور نہ تھا میں اپنے گھر میں پس جب آیا میں خبر دیا گیا میں پس آیا میں حضرتؐ کے پاس اور آپؐ بیٹھے ہوئے تھے تخت پر پس گلے لگایا مجھ کو پس ہوا یہ لگانا بہتر اور بہتر (ابوداؤد)

۴۴۶۲۔ اور عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن کہ آیا میں ان کے پاس خوش وقتی ہے سوار ہجرت کرنے والے کو (ترمذی)

۴۴۶۳۔ اور اسید بن حضیرؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی تھے انصار میں سے کہا راوی نے کہ اسید باتیں کرتے تھے قوم سے اور تھی ان کے مزاج میں خوش طبعی اس وقت ہنساتے تھے اسید قوم کو پس چوکا دیا ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ان کے پہلو کے ساتھ لکڑی

۱؎ کپڑا اپنا۔ یعنی چادر۔ ۲؎ نہیں دیکھا میں نے۔ یعنی اور کسی کے استقبال کے لیے ننگے بدن جاتے نہیں دیکھا۔ ۳؎ پس گلے سے لگایا۔ اس حدیث سے بعض نے دلیل لی ہے کہ بغیر سفر سے آئے ہوئے بھی معانقہ درست ہے اگر کسی فتنہ کا ڈر نہ ہو لیکن میں کہتا ہوں کہ شاید ابوذرؓ سفر سے ہی آئے ہوں گے اور ان کا کہنا لم اکن فی اہلی صاف دلیل ہے اس پر۔ ۴؎ اس دن کہ آیا میں ان کے پاس۔ یعنی سال فتح میں واسطے بیعت اسلام کے۔ ۵؎ ایک آدمی ہیں۔ یہ ترجمہ ہے لفظ رجل کا اور مصابیح میں رجل لفظ مکسور اللام ہے اور معنی یہ ہے کہ شخص مزاح کرنے والا اور بدلہ لینے والا دہی اسید بن حضیرؓ ہے جو اس حدیث کا راوی ہے اور جامع الاصول کے لفظ اس طرح ہیں عن ابن حضیر قال ان رجلا من الانصار کان فیہ انصار کان فیہ مزاح فبینما ہو یحدث القوم یضحکہم الحدیث اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مزاح کرنے والا شخص دیگر تھا اور اسید اس کے حال سے روایت کرتا ہے اور چونکہ وہ شخص مزاح کرتا تھا اور ہنساتا تھا اور کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کیا بسبب خوش خلقی کے اور اس سے معلوم ہوا خوش طبعی کرنی اور سننا ان کا مباح ہے اگر اس میں کوئی چیز ممنوع شرعی نہ ہو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَصْبِرْنِي قَالَ اصْطَبِرْ قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ قَمِيصًا وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيصٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَمِيصِهِ فَاحْتَضَنَهُ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهُ قَالَ إِنَّمَا أَرَدْتُ هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

۴۴۶۴:۔ وَعَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّى جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَالْتَزَمَهُ وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ مُرْسَلًا وَفِي بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ عَنِ الْبَيَاضِيِّ مُتَّصِلًا۔

۴۴۶۵:۔ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قِصَّةِ رُجُوْعِهِ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ قَالَ فَخَرَجْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ فَتَلَقَّانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَنَقَنِي ثُمَّ قَالَ مَا أَدْرِي أَنَا بِفَتْحِ خَيْبَرَ أَفْرَحُ أَمْ بِقُدُوْمِ جَعْفَرٍ وَوَافَقَ ذٰلِكَ فَتْحَ خَيْبَرَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۴۴۶۶:۔ وَعَنْ زَارِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ فِي وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ

کے پس کہا اس نے بدلہ دو مجھ کو فرمایا حضرتؐ نے کہ بدلہ لے مجھ سے کہا اس نے کہ تحقیق آپ کے بدن مبارک پر کرتہ ہے۔ اور نہ تھا[1] میرے بدن پر کرتہ پس اٹھایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کرتہ اپنا پس چمٹ گیا وہ حضرت سے اور شروع کیا بوسہ دینا حضرتؐ کے پہلو پر کہا اس نے کہ سوا اس کے نہیں کہ ارادہ کیا تھا میں نے یہ یارسول اللہ (ابوداؤد)

۴۴۶۴۔ اور شعبیؒ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملے جعفر بن ابی طالب سے پس گلے سے لگایا[2] ان کو اور بوسہ دیا درمیان آنکھوں اس کی کے (ابوداؤد، بیہقی شعب الایمان میں بطریق ارسال کے اور بعضے نسخوں مصابیح کے اور شرح السنہ میں بیاضی سے بطریق اتصال کے ہے۔

۴۴۶۵۔ اور جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیچ قصے پھرنے ان کے حبشے کی زمین سے کہا پس نکلے ہم یہاں تک کہ آئے ہم مدینہ میں پس ملے ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس گلے سے لگایا مجھ کو پھر فرمایا نہیں جانتا میں کہ ساتھ فتح خیبر کے زیادہ خوش ہوں یا ساتھ آنے جعفرؓ کے اور اتفاق سے ہوا آنا جعفرؓ کا دن فتح خیبر کے (شرح السنۃ (بغوی)

۴۴۶۶۔ اور زارع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور تھے وہ بیچ ایلچیوں عبدالقیس کے کہا جب آئے ہم مدینہ میں پس

---

[1] اور نہ تھا میرے بدن پر کرتہ۔ یعنی اگر میں کرتے کے اوپر سے چوکوں گا تو بدلہ پورا نہ ہوگا۔ [2] پس گلے سے لگایا۔ باب کا اس حدیث اور آیندہ حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر سے آنے کے وقت معانقہ درست ہے علماء نے انہیں حدیثوں کی رو سے اہل فضل اور اہل علم کے ہاتھ چومنا درست رکھا ہے مگر در مختار میں لکھا ہے کہ اپنے ساتھی کا ہاتھ چومنا ملاقات کے وقت بالاجماع مکروہ ہے اور ایسے ہی زمین کا چومنا عالموں اور رئیسوں کے سامنے یہ حرام ہے اور جو کوئی ایسا کرے اور جو کوئی اس کام پر راضی ہو وہ دونو گنہگار ہیں اور یہ مشابہ ہے بت پرستی کے اور اگر عبادت اور تعظیم کی نیت سے کرے تو کافر ہو جائے گا اگر تحیت کی نیت سے کرے تو کافر نہ ہوگا لیکن کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوگا اور ملتقط میں ہے کہ تواضع غیر خدا کے لیے حرام ہے اور در مبانیہ میں ہے کہ جب کوئی آدمی لائق تعظیم آئے تو اس کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا جائز ہے بلکہ مندوب ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا فَنُقَبِّلُ يَدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۴۴۶۷:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَشْبَهَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا وَفِيْ رِوَايَةٍ حَدِيْثًا وَكَلَامًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَاطِمَةَ كَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ اِلَيْهَا فَاَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَاَجْلَسَهَا فِيْ مَجْلِسِهٖ وَكَانَ اِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ اِلَيْهِ فَاَخَذَتْ بِيَدِهٖ فَقَبَّلَتْهُ وَاَجْلَسَتْهُ فِيْ مَجْلِسِهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۴۴۶۸:۔ وَعَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ اَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَاِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهٗ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ اَصَابَهَا حُمّٰى فَاَتَاهَا اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ اَنْتِ يَا بُنَيَّةُ وَقَبَّلَ خَدَّهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۴۴۶۹:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِصَبِيٍّ فَقَبَّلَهٗ فَقَالَ اَمَا اِنَّهُمْ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ وَاِنَّهُمْ لَمِنْ رَيْحَانِ اللّٰهِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

شروع کیا ہم نے جلدی کرتے تھے اترنے میں اپنی سواریوں سے پس بوسہ دیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر اور پاؤں پر[1] (ابوداؤد)

۴۴۶۷۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نہیں دیکھا میں[2] نے کسی کو بہت مشابہ ہو طریقہ میں اور روش میں اور نیک خصلتی میں اور ایک روایت میں بات کرنے میں اور کلام کرنے میں ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے تھیں جس وقت داخل ہوتیں آپ کے پاس کھڑے ہو جاتے آپ اور متوجہ ہوتے طرف ان کی پھر پکڑتے ہاتھ ان کا اور بوسہ[3] لیتے ان کا اور بٹھلاتے ان کو بیچ جگہ بیٹھنے اپنے کے اور تھے آپ جس وقت کہ آتے حضرت فاطمہ کے پاس کھڑی ہو جاتیں طرف آپ کی اور پکڑتیں ہاتھ آپ کا پس بوسہ لیتیں ان کا اور بٹھاتیں ان کو اپنی جگہ (ابوداؤد)

۴۴۶۸۔ اور براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ گیا میں ساتھ ابوبکرؓ کے بیچ ابتداء[4] ان کے آنے کے مدینہ میں پس ناگہاں دیکھا میں نے کہ عائشہؓ بیٹی ابوبکرؓ کی لیٹی ہوئی ہیں اس حال میں کہ تحقیق ان کو پہنچی تھی تپ پس آئے ان کے پاس ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور کہا کیسی ہے تو اے میری بیٹی اور بوسہ دیا ان کے رخسارہ پر (ابوداؤد)

۴۴۶۹۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا ایک لڑکا پس بوسہ لیا اس کا آپ نے اور فرمایا آگاہ ہو کہ تحقیق یہ اولاد[5] باعث ہے بخل کی اور سبب ہے نامردی کی اور تحقیق یہ رزق اور نعمت خدا کی ہے (بغوی، شرح السنہ)

---

[1] پاؤں پر اس سے یہ نکلا کہ اگر کوئی شخص صاحب فضیلت اور علم اور صاحب تقویٰ اور عبادت ہو تو اس کے ہاتھ اور پاؤں چومنا درست ہے اور ایک جماعت علماء نے کہا ہے کہ پاؤں چومنا خاص تھا حضرت صلعم سے اور کسی کے پاؤں چومنا درست نہیں۔ [2] نہیں دیکھا، یعنی حضرت فاطمہؓ ان امور میں بہت مشابہ تھیں ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ [3] بوسہ لیتے، یعنی دونوں آنکھوں کے درمیان میں بوسہ پانچ قسم ہے ایک محبت کا جیسے باپ اپنے بیٹے یا بیٹی کو دیتا ہے رخسارے پر دوسرے مودت کا جیسے بیٹا باپ کو دے سر پر تیسرے شفقت کا جیسے اپنے بھائی کو دے پیشانی پر اور حضرت صلعم نے جعفر اور زیدؓ کو ایسا ہی بوسہ دیا چوتھے شہوت کا جیسے مرد اپنی عورت کو دیتا ہے منہ پر پانچویں تحیت کا جیسے ایک مومن دوسرے مومن کے ہاتھ چومتا ہے۔ [4] ابتداء، یعنی کسی غزوہ سے۔ [5] اولاد، یعنی اولاد کے سبب سے آدمی بخل کرتا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۴۷۰: عَنْ يَعْلَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ حَسَنًا وَحُسَيْنًا اسْتَبَقَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُمَا إِلَيْهِ وَقَالَ إِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ۔

۴۴۷۱: وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ الْخُرَاسَانِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَصَافَحُوا يَذْهَبِ الْغِلُّ وَتَهَادَوْا تَحَابُّوا وَتَذْهَبِ الشَّحْنَاءُ. رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا۔

۴۴۷۲: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى أَرْبَعًا قَبْلَ الْهَاجِرَةِ فَكَأَنَّمَا صَلَّاهُنَّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَالْمُسْلِمَانِ إِذَا تَصَافَحَا لَمْ يَبْقَ بَيْنَهُمَا ذَنْبٌ إِلَّا سَقَطَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ۔

تیسری فصل

۴۴۷۰۔ حضرت یعلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق حسنؓ اور حسینؓ دوڑ کر آئے طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس گلے لگایا ان دونوں کو حضرتؐ نے اور فرمایا کہ تحقیق فرزند سبب ہے بخل کا اور سبب ہے نامردی کا (احمد)

۴۴۷۱۔ اور عطا خراسانی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مصافحہ کرو آپس میں جاتا رہے گا کینہ اور ہدیہ بھیجو آپس میں محبت ہوگی اور جاتی رہے گی دشمنی (مالک نے بطریق ارسال کے۔

۴۴۷۲۔ اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے چار رکعتیں پہلے دوپہر کے پس گویا کہ پڑھیں دو رکعتیں شب قدر میں اور دو مسلمان جس وقت کہ مصافحہ کریں آپس میں نہیں باقی رہتا درمیان ان کے کوئی گناہ مگر جھڑ جاتا ہے[1] (بیہقی شعب الایمان میں روایت کرتے ہیں۔

ہے کہ کسی کو کچھ دیتا نہیں اور انکے سبب سے نامردی بھی کرتا ہے کہ جہاد نہیں کرتا بخوف اس کے کہ مبادا مارا جاؤں اور اولاد بے کس رہ جائے۔

[1] مگر کہ جھڑ جاتا ہے۔ ظاہر مراد گناہوں سے عام گناہ ہیں۔ اور طیبی نے کہا کہ مراد گناہ سے وہی کینہ اور دشمنی ہے جیسے کہ پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْقِيَامِ !!

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۲۷۳۔ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ بَنُوْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حُكْمِ سَعْدٍ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ وَكَانَ قَرِيْبًا مِّنْهُ فَجَآءَ عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَضَى الْحَدِيْثُ بِطُوْلِهٖ فِيْ بَابِ حُكْمِ الْاُسَرَآءِ۔

۴۲۷۴۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ

بیان ہے بیچ کھڑے ہونے کے

پہلی فصل

۴۲۷۳۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اُترے[1] بنو قریظہ اوپر حکم سعد کے بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو طرف سعد بن معاذ رضی اور تھے سعد قریب حضرتؐ سے پس آئے سعد گدھے پر سوار ہو کر پس جب نزدیک پہنچے سعد مسجد سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے انصار کے کھڑے ہو[2] تم طرف سردار اپنے کی (بخاری، مسلم) اور گذری حدیث تمامہ بیچ باب حکم قیدیوں کے۔

۴۲۷۴۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ اٹھائے[3] کوئی آدمی

---

[1] جب اترے بنو قریظہ حلیف تھے اوس کے اور اوس ایک انصار کا بڑا قبیلہ تھا جس کے سردار سعد بن معاذ رض تھے جب قریظہ نے جنگ خندق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دغا کی اور کافروں کے شریک ہو کر مسلمانوں کو مارا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جنگ کے ختم ہو جانے پر بنی قریظہ کا محاصرہ کیا وہ ایک قلعہ میں تھے جب ان کو تکلیف ہوئی تو اس شرط سے خالی کیا کہ سعد بن معاذ جو فیصلہ ہمارے حق میں کریں وہ ہم کو منظور ہے، [2] کھڑے ہو تم بنی قریظہ ایک قوم تھی یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے عہد شکنی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا قلعہ گھیرا وہ لوگ اس بات پر راضی ہوئے کہ سعد بن معاذ جو ہمارے حق میں تجویز کریں سو ہم کو قبول ہے سعد زخمی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلایا وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے یہ حدیث فرمائی سعد نے ان کے قتل کرنے کا حکم دیا چنانچہ اس قوم کے مرد قتل ہوئے اور عورتیں اور لڑکے لونڈی غلام ہوئے بعض نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار اور علماء کی تعظیم کے واسطے قیام کرنا درست ہے اور بعض نے جواب دیا ہے کہ یہ قیام تعظیم کے لیے نہ تھا بلکہ سعدؓ زخمی تھے اس کے سنبھالنے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کا حکم دیا تھا۔ چنانچہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ایک دوسرے کے لیے نہ قیام کیا کرو جیسے عجم کے لوگ کرتے ہیں اور فصل ثانی میں یہ حدیث انشاء اللہ آتی ہے۔

[3] نہ اٹھائے کوئی آدمی، جو شخص جہاں آکر بیٹھا ہے اس کو اٹھانا اپنے بیٹھنے کے لیے نہیں درست لیکن یوں کہنا درست ہے کہ کھل کر بیٹھو ساجو تاکہ سب کو جگہ مل جائے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۲۷۵:۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۴۲۷۶:۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوْا اِذَا رَاَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا لِمَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَتِهٖ لِذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۴۲۷۷:۔ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ۔

۴۲۷۸:۔ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا

کسی آدمی کو جگہ بیٹھنے اس کی سے پھر آپ بیٹھ جائے جگہ اس کی میں ولیکن فراخ کرو جگہ کو اور جگہ دو آنے والے کو (بخاری، مسلم)

۴۲۷۵۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ اٹھے اپنی جگہ بیٹھنے کی سے پھر پھرے طرف اس کی پس وہ[1] احق ہے ساتھ اس کے (مسلم)

دوسری فصل

۴۲۷۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نہ تھا کوئی شخص بہت محبوب طرف صحابیوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تھے وہ جس وقت کہ دیکھتے آپؐ کو نہ کھڑے ہوتے بسبب اس کے کہ جانتے تھے وہ ناخوش رکھنا آپؐ کا اس کو[2] (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۲۷۷۔ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص کو کہ خوش کرے یہ کہ کھڑے رہیں آگے اس کے لوگ کھڑے رہنا پس چاہیے کہ تیار کرے جگہ اپنے بیٹھنے کی دوزخ سے (ترمذی، ابوداؤد)

۴۲۷۸۔ اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ کیے ہوئے اوپر عصا کے پس

---

[1] پس وہ احق ہے ساتھ اس کی جگہ کے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسجد کی صف میں بیٹھا ہو پھر وضو کرنے یا کسی اور کام کو جائے اور دوسرا شخص اس کی جگہ پر بیٹھ گیا ہو تو اس کو وہاں سے اٹھا دے اور پہلا شخص اپنی جگہ پر بیٹھے اسی طرح اور مجلس میں بھی۔ [2] اس کو، یعنی کھڑے ہونے کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناخوش رکھتے تھے کھڑے ہونے کو واسطے تواضع اور مخالفت عادت متکبرین کے بلکہ اختیار کیا تھا ثابت رہنا اوپر عادت عرب کے بیچ ترک کرنے تکلف کے مطلق کھڑا ہونا آنے والے کے لیے منع نہیں ہے جب دو چار قدم چل کر اس کا استقبال کرے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زید وغیرہ کے آنے کے وقت ثابت ہے اور قیام ممنوع یہ ہے کہ مورت کی طرح اٹھ کر کھڑا ہو جائے اور وہاں سے نہ ہلے نہ چلے اور معاویہؓ کی حدیث آیندہ میں اس کا صاف بیان مذکور ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلٰی عَصًا فَقُمْنَا لَہٗ فَقَالَ لَا تَقُوْمُوْا کَمَا یَقُوْمُ الْاَعَاجِمُ یُعَظِّمُ بَعْضُہَا بَعْضًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

٤٤٧٩:۔ وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِی الْحَسَنِ قَالَ جَآءَنَا اَبُوْبَکْرَۃَ رضؓ فِیْ شَہَادَۃٍ فَقَامَ لَہٗ رَجُلٌ مِّنْ مَّجْلِسِہٖ فَاَبٰی اَنْ یَّجْلِسَ فِیْہِ وَقَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ ذَا وَنَہَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّمْسَحَ الرَّجُلُ یَدَہٗ بِثَوْبِ مَنْ لَّمْ یَکْسُہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

٤٤٨٠:۔ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَہٗ فَقَامَ فَاَرَادَ الرُّجُوْعَ نَزَعَ نَعْلَہٗ اَوْ بَعْضَ مَا یَکُوْنُ عَلَیْہِ فَیَعْرِفُ ذٰلِکَ اَصْحَابُہٗ فَیَثْبُتُوْنَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

٤٤٨١:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ یُّفَرِّقَ بَیْنَ اثْنَیْنِ اِلَّا بِاِذْنِہِمَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ۔

کھڑے ہوئے ہم واسطے آپؐ کے پس فرمایا نہ کھڑے ہو جیسے کھڑے ہوتے ہیں عجمی تعظیم کرتا ہے بعض ان کا بعض کی (ابوداؤد)

٤٤٧٩۔ اور سعید بن الحسن سے روایت ہے کہ آئے ہمارے پاس ابوبکرہؓ واسطے ادائے شہادت کے پس کھڑا ہوا واسطے تعظیم ان کی کے ایک شخص جگہ اپنی سے پس انکار کیا ابوبکرہؓ نے بیٹھنے سے اس جگہ میں اور کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس سے اور منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ پونچھے آدمی ہاتھ اپنا ساتھ کپڑے اس شخص کے کہ نہیں پہنایا اس کو کپڑا (ابوداؤد)

٤٤٨٠۔ اور حضرت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ بیٹھتے اور بیٹھتے ہم گرد ان کے پھر اٹھتے اور ارادہ رکھتے پھر آنے کا تو اُتار جاتے پاپوش اپنی یا چھوڑ جاتے بعض وہ چیز کہ ہوتی بدن مبارک پر پس پہچاننے ساتھ اس کے اصحابؓ آپؐ کے پھر آنا آپکا پس ٹھہر رہتے (ابوداؤد)

٤٤٨١۔ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں حلال ہے کسی شخص کو یہ کہ جدائی ڈالے درمیان دو شخصوں بیٹھے ہوؤں کے مگر ان کے اذن کے ساتھ۔ (ترمذی، ابوداؤد)

لہ جیسے کھڑے ہوتے ہیں، اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ قیام ممنوع وہی قیام ہے جو عجمیوں کی طرح ہو نہ مطلق قیام اور معاویہؓ کی گذشتہ حدیث میں اسی قیام ممنوع کا بیان ہے۔ سلہ ادائے شہادت کے یعنی ایک مقدمہ میں کہ گواہ تھے وہ اس میں۔ سلہ جگہ اپنی سے۔ یعنی تا وہ وہاں بیٹھیں۔ سکہ اس سے یعنی بیٹھنے سے اس جگہ میں کہ اٹھے اس سے کوئی جب کوئی شخص اپنی دل کی خوشی سے چھوڑ دے تو وہاں بیٹھنا منع نہیں ہے، لیکن ابوبکرہؓ نے حمل کیا حدیث کو اطلاق پر اور منع کیا پیغمبر الخ یعنی اگر ہاتھ طعام وغیرہ میں بھرا ہوا ہو تو کسی اجنبی کے کپڑے سے نہ پونچھے اور اگر غلام یا فرزند یا خادم اس کا ہو کہ اس نے کپڑا اس کو دیا ہے اس کے کپڑے سے پونچھے تو مضائقہ نہیں اور ظاہر تر یہ ہے کہ اگر اجنبی بھی راضی ہو اس کے پونچھنے سے تو جائز ہے اس کو وہ اور اسی طرح اگر جانے کہ کوئی اپنی جگہ سے اپنی خوشی سے اٹھا ہے تو اس کی جگہ بیٹھنا منع نہیں ہے اور آیت تفسحوا فی المجالس اور حدیث صدر الدابۃ احق بصاحبہا الا اذا اذن۔ اس پر دلیل ہیں اور ابوبکرہ صحابیؓ نے جو انکار کیا تو سبب یہ تھا کہ یا تو ان کو شک ہوگا اس آدمی کی رضا میں کہ شاید وہ کسی کے کہنے سے اٹھا ہو یا سبب حیاء کے، ھلہ پھر اٹھتے۔ یعنی گھر میں جانے کے لیے۔ سلہ اتار جاتے پاپوش اپنی۔ یعنی اس کو اپنی جگہ رکھ جاتے۔

سکہ بعض وہ چیز یعنی چادر وغیرہ۔

شہ فرمایا نہیں حلال ہے۔ یعنی انکے بیچ میں آپ نہ آ بیٹھے اس لیے کہ کبھی ہوتی ہے ان میں محبت اور خفیہ باتیں کرنی منظور ہوتی ہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۴۸۲: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْلِسْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۴۸۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَسْجِدِ يُحَدِّثُنَا فَإِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتَّى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُيُوتِ أَزْوَاجِهِ۔

۴۴۸۴: وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَاعِدًا فَتَزَحْزَحَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فِي الْمَكَانِ سَعَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلْمُسْلِمِ لَحَقًّا إِذَا رَآهُ أَخُوهُ أَنْ يَتَزَحْزَحَ لَهُ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

۴۴۸۲: اور عمرو بن شعیبؓ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیٹھ درمیان دو شخصوں کے مگر ساتھ ان کے اذن کے۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۴۴۸۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ساتھ ہمارے مسجد میں باتیں کرتے ہم سے پس جب اٹھتے کھڑے ہوتے ہم کھڑے ہوتے ہونا ایسا تک کہ دیکھتے ہم آپ کو کہ داخل ہوئے بعض گھروں اپنی بیویوں کے میں۔

۴۴۸۴: اور واثلہ بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ آپ مسجد میں بیٹھے تھے پس حرکت کی اس کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا ایک آدمی نے یا رسول اللہ! تحقیق مکان میں فراخی ہے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے مسلمان کے حق ہے جب دیکھے اس کو بھائی مسلمان اس کا حرکت کرے یہ واسطے اس کے۔ (دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں)

لہ نہ بیٹھ درمیان: یہ تہذیب اور انسانیت ہے کہ آدمی دو آدمیوں کے درمیان جدائی کر کے نہ بیٹھے، ۲ھ کھڑے ہوتے، یعنی بسبب برخاست ہونے مجلس کے واسطے تعظیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس لئے کہ صحابہؓ نہیں کھڑے ہوتے تھے وقت تشریف لاتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کچھ کھڑے ہوتے وقت جانے کے اور دیر تک کھڑا رہنا شاید اس لئے ہوتا ہو گا کہ وہ منتظر اس کے رہتے ہوں گے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کسی کام کے لئے فرمائیں، ۳ھ مکان میں فراخی ہے، تو آپ نے کیوں تکلیف اٹھائی یہ بھی تہذیب اور انسانیت ہے کہ جب کوئی مسلمان آئے تو اس کے لئے ذرا سا اپنی جگہ سے سرک جائے، ۴ھ حرکت کرے، یعنی قطع نظر تنگی اور فراخی جگہ سے حرکت کرنا اور ایک طرف ہو جانا جگہ سے بقصد اکرام بھائی مسلمان کے حق ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْجُلُوْسِ وَالنَّوْمِ وَالْمَشْيِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۴۸۵:۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۴۸۶:۔ وَعَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا اِحْدٰى قَدَمَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۴۸۷:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرْفَعَ الرَّجُلُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۴۸۸:۔ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتَلْقِيَنَّ اَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۴۸۹:۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان ہے بیچ بیٹھنے اور سونے اور چلنے کے

پہلی فصل

۴۴۸۵:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ صحن کعبہ کے بیٹھے ہوئے گوٹھ مارے[1] ہوئے اپنے ہاتھوں سے (بخاری)

۴۴۸۶:۔ اور عبادہ بن تمیمؒ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے چچا سے کہا اس نے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے رکھنے والے ایک قدم اپنا دوسرے قدم پر (بخاری، مسلم)

۴۴۸۷:۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ اٹھائے مرد ایک پاؤں اپنا دوسرے پاؤں پر اس حال میں کہ لیٹا ہوا ہے پیٹھ پر (مسلم)

۴۴۸۸:۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا نہ چت لیٹے ایک تمہارا پھر رکھے ایک پاؤں اپنا دوسرے پاؤں پر (مسلم)

۴۴۸۹:۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک آدمی اتراتا اور اکڑتا چلتا تھا بیچ دو کپڑوں خطدار

---

[1] گوٹھ مارے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گوٹ مار کر بیٹھنا جائز ہے بشرطیکہ ننگا ہونے کا خوف نہ ہو کیونکہ دوسری حدیث میں گوٹ مارنے سے منع کیا ہے جب ننگا ہونے کا خوف ہو۔ [2] نہ چت لیٹے ایک تمہارا پھر رکھے ایک پاؤں اپنا دوسرے پاؤں پر یہ اسی صورت میں ہے جب تہ بند باندھے ہو کیونکہ اس حالت میں ستر کھلنے کا خوف ہے اور جب یہ خوف نہ ہو یا پائجامہ پہنے ہو تو چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھنا درست ہے اور خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے جیسے عبادہ بن تمیم کی حدیث میں ابھی گذرا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ فِي بُرْدَيْنِ وَقَدْ أَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ خُسِفَ بِهِ الْأَرْضُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۴۴۸۹: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ عَلٰى يَسَارِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۴۹۰: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ احْتَبٰى بِيَدَيْهِ رَوَاهُ رَزِيْنٌ۔

۴۴۹۱: وَعَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا رَأَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ قَالَتْ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۴۴۹۲: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِي مَجْلِسِهِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْنَاءَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

کے عجب میں ڈالا تھا اس کو نفس اس کے نے دھنسایا گیا[1] زمین میں پس وہ شخص حرکت کرتا ہوا چلا جاتا ہے زمین میں قیامت کے دن تک۔ (بخاری، مسلم)

دوسری فصل

۴۴۸۹: حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہا حضرت جابرؓ نے دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگائے بیٹھے ہوئے اوپر تکیہ کے کہ رکھا تھا بائیں طرف۔ (ترمذی)

۴۴۹۰: ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ جب بیٹھتے مسجد میں گوٹ کرتے ساتھ دونوں اپنے ہاتھوں کے۔ (رزین)

۴۴۹۱: اور قیلہ بیٹی مخرمہؓ کی سے روایت ہے تحقیق دیکھا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں بیٹھے بہ ہیئت قرفصاء[2] کے کہا قیلہؓ نے پس جب کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فروتن کانپ گئی میں مارے ہیبت کے۔ (ابوداؤد)

۴۴۹۲: اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز پڑھ چکتے فجر کی چار زانو بیٹھے رہتے یہاں تک کہ خوب نکل آتا سورج روشن۔ (ابوداؤد)

---

[1] دھنسایا گیا ہرچند ستھری پوشاک پہننا یا لوں میں کنگھی کرنا درست ہے بلکہ سنت ہے لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب آدمی کو اپنی آرائش سے گھمنڈ ہوا اور اس نے آپ کو دوسرے کھینچا تو مقرر غضب الٰہی میں گرفتار ہوا خواہ دنیا میں جیسا کہ اس شخص پر گزرا خواہ آخرت میں اسی واسطے اکثر اہل تقویٰ نے عمدہ لباس نہیں پہنا اور اپنی اولاد کو بھی عادت نہ ڈالنے دی کیونکہ اب وہ زمانہ نہیں کہ آدمی عمدہ لباس پہنے اور بالوں میں کنگھی کیا کرے اور پھر اس میں بغلیں نہ جھانکے۔ [2] بہ ہیئت قرفصاء کے یہ ایک قسم ہے بیٹھنے کی اپنے دونوں سرینوں پر اور لگائے رانیں پیٹ کو اور گوٹ مارے اپنے دونوں ہاتھوں سے یا بیٹھے تکیہ کر کے دونوں زانوں پر اور لگائے رانیں پیٹ سے اور داخل کرے داہنی ہتھیلی بائیں بغل میں اور بائیں ہتھیلی داہنی بغل میں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۴۹۳: وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا عَرَّسَ بِلَیْلٍ اِضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ وَاِذَا عَرَّسَ قُبَیْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَہٗ وَوَضَعَ رَاْسَہٗ عَلٰی کَفِّہٖ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ۔

۴۴۹۴: وَعَنْ بَعْضِ اٰلِ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَ کَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِّمَّا یُوْضَعُ فِیْ قَبْرِہٖ وَکَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَأْسِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ۔

۴۴۹۵: وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلٰی بَطْنِہٖ فَقَالَ اِنَّ ھٰذِہٖ ضِجْعَۃٌ لَا یُحِبُّھَا اللّٰہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۴۴۹۶: وَعَنْ یَعِیْشَ بْنِ طِخْفَۃَ بْنِ قَیْسٍ نِ الْغِفَارِیِّ عَنْ اَبِیْہِ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّۃِ قَالَ بَیْنَمَا اَنَا مُضْطَجِعٌ مِنَ السَّحَرِ عَلٰی بَطْنِیْ اِذَا رَجُلٌ یُحَرِّکُنِیْ بِرِجْلِہٖ فَقَالَ اِنَّ ھٰذِہٖ ضِجْعَۃٌ

۴۴۹۳: اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جس وقت اترتے رات کو سفر میں لیٹتے اپنے دائیں کروٹ پر اور جب اترتے قریب صبح کے کھڑا کرتے ہاتھ مبارک[1] اپنا رکھتے سر مبارک اپنا اوپر ہتھیلی مبارک اپنی کے (ر یہ شرح السنۃ میں ہے)

۴۴۹۴: اور بعض اولاد ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا تھا بچھونا[2] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام کرنے کا مانند اس کپڑے کے کہ رکھا گیا قبر شریف میں اور تھی مسجد[3] نزدیک سر مبارک آپ کے (ابوداؤد)

۴۴۹۵: اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کہ ایک دفعہ لیٹے اوندھا پس فرمایا آپ نے اس کو کہ یہ اس لیٹنے کا لیٹنا ہے کہ نہیں دوست رکھتا[4] اس کو اللہ (ترمذی)

۴۴۹۶: اور یعیش بن طخفہ بن قیس غفاری سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور تھا باپ اس کا اصحاب صفہ سے کہا اس کے باپ نے میں لیٹا ہوا تھا بسبب درد پیٹ کے اپنے پیٹ پر ناگہاں ایک آدمی ہلاتا ہے مجھ کو اپنے پاؤں سے اور

[1] کھڑا کرتے ہاتھ تاکہ نیند نہ آجائے اور فجر کی نماز نہ جاتی رہے، [2] تھا بچھونا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آرام کرنے کا یعنی آپ کا بچھونا جس پر لیٹے آرام فرماتے اسی قدر تھا جتنا لمبا چوڑا کپڑا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں رکھا گیا اور وہ ایک چادر تھی جس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوڑھا کرتے تھے شقران جو آپ کے مولی تھے انہوں نے کہا قسم اللہ کی اس چادر کو آپ کے بعد کوئی نہ اوڑھے پھر اس کو دفن کر دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کو ابن ماجہ نے نکالا بعض نے کہا کہ وہ زمین میں بچھا دی گئی اور بعض نے کہا کہ مٹی ڈالنے کے بعد اس چادر کو نکال لیا، [3] اور تھی مسجد یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب آرام فرماتے تو سر مبارک مسجد کی طرف کر لیتے یا مسجد یعنی مصلے ہے اور معنی یہ کہ سونے کے وقت مصلے سرہانے رہتا تھا تاکہ جلدی نماز کے لئے بچھا لیا کریں، [4] کہ نہیں درست رکھتا اس کو اللہ۔ جو لوگ بہت کھاتے ہیں وہ اکثر پیٹ کے بل سوتے ہیں تاکہ کھانا خوب ہضم ہو اور مومن صالح کم خوراک ہوتا ہے اس کو پیٹ پر اوندھا سونے کی ضرورت نہیں خصوصاً جب یہ منع بھی ہے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُبْغِضُهَا اللّٰهُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۴۴۹۷:۔ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَابٌ وَفِي رِوَايَةٍ حِجَارٌ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَفِي مَعَالِمِ السُّنَنِ لِلْخَطَّابِي حِجِيٌّ۔

۴۴۹۸:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُورٍ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۴۹۹:۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَلْعُونٌ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ وَسَطَ الْحَلْقَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ۔

۴۵۰۰:۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

۴۵۰۱:۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ جُلُوسٌ فَقَالَ مَالِي أَرَاكُمْ عِزِينَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

کہا اس شخص نے کہ یہ بیٹھنا ہے کہ دشمن[۱] رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو پس دیکھا میں نے پس ناگہاں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۴۴۹۷:۔ اور علی بن شیبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ رات کو سوئے گھر کی چھت پر کہ نہ ہو اس پر پردہ اور ایک روایت میں ہے لفظ حجار کا پس بری ہوا اس سے ذمہ روایت کیا ابوداؤد نے اور بیچ معالم سنن کے کہ نام کتاب خطابی کا ہے بجائے حجاب کے حجی ہے۔

۴۴۹۸:۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ منع فرمایا رسول اللہ نے آدمی کے سونے سے اس کوٹھے پر کہ نہ ہو[۲] پردہ اس پر (ترمذی)

۴۴۹۹:۔ اور حذیفہؓ سے روایت ہے کہ لعنت کیا گیا ہے اوپر زبان محمد صلعم کے وہ آدمی کہ بیٹھے[۳] درمیان حلقہ کے (ترمذی، ابوداؤد)

۴۵۰۰:۔ اور ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ بہتر مجلسوں کی فراخ تر[۴] ان کی ہے (ابوداؤد)

۴۵۰۱:۔ اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب حضرتؐ کے بیٹھے تھے پس فرمایا آپؐ نے کہ کیا[۵] ہے مجھ کو دیکھتا ہوں تم کو متفرق (ابوداؤد)

---

[۱] دشمن رکھتا ہے، دوسری روایت میں ہے یہ سونا تو دوزخ والوں کا ہے پیٹ کے بل سونے میں دوزخیوں کی مشابہت ہے قرآن مجید میں ہے یوم یسحبون فی النار علی وجوہہم ذوقوا مس سقر یعنے اور منہ کے بل کھینچے جائیں گے دوزخ میں یہ بھی ممانعت کی ایک وجہ ہے، [۲] کہ نہ ہو پردہ، فرمان اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت اور رحمت کی ان دونوں حدیثوں سے آنحضرت صلعم کی امت پر شفقت معلوم کرنا چاہیئے، [۳] بیٹھے، کیونکہ یہ کام تہذیب اور انسانیت کے خلاف ہے جو کسی کی طرف پیٹھ کرے اور کسی کی طرف منہ کرے، [۴] فراخ تر یعنی ایسی جگہ مجلس کرنی چاہیئے کہ لوگ تنگ نہ ہوں اور ایذا نہ پائیں، [۵] کیا ہے غرض یہ ہے کہ برا جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تفرق کو کہ موجب وحشت اور بیگانگی کا ہے اور رغبت دلائی اوپر اجتماع اور اتفاق کے کہ نشان یگانگت اور اتحاد کا ہے حاصل یہ کہ سب حلقہ کر کے بیٹھو یا صف بنا کے بیٹھو متفرق جماعتیں بنا کر نہ بیٹھو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۵۰۲ ۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ فِی الْفَیْءِ فَقَلَصَ عَنْہُ الظِّلُّ فَصَارَ بَعْضُہٗ فِی الشَّمْسِ وَبَعْضُہٗ فِی الظِّلِّ فَلْیَقُمْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ عَنْہُ قَالَ اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ فِی الْفَیْءِ فَقَلَصَ عَنْہُ فَلْیَقُمْ فَاِنَّہٗ مَجْلِسُ الشَّیْطَانِ ھٰکَذَا رَوَاہُ مَعْمَرٌ مَوْقُوْفًا۔

۴۵۰۳ ۔ وَعَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَھُوَ خَارِجٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاخْتَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَآءِ فِی الطَّرِیْقِ فَقَالَ لِلنِّسَآءِ اسْتَأْخِرْنَ فَاِنَّہٗ لَیْسَ لَکُنَّ اَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِیْقَ عَلَیْکُنَّ بِحَافَاتِ الطَّرِیْقِ فَکَانَتِ الْمَرْاَۃُ تَلْصَقُ بِالْجِدَارِ حَتّٰی اَنَّ ثَوْبَھَا لَیَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

۴۵۰۴ ۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یَّمْشِیَ

۴۵۰۲ ۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ ہو ایک تمہارا بیٹھا سایہ میں پس اٹھ جائے اس سے سایہ پس ہو کچھ اس کا آفتاب میں اور کچھ اس کا سایہ میں پس چاہیئے کہ اٹھ کھڑا ہو (ابوداؤد) اور شرح السنہ میں ابوہریرہؓ سے ہے کہ کہا ابوہریرہؓ نے جب کہ ہو ایک تمہارا سایہ میں پس اٹھ جائے اس سے سایہ پس اٹھ کھڑا ہو اس لئے کہ وہ جگہ بیٹھنے شیطان کی ہے اسی طرح روایت کیا اس کو معمر نے موقوف ابوہریرہؓ پر۔

۴۵۰۳ ۔ اور ابو اسید انصاری سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہتے تھے لوگوں کو اس حال میں کہ آپ نکلنے والے تھے مسجد میں سے پس مل گئے مرد ساتھ عورتوں کے راہ میں پس فرمایا آپ نے عورتوں کو پیچھے چلو مردوں کے اور الگ رہو اس لئے کہ نہیں پہنچتا تم کو اے عورتو یہ کہ بیچ راہ کے چلو لازم کر دیا ہے پر کر چلو راہ کے کناروں میں پس جب یہ حکم ہوا تو عورت راہ چلنے میں دیوار سے لگ کر چلتی تھی یہانتک کہ کپڑا اس کا اٹک جاتا تھا ساتھ دیوار کے (ابوداؤد اور بیہقی نے شعب الایمان میں)

۴۵۰۴ ۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا یہ کہ چلے یعنی مرد درمیانی

؁ پس چاہیئے کہ اٹھ کھڑا ہو کیونکہ یہ امر طبعاً مضر ہے اور بیماری پیدا کرتا ہے اور یہ ممانعت بھی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبے کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے اور کچھ بدن آپؐ کا سایہ میں تھا اور کچھ دھوپ میں اور احتمال ہے کہ یہ واقعہ ممانعت سے پہلے کا ہو، ؁ موقوف، یعنے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث نہیں ہے لیکن یہ موقوف مرفوع کے حکم میں ہے کیوں کہ جو چیز اجتہاد اور قیاس سے معلوم نہیں ہو سکتی اس کو صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بغیر سنے کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں کہہ سکتے، ؁ اٹک جاتا تھا یعنی کبھی کبھی بسبب نہایت الگ چلنے کے بحسب فرمانبرداری امر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے، ؁ منع فرمایا، اس لئے کہ اختلاط مرد عورت کا باعث فتنہ کا ہوتا ہے اور حیا اور مروت سے بھی دور ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَعْنِي بِرَجُلٍ بَيْنَ الْمَرْأَتَيْنِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۴۵۰۵:۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَذُكِرَ حَدِيثَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فِي بَابِ الْقِيَامِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَيْ عَلِيٍّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ فِي بَابِ أَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۵۰۶:۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسٌ هٰكَذَا وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِيَ الْيُسْرَى خَلْفَ ظَهْرِي وَاتَّكَأْتُ عَلَى أَلْيَةِ يَدِي فَقَالَ أَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۴۵۰۷:۔ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُضْطَجِعٌ عَلَى بَطْنِي فَرَكَضَنِي بِرِجْلِهِ وَقَالَ يَا جُنَيْدِبُ إِنَّمَا هِيَ ضِجْعَةُ أَهْلِ النَّارِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

دو عورتوں کے۔ (ابوداؤد)

۴۵۰۵:۔ اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے ہم جب آتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ جاتا ایک ہم میں سے اس جگہ کہ پہنچتا[1] (ابوداؤد) اور ذکر کی گئیں دو حدیثیں عبداللہ بن عمرؓ کی بیچ باب قیام کے اور ذکر کریں گے ہم دو حدیثیں حضرت علیؓ اور حضرت ابوہریرہؓ کی بیچ باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ کے انشاء اللہ تعالےٰ۔

تیسری فصل

۴۵۰۶:۔ حضرت عمرو بن شرید تابعیؒ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ گزرے مجھ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں کہ میں بیٹھا تھا[2] اس طرح اور حالانکہ تحقیق رکھا تھا میں نے بایاں ہاتھ اپنا پیٹھ کے پیچھے اور تکیہ کیا تھا میں نے اوپر گوشت کے کہ انگوٹھی کی جڑ میں سے پس فرمایا آپؐ نے کیا بیٹھتا ہے اوپر ہیئت بیٹھنے ان لوگوں کے کہ غضب کیا گیا ہے ان پر (ابوداؤد)

۴۵۰۷:۔ اور ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ گزرے مجھ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں کہ لیٹا تھا اپنے پیٹ کے بل پس لات ماری مجھ کو حضرتؐ نے اور فرمایا اے جندبؓ[3] نہیں ہے اس طرح کا لیٹنا مگر لیٹنا دوزخیوں کا۔ (ابن ماجہ)

---

[1] اس جگہ کہ پہنچتا، یعنی جہاں جگہ پاتا وہاں ہی بیٹھ جاتا، [2] بیٹھا تھا اس طرح، یعنی جس طرح کہ دکھاتا ہوں بعد اقوال بیان کی ہیئت اپنے بیٹھنے کی ساتھ قول اپنے وقد وضعت یدی الخ کے اور مراد مغضوب علیہم سے یہود ہیں ولیکن ان کو اس طرح ذکر کرنے میں دو فائدے ہیں ایک تو تنبیہ ہے اس پر کہ اس طرح کا بیٹھنا ان چیزوں میں سے ہے جن کو اللہ عزوجل دشمن رکھتا ہے دوسرے یہ کہ مسلمان کو منعم علیہ ہی ہونا چاہیے اور چاہیئے کہ مشابہت نہ کرے ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ عزوجل نے غضب کیا اور ان پر لعنت کی اور ظاہر تر یہ ہے کہ مراد مغضوب علیہم سے اس حدیث میں عام ہیں کافر اور فاجر مغرور کہ جن کے بیٹھنے اور چلنے وغیرہ میں آثار عجب اور تکبر کے ظاہر ہوتے ہیں، [3] اے جندبؓ، یہ نام ہے ابوذر رضی اللہ عنہ کا اور بعض نسخوں میں جنیدب ہے وہ تصغیر ہے جندب کی شفقت اور مہربانی کے لئے ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْعُطَاسِ وَالتَّثَاؤُبِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۵۰۸ ۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللّٰهَ كَانَ حَقًّا عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهٗ اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهٗ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ الشَّيْطٰنُ مِنْهُ ۔

۴۵۰۹ ۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْيَقُلْ لَهٗ اَخُوْهُ اَوْ صَاحِبُهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَاِذَا قَالَ لَهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ۔

۴۵۱۰ ۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان ہے چھینکنے اور جمائی لینے کے

پہلی فصل

۴۵۰۸ ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تحقیق اللہ تعالٰی[1] دوست رکھتا ہے چھینکنے کو اور مکروہ رکھتا ہے جمائی کو پس جس وقت کہ چھینکے ایک تمہارا اور تعریف کرے اللہ تعالٰی کی حق ہے ہر مسلمان پر کہ سنے اس کو یہ کہے واسطے چھینکنے والے کے یرحمک اللہ پس اسے پر جمائی پس سوائے اس کے نہیں کہ وہ شیطان سے ہے پس جب آئے جمائی ایک تمہارے کو پس چاہیئے کہ دفع کرے اس کو جہاں تک[2] ہو سکے پس تحقیق ایک تمہارا جس وقت جمائی لیتا ہے اس سے شیطان ہنستا ہے (بخاری) اور بیچ ایک روایت مسلم کے یوں ہے اس لئے کہ تحقیق ایک تمہارا جس وقت کہ کہتا ہے ہا ہنستا ہے شیطان اس سے ۔

۴۵۰۹ ۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ جس وقت چھینکے ایک تمہارا پس چاہیئے کہ کہے[3] الحمد للہ اور چاہیئے کہ کہے واسطے اسکے مسلمان بھائی اسکا یا یار اسکا یرحمک اللہ پس جب کہے اسکو یرحمک اللہ پس چاہیئے کہ کہے چھینکنے والا ہدایت کرے تمکو اللہ اور درست کرے دل تمہارا (بخاری)

۴۵۱۰ ۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا چھینکا دو شخصوں نے نزدیک نبی صلعم کے پس جواب دیا آپ نے ان دونوں میں سے ایک کی چھینک کا پس کہا اس آدمی[4] نے

---

[1] اللہ تعالٰی دوست رکھتا ہے چھینکنے سے بدن ہلکا ہوتا ہے کہ آدمی بندگی کر سکتا ہے اس واسطے خدا کو پسند ہے اور جمائی گرانی سے آتی ہے اور غفلت اور سستی لاتی ہے اس سلئے خدا کو بری معلوم ہوتی ہے ۔ [2] جہاں تک کہ ہو سکے، یعنی منہ پر ہاتھ رکھے، [3] پس چاہیئے کہ کہے الحمد للہ، چھینک صحت کی دلیل ہے اس واسطے الحمد للہ کہنا سنت ہوا اور جواب دینا بعض کے نزدیک مستحب ہے، [4] کہا اس آدمی نے، یعنی جس کی چھینک کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جواب نہ دیا تھا ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَمَّتَّ هٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِيْ قَالَ اِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَلَمْ تَحْمَدِ اللّٰهَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۵۱۱: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوْهُ وَاِنْ لَّمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۵۱۲: وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهٗ فَقَالَ لَهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ثُمَّ عَطَسَ اُخْرٰى فَقَالَ الرَّجُلُ مَزْكُوْمٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلتِّرْمِذِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لَهٗ فِي الثَّالِثَةِ اِنَّهٗ مَزْكُوْمٌ۔

۴۵۱۳: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهٖ عَلٰى فِيْهِ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَدْخُلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۴۵۱۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَطَسَ غَطّٰى

یا رسول اللہ جواب دیا آپ نے اسکو اور نہ جواب دیا مجھ کو فرمایا کہ تحقیق اس نے حمد کی تھی اللہ کی اور نہیں حمد کی تو نے اللہ کی۱ (بخاری، مسلم)

۴۵۱۱۔ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جس وقت کہ چھینکے ایک تمہارا اور حمد کرے اللہ کی پس جواب دو اس کو اور اگر نہ حمد کرے اللہ کی پس نہ جواب دو اس کو۔ (مسلم)

۴۵۱۲۔ اور سلمہ بن الاکوعؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حالت میں کہ چھینکا تھا ایک آدمی نے نزدیک آپ کے پس کہا واسطے اس کے حضرتؐ نے یرحمک اللہ پھر چھینکا دوسری بار پس فرمایا حضرتؐ نے کہ یہ شخص زکامی ہے (مسلم) اور ایک روایت ترمذی کی میں ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا۲ اس کو تیسری بار میں کہ یہ زکامی ہے۔

۴۵۱۳۔ اور ابی سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ جمائی لے ایک تمہارا پس چاہیے کہ رکھے ہاتھ اپنا اپنے منہ پر اس واسطے کہ شیطان۳ داخل ہوتا ہے۔ (مسلم)

تیسری فصل

۴۵۱۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت چھینکتے لیتے منہ اپنا ساتھ (ڈھانک)

---

۱ اور نہیں حمد کی تو نے اللہ کی۔ کہا علامہ مجد الدین فیروزآبادی نے سفر السعادت میں حدیثوں کا ظاہر یہ ہے کہ چھینکنے والے کا جواب دینا فرض ہے ہر ایک پر اور ایک کا جواب دینا دوسروں کی طرف سے کفایت نہیں کرتا اور یہی قول ہے ایک جماعت کا اکابر علماء سے امام شافعیؒ کے نزدیک جواب دینا چھینکنے والے کا سنت کفایہ ہے مگر ہر ایک کو جواب دینا بہتر ہے اور امام مالکؒ کے مذہب میں اختلاف ہے وجوب اور سنت میں مگر اس پر سب کا اتفاق ہے کہ جواب دینا فرض یا سنت کفایہ اسی صورت میں ہے جب چھینکنے والا الحمد للہ کہے اور حاضرین سنیں اور اگر حمد نہ کہے مستحق جواب کا نہیں ہوتا اور اگر آہستہ کہے کہ کوئی نہ سنے تو بھی جواب لازم نہیں ہوتا اور شرح السنہ میں ہے اس پر کہ لائق ہے یہ کہ بلند آواز سے الحمد للہ کہے تاکہ سنیں مجلس والے اور مستحق جواب کا ہو۔ ۲ فرمایا اسکو الخ اور ابن ماجہ نے سلمہ بن اکوع سے روایت کیا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا چھینکنے والے کو تین بار جواب دے اگر اس سے زیادہ چھینکے تو اسکو زکام ہے یعنی اب جواب دینا ضرور یا سنت مؤکدہ نہیں لیکن مستحب ہے۔ ۳ شیطان داخل ہوتا ہے یعنی منہ میں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَجْهَهُ بِيَدِهِ أَوْ ثَوْبِهِ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۴۵۱۵ :۔ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُلِ الَّذِي يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ هُوَ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ۔

۴۵۱۶ :۔ وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ يَتَعَاطَسُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُونَ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ فَيَقُولُ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ

۴۵۱۷ :۔ وَعَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ لَهُ سَالِمٌ وَعَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ اَلسَّلَامُ فَكَانَ الرَّجُلُ وَجَدَ فِي

اپنے ہاتھ کے یا ساتھ اپنے کپڑے کے اور پست کرتے ساتھ چھینک کے آواز اپنی (ترمذی، ابوداؤد) اور کہا ترمذی نے کہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۵۱۵ :۔ اور ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ چھینکے ایک تمہارا پس چاہیئے کہ کہے الحمد للہ اوپر ہر حال کے اور چاہیئے کہ کہے وہ شخص کہ جواب دیتا ہے اس کو یرحمک اللہ اور چاہیئے کہ کہے چھینکنے والا ہدایت کرے تم کو اللہ اور درست کرے دل تمہارے (ترمذی، دارمی)

۴۵۱۶ :۔ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے یہود چھینکتے بتکلف پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باامید اس کے کہ کہیں آنحضرت ان کو یرحمکم اللہ پس فرماتے حضرت ہدایت کرے تم کو اللہ اور درست کرے احوال تمہارے (ترمذی، ابوداؤد)

۴۵۱۷ :۔ اور ہلال بن یساف سے روایت ہے کہ تھے ہم ساتھ سالم بن عبید کے پس چھینکا ایک شخص نے قوم میں سے اور کہا السلام علیکم پس کہا واسطے اس کے سالم نے تجھ پر اور تیری ماں پر سلام پس گویا وہ شخص خفا ہوا اپنے جی میں پس کہا سالم رضی اللہ عنہ نے

سلہ اور پست کرتے، یعنے آواز نہ کرتے تھے چھینکتے بیں اور منہ ڈھانکتے تھے اس لیے کہ یہ بھی ادب ہے مجلس کا کہ اکثر فضلہ دماغ کا چھینک کے ساتھ نکل آتا ہے مبادا اپنے بدن پر یا ہم نشینوں کے بدن پر پڑے اور چھینکنے کے وقت چہرہ بھی بدل جاتا ہے اس لئے اس کا ڈھانکنا چھینکنے کے وقت کپڑے سے ضرور ہے اور پست آواز سے چھینکنا ایک عمدہ ادب ہے کیونکہ بلند آواز سے کبھی لوگ چونک اٹھتے ہیں، سلہ تجھ پر اور تیری ماں پر بھی سلام، یعنے یہ سلام بے محل ہے، سلہ خفا ہوا اپنے جی میں لفظ علیٰ امک کے کہنے سے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب چھینکنے والا الحمد للہ کے سوا کوئی اور لفظ کہے تو جواب کا مستحق نہیں ہوتا لیکن چونکہ اس نے سلام کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب دیا اور جواب میں لفظ علیٰ امک فرما کر دو طرف اشارہ فرمایا ایک تو یہ کہ تیرا یہ سلام بے محل و بے موقع ہے جیسے کوئی شخص تجھ پر سلام کرنا چاہے اور کہے سلام ہے تیری ماں پر دوسرا اس کو خبردار کیا کہ تیرا چھینکنے کے وقت السلام علیکم کہنا ان لوگوں کی عادات میں سے ہے جن کے مردوں نے تربیت نہ کی ہو اور وہ عورتوں کا تربیت یافتہ ہو،

(مرقات، لمعات)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَفْسِہٖ فَقَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَقُلْ اِلَّا مَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکَ وَعَلٰی اُمِّکَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلْ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَلْیَقُلْ لَہٗ مَنْ یَرُدُّ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ وَلْیَقُلْ یَغْفِرُ اللّٰہُ لِیْ وَلَکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ۔

۴۵۱۸:۔ وَعَنْ عُبَیْدِ بْنِ رِفَاعَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ شَمِّتِ الْعَاطِسَ ثَلَاثًا فَمَا زَادَ فَاِنْ شِئْتَ فَشَمِّتْہُ وَاِنْ شِئْتَ فَلَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

۴۵۱۹:۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ شَمِّتْ اَخَاکَ ثَلَاثًا فَاِنْ زَادَ فَھُوَ زُکَامٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ لَا اَعْلَمُہٗ اِلَّا اَنَّہٗ رَفَعَ الْحَدِیْثَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۵۲۰۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا عَطَسَ اِلٰی جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

خبردار ہو تحقیق نہیں کہا میں نے مگر وہ کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کہ چھینکا تھا ایک آدمی نے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا اسلام علیکم پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ پر اور تیری ماں پر بھی سلام اور فرمایا جب چھینکے ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہے الحمد للہ رب العالمین اور چاہیے کہ کہے واسطے اسکے جواب دینے والا یرحمک اللہ اور چاہیے کہ کہے چھینکنے والا یغفر اللہ لی ولکم (ترمذی، ابوداؤد)

۴۵۱۸:۔ اور عبید بن رفاعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جواب دے چھینکنے والے کو تین[1] بار پس جب کہ زیادہ چھینکے تین بار سے پس اگر چاہے تو جواب دے اس کو اور اگر چاہے نہ جواب دے (ابوداؤد، ترمذی) اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۴۵۱۹:۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا چھینک کا جواب دے تو اپنے بھائی کو تین بار تک پس اگر زیادہ چھینکے پس وہ زکام ہے (ابوداؤد) اور کہا ابوداؤد نے نہیں جانتا میں ابوہریرہؓ کو مگر یہ کہ اس نے پہنچائی[2] حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک۔

تیسری فصل

۴۵۲۰:۔ حضرت نافعؓ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک شخص نے چھینکا بیچ پہلو ابن عمرؓ کے پس کہا چھینکنے والے نے الحمد للہ اور

---

[1] چاہیے کہ کہے یعنی چھینکنے میں یہ الفاظ کہنے چاہئیں سلام کہنا حاضرین پر اس مقام میں کچھ نہیں ہے، [2] تین بار، یعنے ایک مجلس میں، [3] اس نے پہنچائی، یعنی یہ حدیث مرفوع ہے موقوف ابوہریرہؓ پر نہیں ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اس قول کا قائل ابوداؤد ہے اور حقیقت میں ابوداؤد اس کا قائل نہیں ہے بلکہ قائل کا قائل وہ شخص ہے جس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور وہ سعید مقبری ہے جیسے ابوداؤد سے سمجھا جاتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ وَلَیْسَ هٰکَذَا عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّقُوْلَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

بَابُ الضِّحْكِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۵۲۱ :۔ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِکًا حَتّٰی اَرٰی مِنْہُ لَهَوَاتِہٖ اِنَّمَا کَانَ یَتَبَسَّمُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۴۵۲۲ :۔ وَعَنْ جَرِیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَا حَجَبَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِیْ اِلَّا تَبَسَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۴۵۲۳ :۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقُوْمُ مِنْ مُّصَلَّاہُ الَّذِیْ یُصَلِّیْ فِیْہِ الصُّبْحَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ

سلام ہے اوپر رسول اللہ کے کہا ابن عمرؓ نے میں بھی کہتا ہوں الحمد للہ اور سلام اوپر رسول اللہ کے ؎۱ لیکن نہیں اس طرح سے سکھایا ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ حمد ہے واسطے اللہ کے اوپر حال کے (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

بیان ہے بیچ ہنسنے کے

پہلی فصل

۴۵۲۱ :۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نہیں دیکھا میں ؎۲ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب ہنستے ہوئے یہاں تک کہ دیکھوں میں آپ کا کوا سوائے اس کے نہیں کہ تھے مسکراتے (بخاری)

۴۵۲۲ :۔ اور جریرؓ سے روایت ہے کہ نہیں منع کیا مجھ کو نبی ؎۳ صلعم نے جب سے کہ میں مسلمان ہوا اور نہیں دیکھا مجھ کو مگر کہ مسکراتے (بخاری، مسلم)

۴۵۲۳ :۔ اور جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہیں اٹھتے مصلے سے کہ نماز پڑھتے اس میں صبح کی یہاں تک کہ نکلتا آفتاب پس جس وقت کہ نکلتا آفتاب اٹھتے اور تھے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم باتیں

؎۱ لیکن نہیں اس طرح یعنی ادب مامور اس طرح نہیں کہ چھینکتے وقت حمد کے ساتھ سلام ملا دیں بلکہ ادب یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے امر کی متابعت کی جائے۔ ؎۲ نہیں دیکھا میں نے الخ اس حدیث میں حضرت عائشہؓ نے اپنی روایت کی نفی کی ہے ورنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہنسنا بعض وقت میں ثابت ہے جس میں آپؐ کے کچلیاں کھل جاتیں۔ ؎۳ نہیں منع کیا مجھ کو، یعنی اس چیز سے کہ طلب کی میں نے یعنی جو کچھ تے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے طلب کیا مجھ کو دیا یا یہ معنی کہ مجھ کو اپنے پاس آنے سے نہیں روکا جب میں چاہتا آپؐ کے پاس چلا جاتا اگرچہ مجلس خاص ہوتی بشرطیکہ مجلس مردوں کی ہوتی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فَيَأْخُذُونَ فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُونَ وَيَتَبَسَّمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ يَتَنَاشَدُونَ الشِّعْرَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۴۵۲۴: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جُزْءٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۵۲۵: عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ رض هَلْ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُونَ قَالَ نَعَمْ وَالْإِيْمَانُ فِي قُلُوبِهِمْ أَعْظَمُ مِنَ الْجَبَلِ وَقَالَ بِلَالُ بْنُ سَعْدٍ أَدْرَكْتُهُمْ يَشْتَدُّونَ بَيْنَ الْأَغْرَاضِ وَيَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَإِذَا كَانَ اللَّيْلُ كَانُوا رُهْبَانًا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔

کرتے اور مشغول ہوتے بیچ باتوں جاہلیت کے اور ہنستے اور مسکراتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (مسلم) اور بیچ روایت ترمذی کے یہ ہے کہ پڑھتے تھے صحابہ رضی اللہ عنہم شعر

دوسری فصل

۴۵۲۴: عبداللہ بن حارث بن جزء سے روایت ہے کہ نہیں دیکھا میں نے کسی کو بہت مسکراتے زیادہ رسول اللہ سے (ترمذی)

تیسری فصل

۴۵۲۵: حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ سوال کئے گئے ابن عمرؓ کہ کیا تھے صحابیؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہنستے کہا ابن عمرؓ نے ہاں اور حالانکہ ایمان ان کے دلوں میں بہت بڑا تھا پہاڑ سے اور کہا بلال بن سعد تابعیؒ نے کہ پایا میں نے صحابہؓ کو کہ دوڑتے تھے درمیان نشانوں تیر کے اور ہنستا تھا بعض ان کا مائل ہو کر طرف بعض کی پس جب ہوتی رات ہوتے بہت ڈرنے والے اللہ سے روایت کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں۔

لہ اور مشغول ہوتے بیچ باتوں جاہلیت کے، یعنے مذمت کے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عادات کفر کو بیان کر کے ان پر ہنسنا جائز ہے اور حدیث ترمذی میں ان اشعار کا پڑھنا مراد ہے جن میں توحید اور اتباع سنت اور ترغیب اور ترہیب کے مضمون ہیں اور نہیں اٹھتے تھے یعنی اشراق کی نماز کے لئے یا گھر میں تشریف لے جانے کے لئے، ۵۲ درمیان نشانوں تیر کے، یعنی تیر اندازی کے وقت اور غرض عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی یہ ہے کہ اہل غفلت کی طرح نہیں ہنستے تھے کہ آداب شرع چھوڑ دیں اور وہ ہنسنا دل کو مار ڈالے اور لوازم ایمان میں خلل آئے بلکہ اس حال میں بھی آداب شرع نہیں چھوڑتے تھے اور ایمان کامل رکھتے تھے اور بہت ڈرنے والے یعنی مارے خوف الٰہی کے اللہ کی عبادت کرتے اور روتے اور دنیا کا آرام چھوڑ دیتے ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْاَسَامِیْ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۵۲۶:۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی السُّوْقِ فَقَالَ رَجُلٌ یَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا دَعَوْتُ ھٰذَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاِسْمِیْ وَلَا تَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۴۵۲۷:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُّوْا بِاِسْمِیْ وَلَا تَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِیْ فَاِنِّیْ اِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَیْنَکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۴۵۲۸:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِکُمْ اِلَی اللّٰہِ عَبْدُ اللّٰہِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۴۵۲۹:۔ وَعَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

بیان ہے بیچ ناموں[1] کے

پہلی فصل

۴۵۲۶:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں پس کہا ایک آدمی نے اے ابو القاسم پس پھر کر دیکھا طرف اس کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا اس شخص نے نہیں پکارا تھا میں نے مگر اس آدمی کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نام رکھو تم ساتھ نام میرے کے اور نہ کنیت کرو تم ساتھ کنیت میری کے (بخاری، مسلم)

۴۵۲۷:۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نام رکھو[2] تم ساتھ نام میرے کے اور نہ کنیت کرو تم ساتھ کنیت میری کی اس لئے کہ تحقیق میں سوا اسکے نہیں کہ ٹھہرایا گیا ہوں تا تم تقسیم کرتا ہوں درمیان تمہارے (بخاری)

۴۵۲۸:۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ تحقیق محبوب تر ناموں تمہارے کی طرف اللہ عبد اللہ اور عبد الرحمٰن ہیں (مسلم)

۴۵۲۹:۔ اور سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نام رکھو اپنے غلام کا یسار اور نہ

---

[1] بیان ہے بیچ ناموں کے۔ مراد اسماء کے احکام کا بیان ہے کہ کون سا نام رکھنا چاہیئے اور کون سا نام نہ رکھنا چاہیئے اور کونسا نام اچھا ہے اور کونسا برا۔ [2] نام رکھو ساتھ نام میرے کے اور نہ کنیت رکھو ساتھ کنیت میری کے، کنیت اسکو کہتے ہیں جس پر اب کی لفظ ہو جیسے ابو القاسم اور ابو الحسن آنحضرت صلعم کی کنیت ابو القاسم تھی سو فرمایا کہ اپنی اولاد کا نام محمد رکھو ابو القاسم نہ رکھو آنحضرت صلعم کے نام اور کنیت رکھنے میں علماء کے بہت قول ہیں لیکن صحیح قول یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکھنا تو درست ہے لیکن کسی کو ابو القاسم کہنا بہتر نہیں اسکا مفصل بیان سفر السعادت میں موجود ہے [3] تحقیق دوست تر الخ یہ نام مقبول اسواسطے ہوئے کہ ان میں اپنی بندگی اور خدا کی خدائی کا اقرار ہے اور عبد النبی بندہ علی مدار بخش نام رکھنا ہرگز درست نہیں خدا کی بندگی چھوڑ کے بندوں کا بندہ بننا ایماندار کو لائق نہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا أَفْلَحَ فَإِنَّكَ تَقُولُ أَثَمَّ هُوَ فَلَا يَكُونُ فَيَقُولُ لَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا وَلَا يَسَارًا وَلَا أَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا۔

۴۵۳۰ :- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْهَى عَنْ أَنْ يُسَمَّى بِيَعْلَى وَبِبَرَكَةَ وَبِأَفْلَحَ وَبِيَسَارٍ وَبِنَافِعٍ وَبِنَحْوِ ذٰلِكَ ثُمَّ رَأَيْتُهُ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا ثُمَّ قُبِضَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۵۳۱ :- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْنَى الْأَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ يُسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ قَالَ أَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَخْبَثُهُ رَجُلٌ كَانَ يُسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ لَا مَلِكَ إِلَّا اللّٰهُ۔

۴۵۳۲ :- وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سُمِّيتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ اَللّٰهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ سَمُّوهَا زَيْنَبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

رباح اور نہ نجیح اور نہ افلح اس لئے کہ تحقیق تو پوچھے گا کسی سے کیا اس جگہ ہے وہ پس نہ ہووے وہ پس کہے گا نہیں (مسلم)

اور ایک روایت مسلم کی میں یوں ہے کہ فرمایا نہ نام رکھ اپنے غلام کا رباح اور نہ یسار اور نہ افلح اور نہ نافع۔

۴۵۳۰ :- اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ منع کریں نام رکھنے سے ساتھ یعلی اور ساتھ برکت کے اور ساتھ افلح کے اور ساتھ یسار کے اور ساتھ نافع کے اور ساتھ مانندان کی کے پھر دیکھا میں نے آپ کو کہ چپ رہے بعد اس کے ناموں کے منع کرنے سے پھر قبض کئے گئے اور نہیں منع کیا اس سے (مسلم)

۴۵۳۱ :- اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بدترین ناموں کا دن قیامت کے نزدیک اللہ کے وہ شخص ہے کہ نام رکھا جائے شہنشاہ (بخاری) اور بیچ روایت مسلم کے فرمایا بہت ناخوش ترین مرد ان کا نزدیک اللہ کے دن قیامت کے اور بدترین شخصوں کا وہ شخص ہے کہ نام رکھا جائے بادشاہوں کا بادشاہ نہیں ہے بادشاہ مگر اللہ۔

۴۵۳۲ :- اور زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا نام رکھی گئی میں برّہ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ نہ سراہو اپنے نفسوں کو اللہ دانا تر ہے ساتھ اہل نیکی کے تم میں سے نام رکھو اسکا زینب (مسلم)

---

۵ فرمایا نہ نام رکھو، دستور یوں ہے لوگوں کا کہ غلاموں کے اکثر نام بہتر رکھتے ہیں مبارکی کے واسطے جیسے نفع اور آسانی اور مطلب اور نجات اور اسی طرح مبارک اور وفادار اور ہدایت وغیرہ اسکا مطلب الٹا ہو جاتا ہے تو اسکو بدفالی جان کر غمگین ہوتے ہیں جیسے پوچھا نجات یا مبارک ہے کسی نے جواب میں کہا کہ نہیں یعنی نجات اور مبارک نہیں تو مطلب الٹا ہوا اس واسطے آنحضرت نے منع کیا یعنی ایسے نام رکھنا کیا ضرور جس میں رنج ہو اور بعض کہتے ہیں کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا جب اعتقاد ٹھیک ہوا اور لوگ تقدیر کو سمجھے تو ایسے نام رکھنا درست ہو گیا اور اگلی حدیث میں اسکا صاف بیان ہے۔ ۵۲ کہ نام رکھا جائے شہنشاہ سب بادشاہوں کا بادشاہ خدا ہے بیچارے محتاج کو کیا مناسب ہے کہ شہنشاہ کہلائے یہ اللہ عزوجل کی صفت ہے وہی شہنشاہ ہے اور باقی سب بندے اور محکوم ہیں ۵۳ نام رکھو اس کا زینب اسی طرح آپ نے بہت سے نام بدلے جن میں اپنی پاکی یا شرک تھا جیسے عبد شمس اور رباب کی حدیثوں میں اس امر کا صاف بیان ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۵۳۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ کَانَتْ جُوَیْرِیَةُ اسْمُهَا بَرَّةَ فَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْمَهَا جُوَیْرِیَةَ وَکَانَ یَکْرَهُ اَنْ یُّقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۵۳۴: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ بِنْتًا کَانَتْ لِعُمَرَ یُقَالُ لَهَا عَاصِیَةُ فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَمِیْلَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۵۳۵: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِیَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ اَبِیْ اُسَیْدٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ عَلٰی فَخِذِهٖ فَقَالَ مَا اسْمُهُ قَالَ فُلَانٌ قَالَ لَا لٰکِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۴۵۳۶: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ عَبْدِیْ وَاَمَتِیْ کُلُّکُمْ عَبِیْدُ اللّٰهِ وَکُلُّ نِسَائِکُمْ اِمَاءُ اللّٰهِ وَلٰکِنْ لِیَقُلْ غُلَامِیْ وَجَارِیَتِیْ وَفَتَایَ وَفَتَاتِیْ وَلَا یَقُلِ الْعَبْدُ رَبِّیْ وَلٰکِنْ لِّیَقُلْ سَیِّدِیْ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِیَقُلْ سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ

۴۵۳۳۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جویریہؓ نام ان کا تھا برہ پس تغیر کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نام ان کا جویریہ اور تھے آنحضرتؐ مکروہ رکھتے یہ کہ کہا جائے نکلے برہ کے پاس سے (مسلم)

۴۵۳۴۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ تھی بیٹی حضرت عمرؓ کی کہا جاتا تھا اس کو عاصیہ پس نام رکھا اس کا رسول اللہؐ نے جمیلہ (مسلم)

۴۵۳۵۔ اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ لایا گیا منذر بن ابی اسید طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جس وقت کہ جنا گیا پس رکھا حضرتؐ نے اس کو اپنی ران مبارک پر اور فرمایا کیا ہے نام اس کا کہا لانے والے نے فلانا فرمایا نہ لیکن نام اس کا منذر ہے (بخاری۔ مسلم)

۴۵۳۶۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ کہے ایک تمہارا میرا بندہ اور میری لونڈی سب مرد تمہارے بندے اللہ کے ہیں اور سب عورتیں تمہاری لونڈیاں اللہ کی ہیں و لیکن چاہیئے کہ کہے غلام میرا اور لڑکی میری اور خادم میرا اور خادمہ میری اور نہ کہے غلامؑ مالک کو رب میرا و لیکن چاہیئے کہ کہے سید میرا اور ایک روایت میں ہے کہ چاہیئے کہ کہے سید میرا اور

۱؎ تھیں جویریہ رضی اللہ عنہا۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات سے ہیں۔ ۲؎ اور تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکھتے، کیونکہ برۃ کے معنی نیک اور صالحہ اور نیک کے پاس سے نکل جانا گویا نیکی کا چھوڑنا ہے، ۳؎ نہ کہے ایک تمہارا میرا بندہ الخ یعنے بندوں کے لائق سوا خدا کے اور کوئی نہیں اس واسطے منع فرمایا کہ اس میں شرک کی بو نکلتی ہے اور تاکہ غلاموں کے مالک غرور اور گھمنڈ سے بچیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبدالنبی اور بندہ علی اور بندہ حسن نام رکھنا درست نہیں، ۴؎ اور نہ کہے غلام یہ ممانعت تنزیہی ہے اور منع اس لئے کیا کہ اس سے بھی شرک کی بو نکلتی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَقُلِ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهٖ مَوْلَايَ فَإِنَّ مَوْلَاكُمُ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۵۳۷ :- وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْلُوا الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ لَا تَقُوْلُوا الْكَرْمَ وَلٰكِنْ قُوْلُوا الْعِنَبَ وَالْحَبَلَةَ۔

۴۵۳۸ :- وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ وَلَا تَقُوْلُوا يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۵۳۹ :- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسُبُّ أَحَدُكُمُ الدَّهْرَ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۵۴۰ :- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ

مولیٰ میرا اور ایک روایت میں ہے کہ نہ[1] کہے غلام اپنے مالک کو سید اپنا نہ مولیٰ میرا اس واسطے کہ مولا تمہارا اللہ ہے (مسلم)

۴۵۳۷ :- اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ کہو کرم[2] اس لئے کہ کرم دل مومن کا ہے (مسلم) اور ایک روایت مسلم کی میں وائل بن حجرؓ سے ہے کہ نہ کہو تم کرم ولیکن کہو عنب[3] وحبلہ۔

۴۵۳۸ :- اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ کہو انگور کو کرم اور نہ کہو اے ناامیدی زمانہ کی اس لئے کہ تحقیق اللہ ہی ہے پھیرنے والا زمانہ کا۔ (بخاری)

۴۵۳۹ :- اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ برا کہے[4] ایک تمہارا زمانہ کو اس لئے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ ہی ہے پھیرنے والا زمانہ کا۔ (مسلم)

۴۵۴۰ :- اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ کہے ایک تمہارا[5]

ف۱ نہ کہے غلام۔ نووی نے کہا یہ عبارت اور روایتوں میں نہیں ہے اور اس کا حذف زیادہ صحیح ہے اور مولیٰ کا اطلاق سوا خدا تعالیٰ کے اور پر بھی آیا ہے، ف۲ نہ کہو کرم، یعنی انگور کو کرم کے معنی سخاوت ہیں۔ عرب کے لوگ کرم کہتے تھے اس واسطے کہ اس کی بنی ہوئی شراب کے پینے سے مزاج میں سخاوت ہوتی ہے سو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا کہ جس سے حرام ناپاک چیز بنے اس کو یہ عمدہ لفظ کرم بولنا ہرگز لائق نہیں بلکہ کرم مناسب ہے ایماندار کے دل کو کہنا جس میں نور ایمانی اور سخاوت رہے پھر فرمایا کہ انگور کے باغوں کو عنب کہا کرو معلوم ہوا کہ بری چیز کا اچھا نام نہ رکھے، ف۳ عنب اور حبلہ، عنب کہتے ہیں انگور کو اور حبلہ کہتے ہیں درخت انگور کو لیکن کبھی انگور کو بھی حبلہ کہتے ہیں، ف۴ نہ برا کہے۔ زمانہ کو بد کہنا اس واسطے منع کیا کہ زمانہ خدا کے قبضہ قدرت میں ہے اس لئے کہ پھیرنے والا خدا ہے تو جس نے زمانہ کو برا کہا گویا خدا سے بے ادبی کی اس کی تقدیر کو بد کہا اور اگر زمانے کو خود مختار جان کر بد کہتا ہے تو صاف کافر اور مشرک ہوا معلوم ہوا کہ زمانے اور فلک کو بد کہنا جیسے کہ شاعروں کی عادت ہے شرع میں ہرگز درست نہیں، ف۵ نہ کہے ایک تمہارا پلید ہوا جی میرا، خبیث اور پلید کافر کا لقب ہے مسلمان اپنے تئیں نہ کہے سست اور کاہل کہنا مضائقہ نہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ برے بول کو بھلے سے بدل ڈالتے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَبُثَتْ نَفْسِيْ وَلٰكِنْ لِّيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يُؤْذِيْنِي ابْنُ اٰدَمَ فِيْ بَابِ الْاِيْمَانِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۴۵۴۱:۔ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ لَمَّا وَفَدَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ قَوْمِهٖ سَمِعَهُمْ يَكْنُوْنَهٗ بِاَبِي الْحَكَمِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَكَمُ وَاِلَيْهِ الْحُكْمُ فَلِمَ تُكْنٰى اَبَا الْحَكَمِ قَالَ اِنَّ قَوْمِيْ اِذَا اخْتَلَفُوْا فِيْ شَيْءٍ اَتَوْنِيْ فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ فَرَضِيَ كِلَا الْفَرِيْقَيْنِ بِحُكْمِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحْسَنَ هٰذَا فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ لِيْ شُرَيْحٌ وَمُسْلِمٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ قَالَ فَمَنْ اَكْبَرُهُمْ قَالَ قُلْتُ شُرَيْحٌ قَالَ فَاَنْتَ اَبُوْ شُرَيْحٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

۴۵۴۲:۔ وَعَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ لَقِيْتُ عُمَرَ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ مَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ قَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْاَجْدَعُ شَيْطَانٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

۴۵۴۳:۔ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پلید ہوا جی میرا لیکن کہے سست ہوا جی میرا (بخاری، مسلم) اور ذکر کی گئی حدیث حضرت ابو ہریرہؓ کی کہ سرا اس کا یہ ہے کہ یؤذینی ابن آدم باب الایمان۔

دوسری فصل

۴۵۴۱:۔ حضرت شریح بن ہانیؓ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ وہ جب آیا پاس رسول اللہؐ کے ساتھ قوم اپنی کے سنا حضرت نے اس قوم کو کہ کنیت کرتے ہیں اسکو ساتھ ابو الحکم کے پس بلایا اسکو رسول اللہؐ نے اور فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ[1] ہی ہے حکم اور طرف اس کی ہے حکم پس کیوں کنیت کیا جاتا ہے تو ابو الحکم کہا ہانی نے کہ تحقیق قوم میری جس وقت کہ اختلاف کرتی ہے کسی چیز میں آتی ہے میرے پاس پس حکم کرتا ہوں میں درمیان انکے پس راضی ہوتے ہیں دونوں فریق ساتھ حکم میرے کے پس فرمایا رسول اللہؐ نے خوب ہے یہ کام[2] پس کیا ہے واسطے تیرے اولاد سے کہا میری اولاد شریح ہے اور مسلم اور عبداللہ فرمایا پس کون ہے بڑا انمیں سے کہا بیٹے شریح ہے فرمایا پس تو ابو شریح ہے (ابوداؤد)

۴۵۴۲:۔ اور مسروقؒ سے روایت ہے کہ ملاقات کی میں نے حضرت عمرؓ سے پس فرمایا کون ہے تو کہا میں نے مسروق[4] بیٹا اجدع کا ہوں فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے اجدع[3] ایک شیطان کا نام ہے (ابوداؤد)

۴۵۴۳:۔ اور ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارے جاؤ گے تم دن قیامت

---

[1] اللہ تعالیٰ وہی ہے یعنی ابتداء اور انتہا حکم کے اسی کی طرف ہے نہیں رد کر سکتا کوئی اسکے حکم کو اور نہیں خالی ہے حکم اسکا حکمت سے پس یہ صفت خاص ذات باری ہی کے لئے سزاوار ہے نہ اسکے غیر کے لئے اور کروہ ابو الحکم کا کہنا وہم دلاتا ہے شریک کرنے کا اسکی صفت میں اگرچہ نہیں اطلاق کیا جاتا اللہ پر ابو الحکم کا بسبب وہم دلانے والدیت اور ولدیت کے، [2] یہ کام یعنی حکم کرنا درمیان لوگوں کے [3] اجدع ایک شیطان کا نام ہے، اور اسکے معنی ہیں کٹا ہوا [4] یہ مسروق کبار تابعین میں سے ہیں اور بڑے عالموں میں سے ہیں کہ انکو لوگ حالت طفولیت میں اٹھا کر لے گئے تھے اسوجہ سے انکا مسروق نام ہو گیا یعنی چرایا ہوا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَسْمَآئِكُمْ وَاَسْمَآءِ اٰبَآئِكُمْ فَاَحْسِنُوْا اَسْمَآئَكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ۔

۴۵۲۴:۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ يَّجْمَعَ اَحَدٌ بَيْنَ اِسْمِهٖ وَكُنْيَتِهٖ وَيُسَمّٰی مُحَمَّدًا اَبَا الْقَاسِمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ۔

۴۵۲۵:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمَّيْتُمْ بِاسْمِیْ فَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِیْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِیْ رِوَايَةِ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ مَنْ تَسَمّٰی بِاسْمِیْ فَلَا يَكْتَنِ بِكُنْيَتِیْ وَمَنْ تَكَنّٰی بِكُنْيَتِیْ فَلَا يَتَسَمَّ بِاسْمِیْ۔

۴۵۲۶:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ وَلَدْتُ غُلَامًا فَسَمَّيْتُهٗ مُحَمَّدًا وَكَنَّيْتُهٗ اَبَا الْقَاسِمِ فَذُكِرَ لِیْ اَنَّكَ تَكْرَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا الَّذِیْ اَحَلَّ اِسْمِیْ.

کے ساتھ اپنے ناموں کے اور ناموں[1] اپنے باپوں کے پس اچھے رکھو نام اپنے (احمد، ابوداؤد)

۴۵۲۴۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا یہ کہ جمع کرے کوئی درمیان نام حضرتؐ کے اور کنیت ان کی کے اور نام رکھا جائے محمد کنیت کیا جائے ابوالقاسم (ترمذی)

۴۵۲۵۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نام رکھو ساتھ نام میرے کے پس نہ کنیت کرو ساتھ کنیت میری کے (ترمذی، ابن ماجہ) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور بیچ روایت ابوداؤد کے فرمایا جو شخص کہ نام رکھے ساتھ نام میرے کے پس نہ رکھے کنیت میری اور جو شخص کہ کنیت کرے ساتھ کنیت میری کے پس نہ رکھے نام میرا۔

۴۵۲۶۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تحقیق ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ! تحقیق میں نے جنا ہے ایک لڑکا پس نام رکھا میں نے اس کا محمد اور کنیت رکھی میں نے اس کی ابا القاسم پھر ذکر کیا گیا واسطے میرے یہ کہ آپ مکروہ رکھتے ہیں اس کو پس فرمایا کس نے حلال کیا نام رکھنے کو ساتھ نام میرے کے اور حرام کیا کنیت کرنے کو ساتھ کنیت میری کے یا فرمایا کس نے حرام کیا[2] کنیت میری کو اور حلال کیا میرے نام کو (ابوداؤد) اور کہا محی السنۃ

---

[1] اور ناموں اپنے باپوں کے، اور بعض روایتوں میں آیا ہے کہ بنام ماں کے پکارے جائیں گے اور حکمت یہ ہے کہ اولاد زنا شرمندہ نہ ہوں اور واسطے رعایت حلال عیسٰی علیہ السلام کے کہ بے پدر تھے، اور اگر یہ روایت صحیح ہو تو آباء کو حمل کریں گے تغلیب پر جیسے ابوین کہتے ہیں اور شاید بعض کو ماں کی نسبت سے بلایا جائے اور بعض کو باپ کی نسبت، [2] کس نے حرام کیا کنیت میری کو، اس حدیث کی صحت میں گفتگو ہے اور یہ صحیحین کی گذشتہ حدیث کے جس میں آپ نے اپنا نام اور کنیت جمع کرنے سے منع کیا ہے مقابلہ نہیں کر سکتی اور اس مسئلہ میں علماء کے کئی قول ہیں، شافعیؒ سے یہ منقول ہے کہ محمد یا احمد نام رکھنا درست ہے لیکن ابوالقاسم کنیت رکھنا کسی کو درست نہیں اگرچہ نام کچھ اور ہی ہو اور ظاہر احادیث گذشتہ سے یہی مستفاد ہے اور مالکؒ سے منقول ہے کہ محمد یا احمد نام اور ابوالقاسم کنیت دونوں میں جمع کرنا جائز نہیں لیکن صرف نام رکھنا درست ہے اور مالکؒ سے یہ بھی منقول ہے کہ جمع میں جائز ہے اور بعض سے منقول ہے کہ ابوالقاسم کنیت رکھنا آپؐ کی زندگی میں منع تھا اب جائز ہے (لمعات مختصراً)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَحَرَّمَ كُنْيَتِي أَوْ مَا الَّذِي حَرَّمَ كُنْيَتِي وَأَحَلَّ إِسْمِي رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ غَرِيبٌ۔

۴۵۴۷: وَعَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ وُلِدَ لِي بَعْدَكَ وَلَدٌ أُسَمِّيهِ بِاسْمِكَ وَأُكَنِّيهِ بِكُنْيَتِكَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

۴۵۴۸: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَنَّانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَقْلَةٍ كُنْتُ أَجْتَنِيهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْمَصَابِيحِ صَحَّحَهُ۔

۴۵۴۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُغَيِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِيحَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۵۵۰: وَعَنْ بَشِيرِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَمِّهِ أُسَامَةَ بْنِ أَخْدَرِيٍّ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ أَصْرَمُ كَانَ فِي النَّفَرِ الَّذِينَ أَتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْمُكَ قَالَ أَصْرَمُ قَالَ بَلْ أَنْتَ زُرْعَةُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ وَغَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ الْعَاصِ وَعَزِيزٍ وَعَتَلَةَ وَشَيْطَانٍ وَالْحَكَمِ وَغُرَابٍ وَحُبَابٍ وَشِهَابٍ وَقَالَ

نے یہ غریب ہے۔

۴۵۴۷: اور محمد بن حنفیہؒ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا علی مرتضیٰ نے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ خبر دو مجھ کو اگر پیدا کیا جائے میرے ہاں آپؐ کے بعد کوئی لڑکا تو نام رکھوں میں اس کا ساتھ نام آپ کے اور کنیت کروں میں ساتھ آپکی کنیت کے فرمایا اچھا[1] (ابوداؤد)

۴۵۴۸: اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کنیت[2] رکھی میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ایک ساگ کے کہ کھیڑتا تھا میں اس کو (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث ہے کہ پہچانتے ہم اس کو مگر ساتھ اس وجہ کے اور مصابیح میں صحیح کہا ہے اس کو۔

۴۵۴۹: اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تغیر فرماتے تھے برے نام کو (ترمذی)

۴۵۵۰: اور بشیر بن میمون تابعیؒ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے چچا سے کہ اسامہ بن اخدریؓ ہے یہ کہ ایک آدمی تھا کہ اس کو اصرم کہتے تھے تھا وہ شخص بیچ جماعت کے کہ آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پس فرمایا اس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کیا ہے نام تیرا کہا اس نے اصرم[3] فرمایا آپ نے بلکہ نام تیرا زرعہ ہے (ابوداؤد) اور کہا اور تغیر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نام عاص[4] کو اور عزیز[5] کو اور عتلہ[6] کو اور شیطان کو اور حکم[7] کو اور غراب[8] کو اور

---

[1] فرمایا اچھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ کی وفات کے بعد آپ کا نام اور کنیت جمع کرنا جائز ہے۔ [2] کنیت۔ عرب میں ساگ کو حمزہ بھی کہتے ہیں تو انس کی کنیت ابو حمزہؓ تھی (ابو بقلہ نہیں تھی)۔ [3] اصرم کہتے ہیں زراعت اور درخت کے کاٹنے کو اس واسطے حضرتؐ نے اس نام کو بے مناسب سمجھا اور اسکے بدل زرعہ رکھا جو یعنی گاڑنے درخت کے ہے۔ [4] عاص کو کہ مخفف ہے عاصی کا اور دلالت کرتا ہے عصیان پر۔ [5] عزیز کو کیونکہ یہ اللہ کا نام ہے اور اس لئے کہ یہ نام دلالت کرتا ہے عزت و غلبہ پر اور ادب بندوں کا ذلت و خضوع ہے۔ [6] عتلہ کو، اس لئے کہ یہ بمعنے شدت ہے۔ [7] اور حکم کو، یعنی اس لئے کہ حکم مبالغہ حاکم کا ہے اور حاکم حقیقی اللہ تعالیٰ ہی ہے اور نہیں ہے حکم مگر اسی کا۔ [8] غراب کو، اس لئے کہ معنی اس کے دوری کے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَرَكْتُ أَسَانِيْدَهَا لِلْإِخْتِصَارِ۔

۴۵۵۱:۔ وَعَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدِنِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ لِأَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ أَوْ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لِأَبِيْ مَسْعُوْدٍ مَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ زَعَمُوْا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ إِنَّ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ حُذَيْفَةُ۔

۴۵۵۲:۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ فُلَانٌ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ مُنْقَطِعًا قَالَ لَا تَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ وَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۴۵۵۳۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدًا فَإِنَّهٗ إِنْ يَكُ

نام حباب کو اور شہاب کو اور کہا ابوداؤد نے کہ ذکر کیں میں نے اسناد ان حدیثوں کی کہ جن میں تغیر ہو واسطے اختصار کے۔

۴۵۵۱:۔ اور ابو مسعود انصاری سے روایت ہے کہ کہا واسطے ابی عبداللہ کے یا کہا ابو عبداللہ نے واسطے ابو مسعودؓ کے کیا سنا ہے تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے بیچ زعموا کے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے کہ بری سواری مرد کی ہے (ابوداؤد) اور کہا کہ تحقیق ابوعبداللہ کنیت حذیفہؓ بن یمان کی ہے۔

۴۵۵۲:۔ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ کہو تم جو کچھ کہ چاہے اللہ اور چاہے فلاں ولیکن کہو جو چاہے اللہ پھر چاہے فلاں (احمد، ابوداؤد) اور ایک روایت میں آیا ہے بطریق انقطاع کہ فرمایا نہ کہو جو چاہے اللہ اور چاہے محمدؐ اور کہو جو چاہے اللہ اکیلا روایت کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں۔

۴۵۵۳:۔ اور ابو حذیفہؓ سے روایت ہے کہ نقل نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ کہو منافق کو سید اس لئے کہ اگر ہو وہ

لہ حباب کو۔ اس لئے کہ حباب شیطان کا نام ہے، لہ شہاب کو اس لئے کہ آگ کے بھڑکتے شعلہ کو شہاب کہتے ہیں اور امام مالکؒ نے اپنے موطا میں یحییٰ بن سعید سے روایت کیا کہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے پوچھا تیرا نام کیا ہے وہ بولا جمرہ (انگارہ) انہوں نے پوچھا باپ کا نام بولا شہاب (شعلہ) پوچھا کس قبیلے سے کہا حرقہ (جلن) پوچھا کہاں رہتا ہے کہا حرۃ النار میں پوچھا کون سی جگہ میں کہا ذات لظی میں، حضرت عمرؓ نے کہا جا اپنے لوگوں کی خبر لے وہ سب جل گئے راوی نے کہا جب وہ شخص گیا تو دیکھا یہی حال تھا جو حضرت عمرؓ نے کہا تھا یعنی سب جل گئے تھے، سلہ بری سواری مرد کی ہے یعنی لفظ زعموا اس لئے کہ ایسی بات کا مدار زعم اور گمان پر ہوتا ہے نہ جزم اور یقین پر اور زعم وہ بات ہوتی ہے جس کے لئے کوئی ثبوت نہ ہو بلکہ نری حکایت ہو جو گمان کے طور پر زبان پر آگئی اسی لئے مثل مشہور ہے زعموا مطیۃ الکذب، لکہ نہ کہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی سے یوں کہنا کہ خدا کے کرنے سے ہو گا یا تمہارے کرنے سے ہو گا شرک کا کلام ہے، ۵ نہ کہو منافق کو سید، یعنی جو شخص نام کا مسلمان ہو اس کو کوئی سید (سردار) کہے تو اللہ تعالیٰ ناخوش ہوتا ہے پھر جو لوگ کافروں کو اور نام کے جھوٹے فاسق مسلمانوں کو عرضیاں لکھا کرتے ہیں پھر اس میں غریب پرور اور حاکم عادل و منصف زمان اور فلک رتبہ اور سلیمان جاہ اور سکندر طالع اور سردار لکھا کرتے ہیں سو ایسے الفاظ اس کے واسطے موجب ناراضامندی اللہ تعالے کے ہیں ÷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَيِّدَ فَقَدْ أَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۵۵۴: عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنِي أَنَّ جَدَّهُ حَزْنًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ اسْمِي حَزْنٌ قَالَ بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ مَا أَنَا بِمُغَيِّرٍ اسْمًا سَمَّانِيْهِ أَبِي قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زَالَتْ فِيْنَا الْحُزُوْنَةُ بَعْدُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۵۵۵: وَعَنْ أَبِي وَهْبِ الْجُشَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَأَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَّامٌ وَأَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمُرَّةُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

سید تو تحقیق ناخوش کیا تم نے پروردگار اپنے کو (ابوداؤد)

تیسری فصل

۴۵۵۴: حضرت عبدالحمید بن جبیر بن شیبہؒ سے روایت ہے کہ بیٹھا تھا میں پاس سعید بن مسیبؒ کے پس حدیث کی سعید نے روبرو میرے یہ کہ دادا اس کا حزن تھا آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آپ نے کیا ہے نام تیرا کہا نام میرا حزن ہے فرمایا بلکہ نام تیرا سہل رکھا میں نے کہا اس نے نہیں[1] میں تغیر کرنے والا اس نام کو کہ رکھا میرا نام باپ میرے نے کہا سعید بن مسیبؒ نے پس ہمیشہ رہی بیچ خاندان ہمارے کے سختی اب تک (بخاری)

۴۵۵۵: اور ابی وہب جشمیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نام رکھو ساتھ ناموں انبیاء کے اور بہتر ناموں میں طرف اللہ کی عبداللہ[2] اور عبدالرحمٰن اور خوب سچے[3] نام حارث اور ہمام ہیں اور بدتر ین نام میں حرب اور مرہ (ابوداؤد)

---

[1] نہیں میں تغیر کرنے والا۔ غالباً یہ قبول نہ کرنا ان کا ابتداء ہجرت میں ہوگا کہ جب اسلام کے لئے ہجرت کر کے آئے تھے اور ہنوز صحبت اور صداقت ایمان اور تہذیبِ اخلاق کے ساتھ مشرف نہ ہوئے تھے، [2] عبداللہ اور عبدالرحمٰن، عبداللہ کے معنی بندہ اللہ کا اور عبدالرحمٰن کا معنی بندہ رحمٰن کا سوا اسی میں داخل ہے عبدالقدوس عبدالخالق، خدا بخش، اللہ دیا، الہ داد غرض جس نام میں اللہ کی طرف نسبت نکلے خصوصاً اللہ کے ویسے نام کا ذکر ہو کہ اور کسی کو نہیں بولتے،

[3] خوب سچے نام حارث اور ہمام ہیں، اور حارث کے معنی ہیں کسب کرنے والا اور ہمام مشتق ہے ہم سے بمعنے قصد و ارادہ کے اور کوئی آدمی کسب و ہم سے خالی نہیں اس لئے یہ بہت سچے نام ہیں ۞

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْبَيَانِ وَالشِّعْرِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۵۵۶: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۵۵۷: وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۵۵۸: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۵۵۹: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۵۶۰: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ

بیان ہے بیچ بیان[1] اور شعر کے

پہلی فصل

۴۵۵۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آئے دو آدمی جانب مشرق سے پس انہوں نے خطبہ پڑھا پس تعجب کیا لوگوں نے ان کی خوش تقریری سے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق[2] بعض بیان البتہ سحر ہوتا ہے۔ (بخاری)

۴۵۵۷: اور ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بعض شعر حکمت ہے (بخاری)

۴۵۵۸: اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے ہلاک ہوئے وہ شخص کہ مبالغہ[4] کرتے ہیں کلام میں فرمایا اس کلمہ کو تین بار (مسلم)

۴۵۵۹: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے بہت سچا کلمہ کہ کہا اس کو شاعر نے کلمہ لبید[5] کا ہے کہ وہ یہ ہے کہ خبردار ہو ہر چیز اللہ کے سوا فانی ہے (بخاری، مسلم)

۴۵۶۰: اور عمرو بن شریدؓ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا پیچھے بیٹھا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سواری پر

---

[1] بیان ہے، بیان کہتے ہیں خوش تقریر کو اور شعر کہتے ہیں موزوں کلام کو اور اس کی تاثیر دل میں زیادہ ہوتی ہے، [2] تحقیق بعض بیان البتہ سحر ہوتا ہے یعنے جیسے آدمی جادو سے لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے ایسے بعض آدمیوں کی تقریر ہوتی ہے، علماء حدیث نے کہا ہے اگر باطل میں خوش تقریری کرے تو حرام ہے اور حق بات میں پسند ہے، [3] بعض شعر حکمت ہے یعنی تمام شعر برے نہیں ہوتے بلکہ بعض ان میں مفید بھی ہوتے ہیں، [4] مبالغہ کرتے ہیں، یعنی تکلف کرنا کلام کرنے میں اور مقید ہونا ساتھ عبارت آرائی کے بطور ریا اور تصنع کے بہت برا ہے، [5] کلمہ لبید کا ہے، لبید مشہور شاعر تھے عرب میں وہ مسلمان ہو گئے اور انہوں نے جب حضرتؐ کی صحبت پائی اسوقت شعر کہنا چھوڑ دیا اور کہتے تھے اللہ تعالیٰ نے شعر سے بہتر مجھ کو قرآن عطا فرمایا ان کی کنیت ابو عقیل تھی معاویہؓ کی خلافت میں فوت ہوئے اور اس مصرع کا دوسرا مصرع یہ ہے، وکل نعیم لا محالۃ زائل ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ اُمَيَّةَ بْنِ اَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هِيهِ فَاَنْشَدْتُهٗ بَيْتًا فَقَالَ هِيهِ ثُمَّ اَنْشَدْتُهٗ بَيْتًا فَقَالَ هِيهِ حَتّٰى اَنْشَدْتُهٗ مِائَةَ بَيْتٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۵۶۱: وَعَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ اِصْبَعُهٗ فَقَالَ هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ وَفِي سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۴۵۶۲: وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ اُهْجُ الْمُشْرِكِيْنَ فَاِنَّ جِبْرِيْلَ مَعَكَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِحَسَّانَ اَجِبْ عَنِّي اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۵۶۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُهْجُوْا

ایک دن پس فرمایا کیا یاد ہے تجھ کو شعروں امیہ بن ابی الصلت سے کچھ کہا میں نے کہ ہاں یاد ہیں مجھے فرمایا کہ پڑھ پس پڑھا میں نے رویف حضرت ایک بیت پس فرمایا اور بھی پڑھ پھر پڑھی میں نے بیت پس فرمایا ہاں پڑھ کوئی اور بیت یہاںتک کہ پڑھیں میں نے سو بیتیں (مسلم)

۴۵۶۱ اور جندبؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے بیچ بعض لڑائی کے اور حالانکہ خون آلودہ ہوئی انگلی آپ کی پس فرمایا نہیں تو مگر انگلی کہ خون آلودہ ہوئی اور بیچ راہ خدا کے وہ چیز کہ دیکھی تو نے (بخاری، مسلم)

۴۵۶۲ اور براءؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن قریظہ کے واسطے حسان بن ثابت کے کہ ہجو کر تو مشرکین کی پس تحقیق جبرئیل ساتھ تیرے ہیں اور تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے واسطے حسان کے جواب دے میری طرف سے یا الٰہی تائید کر حسان کو ساتھ جبرئیل کے (بخاری، مسلم)

۴۵۶۳ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہجو کرو کفار قریش

سلہ یہاں تک کہ پڑھیں میں نے سو بیتیں۔ معلوم کیا چاہیئے کہ امیہ زمانہ کفر میں ایک شاعر تھا اس کے شعر میں حمد الٰہی اور مذمت دنیا کا مضمون تھا۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن کو سنا پھر فرمایا کہ اس کی زبان ایمان لائی اور دل کافر رہا، یعنی زبان سے مضمون اچھے نکلے لیکن دل سے کفر اور حبِّ دنیا نہ گئی اور یہی حال ہے اکثر شاعروں کا کہ اشعار میں بعض مضمون تو نہایت خوب اور راست زبان سے نکلتے ہیں اور دل سیاہ۔

سلہ بیچ راہ خدا کے ہے، مطلب یہ ہے کہ خدا کے راہ میں اتنی تکلیف بے حقیقت ہے اور یہ شعر نہیں ہے بلکہ رجز ہے موزون کہا تو ذکی نے ہر موزون کو شعر نہیں کہتے جب تک اس کے کہنے والے کا ارادہ شعر کہنے کا نہ ہو اور اسی لئے بعض موزون فقرے قرآن مجید میں موجود ہیں جیسے لن تنالوا البر حتی تنفقوا یا نصر من اللہ و فتح قریب یا ویرزقہ من حیث لا یحتسب۔

سلہ جبرئیل ساتھ تیرے ہیں، یعنے اس کی طرف سے مضمون کا فیضان ہوگا۔

سلہ فرمایا ہجو کرو کفار قریش کی۔ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شاعرا صحابؓ سے فرمایا جیسے حسان اور عبد اللہ بن رواحہ اور کعب بن مالکؓ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُرَيْشًا فَإِنَّهُ أَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۲۵۶۴ - وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَسَّانَ إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللهِ وَرَسُولِهِ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفَى وَاشْتَفَى رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۲۵۶۵ - وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ التُّرَابَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى اغْبَرَّ بَطْنُهُ يَقُولُ وَاللهِ لَوْلَا اللهُ مَا اهْتَدَيْنَا ؛ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا ؛ فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا ؛ وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا ؛ وَإِنَّ الْأُولَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا ؛ إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا ؛ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ أَبَيْنَا أَبَيْنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۵۶۶ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ وَهُمْ يَقُولُونَ نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا ؛ عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا ؛ يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُجِيبُهُمْ ؛ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرِ الْأَنْصَارَ

کی، پس تحقیق ہجو بہت سخت ہوتی ہے ان پر پھینکنے تیر کے سے (مسلم)

۲۵۶۴ - اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے واسطے حسانؓ کے کہ تحقیق جبریلؑ ہمیشہ تائید کرتا ہے تیری جب تک کہ مقابلہ کرتا ہے تو اللہ اور رسول کی طرف سے اور کہا عائشہؓ نے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ہجو[1] کی کفار کی حسانؓ نے پس شفا دی مسلمانوں کو اور شفا پائی آپ (مسلم)

۲۵۶۵ - اور براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھاتے[2] مٹی دن خندق کے یہاں تک کہ غبار آلودہ ہوا تھا پیٹ حضرتؐ کا فرماتے قسم ہے اللہ کی اگر نہ ہوتی ہدایت اللہ کی تو راہ راست نہ پاتے ہم اور نہ صدقہ دیتے ہم اور نہ نماز پڑھتے ہم، پس اتار اے اللہ آرام ہم پر اور ثابت رکھ قدم ہمارے اگر ملیں ہم دشمنان دین سے تحقیق ان کفار مکہ نے زیادتی کی ہے ہم پر بسبب اس کے کہ جب ارادہ کرتے ہیں وہ فتنہ کا انکار کرتے ہیں ہم بلند کرتے تھے حضرتؐ ساتھ ان بیتوں کے آواز اپنی خصوصاً ابینا ابینا پر (بخاری مسلم)

۲۵۶۶ - اور انسؓ سے روایت ہے کہ شروع کیا مہاجروں نے اور انصار نے کھودنا خندق کا اور اٹھانا مٹی کا اور وہ پڑھتے تھے اس رجز کو ہم وہ لوگ ہیں کہ بیعت کی محمد صلعم سے، جہاد پر جب تک باقی رہیں ہم ہمیشہ، فرماتے تھے نبی صلعم حالانکہ جواب دیتے تھے انکو یا الٰہی نہیں[3] زندگی مگر زندگانی

---

[1] ہجو کی کفار کی حسانؓ نے۔ کافروں نے آپ کی ایک بار ہجو کی تھی حضرتؐ نے حسان سے فرمایا کہ تم انکو جواب دو حسان نے چند شعروں میں انکی خوب ہجو کی تب آپ نے یہ حدیث فرمائی اس باب کی حدیثوں سے معلوم ہوا کہ شعر کہنا درست ہے بشرطیکہ اس کا مضمون شرع کے مخالف نہ ہو، [2] اٹھاتے تھے مٹی، سال چہارم میں کافروں نے آپ پر ہجوم کیا آپؐ نے پناہ کے لئے مدینے کے گرد خندق کھدوائی آپؐ خندق سے مٹی نکالتے جاتے تھے اور عبداللہ بن رواحہ یا عامر کی یہ رجز فرماتے تھے افسوس ہے کہ حضرتؐ تو مٹی تک ڈھونے میں عار نہ کریں اور اس زمانہ کے بعض بیوقوف امیر غریب کو ساتھ کھلانے یا اسکو پاس بٹھانے میں عار کریں سلام علیک کرنے سے خفا ہوں سنت کے موافق مصافحہ کرنے سے ناراض ہوں پھر کہلاتے ہیں مسلمان ہیں، [3] یا الٰہی نہیں یعنی دنیا کی زندگی کی کچھ حقیقت نہیں زندگی ہے آخرت کی الٰہی انکی مغفرت کر تو وہاں کی زندگی کا لطف اٹھائیں ❊

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْمُهَاجِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۵۶۷:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۴۵۶۸:۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَدْ أَنْزَلَ فِي الشِّعْرِ مَا أَنْزَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ وَلِسَانِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَكَأَنَّمَا تَرْمُونَهُمْ بِهِ نَضْحَ النَّبْلِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْاِسْتِيْعَابِ لِابْنِ عَبْدِ الْبَرِّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَاذَا تَرَى فِي الشِّعْرِ فَقَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ وَلِسَانِهِ۔

۴۵۶۹:۔ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَيَاءُ وَالْعِيُّ

آنحضرت کی پس بخش انصار اور مہاجرین کو۔ (بخاری ، مسلم)

۴۵۶۷:۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ بھرنا[1] پیٹ ایک شخص کا پیپ سے کہ خراب کر دے پیٹ اس کے کو بہتر ہے بھرنے پیٹ کے سے شعر مذموم سے (بخاری ، مسلم)

دوسری فصل

۴۵۶۸:۔ حضرت کعب بن مالک سے روایت ہے یہ کہ انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے نازل کی بیچ حق شعر کہنے کے وہ چیز کہ نازل کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مومن جہاد کرتا ہے ساتھ اپنی تلوار کے اور زبان اپنی کے قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتھ اسکے کے ہے گویا کہ مارتے ہو کفار کو ساتھ شعر کے مانند مارنے تیر کے روایت کی یہ شرح السنہ میں اور مذکور ہے کتاب استیعاب میں کہ ابن عبدالبر کی ہے یہ کہ کعب نے کہا یا رسول اللہ کیا حکم فرماتے ہو بیچ شعر کے پس فرمایا تحقیق مومن جہاد کرتا ہے[2] ساتھ تلوار اپنی کے اور زبان اپنی کے۔

۴۵۶۹:۔ اور ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حیا اور زبان[3] بستگی

---

[1] البتہ بھرنا پیٹ ، یعنی شعر گوئی یا شعر خوانی کا شغل غالب رکھنا اور قرآن اور علوم شرعی پر کم متوجہ ہونا سخت قبیح ہے اس واسطے کہ اکثر اشعار مدح بیہودہ اور ہجو مذموم اور مبالغے سے خالی نہیں تو شعر گوئی اور شعر خوانی گویا کذب اور افترا ہے۔ اور بڑی فلاکت ہے اور پریشان خاطری تو نقد وقت ہے کہ تلاش مضمون تازہ میں شاعروں کو کیا کیا کنوئیں جھانکنے پڑتے ہیں لیکن اگر گاہ گاہ شعر سخن سے شغل لگائے مگر اکثر اوقات علوم دینی میں صرف کرے تو منع نہیں کہ آپ نے بھی گاہ گاہ اشعار سنے ہیں لیکن حق مضمون کے جیسے باب کی حدیثوں میں اسکا صاف بیان ہے ، [2] تحقیق مومن جہاد کرتا ہے صحیح یہ امر ہے کہ شعر اور کلام کی طرح ہے پس عمدہ اسکا جس کا مضمون صحیح ہو اور اس میں اچھی بات کی ترغیب ہو یا خدا اور رسول کی تعریف میں ہو ، اور مبالغہ اور جھوٹ سے خالی ہو عمدہ ہی ہے ، [3] زبان ، بستگی یعنی بری بات سے اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ مومن بسبب حیا انکسار اور مسکینی اور شغل اور عبادت اور صلاح باطن کی قدرت نہیں رکھتا اور تقریر بد بیانی کے اور عاجز ہوتا ہے ثابت کرنے مدعا و مراد سے اور تقویٰ کرتا ہے بری باتوں سے بخلاف منافق کے کہ فحش گو ہوتا ہے اور پر بیان اور تیزی زبان کے اور ابو ثعلبہ خشنیؓ کی آئندہ حدیث میں ثرثارون اور متشدقون اور متفیہقون سے بھی منافق منہ بھر بھر کر باتیں کرنے والے مراد ہیں ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيْمَانِ وَالْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۵۷۰:۔ وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَبَّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبَكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا وَإِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدَكُمْ مِنِّي مَسَاوِيْكُمْ أَخْلَاقًا الثَّرْثَارُوْنَ الْمُتَشَدِّقُوْنَ الْمُتَفَيْهِقُوْنَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ عَنْ جَابِرٍ وَفِي رِوَايَتِهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ فَمَا الْمُتَفَيْهِقُوْنَ قَالَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ۔

۴۵۷۱:۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ قَوْمٌ يَأْكُلُوْنَ بِأَلْسِنَتِهِمْ كَمَا تَأْكُلُ الْبَقَرَةُ بِأَلْسِنَتِهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ۔

۴۵۷۲:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْبَلِيْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَاقِرَةُ بِلِسَانِهَا

دو شاخیں ہیں ایمان سے اور فحش گوئی اور بکواس بے فائدہ دو شاخیں ہیں نفاق سے (ترمذی)

۴۵۷۰:۔ اور ابی ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق محبوب ترین تمہارا طرف میری اور بہت نزدیک تمہارے مجھ سے دن قیامت کے بہت خوش اخلاق تمہارے ہیں اور تحقیق دشمن ترین تمہارے طرف میری اور دور ترین[1] تمہارے مجھ سے برے تمہارے ہیں از روئے اخلاق کہ وہ ہیں بہت کلام کرنے والے[2] اور فراخی کرنے والے کلام میں[3] اور منہ بھر کر کلام کرنے والے (بیہقی نے شعب الایمان میں) اور روایت ہے ترمذی سے مانند اس کے جابر رضی اللہ عنہ سے بیچ ایک روایت ترمذی کے یوں ہے کہ عرض کیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے یا رسول اللہ تحقیق جانا ہم نے ثرثارون اور متشدقون کو پس کون ہیں متفیہقون فرمایا تکبر کرنے والے۔

۴۵۷۱:۔ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ نکلے گی ایک قوم کھاوے[2] گی ساتھ زبانوں اپنی کے جیسے کہ کھاتی ہیں گائیں ساتھ زبان اپنی کے (احمد)

۴۵۷۲:۔ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے اس شخص کو کہ مبالغہ کرے فصاحت کلام میں وہ جو[3] کھائے ساتھ زبان اپنی کے جیسے کہ کھاتی ہیں چارہ گائیں ساتھ اپنی زبانوں

[1] اور دور ترین۔ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ بکواس اور بے فائدہ تقریریں بنانی خوب نہیں اور مخالف ہیں اسلام کے۔ [2] کھائے گی ساتھ اپنی زبانوں کے، یعنے زبانوں کو وسیلہ کھانے کا کریں گے۔ اور لوگوں کی تعریف کر کے ان سے دنیا حاصل کریں گے۔ [3] وہ جو کھائے، یعنی خوش بیانی کو بھی روٹی کا ایک ذریعہ بنائے جیسے آج کل کے اکثر لیکچرار اور اخبار نویس اور ایڈیٹر کو دین اسلام سے باہر اور خوش بیانی میں ساحر ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عمدہ کلام وہ ہے جو ضرورت کے موافق ہو اور اس کا ظاہر اور باطن شریعت کے رو سے یکساں ہو، [4] کلام کرنے والے۔ تکلف کرتا اور خلاف حق کہے، [5] کلام میں، بغیر احتیاط اور پرہیز کے ؞

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُودَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۳۷۵۴: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي بِقَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيضَ مِنَ النَّارِ فَقُلْتُ يَا جِبْرِيلُ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ أُمَّتِكَ الَّذِينَ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۴۷۵۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ لِيَسْبِيَ بِهِ قُلُوبَ الرِّجَالِ أَوِ النَّاسِ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ۔

۵۷۵۴: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا وَقَامَ رَجُلٌ فَأَكْثَرَ الْقَوْلَ فَقَالَ عَمْرٌو لَوْ قَصَدَ فِي قَوْلِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُ أَوْ أُمِرْتُ أَنْ أَتَجَوَّزَ فِي الْقَوْلِ فَإِنَّ الْجَوَازَ هُوَ خَيْرٌ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ۔

کے (ترمذی، ابوداؤد) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

۳۷۵۴: اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گزرا میں اس رات کو کہ معراج کرائی گئی مجھ کو ایک قوم پر کہ کاٹے جاتے تھے ہونٹ انکے ساتھ مقراضوں آگ کے سے پس کہا میں نے اے جبرئیل کون ہیں یہ لوگ کہا یہ ہیں واعظ قوم تیری کے وہ جو کہتے ہیں وہ چیز آپ نہیں کرتے (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

۴۷۵۴: اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سیکھے پھیرنا کلام کا تاکہ قابو میں لائے بسبب اس کے دل مردوں کے یا فرمایا لوگوں کے نہیں قبول کریگا اللہ تعالیٰ اس سے دن قیامت کے نفل اور نہ فرض (ابوداؤد)

۵۷۵۴: اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ انہوں نے کہا ایک دن اس حالت میں کہ کھڑا ہوا ایک شخص اور بہت بیان کیا پس کہا حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے اگر میانہ روی کرتا اپنی تقریر میں تو البتہ بہتر ہوتا واسطے اس کے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے تحقیق جانا میں نے یا حکم کیا گیا میں یہ کہ اختصار کروں میں تقریر میں پس تحقیق تقریر مختصر بہتر ہے (ابوداؤد)

سلہ آپ نہیں کرتے۔ یعنے برائی ان کی نہ کرنے کی وجہ سے ہے اور کہتے ہیں برائی نہیں اگرچہ آپ نہ کریں اسی لئے امر بالمعروف میں شرط نہیں ہے مگر امر بالمعروف بغیر فعل کے تاثیر نہیں رکھتا اور اللہ عزوجل کو غصہ ہوتا ہے اس پر جو خود عمل نہ کرے اور لوگوں کو عمل کرنے کے لئے کہے فرمایا اللہ عزوجل نے سورۂ صف میں اے ایمان والو کیوں کہتے ہو جو نہیں کرتے بڑی بیزاری ہے اللہ عزوجل کی یہاں کہ کہو وہ چیز جو نہ کرو۔

سلہ پھیرنا کلام کا۔ یعنی طرح طرح بیان کرنا کلام کرنا۔

سلہ کھڑا ہوا۔ یعنی وعظ کہنے کو، سلہ اور بہت، یعنے واسطے اظہار فصاحت کے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۵۷۶:۔ وَعَنْ صَخْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ سِحْرًا وَّاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَھْلًا وَّاِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُکْمًا وَّاِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِیَالًا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ.

۴۵۷۷:۔ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِی الْمَسْجِدِ یَقُوْمُ عَلَیْہِ قَائِمًا یُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ یُنَافِحُ وَیَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یُؤَیِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا نَافَحَ اَوْ فَاخَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۴۵۷۸:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَادٍ یُقَالُ لَہٗ اَنْجَشَۃُ وَکَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُوَیْدَکَ یَا اَنْجَشَۃُ لَا تَکْسِرِ

۴۵۷۶:۔ اور صخر بن عبداللہ بن بریدہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے انہوں نے صخر کے دادا سے کہ سنا میں نے رسول اللہ سے فرماتے تحقیق بعض بیان جادو ہے اور تحقیق [1] بعض علم جہالت ہے اور تحقیق بعض [2] شعر حکمت ہیں اور تحقیق بعض باتیں بوجھ ہیں (ابوداؤد)

تیسری فصل

۴۵۷۷:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے واسطے حسان کے منبر مسجد میں کہ کھڑے ہوتے اس پر کھڑے ہوتا در آں حالانکہ فخر کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یا مقابلہ کرتے ان کی طرف سے اور فرماتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے حسان کی ساتھ جبرئیل کے جب تک کہ مقابلہ کرتا ہے وہ یا کہا فخر کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے۔ (بخاری)

۴۵۷۸:۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا تھے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کو گا نے چلانے والا کہا جاتا تھا اس کو انجشہ اور تھا وہ خوش آواز پس فرمایا اس کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آہستہ ہانک اونٹوں کو اے انجشہ مت توڑ تو شیشوں

---

[1] اور بعض علم جہالت ہے، اس کے دو مطلب ہیں ایک یہ کہ سیکھے ایسے علوم کہ حاجت نہیں ہے ان کی جیسے نجوم رمل، جفر، فلسفہ وغیرہ دوسرے یہ کہ علم تو حاصل کرے لیکن عمل نہ کرے تو یہ گویا جاہل ہے، [2] تحقیق بعض شعر، فائدہ مند ہوتا ہے کیونکہ اس کی تاثیر دل میں زیادہ ہوتی ہے اسی لئے عرب کے مشرکین قرآن کو بھی شعر کہتے ہیں اس کی تاثیر دیکھ کر، [3] تحقیق بعض باتیں بوجھ ہیں، یعنی قائل پر اگر جھوٹ ہو یا لوگوں کو بتلائے اور خود نہ کرے [4] آہستہ ہانک، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے اور ایک حبشی غلام جس کا نام انجشہ تھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبوں کے اونٹوں کو ہانکتا تھا سو وہ غلام خوش آواز تھا آہنگ سے سرود گاتا تھا اور دستور ہے کہ اونٹ سرود سے بہت جلد جلد چلنے لگتے ہیں تو بیبیوں کو سواری میں تکلیف ہوتی تھی تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی اور عورتیں نازک بدن ہوتی ہیں اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو شیشہ بانشا کہا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْقَوَارِيرِ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِي ضَعَفَةَ النِّسَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۵۷۹ :۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ كَلَامٌ فَحَسَنُهُ حَسَنٌ وَقَبِيْحُهُ قَبِيْحٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَرَوَى الشَّافِعِيُّ عَنْ عُرْوَةَ مُرْسَلًا۔

۴۵۸۰ :۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ إِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا الشَّيْطٰنَ أَوْ أَمْسِكُوا الشَّيْطٰنَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۵۸۱ :۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۵۸۲ :۔ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي طَرِيْقٍ فَسَمِعَ مِزْمَارًا فَوَضَعَ

کو کہا قتادہ نے مراد رکھتے تھے حضرت ساتھ شیشوں کے ضعیف عورتوں کو۔ (بخاری، مسلم)

۴۵۷۹ :۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ذکر کیا گیا نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شعر پس فرمایا رسول اللہ نے شعر کلام ہے، پس اچھا[1] اس کا اچھا ہے اور برا اس کا برا ہے (دارقطنی) اور روایت کی شافعی نے عروہ سے بطریق ارسال کے۔

۴۵۸۰ :۔ اور ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب چلتے تھے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عرج میں ناگہاں روبرو آیا ایک شاعر کہ شعر پڑھتا تھا پس فرمایا رسول اللہ نے پکڑو[2] اس شیطان کو یا فرمایا نہ جانے دو اس شیطان کو البتہ بھرنا پیٹ مرد کا قے سے بہتر ہے بھرنے سے ساتھ شعر کے۔ (مسلم)

۴۵۸۱ :۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ راگ[3] جماتا ہے نفاق کو دل میں جیسا کہ جماتا ہے پانی کھیتی کو۔ (بیہقی شعب الایمان میں)

۴۵۸۲ :۔ اور حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا تھا میں ساتھ ابن عمرؓ کے بیچ راہ کے پس سنی انھوں نے نئے، پس

---

[1] پس اچھا اس کا اچھا ہے اور برا اس کا برا ہے، یعنی مدار مضمون پر ہے اگر اچھا مضمون ہے تو وہ شعر اچھا ہے اور اگر برا ہے تو برا ہے، [2] پکڑو اس شیطان کو، اس آدمی کے شعر کفر اور شرک اور فسق اور عشق کے مضامین سے بھرے تھے، اس لئے آپؐ نے اس کو شیطان کہا۔

[3] راگ جماتا ہے نفاق کو، اس راگ سے وہ راگ مراد ہے جس میں عشق و فسق کے مضمون ہوں، نفاق اس کو کہتے ہیں کہ آدمی ظاہر میں دعوے مسلمانی کا کرے، نماز روزہ بجا لائے اور دل میں اس کو خدا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ کام نہ ہو، سو یہ کہ جیسے کھیتی پانی دینے سے جمتی ہے ویسے ہی راگ فحش و عشق سننا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ وَنَاءَ عَنِ الطَّرِيقِ إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ ثُمَّ قَالَ لِي بَعْدَ أَنْ بَعُدَ يَا نَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا قُلْتُ لَا فَرَفَعَ إِصْبَعَيْهِ مِنْ أُذُنَيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ يَرَاعٍ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ قَالَ نَافِعٌ وَكُنْتُ إِذْ ذَاكَ صَغِيرًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُودَاوُدَ۔

رکھیں دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں اور دور ہوئے راہ سے دوسری طرف پھر کہا واسطے میرے پیچھے اس کے کہ دور ہوئے اے نافع کیا سنتا ہے تو کچھ کہا میں نے نہیں پس اٹھالیں انگلیاں اپنی دونوں اپنے کانوں سے کہا ابن عمرؓ نے تھا میں ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پس سنی آواز نئے[1] کی پس کیا حضرت نے مانند اس چیز کی کہ کیا میں نے کہا نافعؒ نے اور تھا میں اس وقت لڑکا چھوٹا (احمد، ابوداؤد)

---

[1] پس سنی آواز، یعنی بانسلی کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کا یہی عمل تھا کہ باجا سننے سے اس قدر پرہیز کرتے تھے کہ راہ چلنے میں بھی اگر کہیں باجے کی آواز کان میں پڑ جاتی تو اپنے کان بند کر لیتے پھر معاذ اللہ باجا سنتا یا راگ کی محفل میں جاتا اور اس میں سرور آتا اور اس کو موجب شوق الٰہی کا سمجھنا تو کیا امکان تھا البتہ شادیوں میں اور عیدوں میں صرف دف بجانا اور مردوں کی بہادری میں شعر پڑھنا صحیح حدیثوں سے ثابت ہے ❁

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ وَالْغِيبَةِ وَالشَّتْمِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٥٨٣: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّضْمَنُ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

٤٥٨٤: وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

٤٥٨٥: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان ہے بیچ محافظت زبان کے اور غیبت اور گالیوں کے

پہلی فصل

۴۵۸۳: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ضامن ہو واسطے میرے اس کا اس کے دونوں کلوں[۱] میں ہے اور اس کا کہ اس کے دونوں پاؤں[۲] میں ہے ضامن ہوں میں اس کے لئے بہشت[۳] کا (بخاری)

۴۵۸۴: اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ البتہ بولتا ہے ساتھ ایک بات کے کہ اس میں رضامندی اللہ کی ہے نہیں جانتا اس کی شان بلند کرتا ہے اللہ بسبب اس کے بڑے درجے اور تحقیق بندہ بولتا ہے ساتھ ایک بات کے کہ اس میں اللہ کی ناراضگی ہے نہیں جانتا اس کی شان گرتا ہے اللہ بسبب[۴] اس کے جہنم میں (بخاری) اور بیچ ایک روایت بخاری مسلم کے یوں ہے کہ گرتا ہے بندہ بسبب اس بات کے آگ دوزخ میں گرنا دور کا فاصلہ ہے مشرق اور مغرب کا۔

۴۵۸۵: اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برا کہنا

---

[۱] اس کا کہ دونوں کلوں میں ہے، یعنے زبان سے جھوٹ نہ بولے غیبت نہ کرے حرام مال نہ کھائے۔ [۲] اس کے دونوں پاؤں میں ہے، یعنے حرام کاری نہ کرے، [۳] بہشت کا۔ اکثر گناہ انہیں دونوں مقام سے صادر ہوتے ہیں ان گناہوں کو مولوی عنایت احمد صاحب نے رسالہ ضمان الفردوس میں جمع کر دیا ہے وہ رسالہ اسی حدیث کی شرح میں انہوں نے لکھا ہے یہ رسالہ اپنے باب میں خطیب فی المحراب ہے جس نے ان کو دو کا بہشت پایا، [۴] گرتا ہے بندہ بسبب اس کے دوزخ میں، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی بدوں سوچے ہر ایک بات کہنے میں احتیاط اور غور لازم ہے یہ نہیں کہ جو منہ میں آیا کہہ دیا تفنن بے مہار کی طرح ٹر ٹر کرنے والا بیوقوف ہے اور اکثر ایسے آدمی کے منہ سے ایسی بات نکل جاتی ہے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو ناگوار ہوجاتی ہے پس وہ ایک بات کی وجہ سے دوزخی ہو جاتا ہے، (لاحول ولاقوۃ الا باللہ اعوذ بک من شر لسانی) ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۵۸۶:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۵۸۷:۔ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْمِيْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ اِنْ لَّمْ يَكُنْ صَاحِبُهٗ كَذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۵۸۸:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ اَوْ قَالَ عَدُوَّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ اِلَّا حَارَ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۵۸۹:۔ وَعَنْ اَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِيْ مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۵۹۰:۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ

مسلمان کا فسق ہے اور مار ڈالنا اس کا کفر ہے (بخاری، مسلم)

۴۵۸۶:۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے اپنے بھائی مسلمان کو کافر پس تحقیق پھرتا ہے ساتھ اس کلمہ کفر کے ایک ان دونوں کا (بخاری، مسلم)

۴۵۸۷:۔ اور ابوذر رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تہمت کرے کوئی شخص کسی شخص کو فسق کی اور نہ تہمت کرے اسکو کفر کی مگر کہ پھرتا ہے کلمہ کفر و فسق کہنے والے پر، اگر نہ ہو یار اسکا جس کو وہ کلمہ کہا اس طرح کا (بخاری)

۴۵۸۸:۔ اور ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پکارے کسی شخص کو ساتھ کفر کے یا کہے او، دشمن خدا کے اور نہیں ہے وہ شخص اس طرح کا مگر کہ رجوع[2] کرتا ہے کفر یا عداوت اس پر (بخاری، مسلم)

۴۵۸۹:۔ اور انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص برا کہنے والے آپس میں گناہ اس چیز کا کہیں اس پر ہے کہ پہلے برا کہا جب تک کہ تجاوز نہ کرے مظلوم (مسلم)

۴۵۹۰:۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

---

[1] اور مار ڈالنا اسکا کفر ہے، اگر قتل حلال جان کر مسلمان کو قتل کرے تو صریحاً کفر ہے اور نہیں تو کبیرہ گناہ ہے، [2] مگر کہ رجوع کرتا ہے کفر یا عداوت اس پر، یعنی اگر وہ کافر ہے حقیقت میں جسکو کافر کہا تو بجا ہوا اور اگر وہ کافر نہیں تو اسوقت کفر کہنے والے پر پلٹ پڑیگا ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ آدمی اپنی زبان کو روکے نہیں ہر ایک کو بے دلیل یقینی کافر نہ کہے شاید اسی پر پلٹ پڑے اور خدا کے غضب میں گرفتار ہووے ہاں یوں کہنا مضائقہ نہیں کہ فلاں آدمی کافروں کے کام کرتا ہے اگر اسکے عمل دین کے خلاف ہوں اور اگر کسی کا کفر بدلیل قطعی ثابت ہو گیا اور ضروریات دین کے وہ انکار کرتا ہو تو اسکو شوق سے کافر کہے تاکہ کوئی اسکی راہ پر نہ چلے اور شریعت محمدی میں خلل نہ پڑے جیسے کہ اس زمانہ میں بعض ملحد ظاہر ہوئے ہیں کہ شریعت محمدی کو ہنستے ہیں بیشک وہ کافر ہیں، [3] اس پر ہے کہ پہلے برا کہا، یعنی اگر دو شخص آپس میں ایک دوسرے کو گالی دیں تو گناہ اسی پر ہے جس نے اول گالی دینا شروع کیا اسلئے کہ اول اسی نے راہ نکالی اور اگر مظلوم نے جواب میں زیادتی کی ایک گال کے بدلے دو گالیاں دیں تو دونوں گناہ میں شریک ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا گالی کا جواب دینا درست ہے بشرطیکہ حد سے نہ بڑھے لیکن محو اسکی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِصِدِّيقٍ أَنْ يَكُونَ لَعَّانًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۹۱ - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّعَّانِينَ لَا يَكُونُونَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۹۲ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۹۳ - وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُونَ شَرَّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۹۴ - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَمَّامٌ.

نہیں جائز واسطے سچ کہنے والے کے یہ کہ ہو بہت لعنت کرنے والا (مسلم)

۴۵۹۱ - اور ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق بہت لعنت کرنے والے نہ ہوں گے گواہی دینے والے اور شفاعت کرنے والے دن قیامت کے (مسلم)

۴۵۹۲ - اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے جس وقت کہ کہے آدمی ہلاک ہوگئے لوگ پس وہ سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے (مسلم)

۴۵۹۳ - اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤ گے تو بدترین لوگوں کا دن قیامت کے دو رُخا دو رویہ ہے وہ کہ آتا ہے ایک جماعت کے پاس ساتھ ایک طریق کے اور آتا ہے دوسری جماعت کے پاس اور طرح (بخاری، مسلم)

۴۵۹۴ - اور حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہ داخل ہوگا جنت میں چغل خور (بخاری، مسلم) اور ایک روایت مسلم کی میں بجائے لفظ قتات کے نمام آیا ہے

سلہ نہیں جائز، ابوبکر صدیق نے ایک بار اپنے غلام پر لعنت کی تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی، سلہ نہ ہوں گے، اس لئے کہ جب آدمی کی تو لعنت کرنے کی ہوئی تو وہ فاسق ہوا اور فاسق کی گواہی درست نہیں اور سفارش کرتے کو رحمت درکار ہے سو ان میں رحمت کہاں ان کو لعنت کی عادت پڑی، سلہ پس وہ سب سے، اس حدیث کے دو مطلب ہیں ایک تو یہ کہ لوگوں کو خدا کی رحمت سے ناامید نہ کرے اور کہے لوگ اپنے گناہوں سے سنیاناس ہوگئے تو حقیقت میں یہ آدمی خود برباد ہوگیا اس لئے کہ لوگوں کو رحمت سے ناامید کیا اور بندگی چھڑائی دوسرا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کے عیب اور برائیاں نقل کرے اور کہے کہ لوگ برباد ہوئے تو حقیقت میں خود برباد ہوا کہ لوگوں کی غیبت کی اور اپنے آپ کو بہتر سمجھا، سلہ دو رویہ، مراد دو رویہ سے منافق ہے جو مسلمانوں میں مسلمان بنتے اور کافروں میں کافر اسی طرح وہ شخص بھی جو شیعوں میں شیعہ بنے اور سنیوں میں تقیہ کر کے سُنی بنتے اور اسی طرح وہ شخص بھی جو دشمنوں سے ملے اس کے آگے اس کے سے کہے اس کے آگے اس کے سے، سلہ لفظ نمام کا آیا ہے، قتات اور نمام دونوں کے معنی ایک ہی ہیں، یعنی جو فساد کرانے کے لئے اِدھر کی بات اُدھر کہے وہ بہشت سے محروم ہے کہ شیطان کی خواہش نے اختیار کی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۵۹۵:- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ یَھْدِیْ اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَھْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَصْدُقُ وَیَتَحَرَّی الصِّدْقَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ صِدِّیْقًا وَاِیَّاکُمْ وَالْکَذِبَ فَاِنَّ الْکَذِبَ یَھْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَکْذِبُ وَیَتَحَرَّی الْکَذِبَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ کَذَّابًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَھْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَاِنَّ الْکَذِبَ فُجُوْرٌ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ۔

۴۵۹۶:- وَعَنْ اُمِّ کُلْثُوْمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْکَذَّابُ الَّذِیْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ وَیَقُوْلُ خَیْرًا وَّیَنْمِیْ خَیْرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۴۵۹۷:- وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْمَدَّاحِیْنَ فَاحْثُوْا فِیْ وُجُوْھِھِمُ التُّرَابَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۴۵۹۵:- اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو اپنے پر سچ بولنا اس لئے کہ سچ بولنا راہ دکھاتا ہے طرف نیکوکاری کے اور تحقیق نیکوکاری راہ بتلاتی ہے طرف بہشت کے اور ہمیشہ ایک آدمی سچ بولتا ہے اور کوشش کرتا ہے سچ بولنے کی یہانتک کہ لکھا جاتا ہے وہ نزدیک اللہ کے صدیق[1] اور بچو تم جھوٹ بولنے سے اس لئے کہ تحقیق جھوٹ بولنا پہنچاتا ہے طرف فسق کی اور تحقیق فسق کرنا پہنچاتا ہے طرف آگ کے اور ہمیشہ آدمی جھوٹ بولتا ہے اور کوشش کرتا ہے جھوٹ بولنے میں یہانتک کہ لکھا جاتا ہے نام[2] اسکا نزدیک اللہ کے بڑا جھوٹا (بخاری، مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں کہ تحقیق سچ بولنا نیکی ہے اور تحقیق نیکی پہنچاتی ہے طرف بہشت کے اور تحقیق جھوٹ بولنا فجور ہے اور تحقیق فجور پہنچاتا[3] ہے طرف آگ کے۔

۴۵۹۶:- اور ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جھوٹا[4] وہ شخص کہ اصلاح کرتا ہے درمیان لوگوں کے اور کہتا ہے باتیں نیک اور پہنچاتا ہے اچھی باتیں (بخاری، مسلم)

۴۵۹۷:- اور مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ دیکھو تم تعریف کرنے والوں کو پس ڈالو ان کے منہ میں مٹی[5]۔ (مسلم)

---

[1] لکھا جاتا ہے وہ اللہ کے نزدیک صدیق، یعنی سچوں کی فہرست میں اس کا نام داخل کیا جاتا ہے یا لوگوں کے دلوں پر اس کے سچ کا اثر ہوتا ہے، [2] کہ لکھا جاتا ہے نام اس کا یعنی جھوٹوں کی فہرست میں اس کا نام داخل کیا جاتا ہے یا لوگوں کے دلوں پر اس کے جھوٹ کا اثر ہوتا ہے، [3] تحقیق فجور پہنچاتا ہے طرف آگ کی، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچ بولنے کا انجام بہشت ہے اور جھوٹ بولنے کا انجام دوزخ ہے مسلمانوں کو اس کا خیال ضرور چاہیئے جھوٹ بولنے کو سچ نہ جانے، [4] نہیں جھوٹا وہ شخص یعنی ہرچند جھوٹ حرام ہے لیکن بہ نیت اصلاح کے درست ہے کہ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز، [5] منہ میں مٹی، اس حدیث میں اس مداح کی مذمت ہے جس نے مداحی کو اپنی روزی کا پیشہ بنایا ہے ورنہ اگر کسی دیندار کی سچی مدح بے طمع دنیا کے کرے تو درست ہے تاکہ اور لوگ ممدوح کے نیک عمل میں اقتدا کریں غرض کہ وہی مدح درست نہیں جس میں طمع دنیا ہو یا جھوٹ ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۴۵۹۸:۔ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَثْنٰی رَجُلٌ عَلٰی رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَیْلَکَ قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِیْکَ ثَلٰثًا مَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَادِحًا لَا مُحَالَۃَ فَلْیَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰہُ حَسِیْبُہٗ اِنْ کَانَ یُرٰی اَنَّہٗ کَذٰلِکَ وَلَا یُزَکِّیْ عَلَی اللّٰہِ اَحَدًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۴۵۹۹:۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَۃُ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِکْرُکَ اَخَاکَ بِمَا یَکْرَہُ قِیْلَ اَفَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ کَانَ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَہٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَھَتَّہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِذَا قُلْتَ لِاَخِیْکَ مَا فِیْہِ فَقَدِ اغْتَبْتَہٗ وَاِذَا قُلْتَ مَا لَیْسَ فِیْہِ فَقَدْ بَھَتَّہٗ۔

۴۶۰۰:۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَجُلًا اسْتَاْذَنَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَہٗ فَبِئْسَ اَخُو الْعَشِیْرَۃِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ وَجْھِہٖ

۴۵۹۸:۔ اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تعریف کی ایک آدمی نے ایک آدمی کی روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرتؐ نے واسطے تجھ کو کاٹی[1] تو نے گردن بھائی اپنے کی تین بار فرمایا جو شخص کہ تم میں سے تعریف کرنے والا ہو البتہ پس چاہیئے کہ کہے گمان کرتا ہوں میں فلاں کو ایسا حالانکہ اللہ جانتا ہے حقیقت اس کی اگر گمان رکھتا ہے تعریف کردہ الا کہ وہ ایسا ہی ہے اور تعریف نہ کرے سامنے خدا کے کسی کی (بخاری، مسلم)

۴۵۹۹:۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو کیا ہے غیبت کہا بعض صحابہؓ نے اللہ اور رسول اس کا دانا ہے فرمایا غیبت ذکر کرنا برا ہے کہ ناخوش رکھے کہا صحابہؓ نے پس خبر دو اگر ہو بیچ بھائی میرے کے وہ چیز کہ کہتا ہوں میں، فرمایا آپ نے اگر ہے اس آدمی میں وہ چیز جو کہتا ہے تو پس تحقیق غیبت کی تو نے اس کی اور اگر نہ ہو اس میں وہ چیز جو کہتا ہے تو پس تحقیق بہتان[2] کیا تو نے اس پر (مسلم) اور ایک روایت مسلم کی میں یہ ہے کہ جس وقت کہے تو واسطے اپنے بھائی کے وہ چیز کہ اس میں ہے، پس تحقیق غیبت کی تو نے اس کی اور جب کہے تو وہ چیز کہ نہیں ہے اس میں پس تحقیق بہتان کیا تو نے اس پر۔

۴۶۰۰:۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تحقیق ایک آدمی نے اذن مانگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کا پس فرمایا اذن دو اس کو پس برا ہے اپنی قوم میں جب بیٹھا وہ کشادہ پیشانی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ملاقات اس کی کے اور تبسم کیا واسطے

[1] کاٹی تو نے یعنی اس لئے کہ وہ اپنی تعریف سن کر پھول جائے گا اور آپ کو بہتر سمجھے گا تو خدا اس سے ناخوش ہوگا اس حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تعریف کرنے کا طریقہ سکھایا یعنی اول تو تعریف کرنا ضرور ہو جائے تو جو باتیں اس میں سچی ہوں انکو اس طرح سے کہے کہ فلاں شخص میرے گمان میں دیندار ہے سچا ہے سخی ہے خوب آدمی ہے دوستی میں پورا ہے آگے اللہ جانے کیسا ہے، [2] بہتان کیا تو نے اس پر یعنی سچی بات کا نام تو غیبت ہے اور اگر جھوٹی بات ہے تو اس کا نام بہتان ہے خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جس چیز کو آدمی سنکر برا مانے وہی غیبت ہے خواہ اس کی نسب کا نقصان ہو خواہ بدن کا خواہ اس کے قول وفعل کا خواہ اس کے دین کا خواہ اس کی غیبت زبان سے کرے خواہ اشارے سے یہ سب حرام ہیں لیکن ظالم کی غیبت حاکم کے روبرو اور فاسق کی جو بے پردہ گناہ کرتا ہے اور ناقص لقب جو مشہور ہو جیسے اندھا، بہرا، بھیڑا تو درست ہے ۔

www.KitaboSunnat.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَانْبَسَطَ اِلَيْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لَهٗ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِيْ وَجْهِهٖ وَانْبَسَطْتَ اِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتٰى عَاهَدْتِنِيْ فَحَّاشًا اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ اتِّقَاءَ فُحْشِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۷۰۱: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اُمَّتِيْ مُعَافًا اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ وَاِنَّ مِنَ الْمَجَانَةِ اَنْ يَّعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهٗ رَبُّهٗ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ فِيْ بَابِ الضِّيَافَةِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۴۷۰۲: عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهٗ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهٗ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ

اس کے پس جبکہ گیا وہ شخص عرض کیا حضرت عائشہؓ نے یا رسول اللہ کہا تھا اس کے حق میں آپ نے ایسا اور ایسا پھر کشادہ روئی کی آپ نے بیچ ملاقات اس کی کے اور میٹھی باتیں کیں اس سے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کب پایا تو نے مجھ کو فحش بولنے والا تحقیق بدتر آدمیوں کا نزدیک اللہ کے مرتبے میں دن قیامت کے وہ شخص ہے کہ چھوڑ دیں اس کو لوگ واسطے بچنے اس کی برائی سے اور ایک روایت میں ہے واسطے بچنے فحش اس کے (بخاری، مسلم)

۴۷۰۱: اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام امت میری عافیت میں ہے مگر جو اپنے پوشیدہ گناہوں کو ظاہر کرتے ہیں اور تحقیق یہ بھی اظہار میں داخل ہے کہ کرے آدمی رات کو عمل بد پھر صبح کرے اس حال میں کہ تحقیق ڈھانکا پردہ اس کا اللہ تعالیٰ نے پس کہے وہ شخص اے فلاں کیا میں نے آج کی رات کو ایسا اور ایسا حالانکہ رات کو پردہ پوشی کی تھی اسکی اسکے پروردگار نے اور صبح کرتے ہی کھول دیا پردہ[۱] اللہ کا اپنے سے (بخاری، مسلم) اور ذکر کی گئی حدیث ابوہریرہؓ کی من کان باللہ فی باب الضیافت میں۔

دوسری فصل

۴۷۰۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھوڑ دے جھوٹ کو اور وہ ہوتا حق[۲] پر بنایا جاتا ہے اس کے لئے محل بیچ کنارہ جنت کے اور جو شخص کہ چھوڑ دے جھگڑا اس حالت میں

[۱] پھر کشادہ روئی کی، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدذات آدمی کی عزت اور توقیر کرنا اپنی حفظ آبرو کے واسطے درست ہے اور فاسق کی ہجو بے پردہ فسق کرتا ہو تعلیت کرنا درست ہے تاکہ اور لوگ اس کا حال سن کر عبرت پکڑیں ۔[۲] کھول دیا پردہ اللہ کا اپنے سے، پوشیدہ گناہ کو لوگوں سے ظاہر کرنا ایسا سخت گناہ کبیرہ ہے کہ معاف نہ ہو گا اس لئے کہ اس میں گناہ پر جرأت اور بے پروائی ثابت ہوتی ہے اور صاف ثابت ہوتا ہے کہ ظاہر کرنے والا خدا سے نہیں ڈرتا اور جو بعض عارفان کہتے ہیں کہ صاحب جس کا خدا سے پردہ نہیں اسکا آدمی سے پردہ کیا ضرور اس سے انکی غلطی ثابت ہوئی، [۳] اور وہ ہوتا حق، جھوٹ میں یہ قید اس لئے لگائی کہ جھوٹ بولنا بعض جگہوں میں جائز ہے تو وہ حق ہوا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ بُنِيَ لَهُ فِي أَعْلَاهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَكَذَا فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْمَصَابِيحِ قَالَ غَرِيبٌ۔

۴۶۰۳:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرُونَ مَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ تَقْوَى اللهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ أَتَدْرُونَ مَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ الْأَجْوَفَانِ الْفَمُ وَالْفَرْجُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۴۶۰۴:۔ وَعَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَعْلَمُ مَبْلَغَهَا يَكْتُبُ اللهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الشَّرِّ مَا يَعْلَمُ مَبْلَغَهَا يَكْتُبُ اللهُ بِهَا عَلَيْهِ سَخَطَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ۔

۴۶۰۵:۔ وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کرے حق پر بنایا جاتا ہے اس کے لئے مکان درمیان جنت کے اور جس شخص نے اچھا کیا خلق اپنا بنایا جاتا ہے اس کے لئے مکان بیچ جگہ بلند بہشت کے (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن ہے اور اسی طرح شرح السنہ میں ہے اور بیچ مصابیح کے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۴۶۰۳:۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا جانتے ہو کہ کیا چیز اکثر داخل کرتی ہے لوگوں کو جنت میں وہ تقویٰ اللہ کا اور حسن خلق ہے کیا جانتے ہو تم کہ چیز اکثر داخل کرتی ہے آدمی کو آگ میں دو چیزیں ہیں منہ اور شرمگاہ (ترمذی)

۴۶۰۴:۔ اور بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق آدمی البتہ بولتا ہے ایک بات بھلائی کی نہیں جانتا اس کی قدر ثابت کرتا ہے اللہ تعالیٰ بسبب اس کے خوشنودی اپنی اس دن تک کہ ملاقات کرے اللہ سے اور تحقیق آدمی البتہ بولتا ہے ایک بات برائی کی نہیں جانتا قدر اس کی ثابت کرتا ہے اللہ بسبب اس کے اس پر خفگی اپنی طرف دن ملاقات اپنی کے (شرح السنہ میں ہے) اور مالک، ترمذی، ابن ماجہ نے مانند اس کی۔

۴۶۰۵:۔ اور بہز بن حکیم نے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے اس نے بہز کے دادا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

خاطر

سلہ ہے حق پر، یعنی اگرچہ حق اس کی طرف تھا لیکن رفع نزاع کی اس نے از راہ تواضع اور کسر نفسی کے اور بیچ غیر امر دینی کے ہے کہ سکوت کرنے سے اس میں کوئی خلل دین میں نہ پڑے، سلہ کیا چیز الخ یعنی اسباب جو داخل کرتے انکے بہشت میں ساتھ فائزین کے ہیں ان میں کوئی خلل دین میں نہ پڑے، سلہ ایک بات بھلائی کی، کہا سفیان بن عیینہ نے مراد بھلی بات سے کلمہ حق کہنا ہے نزدیک سلطان ظالم کے اتنہا اور اس قیاس پر بری بات کلمہ باطل کہنا نزدیک بادشاہ کے کہ ضرر کرے دین میں اور ظاہر حدیث سے عام معلوم ہوتا ہے کہ کوئی سا کلمہ ہو اور ثابت کرتا ہے خوشنودی اپنی، یعنی دنیا میں ایسی چیزوں کی توفیق دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہوں اور برزخ میں قبر کے عذاب سے بچائیں اور اسکی قبر فراخ کی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ سو رہ مانند سونے عروس کی اور قیامت کے دن اسکو سعید جا کر اٹھایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے سایہ میں ہوگا پھر داخل ہوگا بہشت میں اور وہاں کی نعمتیں پائے گا اور جس پر خفگی ہوگی اسکے حق میں عکس اس کے سمجھ لے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيْلٌ لِّمَنْ يُّحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَّهٗ وَيْلٌ لَّهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ۔

۴۷۰۶:۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَقُوْلُ الْكَلِمَةَ لَا يَقُوْلُهَا اِلَّا لِيُضْحِكَ بِهِ النَّاسَ يَهْوِيْ بِهَا اَبْعَدَ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَاِنَّهٗ لَيَزِلُّ عَنْ لِّسَانِهٖ اَشَدَّ مِمَّا يَزِلُّ عَنْ قَدَمِهٖ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

۴۷۰۷:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

۴۷۰۸:۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا النَّجَاةُ فَقَالَ اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

۴۷۰۹:۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفَعَهٗ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ

علیہ وسلم نے وائے ہے واسطے اس شخص کے کہ بات کرے پس جھوٹ بولے تاکہ ہنساوے ساتھ اس کے قوم کو وائے ہے اس کے وائے ہے واسطے اس کے۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

۴۷۰۶:۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ البتہ بولتا ہے ایک بات نہیں بولتا ہے اسکو مگر اس واسطے کہ ہنسا دے ساتھ اسکے لوگوں کو گرتا ہے بسبب اس بولنے کے گرنا کہ دور تر ہے مسافت سے کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے اور تحقیق بندہ پھسلتا ہے بسبب زبان اپنی کے زیادہ تر پھسلنے سے اپنے قدم اپنے سے (بیہقی شعب الایمان میں)

۴۷۰۷:۔ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چپ رہے نجات پا گیا (احمد، ترمذی، دارمی) بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۴۷۰۸:۔ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا ملاقات کی میں نے رسول اللہ سے اور کہا میں نے کیا ہے سبب نجات کا فرمایا محفوظ رکھ تو اپنی زبان کو اور گنجائش دے تجھ کو گھر تیرا اور رو تو اپنے گناہوں پر (احمد، ترمذی)

۴۷۰۹:۔ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے فرمایا حضرت نے جبکہ صبح کرتا ہے بیٹا آدم کا پس تحقیق

لہ پس جھوٹ بولے۔ اس قید سے سمجھا گیا کہ اگر ایک بات سچی کہے واسطے خوش کرنے یا دل کے تو مضائقہ نہیں، سلہ گرتا ہے، یعنے دوزخ میں، سلہ جو شخص کہ چپ رہا، حقیقت میں زبان کا روکنا بہت مشکل ہے اکثر آدمیوں سے زبان ضبط نہیں ہو سکتی جو جی میں آتا ہے کہہ ڈالتے ہیں پھر پچھتاتے ہیں آدمی کو چاہیے کہ اگر اچھی بات ہو تو منہ سے نکالے بری بات جیسے جھوٹ غیبت اور بہتان اور فضول اور بیہودہ باتوں سے ہمیشہ بچتا رہے اور اکثر کلام تمام عقل مندوں کے نزدیک معیوب ہے اگلے تمام حکیموں اور داناؤں کا اس پر اتفاق ہے کہ آدمی کی عقلمندی اس کی بات کرنے سے معلوم ہو جاتی ہے، سلہ اور گنجائش دے، یعنی نہ تو نکل اپنے گھر سے مگر ضرورت کے ساتھ اور نہ تنگ دل ہو بیٹھنے سے اس میں بلکہ غنیمت جان اس کو کہ یہ ایک سبب ہے فتنہ فساد سے بچنے کا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُولُ اتَّقِ اللّٰهَ فِينَا فَإِنَّا نَحْنُ بِكَ فَإِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَإِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۶۱۰: وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْهُمَا۔

۴۶۱۱: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ رَجُلٌ أَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَلَا تَدْرِي فَلَعَلَّهُ تَكَلَّمَ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ أَوْ بَخِلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۶۱۲: وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَخْوَفُ مَا تَخَافُ

سارے اعضا عاجزی کرتے ہیں روبرو زبان کے اور کہتے ہیں ڈر اللہ سے بیچ حق ہمارے کے اس لئے کہ تحقیق ہم ہیں ساتھ تیرے پس اگر سیدھی رہا تو سیدھے رہیں گے ہم اور اگر ٹیڑھی ہو گئی تو، تو ٹیڑھے ہوں گے ہم (ترمذی)

۴۶۱۰ :- اور علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوبی اسلام کی آدمی کی سے ہے چھوڑ دینا اس کا کہ نہ فائدہ دے (مالک، احمد، ابن ماجہ نے ابوہریرہ سے، ترمذی بیہقی شعب الایمان میں ان دونوں سے۔

۴۶۱۱ :- اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وفات کیا گیا آدمی صحابہؓ سے پس کہا ایک اور آدمی نے خوش وقت ہو تو داخل ہونے بہشت کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہتا ہے تو یہ بات اور نہیں جانتا تو حقیقت اس کی پس شاید کہ اس نے کلام کیا ہو ایسی چیز میں کہ ضرر نہ ہو اس کو یا بخیلی کی ہو ساتھ ایسی چیز کے کہ ناقص نہ کرتی اس کو (ترمذی)

۴۶۱۲ :- اور سفیان بن عبداللہ ثقفیؓ سے روایت ہے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ! کونسی چیز بہت خوفناک ہے ان چیزوں کہ ڈرتے

لہ تو ٹیڑھے ہونگے ہم۔ لہذا ضرور ہے کہ پہلے خوب دل میں سوچ بچار کرلے کہ اس بات کے کہنے سے کوئی نقصان تو پیدا نہ ہوگا اور کسی کا دل تو نہ ٹوٹ نہ ہوگا پھر یہ سوچے کہ اس میں کوئی فائدہ بھی ہے یا نہیں بعد اس کے اگر اس بات میں فائدہ ہو تو منہ سے نکالے ورنہ خاموش رہے ہے ہلکہ دو نقل سے یعنی ابوہریرہؓ اور علی بن حسین سے یہ حدیث ایک عمدہ اصل ہے علم اخلاق کے اور تمام نصائح کا خلاصہ اس حدیث میں ہے سچ تو یہ ہے کہ یہ حدیث آدمی کے عمل کرنے کے لئے عمر بھر کافی ہے اور ساری عمر گذر جاتی مگر اس حدیث پر پورا عمل نہیں ہو سکتا ہر آدمی سے کوئی نہ کوئی کام الفوائد بیکار ضرور سرزد ہو جاتا ہے اگرچہ اس میں عقبیٰ کا مواخذہ نہ ہو مگر اس کا نقصان ہوتا ہے کہ اس کے بدل ذکر الٰہی یا تعلیم علم دین میں یا تعلیم میں مصروف ہوتا تو کس قدر ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا گویا اس نے اپنا فائدہ کو بالکل ڈبو دیا دوسری حدیث میں ہے کہ اہل جنت حسرت نہ کریں گے مگر اس وقت پر جو بغیر ذکر الٰہی کے گذرا حافظ ابن حجرؒ نے کہا یہ حدیث نصف اسلام ہے اور نصف میں دوسری سب حدیثیں ہیں سلہ ساتھ داخل ہونے بہشت کے یعنی بہ برکت صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سلہ کو ناقص نہ کرے اس کو یعنی جیسے کہ تعلیم علم اور دینا زکوٰۃ کا کہ نقصان علم و مال میں نہیں لاتا بلکہ سبب زیادتی کا ہوتا ہے حاصل یہ کہ تو نے اس کے جنتی ہونے کا یقین کیونکر کیا شاید اس نے بیہودہ کلام کی ہو اور بخل کیا ہو اور ان کی وجہ سے اول وہلہ میں جنت میں داخل نہ ہو سکے اور اپنے ان جرموں سے حساب کتاب میں ماخوذ ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيَّ قَالَ فَأَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ وَقَالَ هٰذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ۔

۴۶۱۳:- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۶۱۴:- وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَبُرَتْ خِيَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ بِهِ كَاذِبٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۴۶۱۵:- وَعَنْ عَمَّارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

۴۶۱۶:- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ

ہیں آپ مجھ پر کہا سفیان نے پس پکڑی حضرتؐ نے زبان اپنی اور فرمایا اس کے شر سے (ترمذی) اور صحیح کہا اس کو۔

۴۶۱۳:- اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ جھوٹ بولتا ہے بندہ دور ہو جاتے ہیں اس سے فرشتے[۲] کوس بھر بسبب بو کے بد اس چیز کے سے کہ لایا بندہ اس کو (ترمذی)

۴۶۱۴:- اور سلیمان بن اسد حضرمی سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بہت بڑی خیانت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی ایسی بات کہے کہ وہ تجھے[۳] اس بات میں سچا جانتا ہو اور تو اس میں جھوٹا ہو (ابوداؤد)

۴۶۱۵:- اور عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو[۴] دو رویہ دنیا میں ہوں گی اس کی دن قیامت کے دو زبانیں آگ سے۔ (دارمی)

۴۶۱۶:- اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتا پورا مومن طعن کرنے والا اور نہ لعن کرنے والا اور نہ فحش بکنے والا اور نہ زبان درازی کرنے والا (ترمذی، بیہقی نے شعب الایمان میں) اور بیہقی کی ایک اور روایت میں[۵] اور نہیں ہوتا مومن فحش کہنے والا زبان درازی کرنے والا اور کہا ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث

---

[۱] اس کی شر سے، یعنی بہت ڈرتا ہوں اس سے کہ اکثر باتیں گناہ کی اس سے سرزد ہوتی ہیں،

[۲] فرشتے، یعنی محافظت کرنے والے،

[۳] کہ وہ تجھے، یعنی جھوٹ بولنا بہر حال بد ہے لیکن اس صورت میں بدتر ہے،

[۴] ہو دو رویہ الخ دو رویہ اس کو کہتے ہیں کہ وہ کسی کے سامنے ہو تو وہ جانے کہ یہ میرا بڑا دوست ہے اور اس کے پیچھے ایسی باتیں کرے کہ باعث اس کی ایذا کی ہوں اور بعضوں نے کہا دو رویہ وہ ہے کہ دو آدمیوں میں عداوت ہے یہ ہر ایک کے پاس جا کر دوسرے کو برا کہتا ہے اور اس کی محبت ظاہر کرتا ہے ہر ایک جانتا ہے کہ یہ میرا دوست و مددگار و غمخوار ہے۔

[۵] بیہقی کی اور روایت میں وصف کیا فاحش کو ساتھ بذی کے ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْإِيمَانِ وَفِي أُخْرَى لَهُ وَلَا الْفَاحِشِ الْبَذِيِّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۴۶۱۷:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ لَعَّانًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۶۱۸:۔ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَاعَنُوا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا بِغَضَبِ اللّٰهِ وَلَا بِجَهَنَّمَ وَفِي رِوَايَةٍ وَلَا بِالنَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُودَاوُدَ۔

۴۶۱۹:۔ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَاءِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ دُونَهَا ثُمَّ تَهْبِطُ إِلَى الْأَرْضِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُهَا دُونَهَا ثُمَّ تَأْخُذُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ إِلَى الَّذِي لُعِنَ فَإِنْ كَانَ لِذٰلِكَ أَهْلًا وَإِلَّا رَجَعَتْ إِلَى قَائِلِهَا رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ۔

۴۶۲۰:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا نَازَعَتْهُ الرِّيحُ رِدَاءَهُ فَلَعَنَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنْهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ

غریب ہے۔

۴۶۱۷:۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتا مومن کامل بہت لعنت کرنے والا، اور ایک روایت میں ہے نہیں ہے لائق مومن کو کہ ہو لعنت کرنے والا ہو (ترمذی)

۴۶۱۸:۔ اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بددعا کرو آپس میں ساتھ لعنت[1] خدا کے اور نہ بددعا کرو آپس میں ساتھ خدا کے غضب کے اور نہ ساتھ داخل ہونیکے دوزخ میں اور ایک روایت میں ہے اور نہ ساتھ آگ کے (ترمذی ابوداؤد)

۴۶۱۹:۔ اور ابی درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق بندہ جس وقت کہ لعنت کرتا ہے کسی چیز کو چڑھتی ہے لعنت طرف آسمان کے پس بند کئے جاتے ہیں دروازے آسمان کے آگے لعنت کے پھر اترتی ہے طرف زمین کی پس بند کئے جاتے ہیں دروازے اس کے نزدیک نزول لعنت کے پھر مائل ہوتی ہے داہنی اور بائیں پس جس وقت کہ نہیں پاتی راہ پھرتی ہے طرف اس کی کہ لعنت کیا گیا ہے پس اگر ہوتا ہے وہ لائق اسکے تو پہنچتی ہے اسکو اور اگر نہیں ہوتا لائق وہ اسکے پھر آتی ہے لعنت طرف کہنے والے اپنے کے (ابوداؤد)

۴۶۲۰:۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی کی اڑاتی ہوا نے چادر پس لعنت کی اس نے ہوا پر پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نہ لعنت[2] کر تو اس کو پس تحقیق وہ حکم کی گئی ہے اور تحقیق شان یہ ہے کہ جو شخص لعنت

---

[1] لعنت خدا کی، یعنی آپس میں ایک دوسرے کو نہ کہو کہ تجھ پر خدا کا غضب اور تو دوزخ میں جائے۔ [2] اور نہ ساتھ آگ کے، یعنے نہ کہو کہ آگ میں جائے تو۔ [3] نہ لعنت کر تو اس کو ہوا، پانی، خاک، آگ، چاند، سورج، ابر، برق، رعد اور صاعقہ کو یہ سب اللہ جل جلالہ کے حکم میں ہیں اور اس کی اطاعت میں پس ان کو برا کہنا آدمی کی حماقت ہے اور اکثر بیوقوف ایسا کرتے ہیں کہ کہیں چاند کی ہجو کرتے ہیں، کہیں سمندر کی ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ -

۴۶۲۱ :- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَلِّغُنِيْ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِيْ عَنْ اَحَدٍ شَيْئًا فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ وَاَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ -

۴۶۲۲ :- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا تَعْنِيْ قَصِيْرَةً فَقَالَ لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ -

۴۶۲۳ :- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهٗ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

۴۶۲۴ :- وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَيَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهٗ يَعْنِيْ مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا

کرے کسی چیز[۱] پر کہ نہیں وہ لائق لعنت کے رجوع کرتی ہے لعنت اس پر (ترمذی، ابوداؤد)

۴۶۲۱ :- اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پہنچائے مجھ کو کوئی میرے صحابیوں میں سے کسی کی طرف سے کوئی چیز[۲] اس لئے کہ میں دوست رکھتا ہوں یہ کہ نکلوں میں طرف تمہاری اس حال میں کہ میں صاف سینہ ہوں (ابوداؤد)

۴۶۲۲ :- اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عرض کیا میں نے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کفایت ہے تم کو صفیہ رضی سے ایسا اور ایسا مراد رکھتی تھیں عائشہ اس سخن سے کوتاہ قد پس فرمایا کہ تحقیق کہا تو نے ایسا کلمہ کہ اگر ملایا جائے ساتھ اس کے دریا البتہ تغیر کردے[۳] دریا کو، (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

۴۶۲۳ :- اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتی سخت کلامی کسی چیز[۴] میں مگر عیب[۵] ناک کر دیتی ہے اس کو اور نہیں ہوتی نرمی کسی چیز میں مگر کہ زینت دیتی ہے اس کو (ترمذی)

۴۶۲۴ :- اور خالد بن معدان رض سے روایت ہے اس نے معاذ رض سے روایت کی کہ کہا فرمایا رسول اللہ نے جو شخص ملامت کرے اپنے بھائی مسلمان کو ساتھ ایک گناہ کے نہیں[۶] مرتا یہاں تک کہ کرتا ہے وہ اس کو مراد رکھتے تھے حضرت انس رض اس گناہ سے کہ

---

[۱] کسی چیز کو۔ یعنی آدمی کو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک یقین نہ ہو کسی کے مستحق لعنت ہونے کا اس پر لعنت نہ کرے، [۲] کوئی چیز، یعنی کوئی کسی کی میرے پاس غیبت نہ کرے، [۳] البتہ تغیر کردے دریا کو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اشارے سے بھی غیبت کرنا حرام ہے، [۴] کسی چیز میں، اگرچہ بالفرض جانور یا پتھر میں سہی، [۵] توبہ کر چکا ہے الخ گنہگار اور اگر توبہ نہیں کی اور گرفتار ہے اس میں تو سرزنش کر سکتے ہیں اس پر لیکن بطوق تکبر اور قصد تحقیر کے درست نہیں اگر زجر مقصود ہو تو درست ہے اور یہ تفسیر یعنی قول من ذنب منقول ہے، امام احمد بن حنبل رح سے اور اس روایت میں اگرچہ ترمذی نے کلام کیا لیکن کہا عراقی نے کہ روایت کیا اس کو احمد اور طبرانی رح نے ساتھ اسناد جید کے، مرقات (لمعات) [۶] یعنے وہ عادر لانے والا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَلَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ خَالِدًا لَمْ یُدْرِکْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ۔

۴۶۲۵:۔ وَعَنْ وَاثِلَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُظْھِرِ الشَّمَاتَۃَ لِاَخِیْکَ فَیَرْحَمُہُ اللّٰہُ وَیَبْتَلِیْکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ۔

۴۶۲۶:۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اُحِبُّ اَنِّیْ حَکَیْتُ اَحَدًا وَاَنَّ لِیْ کَذَا وَکَذَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ۔

۴۶۲۷:۔ وَعَنْ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ فَاَنَاخَ رَاحِلَتَہٗ ثُمَّ عَقَلَھَا ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰی خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ اَتٰی رَاحِلَتَہٗ فَاَطْلَقَھَا ثُمَّ رَکِبَ ثُمَّ نَادٰی اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِکْ فِیْ رَحْمَتِنَا اَحَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَقُوْلُوْنَ ھُوَ اَضَلُّ اَمْ بَعِیْرُہٗ اَلَمْ تَسْمَعُوْا اِلٰی مَا قَالَ قَالُوْا بَلٰی رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ کَفٰی بِالْمَرْءِ کَذِبًا فِیْ بَابِ الْاِعْتِصَامِ فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۶۲۸:۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ

اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور نہیں اسناد اس کی متصل اس لئے کہ خالد نے نہیں پایا معاذ بن جبل کو۔

۴۶۲۵:۔ اور حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ظاہر کر تو خوشی کو[1] واسطے مسلمان بھائی کے پس رحم کریگا اللہ اس پر اور مبتلا کریگا تجھ کو ساتھ اس کے (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۶۲۶:۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نہیں دوست رکھتا[2] یہ کہ نقل حکایت کروں میں کسی کی حالانکہ ہو میرے لئے ایسا اور ایسا (ترمذی) اور صحیح کہا اس کو۔

۴۶۲۷:۔ اور جندبؓ سے روایت ہے کہ آیا ایک اعرابی اور بٹھایا اس نے اونٹ اپنے کو پھر باندھ دیا پاؤں اسکا رسی سے، پھر داخل ہوا مسجد میں پس نماز پڑھی پیچھے رسول اللہ کے پس جب سلام پھیرا اس اعرابی نے آیا اپنے اونٹ کے پاس اور کھولا اسکو پھر سوار ہوا پھر پکارا یا الٰہی رحم کر مجھ پر اور محمدؐ پر اور نہ شریک کر ہماری رحمت میں کسی کو پس فرمایا رسول اللہ نے آیا جانتے ہو تم اور کہتے ہو تم کہ یہ اعرابی[3] جاہل تر ہے یا اونٹ اسکا کیا نہیں سنا تم نے طرف اس کلام کی جو کہا، کہا صحابہؓ نے کہ ہاں سنا ہم نے (ابوداؤد) اور ذکر کی گئی حدیث ابوہریرہ کی کہ ترجمہ اس کا یہ ہے کفیٰ بالمرء کذبا فی باب الاعتصام میں پہلی فصل میں۔

تیسری فصل

۴۶۲۸:۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ تعریف کیا جاتا

---

[1] نہ ظاہر کر تو خوشی کو واسطے مسلمان بھائی کے یعنی اگر کوئی مسلمان پڑا ہے بلا دینی یا دنیوی میں تو خوشی نہ ہو بسبب دشمنی کے کہ رکھتا ہے تو اس سے، [2] نہیں دوست رکھتا، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی مسلمان کی نقل کرنا حرام ہے مثلاً کسی کی آواز بنا کر بولے یا لنگڑا کر چلے، [3] یہ اعرابی، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعا میں تنگی نہ کرنا چاہیئے بلکہ تمام مسلمان مرد اور عورتوں کو اپنی دعا میں شامل کرنا چاہیئے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالٰی وَاهْتَزَّلَهُ الْعَرْشُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ۔

۴۶۲۹ :۔ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا اِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكِذْبَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ ۔

۴۶۳۰ :۔ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ اَنَّهُ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا قَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ لَهُ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِيْلًا قَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ لَهُ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا قَالَ لَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا ۔

۴۶۳۱ :۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَيَتَمَثَّلُ فِيْ صُوْرَةِ الرَّجُلِ فَيَاْتِي الْقَوْمَ فَيُحَدِّثُهُمْ بِالْحَدِيْثِ مِنَ الْكِذْبِ فَيَتَفَرَّقُوْنَ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَجُلًا اَعْرِفُ وَجْهَهٗ وَلَا اَدْرِيْ مَا اسْمُهٗ يُحَدِّثُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

ہے فاسق غصے ہوتا ہے رب تعالیٰ اور ہلتا ہے بسبب تعریف اس کی کے عرش (بیہقی شعب الایمان میں)

۴۶۲۹ :۔ اور ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا جاتا ہے مسلمان اوپر ہر طرح کی خصلت کے سوا[2] خیانت اور جھوٹ کے (احمد) بیہقی نے شعب الایمان میں سعد بن ابی وقاص رض سے۔

۴۶۳۰ :۔ اور صفوان[3] بن سلیم سے روایت ہے کہ کہا گیا واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آیا ہوتا ہے مومن بزدل فرمایا ہاں، پھر کہا گیا واسطے حضرت کے کیا ہوتا ہے مومن بخیل فرمایا ہاں پھر کہا گیا واسطے حضرت کے کیا ہوتا ہے مومن جھوٹا فرمایا کہ نہیں[4] (مالک) بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق ارسال کے)

۴۶۳۱ :۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق شیطان صورت پکڑتا[5] ہے بیچ صورت ایک شخص کے پس آتا ہے ایک قوم پر اور خبر دیتا ہے ان کو ایک خبر جھوٹی پس جدا ہوتی ہے قوم پس کہتا ہے ایک شخص ان میں سے سنا میں نے ایک شخص سے کہ پہچانتا ہوں[6] میں چہرہ اس کا اور نہیں جانتا میں نام اس کا، نقل کرتا تھا یہ خبر (مسلم)

---

[1] اور ہلتا ہے، کیونکہ اس میں اس کو غرور پیدا ہوگا اور اپنے عیبوں کو بہتر سمجھے گا اور مسلمانوں کو حقیر کریگا اور اس میں تباہی ہے دنیا اور آخرت کی، [2] سوا خیانت اور جھوٹ کے، یعنی مومن کامل میں یہ خصلتیں نہیں ہوتیں بلکہ وہ پیدا کیا جاتا ہے صدق و امانت پر کہ مقتضائے تصدیق و ایمان کے ہیں یا مراد مبالغہ ہے بیچ نفی ان دونوں صفتوں کے مومن سے کہ حامل بار امانت ایمان کا ہے اور ظاہر تر یہ ہے کہ مراد منع کرنا ان دونوں صفتوں سے ہے یعنی نہ چاہیئے کہ مسلمان متصف ہوں ساتھ ان صفتوں کے، [3] صفوان بن سلیم تابعی تھے اور جلیل القدر مدینہ کے رہنے والوں سے اور نہایت صالح تھے کہتے ہیں کہ چالیس برس تک انہوں نے پہلو زمین پر نہیں رکھا اور وقت مرگ بیٹھے ہوئے جان دی اور انکی پیشانی میں کثرت سجود کے سوراخ ہوگیا تھا اور نہایت قانع تھے کہ روزینہ بادشاہ کا قبول نہیں کرتے تھے اور انکے مناقب بہت ہیں (لمعات) [4] فرمایا کہ نہیں، اس حدیث کا وہی مطلب ہے جو سابق حدیث کا مطلب ہے، [5] صورت پکڑتا ہے، یعنی کبھی کبھی، [6] پہچانتا ہوں میں، یعنی اگر دیکھوں تو پہچان لوں مقصود اس حدیث سے یہ ہے کہ باتوں کے سننے میں احتیاط کرے کہ صحیح ہے یا غلط اور یہ حدیث اگرچہ موقوف ہے لیکن مرفوع کے حکم میں ہے ÷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۶۳۲: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ فَوَجَدْتُهُ فِي الْمَسْجِدِ مُحْتَبِيًا بِكِسَاءٍ أَسْوَدَ وَحْدَهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا هٰذِهِ الْوَحْدَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِّنْ جَلِيْسِ السُّوْءِ وَالْجَلِيْسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِّنَ الْوَحْدَةِ وَإِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِّنَ السُّكُوْتِ وَالسُّكُوْتُ خَيْرٌ مِّنْ إِمْلَاءِ الشَّرِّ۔

۴۶۳۳: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً۔

۴۶۳۴: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ إِلَى أَنْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوْصِنِيْ قَالَ أُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَإِنَّهُ أَزْيَنُ لِأَمْرِكَ كُلِّهِ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّهُ ذِكْرٌ لَكَ فِي السَّمَاءِ وَنُوْرٌ لَكَ فِي الْأَرْضِ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَإِنَّهُ مَطْرَدَةٌ

۴۶۳۲: اور عمران بن حطان سے روایت ہے کہ کہا عمران نے کہ آیا میں ابو ذر کے پاس پس پایا میں نے انکو مسجد میں گوٹ مارے ہوئے ایک کملی سیاہ سے تنہا بیٹھے ہوئے پس کہا میں نے اے ابو ذر کیا ہے[1] یہ تنہائی پس کہا ابو ذر نے کہ سنا میں نے رسول اللہ سے فرماتے تنہائی بہتر ہے بیٹھنے سے ساتھ ہم نشین بد کے اور بیٹھنا ساتھ ہم نشین نیک کے بہتر ہے تنہا بیٹھنے سے اور سکھانا خیر کا بہتر ہے چپ رہنے سے اور چپ رہنا بہتر ہے برائی کے سکھانے سے۔

۴۶۳۳: اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرتبہ[2] آدمی کا بسبب چپ رہنے کے افضل ہے ساٹھ برس کی عبادت سے

۴۶۳۴: اور ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ داخل ہوا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ذکر کی[3] حدیث دراز یہاں تک کہ کہا ابو ذر نے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ نصیحت کریں مجھ کو فرمایا نصیحت کرتا ہوں میں تجھ کو ساتھ اللہ کے تقوی کے اس لئے کہ تقوی بہت زینت دینے والا ہے واسطے تیرے سب[4] کاموں کے کہا میں نے اور نصیحت فرمایئے مجھ کو فرمایا لازم ہے تجھ کو تلاوت قرآن کی اور ذکر خدا عز وجل کا اس لئے کہ تحقیق تلاوت قرآن اور ذکر اللہ سبب[5] ذکر کرنے کا ہے تجھ کو آسمان میں اور سبب نور کا ہے تیرے لئے زمین میں کہا میں نے زیادہ کر مجھ کو نصیحت فرمایا لازم ہے تجھ کو چپ[6] رہنا دیر تک اس واسطے کہ خاموشی سبب ہے ہانکنے کی شیطان[7] کو اور مدد کرنے والی ہے تیرے لئے اوپر دین

---

[1] کیا ہے تنہائی یعنے کیوں نہیں صحابہؓ کے پاس بیٹھنا افادہ اور استفادہ کرتا، [2] مرتبہ آدمی کا یعنی ملاومت کرنا اسکو سکوت پر تر سے افضل ہے عبادت ساٹھ برس کی سے کہ ساتھ کثرت کلام اور بے استقامی کے ہو، [3] ذکر کی ابو ذرؓ نے یا اس کے شاگرد نے، [4] سبب کاموں کے، یعنی ملائکہ تجھ کو یاد کریں گے ساتھ خیر و رحمت کے بلکہ اللہ بھی جیسا فرمایا فاذکرونی اذکرکم، اور تمام افعال خیر جو بہ نیت تقرب الی اللہ کئے جائیں ذکر میں داخل ہیں۔ اس صورت میں ذکر کا تلاوت کے بعد ذکر کرنا تعمیم بعد تخصیص ہوگا اور حدیث میں جو آیا ہے افضل الذکر لا الہ الا اللہ اگر یہ شرف کے اور یہ جو فرمایا کہ نہ ڈرا لخ اس میں قطع تعلق کا ہے تعلق سے بالکل اور ثابت رہنا حق پر بغیر نظر کرتے کے طرف مذمت لوگوں کی اور تعریف ان کی کے فرمایا اللہ تعالے نے وتبتل الیہ تبتیلا، [6] چپ رہنا یعنی ہمیشہ، [7] شیطان کو جو راہ زبان سے اندر آتا ہے اور چار بلا میں ڈالتا ہے ❊

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِلشَّيْطٰنِ وَعَوْنٌ لَّكَ عَلٰى أَمْرِ دِيْنِكَ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ إِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضَّحِكِ فَإِنَّهٗ يُمِيْتُ الْقَلْبَ وَيَذْهَبُ بِنُوْرِ الْوَجْهِ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ لَا تَخَفْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ لِيَحْجُزْكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ ۔

۴۶۳۵ ۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى خَصْلَتَيْنِ هُمَا أَخَفُّ عَلَى الظَّهْرِ وَأَثْقَلُ فِي الْمِيْزَانِ قَالَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ طُوْلُ الصَّمْتِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا ۔

۴۶۳۶ ۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ يَلْعَنُ بَعْضَ رَقِيْقِهٖ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَعَّانِيْنَ وَصِدِّيْقِيْنَ كَلَّا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَأَعْتَقَ أَبُوْ بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ بَعْضَ رَقِيْقِهٖ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا أَعُوْدُ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيْثَ الْخَمْسَةَ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ ۔

کے کہا میں نے زیادہ کیجیے مجھ کو فرمایا بچنا رہ بہت ہنسنے سے اس لئے کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہے دل کو اور کھو دیتا ہے منہ کے نور کو کہا میں نے زیادہ فرمایئے مجھ کو فرمایا کہہ حق اگرچہ ہو تلخ کہا میں نے کہا زیادہ فرمایئے مجھ کو فرمایا نہ ڈر بیچ اظہار دین خدا کے ملامت کرنیوالے سے کہا میں نے زیادہ فرمایئے مجھ کو فرمایا باز رکھے تجھ کو لوگوں[1] کے عیبوں سے وہ چیز کہ جانتا ہے تو نفس اپنے سے ۔

۴۶۳۵ ۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اے ابوذر رضی اللہ عنہ کیا نہ بتلاؤں میں تجھ کو دو خصلتیں کہ وہ بہت ہلکی ہیں پشت پر اور بہت بھاری ہیں میزان اعمال میں کہا ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہ کہا میں نے کہ ہاں فرمایئے ۔ دراز چپ رہنے کی اور خوش خلقی، قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے نہیں[2] عمل کیا خلق نے مانند ان دو خصلتوں کی ۔

۴۶۳۶ ۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے گزرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ پر اس حال میں کہ وہ لعنت[3] کہتے تھے بعض غلام اپنے کو پس التفات کی آپ نے طرف ان کی اور فرمایا کہ آیا دیکھا ہے تو نے لعنت کرنے والوں اور صدیقوں[4] کو ہرگز نہیں[5] قسم ہے پروردگار کعبہ کی پس آزاد کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس دن بعض غلام اپنے کو پھر آئے ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا پھر نہ کروں گا میں ایسا کام ۔ بیہقی نے پانچوں حدیثیں شعب الایمان میں ۔

---

[1] لوگوں کے، یعنی جب کسی کی عیب گیری کا خیال آوے تو اپنے عیبوں کو سوچ کر کہ مجھ میں بھی عیب ہیں کسی کی عیب گیری کیا کروں، [2] نہیں، یعنی کوئی کام ان دو کاموں سے بہتر نہیں ہیں، بہتر ہونا ان دو صفتوں کا اس سبب سے ہے کہ خاموش رہنے میں کچھ محنت و مشقت نہیں اٹھانی پڑتی بلکہ زبان ہلانے اور بات کی ترتیب دینے میں ظاہر و باطن کی تکلیف ہے اسی پر قیاس کرنا چاہیے خوش خلقی کو بھی کہ اس میں نرمی، آسانی اور سکون ہے بخلاف سخت خوئی اور جدال اور نزاع کے کہ ان میں سراسر محنت اور مشقت ہے، [3] اور صدیقوں کو، صدیق اس ولی کو کہتے ہیں کہ جس کے دل میں ایسا نور ہو کہ بے طلب دلیل اور بدون معجزہ دیکھے ایمان لائے جیسے مشہور ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ نہ چاہا اور نہ کچھ دلیل تلاش کی صرف اپنے دل کے نور سے آنحضرت صلعم کو پیغمبر جان کر ایمان لائے، بعد پیغمبری کے رتبہ کے ولایت کے درجوں میں صدیقی کے برابر کوئی مرتبہ نہیں، [5] جمع ہو نہیں یہ دونوں صفتیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۶۳۷:۔ وَعَنْ اَسْلَمَ قَالَ اِنَّ عُمَرَ دَخَلَ يَوْمًا عَلٰى اَبِىْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ وَهُوَ يَجْبِذُ لِسَانَهٗ فَقَالَ عُمَرُ مَهْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّ هٰذَا اَوْرَدَنِى الْمَوَارِدَ رَوَاهُ مَالِكٌ۔

۴۶۳۸:۔ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِضْمَنُوْا لِىْ سِتًّا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُّمْ وَاَدُّوْا اِذَا ائْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ۔

۴۶۳۹:۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ اِذَا رُءُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الْمَشَّاءُوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ الْمُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْاَحِبَّةِ الْبَاغُوْنَ الْبُرَاءَ الْعَنَتَ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

۴۶۴۰:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا صَلٰوةَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَكَانَا

۴۶۳۷:۔ اور اسلم سے روایت ہے کہا تحقیق حضرت داخل ہوئے ایک دن ابوبکر صدیق کے پاس اس حال میں کہ ابوبکر کھینچتے تھے زبان[1] اپنی پس کہا عمر نے ٹھہرو بخشے اللہ تجھ کو پس کہا واسطے انکے ابوبکر نے کہ تحقیق اس زبان نے ڈالا مجھ کو ہلاکت کی جگہوں میں (مالک)

۴۶۳۸:۔ اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ضامن ہو واسطے میرے چھ چیزوں کے ضامن ہوں گا میں تمہارے لیے جنت کا سچ بولا کرو جس وقت کہ بات کہو اور پورا کرو جبکہ وعدہ کرو اور ادا کرو امانت جب امانت دیئے جاؤ اور نگہبانی کرو[2] شرمگاہ اپنی کی اور بند رکھو[3] نگاہ اپنی اور بند رکھو[4] ہاتھ اپنے۔

۴۶۳۹:۔ اور عبدالرحمٰن بن غنم اور اسماء بنت یزیدؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر بندے اللہ کے وہ ہیں کہ جب دیکھے جائیں یاد کیا جائے اللہ کو اور بدتر بندے اللہ کے وہ ہیں کہ چلتے ہیں مجلسوں میں ساتھ چغلی کے جدائی ڈالتے ہیں درمیان دوستوں کے چاہتے[5] ہیں پاک لوگوں سے مشقت (احمد، بیہقی نے شعب الایمان میں)

۴۶۴۰:۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے تحقیق دو شخصوں نے نماز پڑھی ظہر کی یا عصر کی اور تھے[6] دونوں روزہ دار

[1] کھینچتے تھے، یعنی نکال ڈالا اس کا چاہتے تھے مقصود زجر وغیرہ کرنا تھا اس پر اور ابن ماجہ نے ام المومنین ام حبیبہؓ سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کی ہر بات کا وبال اس پر ہی ہوگا اور کسی بات سے فائدہ نہ ہوگا مگر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور ذکر الٰہی کا بس یہی باتیں کام آئیں گی، اور حضرت عیسیٰ فرماتے تھے مت باتیں کرو بیکار سوا یاد الٰہی کے پھر سخت ہو جائیں گے دل تمہارے اور سخت دل دور ہے اللہ سے لیکن تم نہیں سمجھتے اور مت دیکھو دوسروں کے گناہ کو گویا تم ہی رب ہو اپنے گناہوں کو دیکھو اپنے تئیں بندہ سمجھ کر کیونکہ لوگوں میں سب طرح کے لوگ ہیں بعض بیمار ہیں بعض اچھے ہیں تم رحم کرو بیماروں پر اور شکر کرو اللہ عزوجل کا اپنی تندرستی پر یعنی شکر کرو کہ تم کو خدا نے گناہوں سے بچایا اور گناہگاروں کے لیے دعا کرو، ان کو نصیحت کرو سمجھاؤ، [2] نگہبانی کرو، یعنی حرام کاری سے [3] اور بند کرو، یعنی اس چیز کے دیکھنے سے کہ اس کا دیکھنا جائز نہیں جیسے نامحرم اور بے ریش وغیرہ کی طرف شہوت سے دیکھنا، [4] اور رکھو ہاتھ اپنے، یعنے وہاں ڈالنے سے جہاں ان کا ڈالنا جائز ہے، [5] چاہتے ہیں، یعنے جو لوگ برائی سے پاک ہیں ان کو گناہ کے ساتھ متہم کرتے ہیں ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَائِمَيْنِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَعِيْدَا وُضُوْءَكُمَا وَصَلٰوتَكُمَا وَامْضِيَا فِيْ صَوْمِكُمَا وَاقْضِيَاهُ يَوْمًا اٰخَرَ قَالَا لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اغْتَبْتُمْ فُلَانًا۔

٤٧٦١: وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغِيْبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ الْغِيْبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَزْنِيْ فَيَتُوْبُ فَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيَتُوْبُ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لَهُ وَإِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهُ حَتّٰى يَغْفِرَهَا لَهُ صَاحِبُهُ وَفِيْ رِوَايَةِ أَنَسٍ قَالَ صَاحِبُ الزِّنَا يَتُوْبُ وَصَاحِبُ الْغِيْبَةِ لَيْسَ لَهُ تَوْبَةٌ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ۔

٤٧٦٢: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ كَفَّارَةِ الْغِيْبَةِ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنِ اغْتَبْتَهُ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ وَقَالَ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ ضُعْفٌ۔

پس جب نماز پڑھ چکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کرو[1] وضو اور نماز پڑھو اور پورا کرو روزہ اپنا اور قضا کرو بدلے اس کے ایک دن کہا ان دونوں نے کس لئے یا رسول اللہ! فرمایا غیبت کی تم نے فلاں شخص کی۔

٤٧٦١- اور ابو سعید اور جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیبت سخت تر ہے زنا سے عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ! کس واسطے غیبت سخت ہے زنا سے فرمایا تحقیق آدمی البتہ زنا کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے پس توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی اور روایت میں یوں ہے پس توبہ کرتا ہے پس بخشتا ہے[2] اللہ واسطے اس کے اور تحقیق غیبت والوں کو نہیں بخشش کی جاتی یہاں تک[3] کہ بخشے اس کو وہ کہ جس کی غیبت کی ہے اور انسؓ کی ایک روایت میں آیا ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے کہ زنا کرنے والا توبہ کرتا ہے اور غیبت کرنے والا نہیں ہے اس کے لئے توبہ (بیہقی نے تینوں حدیثیں شعب الایمان میں)

٤٧٦٢- اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفارہ غیبت کا یہ ہے کہ بخشش چاہے تو واسطے اس کے کہ غیبت کی ہے تو نے اس کی کہے تو یا الٰہی بخش ہم کو اور اس کو (بیہقی نے دعوات کبیر میں) اور کہا کہ اس کی اسناد ضعیف ہے۔

---

[1] پھر کرو وضو، اس حدیث سے غیبت کی سخت برائی ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ غیبت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے وضو اور نماز بھی لیکن علماء نے اس حدیث کو تغلیظ پر حمل کیا ہے اور سفیان ثوری اس حدیث کی رو سے غیبت کے ساتھ روزہ ٹوٹ جانے کے قائل ہوئے ہیں بہر تقدیر معلوم ہوا کہ غیبت کی قباحت اور برائی حد سے زیادہ ہے اسی میں احتیاط اور تقویٰ ہے کہ غیبت کے بعد پھر نیا وضو کرے بلکہ علماء نے لکھا ہے اگر ہنسے یا کوئی بیہودہ بات کرے اور زیادہ بک بک کرے تو وضو کرنا مستحب ہے، [2] پس بخشتا ہے، یعنی اس لئے کہ اللہ کا حق ہے، [3] یہاں تک کہ بخشے، یعنی اس لئے کہ یہ اس کا حق ہے ان دونوں حدیثوں سے غیبت کی بہت برائی معلوم ہوئی، [4] ظاہر یہ ہے کہ یہ بخشش چاہنا اس صورت میں ہے کہ نہ پہنچی ہو غیبت اسکو کہ جس کی غیبت کی ہے اور جبکہ پہنچ جائے اسکو تو ضرور ہے بخشوانا اس سے نوویؒ نے کہا غیبت غرض شرعی سے درست ہے اور وہ چھ سبب سے ہوتی ہے ایک تو ظالم تو مظلوم کو ظالم کی غیبت درست ہے دوسرے کسی خلاف شرع کام کو بیان کرنے کے لئے جس کو قدرت ہے اس کو کہنا کہ فلاں شخص ایسا کام کرتا ہے اس کو باز رکھو تیسرے فتویٰ لینے کے لئے جیسے ہندا (باقی بر صفحہ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْوَعْدِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۶۴۳۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ اَبَا بَکْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِیِّ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ مَنْ کَانَ لَہٗ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَیْنٌ اَوْکَانَتْ لَہٗ قِبَلَہٗ عِدَۃٌ فَلْیَاْتِنَا قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ وَعَدَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّعْطِیَنِیْ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا فَبَسَطَ یَدَیْہِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ جَابِرٌ فَحَثَالِیْ حَثْیَۃً فَعَدَدْتُھَا فَاِذَا ھِیَ خَمْسُ مِائَۃٍ وَقَالَ خُذْ مِثْلَیْھَا متفق علیہ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۶۴۴۔ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْیَضَ قَدْ شَابَ وَکَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ یُّشْبِھُہٗ وَاَمَرَ لَنَا بِثَلٰثَۃَ عَشَرَ قَلُوْصًا فَذَھَبْنَا نَقْبِضُھَا

بیان ہے بیچ وعدہ کے

پہلی فصل

۳۶۴۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آیا ابوبکرؓ کے پاس مال علاء[1] بن حضرمی کی جانب سے پس کہا ابوبکرؓ نے جس کسی کا ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دین یا ہو آپ کی طرف وعدہ[2] پس چاہیے کہ آوے ہمارے پاس کہا جابرؓ نے پس کہا میں نے وعدہ کیا مجھ سے رسول اللہ نے دینے کا ایسا[3] اور ایسا پس کھولے[4] جابرؓ نے دونوں ہاتھ اپنے تین بار کہا جابرؓ نے پس دی لپ بھر کر مجھ کو ابوبکرؓ نے ایک بار پس گنا میں نے اس چیز کو کہ تھی لپ میں پس تھے وہ پانچ سو اور فرمایا صدیق رضؓ نے کر لو مثل اس کی دوبار (بخاری، مسلم)

دوسری فصل

۳۶۴۴۔ حضرت جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ تحقیق[5] تھا ہر سوا تھا بڑھاپا اور تھے حسن بن علیؓ مشابہ[2] حضرتؐ کے اور حکم فرمایا واسطے جماعت ہماری کے ساتھ تیرہ[6] جوان اونٹنیوں کے پس گئے

(بقیہ صفحہ سابقہ) نے اپنے خاوند ابوسفیان کا نام لیکر آنحضرت سے مسئلہ پوچھا تھا کہ وہ بخیل ہے چوتھے مسلمانوں کو شر سے بچانے کے لئے نہ دوسرے کی ایذا اور فساد کی نیت سے پانچویں علانیہ گناہ اور بدعت کرنیوالے اور ظلم کرنیوالے کا گناہ، بدعت اور ظلم بیان کرنا، چھٹے جو مشہور ہو گیا ہو کسی لقب سے مثلاً اعمش، اعرج تو بغرض تعریف اسکا لقب بیان کرنا درست ہے، نہ بغرض توہین اور ہجو اس طرح سے تعریف کرے تو بہتر ہے (نووی مختصراً)، [1] علاء بن حضرمی ایک عامل تھے آنحضرتؐ کے بحرین پر [2] حضرتؐ کی طرف وعدہ، یعنی آنحضرتؐ نے کسی سے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو [3] ایسا اور ایسا یعنی تین بار ہاتھ بھر کر [4] کھولے جابرؓ نے، یعنی واسطے دکھانے صورت عطا کے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مالک وعدہ کرے تو اسکا نائب اس وعدے کو پورا کرے،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاَتَانَا مَوْتُهٗ فَلَمْ يُعْطُوْنَا شَيْئًا فَلَمَّا قَامَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فَلْيَجِئْ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاَخْبَرْتُهٗ فَاَمَرَ لَنَا بِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۶۴۵ :۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْحَمْسَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يُبْعَثَ وَبَقِيَتْ لَهٗ بَقِيَّةٌ فَوَعَدْتُّهٗ اَنْ اٰتِيَهٗ بِهَا فِيْ مَكَانِهٖ فَنَسِيْتُ فَذَكَرْتُ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَاِذَا هُوَ فِيْ مَكَانِهٖ فَقَالَ لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَيَّ اَنَا هٰهُنَا مُنْذُ ثَلٰثٍ اَنْتَظِرُكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

۴۶۴۶ :۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ اَخَاهُ وَمِنْ نِيَّتِهٖ اَنْ يَّفِيَ لَهٗ فَلَمْ يَفِ وَلَمْ يَجِئْ لِلْمِيْعَادِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

۴۶۴۷ :۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَعَتْنِيْ اُمِّيْ يَوْمًا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

ہم تاکہ قبضہ میں لیں ان اونٹنیوں کو پس ہمارے پاس خبر آئی حضرت کی وفات کی پس نہ دیا ہم کو کچھ پس جب کھڑے ہوئے[1] ابوبکرؓ پس کہا جو کوئی کہ ہو اسکے لئے نزدیک رسول اللہ کے وعدہ پس چاہیئے کہ آوے پس کھڑا ہوا میں اور گیا طرف ابوبکرؓ کی پس خبر دی میں[2] نے پس فرمایا ابوبکرؓ نے واسطے ہمارے ساتھ دینے اونٹنیوں کے (ترمذی)

۴۶۴۵ :۔ اور عبداللہ بن ابی الحمساء[3] رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خرید کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پہلے نبی ہونے سے اور باقی رہا واسطے حضرت کے مجھ پر کچھ مول پس وعدہ کیا میں نے حضرتؐ سے یہ کہ لاؤں گا میں انکے لئے بقیہ مول کو بیچ انکی جگہ کے[4] پس بھول گیا میں وعدہ اپنا پس یاد کیا میں نے تین دن بعد پس ناگہاں دیکھا میں نے کہ آپؐ وہیں بیٹھے ہیں پس فرمایا کہ تحقیق مشقت میں ڈالا تو نے مجھ کو میں اسی جگہ ہوں منتظر[5] تیرا تین دن سے۔ (ابوداؤد)

۴۶۴۶ :۔ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جس وقت وعدہ کرے آدمی اپنے بھائی سے اور نیت میں ہو پورا کرنا اس وعدہ کا اس کے لئے اور نہ پورا کیا[6] اور نہ آیا وقت وعدہ پر پس نہیں گناہ اس پر (ابوداؤد، ترمذی)

۴۶۴۷ :۔ اور عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلایا مجھ کو میری ماں نے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] پس جب کھڑے ہوئے یعنی خلیفہ ہوئے، [2] پس خبر دی میں نے یعنی وعدہ مذکور کی، [3] ابی الحمساء سے روایت ہے، لفظ حمساء مشکوٰۃ کے نسخوں میں ساتھ تقدیم حا مہملہ مفتوحہ کے میم کے ساکنہ پر واقعہ ہوا ہے اسی طرح مصابیح کے نسخوں میں ہے اور علماء نے لکھا ہے کہ یہ مصابیح والے کی سہو اور خطا ہے اور مشکوٰۃ والے نے مصابیح والے کی تقلید کی ہے اور صواب ابی الحمساء ہے ساتھ تقدیم میم کے سین پر جیسا کہ اسماء الرجال کی کتابوں میں مذکور ہے، [4] بیچ جگہ یعنی جہاں آپ تشریف فرما تھے یا جائے بیع میں، [5] منتظر تیرا تین دن سے، انتظار کرتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطے پورا کرنے وعدہ کے تھا نہ واسطے لینے مول مذکور کے اور اس میں تعلیم ہے امت کو پورا کرنے وعدہ کے، اور وعدہ کے پورا کرنے کا حکم سب دینوں میں رہا ہے اور سب رسول اس کی محافظت کرتے رہے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے تعریف کے طور پر فرمایا وابراہیم الذی وفی، [6] اور نہ پورا کیا یعنی بسبب عذر کے اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی نیت وفاء وعدہ کی رکھتا ہو اور وہ وفا نہ کر سکے تو گنہگار نہیں ہوتا اور یہ بھی سمجھا گیا کہ جس نے وعدہ کیا اور وفا کی نیت نہیں کی تو وہ گنہگار ہوتا ہے برابر ہے کہ اسکو پورا کرے یا نہ پورا کرے، کیونکہ یہ منافقوں کی علامت ہے بعض نے کہا بغیر عذر کے وعدہ خلاف کرنا حرام ہے اور علامہ محمد طاہر فتنی رحمہ نے مجمع البحار میں کہا کہ علماء کا اتفاق ہے کہ جو شخص کسی امر ممنوع کا وعدہ کرے تو اس کو پورا نہ کرے، (لمعات)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِي بَيْتِنَا فَقَالَتْ هَا تَعَالَ أُعْطِيكَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَدْتِ أَنْ تُعْطِيهِ قَالَتْ أَرَدْتُ أَنْ أُعْطِيَهُ تَمْرًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِيهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كِذْبَةٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۷۴۸: عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَعَدَ رَجُلًا فَلَمْ يَأْتِ أَحَدُهُمَا إِلَى وَقْتِ الصَّلٰوةِ وَذَهَبَ الَّذِي جَاءَ لِيُصَلِّيَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ رَوَاهُ رَزِينٌ۔

بیٹھے ہوئے تھے ہمارے گھر میں پس کہا میری ماں نے آگاہ ہو، آ، دوں میں تجھ کو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کیا ارادہ کیا تھا تو نے[1] دینے کا اس کو کہا ارادہ کیا تھا میں نے یہ کہ دوں میں اس کو ایک کھجور پس فرمایا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار! اگر نہ دیتی تو اس کو کچھ لکھا جاتا تجھ پر ایک جھوٹ۔ (ابوداؤد) روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں

تیسری فصل

۴۷۴۸: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وعدہ کرے کسی سے پس نہ آیا ان میں سے ایک نماز کے وقت تک اور گیا وہ شخص تاکہ نماز پڑھے پس نہیں[2] ہے گناہ اوپر اس کے (رزین)

---

[1] کیا ارادہ کیا تو نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سمجھے کہ عبداللہ بن عامر کی ماں نے عبداللہ کو تمسخر کیا ہے، بایں خاطر اس کے جیسے بچوں کے للچانے کا دستور ہے اس لئے بقصد اعتراض اس سے پوچھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بچوں کو جھوٹ بات کہہ کر للچانا درست نہیں،

[2] پس نہیں گناہ، اس لئے کہ نماز کا ادا کرنا ضروریات دین سے ہے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْمِزَاحِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۶۴۹: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیُخَالِطُنَا حَتّٰی یَقُوْلَ لِاَخٍ لِّیْ صَغِیْرٍ یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ وَکَانَ لَہٗ نُغَیْرٌ یَلْعَبُ بِہٖ فَمَاتَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۴۶۵۰: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّیْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۴۶۵۱: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا اِسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ حَامِلُکَ عَلٰی وَلَدِ نَاقَۃٍ فَقَالَ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ۔

۴۶۵۲: وَعَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ یَا ذَا الْاُذُنَیْنِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ۔

بیان ملہ ہے بیچ خوش طبعی کے

پہلی فصل

۴۶۴۹: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا اس نے کہ تحقیق تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوش طبعی کرتے یہانتک کہ فرماتے واسطے میرے بھائی چھوٹے کے اسے ابوعمیر کیا ہوا ملہ لال کو اور تھا میرے چھوٹے بھائی کے پاس لال کھیلتا تھا ساتھ اس کے پس مرگیا۔ (بخاری، مسلم)

دوسری فصل

۴۶۵۰: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ تحقیق آپ خوش طبعی کرتے ہیں ہم سے فرمایا تحقیق میں نہیں کہتا مگر حق۔ (ترمذی)

۴۶۵۱: اور انسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک شخص نے سواری طلب کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا کہ تحقیق میں سواری دونگا تجھ کو بچہ اونٹنی کا پس کہا ملہ کیا کرونگا میں ملہ اونٹنی کے بچے کو فرمایا رسول اللہ نے نہیں جنتی اونٹ کو مگر اونٹنی۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۴۶۵۲: اور انسؓ سے روایت ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو اسے ملہ دو کانوں والے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

ملہ بیان ہے، مزاح مذاق اور دل لگی کو کہتے ہیں یعنی ٹھٹھوں کو یہ درست ہے بشرطیکہ جھوٹ نہ بولے اور کبھی کبھی کرے نہ یہ کہ ہمیشہ یا اکثر مذاق کیا کرے کیونکہ ایسا کرنے سے اکثر ہنسے گا اور دل خراب ہو جائے گا اور خدا سے غفلت پیدا ہوگی، ملہ کیا ہوا لال، ابوعمیر انسؓ کا چھوٹا بھائی تھا، اخیاق اس کے چڑیا پالی تھی جسکو ہندی میں لال کہتے ہیں وہ مرگئی لڑکا اسکے غم میں اداس رہتا تھا اور آنحضرتؐ اسکی خاطرداری کے لیے یہ فرمایا کرتے تھے سبحان اللہ آنحضرتؐ میں کیا اخلاق تھے اگر چھوٹے چھوٹے لڑکوں کی بھی خاطرداری کرتے تھے، ملہ مگر حق یعنی مزاح کرنے میں ایسی بات نہیں کہتا جو خلاف واقع ہو، ملہ کیا کرونگا، یعنی اس شخص نے سمجھا کہ بچہ اونٹنی سے چھوٹا بچہ مراد ہے اور وہ سواری کے قابل نہیں ہوتا، ملہ اے دو کانوں والے الخ اس میں خوش طبعی بھی ہے اور انسؓ کی ذکاوت کی تعریف بھی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۷۵۳ :۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِامْرَأَةٍ عَجُوْزٍ اِنَّهٗ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَجُوْزٌ فَقَالَتْ وَمَا لَهُنَّ وَكَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ لَهَا اَمَا تَقْرَئِيْنَ الْقُرْاٰنَ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ ۔

۴۷۵۴ :۔ وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهٗ زَاهِرَ بْنَ حَرَامٍ وَكَانَ يُهْدِيْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَادِيَةِ فَيُجَهِّزُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهٗ وَكَانَ دَمِيْمًا فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَّهُوَ يَبِيْعُ مَتَاعَهٗ فَاحْتَضَنَهٗ مِنْ خَلْفِهٖ وَهُوَ لَا يُبْصِرُهٗ فَقَالَ اَرْسِلْنِيْ مَنْ هٰذَا فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ لَا يَاْلُوْ مَا اَلْزَقَ ظَهْرَهٗ بِصَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عَرَفَهٗ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى

۴۷۵۳ :۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا[۱] آنحضرت نے ایک بڑھیا عورت کو یہ کہ نہ داخل ہوگی جنت میں بڑھیا پس کہا بڑھیا[۲] نے واسطے انکے کیا ہے اور تھی وہ عورت پڑھی ہوئی قرآن پس فرمایا واسطے اسکے کیا نہیں پڑھا تو نے قرآن میں تحقیق ہم پیدا کریں گے بہشت کی عورتوں کو پیدا کرنا پس پیدا کریں گے ہم ان کو کنواریاں[۳] (رزین) شرح السنہ میں کہ بغوی کی کتاب ہے ساتھ لفظ مصابیح کے ہے۔

۴۷۵۴ :۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، یہ کہ ایک شخص باہر کا رہنے والا تھا نام اس کا زاہر بن حرام اور تھا وہ تحفہ[۴] لاتا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر سے اور سامان سفر کا درست کر دیتے اس کو رسول اللہ جبکہ ارادہ کرے باہر نکلنے[۵] کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق زاہر ہمارا گماشتہ ہے باہر کا اور ہم گماشتے ہیں اس کے شہر کے اور تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت دوست رکھتے اس کو اور تھا زاہر بدشکل پس آئے[۶] نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اور وہ بیچتا تھا اسباب اپنا پس کولی بھر لی[۷] آپ نے اس کے پیچھے سے اس حال میں کہ وہ نہیں دیکھتا تھا آپ کو پس کہا زاہر نے چھوڑ مجھ کو کون ہے یہ پس کن آنکھوں سے دیکھا زاہر نے پس پہچانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس شروع کیا نہیں کمی کرتا تھا[۸] اپنی پیٹھ کے لگاتے

---

[۱] فرمایا، یعنے بطریق مزاح، [۲] پس کہا بڑھیا نے، یعنی از راہ تحیر و حسرت مصابیح میں یوں مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بوڑھی عورتیں بہشت میں داخل نہ ہوں گی یہ سن کر اس عورت نے منہ پھیرا اور چل دی روتی ہوئی تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے خبر دو کہ بہشت میں عورتیں بصفت بڑھاپے کے داخل نہیں ہوں گی کیونکہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے۔ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا۔ [۳] کنواریاں، یعنے بڑھیوں کو بھی باکرہ اٹھائیں گے پس درست ہوا یہ کہنا کہ بڑھیاں بصفت بڑھاپے کے بہشت میں نہ جائیں گی، [۴] وہ تحفہ لاتا۔ یعنے ایسی چیزیں کہ جو باہر ہوتی ہیں مانند ساگ اور ککڑیوں اور پھولوں وغیرہ کے، [۵] باہر نکلنے کا، یعنی مدینہ سے،

[۶] آئے، یعنی بازار میں، [۷] پس کولی بھری، یعنے پیچھے بیٹھ کر دونوں ہاتھ اس کی بغلوں کے نیچے سے نکال کر اس کی آنکھوں پہ ہاتھ رکھ دیئے تاکہ نہ پہچانے،

[۸] نہیں کمی کرتا تھا اپنی پیٹھ کے لگانے میں ساتھ سینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی واسطے حاصل کرنے برکت کے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ علیہ وسلم یقول من یشتری العبد فقال یا رسول اللہ إذا واللہ تجدنی کاسدا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکن عند اللہ لست بکاسد رواہ فی شرح السنۃ۔

۴۷۵۵:۔ وعن عوف بن مالک ن الاشجعی رضی اللہ عنہ قال أتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک وھو فی قبۃ من ادم فسلمت فرد علی وقال ادخل فقلت أکلی یا رسول اللہ قال کلک فدخلت قال عثمان بن ابی العاتکۃ انما قال ادخل کلی من صغر القبۃ رواہ ابوداؤد۔

۴۷۵۶:۔ وعن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ قال استاذن ابوبکر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسمع صوت عائشۃ عالیا فلما دخل تناولھا لیلطمھا وقال لا اراک ترفعین صوتک علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحجزہ وخرج

پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ کے ساتھ جبکہ پہچانا تا آپ کو اور شروع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے کون خریدے گا[۱] اس غلام کو پس کہا یا رسول اللہ قسم ہے اللہ کی اس وقت پاؤ گے مجھے ناکارہ، پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لیکن نزدیک خدا کے نہیں تو ناکارہ (شرح السنہ)

۴۷۵۵:۔ اور حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس غزوۂ تبوک میں اس حال میں کہ آپ چمڑے کے خیمے میں تھے پس سلام علیک کی میں نے پس جواب دیا مجھ کو اور فرمایا آؤ پس کہا میں نے آیا تمام بدن آوے میرا یا رسول اللہ فرمایا آپ نے آوے تمام بدن تیرا پس داخل ہوا میں اندر خیمہ کے کہا عثمان بن ابی العاتکہ نے سوائے اس کے نہیں کہ کہا عوف نے داخل ہو میں تمام بدن اپنے کو واسطے چھوٹے ہونے قبہ کے (ابوداؤد)

۴۷۵۶:۔ اور نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا اذن آنے کا چاہا حضرت ابوبکر نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس سنی آواز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بلند پس جب داخل ہوئے گھر میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ پکڑا حضرت عائشہ کو تاکہ طمانچہ ماری ان کو اور کہا نہ دیکھوں[۳] میں تجھ کو بلند کرے تو آواز اپنی اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پس شروع کیا نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ روکتے تھے[۴] حضرت ابوبکر صدیق کو اور نکلے

---

[۱] خریدے غلام کو۔ غلام کہنا ظاہر کو ظاہر ہے اس لئے کہ وہ اللہ کا غلام تھا اور وجہ استفہام کے خرید نے سے کہ اطلاق کیا جاتا ہے کبھی اوپر مقابلہ شے کے اور کبھی اوپر استدلال کے یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا کہ کون شخص مقابلہ کرتا ہے اس غلام کے اکرام کو یعنی اس پر اکرام کرے یا کون بدلے اس کو مجھ سے کہ لائے میرے پاس مثل اس کی اور ممکن ہے کہ قبیلہ تجرید سے ہو پس معنٰی یہ ہوں گے کہ کون آدمی اس عبد کو، [۲] پس کہا میں نے ، یعنی بطریق مزاح کے الخ اس سے معلوم ہوا کہ کبھی صحابہ الکرام رضی اللہ تعالے عنہم مزاح کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مقام بے تکلفی میں، [۳] نہ دیکھوں میں تجھ کو، یعنی بعد اس کے ، [۴] روکتے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو یعنی مارنے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَبُوْبَكْرٍ مُغْضِبًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجَ أَبُوْبَكْرٍ كَيْفَ رَأَيْتِنِيْ أَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ قَالَتْ فَمَكَثَ أَبُوْبَكْرٍ أَيَّامًا ثُمَّ اسْتَأْذَنَ فَوَجَدَهُمَا قَدِ اصْطَلَحَا فَقَالَ لَهُمَا أَدْخِلَانِيْ فِيْ سِلْمِكُمَا كَمَا أَدْخَلْتُمَانِيْ فِيْ حَرْبِكُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلْنَا قَدْ فَعَلْنَا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

۴۷۵۷۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُمَارِ أَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

ابوبکرؓ غصّے میں، فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ نکلے ابوبکرؓ کس طرح دیکھا تو نے مجھ کو اے عائشہؓ چھڑایا میں نے تجھ کو اس شخص سے کہا عائشہؓ نے دیر تک کی ابوبکرؓ نے کئی دن پھر آئے دروازہ پر اور داخل آنے کا چاہا پس پایا حضرت عائشہؓ کو اور آنحضرتؐ کو صلح میں بیٹھے پس کہا ابوبکرؓ نے ان دونوں کو کہ داخل کرو مجھ کو اپنی صلح میں جیسے کہ داخل کیا تم نے مجھ کو اپنی لڑائی میں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق کیا ہم نے تحقیق کیا ہم نے۔ (ابوداؤد)

۴۷۵۷۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نہ جھگڑا کر تو اپنے بھائی سے اور نہ مزاح کر اس سے اور نہ وعدہ کر ایسا وعدہ کہ خلاف کرے تو اس کو (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

ا؎ یعنی بطور مزاح کے، ۲؎ اس شخص سے، یعنی ابوبکر صدیقؓ سے، ۳؎ پس دیر تک کی، یعنی نہ آئے ملازمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں ظاہراً مزاح اس حدیث میں آنحضرت صلعم کا قول ہے حضرت عائشہ کو کس طرح دیکھا تو نے کہ چھڑایا تجھ کو اس شخص سے اسی لئے نہ فرمایا تیرے باپ سے گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعید ڈالا ابوبکر کو عائشہؓ سے بقصد مزاح کے، ۴؎ اور نہ مزاح کر، یعنی ایسی مزاح جو باعث ایذا ہو، ۵؎ اور نہ وعدہ کر ایسا وعدہ کہ خلاف کرے تو اس کو، اور شیخ عبدالحق دہلوی نے یہ ترجمہ لکھا ہے کہ نہ وعدہ کرو وعدہ کر تا پس خلاف کرے تو اس کو یعنی وعدہ کو پورا کر یا سرے سے وعدہ ہی نہ کر تاکہ وعدہ کی مخالفت نہ کرنی پڑے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۷۵۸ ۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَكْرَمُ قَالَ اَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَاَكْرَمُ النَّاسِ يُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنِيْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۷۵۹ ۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَرِيْمُ ابْنُ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۷۶۰ ۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فِيْ يَوْمِ حُنَيْنٍ كَانَ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذًا بِعِنَانِ بَغْلَتِهٖ يَعْنِيْ بَغْلَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشِيَهُ الْمُشْرِكُوْنَ نَزَلَ فَجَعَلَ

بیان ہے بیچ مفاخرت[1] اور عصبیت کے

پہلی فصل

۴۷۵۸ ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا آدمی بزرگ ہے فرمایا بزرگ تر ان کا نزدیک اللہ کے پرہیزگار ان کا ہے[2] کہا صحابہؓ نے نہیں اس بات سے پوچھتے ہم آپؐ سے فرمایا آپ نے تو بزرگ لوگوں کا یوسفؑ نبی اللہ کا بیٹا نبی اللہ کا پوتا نبی اللہ کا پڑپوتا دوست خدا کا کہا صحابہؓ نے نہیں اس بات سے پوچھتے ہم آپؐ سے پس ذاتوں عرب سے سوال کرتے ہو مجھ سے کہا کہ ہاں فرمایا بہتر تمہارے جاہلیت میں بہتر تمہارے بیچ اسلام ہیں جس وقت کہ سمجھ دار ہو جائیں (بخاری، مسلم)

۴۷۵۹ ۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کریم بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا یوسفؑ بیٹا یعقوبؑ کا پوتا اسحٰقؑ کا پڑپوتا ابراہیم علیہ السلام کا[3] (بخاری)

۴۷۶۰ ۔ اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا براءؓ نے کہ دن حنین کے تھا ابوسفیان بن حارث پکڑنے والا باگ آپ کے خچر کی یعنی خچر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جبکہ گھیر لیا آنحضرت صلعم کو مشرکوں نے اترے پس شروع کیا

---

[1] بیچ مفاخرت اور عصبیت کے، مفاخرت اپنی نسب پر فخر کرنا اور عصبیت اپنے قبیلے اور رکنے والے کی عزت قائم رکھنے کے لیے خلاف شرع لڑائی کرنا ہے، [2] بہترین تمہارے آدمی میں بڑائی یہی ہے کہ متقی پرہیزگار ہو یا پیغمبر ہو یا آدمی اپنی عادات و اخلاق میں نیک ہو مسائل کا عالم ہو، غرض کہ بڑائی آدمی میں علم کی اور پرہیزگاری کی اور نبوت اور پیغمبری کی ہے سوائے اس کے اور نسب خاندان کی بزرگی پر مغرور ہونا اور فخر کرنا محض نادانی ہے، [3] کریم بیٹا کریم کا ۔ یعنی حضرت یوسف علیہ السلام کے سوا یہ خاندانی بزرگی کہ جس کی چار پشت پیغمبر ہوتے آئے ہوں کسی کو حاصل نہیں ؎

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَقُوْلُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ قَالَ فَمَا رُئِيَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ أَشَدُّ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۴۶۶۱:۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ إِبْرَاهِيْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۶۶۷:۔ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۶۶۸:۔ وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ أَوْحٰى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ وَلَا يَبْغِيْ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۴۶۶۹:۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ

کرفرماتے تھے کہ میں ہوں نبی کچھ جھوٹ نہیں اس امر میں میں ہوں بیٹا[ا] عبدالمطلب کا کہا راوی نے پس نہیں دیکھا گیا لوگوں میں سے اس دن کوئی قوی تر شجاع آپ صلعم سے ، (بخاری ، مسلم)

۴۶۶۱:۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اے بہتر بن خلق پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر بن خلق ابراہیم تھے (مسلم)

۴۶۶۷:۔ اور عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت زیادتی کرو تم بیچ تعریف میری کے جیسے[۳] کہ زیادتی کی نصاریٰ نے بیچ تعریف بیٹے مریم کے پس سوائے اسکے نہیں میں بندا خدا کا ہوں پس کہو بندہ اللہ کا اور رسول اس کا (بخاری ، مسلم)

۴۶۶۸:۔ اور عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی طرف میری یہ کہ فروتنی کرو یہاں تک کہ نہ فخر کرے کوئی کسی پر اور نہ ظلم کرے کوئی کسی پر (مسلم)

دوسری فصل

۴۶۶۹:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا البتہ باز آویں وہ قوم کہ فخر کرتے

[ا] میں ہوں بیٹا عبدالمطلب کا الخ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کلام میں باپ دادا کے نام سے فخر نہیں کیا بلکہ اپنی نبوت کی حقیقت ثابت کی اس لئے کہ کافروں نے اہل کتاب سے سنا تھا کہ عبدالمطلب کی اولاد میں ایک نبی پیدا ہوگا جو ملک گیری کریگا ، [۲] فرمایا بہتر بن خلق کے ابراہیم تھے یہ ادب اور تواضع پر محمول ہے ورنہ آپ تمام مخلوق سے افضل ہیں ، [۳] جیسے کہ زیادتی کی نصاریٰ نے بیچ تعریف بیٹے مریم کے ، یعنی جیسے نصاریٰ نے بے حد تعریف کی بہت بڑھا کر کے بعض نے انکو خدا کا بیٹا کہا اور بعض نے خدا مسلمانوں تم ویسی تعریف نہ کیجیو کافر ہو جاؤ گے میری تعریف تو اتنی کفایت کرتی ہے کہ خدا کا بندہ اور خدا کا پیغام لاتے والا ہوں یعنی جب پیغمبر کہا تو سوا خدا کے جتنے کمالات کہ آدمی کو ممکن نہیں ہیں سب آ گئے پیغمبر سب عالم سے بہتر اور خدا کا امانتدار سب گناہوں سے معصوم ہوتا ہے یعنی سوائے پیغمبر علیہ السلام کے اب تو کونسی تعریف باقی رہی ہے جو مجھ کو کہو گے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو جاہلوں میں مشہور ہے کہ نبی ہر کام کے مختار ہیں جو چاہیں سو کر ڈالیں سو یہ شرک ہے اسمیں تو پیغمبر کو خدائی ثابت کی اور جس بات سے آنحضرت نے منع کیا تھا وہی بات بے ادب جاہلوں نے کہی ، [۴] نہ فخر کرے ، یہ حدیث بھی دلیل ہے ترک مفاخرت پر ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَفْتَخِرُوْنَ بِاٰبَائِهِمُ الَّذِيْنَ مَاتُوْا إِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ جَهَنَّمَ اَوْ لَيَكُوْنُنَّ اَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِيْ يُدَهْدِهُ الْخِرَاءَ بِاَنْفِهٖ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَاءِ اِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ اَوْ فَاجِرٌ شَقِيٌّ اَلنَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ۔

۴۶۷۰:۔ وَعَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِيْ وَفْدِ بَنِيْ عَامِرٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا اَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ اللّٰهُ فَقُلْنَا وَاَفْضَلُنَا فَضْلًا وَّاَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُوْلُوْا قَوْلَكُمْ اَوْ بَعْضَ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

۴۶۷۱:۔ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۴۶۷۲:۔ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہیں ساتھ اپنے باپوں کے کہ مرگئے سوائے اس کے نہیں کہ وہ کوئلے دوزخ کے ہیں یا البتہ ہونگے ذلیل تر نزدیک اللہ کے کرم نجاست کے سے کہ دھکیلتا ہے نجاست کو ساتھ ناک اپنی کے تحقیق اللہ تعالیٰ نے دور کی تم سے نخوت جاہلیت کی اور فخر کرنا جاہلیت کا ساتھ باپوں کے نہیں آدمی مگر مومن متقی ہے یا فاجر بدکار تمام آدمی اولاد آدمؑ ہیں اور آدمؑ پیدا ہوا مٹی سے (ترمذی، ابوداؤد)

۴۶۷۰:۔ اور مطرف بن عبداللہ بن شخیرؓ سے روایت ہے کہ گیا میں بیچ جماعت بنی عامر کے طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ہم نے آپ سردار ہیں ہمارے پس سردار خدا ہے پس کہا ہم نے اور آپ بہتر ہیں ہمارے ہیں از روئے بہتری کے اور بزرگ تر ہمارے بخشش میں پس فرمایا کہو یہ بات یا اس سے بھی کمتر کہو اور نہ وکیل پکڑے تم کو شیطانؐ (ابوداؤد)

۴۶۷۱:۔ اور حسنؓ سے روایت ہے کہ نقل کی سمرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حسب مال ہے اور کرم تقوے ہے، (ترمذی، ابن ماجہ)

۴۶۷۲:۔ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے

ۻ آدم پیدا ہوئے مٹی سے، یہ حدیث فخر بالاباء کے حرام ہونے پر اس میں فرما دیا کہ جن پر ناز کرتے ہو ان کی حقیقت نزدیک خدا کے اسی قدر ہے کہ وہ دوزخ کے کوئلے ہیں اگر کافر تھے یا خوار تر ہیں نجاست کے کیڑے سے اگر عاصی تھے پھر ایسوں پر فخر کرنا جن کا انجام یہ ہے یعنی سب انسان ایک ہی انسان کی نسل ہیں پھر ایک کا اعلیٰ اور دوسرے کا ادنیٰ ہونا اس کے کیا معنی نسب کی راہ سے تو کسی کو کسی پر ناز کرنا پہنچتا نہیں رہا حسب تو وہ دو طرح پر ہے اگر ایماندار پرہیزگار ہے تو اچھا ہے ورنہ اگر بدکردار ہے تو برا ہے، ۵۲ نہ وکیل پکڑے تم کو شیطان الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ بزرگوں یا بڑے آدمیوں کی تعریف میں کہا کرتے ہیں کہ تم ہمارے مالک ہو زمانہ کے سردار ہو جہاں پناہ ہو معاذ اللہ داتا ہو معبود ہو غریب پرور ہو معاذ اللہ قاضی القضاۃ ہو ایسی لفظیں کسی کے لئے کہنا درست نہیں، ۵۳ اور کرم تقویٰ ہے، یعنی بزرگی جو ہے سو تقوے سے ہے جو پرہیزگار ہو بزرگ ہے کسی ذات کا ہو اور جس میں تقوے نہیں وہ بزرگ نہیں کسی ذات کا ہو اور حسب جو ہے سو مال ہے اگر آدمی مالدار ہے پھر اس کی کوئی ذات پات نہیں اور محتاج میں عیب نکالتے ہیں ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

يَقُولُ مَنْ تَعَزَّى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَعِضُّوهُ بِهَنِ أَبِيهِ وَلَا تَكْنُوا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۴۶۷۳:۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عُقْبَةَ عَنْ أَبِي عُقْبَةَ وَكَانَ مَوْلًى مِنْ أَهْلِ فَارِسَ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحُدًا فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقُلْتُ خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِيُّ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ هَلَّا قُلْتَ خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلَامُ الْأَنْصَارِيُّ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ۔

۴۶۷۴:۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَصَرَ قَوْمَهُ عَلَى غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيرِ الَّذِي رُدِّيَ فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنَبِهِ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ۔

۴۶۷۵:۔ وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْعَصَبِيَّةُ قَالَ أَنْ تُعِينَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ۔

۴۶۷۶:۔ وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيرَتِهِ مَا لَمْ يَأْثَمْ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ۔

۴۶۷۷:۔ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا

یعنی جو کوئی نسبت کرے ساتھ نسبت جاہلیت کے پس کٹواؤ اس کو ستر باپ اس کے کا اور کنایہ نہ کرو (شرح السنۃ میں)

۴۶۷۳:۔ اور عبدالرحمٰن بن ابی عقبہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی ابی عقبہؓ سے اور تھا وہ مولیٰ اہل فارس سے کہا ابوعقبہؓ نے کہ حاضر ہوا میں ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگ احد میں پس مارا میں نے ایک آدمی کو مشرکین میں سے پس کہا میں نے لے تو یہ میری طرف سے اور میں ہوں غلام فارس کا پس دیکھا آنحضرتؐ نے طرف میری اور فرمایا کیوں نہ کہا تو نے کہ لے مجھ سے اور میں غلام ہوں انصاری (ابوداؤد)

۴۶۷۴:۔ اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے جو شخص کہ مدد کرے اپنی قوم کی ناحق پس وہ مانند اونٹ کے ہے کہ گر پڑا کنوے میں پس وہ کھینچا جاتا ہے ساتھ اپنی دم کے (ابوداؤد)

۴۶۷۵:۔ اور واثلہ بن اسقعؓ سے روایت ہے کہا میں نے یا رسول اللہ کیا ہے عصبیت فرمایا یہ کہ مدد کرے تو اپنی قوم کی ظلم پر (ابوداؤد)

۴۶۷۶:۔ اور سراقہ بن مالک بن جعشم سے روایت ہے کہ خطبہ فرمایا ہمارے آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کہ بہترین تمہارا وہ ہے کہ دفع کرے لوگوں کے ظلم کو اپنی قوم سے جب تک کہ گناہ گار نہ ہو۔ (ابوداؤد)

۴۶۷۷:۔ اور جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ بلائے لوگوں کو

ل پس کٹواؤ اسکو ستر باپ سکے کا یعنی یوں کہو کہ پتے باپ کا ستر کاٹ کر اپنے منہ میں لے لے اس حدیث میں نہایت تشدید ہے فخر بالاباء پر اور حقیقت میں اپنی قوم کی برائی کرنا عصبیت ہے بجز جس قدر ہو سکے بہتر ہے، ۲ کیوں کہا، اسوقت میں فارس کے لوگ کافر تھے تو آپؐ نے انکی طرف نسبت کرنا برا جانا اور انصار مسلمان تھے اس لئے آپؐ نے فرمایا تو نے کیوں نہیں انصاری کیوں نہ کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاہلیت اور کفر کے خاندان سے فخر کرنا یہ مسلمانوں کا شیوہ نہیں اور سخت معیوب ہے، ۳ ساتھ اپنی دم کے یعنی بے تصرف کچھ ظلم آسکے نہ آنگی جس طرح دم مارنا اونٹ کو اندر کنوے کے کچھ نافع نہیں ہوتا ہے، ۴ گنہگار نہ ہو یعنی ناحق طرفداری نہ کرے، ۵ ہم میں یعنی اہل ملت یا اہل طریقہ ہمارے، ۶ بلائے یعنی باعث ہو لوگوں کو حمایت کریں اسکی باطل پر پھر تقلید باطل پر حمایتی بننا مذموم اور ممنوع ہے۔

www.KitaboSunnat.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَى عَصَبِيَّةٍ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِيَّةً وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ -

۴۷۷۸ :- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ -

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۷۷۹ :- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ كَثِيرٍ الشَّامِيِّ مِنْ أَهْلِ فِلَسْطِينَ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهَا فُسَيْلَةُ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ قَالَ لَا وَلٰكِنْ مِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يَنْصُرَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ -

۴۷۸۰ :- وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْسَابُكُمْ هٰذِهٖ لَيْسَتْ بِمَسَبَّةٍ عَلَى أَحَدٍ كُلُّكُمْ بَنُو آدَمَ طَفُّ الصَّاعِ بِالصَّاعِ لَمْ تَمْلَؤُوهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ عَلَى أَحَدٍ فَضْلٌ إِلَّا بِدِيْنٍ وَتَقْوٰى كَفٰى بِالرَّجُلِ أَنْ يَكُوْنَ بَذِيًّا فَاحِشًا بَخِيْلًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ

طرف عصبیت کی اور نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ جنگ کرے بسبب عصبیت کے اور نہیں ہم میں سے وہ کہ مرے اوپر عصبیت کے (ابوداؤد)

۴۷۷۸ :- اور ابی الدرداؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دوست رکھنا تیرا[1] کسی چیز کو اندھا اور بہرہ کر دیتا ہے (ابوداؤد)

تیسری فصل

۴۷۷۹ :- حضرت عبادہ بن کثیر شامی سے روایت ہے کہ تھا اہل فلسطین سے نقل کرتا ہے ایک عورت سے کہ تھی ان میں سے کہا جاتا تھا اس کو فسیلہ اس عورت نے کہا کہ سنا میں نے اپنے باپ سے کہ کہتا تھا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پس عرض کیا میں نے یا رسول اللہ! کیا عصبیت سے ہے دوست رکھنا مرد کا اپنی قوم کو فرمایا کہ نہیں عصبیت یہ ہے کہ مدد کرے مرد اپنی قوم کی ظلم پر[2] (احمد، ابن ماجہ)

۴۷۸۰ :- اور عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نسب تمہارا نہیں ہیں جگہ بری کہنے اوپر کسی کے تم سب اولاد آدم کی ہو برابر ایک صاع دوسرے صاع کے نہیں بھرتے تم اس کو نہیں[3] واسطے کسی کے کسی پر بزرگی مگر ساتھ دین اور تقویٰ کے کفایت کرتا ہے آدمی کو برائی میں یہ کہ ہو زبان دراز فحش بولنے والا بخیل (احمد اور بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے)

---

[1] دوست رکھنا۔ لاتا اس حدیث کا اسباب میں دلالت کرتا ہے کہ وارد ہوئی ہے یہ حدیث اسی شخص کے حق میں جو کسی دوست کی جھوٹ پر حمایت کرتا ہے نہ حق دیکھتا ہے اور نہ سنتا ہے مارے محبت کے حمایتی بنتا ہے اور مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ محبوب میں اگر برائی دیکھتا ہے تو اچھی معلوم ہوتی ہے اور اگر اس سے بد سنتا ہے تو بسبب غلبہ محبت کے اس کو اچھا جانتا ہے نہ محبوب چیز کے عیب دیکھتا ہے نہ سنتا ہے یا یہ مراد ہے کہ محبت محبوب کی غیر محبوب سے اندھا اور بہرہ کر دیتی ہے کہ وہ اس کے جمال کے سوائے کسی کا جمال نہیں دیکھتا اور نہ اس کے کلام کے سوا کسی کی کلام سنتا ہے۔ [2] ظلم پر۔ سبحان اللہ دین اسلام سے بڑھ کر اور کوئی دین کیسے عمدہ ہو سکتا ہے ہر آدمی کو اپنی قوم عزیز ہوتی ہے لیکن اسلام میں یہ حکم ہے کہ اپنی قوم کی مدد بھی وہیں تک کر سکتا ہے جب تک وہ ظالم نہ ہوں اور انصاف اور شرع کے موافق کاروائی کریں لیکن جب قوم ظلم کرے تو ان سے الگ ہو جائے۔ [3] نہیں واسطے کسی کے کسی پر بزرگی یعنی کسی کا نسب برا نہیں جو اس پر طعن کیجئے اور کسی کا نسب (باقی بر صفحہ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۶۸۱ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبُوْكَ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اَبَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۴۶۸۲ - وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَیْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا ثُمَّ لَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۶۸۳ - وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَیَّ اُمِّیْ وَهِیَ مُشْرِكَةٌ فِیْ عَهْدِ قُرَیْشٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّیْ قَدِمَتْ عَلَیَّ وَهِیَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ صِلِیْهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

۴۶۸۴ - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ

بیان ہے بیچ نیکی اور سلوک کے

پہلی فصل

۴۶۸۱ - حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا ابوہریرہؓ نے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کون لائق تر ہے ساتھ اچھی صحبت رکھنے میری کے فرمایا ماں تیری کہا اس نے پھر کون ہے فرمایا ماں تیری کہا پھر کون ہے فرمایا ماں تیری کہا اس نے پھر کون فرمایا باپ[۵] تیرا اور بیچ ایک روایت کے فرمایا ماں تیری پھر ماں تیری پھر ماں تیری پھر احسان کر اپنے باپ سے پھر احسان[۱] کر قریب تر اپنے سے پھر قریب تر اپنے سے (بخاری، مسلم)

۴۶۸۲ - اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہو ناک اسکی خاک آلودہ ہو ناک اس کی پوچھا گیا کہ کون ہے وہ یا رسول[۲] اللہ فرمایا وہ شخص کہ پاوے ماں باپ اپنے کو نزدیک بڑھاپے کے ایک کو ان میں سے یا دونوں کو پھر نہ داخل[۳] ہو بہشت میں (مسلم)

۴۶۸۳ - اور اسما بیٹی ابوبکرؓ کی سے روایت ہے کہ آئی میرے پاس ماں میری اور وہ تھی مشرکہ بیچ زمانہ صلح قریش کے پس کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق ماں میری آئی ہے میرے پاس اور وہ بیزار ہے اسلام سے آیا پس سلوک کروں میں اس سے، فرمایا ہاں سلوک کر اس سے (بخاری، مسلم)

۴۶۸۴ - اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سے کہ فرماتے تھے آنحضرت صلعم

(بقیہ صفحہ سابقہ) افضل نہیں جو وہ اپنے آپ کو برا جانتے سب آدم کی اولاد ہیں اگر ایک میں کچھ نقص ہے تو دوسرے میں بھی وہی نقص ہے مگر ہاں جو لوگ دیندار پرہیزگار ہیں وہ البتہ اچھے ہیں اور جو لوگ بدزبان بخیل ہیں وہ البتہ برے ہیں خواہ کسی قوم میں ہوں، [۱] فرمایا باپ تیرا، باپ کو حق تیسری بار میں بیان کیا ماں کا حق نکلا باپ سے زیادہ ہے، [۲] پھر احسان کر جیسے بھائی بہن دادا نانا دادی نانی چچا پھوپھی خالہ ماموں وغیرہ، [۳] نہ داخل ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کی خدمت بہشت کا عمدہ وسیلہ ہے اور انکو تکلیف دینا اور بے حرمتی دوزخ کا سبب ہے، [۴] فرمایا ہاں، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کافر سے بھی سلوک کرنا چاہیے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ آلَ أَبِي فُلَانٍ لَيْسُوا لِي بِأَوْلِيَاءَ إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ أَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۴۷۸۵:۔ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعَ وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۷۸۶:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۷۸۷:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

کہ تحقیق آل[۱] ابی فلاں کے نہیں میرے دوست سوائے اس کے نہیں کہ دوست میرا اللہ ہے اور نیک بخت مومنین لیکن ان کے لئے ناتا ہے تر کرتا[۲] ہوں میں اس کو ساتھ تری اس کی کے (بخاری، مسلم)

۴۷۸۵:۔ اور مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ نے حرام کی تم پر ایذا[۳] دینی ماؤں کی اور گاڑنا[۴] زندہ لڑکیوں کا اور حرام کی تم پر بخیلی اور گدائی کرنی اور مکروہ رکھی تمہارے لئے قیل وقال[۵] اور بہتات سوال کی اور ضائع کرنا مال کا (بخاری، مسلم)

۴۷۸۶:۔ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کبیرہ گناہ ہے گالی دینی آدمی کے ماں باپ کو عرض کیا لوگوں نے یا رسول اللہ! کیا گالی دیتا ہے اپنے ماں باپ کو فرمایا ہاں گالی دیتا ہے کسی آدمی کے باپ کو پس وہ گالی دیتا[۶] ہے اس کے باپ کو اور گالی دیتا ہے کسی کی ماں کو وہ گالی دیتا ہے اس کی ماں کو (بخاری، مسلم)

۴۷۸۷:۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نیک تر بن نیکیوں سے احسان[۷] کرنا آدمی کا ہے اپنے باپ کے دوستوں سے بعد غائب ہوتے باپ کے (مسلم)

۱۔ تحقیق آل ابی فلاں کے، آنحضرت صلعم نے کسی شخص کو مجمل ذکر کیا کہ فلاں کی اولاد ہماری دوست نہیں واللہ اعلم وہ کون شخص تھا اس کو معین کرنا کہ اس کا فلاں نام ہے ہم پر کچھ ضرور نہیں اور صالح المومنین سے بعض کہتے ہیں حضرت صدیق اور عمر فاروق اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم مراد ہیں، ۲۔ تر کرتا ہوں، یعنی برادری کا حق ادا کرتا ہوں، ۳۔ ایذا دینے ماؤں کے، خاص ماؤں کا ذکر کیا واسطے غالب ہوتے حقوق ان کے یا بسبب ضعیف ہونے ان کے دلوں کے کہ ذرا سی بات پر رنجیدہ ہو جاتے ہیں، ۴۔ اور گاڑنا الخ جاہلیت میں لوگ عار اور فکر کے ڈر سے لڑکیوں کو زندہ گاڑ دیتے تھے، ۵۔ قیل وقال فعل ماضی مجہول اور ماضی معلوم ہے اور مقصود اس سے یہ ہے اس چیز سے کہ لوگ باہم دگر فضول باتیں کریں کہ کہا گیا ایسا اور کہا فلاں نے ایسا، ۶۔ پس وہ گالی دیتا ہے تو حقیقت میں اپنے ماں باپ کو گالی دلانے کا یہی باعث ہوا، ۷۔ احسان کرنا آدمی کا ہے اپنے باپ کے دوستوں سے معلوم ہوا کہ جس سے باپ سلوک کرتا ہو بیٹے کو بھی سلوک کرنا چاہیئے اور باپ کے دوستوں سے ہمیشہ دوستی کرنی چاہیئے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۷۸۸:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّبْسَطَ لَہٗ فِیْ رِزْقِہٖ وَیُنْسَاَ لَہٗ فِیْ اَثَرِہٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۴۷۸۹:۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰہُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْہُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ بِحَقْوَیِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَہْ قَالَتْ ھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ الْقَطِیْعَۃِ قَالَ اَلَا تَرْضَیْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَکِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَکِ قَالَتْ بَلٰی یَا رَبِّ قَالَ فَذَاکِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۴۷۹۰:۔ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلرَّحِمُ شُجْنَۃٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ وَصَلَکِ وَصَلْتُہٗ وَمَنْ قَطَعَکِ قَطَعْتُہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۴۷۹۱:۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلرَّحِمُ

۴۷۸۸ل:۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص چاہے کہ کشادگی کی جائے اسکی روزی میں اور زیادتی کی جائے اسکی اجل میں پس چاہیئے کہ سلوک کرے اپنے ناتے ناطے والوں سے۔ (بخاری، مسلم)

۴۷۸۹ل:۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیدا کی اللہ نے خلق پس فارغ ہوا پیدا کرنے سے کھڑا ہوا رحم اور پکڑی کمر رحمٰن کی پس فرمایا کیا کہتا ہے تو کہا ناتے نے یہ ہے جگہ کھڑے ہونے پناہ پکڑنے والے کی ساتھ تیرے کاٹنے سے فرمایا اللہ نے کیا نہیں راضی ہے تو اس پر کہ ملاؤں میں اس کو کہ ملائے تجھ کو اور کاٹوں میں اسے کہ قطع کرے تجھ سے کہا ناتے نے ہاں راضی ہوا میں اے پروردگار میرے فرمایا پس یہ وعدہ ثابت ہے تیرے لئے۔ (بخاری، مسلم)

۴۷۹۰ل:۔ اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے رحم لیا گیا ہے لفظ رحمٰن سے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو شخص ملائے تجھ کو ملاؤں گا میں اس کو اور جو شخص کہ کاٹے تجھ کو کاٹوں گا میں اس کو۔ (بخاری)

۴۷۹۱ل:۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحم لٹکایا گیا ہے ساتھ عرش کے

لے اور زیادتی کی جائے، طول عمر کا یہ مطلب ہے کہ وہ نیک نام مدت تک رہے یا اس کی نیک اولاد ہو کہ اس کے لئے دعائے مغفرت کرے اس کی روح کو ثواب پہنچائے۔ برادرپروری فرض ہے اس کے دو طریقے ہیں اگر محتاج ہیں تو انکو کھانے کپڑے کی خبر لے اگر محتاج نہیں تو اور طرح سلوک کرتا رہے تحفے دیا کرے محبت سے ملے، ۲ے اور پکڑی کمر رحمٰن کی، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حقو بھی ایک اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے جیسے اور صفتیں مثل ید اور وجہ اور ساق وغیرہ کے کہا حافظ ابوبکر احمد بن علی خطیب نے کہ کلام ان صفات میں جن کو روایت کیا ہے سنن صحاح میں ائمہ ثقات نے یہ ہے کہ مذہب سلف کا اثبات ان کا ہے اور جاری کرنا ان کا ظاہر پر اور نفی کیفیت اور تشبیہ کی ان سے اور اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رشتہ داروں سے سلوک کرنا فرض ہے جب سے خدا نے دنیا بنائی، ۳ے رحم لیا گیا ہے، رحم کے معنی برادرپروری ہیں سو فرمایا کہ یہ لفظ رحمٰن سے نکلی ہے یعنی جو حروف رحم میں ہیں وہی رحمٰن میں ہیں پھر فرمایا جو برادرپروری کرے گا اس پر میں کرم کروں گا اور جو برادرپروری نہ کرے گا خدا اس پر کرم نہ کرے گا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَصَلَنِیْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِیْ قَطَعَهُ اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۴۶۹۲:۔ وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۴۶۹۳:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُکَافِیْ وَلٰکِنِ الْوَاصِلُ الَّذِیْ إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

۴۶۹۴:۔ وَعَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِیْ قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَیَقْطَعُوْنِیْ وَأُحْسِنُ إِلَیْهِمْ وَیُسِیْئُوْنَ إِلَیَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَیَجْهَلُوْنَ عَلَیَّ فَقَالَ لَئِنْ کُنْتَ کَمَا قُلْتَ فَکَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا یَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِیْرٌ عَلَیْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰی ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۴۶۹۵:۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا

کہتا ہے جو شخص کہ ملائے مجھ کو ملائے گا اس کو اللہ جو شخص کاٹے مجھ کو کاٹے گا اس کو اللہ تعالیٰ۔ (بخاری، مسلم)

۴۶۹۲:۔ اور جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے نہیں داخل ہوگا[1] جنت میں کاٹنے والا رحم کا۔ (بخاری، مسلم)

۴۶۹۳:۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے صلہ رحم کرنے والا مکافات دلیکن[2] صلہ کرنے والا وہ ہے کہ جس وقت کاٹا جائے رحم اس کا وصل کرے رحم کو۔ (بخاری)

۴۶۹۴:۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! تحقیق واسطے میرے قرابتی ہیں کہ سلوک کرتا ہوں میں ان سے اور وہ نہیں سلوک کرتے مجھ سے اور احسان کرتا ہوں میں ان سے اور وہ برائی کرتے ہیں مجھ سے اور درگذر کرتا ہوں میں ان سے وہ جہل کرتے ہیں مجھ پر پس فرمایا اگر ہے تو جیسا کہ کہتا ہے پس گویا کہ پھانکتا ہے تو ان کو راکھ گرم اور ہمیشہ ہے ساتھ تیرے اللہ کی طرف سے مددگار ان پر جب[3] تک کہ ثابت رہے تو اس صفت پر۔ (مسلم)

دوسری فصل

۴۶۹۵:۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں پھیرتی تقدیر الٰہی کو مگر دعا اور نہیں زیادتی کرتی عمر میں مگر نیکی کرنی اور تحقیق آدمی محروم[4] کیا جاتا ہے روزی سے بسبب گناہ کے کہ

---

[1] نہیں داخل ہوگا، یعنی جو ناتا جوڑنا حلال نہ سمجھے گا تو وہ کافر ہے ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور جو حلال نہ سمجھے گا وہ پہلی بار میں نہ جائے گا بلکہ روکا جائے گا تھوڑی مدت تک ناتے کے توڑنے کے عذاب میں۔ [2] لیکن صلہ کرنیوالا وہ ہے، یعنی جو اپنے بھائی بندوں کے جور و ظلم کے مقابلہ میں ان سے احسان کرے اس نے برادری کا حق ادا کیا اور بھائی کے ساتھ احسان کے بدلے احسان کرنا دین میں کوئی عمدہ بات نہیں کافر بھی ایسا کرتے ہیں۔ [3] جب تک کہ ثابت رہے تو اس صفت پر اس حدیث سے برادر پروری اور غمخواری کی نہایت خوبی ثابت ہوئی۔ [4] محروم کیا جاتا ہے، وہ ہر چند کوشش اور محنت کرتا ہے لیکن اس کو فراغت حاصل نہیں ہوتی خود وہ آدمی کیا کبھی اس کے گناہ کی وجہ سے اس کی اولاد پر بھی کئی پشت تک اثر رہتا ہے اللہ تعالیٰ بچائے اور عمر بڑھنے سے ناموری مراد ہے گویا کہ وہ مرنے کے بعد بھی زندہ ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِذَنْبٍ يُصِيبُهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

۴۶۹۶:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيهَا قِرَاءَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ وَكَانَ أَبَرَّ النَّاسِ بِأُمِّهِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَفِي رِوَايَتِهِ قَالَ نِمْتُ فَرَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ بَدَلَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ۔

۴۶۹۷:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِضَى الرَّبِّ فِي رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۶۹۸:۔ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ لِي امْرَأَةً وَإِنَّ أُمِّي تَأْمُرُنِي بِطَلَاقِهَا فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَإِنْ شِئْتَ فَحَافِظْ عَلَى الْبَابِ أَوْ ضَيِّعْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۴۶۹۹:۔ وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَبَرُّ قَالَ أُمَّكَ

پہنچتا ہے اس کو (ابن ماجہ)

۴۶۹۶:۔ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہوا میں جنت میں پس سنی میں نے آواز پڑھنے قرآن کی پس کہا میں کون ہے یہ کہا فرشتوں نے کہ یہ حارثہ بن نعمانؓ ہے اسی طرح سے ہے ثواب نیکی کرنے کا ماں باپ سے اسی طرح سے ہے ثواب نیکی کرنے کا ماں باپ سے اور تھا وہ بہت سلوک کرنے والا ساتھ ماں اپنی کے (شرح السنہ بیہقی نے شعب الایمان میں) اور ایک روایت بیہقی کی میں یوں ہے کہ فرمایا حضرت نے سو گیا تھا میں پس دیکھا میں نے اپنے تئیں جنت میں یہ عبارت بجائے اسکے ہے کہ داخل ہوا میں جنت میں۔

۴۶۹۷:۔ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رضامندی رب کی بیچ رضامندی باپ کے ہے اور ناخوشی رب کی بیچ ناخوشی باپ کے ہے (ترمذی)

۴۶۹۸:۔ اور ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک آدمی آیا ابو درداؓ کے پاس اور کہا کہ تحقیق میرے لئے ایک عورت ہے اور تحقیق ماں میری فرماتی ہے مجھ کو ساتھ طلاق اسکی کے کہا اس کو ابو درداؓ نے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے باپ بہتر بیچ دروازوں بہشت کا ہے پس چاہیے تو محافظت کر اس دروازہ پر یا ضائع کر (ترمذی، ابن ماجہ)

۴۶۹۹:۔ اور بہز بن حکیم سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے اس نے بہز کے دادا سے کہا میں نے یا رسول اللہ کس سے نیکی کروں میں

---

۵۱ کون ہے یہ، یعنی جو قرآن پڑھتا ہے ۵۲ حارثہ بن نعمان فضلاء صحابہ سے تھے پس گویا صحابہؓ کی خاطر میں آیا کہ اس نے کس عمل سے یہ بزرگی پائی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی فضیلت پانے کے سبب کو بیان فرمایا، ۵۳ باپ بہتر ہے، یعنی جب باپ کا یہ حق ہے تو ماں کا حق تین حصہ اس سے زیادہ ہے اس کا کہنا ضرور ماں اور یہ جو فرمایا باپ جنت کے دروازوں کا بیچ ہے تو یہ اس کے لئے کہ بیچ میں جو دروازہ ہوتا ہے اس سے مکان میں جلدی پہنچ جاتے ہیں تو والدین کو قریب اور سہل راستہ جنت میں جانے کا قرار دیا اگر آدمی اپنے والدین کو خوش رکھے جو کچھ مشکل نہیں تو سہل سے جنت مل سکتی ہے ÷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبَاكَ ثُمَّ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ۔

۴۷۰۰:۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَا اللّٰهُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنْ اِسْمِیْ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۴۷۰۱:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلٰى قَوْمٍ فِيْهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

۴۷۰۲:۔ وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ اَحْرٰى اَنْ يُّعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِی الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ۔

۴۷۰۳:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا

فرمایا اپنی ماں سے کہا میں نے پھر فرمایا ماں سے کہا میں نے پھر کس سے فرمایا ماں سے کہا میں نے پھر کس سے فرمایا اپنے باپ سے پھر نیکی کر اس سے کہ قریب تر ہے تجھ سے (ترمذی، ابوداؤد)

۴۷۰۰:۔ اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ فرمایا اللہ برکت والے بلند قدر نے کہ میں ہوں اللہ اور میں ہوں رحمٰن پیدا کیا میں نے رحم کو اور نکالا میں نے نام رحم کا اپنے سے پس جو کوئی ملائے[1] رحم کو ملاؤں گا[2] میں اس کو اور جو کاٹے[3] اس کو کاٹوں گا[4] میں اس کو۔ (ابوداؤد)

۴۷۰۱:۔ اور عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں اترتی رحمت اس قوم پر کہ اس میں کاٹنے والا ہو ناتے کا، (بیہقی نے شعب الایمان میں)

۴۷۰۲:۔ اور ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی گناہ لائق تر اس بات سے کہ جلدی کرے اللہ صاحب گناہ کو عذاب دنیا میں باوجود ذخیرہ کرنے اسکے کے بیچ آخرت کے نکل جانے سے اطاعت امام سے اور کاٹنے[5] ناتے کے سے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۴۷۰۳:۔ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا جنت میں احسان[6] کرنیوالا بعد

---

[1] قریب تر تجھ سے، یعنی ماں باپ کے جیسے بھائی اور بہن پھر اس سے کہ بعد اسکے قریب تر ہے، جیسے کہ چچا اور ماموں، [2] ملائے رحم کو یعنی رعایت اسکے حق کی کرے، [3] ملاؤں گا میں اس کو، یعنی طرف رحمت اپنی کی، [4] کاٹے، یعنی اسکے حق ادا نہ کرے، [5] کاٹوں گا میں اسکو یعنی اپنی خاص رحمت سے، [6] کاٹنے ناتے کے سے، یعنی بغاوت اور ناتا توڑنے والے کو آخرت کے عذاب کے ساتھ دنیا کا عذاب بھی ہوگا، [7] احسان کرنیوالا یعنی جو دے کر احسان نہ جتلائے یہ برا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذیٰ اس صورت میں منان منت سے ماخوذ ہوگا اور بعض نے کہا منان من سے ہے بمعنی قطع کے یعنی کاٹنے والا ناتے کا اور عاق سے مراد ایذا دینے والا باپ کا ہے اور اقربا کا بجہت شرعی یا عاق مخصوص ہے ساتھ ایذا دینے والدین کے یا ایک کے ان دونوں میں سے اور مراد نہ داخل ہونے سے یہ ہے کہ فائزین کے ساتھ جنت میں داخل نہ ہوگا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَلَا عَاقٌّ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالنَّسَائِيُّ۔

۴۷۰۴۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا مِنْ أَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُونَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ فَإِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ مَنْسَأَةٌ فِي الْأَثَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۴۷۰۵۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيمًا فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ قَالَ لَا قَالَ وَهَلْ لَكَ خَالَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۷۰۶۔ وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ أَبَرُّهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا قَالَ نَعَمْ الصَّلٰوةُ عَلَيْهِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا

دینے کے اور نافرمانی کرنے والا ماں باپ کا اور نہ ہمیشہ شراب پینے والا۔ (دارمی، نسائی)

۴۷۰۴۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو[1] تم اپنی نسبوں میں سے اس قدر کہ سلوک کرو تم ساتھ اس کے اپنے ناتے داروں سے کہ سلوک کرنا ناتے داروں سے سبب ہوتا ہے محبت کا بیچ اقارب کے اور سبب ہوتا ہے کثرت کا مال میں اور سبب ہوتا ہے تاخیر کا اجل میں (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

۴۷۰۵۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک آدمی آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں پہنچا ہوں ایک گناہ بڑے کو پس کیا ہے واسطے میرے توبہ فرمایا کیا ہے واسطے تیرے ماں کہا نہیں فرمایا اور کیا ہے واسطے تیرے خالہ کہا ہاں فرمایا پس سلوک کر[2] اس سے (ترمذی)

۴۷۰۶۔ اور ابو سعید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا اس وقت تھے ہم نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگہاں آیا ان کے پاس ایک آدمی بنی سلمہ سے پس کہا یا رسول اللہ کیا باقی ہے نیکی ماں باپ میرے کے سے کچھ بعد ان کے مرنے کے فرمایا ہاں دعا کرنی ان کے لئے اور استغفار کرنی ان کے لئے اور پورا کرنا[3] ان کی وصیت کو بعد ان کے مرنے کے اور سلوک

یا بغیر حساب کے داخل نہ ہوگا مگر بغیر حساب کے بھی اگر داخل کرے تو وہ قادر ہے۔ [1] سیکھو تم، اس حدیث میں صلہ رحم کے تین فائدے بیان فرمائے ہر فائدہ بجائے خود غایت مراد ہر شخص ہے یعنی محبت ایک عزیز الوجود چیز اسی طرح آسودگی کہ ہر دولتمند ہونا چاہتا ہے اسی طرح طول عمر کہ ہر کوئی اس کا خواستگار ہے سو یہ سب مرادیں ایک صلہ رحمی کی طفیل میں میسر آسکتی ہیں، [2] سلوک کر اس سے، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناتا پروری کبیرہ گناہ کے کفارے کا سبب ہو جاتی ہے اور معلوم ہوا کہ ماں کے بعد خالہ ماں کا حکم رکھتی ہے، [3] پورا کرنا، مثلاً کسی کو کچھ دیا کرتے تھے ماہانہ یا سالانہ تو وہ جاری رکھنا یا کسی سے کچھ وعدہ کیا ہو دینے کا تو اس کو پورا کرنا عبداللہ بن عمرؓ جب مکہ کو جاتے تو ایک گدھا رکھتے اپنے ساتھ تفریح کے لئے اس پر چڑھتے جب اونٹ کی سواری سے تھک جاتے اور ایک عمامہ جو سر میں باندھتے ایک دن اس گدھے پر جا رہے تھے اتنے میں ایک گنوار نکلا عبداللہ بن عمرؓ نے کہا تو فلاں کا بیٹا اور فلاں کا پوتا ہے وہ بولا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِيْ لَا تُوْصَلُ إِلَّا بِهِمَا وَإِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۴۷۰۷: وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعْرَانَةِ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ حَتّٰى دَنَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَطَ لَهَا رِدَاءَهُ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ مَنْ هِيَ فَقَالُوْا هِيَ أُمُّهُ الَّتِيْ أَرْضَعَتْهُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۷۰۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوْا إِلٰى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلٰى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوْا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا فَقَالَ أَحَدُهُمُ اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِيْ وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَلِيْ صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أَرْعٰى عَلَيْهِمْ فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيْهِمَا قَبْلَ وَلَدِيْ وَإِنَّهُ قَدْ نَاٰى بِيَ الشَّجَرُ فَمَا أَتَيْتُ حَتّٰى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ

کرنا ناتے داروں سے کہ نہیں کیا جاتا مگر واسطے ماں باپ کے اور تعظیم کرنی ماں باپ کے دوستوں کی۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۴۷۰۷: اور ابی طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بانٹتے تھے جعرانہ[1] میں کہ ناگہاں آئی ایک عورت یہاں تک کہ نزدیک پہنچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس بچھائی آپ نے اس کے لئے چادر اپنی پس بیٹھ گئی وہ اس پر پس کہا میں[2] نے کون ہے یہ پس کہا انہوں نے کہ یہ ہے ماں حضرت کی جس نے دودھ پلایا تھا حضرت[3] کو (ابوداؤد)

تیسری فصل

۴۷۰۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اس وقت کہ تین شخص چلے جاتے تھے باہم لیا ان کو برسے مینہ نے پس گئے وہ طرف ایک غار کے کہ پہاڑ میں تھا پس گرا غار کے منہ پر ایک بڑا پتھر پہاڑ میں سے پس بند کر دیا ان پر دروازہ غار کا پس کہا انہوں نے آپس میں کہ دیکھو ان نیک اعمال کو کہ کئے ہیں تم نے خالص[4] اللہ ہی کے لئے پس دعا مانگو اللہ سے ساتھ وسیلہ ان عملوں کے امید کہ کھول دے اللہ اس پتھر کو پس کہا ایک نے ان میں سے کہ یا الٰہی تحقیق تھے میرے لئے ماں باپ بوڑھے بڑے حالانکہ تھے میرے بچے چھوٹے اور تھا میں چرانا بکریاں کہ خرچ کروں دودھ انکا ان پر پس جب کہ شام کو آتا میں ان بچوں کے پاس پس دودھ دوہتا میں شروع کرتا میں ساتھ ماں باپ اپنے کے پلاتا میں انکو اپنی اولاد سے

یاں عبداللہ نے اس کو گدھا دے دیا اور کہا اس پر چڑھ اور عمامہ بھی دے دیا اور کہا اپنے سر پر باندھ عبداللہ کے بعض ساتھی بولے تم نے تفریح کا گدھا دے دیا اور عمامہ بھی جو اپنے سر پر باندھتے تھے اللہ تم کو بخشے انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی سلوک کرے اپنے باپ کے دوستوں سے باپ کے مرجانے کے بعد اور اس گنوار کا باپ حضرت عمرؓ کا دوست تھا اسکو مسلم نے اپنی صحیح میں نکالا ہے۔ [1] جعرانہ ایک موضع کا نام ہے ایک منزل مکہ سے، [2] کہا میں نے یعنی بعض لوگوں سے، [3] جس نے دودھ، یعنی دایہ حلیمہ تھیں، [4] خالص یعنی نہ از راہ فخر اور ریا اور غرض کے، [5] دور ہے گئے۔ یعنی چارہ بہت دور ملا ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُرْوِيهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ وَأْبِي وَدَأْبُهُمْ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ لَهُمْ حَتّٰى يَرَوْنَ السَّمَاءَ قَالَ الثَّانِي اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتّٰى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَسَعَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَلَقِيتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اَللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً وَقَالَ الْآخَرُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ

اور اتفاقاً ایک دن دور[1] لے گئے مجھ کو درخت پس نہ آیا میں گھر یہاں تک کہ شام ہو گئی پس میں[2] نے پایا ماں باپ کو کہ سو رہے تھے پس دودھ دوہا جیسا کہ دوہتا پس لایا میں باسن بھرا ہوا دودھ سے پس کھڑا رہا میں ماں باپ کے سر کے پاس اس حال میں کہ مکروہ جانا میں نے جگانا انکا اور مکروہ جانا میں نے یہ کہ دوں میں بچوں کو پہلے ان سے اور بچے چلاتے تھے مارے بھوک کے پاس میرے پاؤں کے پس یہی رہا[3] حال میرا اور حال ان کا یہاں تک کہ ہو گئی فجر پس اگر جانتا ہے تو یا اللہ کہ تحقیق میں نے کیا یہ واسطے محض طلب رضا تیری کے پس کھول دے ہمارے لئے اس پتھر میں سے کھولنا کہ دیکھیں ہم اس کشادگی سے آسمان کو پس کھول دیا واسطے انکے یہاں تک کہ دیکھا انھوں نے آسمان کہا دوسرے شخص نے یا الٰہی تحقیق تھی میرے چچا کی بیٹی کہ چاہتا تھا میں اس کو چاہنا مانند چاہنے مردوں کے عورتوں کو پس طلب کیا[4] میں نے اس کی طرف مائل ہو کر نفس اس کے کو پس انکار کیا اس نے یہاں تک کہ لاؤں میں اس کے پاس سو دینار پس کسب کیا میں نے یہاں تک کہ جمع کئے میں نے سو دینار پس ملا میں اس سے ساتھ ان دیناروں کے پس جبکہ بیٹھا میں درمیان دونوں پاؤں اس کے کے کہا اس نے اے بندے خدا کے ڈر اللہ سے اور نہ کھول[5] تو مہر امانت کو پس اٹھ کھڑا ہوا میں اس سے یا الٰہی اگر جانتا ہے تو کہ تحقیق کیا میں نے یہ واسطے طلب رضامندی تیری کے پس کھول ہمارے لئے اس پتھر سے پس کھولی واسطے انکے اللہ نے اور کشادگی، کہا تیسرے نے یا الٰہی تحقیق میں نے مزدوری کو لگایا تھا ایک مزدور بدلے فرق[6] چاول کے پس جب کر چکا وہ کام

---

[1] دور لے گئے، یعنی چارہ بہت دور ملا، [2] یہی رہا یعنی میں انکے انتظار میں دودھ لئے رات بھر کھڑا رہا اور لڑکے روتے چلاتے رہے تر[3] میں نے پیا نہ لڑکوں کو پلایا شاید ان کی شریعت میں ماں باپ کا حق نفقہ مقدم ہوگا اولاد کے حق نفقہ پر یا دونوں برابر ہونگے مگر یہ شخص ماں باپ کو مقدم کرتا ہوگا اور بعض نے کہا احتمال ہے کہ بطور سد رمق کے بچوں کو دیدیا اور شور و شغب انکا زیادہ کی طلب میں ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعمال صالحہ کے ساتھ وسیلہ پکڑنا سختی کی حالت میں مستحب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انکی دعا کو ان اعمال کے توسل سے قبول فرمایا اور حضرت نے انکے احوال کی اطلاع دی اور اگر استحباب نہ ہو تو جواز تو یقینی ہے اور اس بیان ہے ماں باپ کے ساتھ سلوک کرنے کا اور اولاد پر انکو ترجیح دینے اور انکو تکلیف اور مشقت سے بچانے اور انکی راحت اور آرام کو مد نظر رکھنے کا اور اس سے معلوم ہوئی فضیلت عفت اور پارسائی کی اور نفس کو محرمات سے باز رکھنے کی خصوصاً ہیج شہوت سے کہ زور اور شور اسکا غالب تر اور سرکش ترین شہوات ہے عقل پر اور مشکل ترین حالات ہے مرد پر، [4] پس طلب کیا میں نے، یعنی حرام کاری کا ارادہ کیا، [5] اور نہ کھول تو مہر امانت کو، یعنی بدون نکاح شرعی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰی جَمَعْتُ مِنْہُ بَقَرًا وَّرَاعِیَھَا فَجَآءَنِیْ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰہَ وَلَا تَظْلِمْنِیْ وَاَعْطِنِیْ حَقِّیْ فَقُلْتُ اذْھَبْ اِلٰی ذٰلِکَ الْبَقَرِ وَرَاعِیْھَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰہَ وَلَا تَھْزَاْ بِیْ فَقُلْتُ اِنِّیْ لَا اَھْزَاُ بِکَ فَخُذْ ذٰلِکَ الْبَقَرَ وَرَاعِیَھَا فَاَخَذَہٗ فَانْطَلَقَ بِھَا فَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِکَ ابْتِغَآءَ وَجْھِکَ فَافْرُجْ مَا بَقِیَ فَفَرَجَ اللّٰہُ عَنْھُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۴۷۰۹:۔ وَعَنْ مُعَاوِیَۃَ بْنِ جَاھِمَۃَ اَنَّ جَاھِمَۃَ جَآءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَدْتُّ اَنْ اَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ اَسْتَشِیْرُکَ فَقَالَ ھَلْ لَکَ مِنْ اُمٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزِمْھَا فَاِنَّ الْجَنَّۃَ عِنْدَ رِجْلِھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَآئِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

۴۷۱۰:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ کَانَتْ تَحْتِیْ امْرَاَۃٌ اُحِبُّھَا وَکَانَ عُمَرُ یَکْرَھُھَا فَقَالَ لِیْ طَلِّقْھَا فَاَبَیْتُ فَاَتٰی عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ لِیْ

اپنا کما دے مجھ کو حق میرا پس پیش کیا میں نے اس پر حق اسکا پس چھوڑ گیا اسکو اور اعراض کیا اس سے پس ہمیشہ رہا میں زراعت کرتا ان چاولوں کی یہاں تک کہ جمع کئے میں نے اس سے بیل اور چرانیوالے انکے پس آیا میرے پاس وہ مزدور اور کہا ڈر اللہ سے اور نہ ظلم کر مجھ پر اور دے مجھ کو حق میرا کہا میں نے جا تو طرف ان بیلوں اور چرانیوالوں کے پس کہا اس نے ڈر اللہ سے اور نہ ہنسی کر مجھ سے پس کہا میں نے تحقیق میں نہیں ہنسی کرتا تجھ سے پس لے تو ان بیلوں اور چرانیوالوں کو پس لیا اس نے انکو اور لے گیا سب کو پس اگر جانتا ہے تو یا اللہ کہ تحقیق کیا میں یہ واسطے طلب رضا تیری کے تو کھول دے پتھر کو جو باقی ہے پس کھول دیا اللہ تعالیٰ نے ان سب سے۔ (بخاری و مسلم)

۴۷۰۹:۔ اور معاویہ بن جاہمہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق جاہمہ آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ ارادہ کیا میں نے یہ کہ جہاد کو جاؤں میں اور تحقیق آیا میں کہ مشورہ کروں آپ سے پس فرمایا کیا ہے تیرے لئے ماں کہا کہ ہاں فرمایا پس لازم پکڑ تو اس کو اس لئے کہ تحقیق جنت نزدیک ہے اسکے پاؤں کے۔ (احمد، نسائی اور بیہقی نے شعب الایمان میں)

۴۷۱۰:۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کہا ابن عمرؓ نے کہ تھی نیچے میرے ایک عورت کہ دوست رکھتا تھا میں اسکو اور تھے حضرت عمرؓ ناخوش رکھتے اس کو پس کہا عمرؓ نے مجھ کو کہ طلاق دیدے اسکو پس انکار کیا میں نے پس آئے عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے ازالہ بکارت نہ کر، ؂ پس اٹھ کھڑا ہوا میں اس سے یعنی چھوڑ دیا میں نے اسکو خدا کے خوف سے، ؂ فرق چاول کے، وہ برتن جس میں سولہ رطل چاول سماویں۔ ؂ پیش کیا، یعنی دینے لگا اس کو اس کا حق، ؂ اس سے، یعنی حاصل زراعت سے اس حدیث میں بہت کام کے فائدے ہیں اول یہ کہ سخت مصیبت اور نہایت بلا میں جس کی کوئی تدبیر نہ ہو سکے اپنے خالص اعمال کو خلاصی کا وسیلہ پکڑے حق سبحانہ و تعالیٰ اس کو نجات دے گا دوسرے یہ کہ ماں باپ کا حق اپنی جان اور لڑکوں کے حق پر مقدم ہے اور عمدہ نیکیوں میں داخل ہے تیسرے یہ کہ قادر ہو کر گناہ سے بچنا اور صرف خدا کے خوف سے شہوت کو دبانا اور خواہش نفسانی کو مٹانا کمال کی بات ہے اور خدا کو نہایت پسند ہے چوتھے یہ کہ حق والوں کا حق ادا کرنا رضائے الٰہی کا عمدہ وسیلہ ہے، پانچویں یہ کہ جو مالک کے بدون اجازت اس کا اناج بو دے تو اس کے حاصلات کا مالک ہی مالک ہے، ؂ پس لازم پکڑ تو اس کو، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ والدین کی خدمت و رضا مقدم ہے عبادت فاضلہ پر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلِّقْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ۔

۴۷۱۱۔ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا حَقُّ الْوَالِدَیْنِ عَلٰی وَلَدِهِمَا قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

۴۷۱۲۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَمُوْتُ وَالِدَاهُ اَوْ اَحَدُهُمَا وَاِنَّهٗ لَهُمَا لَعَاقٌّ فَلَا یَزَالُ یَدْعُوْ لَهُمَا وَیَسْتَغْفِرُ لَهُمَا حَتّٰی یَكْتُبَهُ اللّٰہُ بَارًّا۔

۴۷۱۳۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مُطِیْعًا لِلّٰہِ فِیْ وَالِدَیْهِ اَصْبَحَ لَهٗ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا وَمَنْ اَصْبَحَ عَاصِیًا لِلّٰہِ فِیْ وَالِدَیْهِ اَصْبَحَ لَهٗ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ النَّارِ وَاِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا قَالَ رَجُلٌ وَاِنْ ظَلَمَاهُ قَالَ وَاِنْ ظَلَمَاهُ وَاِنْ ظَلَمَاهُ وَاِنْ ظَلَمَاهُ۔

۴۷۱۴۔ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ یَنْظُرُ اِلٰی وَالِدَیْهِ

کے پاس میں ذکر کیا یہ روبرو حضرت کے پس کہا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ طلاق دے اس کو۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۴۷۱۱۔ اور ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ کیا حق ہے ماں باپ کا اوپر اولاد کے فرمایا وہ دونوں جنت ہیں تیری[2] اور دوزخ ہیں تیری (ابن ماجہ)

۴۷۱۲۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ کہ مرتے ہیں ماں باپ اس کے یا ایک ان سے اس حال میں کہ تحقیق وہ بندہ ماں باپ اپنے کا البتہ نافرمان ہوتا ہے پس ہمیشہ رہتا ہے دعا کرتا ان کے لیے اور استغفار کرتا ان کے لئے یہاں تک کہ لکھتا ہے[3] اللہ اس کو

۴۷۱۳۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صبح کرے اس حال میں کہ فرمانبرداری[4] کرنے والا ہے خدا کی بیچ حق ماں باپ اپنے کے صبح کرتا ہے اس حال میں کہ ثابت ہیں اس کے لئے دو دروازے کھلے ہوئے جنت سے اور اگر ہو ایک ماں باپ سے پس ایک دروازہ کھولا جاتا ہے اور جو صبح کرے اس حال میں کہ نافرمانی کرنیوالا ہے بیچ حق ماں باپ کے صبح کرتا ہے اس حال میں کہ کھلے ہیں اس کے لئے دو دروازے دوزخ سے اور اگر ہے[5] ایک ماں باپ سے پس ایک دروازہ کھولا جاتا ہے کہا ایک آدمی نے اگرچہ ماں باپ اس کے اس پر ظلم کریں فرمایا اگرچہ ظلم کریں اس پر اور اگرچہ ظلم کریں اس پر اور اگرچہ ظلم کریں اس پر۔

۴۷۱۴۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی فرزند نیکی کرنے والا ماں باپ

---

[1] طلاق دے اس کو، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر ماں باپ یہ حکم دیں کہ بیوی کو طلاق دیدے تو ان کی اطاعت کرے، [2] جنت ہیں تیری، یعنی اگر ماں باپ اولاد سے راضی ہیں تو وہ بہشتی ہے ورنہ دوزخی، [3] یہاں تک کہ لکھتا ہے الخ یعنی دعا و استغفار فرزند کی والدین کے لئے ان کے مرنے کے پیچھے وہ فائدہ رکھتی ہے کہ اگر ناراض گئے ہوں تو بھی حق تعالے ان کو راضی کر دے گا اس سے، [4] اور اگر الخ یعنی اطاعت کیا گیا، [5] اگر ہے الخ یعنی نافرمانی کیا گیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چونکہ والدین کی اطاعت بموجب فرمودہ حق ہے اس لئے ان کی اطاعت گویا اللہ تعالے کی اطاعت ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَظْرَةَ رَحْمَةٍ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَّبْرُوْرَةً قَالُوْا وَاِنْ نَظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قَالَ نَعَمْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَطْيَبُ۔

۴۷۱۵:۔ وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ الذُّنُوْبِ يَغْفِرُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهَا مَا يَشَآءُ اِلَّا عُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ فَاِنَّهٗ يُعَجِّلُ لِصَاحِبِهٖ فِی الْحَيٰوةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ۔

۴۷۱۶:۔ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ كَبِيْرِ الْاِخْوَةِ عَلٰى صَغِيْرِهِمْ حَقُّ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ رَوَى الْبَيْهَقِیُّ الْاَحَادِيْثَ الْخَمْسَةَ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

سے کہ دیکھے طرف ماں باپ اپنے کے دیکھنا محبت و شفقت کا مگر کہ لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے بدلے ہر دیکھنے کے حج مقبول عرض کیا صحابہؓ نے اور اگرچہ دیکھے ہر روز سو بار فرمایا ہاں اللہ بہت بڑا ہے[1] بہت پاکیزہ ہے۔

۴۷۱۵:۔ اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام گناہ[2] بخشتا ہے اللہ تعالیٰ ان میں سے جو چاہتا ہے مگر نافرمانی ماں باپ کی پس اللہ تعالیٰ جلدی سزا دیتا ہے ماں باپ کی نافرمانی کرنے والوں کو بیچ زندگانی کے پہلے مرنے کے۔

۴۷۱۶:۔ اور سعید بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق بڑے بھائی کا اوپر چھوٹے کے مانند حق باپ کے ہے اوپر بیٹے اپنے کے روایت کیں بیہقی نے پانچوں حدیثیں شعب الایمان میں۔

ؔ[1] اللہ بہت بڑا ہے، اس حدیث میں تامل کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ مرتبہ ماں باپ کا بعد خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کس درجہ تک ساری خلق سے زیادہ ہے گویا وجود الدین کا ایک ذریعہ قوی اور وسیلہ جمیل ہے حصول عبادت مقبول کا اور یہ عبادت ایک غنیمت باردہ اور نعمت عظمٰی ہے کہ بغیر مشقت و محنت ہاتھ آتی ہے سفر حج کی تکلیفیں وہی جانتا ہے جس نے یہ سفر کیا ہے پھر حاجی کو معلوم نہیں ہوتا کہ اس کا حج قبول ہو یا رد بخلاف اس نظارہ کے کہ اس میں کوئی محنت و تکلیف نہیں ہے معہذا مفت کا ثواب بقدر ایک حج کے ایک دیدار میں حاصل ہوتا ہے و للہ الحمد، [2] تمام گناہ، یعنی سوائے شرک کے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٧١٧:۔ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

٤٧١٨:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُقَبِّلُوْنَ الصِّبْيَانَ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَ اَمْلِكُ لَكَ اِنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

٤٧١٩:۔ وَعَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْنِي امْرَاَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْاَلُنِيْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِيْ غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَاَعْطَيْتُهَا اِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَاْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

بیان ہے بیچ شفقت اور رحمت کے خلق پر

پہلی فصل

۴۷۱۷:۔ جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے نہیں رحمت کرتا اللہ تعالیٰ اس شخص پر کہ نہیں رحم کرتا لوگوں پر۔ (بخاری، مسلم)

۴۷۱۸:۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا عائشہؓ نے کہ آیا[۱] ایک اعرابی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس عرض کیا کیا بوسے لیتے ہو تم لڑکوں کے پس نہیں بوسہ لیتے ہم لڑکوں کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مالک[۲] ہوں میں واسطے تیرے جب نکال لی ہے اللہ نے تیرے دل سے شفقت (بخاری، مسلم)

۴۷۱۹:۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ آئی میرے پاس ایک عورت اور اس کے ساتھ دو بیٹیاں تھیں اس کی مانگتی تھی کچھ مجھ سے پس نہ پایا اس نے میرے پاس سوائے ایک کھجور کے پس دی میں نے اس کو وہ کھجور پس بانٹ دی اس عورت نے وہ کھجور درمیان دونوں بیٹیوں کے اور نہ آپ نے کھایا اس میں سے کچھ پھر اٹھی وہ عورت اور باہر نکلی پھر داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا میں نے آپ سے پس فرمایا جو کوئی آزمائش کیا جائے جنس ان بیٹیوں سے ساتھ کسی چیز کے طرف پس احسان کرے طرف ان کی ہوگا احسان کرنا ان سے اس کے لیے پردہ[۳] آگ دوزخ سے۔ (بخاری، مسلم)

---

[۱] آیا ایک اعرابی الخ اور دیکھا حاضرین کو کہ بوسے لیتے ہیں لڑکوں کے، [۲] کیا مالک ہوں میں، یعنی اللہ تعالیٰ نے جو رحمت تیرے دل سے نکال لی ہے میں اسکو دفع نہیں کر سکتا اور یہ معنی اسکے ہیں کہ لفظ ان کو ساتھ زبر ہمزہ کے پڑھیں جیسے کہ اکثر روایات میں ہے اور ایک نسخہ میں ساتھ زیر ہمزہ کے ہے اسکے معنی یوں ہیں آیا مالک ہوں میں لکھتے رحمت کا تیرے دل میں اگر نکال لے اللہ تعالیٰ تیرے دل سے رحمت اور شفقت نہ رکھی میں نے نہیں رکھ سکتا مقصود زیر ہو تو یہ ہے صلہ نہ محی اور ادر اشارت ہے سپر کہ دونوں میں رحمت پیدا کی ہوئی اللہ کی ہے اگر اس نے پیدا نہ کی تو اور کوئی نہیں کر سکتا اور مال دونوں روایتوں کا ایک ہی ہے تفاوت توجیہ اعراب میں ہے، [۳] پردہ آگ دوزخ سے، یعنی بیٹیاں خدا کی آزمائش ہیں جس نے ان سے بھلائی کی وہ دوزخ سے بچا بھلائی یہ کہ ان کی بخوبی پرورش کرے ان کو دینداری سکھلائے ان کا برادری میں نیک بخت آدمی سے نکاح کر دے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۷۲۰:۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَنَا وَهُوَ هٰكَذَا وَضَمَّ أَصَابِعَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۷۲۱:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِيْ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالسَّاعِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَأَحْسِبُهُ قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۷۲۲:۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهُ وَلِغَيْرِهٖ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۷۲۳:۔ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكٰى عُضْوًا تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۷۲۰:۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پرورش کرے دو بیٹیوں کو یہاں تک کہ پہنچیں وہ حد بلوغ کو آئے گا وہ دن قیامت کے اس حال میں[1] کہ میں اور وہ یہم ہوں گے اس طرح اور ملائیں انگلیاں اپنی (مسلم)

۴۷۲۱:۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبرگیری کرنیوالا بیوہ عورت کا اور مسکین کا مانند سعی کرنیوالے[2] کی ہے راہ خدا میں اور گمان کرتا ہوں میں انکو میں کہ یہ بھی مانند قیام کرنیوالے کی رات کو کہ سستی نہیں کرتا اور مانند روزہ رکھنے کے ہے کہ نہیں افطار کرتا (بخاری مسلم)

۴۷۲۲:۔ اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں اور پرورش کرنیوالا الیتیم کا خواہ وہ یتیم اس کا ہو یا اور کا جنت میں[3] اس طرح ہونگے اور اشارہ کیا ساتھ انگلی شہادت کے اور کشادہ رکھی درمیان کے تھوڑی سی (بخاری)

۴۷۲۳:۔ اور نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھے گا مسلمانوں کو آپس کی ترحم اور محبت اور مہربانی میں مانند حال[4] بدن کے جس وقت دکھتا ہے ایک عضو بلاتے ہیں ایک دوسرے کو باقی اعضاء بدن کے ساتھ بیداری اور تپ کے، (بخاری، مسلم)

---

[1] اس حال میں الخ یہ فضیلت جس نے لڑکیوں کو پالا اور حضرت سے ملا، [2] مانند سعی کرنے والے کی ہے راہ خدا میں۔ اس حدیث سے محتاجوں کی حاجت روائی کی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی، [3] جنت میں اس طرح ہوں گے یعنی یتیم کی پرورش کرنے والے اور اس کے مال کی حفاظت کرنے والا بہشت میں اتنا درجہ بلند ہے کہ میرے درجے سے ایسا اتصال ہے جیسے آپس میں ان دونوں انگلیوں کو، [4] مانند حال بدن کے، یعنی آنکھ میں درد ہوتی ہے اسی طرح ایماندار کی آپس کی محبت کا حال ہے کہ اگر ایک ایماندار کو رنج اور تکلیف ہو تو سب اس میں شریک ہیں یعنی مقتضائے کمال ایمان کا یہی ہے کہ ایسی محبت آپس میں حاصل کرے اور جس کو غیر کا رنج نہ ہو اور باوجود قدرت کے اس کو بلا سے نہ چھڑائے اس کے ایمان میں نقصان ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۷۲۴ :- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُوْنَ كَرَجُلٍ وَّاحِدٍ اِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهٗ اشْتَكٰى كُلُّهٗ اِنِ اشْتَكٰى رَأْسُهٗ اشْتَكٰى كُلُّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۴۷۲۵ :- وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

۴۷۲۶ :- وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَتَاهُ السَّائِلُ اَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اشْفَعُوْا فَلْتُوْجَرُوْا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِهٖ مَا شَآءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

۴۷۲۷ :- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْصُرُهٗ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ اَنْصُرُهٗ ظَالِمًا قَالَ تَمْنَعُهٗ مِنَ الظُّلْمِ فَذٰلِكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

۴۷۲۸ :- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ

۴۷۲۴ :- اور نعمانؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب مسلمان بیچ ایک حکم کے ہیں اگر دکھتی ہے آنکھ اس کی دکھتا ہے سارا بدن اس کا اور اگر دکھتا ہے سر اس کا دکھتا ہے سارا بدن اس کا (مسلم)

۴۷۲۵ :- اور ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا مسلمان واسطے مسلمان کے مانند[1] مکان کے ہے کہ مضبوط رکھتے ہیں بعض اجزا مکان کے بعض کو پھر داخل کیں آپ نے انگلیاں اپنے ہاتھ کی بیچ دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کے۔ (بخاری، مسلم)

۴۷۲۶ :- اور ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق تھے حضرتؐ جب آتا انکے پاس سائل یا حاجتمند فرماتے سفارش کرو تاکہ حاصل[2] ہو تم کو ثواب سفارش کا اور حکم کرتا ہے اللہ اوپر زبان پیغمبرؐ اپنے کے جو کچھ چاہتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

۴۷۲۷ :- اور انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدد کر اپنے بھائی مسلمان کی ظالم ہو یا مظلوم پس کہا ایک آدمی نے یا رسول اللہ! پس مدد کرتا ہوں میں اسکی اس حال میں کہ وہ مظلوم ہے کس طرح مدد کروں اس کی درحالیکہ ظالم ہو فرمایا حضرتؐ نے کہ باز رکھے تو اس کو ظلم سے پس یہ مدد کرنی تیری ہے اس کی۔ (بخاری، مسلم)

۴۷۲۸ :- اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان بھائی مسلمان کا ہے نہ ظلم کرے مسلمان مسلمان[3] پر اور نہ ڈالے اسکو مہلکہ میں اور جو کوئی سعی کرتا ہے بیچ حاجت روائی مسلمان کے ہوتا ہے اللہ بیچ

---

[1] مانند مکان کے الخ یعنی جیسے عمارت میں مضبوطی ایک اینٹ کی دوسری اینٹ سے ہوتی ہے اسی طرح ایک ایماندار کو لازم ہے کہ دوسرے ایماندار کا مددگار رہے گا گو وہ مومن کتنا ہی دور رہتا ہو اور دوسرے ملک میں رہتا ہو مگر جہانتک ہوسکے اسکی مدد کرنا چاہیئے خصوصًا اس حالت میں جب کافر اسکو ستائیں تو ایک مومن کے لئے تمام دنیا کے مومنوں کو لڑنا چاہیئے خلاصہ مطلب یہ کہ ایمان کی ترقی پر اور خوب اتفاق[4]۔ [2] حاصل ہو یعنی سعی سفارش سے اہل حاجت کا کام نکال دینا ثواب کا موجب ہے [3] اور نہ ڈالے الخ یعنی جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ٹھہرا تو اس پر ظلم کرنا یا اسکو بلا میں پڑا رہنے دینا اسکی حمایت و مدد نہ کرنا کسی طرح مناسب نہیں اور آدمی ہر دم خدا کا محتاج ہے تو چاہیئے کہ خدا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

٤٧٢٩ :۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يَخْذُلُهٗ وَلَا يَحْقِرُهٗ اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا وَيُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهٖ ثَلٰثَ مِرَارٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

٤٧٣٠ :۔ وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلٰثَةٌ ذُوْ سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيْمٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِيْ قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْ عِيَالٍ وَاَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ اَلضَّعِيْفُ الَّذِيْ لَا زَبْرَ لَهُ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْكُمْ تَبَعًا لَا يَبْتَغُوْنَ اَهْلًا وَّلَا مَالًا وَالْخَائِنُ الَّذِيْ لَا يَخْفٰى لَهٗ طَمَعٌ وَّاِنْ دَقَّ اِلَّا خَانَهٗ وَرَجُلٌ لَا

www.kitabosunnat.com

حاجت روائی اس کی کرے اور جو کوئی دور کرے مسلمان سے کوئی غم دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ایک بڑا غم غموں دن قیامت کے سے اور جو کوئی ڈھانکے بدن یا عیب کسی مسلمان کا ڈھانکے گا اللہ عیب اسکے دن قیامت کے (بخاری، مسلم)

٤٧٢٩ :۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان دینی بھائی مسلمان کا ہے نہ ظلم کرے اس پر اور نہ ترک مدد کرے اسکی اور نہ حقیر جانے اسکو پرہیزگاری اس جگہ ہے اور اشارت کی حضرتؐ نے طرف سینہ مبارک اپنے کے تین بار کفایت کرتی ہے مسلمان کو بدی سے حقیر کرنا مسلمان بھائی کو سب چیزیںؔ مسلمان کی مسلمان پر حرام ہیں خون اسکا اور مال اسکا اور آبرو اسکی

٤٧٣٠ :۔ اور عیاض بن حمار سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہشتی تین طرح کے لوگ ہیںؔ ایک تو حاکم اور احسان کرنے والا لوگوں سے توفیق دیا گیا بھلائیوں کی اور دوسرا شخص مہربانؔ نرم دلؔ ہر قرابتی اور ہر مسلمان پر اور تیسرا پاک دامن بے سوالؔ عیالدار اور دوزخی پانچ ہیں اول سست عقل کہ نہیں عقلؔ اسکو وہ لوگ کہ تمہارے خادم ہیںؔ نہ طالب ہیں بیوی کے اور نہ مال حلال کے اور دوسرا چور جب اس پر کھلے کوئی چیز اگرچہ حقیر ہو وہ اس کو چرا وے اور تیسرا وہ شخص ہے صبح نہیں

خدا ہی مطلب پورا کرے اس کو لازم ہے کہ اپنے بھائی مسلمان کا مقدور بھر کام بنا دے، ۱؎ سب چیزیں مسلمان کی مسلمان پر حرام ہیں الخ آنحضرتؐ نے حجۃ الوداع میں جہاں ہزاروں مسلمان جمع تھے یہ حدیث فرمائی اور فساد اور ظلم کی جڑ کاٹی اس لئے کہ اکثر عالم میں فساد انہیں تینوں کاموں کا ہے محافظت نوع انسانی شریعت کی عمدہ غرض ہے سو اس کا بیان اس حدیث میں تھوڑی سمجھا دیا، ۲؎ بہشتی تین طرح کے لوگ ہیں یعنی جو لائق ہیں اول درجہ میں بہشت میں چلے جائیں، ۳؎ مہربان، یعنی چھوٹے بڑوں پر، ۴؎ نرم دل الخ یعنی مہربان خویش و بیگانہ پر، ۵؎ عیالدار الخ یعنی نہیں باعث ہوتی ہے اس کو محبت عیال کی اور نہ خوف ان کے رزق کا اوپر توکل کے ساتھ سوال کرنے کے خلق سے اور حاصل کرنے کے مال حرام کو۔

۶؎ کہ نہیں عقل اس کو الخ یعنی جس کے ساتھ بری بات سے بچے، ۷؎ نہ طالب ہیں بیوی کے الخ یعنی محض بے فکر حلال و حرام سے غرض نہ رکھنے والے ؞

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِي إِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُخْلَ أَوِ الْكِذْبَ وَالشِّنْظِيرُ الْفَحَّاشُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۷۳۱:۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۷۳۲:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۷۳۳:۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۷۳۴:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۷۳۵:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کرتا مگر کہ وہ فریب دیتا ہے تجھ کو تیرے گھر میں اور تیرے مال میں اور ذکر کیا آپ نے بخیل کو اور جھوٹے کو اور بدخلق فحش گو کو۔ (مسلم)

۴۷۳۱:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اس ذات کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے ایمان نہیں لایا کوئی بندہ یہانتک کہ دوست رکھے واسطے بھائی اپنے کے اس چیز کو کہ دوست رکھے واسطے اپنے۔ (بخاری ،مسلم)

۴۷۳۲:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی نہیں ایمان لاتا قسم ہے اللہ کی نہیں ایمان لاتا پوچھا گیا کون یا رسول اللہ! فرمایا وہ کہ امن میں نہیں ہوتا ہمسایہ اس کا بدیوں اس کی سے (مسلم)

۴۷۳۳:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں داخل ہوگا جنت میں وہ شخص کہ نہیں امن میں ہوتا ہمسایہ اس کا اس کی برائیوں سے۔ (مسلم)

۴۷۳۴:۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے اور ابن عمرؓ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے ہمیشہ جبرئیل امر کرتے رہے مجھ کو ساتھ حق ہمسایہ کے یہانتک کہ گمان کیا میں نے کہ جبرئیل وارث کر دیں گے ہمسایہ کو (بخاری ،مسلم)

۴۷۳۵:۔ اور عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہا عبداللہؓ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہو تم تین شخص پس سرگوشی

ـلہ ایمان نہیں لایا، لہٰذا اس حدیث پر عمل اس صاف دل سے ہو جس میں کینہ اور حسد نہیں اور یہ کام بہت مشکل ہے اور شاید اولیاء اللہ اس پر عمل کرتے ہوں اور ہم کو بہت مشکل ہے کہ جو اپنے لئے چاہے وہی دوسرے بھائی مسلمان کے لئے چاہے مگر اتنا ضرور ہے کہ اگر یہ ہو نہیں سکتا تو اپنے بھائی مسلمان کا ضرر تو نہ چاہیئے اور اس کے نقصان کے در پے نہ ہو سـه مرا بخیر تو امید نیست شر مرساں، ـسلہ نہیں داخل ہوگا الخ ہمسایہ کو رنج دینا جرم ہے کہ بہشت سے محروم رکھتا ہے، ـسلہ وارث کر دیں گے ہمسایہ کو الخ یعنی یہانتک کہ ہمسائے کے ساتھ احسان کرنے کی تاکید کہ میں سمجھا کہ ایک دوسرے ہمسایہ کا وارث ہو جائے گا اس حدیث میں حق ہمسائیگی کی کمال تاکید ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ اِذَا کُنْتُمْ ثَلَاثَۃً فَلَا یَتَنَاجٰی اِثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰی تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اَنْ یُّحْزِنَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۴۷۳۶۔ وَعَنْ تَمِیْمِ نِ الدَّارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ ثَلٰثًا قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلّٰہِ وَلِکِتَابِہٖ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِہِمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۴۷۳۷۔ وَعَنْ جَرِیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَالنُّصْحِ لِکُلِّ مُسْلِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۴۷۳۸۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَۃُ اِلَّا مِنْ شَقِیٍّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ۔

۴۷۳۹۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

نہ کریں دو شخص آپس میں تیسرے کو چھوڑ کر یہاں تک کہ مل جاؤ ساتھ لوگوں کے کیونکہ یہ غم میں ڈالے گا اس کو۔ (بخاری، مسلم)

۴۷۳۶۔ اور تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین نصیحت ہے تین بار فرمائی یہ بات کہا ہم نے کس کے لیے فرمایا حضرت نے اللہ[1] اور کتاب کے لیے اور واسطے رسول کے اور واسطے سب مسلمانوں کے (مسلم)

۴۷۳۷۔ اور جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیعت کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر قائم کرنے نماز کے اور دینے زکوٰۃ کے اور خیر خواہی کرنے کے واسطے ہر مسلمان کے۔ (بخاری، مسلم)

دوسری فصل

۴۷۳۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سنا میں نے ابوالقاسم سے کہ سچے سچے کئے گئے ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے نہیں نکالی جاتی رحمت مگر بد بخت کے دل سے۔ (احمد، ترمذی)

۴۷۳۹۔ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقت کرنے والے خلق پر رحمت کرتا ہے

---

[1] کیونکہ یہ غم میں ڈالے گا، یعنی وہ سمجھے گا کہ میری بدی کے فکر میں ہیں دوسری حدیث میں ہے چار آدمی ہوں تو دو آدمی کا چپکے بات کرنا مضائقہ نہیں ہوتا یعنی اس صورت میں رنج نہ آئے گا۔ [2] واسطے اللہ تعالیٰ کی خیر خواہی یہ کہ اس کا ایمان لائے اس کے دین میں کجروی نہ کرے عمل کو ریا سے خالص کرے اس کے حکموں کو بجائے اس کی نافرمانی سے بچے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خیر خواہی یہ کہ اس کے حروف کو حتی الامکان بخوبی ادا کرے کمال تعظیم سے پڑھے اس کے مطالب کو غور کرے حکم پر عمل کرے متشابہ کا ایمان لاوے اس پہ اعتراض کرنے والوں کے اعتراض کو دفع کرے اور مسلمین کے حاکموں کی خیر خواہی یہ کہ شرع کے موافق ان کی اطاعت کرے ان کی مخالفت سے بچے اور مسلمانوں کی خیر خواہی یہ کہ مقدور بھر ان کو فائدہ پہنچائے ان کو رنج نہ دے نیک کام سکھائے بد کاموں سے روکے اور ان کے واسطے چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ ارْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

۴۷۴۰: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَيَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۴۷۴۱: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا مِنْ اَجْلِ سِنِّهٖ اِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ سِنِّهٖ مَنْ يُّكْرِمُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۷۴۲: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللّٰهِ اِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْاٰنِ غَيْرِ الْغَالِيْ فِيْهِ وَلَا الْجَافِيْ عَنْهُ وَاِكْرَامَ السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

۴۷۴۳: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُّحْسَنُ اِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُّسَاءُ

ان پر رحم کرو ان پر کہ زمین میں ہیں تاکہ رحمت کرے تم کو جو کہ آسمان میں[1] ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

۴۷۴۰: اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے ہم میں سے وہ شخص کہ نہ رحم کرے ہمارے چھوٹوں پر اور نہ عزت کرے ہمارے بڑوں کی اور نہ امر کرے ساتھ نیکی کے اور نہ منع کرے برائی سے (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

۴۷۴۱: اور انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں تعظیم کی کسی جوان نے کسی بوڑھے کی بسبب اس کے بڑھاپے کے مگر کہ مقرر[2] کرتا اللہ تعالیٰ واسطے اس کے وقت کبر سن اس کے اس شخص کو کہ تعظیم کرے اس کی۔ (ترمذی)

۴۷۴۲: اور ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق جملہ تعظیم اللہ تعالیٰ کی سے ہے تعظیم کرنی بوڑھے مسلمان کی اور پڑھنے والے قرآن کی کہ نہ ہو[3] غلو کرنے والا اس میں اور نہ ہو دور ہونے والا اس سے اور تعظیم کرنی عادل بادشاہ کی (ابوداؤد) اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۴۷۴۳: اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین گھروں کا مسلمانوں کے گھروں وہ گھر ہے کہ اس میں ہو یتیم کہ احسان کیا جائے طرف اس کے اور بدتر گھر مسلمانوں کے گھروں سے وہ گھر ہے کہ اس میں ہو[4] یتیم کہ برائی کی جائے

[1] جو کہ آسمان میں ہے، یعنی اللہ تعالیٰ، اس حدیث سے اللہ تعالیٰ کا مخلوقات کے اوپر ہونا ثابت ہوا اور یہی مذہب ہے تمام سلف کا۔ [2] مگر کہ مقرر کرتا ہے الخ اس لئے کہ جو خدمت کرتا ہے خدمت کیا جاتا ہے اور اس میں اشارہ ہے طرف اس کے کہ عمر دراز ہوتی ہے اس جوان کی کہ تعظیم کرتا ہے بوڑھے کی۔ [3] نہ ہو غلو، غلو یہ ہے کہ اس کے معنی میں باطل تاویلیں کرے جیسے اس زمانہ کے ملحد مزاج اور اس سے دور ہوتا یہ کہ غیر قرآن میں مشغول ہو قرآن کو چھوڑ کر۔ [4] برائی کی جائے طرف اس کے، یعنی ایذا دی جائے اس کو ناحق اور اگر واسطے تعلیم و تادیب کے مارے پس تو داخل احسان میں ہے نہ برائی میں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

۴۷۴۴۔ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَسَحَ رَأْسَ يَتِيمٍ لَمْ يَمْسَحْهُ إِلَّا لِلّٰهِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ تَمُرُّ عَلَيْهَا يَدُهُ حَسَنَاتٌ وَمَنْ أَحْسَنَ إِلَى يَتِيمَةٍ أَوْ يَتِيمٍ عِنْدَهُ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَقَرَنَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۴۷۴۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آوَى يَتِيمًا إِلَى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ الْبَتَّةَ إِلَّا أَنْ يَعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ وَمَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ أَوْ مِثْلَهُنَّ مِنَ الْأَخَوَاتِ فَأَدَّبَهُنَّ وَرَحِمَهُنَّ حَتّٰى يُغْنِيَهُنَّ اللّٰهُ أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاثْنَتَيْنِ قَالَ أَوِ اثْنَتَيْنِ حَتّٰى لَوْ قَالُوا أَوْ وَاحِدَةً لَقَالَ وَاحِدَةً وَمَنْ أَذْهَبَ اللّٰهُ بِكَرِيمَتَيْهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا كَرِيمَتَاهُ قَالَ

طرف اس کے (ابن ماجہ)

۴۷۴۴۔ اور ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہاتھ پھیرے یتیم کے سر پر اور نہیں پھیرتا ہے ہاتھ مگر واسطے اللہ کے ہوتے ہیں واسطے اس کے بدلے ہر بال کے کہ پھیرتا ہے اس پر ہاتھ اس کا نیکیاں اور جو شخص کہ احسان کرے طرف یتیم لڑکے کی یا یتیم لڑکی کے کہ نزدیک اس کے ہے ہوں گا میں اور وہ جنت میں مانند ان دونوں کے اور ملائیں دو انگلیاں اپنی (احمد ترمذی) اور کہا ترمذی نے

۴۷۴۵۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص جگہ دے یتیم کو طرف کھانے اپنے کے اور پینے اپنے کے واجب کرتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اس کے بہشت مقرر مگر یہ کہ کرے وہ گناہ کہ نہیں بخشا جاتا اور جو شخص کہ پرورش کرے تین بیٹیوں کو یا پرورش کرے مانند تین بیٹیوں کی کہ ہیں بہنوں سے پس ادب سکھائے ان کو اور شفقت کرے ان پر یہاں تک کہ بے پرواہ کرے ان کو واجب کرتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اس کے جنت پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ یا دو کو فرمایا دو کی پرورش کا بھی ثواب ہے یہاں تک کہ اگر کہتے لوگ یا ایک کو البتہ فرماتے ایک کو اور جس شخص کی لے لے اللہ تعالیٰ دو پیاریاں واجب ہوئی اس کے لئے جنت بہشت پوچھا گیا یا رسول اللہ! (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا مراد ہے دو پیاریوں سے فرمایا دونوں

لہ ہاتھ پھیرے یتیم کے سر پر یعنی بطریق شفقت کے، ملہ مگر واسطے اللہ کے ہوتے ہیں الخ یعنی واسطے طلب رضا اس کی کے نہ واسطے اور غرض کے، سلہ واجب کرتا ہے، ان حدیثوں سے یتیم کی پرورش کی بڑی عظمت ثابت ہوئی اور مبارک ہیں وہ لوگ جو یتیموں کی پرورش کریں۔ معروف کرخی عید کے دن ایک درخت کے نیچے پھل چن رہے تھے اور لوگ نماز عید کی تیاری میں لگے تھے کسی نے پوچھا کیا کر رہے ہو فرمایا میں نماز کی نیت سے گھر سے نکلا تھا راہ میں بچے کھیلتے ہوئے ان میں ایک یتیم تھا وہ رو رہا تھا کہ میرے پاس نہ کھلونا ہے نہ عید کے کپڑے اگر میرا باپ زندہ ہوتا تو مجھے بھی بنوا دیتا یہ دیکھ کر مجھے رحم آیا اب اس درخت کے پھل چن کر گٹھلی اور کچھ کھلونے خرید کر اس یتیم بچے کو دوں گا تاکہ اس کا رنج مٹ جائے یا کم ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَيْنَاهُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۴۷۴۶ :- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يُؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَنَاصِحٌ الرَّاوِي لَيْسَ عِنْدَ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ بِالْقَوِيِّ۔

۴۷۴۷ :- وَعَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهُ مِنْ نَحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا عِنْدِي حَدِيثٌ مُرْسَلٌ۔

۴۷۴۸ :- وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَامْرَأَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَوْمَأَ يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ إِلَى الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةِ اِمْرَأَةٌ آمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلٰى يَتَامَاهَا حَتّٰى بَانُوا أَوْ مَاتُوا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۴۷۴۹ :- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أُنْثٰى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا يَعْنِي الذُّكُورَ أَدْخَلَهُ

آنکھیں اس کی (شرح السنہ)

۴۷۴۶ :- اور جابرؓ بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی البتہ ادب[1] سکھانا آدمی کا اپنے بیٹے کو بہتر ہے واسطے اس کے تصدق کرنے ایک صاع غلہ کے سے (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور ناصح راوی نہیں نزدیک محدثوں کے قوی)

۴۷۴۷ :- اور ایوبؓ بن موسیٰ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ[2] سے ایوبؓ کے دادا[3] سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا نہیں دیا باپ نے اپنے بیٹے کو کچھ دینا بہتر ادب نیک سے (ترمذی) اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث میرے نزدیک مرسل ہے۔

۴۷۴۸ :- اور عوف بن مالک اشجعیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اور عورت[4] سیاہ رخساروں کی مانند ان دو انگلیوں کے ہوں گے دن قیامت کے اور اشارہ کیا یزید بن زریع نے طرف بیچ کی انگلی کے اور انگلی شہادت کے وہ عورت کہ ہو بے شوہر جاہ و جمال والی روکا اپنے نفس کو اوپر حال یتیموں اپنے کے یہاں تک کہ جدا ہوتے یا مرگئے (ابوداؤد)

۴۷۴۹ :- اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ جس کی ہو ایک بیٹی پس نہ گاڑا اس کو زندہ اور نہ ذلیل کر کے رکھا اسکو

---

[1] ادب سکھانا الخ اس میں شک نہیں ہے کہ مراد ادب سے ادب شرعی ہے، [2] اپنے باپ سے یعنی موسیٰ، [3] ایوب کے دادا سے یعنی عمرو بن سعید سے، [4] سیاہ رخساروں کی یعنی بسبب خدمت اولاد اور ترک زینت کے اس کے رخسارہ سیاہ ہو گئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر بیوہ عورتیں اولاد کی پرورش کے لئے اور نکاح نہ کریں اور صلاح و عفت اختیار کریں تو مضائقہ نہیں اور اس میں اشارہ کیا ہے اس طرف کہ اگر اولاد سنبھل جائے یا مر جائے تو نکاح کرنا بہتر ہے ❊

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہُ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۴۷۵۰: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتِیْبَ عِنْدَہٗ اَخُوْہُ الْمُسْلِمُ وَھُوَ یَقْدِرُ عَلٰی نَصْرِہٖ فَنَصَرَہٗ نَصَرَہُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ فَاِنْ لَّمْ یَنْصُرْہُ وَھُوَ یَقْدِرُ عَلٰی نَصْرِہٖ اَدْرَکَہُ اللّٰہُ بِہٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ۔

۴۷۵۱: وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ اَخِیْہِ بِالْمَغِیْبَۃِ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّعْتِقَہٗ مِنَ النَّارِ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

۴۷۵۲: وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ یَرُدُّ عَنْ عِرْضِ اَخِیْہِ اِلَّا کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یَّرُدَّ عَنْہُ نَارَ جَہَنَّمَ

اور نہ ترجیح دی اپنے والد کو یعنی لڑکوں کو دینے دلانے میں داخل کرے[1] گا اس کو بہشت میں ۔ (ابوداؤد)

۴۷۵۰:- اور انسؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جو شخص کہ غیبت کی جائے نزدیک اس کے بھائی مسلمان کی حالانکہ وہ شخص قادر[2] ہے اوپر مدد کرنے اس کی کے پس مدد کی اسکی مدد کریگا اسکی اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اور اگر مدد نہ کی اسکی اور وہ قادر تھا اس کی مدد کرنے پر مواخذہ کرے گا اللہ اس سے بسبب مدد نہ کرنے کے دنیا اور آخرت میں ۔ شرح السنہ)

۴۷۵۱:- اور حضرت اسماء بیٹی یزید کی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دفع کرے کھانے گوشت[3] بھائی مسلمان اپنے کے سے غائبانہ حق ہے اللہ پر یہ کہ آزاد[4] کریگا اس کو آگ سے (بیہقی نے شعب الایمان میں)

۴۷۵۲:- اور ابی درداؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ نہیں کوئی مسلمان کہ رد کرے

---

[1] داخل کریگا اس کو اللہ تعالیٰ بہشت میں بڑے بیوقوف ہیں وہ لوگ جو بیٹیوں کے ہونے سے روتے ہیں حالانکہ یہ تجربہ سے ثابت ہے کہ بیٹے جب بڑے ہو جاتے ہیں نو اپنی جورو اور اولاد کی محبت میں غرق ہو کر ماں باپ کو پوچھتے بھی نہیں برخلاف اسکے بیٹیاں زندگی تک اپنے ماں باپ کی محبت نہیں چھوڑتیں مبارک ہے بیٹا یا بیٹی جو ہمارا مالک ہم کو عنایت فرمائے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگنا چاہیئے کہ بیٹا ہو یا بیٹی نیک بخت ہو اور اگر بیٹا ہوا لیکن نکما تو اس سے سودرجہ بیٹی بہتر ہے، [2] قادر ہے اوپر یعنی ساتھ دفع کرنے غیبت کے اس سے، [3] کھانے گوشت کے سے ، کنایہ ہے غیبت کرنے سے جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا ہے بیچ برائی غیبت کے ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا یعنی آیا دوست رکھتا ہے ایک تمہارا اپنے بھائی مردہ کے گوشت کھانے کو تشبیہ دی غیبت کرنے کو ساتھ کھانے گوشت مغتاب کے چونکہ آبروریزی اس کی کرتا ہے گویا کہ اس کو ہلاک کرتا ہے اور گوشت اس کا کھاتا ہے اور واسطے مبالغہ کے فرمایا گوشت اس کا کھاتا ہے اور واسطے مبالغہ کے فرمایا گوشت بھائی مردہ کا اور اس تقریر میں مغیبۃ بمعنی غیبت کے ہے ساتھ زبر غین کے یعنی غائبانہ اور لفظ بالمغیبۃ متعلق ہے ساتھ لفظ ذب کے اور احتمال رکھتا ہے کہ بالمغیبۃ متعلق ہو بلحم اخیہ کے بتقدیر اکل لحم اخیہ کے اور مغیبت بمعنی غیبت کے ہو ساتھ زبر غین کے یعنی باز رکھنے کے گوشت کے سے بسبب غیبت کے اور مآل دونوں معنوں کا ایک ہی ہے کہ منع کرنا اور باز رکھنا لوگوں کا ہے آپس کی غیبت سے یعنی جو کہ باز رکھے لوگوں کو غیبت کرنے سے، [4] آزاد کریگا، یعنی اول دہلہ میں پہلے داخل ہونیکے اس میں یا بعد داخل ہونیکے پورا کرتے عذاب کے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۴۷۵۳:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنِ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ يَخْذُلُ امْرَءًا مُسْلِمًا فِيْ مَوْضِعٍ يُنْتَهَكُ فِيْهِ حُرْمَتُهُ وَيُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مَوْطِنٍ يُّحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهُ وَمَا مِنِ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِيْ مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ وَيُنْتَهَكُ فِيْهِ مِنْ حُرْمَتِهٖ اِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مَوْطِنٍ يُّحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

۴۷۵۴:۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ اَحْيٰى مَوْءُوْدَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ۔

۴۷۵۵:۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ مِرْاٰةُ اَخِيْهِ فَاِنْ رَاٰى بِهٖ اَذًى فَلْيُمِطْ عَنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ وَلِاَبِيْ دَاؤُدَ

آبرو بھائی اپنے کے سے مگر کہ ہوتا ہے حق اللہ پر یہ کہ بچا رکھے اس سے آگ دوزخ کو دن قیامت کے پھر پڑھی آپ نے یہ آیت اور ہے واجب ہم پر مدد کرنی مومنوں کی (بغوی نے شرح السنہ میں)

۴۷۵۳:۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی شخص مسلمان کہ نہ مدد کرے مرد مسلمان کی اس جگہ کہ بے حرمتی کی جاتی ہے اسکی اور نقصان کیا جاتا ہے اس جگہ میں آبرو اسکی سے مگر نہیں مدد کریگا اس کی اللہ تعالیٰ اس جگہ میں کہ دوست رکھتا ہے اس میں مدد خدا کو اور کوئی شخص مسلمان کہ مدد کرے کسی مسلمان کی اس جگہ میں کہ نقصان کیا جاتا ہے اس میں آبرو اس کی سے اور بے حرمتی کی جاتی ہے اسکی اس میں مگر کہ مدد کریگا[1] اس کی اللہ تعالیٰ اس جگہ میں کہ دوست رکھتا ہے اس میں مدد اس کی (ابوداؤد)

۴۷۵۴:۔ اور عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کے دیکھے عیب کسی مسلمان میں اور ڈھانک دے اس کو تو ہوگا وہ[2] ایسا کہ زندہ کیا جیتی گاڑی ہوئی کو (احمد، ترمذی اور صحیح کہا اس کو)

۴۷۵۵:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک تمہارا آئینہ ہے بھائی اپنے کا پس اگر دیکھے اس میں برائی تو چاہیئے دور کرے اس سے برائی (ترمذی) اور ضعیف کہا اس کو، اور ایک روایت ترمذی اور ابوداؤد میں یوں ہے مسلمان[3] آئینہ مسلمان کا ہے اور مسلمان بھائی ہے مسلمان کا دفع کرتا ہے وہ چیز کہ اس میں ہلاکت اس کی ہے

---

[1] مگر ان حدیثوں سے غیبت سننے سنانے کی نہایت برائی ثابت ہوتی ہے اور مسلمان کی مدد کی فضیلت۔ [2] ہوگا وہ اس لئے کہ جس کا عیب ظاہر ہوتا ہے وہ آرزو کرتا ہے کہ میں اس کے ظہور سے پہلے ہی مرجاتا اور میرا عیب ظاہر نہ ہوتا پھر جس شخص نے اس عیب کو ظاہر ہی نہ ہونے دیا اس نے گویا اس کو زندہ کیا۔ [3] مسلمان الخ یعنی اس کی برائی پر اس کو اس طرح آگاہ کرے کہ وہ خود بخود اس کو چھوڑ دے آئینہ کی طرح کہ دیکھنے والے کے سوائے کسی کو برائی معلوم نہیں ہوتی ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ يَكُفُّ عَنْهُ ضَيْعَتَهٗ وَيَحُوْطُهٗ مِنْ وَّرَائِهٖ ۔

۴۷۵۶: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ بَعَثَ اللّٰهُ مَلَكًا يَحْمِيْ لَحْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمٰى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيْدُ بِهٖ شَيْنَهٗ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ ۔

۴۷۵۷: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ ۔

۴۷۵۸: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ لِيْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ اَوْ اِذَا اَسَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتَ جِيْرَانَكَ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ وَاِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَسَأْتَ

اور نگاہ رکھتا ہے حق اس کا غائبانہ اس کے ۔

۴۷۵۶: اور معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بچائے کسی مسلمان کو منافق کی شر سے بھیجے گا اللہ تعالیٰ فرشتہ کو بچائے گا اسکے بدن کو قیامت کے دن آگ دوزخ کی سے اور جو شخص کہ تہمت کرے کسی مسلمان کو ساتھ کسی چیز کے چاہتا ہے ساتھ اسکے عیب اسکا قید کریگا اسکو اللہ اوپر پل دوزخ کے یہاں تک کہ نکلے[1] عہدہ اس چیز کے سے ۔ (ابوداؤد)

۴۷۵۷: اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین یاروں کا نزدیک اللہ کے بہترین ان کا ہے واسطے اپنے یار کے اور بہترین ہمسایوں کا نزدیک اللہ کے بہترین ان کا واسطے ہمسایہ اپنے کے (ترمذی، دارمی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے ۔

۴۷۵۸: اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا ایک آدمی نے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یا رسول اللہ کس طرح[2] معلوم کروں میں نیکوکاری اپنی اور بدکاری اپنی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت[3] سنے تو اپنے ہمسایوں کو کہتے ہیں تحقیق نیکی کی تو نے پس تحقیق نیکی کی تو نے اور جب سنے تو ہمسایوں کو کہ کہتے ہیں تحقیق برا کیا تو نے پس تحقیق برا کیا

---

[1] یہاں تک کہ نکلے الخ یعنی پاک ہوا اسکے گناہ سے اس کو راضی کر کے یا بقدر گناہ کے معذب ہو کر اور منافق سے حدیث میں غیبت کرنیوالا مراد ہے اور اس کو منافق اس لئے کہا کہ ظاہر تو خیر خواہی کرتا ہے اور دل میں ارادہ فضیحت کا رکھتا ہے اور یہ کام منافقوں کا ہے کہ ظاہر و باطن میں یکساں نہیں رہتے۔ [2] کس طرح معلوم کروں میں یعنی میں کیونکر جانوں کہ نیک ہوں یا بد کار جب کہ صادر ہو مجھ سے ایسا فعل جس کا حسن و قبح شرعاً معلوم نہ ہو۔ [3] جس وقت کہ سنے تو ہمسایہ کا حق بہت ہے اگرچہ کافر بھی ہو لیکن اس کے ساتھ محبت اور احسان ضرور ہے اگر وہ کوئی شے عاریت مانگے تو اس کو دے اگر بھوکا ہو تو اپنے کھاتے میں اس سے اس کو کھلائے اگر اس کو قرض کی ضرورت ہو تو دے بہرحال خوشی اور مصیبت دونوں میں اس کا شریک رہے اور اس کی ہمدردی کرتا رہے اس میں دین اور دنیا دونوں کے فائدے ہیں انجیل شریف میں پڑوسی کی خاطر داری کے لئے بہت تاکید کی ہے اور پڑوسی کا ستانا اس کو رنج دینا بلا وجہ شرعاً حرام ہے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَدْ اَسَأْتَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

۴۷۵۹ :۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۷۶۰ :۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ قُرَادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ يَوْمًا فَجَعَلَ اَصْحَابُهٗ يَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهٖ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰذَا قَالُوْا حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّحِبَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَوْ يُحِبَّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَلْيَصْدُقْ حَدِيْثَهٗ اِذَا حَدَّثَ وَلْيُؤَدِّ اَمَانَتَهٗ اِذَا اؤْتُمِنَ وَلْيُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَهٗ۔

۴۷۶۱ :۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِيْ يَشْبَعُ وَجَارُهٗ جَائِعٌ اِلٰى جَنْبِهٖ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

۴۷۶۲ :۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ مِنْ

تو نے (ابن ماجہ)

۴۷۵۹ :۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اتارو تم آدمیوں کو بیچ[1] ان کے مراتب کے (روایت کی ابوداؤد)

تیسری فصل

۴۷۶۰ :۔ حضرت عبدالرحمن بن ابی قراد سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک دن پس شروع کیا صحابیوںؓ نے کہ ملتے تھے اپنے بدن کو پانی حضرتؐ کے وضو کا پس فرمایا انکے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کونسی چیز باعث[2] ہو تم کو اس کام پر عرض کیا محبت اللہ کی اور رسولؐ کی پس فرمایا نبی صلعم نے جس شخص کو خوش لگے یہ کہ دوست رکھے اللہ کو اور اسکے رسول کو یا دوست رکھے اسکو اللہ اور رسول اسکا پس چاہیے کہ سچ بولے اپنی بات میں جسوقت کہ بات کرے اور چاہیئے کہ ادا کرے امانت لوگوں کی جبکہ امانت سونپی جائے اور چاہیئے کہ اچھی کرے ہمسایہ گری ہمسایوں کی۔

۴۷۶۱ :۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں مومن کامل[3] وہ شخص کہ پیٹ بھر کر کھائے اس حال میں کہ ہمسایہ اس کا بھوکا ہو اس کے پہلو میں (روایت کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں)

۴۷۶۲ :۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا ایک آدمی نے یا رسول اللہ! تحقیق فلانی عورت کی ذکر[4] کی جاتی ہے بسبب کثرت نماز اسکی کے اور

---

[1] آدمیوں کو بیچ انکے مراتب کے، یعنی ہر شخص سے اسکے مرتبے کے موافق برتاؤ کرے اور یہ حضرت عائشہ نے اسوقت حدیث بیان فرمائی جب انکے پاس ایک فقیر آیا اور انھوں نے اسکو ایک روٹی کا ٹکڑا دیدیا پھر ایک مرد متحمل یا گھوڑے پر سوار ہو کر تو انکو بٹھا کر کھلایا لیکن کافر اور فاسق اسمیں مستثنیٰ ہے کیونکہ کافر کی تعظیم کفر ہے، [2] جس کو یہ معلوم ہوا کہ محبت اسی کا نام ہے کہ محبوب کی مرضی کے موافق کام کیجئے اسکا نام محبت نہیں کہ صرف زبان سے کہے کہ ہمکو محبت ہے اور محبوب کا کہنا نہ مانے یا محبوب کی مرضی کے خلاف کام کرے، [3] نہیں مومن کامل، یعنی وہ آدمی مومن کامل نہیں جو پیٹ بھر کر کھاتا ہے اور اپنے ہمسائے کی اضطراری اور بے اقتداری کو بھی جانتا ہے اور یہ جو فرمایا کہ ہمسایہ اسکا بھوکا ہو اسکے پہلو میں تو اس میں اشارہ ہے کہ وہ ہمسایہ کی خبر گیری سے کمال غافل ہے، [4] ذکر کی جاتی یعنی لوگوں میں بطور شہرت کے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَثْرَةِ صَلٰوتِهَا وَصِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا غَيْرَ أَنَّهَا تُؤْذِي جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ هِيَ فِي النَّارِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَإِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ قِلَّةَ صِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصَلٰوتِهَا وَإِنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْأَثْوَارِ مِنَ الْأَقِطِ وَلَا تُؤْذِي بِلِسَانِهَا جِيْرَانَهَا قَالَ هِيَ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ۔

۴۷۶۳:۔ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰى نَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ قَالَ فَسَكَتُوْا فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ أَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا فَقَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجٰى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجٰى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۴۷۶۴:۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ تَعَالٰى قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَرْزَاقَكُمْ إِنَّ اللهَ تَعَالٰى يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ

اس کے روزے کے اور صدقہ دینے کے لیکن وہ ایذا دیتی ہے اپنے ہمسایوں کو ساتھ اپنی زبان کے فرمایا کہ وہ دوزخ میں[1] ہوگی کہا اس شخص نے یا رسول اللہ! پس تحقیق فلاں عورت ذکر کی جاتی ہے بسبب کم رکھنے روزوں کے اور کم للہ دینے کے اور کم نماز پڑھنے کے اور تحقیق وہ للہ دیتی ہے چند ٹکڑے قروط[2] اور نہیں ایذا دیتی اپنی زبان سے اپنے ہمسایوں کو فرمایا کہ وہ بہشت میں ہوگی، (بیہقی نے شعب الایمان میں)

۴۷۶۳:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے لوگوں پر بیٹھے ہوئے تھے پس فرمایا کہ کیا نہ خبر دوں میں[3] تم کو ساتھ نیک ترین تمہارے کے بدترین تمہارے سے کہا ابوہریرہ نے پس چپ رہے لوگ[4] پس آپ نے فرمایا یہ کلام مذکور تین بار پس کہا آدمی نے ہاں یا رسول اللہ خبر دیجئے ہم کو ساتھ نیک ترین ہمارے سے پس فرمایا بہترین تمہارا وہ ہے کہ امید رکھتے ہوں لوگ اس سے بھلائی کی اور امن میں رہتے ہوں اس کی برائی سے اور بدترین تمہارا وہ ہے کہ امید رکھتے ہوں لوگ اس کی بھلائی کی اور امن میں رہتے ہوں اس کی بدی کا سے (ترمذی) اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۷۶۴:۔ اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے تقسیم کئے درمیان تمہارے خلق تمہارے جیسے کہ تقسیم کئے درمیان تمہارے رزق تمہارے تحقیق اللہ تعالیٰ دیتا ہے دنیا اس آدمی

---

[1] وہ یعنی بسبب ایذا دینے ہمسایہ کے اور یہ عبادتیں اس کے گناہ کا کفارہ نہ ہوں گی کیونکہ مدار امر دین کا فرائض پر چلنے اور گناہوں سے بچنے پر ہے اور فضول یعنی عبادات نفلیہ کے حاصل کرنے اور اصول یعنی عبادات فرض کے ضائع کرنے میں کچھ فائدہ نہیں ہے جیسے آج کل علماء و صلحا کا حال ہے کہ علماء نے تو ان چیزوں کو چھوڑ دیا ہے جن پر عمل کرنا واجب ہے اور صلحا نے اس کا علم حاصل کرنا چھوڑ دیا ہے جس کا حصول فرض ہے جو لوگ علم اور عمل میں جامع ہیں وہ دوا دینے سے پیشتر پرہیز کراتے ہیں حکیموں کی طرح اور کہتے ہیں تخلیہ مقدم ہے تحلیہ پر لہٰذا انہوں نے کہا ہے تو یہ اس مسلک میں چلنے والوں کی پہلی منزل ہے (مرقاۃ) [2] قروط، یہ ایک چیز ہے پنیر کی طرح جو لسی کو خشک کر کے بناتے ہیں خراسان میں یہ کثرت سے بنتا ہے، [3] نہ خبر دوں میں، یعنی اور ممتاز کروں میں نیک ترین تمہارے کو تمہارے بُروں سے، [4] چپ رہے لوگ اس لیے بخوف اس کے کہ تعیین کر کے فرمادیں کہ یہ نیک ہے اور یہ بات موجب ذلت اور فضیحت کے ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ لَا يُحِبُّ وَلَا يُعْطِي الدِّيْنَ اِلَّا مَنْ اَحَبَّ فَمَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ الدِّيْنَ فَقَدْ اَحَبَّهٗ وَلَا يُعْطِي وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰى يُسْلِمَ قَلْبُهٗ وَلِسَانُهٗ وَلَا يُؤْمِنُ حَتّٰى يَاْمَنَ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ۔

۴۷٦۵:۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ مَاْلَفٌ وَّلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَا يَاْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

۴۷٦٦:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضٰى لِاَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِيْ حَاجَةً يُّرِيْدُ اَنْ يَّسُرَّهٗ بِهَا فَقَدْ سَرَّنِيْ وَمَنْ سَرَّنِيْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰهَ وَمَنْ سَرَّ اللّٰهَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ۔

۴۷٦۷:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَغَاثَ مَلْهُوْفًا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ ثَلَاثًا وَّسَبْعِيْنَ مَغْفِرَةً وَّاحِدَةً فِيْهَا صَلَاحُ اَمْرِهٖ كُلِّهٖ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ لَهٗ دَرَجَاتٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

کو کہ دوست[۱] رکھتا ہے اور اس کو کہ نہیں[۲] دوست رکھتا اور نہیں دیتا دین کو مگر اس شخص کو کہ دوست رکھتا ہے پس جس شخص کو کہ دیا اللہ نے دین پس تحقیق دوست رکھا اسکو قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے نہیں مسلمان[۳] ہوتا بندہ یہاں تک کہ ہو مسلمان دل اس کا اور زبان اس کی اور نہیں مومن ہوتا یہاں تک کہ امن میں ہو ہمسایہ اس کا اس کی برائیوں سے۔

۴۷٦۵:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن محل ہے الفت کا اور نہیں بھلائی اس میں کہ نہیں الفت کرتا اور نہیں الفت کیا[۴] جاتا نقل کیں یہ دونوں حدیثیں احمد نے، بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۴۷٦٦:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ جو شخص روا کرے کوئی حاجت واسطے کسی کے امت میری سے درحالیکہ چاہتا ہے یہ کہ خوش کرے اسکو ساتھ حاجت روائی کے پس تحقیق خوش کیا[۵] اس نے مجھکو اور جس نے خوش کیا مجھ کو پس خوش کیا اللہ کو داخل کریگا اس کو جنت میں۔

۴۷٦۷:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ فریاد رسی کرے کسی مظلوم کی لکھتا ہے اللہ تعالےٰ اس کے لئے تہتر بخششیں ایک ان میں سے بخشش ہے کہ اس میں اصلاح سب کاموں کی ہے اور بہتر بخششیں واسطے اس کے موجب درجات کے ہوں گی دن قیامت کے۔

---

[۱] دوست رکھتا ہے، یعنی انبیا اور اولیاء کو، [۲] نہیں دوست رکھتا، یعنی مانند فرعون اور قارون وغیرہ کے، [۳] نہیں مسلمان ہوتا۔ یعنی کامل، [۴] اور نہیں الفت کیا جاتا الخ باب کی حدیثوں میں تہذیب اخلاق کی طرف اشارہ ہے اور علم اخلاق ایسی چیز ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو خدا کے ساتھ کیا کرنا چاہیئے اور مخلوقات خصوصاً بنی نوع کے ساتھ کیا کرنا چاہیئے ماں باپ اور عزیز و اقربا و جورو، لڑکوں، ہمسایوں اور مسلمانوں کے کیا حق ہیں غرض شریعت میں ہر ایک عمدہ بات کی تعلیم ہے، [۵] پس تحقیق خوش کیا اس نے مجھ کو، یعنی میں خوش ہوتا ہوں بسبب خوشی امت کے اور جامع صغیر کہ جس نے روا کی واسطے بھائی مسلمان کے ایک حاجت ہوتا ہے اس کے لئے ثواب مانند اس شخص کے کہ حج کیا اور عمرہ کیا روایت کیا اس کو خطیب نے ◆

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۷۶۸:۔ وَعَنْہُ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ رَوَی الْبَیْہَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

۴۷۶۹:۔ وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ خَصْمَیْنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ جَارَانِ رَوَاہُ اَحْمَدُ۔

۴۷۷۰:۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا شَکَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَسْوَۃَ قَلْبِہٖ قَالَ امْسَحْ رَاْسَ الْیَتِیْمِ وَاَطْعِمِ الْمِسْکِیْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ۔

۴۷۷۱:۔ وَعَنْ سُرَاقَۃَ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی اَفْضَلِ الصَّدَقَۃِ اِبْنَتُکَ مَرْدُوْدَۃٌ اِلَیْکَ لَیْسَ لَھَا کَاسِبٌ غَیْرُکَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ۔

۴۷۶۸:۔ اور انس رضی اور عبداللہ رضی سے روایت ہے کہا ان دونوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلق کنبہ اللہ کا ہے[1] پس بہتر ین خلق کا طرف اللہ کے وہ شخص ہے کہ احسان کرے طرف کنبے اللہ کے (نقل کیں یہ تینوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں)

۴۷۶۹:۔ اور عقبہ بن عامر رضی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اول دو جھگڑنے والے دن قیامت کے دو ہمسایہ ہوں گے[2] (احمد)

۴۷۷۰:۔ اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ تحقیق ایک شخص نے شکایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سختی دل اپنے کی فرمایا پھیر تو ہاتھ یتیم کے سر پر اور کھلا مسکین کو (احمد)

۴۷۷۱:۔ اور سراقہ بن مالک رضی سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ آگاہ کردوں میں تجھ کو اوپر بہترین صدقہ کے کہ وہ صدقہ کرنا تیرا ہے[3] اوپر بیٹی اپنی کے درحالیکہ پھیری گئی ہے طرف تیری نہیں واسطے اس بیٹی کے کوئی کمانے والا سوا تیرے (ابن ماجہ)

---

[1] کنبہ اس کا ہے، کنبہ آدمی کا وہی ہے جن کی وہ پرورش کرتا ہے پس عیال کی نسبت غیر اللہ کی طرف مجازاً ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف حقیقت کیونکہ حقیقت میں وہی رازق ہے، [2] دو ہمسایہ ہوں گے، یعنی جو لوگ ایسے ہیں کہ ہر ایک نے بہ نسبت دوسرے کے قصور کیا ہے اور حقوق میں ان میں سے اول یہ دونوں شخص جھگڑتے آئیں گے اب یہ حدیث مخالف نہ ہوگی اس حدیث کے جس میں نماز کا پہلے فیصلہ ہونا مذکور ہے اور اس حدیث کی جس میں خون کا فیصلہ پہلے ہونا مذکور ہے اور ان دونوں حدیثوں سے موت یاد آئے گی پس غنیمت جانے گا تو حیات کو اور غفلت دور ہوگی اور دل نرم ہوگا قساوت قلب کا منشاء غفلت ہے، [3] کہ وہ صدقہ کرنا تیرا ہے الخ یعنی بیوہ لڑکی جس کی اولاد بھی جوان نہ ہو اور اس کا کھلانے والا باپ کے سوا کون ہے پس ایسی بیٹی کی خبر گیری کرنا بہترین صدقہ ہے ؎

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْحُبِّ فِي اللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۷۷۲: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

۴۷۷۳: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيْلَ فَقَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهُ قَالَ فَيُحِبُّهُ جِبْرَئِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ فِي السَّمَاءِ فَيَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيْلَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْهُ قَالَ فَيُبْغِضُهُ جِبْرَئِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ فِيْ اَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوْهُ قَالَ فَيُبْغِضُوْنَهُ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي

بیان ہے بیچ محبت کے خدا اور واسطے خدا کے

پہلی فصل

۴۷۷۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روحوں[1] کے لشکر تھے جھنڈ جھنڈ جو ان میں ازل میں آشنا تھا وہ اس عالم میں بھی ملا پے ہوا اور جو ان میں وہاں بے پہچان تھا وہ یہاں بھی جدا رہا (بخاری مسلم نے ابوہریرہؓ سے)

۴۷۷۳: اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ جب دوست رکھتا ہے کسی بندے کو تو پکارتا ہے جبرئیل کو اور فرماتا ہے کہ تحقیق میں دوست رکھتا ہوں فلاں کو پس دوست رکھ تو اس کو فرمایا آپؐ نے پس دوست رکھتا ہے اس کو جبرئیل پھر پکارتا ہے جبرئیل آسمان میں پس کہتا ہے تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے فلاں کو پس دوست رکھو تم اس کو پس دوست رکھتے ہیں اس کو آسمان والے پھر رکھی جاتی ہے[2] اسکے لئے مقبولیت زمین میں اور جس وقت کہ بغض رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے سے پکارتا ہے جبرئیل کو اور فرماتا ہے کہ تحقیق میں بغض رکھتا ہوں فلاں شخص سے تو بھی بغض رکھ اس سے کہا پس بغض رکھتا ہے جبرئیل پھر پکارتا ہے وہ آسمان والوں میں کہ تحقیق اللہ تعالیٰ

---

[1] روحوں کے الخ یعنی روز ازل خدا نے روحوں کو قسم قسم کا پیدا کیا اور طرح طرح کی ان میں استعدادیں رکھیں سو جن روحوں میں اس عالم میں مناسبت تھی وہ اس عالم میں باہم شیر و شکر ہو گئے اور جو وہاں بے میل تھے یہاں بھی پھوٹے رہے اور یہی سبب ہے کہ ولی سے شیطانی اور شیطانی سے ولی بیزار ہوتا ہے۔ [2] پھر رکھی جاتی ہے یعنی زمین کے نیک لوگ اسکو قبول کرتے ہیں اور اس سے محبت رکھتے ہیں اور جس بندے کی محبت ظاہر کرنا چاہتا ہے تو اسکو آسمان اور زمین میں مشہور کر دیتا ہے تاکہ فرشتے اسکے لئے نیک دعا کریں اور زمین کے لوگ اس سے محبت رکھیں اسکی توقیر و تعظیم کریں اسکے نیک راہ پر چلیں یہی سبب ہے کہ اولیاء اللہ سے اکثر لوگ محبت رکھتے ہیں لیکن ایسی محبت بھی نہیں چاہئے کہ عوام جاہل کرتے ہیں کہ انکو نفع اور نقصان کا مختار جان کر انکو خدائی میں شریک کرتے ہیں یہ محبت نہیں یہ حقیقت میں ان سے عداوت ہے اور اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حب اور بغض بھی اللہ تعالیٰ کی صفتیں ہیں امام شافعیؒ فرماتے ہیں اللہ عزوجل کے اسماء و صفات میں کسی کو مجال نہیں انکے رد کا اور جو بعد ثبوت حجت کے انکا انکار کرے وہ کافر ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْاَرْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۷۷۴ :۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ اَلْیَوْمَ اُظِلُّہُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۴۷۷۵ :۔ وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَہٗ فِیْ قَرْیَۃٍ اُخْرٰی فَاَرْصَدَ اللّٰہُ عَلٰی مَدْرَجَتِہٖ مَلَکًا قَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ قَالَ اُرِیْدُ اَخًا لِّیْ فِیْ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ قَالَ ھَلْ لَکَ عَلَیْہِ مِنْ نِّعْمَۃٍ تَرُبُّھَا قَالَ لَا غَیْرَ اَنِّیْ اَحْبَبْتُہٗ فِی اللّٰہِ قَالَ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکَ بِاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَبَّکَ کَمَا اَحْبَبْتَہٗ فِیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۴۷۷۶ :۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تَقُوْلُ فِیْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَّلَمْ یَلْحَقْ بِہِمْ قَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۴۷۷۷ :۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَتَی السَّاعَۃُ قَالَ وَیْلَکَ وَمَا اَعْدَدْتَّ لَھَا قَالَ مَا اَعْدَدْتُّ لَھَا اِلَّا اَنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ

مبغوض رکھتا ہے فلاں کو پس بغض رکھو اس سے فرمایا بغض رکھتے ہیں اس سے پھر رکھا جاتا ہے واسطے اسکے بغض زمین میں (مسلم)

۴۷۷۴ :۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا شبہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا دن قیامت کے کہاں ہیں[۱] آپس میں محبت رکھنے واسطے تعظیم میری کی آج کے دن جگہ دوں گا میں انکو بیچ سایہ اپنے کے جس دن میں کہ نہیں سایہ سوا سایہ میرے کے (مسلم)

۴۷۷۵ :۔ اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق ایک شخص نے ارادہ کیا ملاقات کرنے کا اپنے بھائی مسلمان سے کہ تھا ایک اور بستی میں پس منتظر بٹھایا اللہ تعالیٰ نے واسطے اسکے اسکی راہ پر ایک فرشتہ پوچھا فرشتہ نے اس شخص سے کہ کہاں جانا چاہتا ہے تو کہا اس نے ارادہ کرتا ہوں میں اپنے بھائی کی ملاقات کا کہ وہ اس بستی میں ہے کہا اس فرشتہ نے کہ کیا ہے تیرے لئے اس پر حق نعمت کا واسطے طلب کرنے بدلے اسکے جاتا ہے کہا نہیں سوائے اسکے کہ میں دوست رکھتا ہوں واسطے اللہ کے کہا فرشتہ نے تحقیق میں بھیجا ہوا ہوں اللہ کا طرف تیری تاکہ خبر دوں میں تجھ کو کہ تحقیق اللہ نے دوست رکھا تجھ جیسا کہ دوست رکھا تو نے اس کو (مسلم)

۴۷۷۶ :۔ اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا آیا ایک آدمی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ کیا فرماتے ہو اس آدمی کے لئے کہ دوست رکھا ہے ایک قوم کو اور نہیں پہنچا انکے علم و عمل کو پس فرمایا وہ شخص[۳] ساتھ اس کے ہے کہ دوست رکھتا ہے اس کو (بخاری، مسلم)

۴۷۷۷ :۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ کب ہوگی قیامت فرمایا افسوس ہے تجھ کو کیا تیار کیا ہے تو نے قیامت کے لئے کہا اس نے کہ نہیں تیار کیا میں نے اسکے لئے کچھ مگر یہ کہ دوست رکھتا ہوں میں خدا اور رسول اسکے کو فرمایا تو ساتھ[۴] اسکے ہے کہ دوست رکھتا ہے تو

---

[۱] کہاں ہیں، یعنی جو آپس میں للہ محبت رکھتے ہیں ان کی محبت صرف خدا ہی کے لئے ہے ریا اور طمع دنیا اور خواہش نفسانی سے ان کی محبت پاک ہے تو قیامت کو ایسا عمدہ درجہ پائیں گے کہ خدا کے سایہ میں ہونگے، [۲] جیسا کہ دوست رکھا تو نے اس کو، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے دنیا کے لگاؤ کسی دیندار سے اور محبت رکھنا بڑی عمدہ بات ہے، [۳] وہ شخص، یعنی اللہ اور رسول کی محبت عمدہ سامان ہے یہ حدیثیں عمدہ بشارتیں ہیں اہل محبت کو، [۴] تو ساتھ اس کے ہے الخ معلوم ہوا کہ انبیا اور اولیا کی صادق محبت نجات کا عمدہ وسیلہ ہے اور یہ بھی اسی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کفار اور فجار کی محبت ندامت کی علامت ہے اس واسطے کہ ہر شخص کا حشر اپنے دوست کے ساتھ ہوگا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَمَا رَأَيْتُ الْمُسْلِمِينَ فَرِحُوا بِشَيْءٍ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۷۷۸:۔ وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ، وَنَافِخِ الْكِيرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۴۷۷۹:۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِينَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ رَوَاهُ مَالِكٌ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى الْمُتَحَابُّونَ فِي جَلَالِي لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ۔

۴۷۸۰:۔ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ

کہا انسؓ نے پس نہیں دیکھا میں نے مسلمانوں کو کہ خوش ہوئے ہوں ساتھ کسی چیز کے پیچھے اسلام کے مانند خوش ہونے انکے ساتھ اس کلمہ کے (بخاری، مسلم)

۴۷۷۸:۔ اور ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل ہم نشین نیک اور بد کے مانند[1] اٹھانے والے مشک کے ہے اور پھونکنے والے مشک کے ہے پس اٹھانے والا مشک کا دیگا تجھ کو مشک مفت اور یا خریدے گا تو اس سے اور یا پائے گا تو اس سے خوشبوئی اچھی اور پھونکنے والا مشک جلادے گا کپڑے تیرے یا پاوے گا تو اس سے ہوا بد (بخاری، مسلم)

دوسری فصل

۴۷۷۹:۔ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ لازم ہوئی ہے محبت میری واسطے محبت کرنے والوں کے آپس میں بسبب میرے اور واسطے بیٹھنے[2] والوں کے بسبب میرے اور واسطے مال خرچنے والوں کے میری رضا میں (مالک) اور بیچ روایت ترمذی کے ہے کہ فرمایا آپ نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ محبت کرنے والے آپس میں بسبب جلال میرے کے ہوں گے ان کے لئے منبر نور کے کہ رشک[3] کریں گے ان پر نبی اور شہید۔

۴۷۸۰:۔ اور عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق بندگان خدا سے

---

[1] مانند اٹھانے والے مشک کے الخ یعنی عطار کے پاس جو کوئی بیٹھے تو فائدے سے خالی نہیں یہی مثال ہے نیک آدمی کی صحبت میں کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوتا رہتا ہے اور بھٹی پھونکنے والا بد شخص کی طرح ہے بدصحبت میں نقصان ضرور ہوتا رہتا ہے اگر بدی نہ سیکھے جب بھی اس کا اثر ضرور ہوتا ہے اور دانے اور تجربہ ہے کہ نیکی اور عبادت کی لذت کم ہو جاتی ہے، [2] بیٹھنے والوں کے، یعنی ذکر الٰہی کرنے کو یا علم دین سکھانے کو، [3] رشک کریں گے، مراد رشک سے ان حدیثوں میں اچھا جاننا ہے ان کے مقام کو نہ حقیقت معنے اس کے کہ طلب کرتا ہے مثل اس چیز کے کہ ان کو حاصل ہوئی ہے یعنی انبیاء اور شہداء ان کے مقام کی ثنا گو ہوں گے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ لَاُنَاسًا مَا هُمْ بِاَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ
اللّٰهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ قَالَ هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰهِ عَلٰى غَيْرِ اَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ
وَلَا اَمْوَالٍ يَتَعَاطُوْنَهَا فَوَاللّٰهِ اِنَّ وُجُوْهَهُمْ لَنُوْرٌ وَّاِنَّهُمْ لَعَلٰى نُوْرٍ لَا يَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ
وَلَا يَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَقَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ مَعَ زَوَائِدَ وَكَذَا
فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

۴۷۸۱: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ
ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اَيُّ عُرَى الْاِيْمَانِ اَوْثَقُ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ الْمُوَالَاةُ فِي اللّٰهِ وَالْحُبُّ فِي
اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

۴۷۸۲: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ

البتہ آدمی ہیں کہ نہیں وہ نبی اور نہ شہید رشک کریں گے ان پر انبیاء اور شہداء دن قیامت کے بسبب مرتبہ انکے کہ نزدیک خدا کے رکھیں گے عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ! خبر دو ہم کو کہ کون ہوں گے وہ فرمایا وہ قوم ہیں کہ محبت رکھتے ہیں آپس میں بسبب روح خدا کےؔ حالانکہ محبت انکی وہ ہوگی بغیر ناتے کے کہ درمیان انکے ہوا اور بغیر اموال کے کہ دیتے ہوں کہ تحقیق منہ انکے البتہ نورانی ہونگے اور تحقیق وہ نور کے منبر دل پر ہونگے نہ ڈریں گے جس وقت کہ ڈریں گے لوگ اور نہ غمگین ہونگے جبکہ غمگین ہونگے لوگ اور پڑھی حضرتؐ نے یہ آیت خبردار ہو تحقیق دوست خدا کے نہیں ڈر انپر اور وہ غمگین ہونگے (ابوداؤد) اور روایت کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں ابی مالک سے ساتھ لفظ کے کہ مصابیح میں مذکور ہے ساتھ اور زیادتیوں کے اور اسی طرح بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۴۷۸۱:۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذرؓ کے لئے اے ابوذر کونسی دستاویز ایمان کی مضبوط تر ہے کہا ابوذرؓ نے اللہ اور رسول اس کا دانا تر ہے فرمایا دوستی کرنی آپس میں بسبب اللہ کے اور دوست رکھنا کسی کو بسبب خدا کے اور بغض رکھنا اللہ کی راہ میں (بیہقی نے شعب الایمان میں)

۴۷۸۲:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ عیادت کرتا ہے مسلمان بھائی اپنے کی

ؔ البتہ آدمی ہیں، یعنی جماعت عظیمہ ہے اولیاء سے، ؔ بسبب روح خدا کے کہ قرآن ہے اور روح ساتھ پیش رائے اصل میں بمعنی اس چیز کے ہے کہ زندہ ہو ساتھ اس کے بدن اور مراد اس سے یہاں قرآن ہے جیسے کہ قرآن مجید میں فرمایا وکذلک وحینا الیک روحًا من امرنا اور جیسے حیات بدنوں کی ساتھ روح کے ہے حیات دلوں کی ساتھ قرآن کے ہے اور دوست رکھنا بسبب قرآن کے یا تو باین اعتبار ہے کہ محبت جامع اور باعث محبت انکے کا قرآن ہے یعنی اسلام نہ اور غرض یا باین اعتبار کہ قرآن باعث اور حکم کرنیوالا ہے ساتھ محبت مومنین کے آپس میں اور بعض نے کہا روح سے مراد محبت ہے اور بعض نسخوں میں روح ہے ساتھ زبر را کے بمعنی رحمت اور رزق کے مگر مآل سب کا واحد ہے اور وہ یہی کہ دوست رکھنا واسطے اللہ کے ہے، ؔ پڑھی استشہاد اور ثابت کرنے ولایت خدا کی انکے لئے اور واسطے نفی خوف و حزن کے ان سے، ؔ اسی طرح ساتھ زیادتیوں کے، ؔ ایمان کی، یعنی شبہ ایمان کا، ؔ دوست رکھنا اگرچہ ایک طرف سے ہو مانند دوست رکھنے ہمارے کے بعض ان اولیاء اللہ کو کہ نہیں دیکھا ہے ہم نے ان کو ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَخَاہُ اَوْ زَارَہٗ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

۴۷۸۳۔ وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ الرَّجُلُ اَخَاہُ فَلْیُخْبِرْہُ اَنَّہٗ یُحِبُّہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ۔

۴۷۸۴۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَہٗ نَاسٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّمَّنْ عِنْدَہٗ اِنِّیْ لَاُحِبُّ ھٰذَا لِلّٰہِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْلَمْتَہٗ قَالَ لَا قَالَ قُمْ اِلَیْہِ فَاَعْلِمْہُ فَقَامَ اِلَیْہِ فَاَعْلَمَہٗ فَقَالَ اَحَبَّكَ الَّذِیْ اَحْبَبْتَنِیْ لَہٗ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَسَاَلَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ بِمَا قَالَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلَكَ مَا احْتَسَبْتَ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلتِّرْمِذِیِّ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَلَہٗ مَا اکْتَسَبَ۔

۴۷۸۵۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تُصَاحِبْ

یا اس کے دیکھنے کو جاتا ہے فرماتا ہے[1] اللہ تعالےٰ خوش ہوئی[2] زندگانی تیری اور خوش ہوا[3] چلنا تیرا اور لیکڑی تو نے بہشت سے ایک جگہ بڑی (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۴۷۸۳۔ اور مقداد بن معدیکرب رضؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جب کہ دوست رکھے آدمی اپنے بھائی مسلمان کو پس چاہیئے کہ خبر دے[4] وہ مسلمان کو کہ وہ دوست رکھتا ہے اس کو، (ابوداؤد، ترمذی)

۴۷۸۴۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ گزرا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس حال میں کہ نزدیک آپ کے تھے کتنے لوگ پس کہا ایک شخص نے ان پاس بیٹھے ہوئے تھے تحقیق میں البتہ دوست رکھتا ہوں اسکو کہ گذرا واسطے خدا کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خبردار کیا تو نے[5] اسکو کہا اس نے کہ نہیں فرمایا کہ اٹھ اور جا طرف اسکے اور خبردار کر تو اس کو پس اٹھا وہ اور گیا طرف اسکے اور خبردار[6] کیا اسکو پس کہا اس[7] نے دوست رکھے تجھ کو وہ کہ دوست رکھا تو نے مجھ کو واسطے اسکے[8] کہا انسؓ نے پھر پھر کر آیا وہ شخص پس پوچھا اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس خبر دی اس نے آپؐ کو ساتھ اس چیز کے کہ کہی تھی اس نے پس فرمایا نبی صلعم نے کہ تو ساتھ اسکے ہوگا کہ دوست رکھتا ہے تو اسکو اور تیرے لئے ہے اجر اس چیز کا کہ نیت[9] کی تو نے بیہقی شعب الایمان اور بیچ روایت ترمذی کے یہ لفظ آئے ہیں کہ مرد ساتھ اسکے ہوگا کہ دوست رکھتا ہے اس کو اور اس کے لئے ہے اجر اس کا کہ کسب[10] کیا،

۴۷۸۵۔ اور ابوسعیدؓ سے روایت ہے تحقیق سنا اس نے نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ فرماتے تھے کہ یاری مت کر مگر

---

[1] فرماتا ہے الخ یعنی بلاواسطہ یا زیادتی ملائکہ کے، [2] خوش ہوئی۔ یعنی دنیا اور آخرت کے، [3] خوش ہوا ہے، کہ یہاں آیا اور ہر قدم پر ثواب کمایا تو نے، [4] خبر دے اس لئے کہ جب وہ سنے گا تو وہ بھی اس کو دوست رکھے گا اور محبت کا حق ادا کرے گا، [5] اس کو الخ یعنے دوست رکھتا ہے تو اس کو، [6] خبردار کیا کہ دوست رکھتا ہوں میں تجھ کو، [7] کہا اس نے، یعنی دعا دی، [8] واسطے اس کے، یعنے اللہ تعالےٰ کے، [9] نیت کی، یعنی بیچ محبت رکھنے کے اس کے بلکہ ہر عمل میں، [10] کسب کیا، یعنے بہ نیت ثواب کے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِلَّا مُؤْمِنًا وَّلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ۔

۴۷۸۶۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُّخَالِلُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَالَ النَّوَوِيُّ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۴۷۸۷۔ وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ نَعَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اٰخَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْيَسْاَلْهُ عَنِ اسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِيْهِ وَمِمَّنْ هُوَ فَاِنَّهٗ اَوْصَلُ لِلْمَوَدَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۷۸۸۔ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ قَائِلٌ اَلصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ وَقَالَ قَائِلٌ اَلْجِهَادُ قَالَ النَّبِيُّ

مسلمان سے اور نہ کھائے کھانا تیرا مگر پرہیزگار (ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

۴۷۸۶۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی ہوتا ہے اپنے دوست[لہ] کے دین پر ہوتا ہے، پس[لہ] چاہیے کہ دیکھے ایک تمہارا کس سے دوستی کرتا ہے (احمد، ترمذی، ابوداؤد) اور بیہقی نے شعب الایمان میں، اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے) اور کہا نووی ؒ نے کہ اسناد اس کی صحیح ہے

۴۷۸۷۔ اور یزید بن نعامہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بھائی چارہ کرے کوئی شخص کسی شخص سے پس چاہیے کہ پوچھے اس سے نام اسکا اور نام اسکے باپ کا اور پوچھے کہ کس قبیلے سے ہے اس لئے کہ پوچھنا بہت پیوند دینے والا ہے دوستی میں (ترمذی)

تیسری فصل

۴۷۸۸۔ حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ نکلے ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کیا جانتے ہو تم کہ کونسا عمل بہت پیارا ہے طرف اللہ تعالیٰ کے کہا ایک کہنے والے نے نماز یا زکوٰۃ اور کہا ایک کہنے والے نے جہاد[لہ] فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہت پیارا

[لہ] اور نہ کھائے، یہ شرط طعام دعوت میں ہے نہ طعام حاجت میں اس لئے کہ واسطے دفع بھوک کے کافر کو بھی دینا جائز ہے اور معنی حدیث کے یہ ہیں کہ تجھ کو کھانا وجہ حلال سے پیدا کرنا چاہیے تاکہ متقیوں کے کھانے کے لائق ہو اور پھر کھلاتا ہو تو پرہیزگاروں کو ہی کھلائے تاکہ انکو اس سے عبادت کے لئے قوت پیدا ہو نہ بدکار کو کہ وہ اس سے گناہ پر قوت حاصل کریں، [لہ] اپنے دوست کے، حدیث میں تاکید ہے صحبت بد سے بچنے کی، [لہ] پس چاہیے کہ دیکھے، فرمایا اللہ تعالیٰ نے یاایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین کہا امام غزالی نے کہ ہم نشینی اور مخالطت حریص کی باعث ہوتی ہے حرص کا اور ہم نشینی اور مخالطت زاہد کی بے رغبت کرتی ہے دنیا سے اس لئے کہ طبیعتیں مجبول ہیں اوپر تشبہ اور اقتداء کے، [لہ] فرمایا، یہاں ایک اعتراض وارد ہوتا ہے وہ یہ کہ نماز اور روزہ تو مطلقاً افضل ہیں وحب فی سبیل اللہ وبغض فی سبیل اللہ ان سے کیونکر محبوب تر ہوسکتا ہے اور جواب یہ ہے کہ جو شخص اللہ کے دین میں محبت کریگا وہ اولیاء اور صلحا کے ساتھ ضرور محبت کریگا ہوگی ان کی اطاعت پر اور جو شخص دشمنی کرے گا اللہ تعالیٰ کے لیے وہ ضرور دشمن رکھے گا دشمنان دین کو اور ان سے لڑنے میں کوشش کرے گا پس سب طاعات نماز روزہ زکوٰۃ، جہاد حب فی اللہ اور بغض فی اللہ میں داخل ہیں ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ تَعَالَى الْحُبُّ فِي اللهِ وَالْبُغْضُ فِي اللهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَى أَبُودَاوُدَ الْفَصْلَ الْأَخِيرَ۔

۴۷۸۹:۔ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلّٰهِ إِلَّا أَكْرَمَ رَبَّهُ عَزَّوَجَلَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ۔

۴۷۹۰:۔ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ خِيَارُكُمُ الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا ذُكِرَ اللهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

۴۷۹۱:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ عَبْدَيْنِ تَحَابَّا فِي اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَاحِدٌ فِي الْمَشْرِقِ وَآخَرُ فِي الْمَغْرِبِ لَجَمَعَ اللهُ بَيْنَهُمَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَقُولُ هٰذَا الَّذِي كُنْتَ تُحِبُّهُ فِيَّ۔

۴۷۹۲:۔ وَعَنْ أَبِي رَزِينٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى مِلَاكِ هٰذَا الْأَمْرِ الَّذِي تُصِيبُ بِهِ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ عَلَيْكَ بِمَجَالِسِ

عمل طرف اللہ تعالیٰ کے دوستی ہے اللہ کی راہ میں اور بغض اللہ کی راہ میں (احمد اور ابوداؤد نے[۱] فصل اخیر

۴۷۸۹ء:۔ اور ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں دوست رکھا کسی بندے نے کسی بندے کو مگر کہ تعظیم کی اس نے اپنے پروردگار عزوجل کی (احمد)

۴۷۹۰ء:۔ اور اسماء بیٹی یزید کی سے روایت ہے کہ تحقیق اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے[۲] کیا نہ خبر دوں میں تم کو بہترین تمہارے کون ہیں کہا انہوں نے ہاں یا رسول اللہ فرمایا بہترین تمہارے وہ لوگ ہیں کہ جب دیکھے جائیں یاد کیا جائے اللہ (ابن ماجہ)

۴۷۹۱ء:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تحقیق دو بندے محبت رکھیں آپس میں واسطے خدا عزوجل کے ایک مشرق میں[۳] ہو اور دوسرا مغرب میں البتہ جمع کریگا[۴] اللہ درمیان ان دونوں کے دن قیامت کے فرمائیگا[۵] یہ بندہ وہ ہے کہ تو رکھتا محبت رکھتا اس سے بسبب میرے۔

۴۷۹۲ء:۔ اور ابو رزینؓ سے روایت ہے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رزین کو کیا نہ آگاہ کروں میں تجھ کو اوپر جڑ اس امر دین کے کہ پہنچے تو بسبب اس کے بھلائی دنیا اور آخرت کی کو کہ وہ چیزیں ہیں لازم کرا بیٹھے پر

---

[۱] فصل اخیر، یعنی جملہ اخیر کہ ان احب الاعمال الخ اور سوال و جواب کہ اول مذکور ہوا روایت نہیں کیا، [۲] فرماتے الخ مصنف اس حدیث کو اس باب میں اس لئے لائے تاکہ معلوم ہو کہ ایسے لوگ محبت کے لائق ہیں اور یہ بہت عمدہ پہچان ہے سالک اور متقرب الی اللہ کے حضرات نقشبندیہ نے فرمایا ہے کہ جب کسی شخص کی ملاقات اور زیارت سے قلب پر اثر نہ ہوا اور اللہ عزوجل کی طرف شوق پیدا نہ ہو تو اس کی وعظ اور صحبت میں کوئی فائدہ نہ ہوگا، [۳] مشرق میں، یعنی مثلاً، [۴] جمع کرے گا، یعنے واسطے شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یا جنت میں بطریق مصاحبت کے، [۵] فرمائے گا، یعنی زبانی فرشتے کے یا بلا واسطے ہر ایک کو ان دونوں میں سے ؎

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَهْلِ الذِّكْرِ وَإِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّكْ لِسَانَكَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِكْرِ اللهِ وَأَحِبَّ فِي اللهِ وَأَبْغِضْ فِي اللهِ يَا أَبَا رَزِينٍ هَلْ شَعَرْتَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ زَائِرًا أَخَاهُ شَيَّعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ كُلُّهُمْ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ وَيَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّهُ وَصَلَ فِيكَ فَصِلْهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُعْمِلَ جَسَدَكَ فِي ذٰلِكَ فَافْعَلْ.

۴۷۹۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَعُمُدًا مِنْ يَاقُوتٍ عَلَيْهَا غُرَفٌ مِنْ زَبَرْجَدٍ لَهَا أَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ تُضِيءُ كَمَا يُضِيءُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ يَسْكُنُهَا قَالَ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللهِ وَالْمُتَجَالِسُونَ فِي اللهِ وَالْمُتَلَاقُونَ فِي اللهِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ.

بیٹھنا[1] اہل ذکر کی مجلسوں میں اور جب تنہا بیٹھے تو پس[2] ہلا زبان اپنی جب تک ہو سکے ساتھ ذکر اللہ کے اور دوست رکھ[3] واسطے اللہ کے اور دشمن[4] رکھ واسطے اللہ کے اے ابو رزین آیا جانا تو نے کہ تحقیق آدمی جس وقت نکلتا ہے اپنے گھر سے بقصد ملاقات اپنے بھائی مسلمان کے پیچھے اس کے ہوتے ہیں ستر ہزار فرشتے سب کے سب رحمت بھیجتے ہیں اوپر اس کے اور کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار تحقیق اس نے ملاپ کیا واسطے تیرے پس ملا اس کو ساتھ رحمت اور مغفرت اپنی کے اگر طاقت رکھے تو یہ کہ کام میں لائے تو اپنے بدن کو اس شے[5] میں پس کر۔

۴۷۹۳:- اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ تھا میں ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جنت میں البتہ ستون ہیں یاقوت کے ان پر بالاخانے ہیں زمرد کے انکے دروازے ہیں کھلے ہوئے چمکتے ہیں وہ بالاخانے اور دروازے ان کے جیسے کہ چمکتے ہیں ستارے روشن پس کہا صحابہؓ نے یا رسول اللہ! کون رہیں گے ان میں فرمایا وہ لوگ کہ محبت رکھتے ہیں آپس میں اللہ کے لئے اور ہم نشینی کرتے ہیں واسطے اللہ کے اور ملاقات کرتے ہیں آپس میں واسطے اللہ کے روایت کیں بیہقی نے یہ تینوں حدیثیں بیچ شعب الایمان کے۔

---

[1] بیٹھنا، یعنی ذکر کرنے کے لئے، [2] غرض یہ ہے کہ وقت تنہائی رہو یا صحبت اللہ کی یاد سے زبان کو تر رکھنا چاہیے چنانچہ فرمایا ولا یزال لسانک رطبا من ذکر اللہ۔ یعنی ہمیشہ تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر رہے، [3] دوست رکھ الخ یعنی جس کو دوست رکھے، [4] یعنی جس کو دشمن رکھے تو، [5] اس میں یعنی جو ذکر کیا گیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا يُنْهٰى عَنْهُ مِنَ التَّهَاجُرِ وَالتَّقَاطُعِ وَاتِّبَاعِ الْعَوْرَاتِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۷۹۴: عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ یَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَیَالٍ یَلْتَقِیَانِ فَیُعْرِضُ هٰذَا وَیُعْرِضُ هٰذَا وَخَیْرُهُمَا الَّذِیْ یَبْدَاُ بِالسَّلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۴۷۹۵: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا وَفِیْ رِوَایَةٍ وَلَا تَنَافَسُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۴۷۹۶: وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ فَیُغْفَرُ لِکُلِّ عَبْدٍ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا اِلَّا رَجُلٌ کَانَتْ بَیْنَهُ وَبَیْنَ اَخِیْهِ شَحْنَاءُ

بیان ہے اس چیز کا کہ منع کیا گیا ہے اس سے چھوڑنے ملاقات کے سے اور کاٹنے دوستی کے سے اور ڈھونڈنے عیبوں کے سے

پہلی فصل

۴۷۹۴: حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں حلال[1] واسطے کسی شخص کے یہ کہ ترک ملاقات کرے بھائی اپنے مسلمان سے زیادہ تین دن سے ملیں دونوں پس منہ پھیر لے یہ ایک طرف کو اور منہ پھیر لے وہ دوسری طرف اور بہتر ان دونوں کا وہ ہے کہ ابتداء کرے ساتھ سلام کے (بخاری ؍ مسلم)

۴۷۹۵: اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچو تم بدگمان[2] سے اس لئے کہ گمان بد دروغ ترین باتوں کا ہے اور نہ معلوم کرو خبر کو اور نہ جاسوسی کرو اور مت لاڑیاپن[3] کرو اور نہ حسد کرو آپس میں اور نہ بغض رکھو آپس میں اور نہ غیبت کرو آپس میں اور رہو تم بندے اللہ کے بھائی اور ایک روایت ہے اور نہ حرص کرو۔ (بخاری ؍ مسلم)

۴۷۹۶: اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کھولے جاتے ہیں دروازے بہشت کے دن پیر کے اور دن جمعرات کے پس

[1] نہیں حلال واسطے کسی شخص کے، یعنی اگر معاملہ دنیاوی میں کسی مسلمان سے رنج ہو جائے تو تین روز تک ترک ملاقات درست ہے تین دن سے زیادہ رنج رہنا اور ملاقات اور سلام کلام چھوڑنا حلال نہیں اور اگر دین کے سبب سے رنج ہوا ہے تو تین دن سے زیادہ بھی چھوڑنا درست ہے، چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پچاس دن جہاد کے نہ جانے والوں سے نہ بولے تھے اور اسی طرح باپ کا بیٹے سے نہ بولنا اور خاوند کو جورو سے نہ بولنا واسطے ادب کے تین دن سے زیادہ بھی درست ہے، [2] بچو تم گمان سے یعنی بے تحقیق صرف اپنے گمان سے کسی مسلمان سے بدظن ہونا نہایت بے اصل بات ہے اور حسد کہتے ہیں دوسرے کی نعمت کا زوال چاہنے کو یہ سخت حرام ہے حاسد کبھی خوش نہیں ہوتا اور حسد کی بیماری اس کو کھا لیتی ہے اور [3] مت لاڑیاپن کرو یعنی جس سودے کا خریدنا منظور نہ ہو اس کا خریدنا ظاہر نہ کرو دوسرے کو دھوکہ دینے کے لئے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَيَقَالُ اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۷۹۷:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ اِلَّا عَبْدًا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اُتْرُكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَفِيْئَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۷۹۸:۔ وَعَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُوْلُ خَيْرًا وَيَنْمِيْ خَيْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَقَالَتْ لَمْ اَسْمَعْهُ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَخِّصُ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ كَذِبٌ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ اَلْحَرْبُ وَالْاِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيْثُ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ وَحَدِيْثُ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ فِيْ بَابِ الْوَسْوَسَةِ۔

بخشش کی جاتی ہے واسطے ہر بندے کے کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کے کسی کو مگر وہ شخص کہ ہے درمیان اسکے اور درمیان کسی مسلمان بھائی کے کینہ پس کہا جاتا ہے ملائکہ کو کہ مہلت دو ان دونوں کو یہاں تک کہ صلح کریں آپس میں، (مسلم)

۴۷۹۷:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کئے جاتے ہیں عمل لوگوں کے ہر ہفتہ میں دو بار دن پیر کے اور دن جمعرات کے پس بخشش کی جاتی ہے واسطے ہر بندے مومن کے مگر وہ بندہ کہ ہو درمیان اسکے اور درمیان مسلمان بھائی اسکے دشمنی پس کہا جاتا ہے چھوڑ دو ان دونوں کو یہاں تک کہ آپس میں صلح کر لیں (مسلم)

۴۷۹۸:۔ اور ام کلثوم بیٹی عقبہ بن ابی معیط کی سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں جھوٹا وہ شخص[2] کہ اصلاح کرے درمیان لوگوں کے اور کہے نیک بات اور پہنچائے نیک بات (بخاری، مسلم) اور زیادہ کیا مسلم نے کہ کہا ام کلثوم نے اور نہیں سنا میں نے ان کو مراد رکھتی تھی ام کلثوم اس سے نبی صلعم کو کہ رخصت دی ہو بیچ کسی چیز کے ان چیزوں میں کہ کہتے ہیں لوگ اس کے حق میں کہ وہ جھوٹ ہیں مگر بیچ تین چیزوں کے ایک تو لڑائی میں اور دوسرے صلح کراتے میں درمیان لوگوں کے تیسرے بات کرتے مرد کے اپنی بیوی سے اور بات کرتے بیوی کے میں اپنے خاوند سے اور ذکر کی گئی حدیث جابرؓ کی کہ سرا اس کا یہ ہے ان الشیطان قد ایس وسوسہ کے بیان ۔

---

[1] باز آئیں، ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ بغض اور کینہ مسلمانوں سے رکھنا ایسا سخت گناہ ہے کہ مغفرت کو روکتا ہے تین دن سے زیادہ مسلمان سے رنج رکھنا ہرگز درست نہیں اور تین دن تک بات چیت چھوڑ دینا جائز ہے کیونکہ اکثر غصہ وغیرہ سے آدمی مجبور ہو جاتا ہے پس تین دن تک چھوڑ دینا معاف ہوا اس سے زیادہ درست نہیں اور جب سلام علیک ہونے لگے تو چھوڑتا جاتا رہا بشرطیکہ اس کو ایذا نہ دے اسی طرح اگر اسے خط لکھے یا پیغام بھیجے تب بھی چھوڑنے کا گناہ جاتا رہے گا، [2] وہ شخص: لح یعنے ہرچند جھوٹ حرام ہے لیکن بہ نیت اصلاح کے درست ہے کہ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز ؎

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۴۷۹۹: وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ الْكَذِبُ اِلَّا فِيْ ثَلٰثٍ كَذِبُ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ لِيُرْضِيَهَا وَالْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ وَالْكَذِبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

۴۸۰۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكُوْنُ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلٰثَةٍ فَاِذَا لَقِيَهٗ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثَلٰثَ مِرَارٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِاِثْمِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۴۸۰۱: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ۔

۴۸۰۲: وَعَنْ اَبِيْ خِرَاشٍ السُّلَمِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ هَجَرَ اَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

دوسری فصل

۴۷۹۹: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے جھوٹ بولنا مگر تین جگہ میں جھوٹ بولنا مرد کا[1] اپنی عورت سے تاکہ راضی کرے اسکو اور جھوٹ بولنا بیچ لڑائی کافر کے اور جھوٹ بولنا اسلئے کہ صلح کرے درمیان لوگوں کو (احمد ترمذی)

۴۸۰۰: اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں لائق مسلمان کے لئے یہ کہ ترک کرے ملاقات دوسرے مسلمان سے زیادہ تین دن سے پس جبکہ ملاقات کرے اس سے اس حال میں کہ سلام علیک کرے اس سے تین بار کہ ہر بار نہ جواب دے اس کو دوسرا شخص پس تحقیق پھرا وہ ساتھ گناہ اسکے کے (ابوداؤد)

۴۸۰۱: اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہیں ہے واسطے کسی مسلمان کے یہ کہ ترک کرے ملاقات اپنے بھائی مسلمان سے[2] زیادہ تین دن سے پس جو شخص کہ چھوڑ دے ملاقات زیادہ تین دن سے پھر مر جائے[3] داخل ہو گا آگ میں (احمد ابوداؤد)

۴۸۰۲: اور ابی خراش سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق سنا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ ترک کرے ملاقات اپنے بھائی مسلمان کی برس روز پس وہ مانند خون کرنے اس کے کی ہے (ابوداؤد)

---

[1] جھوٹ بولنا مرد کا الخ اس روایت میں فقط مرد ہی کا جھوٹ بولنا ذکر کیا اور عورت کا جھوٹ بولنا نہ ذکر کیا باعتبار اکثر و اغلب کے قاضی عیاض نے کہا ان صورتوں میں بالاتفاق جھوٹ بولنا جائز ہے اور انکے سوا بھی بعض نے مصلحت کے لئے جائز رکھا ہے اور یہ کہا ہے کہ کذب مذموم وہ ہے جس سے ضرر ہو اور دلیل انکی قول ہے حضرت ابراہیم کا بل فعلہ کبیرہم اور انی سقیم اور انہا اختی اور منادی حضرت یوسف کا قول انکم لسارقون انہوں نے کہا اس میں کسی کا اختلاف نہیں کہ اگر کوئی ظالم کسی شخص کو قتل کرنا چاہے اور وہ چھپا ہو ایک شخص کے پاس تو چھپانے کو جھوٹ بولنا واجب ہے کہ وہ نہیں جانتا وہ شخص کہاں ہے، [2] پھر الخ یعنی جس نے کر جواب دیا پھر وہ ساتھ گناہ ترک ملاقات کے یعنی سلام کرنیوالا ترک ملاقات سے باہر آیا اور گناہ نہ جواب دینے والے کی گردن پر رہا، [3] پھر مر جائے، یعنی اس حالت میں بغیر توبہ کے، [4] مانند خون کرنے، یعنی گناہ ترک ملاقات کا اور خون کرنے کا قریب قریب ہے ؏

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۸۰۳: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَاِنْ مَرَّتْ بِهٖ ثَلَاثٌ فَلْیَلْقَهٗ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ فَاِنْ رَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَکَا فِی الْاَجْرِ وَاِنْ لَّمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ فَقَدْ بَآءَ بِالْاِثْمِ وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجْرَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ۔

۴۸۰۴: وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّیَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالصَّلٰوةِ قَالَ قُلْنَا بَلٰی قَالَ اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَیْنِ هِیَ الْحَالِقَةُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ۔

۴۸۰۵: وَعَنِ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَبَّ اِلَیْکُمْ دَآءُ الْاُمَمِ قَبْلَکُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَآءُ هِیَ الْحَالِقَةُ لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰکِنْ تَحْلِقُ

۴۸۰۳:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال واسطے مومن کے کہ ترک کرے ملاقات کسی مومن سے زیادہ تین دن سے پس اگر گزریں تین دن[1] تو چاہیئے کہ ملے اس سے اور سلام علیک کہے اس سے پس اگر جواب دیا اس نے اسکے سلام کا پس شریک ہوئے[2] دونوں ثواب میں اور اگر جواب نہ دیا اس نے سلام کا پس تحقیق پھرا جو نہ دینے والا ساتھ گناہ[3] کے اور نکلا اسلام کرنیوالا ترک ملاقات کے گناہ سے (ابوداؤد)

۴۸۰۴:۔ اور ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو ساتھ اس عمل کے کہ افضل[4] ہے درجہ روزے اور ثواب صدقہ اور نماز کے سے کہا ابودرداءؓ نے کہ کہا ہم نے فرمایئے فرمایا صلح کرانی درمیان دو شخصوں کے اور فساد ڈالنا درمیان دو شخصوں کے وہ ہے مونڈنے والا (ابوداؤد، ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح ہے۔

۴۸۰۵:۔ اور زبیرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئی ہے طرف تمہارے بیماری امتوں کی کہ پہلے تم سے تھیں وہ بیماری حسد و بغض ہے اور ہر ایک ان دونوں میں سے مونڈنے والا ہے نہیں کہتا میں کہ مونڈتا ہے بالوں

[1] تین دن تو چاہیئے یعنی جس سے کہ ملاقات ترک کی ہے، [2] شریک ہوئے یعنی مل جانے کے ثواب میں پہلا سبب ابتدا اسلام کے اور ترک خفگی کے اور دوسرا سبب جواب سلام اور قبول کرنے اس کے، [3] ساتھ گناہ کے الخ یعنی گناہ ترک ملاقات اور گناہ نہ جواب دینے سلام کے، [4] افضل ہے الخ یعنی درجہ اس کا اور بہت ہے ثواب اس کا اور ظاہر یہ ہے کہ حروف واؤ صدقہ وغیرہ میں جمع کے لئے ہوا اور معنی یہ ہوں کہ آپس میں صلح کراتے ان سب عبادتوں سے بہتر ہے اور احتمال ہے کہ واؤ بمعنی او کے ہو اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ اصلاح ذات البین ان میں سے ہر ایک کے سے افضل ہے مگر اول توجیہ ترغیب کے مقام زیادہ مناسب ہے اور اشرفؒ نے کہا ان عبادات سے نفل مراد ہیں نہ فرائض ملا علی قاری نے کہا میں کہتا ہوں کہ اللہ جانتے فرائض مراد ہیں یا نوافل کیونکہ کبھی صلح کرانا فساد کے وقت جس کا انجام خونریزی اور نہب اموال اور ہتک حرمت ہو ان عبادات مفروضہ سے افضل ہوتا ہے جن کی قضا ممکن ہو اسے یہ کہنا صحیح ہوگا کہ اصلاح ذات البین ان اعمال کی جنس سے افضل ہے اس لئے کہ بعض فرد اس کے افضل ہیں جیسے کہتے ہیں آدمی اور مرد بہتر ہیں عورتوں سے حالانکہ اکثر فرشتے آدمیوں اور بعض عورتیں مردوں سے بہتر ہوتی ہیں تو باعتبار افضل ہونے بعض افراد کے یوں کہا جاتا ہے، [5] وہ ہے الخ یعنی دین میں خلل ڈالنے والا جیسے اگلی حدیث میں اس کا صاف بیان ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدِّيْنَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ -

۴۸۰۶ :- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ -

۴۸۰۷ :- وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَيْنِ فَإِنَّهَا الْحَالِقَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

۴۸۰۸ :- وَعَنْ أَبِي صِرْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ -

۴۸۰۹ :- وَعَنْ أَبِي بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُوْنٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا أَوْ مَكَرَ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ -

۴۸۱۰ :- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ

کو ولیکن مونڈتا ہے دین کو (احمد، ترمذی)

۴۸۰۶ :- اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے کہ بچو تم حسد سے اس لئے کہ حسد کھاتا ہے نیکیوں کو جیسے[۵۱] کہ کھاتی ہے آگ لکڑیوں کو، (ابوداؤد)

۴۸۰۷ :- اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ بچو تم برائی ڈالنے سے درمیان دو شخصوں کے پس تحقیق وہ تباہ کرنے والی ہے دین کو، (ترمذی)

۴۸۰۸ :- اور ابوصرمہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ضرر پہنچائے[۵۲] کسی مسلمان کو ضرر پہنچائے گا اس کو اللہ اور جو مشقت ڈالے کسی پر مشقت ڈالے گا اللہ اس پر (ابن ماجہ، ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے -

۴۸۰۹ :- اور ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملعون ہے[۵۳] وہ شخص کہ ضرر پہنچائے[۵۴] کسی مسلمان کو یا مکر کرے[۵۵] ساتھ اس کے (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے -

۴۸۱۰ :- اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ چڑھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پس پکارا لوگوں کو ساتھ

---

[۵۱] جیسے کہ کھاتی ہے آگ لکڑیوں کو الخ یعنی جلا کر خاک کر دیتی ہے حسد بڑی مذموم صفت ہے اور حاسد کو ہمیشہ رنج رہتا ہے آخر حسد میں مرجاتا ہے وہ یہ ہے کہ آدمی دوسرے کی نعمت اور راحت کو دیکھ کر رنج کرے اور اس کا زوال چاہے اگر زوال نہ چاہے صرف اپنے لئے بھی اس نعمت کی آرزو کرے تو وہ غبطہ اور رشک اچھے کاموں میں جائز ہے اور یہی رشک مراد ہے حسد کے لفظ سے اس حدیث میں جس میں فرمایا ہے حسد جائز نہیں ہے مگر دو شخصوں سے ایک تو اس شخص سے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے وہ اس کو نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے دوسرے اس شخص سے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہے وہ اس پر عمل کرتا ہے اور دوسروں کو بھی سکھاتا ہے، [۵۲] ضرر پہنچائے الخ یعنی بے وجہ شرعی، [۵۳] ملعون ہے الخ یعنی دور ڈالا گیا ہے درگاہ قرب رحمت الٰہی سے، [۵۴] ضرر پہنچائے، یعنی ظاہر میں، [۵۵] مکر کرے الخ یعنی خفیہ اس کو ضرر پہنچائے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَنَادٰی بِصَوْتٍ رَفِیْعٍ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِہٖ وَلَمْ یُفْضِ الْاِیْمَانُ اِلٰی قَلْبِہٖ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِیْنَ وَلَا تُعَیِّرُوْھُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِھِمْ فَاِنَّہٗ مَنْ یَّتَّبِعْ عَوْرَۃَ اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ یَتَّبِعِ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ وَمَنْ یَّتَّبِعِ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ یَفْضَحْہُ وَلَوْ فِیْ جَوْفِ رَحْلِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۴۸۱۱:۔ وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَرْبَی الرِّبٰوا الْاِسْتِطَالَۃَ فِیْ عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَیْرِ حَقٍّ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

۴۸۱۲:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا عُرِجَ بِیْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَھُمْ اَظْفَارٌ مِّنْ نُّحَاسٍ یَخْمِشُوْنَ وُجُوْھَھُمْ وَصُدُوْرَھُمْ فَقُلْتُ مَنْ ھٰٓؤُلَآءِ یَا جِبْرِیْلُ قَالَ ھٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَیَقَعُوْنَ فِیْ اَعْرَاضِھِمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۴۸۱۳:۔ وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَکَلَ بِرَجُلٍ مُّسْلِمٍ

آواز بلند کے پس فرمایا اے گروہ ان شخصوں کے کہ اسلام لائے ہیں ساتھ زبان اپنی کے اور نہیں پہنچا ہے ایمان طرف دل ان کے نہ ایذا دو تم مسلمانوں کو اور نہ عار دلاؤ ان کو اور نہ تلاش کرو عیب ان کے پس تحقیق جو شخص کہ ڈھونڈے عیب بھائی اپنے مسلمان کا ڈھونڈے گا اللہ تعالیٰ عیب اس کا اور جس کا ڈھونڈھا اللہ نے عیب رسوا کرے گا اس کو اگرچہ ہو وہ شخص بیچ اپنے گھر کے (ترمذی)

۴۸۱۱:۔ اور سعید بن زید سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا زیادہ تر سودوں کا زبان درازی کرنی ہے بیچ آبرو مسلمان کے بغیر حق کے (ابوداؤد، اور بیہقی نے شعب الایمان میں)

۴۸۱۲:۔ اور انس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ اوپر لے گیا مجھ کو رب میرا گذرا میں ایک قوم پر کہ انکے ناخن تھے تانبے کے کھرونچتے تھے منہ اپنے اور سینے اپنے پس کہا میں نے کون ہیں یہ اے جبرئیل کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ کھاتے ہیں گوشت لوگوں کے اور پڑتے ہیں لوگوں کی آبرو میں (ابوداؤد)

۴۸۱۳:۔ اور مستورد سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ کھائے بسبب غیبت کرنے کسی مسلمان

لہ پس فرمایا الخ یہ بیان ہے پکارنے کا، لہ اسلام لائے ہیں الخ تعریف ہیں ان میں مومن اور منافق، لہ اور نہیں پہنچا ہے ایمان الخ یعنی کمال ایمان کا، لہ مسلمانوں کو الخ یعنی کامل مسلمانوں کو جو زبان اور دل دونوں سے اسلام لائے ہیں، لہ اور نہ عار دلاؤ یعنی تنبیہ اور طعن نہ کرو اس گناہ پر کہ ان سے پہلے ہو چکا ہے، لہ زیادہ تر سودوں کا الخ یعنی مسلمان کی آبروریزی کا گناہ بیاج لینے سے سخت ہے کیونکہ آبرو عزیز تر ہے اس کے مال سے، لہ اوپر لے گیا مجھ کو رب میرا الخ یعنی جب مجھ کو معراج ہوئی، لہ کھاتے ہیں، یعنی غیبت کرتے ہیں ان کی اور برا کہتے ہیں ان کو اور بسبب اس کے آبروریزی کرتے ہیں لوگوں کی اور چونکہ اس نے آبروریزی کی اور خوش ہوا اس سے اللہ تعالیٰ اس کا منہ اور اس کا سینہ ان کے ہاتھوں سے نچوا دے گا، لہ بسبب غیبت کرنے الخ جیسے کوئی شخص بسبب عداوت کے کسی مسلمان کی غیبت اور اس کی آبروریزی سے خوش ہوتا ہے کوئی اس کے پاس جائے اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُكْلَةً فَاِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهُ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ كُسِيَ ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَكْسُوْهُ مِثْلَهُ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْمُ لَهُ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۴۸۱۴:۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ۔

۴۸۱۵:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِعْتَلَّ بَعِيْرٌ لِصَفِيَّةَ وَعِنْدَ زَيْنَبَ فَضْلُ ظَهْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْنَبَ اَعْطِيْهَا بَعِيْرًا فَقَالَتْ اَنَا اُعْطِيْ تِلْكَ الْيَهُوْدِيَّةَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَهَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ وَبَعْضَ صَفَرٍ رَوَاهُ

کے لقمہ پس تحقیق اللہ کھلائے گا اس کو مانند لقمہ کے آگ دوزخ سے اور جو پہنایا جائے کپڑا بسبب ہانت کرنے کسی شخص مسلمان کے پس تحقیق اللہ تعالیٰ پہنائے گا اس کو مانند اس کپڑے کے آگ دوزخ سے اور جو شخص کھڑا کرے[1] کسی مسلمان کو بیچ مقام سنانے اور دکھلانے کے پس تحقیق اللہ کھڑا ہوگا واسطے اسکے بیچ مقام سنانے اور دکھلانے کے دن قیامت کے، (ابوداؤد)

۴۸۱۴:۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نیک گمان رکھنا[2] جملہ عبادات حسنہ سے ہے، (احمد، ابوداؤد)

۴۸۱۵:۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہا عائشہؓ نے کہ بیمار ہوا اونٹ صفیہ کا اور حضرت زینبؓ کے پاس تھی سواری زیادہ[3] پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب کو کہ دے تو صفیہؓ کو اونٹ پس کہا زینبؓ نے دیتی ہوں میں اس یہودیہ کو پس غصے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ترک[4] کی اس سے ملاقات مہینہ ذوالحجہ کی اور محرم کی اور کچھ صفر کے مہینے کی (ابوداؤد) اور ذکر کی گئی حدیث حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کہ سرا اس کا یہ ہے من حمی مومنا بیچ باب

اس کی خوشامد کے واسطے اس مسلمان کی غیبت کرے اور اس وسیلہ سے اپنی روٹی یا کپڑا پیدا کرے، [1] کھڑے کرے الخ یعنے جو شخص کسی مرید کو کھڑا کرے اس لئے کہ لوگوں میں اس کی اصلاح اور تقویٰ اور زہد اور عبادت کو مشہور کرے اور اس کو جال ٹھہرائے اپنے لئے تاکہ بسبب اس کے مال و جاہ حاصل کرے بقول شخصے پیراں نمے پرند مریداں مے پرانند اللہ تعالیٰ اس کو علی رؤس الاشہاد ذلیل کرے گا، [2] نیک گمان رکھنا، یعنے اللہ تعالیٰ کے ساتھ گمان نیک رکھنا عبادات حسنہ میں سے ہے اور حسن ظن یہ نہیں ہے کہ عبادات کو ترک کرے اور اللہ تعالیٰ پر اعتماد کرے اور کہے کہ وہ غفور و رحیم ہے کیونکہ جس نے عبادت کو ترک کیا اور یہ دعوےٰ کیا کہ میں اپنے مالک کے ساتھ نیک گمان کرتا ہوں وہ مغرور مردود ہے اور احتمال ہے کہ اس حدیث کے یہ معنی ہوں کہ مسلمان پر نیک گمان لے جانا اور ان کی نسبت خیر و صلاح کا اعتقاد رکھنا عمدہ عبادات میں سے ہے، [3] زیادہ، یعنی ان کی حاجت سے، [4] ترک کی الخ اس سے معلوم ہوا کہ تین دن سے زیادہ بقصد زجر اور تادیب ملاقات ترک کرنا جائز ہے نہ بارادہ بغض و عداوت کے ؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَبُوْدَاوُدَ وَذُكِرَ حَدِيْثُ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رض مَنْ حَمَى مُؤْمِنًا فِيْ بَابِ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۸۱۶: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ سَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَالَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيْسَى اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۸۱۷: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادَ الْفَقْرُ أَنْ يَكُوْنَ كُفْرًا وَكَادَ الْحَسَدُ أَنْ يَغْلِبَ الْقَدَرَ۔

۴۸۱۸: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اعْتَذَرَ إِلٰى أَخِيْهِ فَلَمْ يَعْذِرْهُ وَلَمْ يَقْبَلْ عُذْرَهٗ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِيْئَةِ صَاحِبِ مَكْسٍ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَقَالَ الْمَكَّاسُ الْعَشَّارُ۔

شفقت اور رحمت کے۔

تیسری فصل

۴۸۱۶: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا حضرت عیسےٰ علیہ السلام بیٹے مریم علیہا السلام کے نے ایک آدمی کو چوری کرتے پس کہا واسطے اسکے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے چوری کی تو نے کہا چور نے ہرگز نہیں یوں قسم ہے ذات پاک کی کہ نہیں کوئی معبود سوائے اس کے پس کہا عیسیٰ نے کہ ایمان لایا میں[1] ساتھ اللہ کے اور جھٹلایا میں نے اپنے نفس کو (مسلم)

۴۸۱۷: اور انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ نزدیک ہے فقر یہ کہ ہو جائے[2] کفر اور نزدیک ہے حسد یہ کہ غالب آئے[3] تقدیر پر۔

۴۸۱۸: اور جابرؓ سے روایت ہے کہ نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ عذر خواہی کرے طرف بھائی اپنے مسلمان کے پس معذور نہ رکھے اس کو وہ بھائی یا نہ قبول کرے عذر اس کا ہوگا مانند گناہ[4] صاحب مکس کے (روایت کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں) اور کہا مکاس عشر لینے والا ہے۔

---

[1] ایمان لایا میں الخ یعنی واقعی ایماندار چوری نہیں کرتا میری آنکھ نے خطا کی سبحان اللہ حسن ظن کے معنی ہیں ایک وہ لوگ ہیں جو بدون دیکھے تہمت لگاتے ہیں اور غل مچاتے ہیں اور ایک یہ پاک لوگ ہیں کہ آنکھ سے دیکھ کر بھی بدگمان نہیں ہوتے جب اس نے خدا کی قسم کھا کر چوری انکاری کی تو حضرت عیسےٰ سمجھے ہوں گے کہ اس مال میں کچھ اس کا حق ہوگا یا بطور خوش طبعی کے اس نے لیا ہے آخر کو یہ مال مالک کو دیدیگا یا بہ نیت قرض لیا ہوگا قرض کو ادا کرے گا غرض کہ حسن ظنی کے لئے بہت احتمالات ممکن ہیں اور اسی طرح بدگمانی کے لئے بھی مناسب ہے کہ حسن ظن کیا کرے اور بدگمانی سے بچے، [2] ہو جائے کفر الخ بسبب اعتراض کرنے کے اللہ تعالیٰ پر، [3] غالب آئے الخ یعنی اگر بالفرض کوئی چیز ہوتی کہ غالب آتی تقدیر پر تو وہ حسد ہوتا، [4] مانند گناہ صاحب مکس وہ جو سوداگروں سے محصول لیا کرتا ہے اکثر اس سے ظلم سرزد ہوتے ہیں اور لوگوں کے حقوق اس پر قائم ہوتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ یہ نوکری اچھی نہیں اور ایک حدیث میں ہے کہ وہ جنت میں نہ جائے گا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْحَذَرِ وَالتَّأَنِّي فِي الْأُمُورِ

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۴۸۱۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۸۲۰: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ إِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۴۸۲۱: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي عَبْدِ الْمُهَيْمِنِ بْنِ عَبَّاسٍ نِ الرَّاوِي مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ۔

۴۸۲۲: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان ہے بچنے اور درنگ کرنے کے کاموں میں

پہلی فصل

۴۸۱۹: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے نہیں کاٹا جاتا مومن ایک سوراخ سے دو بار (بخاری، مسلم)

۴۸۲۰: اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے اشج کے کہ سردار عبدالقیس کا تھا کہ تجھ میں دو خصلتیں ہیں کہ دوست رکھتا ہے ان کو اللہ ایک بردباری اور دوسرے کام کرتا بدرنگ دوقار (مسلم)

دوسری فصل

۴۸۲۱: حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درنگ کرنی کاموں میں اللہ کی طرف سے ہے اور جلدی کرنی شیطان سے ہے (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔ اور تحقیق کلام کیا ہے بعض اہل حدیث نے بیچ حق عبدالمہیمن بن عباسؓ کے کہ راوی اس حدیث کا ہے بسبب اس کی یادداشت کے۔

۴۸۲۲: اور ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں ہوتا بردبار کامل

لہ نہیں کاٹا جاتا مومن الخ یعنی ایماندار دین کے کام میں ایک بار دھوکا اور فریب کھا کر دوسری بار فریب نہیں کھاتا جیسے غفلت سے ایک بار کوئی گناہ اس سے ہو گیا اور پھر پچھتا کر اس سے توبہ کر لی تو پھر دوبارہ اس گناہ کے گرد نہیں جاتا یہ تعریف ہے ایماندار کامل کی، سلہ تجھ میں دو خصلتیں ہیں الخ عبدالقیس ایک قوم کا نام ہے وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اسکے سب آدمی اپنی سواریاں چھوڑ کر جلدی سے آپکی ملاقات کو آئے لیکن اشج نے جلد بازی نہ کی اپنے کو پہلے باندھا پھر کپڑے پہن کر آپکے پاس خاطر جمع سے حاضر ہوا تب آپنے یہ حدیث فرمائی اور اسکی تعریف کی، سلہ اللہ کی طرف سے یعنی اسکے الہام سے، سلہ عبدالمہیمن بن عباسؓ جو اس حدیث کا راوی ہے ؏

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا حَلِيْمَ اِلَّا ذُوْ عَثْرَةٍ وَّلَا حَكِيْمَ اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۴۸۲۳: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِيْ فَقَالَ خُذِ الْاَمْرَ بِالتَّدْبِيْرِ فَاِنْ رَاَيْتَ فِيْ عَاقِبَتِهٖ خَيْرًا فَامْضِهٖ وَاِنْ خِفْتَ غَيًّا فَاَمْسِكْ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۴۸۲۴: عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ الْاَعْمَشُ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التُّؤَدَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ خَيْرٌ اِلَّا فِيْ عَمَلِ الْاٰخِرَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۴۸۲۴: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِّنْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۸۲۵: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْهَدْيَ

مگر صاحب لغزش کا اور نہیں ہوتا حکیم کامل مگر صاحب تجربہ کا (احمد، ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۸۲۳: اور انسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وصیت فرمایئے مجھ کو پس فرمایا اختیار کر تو کام[3] ساتھ دیکھنے[4] انجام اسکے کے پس اگر دیکھے تو بیچ انجام اسکے کے بھلائی پس کر اس کو اور اگر ڈرے تو گمراہی کا تو چھوڑ دے اس کو (شرح السنہ)

۴۸۲۴: اور مصعب بن سعدؓ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا اعمش نے نہیں جانتا میں اس حدیث کو مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ ڈھیل کرنی ہر چیز میں بہتر ہے مگر بیچ عمل[5] آخرت کے (ابوداؤد)

۴۸۲۴: اور عبداللہ بن سرجسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راہ روشن نیک اور آہستگی اور درنگ کرنی کام میں اور میانہ روی جزو[6] ہیں چوبیس جزو نبوت کی سے (اور روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۴۸۲۵: اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیرت اور طریقہ نیک اور ارادہ

---

[1] مگر صاحب لغزش کا، یعنی جس سے کاموں میں ابتداءً خلل واقع ہوتے رہے ہوں اور اس نے بسبب انکے نقصانات اٹھائے ہوں وہ شخص لوگوں کو بھی ایسے خطا سرزد ہونے کے بعد معاف رکھتا ہے اور بردباری کرتا ہے، [2] حکمت کہتے ہیں ہر چیز کے حقیقت معلوم کرنے کو اور تجربہ کہتے ہیں کاموں کی پہچان کو تو جس کو اشیاء کی معرفت اور ان کے فائدوں کا علم اور ان کے مفاسد اور مصالح کی پہچان حاصل ہو جائے وہ پورا حکیم ہوتا ہے، [3] کام کو، یعنی جس کام کا تو ارادہ کرے، [4] دیکھنے، یعنی ساتھ تامل کرنے کے بیچ مفاسد اور اس کے مصالح کے، [5] عمل۔ اس لئے کہ دنیا کے امور کا انجام معلوم نہیں ہے تو جب تک ان میں کوشش نہ کی جائے نقصان کا اندیشہ ہے بخلاف امور آخرت کے کہ ان کا عمدہ ہونا نص سے ثابت ہے مشہور ہے در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست، [6] جزو ہیں الخ مگر نبوت کا جزو نہیں ہو سکتا اور یہ حدیث مخالف نہیں ہے بن سرجس کی حدیث گذشتہ حدیث کے جس میں ان چیزوں کا چھبیسواں حصہ ہونا مذکور ہے کیونکہ اختلاف مراتب با عتبار اختلاف اشخاص ہو جاتا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ ہر ایک کام کا موافق نہیں ہوتا کچھ نہ کچھ فرق ہو جاتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالْاِقْتِصَادَ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۴۸۲۶ :۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ اَمَانَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ۔

۴۸۲۷ :۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيْهَانِ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَتَانَا سَبْيٌ فَاْتِنَا فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسَيْنِ فَاَتَاهُ اَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِخْتَرْ لِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَاِنِّيْ رَاَيْتُهُ يُصَلِّيْ وَاسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۸۲۸ :۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ اِلَّا ثَلَاثَةَ مَجَالِسَ سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ اَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ اَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَمَانَةِ فِيْ بَابِ الْمُبَاشَرَةِ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۸۲۹ :۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ

وروش نیک اور میانہ روی جزء ہیں الخ پچیس جز نبوت کی سے ، (ابوداؤد)

۴۸۲۶ :۔ اور جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے کہ جس وقت کہے کوئی بات پھر ادھر ادھر دیکھے پس وہ امانت ہے (ترمذی، ابوداؤد)

۴۸۲۷ :۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ابوالہیثم بن تیہان کے کہ کیا ہے واسطے تیرے خادم کہا نہیں پس فرمایا جب کہ آئیں ہمارے پاس بندے تو آنا تو ہمارے پاس پس لائے گئے نبی صلعم کے پاس دو بردے پس آئے آپ کے پاس ابوالہیثم پس فرمایا نبی صلعم نے پسند کرے تو ایک کو ان دونوں میں سے پس کہا یا نبی اللہ تم پسند کرو مجھ کو پس فرمایا نبی صلعم نے تحقیق وہ شخص کہ مشورہ کیا جائے امانتدار ہے[1] سے تو اس بردے کو اسلئے کہ تحقیق میں نے دیکھا ہے اسکو نماز پڑھتے اور قبول کر وصیت میری بیچ حق اسکے احسان

۴۸۲۸ :۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلعم نے کہ مجلسیں ساتھ امانت کے ہیں مگر تین یا تیں کہ مجلس میں ساتھ خونریزی حرام یا ارادہ رکھتا ہو کوئی زنا کا یا چھینے مال کا ناحق (ابوداؤد) اور ذکر کی گئی حدیث ابوسعیدؓ کی کہ ابرا اسکا بیچ ان اعظم الامانۃ بیچ باب المباشرت کے بیچ فصل پہلی کے۔

تیسری فصل

۴۸۲۹ :۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالےٰ نے عقل کو فرمایا اسکو

---

[1] امانتدار ہے لہٰ یعنی جب بنا بھائی مسلمان کسی مقدمہ میں صلاح لے تو ایمانداری سے اسکو صلاح دینا چاہیے اور جو بات اسکو مضر ہو وہ بتلا دینا چاہیے ورنہ یہ شخص خائن ہوگا [2] مگر تین باتیں، یعنی اگر کسی مجلس میں ان تین امروں میں سے کسی امر کا مشورہ ہوتا ہو تو ان باتوں کا ان لوگوں کو پہچانا جن کی بابت یہ مشورہ ہوا واجب و لازم ہے، یعنے اگر ستے کسی سے یہ بات کہ میں ارادہ رکھتا ہوں کہ فلاں شخص کو مار ڈالونگا یا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعَقْلَ قَالَ لَهٗ قُمْ فَقَامَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَدْبِرْ فَاَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَقْبِلْ فَاَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اِقْعُدْ فَقَعَدَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ وَلَا اَفْضَلُ مِنْكَ وَلَا اَحْسَنُ مِنْكَ بِكَ اٰخُذُ وَبِكَ اُعْطِيْ وَبِكَ اُعْرَفُ وَبِكَ اُعَاتِبُ وَبِكَ الثَّوَابُ وَعَلَيْكَ الْعِقَابُ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ الْعُلَمَآءِ۔

۴۸۳۰:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُوْنُ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حَتّٰى ذَكَرَ سِهَامَ الْخَيْرِ كُلَّهَا وَمَا يُجْزٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا بِقَدْرِ عَقْلِهٖ۔

۴۸۳۱:۔ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ۔

۴۸۳۲:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ وَالتَّوَدُّدُ اِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

کھڑی ہو پس کھڑی ہوئی پھر فرمایا اس کو پلیٹ پھیر پس پھیری پھر کہا اسکو منہ کر میری طرف پس منہ کیا پھر کہا واسطے اسکے بیٹھ پس بیٹھی عقل پھر کہا اسکو نہیں پیدا کی میں نے کوئی مخلوق کہ وہ بہتر ہو تجھ سے اور نہ فاضل تر تجھ سے اور نہ خوب تر تجھ سے بسبب تیرے لیتا ہوں میں اور بسبب تیرے دیتا ہوں میں اور بسبب تیرے پہچانا جاتا ہوں اور بسبب تیرے غصہ کرتا ہوں میں اور بسبب تیرے ثواب دیتا ہوں اور بسبب تیرے عذاب کرتا ہوں اور تحقیق کلام کیا ہے بیچ صحت اس حدیث کے بعض علماء نے۔

۴۸۳۰ ۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک آدمی ہوتا ہے نمازیوں میں سے اور روزہ داروں میں سے اور زکوٰۃ دینے والوں میں سے اور حج اور عمرہ کرنیوالوں میں سے یہاں تک کہ ذکر کیا آپ نے سب اقسام خیر کے اور جزا نہیں دیا جائیگا وہ شخص دن قیامت کے مگر موافق عقل اپنی کے۔

۴۸۳۱ ۔ اور ابوذرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے ابوذرؓ نہیں ہے کوئی عقل مانند تدبیر کے اور نہیں ہے ورع مانند باز رہنے کے اور نہیں ہے حسب مانند خوش خلقی کے۔

۴۸۳۲ ۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میانہ روی کرنی خرچ کرنے میں آدھی معیشت ہے اور دوستی آدمیوں کی آدھی عقل ہے اور اچھی طرح سوال کرنا آدھا علم ہے روایت کیں بیہقی نے یہ چاروں حدیثیں شعب الایمان میں۔

فلاں عورت سے زنا کرونگا یا فلاں کا مال چراؤ نگا تو چاہیئے ان باتوں کو پہنچائے ان لوگوں کو تاکہ پرہیز کریں وہ لوگ اور اپنے کو بچائیں کہا یہ شیخ عبدالحقؒ نے اور کہا ملا علی قاریؒ نے معنی یہ ہیں لائق ہے مومن کو کہ جب دیکھے اہل مجلس کو برا کام کرتے تو نہ چھپائے اس چیز کو کہ دیکھی ہے ان سے مگر تین مجلسیں آخر حدیث تک، ؎ بسبب تیرے لیتا ہوں، یعنی قبول کرتا ہوں عبادت لوگوں کی یعنی مدار ثواب اور عقاب اور خطاب اور عتاب اور تکلیف کا عقل پر، ؎ اور تحقیق کلام کیا ہے یعنی موضوع کہا ہے اس حدیث کو، ؎ مگر موافق عقل اپنے کے الخ کیونکہ عقل کی وجہ سے اپنے عمل کو ریا اور شہرت وغیرہ سے بچا سکتا ہے اور عقل سے مراد اس مقام میں معرفت اشیاء ہے ان کی اصلاح اور فساد اور مبداء اور معاد کا معلوم کرنا اور خیر و شر کے درمیان تمیز کرنا اور نفس کی گمراہیوں اور آفتوں سے بچنا اور نیک راہ اختیار کرنا اور مقام قرب میں پہنچنا اور اللہ عزوجل کے ساتھ مل جانا اور بعض محققین کی کلام میں جو عقل معاد کا ذکر واقع ہوا ہے تو اس سے یہی عقل مراد ہے اور اختلاف ہے علماء کا کہ علم افضل ہے یا عقل اور اگر علم کو تمیز اور دریافت کے معنے پر حمل کریں تو کوئی اختلاف نہیں رہتا علماء نے کہا ہے کہ ایسے عالم کی ایک رکعت ورع کی ہزار رکعتوں سے افضل ہے، ؎ نہیں ہے کوئی عقل الخ یعنی اصلاح معاش اور معاد کے لئے محنت کرنا اور ہر کام کا انجام سوچنا اس کے برابر کوئی عقلمندی نہیں، ؎ مانند باز رہنے کے۔ یعنی حرام سے، ؎ اور نہیں حسب الخ یعنی حسب لوگوں کے نزدیک تو یہ ہے کہ آدمی مالدار ہو لیکن فی الحقیقت ایسا نہیں ہے خوش خلقی ہی حسب ہے پس بدخلق اور بدرویہ گو کتنا ہی مالدار ہو صاحب حسب نہیں ہو سکتا، ؎

بعض علماء نے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۸۳۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِيْ عَلٰى مَا سِوَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ لِعَائِشَةَ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهٗ۔

۴۸۳۴: وَعَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۸۳۵: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنَّ

بیان ہے نرمی اور حیا کرنے میں اور نیک خلق میں

پہلی فصل

۴۸۳۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ مہربان ہے دوست رکھتا ہے مہربانی کو اور دیتا ہے مہربانی پر وہ چیز کہ نہیں دیتا سختی پر اور وہ چیز کہ نہیں دیتا اس چیز پر کہ سوائے نرمی کے ہے (مسلم) اور بیچ ایک روایت مسلم کے یوں ہے کہ فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا کو لازم پکڑ تو نرمی کو اور بیچ تو سختی اور بے حیائی سے تحقیق نرمی نہیں ہوتی کسی چیز میں مگر کہ زینت [۲] دیتی ہے اس کو اور نہیں دور کی جاتی نرمی کسی چیز سے مگر کہ عیب دار کر دیتی ہے اس کو۔

۴۸۳۴۔ اور جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو کوئی محروم ہے نرمی سے [۳] وہ محروم ہے نیکی سے۔ (مسلم)

۴۸۳۵۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گذرے ایک آدمی انصاریں سے کہ وہ نصیحت کر رہا تھا اپنے بھائی کو بیچ مقدمہ حیا کے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑ دے اس کو اس لئے کہ تحقیق حیا

[۱] دوست رکھتا ہے مہربانی یہ ہے کہ اپنے نوکروں اور خادموں کو اور بال بچوں اور دوستوں سے آہستگی اور لطف اور نرمی کے ساتھ گفتگو کرے۔ ان پر غصہ نہ کرے آپ کا یہ حال تھا کہ انس رضی اللہ عنہ نے دس برس آپ کی خدمت کی آپ نے کبھی نہ ان کو کانہ جھڑکا [۲] زینت دیتی ہے۔ یعنی نرمی ہر چیز کو سنوارتی ہے اور سختی بگاڑتی ہے نرمی سے دشمن دوست بن جاتا ہے اور سختی اور بد مزاجی سے دوست دشمن بن جاتا ہے [۳] وہ محروم ہے۔ یعنی جس میں نرمی نہیں تو کچھ بھی نہیں جو ہر بات میں سختی کرے وہ آدمی نہیں کتا ہے دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالےٰ نرمی کرتا ہے اور ہر کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے (یعنی سختی اور غصہ کو پسند نہیں کرتا) اور ترجمہ ہے رفق کا اور رفیق ان حدیثوں میں اللہ تعالیٰ پر وارد ہے اور جو نام حدیث میں اللہ تعالیٰ پر وارد ہے اس کا اطلاق درست ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۸۳۶:۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيَاءُ لَا يَاْتِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۸۳۷:۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۸۳۸:۔ وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۸۳۹:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۸۴۰:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

شاخ ہے[۱] ایمان سے۔ (بخاری ومسلم)

۴۸۳۶۔ اور عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ حیا نہیں لاتی مگر خیر کو ایک اور روایت میں ہے کہ حیا بہتر ہے[۲] تمام اقسام اس کے (بخاری، مسلم)

۴۸۳۷۔ اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق[۳] جملہ اس چیز سے کہ پایا ہے لوگوں نے پہلے انبیاء کی کلام میں سے یہ کلام ہے جب کہ شرم نہ کی تو تے پس کر جو چاہے۔ (بخاری)

۴۸۳۸۔ اور نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے کہ پوچھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حال نیکی اور گناہ کا پس فرمایا نیکی[۴] خوش خلقی ہے اور گناہ وہ ہے کہ تردد کرے[۵] تیرے سینہ میں اور مکروہ جانے تو یہ کہ واقف ہوں لوگ اس عمل پر (مسلم)

۴۸۳۹۔ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق محبوب تر تمہارا طرف میری نیک ترین تمہارا ہے ازروئے اخلاق کے (بخاری)

۴۸۴۰۔ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین تمہارے[۶] نیک ترین تمہارے ہیں ازروئے اخلاق کے (بخاری، مسلم)

---

[۱] شاخ ہے۔ یعنی شرم ایمان کی عمدہ شاخ ہے کہ اس کے سبب سے آدمی برے کاموں سے بچتا ہے جتنی شرم زیادہ اتنا ایمان زیادہ جتنی شرم کم اتنا ایمان کم۔ [۲] حیا بہتر ہے۔ یعنی حیا شرعی کا ہر حال میں نیک ثمرہ ہوتا ہے۔ [۳] تحقیق جملہ۔ یعنی شرم سب پیغمبروں کے دین میں پسند ہے اس کا حکم کبھی موقوف نہیں ہوا طبیعت آدمی کی بدکاموں کو چاہتی ہے شرم کے سبب بدکاموں سے رکتا ہے آدمی میں اگر شرم نہیں تو جانور ہے [۴] نیکی خوش خلق ہے یعنی خوش مزاجی سے ملنا لوگوں کی دلداری اور دلجوئی کرنا حتی المقدور دنیاوی امور میں کسی کو ناراض نہ کرنا [۵] تردد کرے۔ سبحان اللہ کیا عمدہ تعریف ہے کہ تمام گناہ اس میں آگئے۔ [۶] نیک ترین الخ یعنی جو کہ رعایت رکھتا ہو اللہ تعالیٰ کے حقوق کی تمام لوگوں کے ساتھ عمدہ سلوک اور خوش اخلاقی عمدہ طور سے لازم ہے تاکہ سب خاص وعام اپنی سے خوش رہیں اور مرتے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۴۸۴۱:۔ عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اُعْطِیَ حَظَّہٗ مِنَ الرِّفْقِ اُعْطِیَ حَظَّہٗ مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّہٗ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّہٗ مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ۔

۴۸۴۲:۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَیَآءُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْاِیْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ وَالْبَذَآءُ مِنَ الْجَفَآءِ وَالْجَفَآءُ فِی النَّارِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ۔

۴۸۴۳:۔ وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَیْنَۃَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا خَیْرُ مَا اُعْطِیَ الْاِنْسَانُ قَالَ الْخُلُقُ الْحَسَنُ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ شَرِیْکٍ۔

۴۸۴۴:۔ عَنْ حَارِثَۃَ بْنِ وَھْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِیُّ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الْغَلِیْظُ الْفَظُّ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ فِیْ سُنَنِہٖ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَصَاحِبُ جَامِعِ الْاُصُوْلِ فِیْہِ عَنْ حَارِثَۃَ وَکَذَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ عَنْہُ وَلَفْظُہٗ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ الْجَوَّاظُ الْجَعْظَرِیُّ یُقَالُ الْجَعْظَرِیُّ الْفَظُّ الْغَلِیْظُ وَفِیْ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ

دوسری فصل

۴۸۴۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کر دیا گیا نصیبہ نرمی سے دیا گیا اس کو نصیبہ اس کا بھلائی دنیا اور آخرت کی سے اور جو شخص محروم کیا گیا نصیبہ نرمی سے محروم کیا گیا نصیبہ بھلائی دنیا اور آخرت کی سے (البغوی نے شرح السنہ میں)

۴۸۴۲۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شرم رکھنی برے کام سے ہے اہل ایمان سے جنت میں ہیں اور بے حیائی بدی سے ہے اور بدآگ میں ہیں (احمد، ترمذی)

۴۸۴۳۔ اور ایک آدمی سے روایت ہے کہ قبیلہ مزینہ سے ہے کہا اس نے کہ عرض کیا صحابہؓ نے یارسول اللہ کیا بہتر ہے اس چیز کا کہ دیا گیا آدمی فرمایا خلق نیک۔ (بیہقی شعب الایمان میں) اور شرح السنہ میں اسامہ بن شریک سے ہے)

۴۸۴۴۔ اور حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا جنت میں سخت گو اور نہ سخت خو کہا راوی نے اور جواظ سخت گو سخت خو ہے (ابوداؤد سنن میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں، اور جامع الاصول نے اپنی کتاب میں حارثہؓ سے اور اسی طرح شرح السنہ میں نقل کی گئی ہے حارثہ سے اور لفظ حدیث کے شرح السنہ میں اسی طرح ہیں نہیں داخل ہوگا جنت میں جواظ جعظری[2] کہا جاتا ہے جعظری سخت خو اور سخت گو اور مصابیح کے نسخوں میں

بقیہ حاشیہ۔ وقت تعریف کریں اور دعا دیں اور کتاب النکاح کے باب عشرۃ النساء میں ابوہریرہؓ کی روایت ہے گذرا کہ حضرتؐ نے فرمایا سب لوگوں سے ایماندار وہ ہے جس کا خلق اچھا ہو اور بہترین تم میں وہ لوگ ہیں جو بہتر ہیں اپنی عورتوں کے لئے اس سے معلوم ہوا کہ سب لوگوں سے زیادہ حق اپنی بیوی اور بال بچوں کا ہے اس کے بعد دوسرے عزیزوں کا اس کے بعد دوستوں کا اس کے بعد اور لوگوں کا۔ [1] بے حیائی بدی سے ہے۔ اس لئے کہ پیدا ہوتا ہے اس سے فحش قول میں اور برائی خلق میں۔ [2] جواظ جعظری۔ یعنی وصف کیا جواظ کو ساتھ جعظری کے اسی روایت سے معلوم ہوا کہ جواظ اور جعظری دونوں لفظ ہم معنی ہیں اور آئندہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ وَهْبٍ وَلَفْظُهٗ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الَّذِيْ جَمَعَ وَمَنَعَ وَالْجَعْظَرِيُّ الْغَلِيْظُ الْفَظُّ۔

۴۸۴۵:۔ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَثْقَلَ شَیْءٍ یُوْضَعُ فِیْ مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَّاِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرَوٰی اَبُوْدَاؤدَ الْفَصْلَ الْاَوَّلَ۔

۴۸۴۶:۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِہٖ دَرَجَۃَ قَائِمِ اللَّیْلِ وَصَائِمِ النَّھَارِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ۔

۴۸۴۷:۔ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّقِ اللّٰہَ حَیْثُ مَا کُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّیِّئَۃَ الْحَسَنَۃَ تَمْحُھَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ

۴۸۴۸:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِمَنْ یَحْرُمُ عَلَی النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَیْہِ عَلٰی کُلِّ ھَیِّنٍ لَیِّنٍ قَرِیْبٍ سَھْلٍ رَوَاہُ

عکرمہ بن وہبؓ سے ہے اور لفظ حدیث کے یوں ہے کہا راوی نے اور جواظ وہ ہے کہ جمع کرے مال اور نہ دے اور جعظری سخت گو سخت خو ہے

۴۸۴۵ - اور ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تحقیق بہت بھاری چیزوں میں کہ رکھی جائیں گی[1] مومن کے ترازو اعمال میں دن قیامت کے خلق نیک اور تحقیق اللہ تعالےٰ دشمن رکھتا ہے فحش بکنے والے بیہودہ گو کو (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا ابوداؤد نے ٹکڑا حدیث کا فصل اول میں۔

۴۸۴۶ - اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق مومن[2] البتہ پاتا ہے بسبب خلق نیک کے درجہ رات کی نماز گذار کا سا اور دن کے روزے رکھنے والے کا سا (ابوداؤد)

۴۸۴۷ - اور ابوذرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈرو تو اللہ سے جہاں ہو تو اور پیچھے کر برائی کے نیکی تاکہ مٹائے نیکی برائی کو اور معاملہ کر لوگوں سے ساتھ خلق نیک کے (احمد، ترمذی، دارمی)

۴۸۴۸ - اور عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو ساتھ اس شخص کے کہ حرام ہو وہ آگ پر اور ساتھ اس کے کہ حرام ہو آگ اس پر حرام ہے اوپر ہر آہستہ مزاج اور نرم طبیعت نزدیک[3] ہونے والے لوگوں سے اور نرم خو (احمد

بقیہ حاشیہ۔ روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جواظ اور جعظری کے معنی میں تفاوت ہے اور بعض کتابوں سے معلوم ہوتا ہے جواظ بمعنی متکبر ہے اور جعظری بمعنی بدخلق اور اصل بات یہ ہے کہ دونوں لفظوں کے معنے قریب قریب ہیں کہا ملا علی قاری رحمۃ اللہ نے اظہر یہ ہے کہ جواظ اور جعظری سے مراد بدخلق اور سخت دل ہے اور حدیث میں جو [illegible] جو جعظری پر زائد ہے اس میں اشارہ ہے ان دونوں خصلتوں میں سے ہر ایک خصلت کے ساتھ جو شخص موصوف ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا اگر منافقین [illegible] ہے تو مطلقاً جنت میں نہ جائے گا اور اگر ایماندار ہے تو فائزین کے ساتھ داخل نہ ہوگا۔ (مرقات ولمعات) [1] رکھی جائیں گی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے بدخلق [illegible] ہلکی ہوگی [illegible] اعمال میں [2] تحقیق مومن۔ یعنی کامل مومن کہ وہ عالم کامل ہے کہا بعض نے حسن خلق کا کم درجہ یہ ہے کہ لوگوں کے ایذا کی برداشت کرے اور بدلا لینا چھوڑ دے [illegible] ہے اور [illegible] ہے [illegible] گذر کرے اور معافی چاہے اس کے لئے اور اس پر شفقت کرے۔ [3] نزدیک ہونے والے کے۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ صحبت افضل ہے خلوت سے بشرطیکہ محبت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۴۸۴۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيْمٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ۔

۴۸۵۰: وَعَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُوْنَ هَيِّنُوْنَ لَيِّنُوْنَ كَالْجَمَلِ الْاَنِفِ اِنْ قِيْدَ انْقَادَ وَاِنْ اُنِيْخَ عَلٰى صَخْرَةٍ اسْتَنَاخَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا۔

۴۸۵۱: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ الَّذِيْ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِيْ لَا يُخَالِطُهُمْ وَلَا يَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

احمد، ترمذی، اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۸۴۹۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مومن بھولا[۱] بزرگ ہوتا ہے[۲] فاجر سیانا بخیل بدخلق ہوتا ہے۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

۴۸۵۰۔ اور مکحولؒ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن بردبار[۳] نرم خو اور منقاد ہیں مانند اونٹ مہار دار کے اگر کھینچا جائے کھنچ آئے اور اگر بٹھلایا جائے پتھر پر بیٹھ جائے (ترمذی نے بطریق ارسال کے)

۴۸۵۱۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ ملا رہے لوگوں سے اور صبر کرے ان کی ایذا پر بہتر ہے اس مسلمان سے کہ نہ ملا رہے لوگوں میں اور نہ صبر کرے[۴] ان کی ایذا پر (ترمذی، ابن ماجہ)

کے شرائط ادا کرتا ہے اور ابن عمرؓ کی روایت آئیندہ میں اس کا صاف بیان ہے اور سوال میں مبالغہ اور تاکید کے لئے دو لو شقیں بیان کیں حرام ہونا شخص کا آگ پر اور حرام ہونا آگ کا شخص پر اور چونکہ دونوں عبارتوں کا یہ مآل ایک ہی ہے یعنی دور ہونا آگ سے اور نہ داخل ہونا اس میں اخیر شق کے جواب ہی پر اکتفا کیا جو قریب بھی ہے اور لوگوں کی بول چال میں بھی اسی طرح آتا ہے کہ دوزخ کی آگ اس پر حرام ہے (لمعات) [۱] مومن۔ یعنی مومن بسبب نرمی کے فریب کھاجاتا ہے ہر شخص سے کہ فریب دے اس کو اور لوگوں کے فریب معلوم نہیں کرتا اور اس کی تفتیش اور کاوش نہیں کرتا ہے اور یہ نہیں ہے کہ وہ جاہل ہے بلکہ اپنے کرم اور حلم اور نیک خلقی کی وجہ سے چپ رہتا ہے [۳] مومن بردبار۔ یعنی ایماندار شرع کا پابند ہوتا ہے جس طرح شرع کا حکم ہوتا ہے اسی طرح چلتا ہے اپنا کچھ اختیار نہیں رکھتا [۴] اور نہ صبر کرے۔ بلکہ عزلت اور تنہائی میں بسر کرے یہ حدیث دلیل ہے ان لوگوں کی جو صحبت کو افضل جانتے ہیں بشرطیکہ صحبت کے شرائط ادا کرتا ہو یعنی جمعہ اور جماعت اور جنازے میں حاضر ہو اور بیمار کی عیادت کرے۔ اور لوگوں کو ایذا نہ دے اور اختلاف ہے علماء کا کہ عزلت افضل ہے یا اختلاط افضل ہے یعنی لوگوں میں رہنا شافعی اور اکثر علماء کا اسی حدیث کے رو سے یہ قول ہے کہ اختلاط افضل ہے اگر گناہوں اور فتنوں سے بچ سکے اور دوسروں نے کہا کہ عزلت افضل ہے اور صحیح مذہب یہ ہے کہ فتنہ اور فساد کی حالت میں جیسے یہ زمانہ ہے عزلت افضل ہے اور صلح اور تقویٰ کے زمانہ میں اختلاط افضل ہے اس لئے کہ بہت سی عبادتیں اختلاط میں ادا ہو سکتی ہیں جو عزلت میں نہیں ہوتیں مثلاً جمعہ، عید کی نماز، جنازے کی نماز، بیمار پرسی، سلوک، ہمسایہ سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر صبر لوگوں کی ایذا پر خدمت یتیموں اور مسکینوں کی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۸۵۲ :- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَّهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يُّنْفِذَهٗ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهٗ فِىْ اَىِّ الْحُوْرِ شَاءَ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِىُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّفِىْ رِوَايَةٍ لِّاَبِىْ دَاوٗدَ عَنْ سُوَيْدِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَلَاَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ اَمْنًا وَّاِيْمَانًا وَّذُكِرَ حَدِيْثُ سُوَيْدٍ مَّنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ فِىْ كِتَابِ اللِّبَاسِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۸۵۳ :- عَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا وَّخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَيَاءُ رَوَاهُ مَالِكٌ مُّرْسَلًا وَّرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ اَنَسٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ۔

۴۸۵۴ :- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَيَاءَ وَالْاِيْمَانَ قُرَنَاءُ جَمِيْعًا فَاِذَا رُفِعَ اَحَدُهُمَا رُفِعَ الْاٰخَرُ وَفِىْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَاِذَا سُلِبَ

۴۸۵۲ - اور سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ روکے غصے کو اس حال میں کہ وہ قادر ہے[1] اس کے جاری کرنے پر بلائے گا اس کو اللہ تعالے روبرو خلائق کے دن قیامت کے یہاں تک کہ اختیار دے گا اس کو بیچ پسند کرنے حور کے جس کو چاہے (ترمذی، ابوداؤد) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور ایک روایت میں ابوداؤد سے منقول ہے سوید بن وہب سے کہ انہوں نے نقل کی ایک شخص سے کہ بیٹوں اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سے ہے نقل کی اپنے باپ سے کہ فرمایا آپ نے کہ بھرے اللہ اس شخص کا دل امن وایمان سے اور ذکر کی گئی حدیث سوید کی کہ سر اس کا یہ ہے من ترک لبس ثوب جمال بیچ کتاب اللباس کے۔

تیسری فصل

۴۸۵۳ - حضرت زید بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے ہر دین[2] کے خلق ہے اور خلق دین[3] اسلام میں حیا ہے (مالک بطریق ارسال کے) (ابن ماجہ) بیہقی نے شعب الایمان میں انس رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے۔

۴۸۵۴ - اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق حیاء اور ایمان نزدیک کئے گئے ہیں اکٹھے پس وقت کہ اٹھایا جاتا ہے کسی سے ایک ان دونوں میں سے اٹھایا جاتا ہے دوسرا اور روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی میں یوں ہے پس جب کہ دور کیا[4] جاتا ہے

---

[1] وہ قادر ہے اس کے جاری کرنے پر۔ یعنی جس پر غصہ ہے اس کو سزا دینے کی قدرت رکھتا ہے چاہیئے کہ آدمی ذرا ذرا بات کے لئے جیسے بیوقوفوں کی عادت ہے غصہ نہ ہوا کرے بلکہ دنیا کے لئے تو غصہ ہی نہ کرے خدا کی رضامندی کے لئے غصہ ہو اس پر جو خلاف شرع کام کرے اور جب وہ توبہ کرے تو بھی غصہ دور کر دے اسی طرح غصہ ہو . کافروں پر اور اللہ سبحانہ وتعالے کی رضامندی کے لئے ان سے لڑے اپنی ذات کے لئے غصہ نہ کرے [2] ہر دین کے۔ یعنی طور یا طریقہ یا خصلت جس پر دین والے رغبت کرتے ہیں [3] اور خلق دین اسلام میں حیا ہے جو ہر مسلمان میں ہونا چاہیئے۔ [4] دور کیا جاتا ہے دوسرا یعنے وہ بھی جاتا رہتا ہے حیا عمدہ صفت ہے جو آدمی کو برے کام اور گناہ کے کام کرنے سے روکتی ہے اور یہی حیا محمود ہے لیکن نیک کام میں حیا کرنا ضعف نفس سے ہوتا ہے اور وہ مذموم ہے اسی طرح دین کے مسائل دریافت کرنے میں حیا کرنا بھی برا ہے عورتیں آنحضرت سے حیض اور نفاس کے مسائل بلا تکلف پوچھتیں بہر حال حق اور عمدہ بات میں کوئی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَحَدُهُمَا تَبِعَهُ الْآخَرُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

۴۸۵۵:۔ وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ آخِرُ مَا وَصَّانِي بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَضَعْتُ رِجْلِي فِي الْغَرْزِ أَنْ قَالَ يَا مُعَاذُ أَحْسِنْ خُلُقَكَ لِلنَّاسِ رَوَاهُ مَالِكٌ۔

۴۸۵۶:۔ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ حُسْنَ الْأَخْلَاقِ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّأِ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

۴۸۵۷:۔ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَظَرَ فِي الْمِرْآةِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي حَسَّنَ خَلْقِي وَخُلُقِي وَزَانَ مِنِّي مَا شَانَ مِنْ غَيْرِي رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا۔

۴۸۵۸:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِي فَأَحْسِنْ خُلُقِي رَوَاهُ أَحْمَدُ۔

ایک ان دونوں میں سے دور کیا جاتا ہے دوسرا۔ (بیہقی شعب الایمان میں)

۴۸۵۵۔ اور معاذؓ سے روایت ہے کہا معاذؓ نے کہ تھی آخر اس چیز کے کہ وصیت کی مجھ کو ساتھ اس کے رسول صلعم نے اس وقت کہ رکھا میں نے پاؤں اپنا رکاب میں یہ کہ فرمایا اے معاذ اچھا کر خلق اپنے کو واسطے لوگوں کے (مالک)

۴۸۵۶۔ اور مالکؓ سے روایت ہے کہ پہنچا ان کو یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بھیجا گیا میں واسطے پورا کرنے حسن اخلاق کے (روایت کی مالک نے موطا میں) احمد نے ابوہریرہؓ سے)

۴۸۵۷۔ اور جعفر بن محمد سے روایت ہے کہ نقل کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جبکہ دیکھتے آئینہ میں کہتے سب حمد ہے واسطے اللہ کے[1] جس نے اچھی کی پیدائش میری اور خلق میرا اور آراستہ کی اور خوب بنائی میری پیدائش سے وہ چیز کہ عیب دار کی غیر میرے سے (بیہقی نے شعب الایمان بطریق ارسال کئے)

۴۸۵۸۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے[2] یا الٰہی اچھی کی تو نے پیدائش میری پس اچھا کر خلق میرا (احمد)

نہ کرنا چاہیئے۔ اس زمانہ میں عجیب حال ہو گیا ہے کہ نیک سے تو شرم کرتے ہیں مثلاً محنت مزدوری کر کے روٹی کمانے سے اور چوری اور دغا بازی اور رشوت خاری میں شرم نہیں کرتے۔ اسی طرح بعض عورتیں نکاح ثانی میں جو سنت ہے اور ثواب ہے شرم کرتی ہیں اور پوشیدہ زنا اور حرام کاری کرتی ہیں اس میں شرم نہیں کرتیں خاک پڑے ان کے شرم پر[1] رسول اللہ صلعم نے۔ آنحضرت صلعم نے معاذؓ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا اور بھیجتے وقت بہت نصیحتیں فرمائیں آخر میں یہ نصیحت فرمائی[2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ کی صورت اور سیرت بہت خوب تھی[3] فرماتے یعنی وقت دیکھنے آئینہ کے جیسی کہ تصریح کی ہے جزری نے حصن حصین میں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۸۵۹ :۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخِیَارِكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ خِیَارُكُمْ اَطْوَلُكُمْ اَعْمَارًا وَاَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

۴۸۶۰ :۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ۔

۴۸۶۱ :۔ وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلًا شَتَمَ اَبَا بَكْرٍ وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ یَتَعَجَّبُ وَیَتَبَسَّمُ فَلَمَّا اَكْثَرَ رَدَّ عَلَیْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ فَغَضِبَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ فَلَحِقَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ یَشْتِمُنِیْ وَاَنْتَ جَالِسٌ فَلَمَّا رَدَدْتُّ عَلَیْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ غَضِبْتَ وَقُمْتَ قَالَ كَانَ مَعَكَ مَلَكٌ یَرُدُّ عَلَیْهِ فَلَمَّا رَدَدْتَّ عَلَیْهِ وَقَعَ الشَّیْطٰنُ ثُمَّ قَالَ یَا اَبَا بَكْرٍ ثَلٰثٌ كُلُّهُنَّ حَقٌّ مَا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلَمَةٍ فَیُغْضِیْ عَنْهَا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا اَعَزَّ اللّٰهُ بِهَا نَصْرَهٗ

۴۸۵۵ ـ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو اس کی کہ بہترین تمہارے کون ہیں عرض کیا صحابہ نے کہ ہاں خبر دیجئے فرمایا بہترین تمہارے وہ ہیں کہ بہت دراز ہے[۱] عمران کی اور بہت اچھے ہیں خلق ان کے (احمد)

۴۸۶۰ ـ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کامل ترین مومنوں کے ایمان میں نیک ترین ان کے ہیں اخلاق میں (ابوداؤد، دارمی)

۴۸۶۱ ـ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک شخص نے برا کہا ابوبکرؓ کو اس حال میں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے درحالیکہ تعجب فرماتے[۲] تھے اور مسکراتے تھے پس جب اس شخص نے بہت کیا برا کہنے کو جواب[۳] دیا ابوبکرؓ نے بعض بات اس کی کا پس غصے ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور اٹھ کھڑے ہوئے پس فرمایا آپ کو ابوبکرؓ نے اور کہا یا رسول اللہؐ! تھا وہ شخص برا کہتا مجھ کو اور تم بیٹھے ہوئے تھے پس جبکہ جواب دیا میں نے اس کی بعض بات اس کی کا غصہ ہوئے آپ اور اٹھ کھڑے فرمایا کہ تھا تیرے ساتھ فرشتہ جواب دیتا تھا اس کو پس جب جواب[۴] دیا تو نے اس کو آ پڑا شیطان پھر فرمایا اے ابوبکر تین باتیں ہیں سب حق ہیں نہیں کوئی بندہ ظلم کیا گیا ساتھ کسی ظلم کے پس چشم پوشی[۵] کرے بندہ اس سے اللہ مگر کہ مدد کرتا ہے اللہ بسبب اس ظلم کے مدد کرنی قوی

[۱] عمران کی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عمر دراز مسلمان کو مبارک ہے اور حقیقت میں عمر دراز وہی ہے کہ کار خیر میں مشغول رہے [۲] تعجب فرماتے یعنی تعجب تو اس لئے کرتے تھے کہ یہ شخص برا کرتا ہے اور بے حیا ہے اور ابوبکر کس قدر صابر اور با وقار ہے کہ باوجود اس کی تعدی کے کچھ جواب نہیں دیتا اور مسکراتے اس لئے تھے کہ ان دونوں فعلوں پر جو جزا مترتب ہوتی تھی ان میں تفاوت کا ملاحظہ فرماتے تھے کہ اللہ اللہ یہ شخص اپنے قلت حیا کی وجہ سے کامل عذاب کے لائق ہوا اور یہ بسبب اپنے حلم اور وقار اور حیا کے رحمت کا مستوجب ہوا [۳] جواب دیا۔ یعنی رخصت پر عمل کیا جو عام مسلمانوں کو جائز ہے اور عزیمت کو ترک کیا جو خاص لوگوں کے شان کے شایان ہے اور اگرچہ صدیق اکبر نے دونوں مرتبوں کو جمع کیا کہ اپنے بعض حق کا بدلہ لینے سے صبر کیا۔ اور بعض حق کا انتقام لیا مگر صدیقیت کے مرتبہ کے یہی مناسب تھا کہ اپنے کل حق کا انتقام چھوڑ دیتے حضرت کو رنج آیا اور چل دیئے۔ [۴] پس جب جواب دیا تم نے۔ یعنی اس میں حظ نفس کو داخل کیا تو شیطان کا دخل ہو گیا اور وہ حکم کرتا ہے بے حیائی اور برائی کا اور میں ڈرا کہیں تو اس پر زیادتی نہ کر بیٹھے اور تو ظالم بن جائے اس کے پیچھے کہ تو مظلوم تھا [۵] چشم پوشی کرے۔ یعنی اس کے انتقام اور جواب وغیرہ سے اللہ کے لئے بسبب ناتوانی کے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِيَّةٍ يُرِيدُ بِهَا صِلَةً إِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا كَثْرَةً وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ يُرِيدُ بِهَا كَثْرَةً إِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا قِلَّةً رَوَاهُ أَحْمَدُ۔

۴۸۶۲:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُرِيدُ اللّٰهُ بِأَهْلِ بَيْتٍ رِفْقًا إِلَّا نَفَعَهُمْ وَلَا يَحْرِمُهُمْ إِيَّاهُ إِلَّا ضَرَّهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

اور نہیں کھولا کسی نے دروازہ بخشش کا کہ چاہتا ہے ساتھ اس بخشش کے سلوک[1] کرنا مگر زیادہ کرتا ہے اللہ بسبب اس دینے کے بہتات مال کی اور برکت اور نہیں کھولا کسی نے دروازہ گدائی کا کہ چاہتا ہے ساتھ اس کے بہتایت مال کی مگر کہ زیادہ کرتا ہے اللہ بسبب اس سوال کے کمی کو (احمد)

۴۸۶۲۔ اور عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں چاہتا اللہ ساتھ کسی کے گھر والوں کے نرمی کو مگر کہ نفع دیتا ہے اللہ ان کو بسبب اس کے اور نہیں محروم کرتا ان کو نرمی سے مگر کہ ضرر پہنچاتا ہے اللہ ان کو بسبب اس کے۔ (بیہقی نے شعب الایمان میں)

---

[1] سلوک کرنا یعنی ناتے داروں اور مسکینوں سے۔

www.KitaboSunnat.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْغَضَبِ وَالْكِبْرِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۸۶۳ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِیْ قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ عَلَیْهِ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

۴۸۶۴ - وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۴۸۶۵ - وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِیْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ كُلُّ جَوَّاظٍ زَنِیْمٍ مُتَكَبِّرٍ۔

بیان ہے غصہ اور تکبر میں

پہلی فصل

۴۸۶۳ - حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا واسطے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ وصیت کیجئے مجھ کو فرمایا کہ غصہ مت کر پس پھر عرض کی اس نے یہی بات کئی بار فرمایا[۱] غصہ مت کر۔ (بخاری)

۴۸۶۴ - اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے پہلوان وہ شخص کہ بچھاڑے لوگوں کو پہلوان حقیقت میں وہ ہے کہ مالک[۲] ہو اپنے نفس کا وقت غصہ کے (بخاری، مسلم)

۴۸۶۵ - اور حارثہ بن وہبؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ خبر دوں[۳] میں تم کو بہشتیوں کی کہ وہ ہر ضعیف کہ حقیر جانیں اس کو لوگ اگر قسم کھائے اللہ پر البتہ سچا کرتا ہے اللہ اس کو کیا نہ خبر دوں میں تم کو دوزخیوں کی ہر اجڈ موٹا حرام خور گھمنڈ والا (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے ہر جمع کرنے والا مال کا حرام زادہ متکبر۔

---

[۱] فرمایا۔ اس شخص نے تین بار نصیحت مانگی یہ شخص غصہ ور بہت تھا اس لئے ہر بار حضرت نے یہی نصیحت کی کہ غصہ دو قسم کا ہے بہتر اور برا سو جو غصہ خدا کے لئے ہو وہ بہتر اور جو اپنے نفس کے لئے وہ برا حضرت نے اسی غصہ کو منع کیا [۲] مالک ہو۔ یعنی باوجود غصے کے ایسی بے جا حرکت نہ کرے کہ آخر کو پچھتائے یعنی حقیقت میں پہلوان وہی ہے جو غصے کو اپنے اوپر بے جا غالب نہ ہونے دے اس قسم کے پہلوان بہت کم نکلیں گے اور ویسے پہلوان جو ڈیڑھ سیر کھانے والے ہیں ہزاروں ہیں۔ [۳] خبر دوں میں یعنی بہشت غریبوں بے زوروں مسلمانوں کا مقام ہے اور دوزخ بد خلق شکم پرور مغرور والوں کا مکان ہے جو بہشت کا طالب اور دوزخ سے ڈرتا ہو وہ غریبی اختیار کرے ظالم نہ بنے اور جو بہشت کی پرواہ نہ رکھے اور دوزخ سے نہ ڈرے وہ جو چاہے سو کرے اور یہ جو فرمایا اگر قسم کھائے اللہ پر اللہ سچا کرتا ہے الخ یعنی وہ ظاہر کا تو ایسا ذلیل ہے کہ ضعیف ہے اور حقیر جانتے ہیں اس کو لوگ مگر باطن کا ایسا صاف ہے کہ ایمان کے ساتھ خاکساری اور گمنامی حق تعالے کو پسند ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۸۶۶: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۸۶۷: وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَنَعْلُهٗ حَسَنًا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُّحِبُّ الْجَمَالَ اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۴۸۶۸: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

۴۸۶۶۔ اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا[1] آگ میں وہ کوئی کہ جس کے دل میں ہو مانند دانہ رائی کے ایمان سے اور نہیں داخل ہوگا[1] جنت میں کوئی جس کے دل میں مقدار دانہ رائی کے کبر سے۔ (مسلم)

۴۸۶۷۔ اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا بہشت میں وہ شخص کہ ہو بیچ دل اس کے مقدار ذرہ کے کبر سے پس کہا ایک شخص نے کہ تحقیق دوست رکھتا ہے ایک شخص کہ ہو کپڑا اس کا اچھا اور پاپوش اس کی اچھی فرمایا تحقیق[2] اللہ جمیل ہے دوست رکھتا ہے جمال کو کہ کبر باطل کرنا حق کا اور حقیر جاننا لوگوں کا ہے۔ (مسلم)

۴۸۶۸۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تین شخص[3] ہوں گے کہ نہیں کلام کرے گا ان سے اللہ دن قیامت کے اور نہ ثنا کرے گا ان پر ایک روایت میں یوں ہے اور نہ دیکھے گا ان کی طرف اور ہوگا ان کے لئے عذاب درد دینے والا

---

[1] نہیں داخل ہوگا آگ میں۔ یعنی بطور خلود کے یعنی نہیں داخل ہوگا بہشت میں الخ اس کی تاویل میں علماء کا اختلاف ہے مگر ظاہر وہی ہے جو محققین نے اختیار کیا ہے کہ وہ جنت میں نہ جائے گا جب تک اس کو کبر کا بدلہ نہ ملے گا یا اگر اس کو بدلے تو یہی بدلہ ہے کہ وہ جنت میں نہ جائے گا۔

[2] اللہ تعالےٰ جمیل ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ سب سے زیادہ پاکیزہ اور خوش اور خوبصورت ہے تو وہ پسند کرتا ہے خوبصورتی اور پاکیزگی اور ستھرائی کو عمدہ کپڑا، عمدہ جوتی جس قدر حلال ہیں وہ پہننا اور زینت کرنا اور خوشبو لگانا یہ امر سب شرع کی رو سے حلال بلکہ بہتر ہیں اور یہ چیزیں کبر اور غرور میں داخل نہیں اگر کسی آدمی کو شوق ہو لباس کا اور وہ دوسروں سے بہتر کپڑا پہننا چاہے یا جوتا پہننا تو یہ برا نہیں بلکہ بہتر اور عمدہ ہے کیونکہ صفائی اور ستھرائی اور پاکیزگی اور حسن اور جمال یہ سب صفات ہیں اللہ جل جلالہٗ کے اور انسان کو بالطبع یہ امر مرغوب ہیں پس ان کا حاصل کرنا یا ان کا شوق رکھنا کسی طرح کبر اور غرور نہیں ہوسکتا بلکہ غرور اور گھمنڈ یہ ہے کہ آدمی اپنی بات کے پیچ سے یا نفسیات سے ایک بات واجبی اور صحیح کو رد کرے اور نہ مانے اور اپنے تئیں عالی اور بلند اور معزز خیال کرے [3] تین شخص۔ یعنی ہر چند حرام کاری اور جھوٹ اور غرور سب کے حق میں برا ہے لیکن ان تین شخصوں کے حق میں نہایت بے موقع ہے باوجود پیری کے حرام کاری سراسر شقاوت ہے اور باوجود بادشاہی اور سرداری کے جھوٹ بولنا بے فائدہ ہے اور باوجود محتاجی کے گھمنڈ کرنا نہایت نامناسب ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۸۶۹:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِيْ فَمَنْ نَازَعَنِيْ وَاحِدًا مِّنْهُمَا اَدْخَلْتُهُ النَّارَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَذَفْتُهُ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۴۸۷۰:۔ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ حَتّٰى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِيْنَ فَيُصِيْبُهٗ مَا اَصَابَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۸۷۱:۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ اَمْثَالَ الذَّرِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُوْنَ اِلٰى سِجْنٍ فِيْ جَهَنَّمَ يُسَمّٰى بُوْلَسَ تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِ طِيْنَةَ الْخَبَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۸۷۲:۔ وَعَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عُرْوَةَ السَّعْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ

ایک بڈھا زناکار اور دوسرا بادشاہ جھوٹا اور تیسرا مفلس تکبر کرنے والا۔ (مسلم)

۴۸۶۹۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالےٰ بزرگی ذاتی میری چادر ہے اور بزرگی صفاتی تہبند میرا ہے پس جو شخص کہ چھینے مجھ سے[ا] ایک کو ان دونوں میں سے تو داخل کرونگا میں اسکو آگ میں اور ایک روایت میں ہے کہ پھینکوگا میں اس

فصل دوسری

۴۸۷۰۔ حضرت سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہمیشہ رہتا ہے[۲] ایک شخص کھینچتا ہے اپنے نفس کو یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے سرکشوں میں پس پہنچتی ہے اس کو وہ چیز کہ پہنچی ان کو (ترمذی)

۴۸۷۱۔ اور عمرو بن شعیبؓ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے کہ نقل کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا حضرتؐ نے جمع کئے جائیں گے تکبر کرنے والے مانند چیونٹیوں کے دن قیامت کے بیچ صورت مردوں کے ڈھانکنے کی ان کو خواری ہر جگہ کھینچے کے کہ دوزخ میں ہے نام اس کا رکھا جاتا ہے بولس گھیرے گی[۳] ان کو آگ آگوں کی اور پلائے جائیں گے نچوڑ[۴] دوزخیوں کے سے کہ نام اس کا طینیہ الخبال ہے (ترمذی)

۴۸۷۲۔ اور عطیہ بن عروہ سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ

[ا] چھینے مجھ سے۔ یعنی وہ بھی کبرائی اور عظمت کا دعویٰ کرے [۲] ہمیشہ رہتا ہے۔ اپنے تئیں عالی اور بلند اور معزز خیال کرنا اور نفس پرور ہونا ایسی بری صفت ہے کہ انسان کو بہت ذلیل کرتی ہے اور لوگ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں اور اس سے دشمن ہو جاتے ہیں اس کمبخت صفت کی وجہ سے کچھ صرف یہی عذاب نہیں کہ جنت سے محروم ہوگا بلکہ دنیا میں بھی بڑی تکلیف اور مصیبت ہوگی جو شخص گھمنڈ اور خودسری کرتا ہے لوگ اس کے فکر میں رہتے ہیں اور کسی موقع پر اس کو ایسا ذلیل کرتے ہیں کہ اس کا سلا غرور اور گھمنڈ ناک کی راہ سے نکل جاتا ہے [۳] گھیرے گی۔ یعنی سب سے بری آگ [۴] نچوڑ یعنی پیپ اور لہو اب اس حدیث میں بیان ہے اہل کبر کی سزا کا عیاذاً باللہ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَإِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

۴۸۷۳۔ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

۴۸۷۴۔ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيْرَ الْمُتَعَالِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْأَعْلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغٰى وَنَسِيَ الْمُبْتَدَاَ وَالْمُنْتَهٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ

غصہ کرنا شیطان سے ہے اور تحقیق شیطان پیدا کیا گیا ہے آگ سے اور بجھائی نہیں جاتی ہے آگ مگر پانی سے پس جبکہ غصہ ہوا یک تمہارا پس چاہیئے[1] کہ وضو کرے (ابوداؤد)

۴۸۷۳۔ اور ابوذرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت غصے میں ہو ایک تمہارا اس حال میں کہ وہ کھڑا ہو پس چاہیئے[2] کہ بیٹھ جائے پس اگر جاتا رہا غصہ اس سے فبہا ورنہ لیٹ جائے (احمد ترمذی)

۴۸۷۴۔ اور اسماء بنت عمیسؓ سے روایت ہے کہا اسماءؓ نے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے برا بندہ ہے وہ بندہ کہ اپنے تائیں اچھا جانا[3] اور تکبر کیا اور بھول گیا[4] خدا بزرگ بلند قدر کو برا بندہ وہ ہے کہ ظلم کیا لوگوں پر اور حد سے گذر گیا اور بھول گیا جبار بلند تر کو برا بندہ ہے وہ بندہ کہ بھول گیا[5] اور مشغول[6] رہا اور بھول گیا مقبروں کو اور کہنگی بدن کو خاک میں برا بندہ ہے وہ بندہ کہ فساد ڈالا اور حد سے بڑھ گیا اور بھول گیا اپنے ابتدا[7] حال کو انجام حال کو[8] انجام کار کو[8] برا بندہ وہ بندہ ہے کہ طلب کرے[9] دنیا کو ساتھ دین کے برا بندہ وہ بندہ

---

[1] پس چاہیئے کہ وضو کرے۔ پانی سرد کے استعمال کرنے کی یہ خاصیت ہے کہ غصہ کو دفعہ کرتا ہے اور تجربہ اس پر گواہ ہے اور ٹھنڈا پانی پینے سے بھی غصہ جاتا رہتا ہے اور چاہیئے کہ جب غصہ آئے تو پہلے غصہ فرو کرنے کے واسطے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اس لئے کہ صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ پڑھنے اعوذ سے بھی غصہ جاتا رہتا ہے پھر اگر غصہ باقی رہے تو اٹھے اور وضو کرے اور دو رکعت نفل اللہ کے واسطے پڑھے (مرقاۃ) [2] پس چاہیئے الخ شرح السنہ میں لکھا ہے کہ حکمت اس میں یہ ہے کہ غصہ میں کوئی بے جا حرکت واقع نہ ہو جس پر پچھتانا پڑے کیونکہ لیٹنے والا دور تر ہے حرکت میں بہ نسبت بیٹھے کے اور بیٹھا دور تر ہے کھڑے سے اور ظاہر یہ ہے کہ بیچ حال تغیر کے اس طرح پر کہ موجب سکون و آرام کے ہے ایک تاثیر ہے بیچ دفعہ شورش غصہ کے [3] اچھا جانا یعنی اوروں سے [4] بھول گیا یعنی بھول گیا یہ کہ بزرگی اور بلند قدری اللہ ہی کو ہے [5] اور بھول گیا۔ یعنی اہل قبور کو کہ عبرت نہ پکڑی ان سے یا مقابر کنایہ ہے موت سے یعنی موت کو بھول گیا اس طرح کہ اس کے واسطے سامان درست نہ کیا [6] مشغول رہا۔ یعنی دنیا کے کاموں میں [7] ابتدا حال کو۔ کہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے اور کیسا عاجز و ناتواں تھا [8] انجام کار کو کیا ہوگا اور آخر کیا ہے کہ مٹی میں جانا ہے [9] طلب کرے۔ یعنی فریب دے اہل دنیا کو ساتھ عمل صلحاء کے تاکہ وہ معتقد ہوں اس کے اور حاصل کرے یہ مال و جاہ ان سے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

يَخْتِلُ الدِّيْنَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُوْدُهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُذِلُّهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَقَالَا لَيْسَ إِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ أَيْضًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۸۷۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ أَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ يَكْظِمُهَا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى رَوَاهُ أَحْمَدُ۔

۴۸۷۶: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْإِسَاءَةِ فَإِذَا فَعَلُوْا عَصَمَهُمُ اللّٰهُ وَخَضَعَ لَهُمْ عَدُوُّهُمْ كَأَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ قَرِيْبٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا۔

۴۸۷۷: وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہے خراب کیا دین کو ساتھ شبہات کے برا بندہ ہے وہ بندہ کہ حرص[۱] کھینچے لے جاتی ہے اسکو دنیا داروں کے دروازہ پر برا بندہ ہے وہ بندہ ہے کہ خواہش نفس گمراہ کرتی ہے اس کو برا بندہ کہ دنیا کی رغبت خوار کرتی ہے اس کو (ترمذی) بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا دونوں نے اس حدیث کی اسناد قوی نہیں اور کہا ترمذی نے یہ کہ حدیث غریب ہے۔

تیسری فصل

۴۸۷۵: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں[۲] پیا کسی بندہ نے گھونٹ افضل نزدیک اللہ عزوجل کے گھونٹ غصے کے سے کہ پی جائے اس کو واسطے رضامندی اللہ تعالےٰ کے (احمد)

۴۸۷۶: اور ابن عباسؓ سے روایت ہے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے دور کر تو ساتھ[۳] اس خصلت کے کہ وہ نزدیک تر ہے کہا ابن عباسؓ نے صبر کرنا نزدیک غضب کے اور عفو کرنا نزدیک برائی کے پس جب کریں لوگ صبر اور عفو نگاہ رکھے ان کو خدا تعالیٰ آفات نفس اور خلق اور پست ہوتا ہے واسطے ان کے دشمن ان کا گویا کہ وہ دوست حمیم قریب ہے (بخاری نے بطریق تعلیق کے)

۴۸۷۷: اور بہز بن حکیم سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے اس نے بہز کے دادا سے کہ فرمایا رسول اللہ

---

[۱] حرص کھینچے لے جاتی ہے الخ سید شاذلی سے عجیب حکایت منقول ہے کہ وہ پوچھے گئے کیمیا سے تو انہوں نے فرمایا دو کلمے ہیں جن سے کیمیا تیار ہو جاتی ہے ایک یہ کہ گرا خلق فاسد کو اپنی نظر سے دوسرا یہ کہ اللہ عزوجل سے اس بات کے طمع کی قطع کر کہ تجھ کو وہ چیز دے جو تیرے مقسوم میں نہیں ہے اور اس حدیث کا اسناد قوی نہیں ہے اور اسکو طبرانی نے بھی روایت کیا ہے اور بیہقی نے نعیم بن ہمار سے اور حاکم نے مستدرک میں اسماء بنت عمیس سے اور کثرت طرق سے ضعف جاتا رہتا ہے۔ [۲] کہ نہیں پیا کسی بندہ نے یعنی اللہ کی خوشی کے لئے دبا نا بڑا ثواب ہے۔ [۳] دور کر تو یعنی برائی اور اول اس آیت کریمہ کا یہ ہے ولا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ ادفع بالتی ہی احسن فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم یعنی برابر نہیں نیکی بدی کے اور برائی برابر ہے نیکی کے کوئی سخت کلام کہے یا برا معاملہ کرے تو اسکے مقابل کر جو اس سے بہتر ہو اس کرنے سے دشمن ہو جاتے ہیں جیسے دوست اگرچہ دل میں نہ ہوں اور مطلب یہ ہے کہ حوصلہ کشادہ چاہیئے کہ بری بات سہار کر سامنے سے بھلی بات کہے یہ قبال مردوں کا کام ہے۔ [۴] بہز کے دادا

www.KitaboSunnat.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ اِنَّ الْغَضَبَ لَیُفْسِدُ الْاِیْمَانَ کَمَا یُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ۔

۴۸۷۸:۔ وَعَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَا اَیُّھَا النَّاسُ تَوَاضَعُوْا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ فَھُوَ فِیْ نَفْسِہٖ صَغِیْرٌ وَفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ عَظِیْمٌ وَمَنْ تَکَبَّرَ وَضَعَہُ اللّٰہُ فَھُوَ فِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ صَغِیْرٌ وَفِیْ نَفْسِہٖ کَبِیْرٌ حَتّٰی لَھُوَ اَھْوَنُ عَلَیْھِمْ مِنْ کَلْبٍ وَخِنْزِیْرٍ۔

۴۸۷۹:۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوْسَی بْنُ عِمْرَانَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا رَبِّ مَنْ اَعَزُّ عِبَادِكَ عِنْدَكَ قَالَ مَنْ اِذَا قَدَرَ غَفَرَ۔

۴۸۸۰:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَزَنَ لِسَانَہٗ سَتَرَ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ وَمَنْ کَفَّ غَضَبَہٗ کَفَّ اللّٰہُ عَنْہُ عَذَابَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنِ اعْتَذَرَ اِلَی

صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق غصہ البتہ خراب کرتا ہے ایمان کو جیسا کہ خراب کرتا ہے ایلوا شہد کو۔

۴۸۷۸:۔ اور عمرؓ سے روایت ہے کہ کہا اس حال میں کہ وہ منبر پر تھے اے لوگو فروتنی کرو اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ تواضع کرے ساتھ لوگوں کے واسطے خدا کے بلند کرتا ہے اللہ تعالیٰ مرتبہ اس کا پس وہ لوگوں کی اپنی نظر حقیر ہے اور لوگوں کی آنکھ میں بزرگ ہے اور جو کوئی تکبر کرے پست کرتا ہے اللہ تعالیٰ قدر اس کی پس وہ لوگوں کی آنکھ میں حقیر ہے اور اپنی نظر میں بزرگ ہے یہاں تک کہ البتہ[۲] وہ خوار تر ہے لوگوں کے نزدیک کتے یا سور سے۔

۴۸۷۹:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا موسیٰ بیٹے عمران علیہ السلام کے نے اے رب میرے کون عزیز تر ہے تیرے بندوں میں سے تیرے نزدیک فرمایا وہ شخص کہ جب قادر ہو[۳] بخش دے۔

۴۸۸۰:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بند رکھے[۴] زبان اپنی ڈھانکتا ہے[۵] اللہ تعالیٰ عیب اس کے اور جو کوئی روکے غصہ[۶] اپنا باز رکھے گا اللہ اس سے عذاب اپنا دن قیامت کے اور جو کوئی عذر[۷] کرے طرف اللہ کے

---

[۱] ایمان کو الخ یعنی کمال ایمان کو یا اس کے نور کو اور کبھی غصہ ایمان کو باطل بھی کر دیتا ہے نعوذ باللہ من ذلک، [۲] البتہ، یہ ایسی بات ہے کہ اس کا تجربہ ہر زمان و ہر مکان میں موجود ہے متکبر ہمیشہ نزدیک خلق کے حقیر و ذلیل و خوار و زار سمجھا جاتا ہے اور متواضع و خاکسار ہمیشہ مکرم و معظم و محترم رہتا ہے، [۳] قادر ہو، یعنی درگزر کرے اس سے کہ اس پر ظلم کیا اور رنج دیا اس میں اشارہ ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عفو کرنے کا اس لیے کہ تھا غالب ان پر جلال اور جامع صغیر میں ہے کہ جو شخص (بدلا لینے پر) اور معاف کر دے اس سے اللہ عزوجل تکلیف کے دن میں درگزر کرے گا یعنی قیامت کے دن، [۴] بند رکھے، یعنی لوگوں کے عیب و نقصان سے، [۵] ڈھانکتا ہے اللہ عیب اس کے یعنی لوگوں سے یا فرشتوں لکھنے والوں سے یا دولتوں سے، [۶] غصہ اپنا الخ یعنی لوگوں سے، [۷] عذر کرے، یعنی اپنی تقصیر کا تخ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہِ قَبِلَ اللہُ عُذْرَہٗ۔

۴۸۸۱ :۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مُنْجِیَاتٌ وَثَلَاثٌ مُھْلِکَاتٌ فَاَمَّا الْمُنْجِیَاتُ فَتَقْوَی اللہِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِی الرِّضٰی وَالسَّخَطِ وَالْقَصْدُ فِی الْغِنٰی وَالْفَقْرِ وَاَمَّا الْمُھْلِکَاتُ فَھَوًی مُتَّبَعٌ وَشُحٌّ مُطَاعٌ وَاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِہٖ وَھِیَ اَشَدُّھُنَّ رَوَی الْبَیْھَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الْخَمْسَۃَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

قبول فرماتا ہے اللہ عذر اس کا۔

۴۸۸۱ :۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں نجات دلانے والی ہیں عذاب سے اور تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں آخرت میں پس اے پرچیزیں نجات دینے میں ایک ان میں سے[1] ڈرنا ہے خدا سے چھپے اور ظاہر میں اور دوسرے[2] کہنا حق کا بحالت رضامندی اور ناخوشی میں اور تیسرے[3] میانہ روی کرنی بیچ دولت اور فقر کے اور اسے پر ہلاک کرنے والی چیزیں پس خواہش نفس کی کہ پیروی[4] کی گئی ہے اور حرص فرمانبرداری کی گئی اور گھمنڈ کرنا[5] مرد کا ساتھ اپنے نفس کے اور یہ خصلت بدترین خصلت ذکر کی گیوں کے ہے نقل کیں بیہقی نے پانچوں حدیثیں شعب الایمان میں۔

---

[1] ڈرنا ہے الخ یعنی حاضر و غائب خلق کے یا باطن و ظاہر ہیں، [2] دوسرے کہنا یعنی خواہ کسی سے خوش ہو یا ناخوش ہو مگر سچ اور واقعی بات کے سوا بیان نہ کرے یعنی ایسا نہ کرے کہ اگر کسی ظالم یا فاسق سے اس کو نفع پہنچتا ہے اور یہ اس سے راضی ہے تو خلاف واقع اس کی تعریف کیا کرے بلکہ دونوں حال میں استقامت کے طریق کو ہاتھ سے نہ دے، [3] تیسرے میانہ روی۔ یعنی خرچ کرنے میں میانی چال چلے نہ افراط ہو نہ تفریط ہو یا مراد یہ ہے کہ فقر اور غنا کے درمیان کا مرتبہ حاصل کرے چنانچہ علماء نے لکھا ہے کہ قوت کے مطابق معیشت کا بہم پہنچانا غنا اور فقر سے بہتر ہے، [4] پیروی کی گئی یعنی خواہش نفس کے تابع ہونا اور جو کچھ وہ کہے کرنا اور جس طرف چاہے اس طرف جانا ہلاک کرنے والی خصلت۔ ہے ایمان کامل یہ ہے کہ خواہش نفس کو اللہ عزوجل کی کتاب اور آنحضرتؐ کی شریعت کے تابع رکھے [5] گھمنڈ کرنا۔ یعنے صفتوں کو خوش رکھے کہ اس سے غرور پیدا ہوتا ہے اور غرور سے تکبر وجود میں آتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الظُّلْمِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۸۸۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۴۸۸۳: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَیُمْلِیْ الظَّالِمَ حَتّٰی اِذَا اَخَذَہٗ لَمْ یُفْلِتْہُ ثُمَّ قَرَأَ وَکَذٰلِکَ اَخْذُ رَبِّکَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰی وَھِیَ ظَالِمَۃٌ الْاٰیَۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۴۸۸۴: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاکِنَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَہُمْ اِلَّا اَنْ تَکُوْنُوْا بَاکِیْنَ اَنْ یُّصِیْبَکُمْ مَا اَصَابَہُمْ ثُمَّ قَنَّعَ رَاْسَہٗ وَاَسْرَعَ السَّیْرَ حَتّٰی اجْتَازَ الْوَادِیَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۴۸۸۵: وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ مَظْلِمَۃٌ لِاَخِیْہِ مِنْ عِرْضِہٖ اَوْ شَیْءٍ فَلْیَتَحَلَّلْہُ مِنْہُ الْیَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَّا یَکُوْنَ دِیْنَارٌ وَّلَا دِرْھَمٌ اِنْ کَانَ لَہٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْہُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِہٖ وَاِنْ لَّمْ تَکُنْ لَّہٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَیِّاٰتِ

بیان ہے بیچ ظلم کے

پہلی فصل

۴۸۸۲: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلعم نے فرمایا کہ ظلم[1] کرنا سبب اندھیریوں کا ہوگا دن قیامت کے (بخاری، مسلم)

۴۸۸۳: اور ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ مہلت[2] دیتا ہے ظالم کو یہاں تک کہ جبکہ پکڑیگا اسکو نہیں چھوڑیگا اسکو پھر پڑھی حضرتؐ نے یہ آیت اور اسی طرح ہے پکڑنا تیرے رب کا جبکہ پکڑتا ہے بستیوں کو کہ ظالم ہیں پڑھی یہ آیت (بخاری، مسلم)

۴۸۸۴: اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب گزرے حجر[3] پر فرمایا کہ نہ داخل ہو تم ان لوگوں کے مکانوں میں جنہوں نے ظلم کیا اپنی جانوں پر مگر یہ کہ ہو تم رونے والے مبادا پہنچے تمکو وہ چیز کہ پہنچی انکو پھر ڈھانکا آپ نے سر اپنا چادر سے اور جلدی چلے یہاں تک کہ گزر لئے اس نالے سے (بخاری، مسلم)

۴۸۸۵: اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ ہو واسطے اسکے کچھ حق بھائی مسلمان اپنے کا

[1] ظلم کرنا یعنی قیامت میں ظلم کے سبب کے ظالم کے آگے اندھیرے پر اندھیرا ہوگا، [2] مہلت دیتا ہے، یعنی ظالم کو خدا فرصت دیتا ہے کہ کچھ اور تو بہ کرے، اور جب اس نے پکڑا پھر نہیں چھوڑتا آخرت کا عذاب تو ہوتا ہے پھر دنیا میں بھی خاک سیاہ ہو جاتا ہے، [3] جب گزرے حجر پر، قوم ثمود کے ملک کا نام حجر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس قوم پر عذاب ہو وہاں قیامت تک خدا کی مار اور بے برکتی ہے قوم ثمود میں حضرت[4] صالح پیغمبر تھے جب ان لوگوں نے پیغمبر کو نہ مانا تو ان پر عذاب آیا سب مر گئے ان کا مکان شام اور حجاز کے درمیان ہے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَاحِبِہٖ فَحُمِلَ عَلَیْہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۴۸۸۶: وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوْا الْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لَّا دِرْھَمَ لَہٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِصَلٰوۃٍ وَّصِیَامٍ وَّزَکٰوۃٍ وَّیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ ھٰذَا وَقَذَفَ ھٰذَا وَاَکَلَ مَالَ ھٰذَا وَسَفَکَ دَمَ ھٰذَا وَضَرَبَ ھٰذَا فَیُعْطٰی ھٰذَا مِنْ حَسَنَاتِہٖ وَھٰذَا مِنْ حَسَنَاتِہٖ فَاِنْ فَنِیَتْ حَسَنَاتُہٗ قَبْلَ اَنْ یُّقْضٰی مَا عَلَیْہِ اُخِذَ مِنْ خَطَایَاھُمْ فَطُرِحَتْ عَلَیْہِ ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۴۸۸۷: وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰۤی اَھْلِھَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی یُقَادَ لِلشَّاۃِ الْجَلْحَآءِ مِنَ الشَّاۃِ الْقَرْنَآءِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَذُکِرَ حَدِیْثُ جَابِرٍ اِتَّقُوا الظُّلْمَ فِیْ بَابِ الْاِنْفَاقِ۔

آبروریزی اسکی سے یا کچھ اور ہو بس چاہیئے کہ معاف کرائے اس سے اس دن سے پہلے کہ نہ ہوگا اسکے پاس دینار اور درہم اور اگر ہوگا واسطے اسکے عمل نیک لیا جائے گا اس سے موافق اسکے ظلم کے اور اگر نہ ہوں گی ظالم کے لئے نیکیاں لیا جائیگا برائیوں مظلوم کی سے پس لادے جائیں گے ظالم پر (بخاری)

۴۸۸۶: اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا جانتے ہو تم کہ کون شخص ہے مفلس کہا صحابہؓ نے کہ مفلس ہم میں کہ نہیں درہم واسطے اسکے اور نہ اسباب پس فرمایا مفلس میری امت میں سے وہ ہے کہ آئے دن قیامت کے ساتھ نماز اور روزے اور زکوٰۃ کے اور آئے گا اس حالت میں کہ کسی کو گالی دی اور کسی کو تہمت لی اور کسی کا مال کھا گیا اور کسی کو قتل کیا اور مارا کسی کو پس دیا جائے گا یہ مظلوم بعضی نیکیوں ظالم کی سے اور یہ نیکیاں اسکی سے پس اگر تمام ہو جائیں گی نیکیاں اس کی پہلے اس کے کہ حکم کیا جائے ساتھ بدلہ گناہ کے اس پر بے لی جائیں گی برائیاں مظلوموں کی اور ڈالی جائیں گی ظالم پر پھر ڈالا جائے گا وہ آگ دوزخ میں (مسلم)

۴۸۸۷: اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ ادا کئے جائیں گے حق طرف حق والوں کے دن قیامت کے یہاں تک کہ بدلہ لیا جائیگا واسطے بکری بے سینگ کے بکری سینگ والی سے (مسلم) اور ذکر کی گئی یہ حدیث جابرؓ کی اتقوا الظلم باب الانفاق۔

سلہ پس لادے جائیں گے، معلوم ہوا کہ بندوں کے گناہ بغیر ان کے بخشنے کے معاف نہیں ہوتے جس کو قیامت کا ڈر ہو اس کو لازم ہے جن کے قصور کئے ہوں ان سے معاف کرائے خواہ منت عاجزی کر کے خواہ روپیہ پیسہ دے کر زندگی کو غنیمت جانے ابھی اس کا علاج ممکن ہے قیامت میں کچھ تدبیر نہ ہو سکے گی وہاں نہ مال پاس ہوگا نہ اسباب، سلہ ڈالا جائے گا الخ معلوم ہوا کہ مسلمان کی نیکیاں حق العباد کے بدلے میں جائیں گی اگر نیکیاں کم ہوں گی اور لوگوں کے حق زیادہ تو ان کے گناہ ظالم کی گردن پر ڈالے جائیں گے تو نیکیاں چھن جائیں گی اور لوگوں کے گناہ گردن پر پڑے تو حقیقت میں وہی شخص آخرت کا مفلس ٹھہرا اگرچہ دنیا میں نہایت مالدار ہو اس حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ مسلمان حق العباد اور مظالم سے ڈرتا ہے اپنی حسنات اور کثرت عبادت پہ نہ بھولے، سلہ البتہ یعنی ظلم اور حق تلفی سے بچو کہ قیامت میں انصاف ہوگا آدمی کو ایک طرف جانور کی زیادتی کا بھی عوض ہوگا اگر سینگ دار بکری نے منڈی بکری کو مارا ہوگا تو منڈی کو حکم ہوگا کہ سینگ دار کو مار لے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۴۸۸۸ ۔ عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَکُوْنُوْا اِمَّعَۃً تَقُوْلُوْنَ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَلٰکِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَکُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ۔

۴۸۸۹ ۔ وَعَنْ مُعَاوِیَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ کَتَبَ اِلٰی عَائِشَۃَ اَنِ اکْتُبِیْ اِلَیَّ کِتَابًا تُوْصِیْنِیْ فِیْہِ وَلَا تُکْثِرِیْ فَکَتَبَتْ سَلَامٌ عَلَیْکَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ الْتَمَسَ رِضَی اللّٰہِ بِسَخَطِ النَّاسِ کَفَاہُ اللّٰہُ مُؤْنَۃَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَی النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰہِ وَکَلَہُ اللّٰہُ اِلَی النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۴۸۹۰ ۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَھُمْ

دوسری فصل

۴۸۸۸ ۔ حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ ہو تم امعہ[1] کہو تم کہ اگر نیکی کریں لوگ تو نیکی کریں گے ہم اور اگر ظلم کریں ہم و لیکن قرار دو اپنے نفسوں کو اس پر کہ اگر نیکی کریں گے لوگ تو نیکی کرو اور اگر برائی کریں لوگ پس نہ[2] ظلم کرو۔ (ترمذی)

۴۸۸۹ ۔ اور معاویہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے لکھا طرف عائشہؓ کی یہ کہ لکھو واسطے میرے ایک خط کہ نصیحت کرو مجھ کو اس خط میں اور کثرت[3] سے نہ لکھو پس لکھا عائشہؓ نے سلام تجھ پر اپنے پر پیچھے سلام کے تحقیق میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ ڈھونڈھتا ہے رضامندی اللہ کی ساتھ خفگی لوگوں کے کفایت کرتا[4] ہے اس کو اللہ محنت لوگوں کی سے اور جو کوئی ڈھونڈھتا ہے رضامندی لوگوں کی ساتھ خفگی اللہ کے سونپتا ہے اس کو اللہ طرف لوگوں کے اور سلام تجھ پر (ترمذی)

تیسری فصل

۴۸۹۰ ۔ حضرت ابن زبیرؓ سے روایت ہے کہ جب اتری یہ آیت وہ لوگ کہ ایمان لائے اور نہ ملایا انہوں نے اپنے ایمان میں ظلم کو ان

---

[1] نہ ہو تم امعہ ساتھ زیر ہمزہ اور زیر میم مشدد۔ اور طیبی نے کہا کہ وہ شخص ہے جو عقل میں لوگوں کا تابعدار ہو اور اپنی رائے پر ثابت نہ ہو اور تا مبالغہ کے لئے ہے اور یہاں امعہ سے وہ شخص مراد ہے جو کہے میں لوگوں کے ساتھ ویسا معاملہ کروں گا اگر مجھ سے بھلائی کریں گے تو میں بھی بھلائی کرونگا اور اگر وہ برائی کریں گے تو میں بھی برائی کروں گا اور آگے جو فرمایا تقولون آخر حدیث تک تو یہ امعہ کی تفسیر ہے۔ [2] پس ظلم نہ کرو، یعنی احسان کرو کیونکہ ظلم اور برائی کا ترک ظلم اور برائی کے مقابلہ میں احسان ہے اسی طرح کہا ہے طیبی نے اور احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ اگر لوگ نیکی کریں تو نیکی کرو اور اگر لوگ برائی کریں تو حد سے تجاوز نہ کرو اور حد اعتدال پر بدلہ لو جیسے کہ مشروع ہے یا معاف ہی کر دو اور بدلہ لینے کے ساتھ مقید نہ ہو یا برائی کے مقابلہ میں احسان کرو، [3] کثرت سے، لکھو یعنی مختصر اور جامع لکھو، [4] کفایت کرتا ہے، یعنی اگر ایسا کام ہے جس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے اور لوگ بسبب خواہش کے اس کو برا جانتے ہیں تو وہی کام کرنا چاہیے جس میں اللہ تعالیٰ خوش ہو اس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ لوگ بھی خوش ہو جاتے ہیں ؎

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ ٭ کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ ذَالِكَ اِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ اَلَمْ تَسْمَعُوْا قَوْلَ لُقْمَانَ لِابْنِهٖ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَيْسَ هُوَ كَمَا تَظُنُّوْنَ اِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۸۹۱ ۔ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَبْدًا اَذْهَبَ اٰخِرَتَهٗ بِدُنْيَا غَيْرِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

۴۸۹۲ ۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدَّوَاوِيْنُ ثَلٰثَةٌ دِيْوَانٌ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَدِيْوَانٌ لَا يَتْرُكُهُ اللّٰهُ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ حَتّٰى يَقْتَصَّ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَدِيْوَانٌ لَا يَعْبَأُ اللّٰهُ بِهٖ

ہوئی یہ بات اوپر صحابیوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا انہوں نے یا رسول اللہ کونسا ہم میں سے ہے کہ نہیں ظلم کیا اپنے نفس پر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں یہ مگر شرک کیا نہیں سنا تم نے قول لقمانؑ کا واسطے اپنے بیٹے کے اے بیٹے میرے نہ شریک کر تو ساتھ اللہ کے کسی چیز کو کہ تحقیق شرک البتہ بڑا ہی ظلم ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ نہیں ہے[1] جیسا کہ تم نے گمان کیا ہے نہیں وہ مگر جیسا کہ کہا لقمان نے واسطے اپنے بیٹے کے (بخاری ،مسلم)

۴۸۹۱ ۔ اور ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدترین آدمیوں کا از روئے مرتبہ کے دن قیامت کے وہ بندہ ہے کہ کھوئی اپنی آخرت بسبب[2] دنیا غیر اپنی کے (ابن ماجہ)

۴۸۹۲ ۔ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نامہ اعمال تین طرح کے ہیں ایک وہ نامہ اعمال ہے کہ نہیں بخشتا اللہ تم جس میں شریک کرتا ہے کسی چیز کو ساتھ اللہ کے فرماتا ہے اللہ عزوجل کہ تحقیق اللہ نہیں بخشتا شرک کو اور دوسرا وہ نامہ اعمال ہے کہ نہیں چھوڑے[3] گا اس کو خداوہ ظلم بندوں کا ہے آپس میں یہاں تک کہ بدلہ لے بعض ان کا بعض سے

---

[1] نہیں ہے، ظلم بے جا کام کا نام ہے کفر بھی بے جا کام ہے تو اصحاب ظلم کے معنے عام سمجھے اس واسطے گھبرائے تھے کہ آدمی اگر کفر اور گناہ کبیرہ سے بچے تو ہر ایک آدمی صغیرہ گناہ سے نہیں بچ سکتا آپ نے فرمایا اس آیت میں ظلم سے مراد شرک ہے گناہ مراد نہیں جو تم گھبراتے ہو معلوم ہوا کہ قرآن اور حدیث میں بعض جگہ لفظ تو عام ہوتے ہیں اور معنے خاص مراد ہوتے ہیں بشرطیکہ دلیل اور قرینہ بھی موجود ہو، [2] بسبب یعنے دوسرے کے واسطے دنیا حاصل کی لوگوں پر ظلم کر کے جیسے کہ ظالم اہل کاروں کا دستور تھا، [3] چھوڑے کا، یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ حقوق العباد کا مطالبہ ایک امر ضروری ہے کوئی یہ جانے کہ بندوں کے حقوق توبہ کرنے سے خدا کے سامنے معاف ہو جاتے ہیں تو اس کی غلط فہمی ہے یہ اس کا کمال عدل ہے اگر یہ انصاف نہ ہوتا تو مظلومین اپنی فریاد کو نہ پہنچتے بیچارے یہاں وہاں دونوں جگہ مصیبت زدہ ٹھہرتے خسر الدنیا والآخرہ ہوتے اس لئے مطالبہ حقوق العباد کا ضروری ٹھہرایا ہے تاکہ کوئی حق دار اپنے حق سے محروم نہ رہے ❖

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظُلْمُ الْعِبَادِ فِیْمَا بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ اللّٰهِ فَذَالِكَ إِلَی اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ وَإِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ عَنْهُ۔

۴۸۹۳:۔ وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِیَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّمَا یَسْأَلُ اللّٰهَ حَقَّهٗ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا یَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّهٗ۔

۴۸۹۴:۔ وَعَنْ أَوْسِ بْنِ شُرَحْبِیْلَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ مَشٰی مَعَ ظَالِمٍ لِیُقَوِّیَهٗ وَهُوَ یَعْلَمُ أَنَّهٗ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ۔

۴۸۹۵:۔ وَعَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا یَقُوْلُ إِنَّ الظَّالِمَ لَا یَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهٗ فَقَالَ أَبُوْهُرَیْرَةَ بَلٰی وَاللّٰهِ حَتَّی الْحُبَارٰی لَتَمُوْتُ فِیْ وَکْرِهَا هُزْلًا لِظُلْمِ الظَّالِمِ رَوَی الْبَیْهَقِیُّ الْأَحَادِیْثَ الْأَرْبَعَةَ فِیْ شُعَبِ الْإِیْمَانِ۔

اور تیسرا وہ نامہ اعمال ہے کہ نہیں پرواہ کرتا اللہ تعالیٰ ساتھ اس کے وہ یہ ہے ظلم کرنا بندوں کا درمیان اپنے اور درمیان خدا کے پس بر سپرد ہے طرف اللہ کے اگر چاہے عذاب کرے بندہ کو بسبب اس عمل کے اور اگر چاہے درگزر کرے اس سے۔

۴۸۹۳:۔ اور علیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بچ تو بددعا مظلوم کی سے[1] اس لئے کہ وہ مانگتا ہے اللہ سے حق اپنا اور تحقیق اللہ نہیں منع کرتا صاحب حق[2] کو حق اس کے سے۔

۴۸۹۴:۔ اور اوس بن شرحبیلؓ سے روایت ہے کہ تحقیق اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ چلے[3] ساتھ ظالم کے تاکہ تائید کرے اس کی حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ ظالم ہے پس تحقیق نکل گیا وہ شخص اسلام[4] سے۔

۴۸۹۵:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے ایک شخص کو کہ کہتا ہے تحقیق ظالم نہیں ضرر پہنچاتا مگر نفس اپنے کو پس کہا ابوہریرہ نے غیر کو بھی ضرر پہنچاتا ہے قسم اللہ کی یہاں تک کی نعتدری[5] جانور البتہ مرجاتا ہے اپنے گھونسلے میں دبلا ہو کر بسبب ظلم ظالم کے (روایت کیں بیہقی نے یہ چاروں حدیثیں شعب الایمان میں)

---

[1] بددعا مظلوم کی سے، یعنی کسی پر ظلم نہ کر کہ تجھ پر بددعا کرے، ع بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن۔ اجابت از در حق بہر استقبال می آید۔ [2] صاحب حق کو، بلکہ حق والے کو حق دیتا ہے، [3] چلے ساتھ ظالم کے اور موافقت کرے اس کی، [4] اسلام سے یعنی کمال ایمان سے، [5] نعتدری یہ ترجمہ ہے لفظ حباری سے ساتھ پیش حاکے ایک جانور ہے اور مطلب ابوہریرہؓ کا یہ ہے کہ اللہ عزوجل ظالم کے ظلم کی شامت سے بارش کو روک لیتا ہے اور اس کی وجہ سے انسان اور جانور مرجاتے ہیں یہاں تک کہ حباری بھی اس کو خاص کر اس لئے ذکر کیا کہ وہ دانہ پانی کی تلاش میں دور تک جاتا ہے اور اس کے آشیانہ کو ایسے مقام میں دیکھا گیا ہے کہ پانی سے کئی دن کے راہ پر ہوتا ہے تو اس کا مرجانا قحط اور امساک باراں کی بڑی دلیل ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۴۸۹۶: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ
وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۸۹۷: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَثَلُ الْمُدَاهِنِ فِي حُدُودِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا سَفِينَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي
أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِي فِي أَسْفَلِهَا يَمُرُّ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا
فَتَأَذَّوْا بِهِ فَأَخَذَ فَأْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِينَةِ فَأَتَوْهُ فَقَالُوا مَالَكَ قَالَ تَأَذَّيْتُمْ بِي
وَلَا بُدَّ لِي مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ أَخَذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا أَنْفُسَهُمْ وَإِنْ تَرَكُوهُ أَهْلَكُوهُ
وَأَهْلَكُوا أَنْفُسَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

بیان ہے امر معروف کے

پہلی فصل

۴۸۹۶: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو شخص دیکھے تم میں سے کوئی امر خلاف شرع پس چاہیئے کہ تغیر کرے اسکو ساتھ اپنے ہاتھ کے پس اگر ہاتھ سے طاقت نہ رکھے پس تغیر کرے اپنی زبان سے پس اگر نہ کر سکے زبان سے پس ساتھ دل کے اور دل میں[1] برا جاننا سست ترین ایمان کا ہے۔ (مسلم)

۴۸۹۷: اور نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال سستی کرنیوالے کی بیچ حدود اللہ کے اور پڑنیوالے کی بیچ حدود اللہ کے مثال ایک قوم کی ہے کہ بیٹھے کشتی میں اور قرعہ ڈالا انہوں نے بعض انکے کشتی کے نیچے مکان میں اور کوئی بیٹھے اوپر کے مکان میں پس تھے وہ کہ نیچے کے مکان میں تھے گزرتے پانی کے لئے ان لوگوں پر کہ اوپر تھے پس ایذا پائی اوپر والوں نے بسبب اسکے پس لیا نیچے والوں نے تبر اور شروع کیا کھودنا کشتی کے نیچے کی طرف پس آئے اوپر والے اس پاس اور کہا کیا ہوا ہے تجھ کو کہا نیچے والے نے کہ ایذا پائی تم نے بسبب میرے آنے کے اور ضرورت ہے مجھ کو پانی لینے کی پس اگر پکڑیں اوپر والے اسکے ہاتھ کو نجات دینگے اسکو اور نجات دینگے اپنے کو اور اگر چھوڑ دیں اسکو ہلاک کرینگے[2] اسکو ہلاک کرینگے اپنے کو۔ (بخاری)

---

[1] دل میں الخ یعنی خلاف شرع کام کو اگر دل میں بھی برا نہ جانے تو اس میں کچھ بھی ایمان نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب مسلمانوں پر بقدر ضرورت فرض ہے کہ خلاف شرع باتوں سے لوگوں کو منع کریں خواہ ہاتھ سے خواہ زبان سے خواہ دل سے اور یہ کام کچھ حاکموں سے خاص نہیں بلکہ ہر مسلمان اس کو کر سکتا ہے امام الحرمین نے کہا دلیل اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا اس لئے کہ صدر اول میں اور اس کے قریب کے زمانہ میں رعایا اور ادنیٰ مسلمان خود حاکموں کو بری باتوں سے منع کرتے اور اچھے کام کا حکم کرتے۔ [2] ہلاک کریں گے اس کو، مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جو لوگ ایک شہر یا ایک گھر میں رہتے ہوں بعض ان میں سے گناہوں اور خلاف شرع کاموں سے بچتے ہوں اور بعض بد کاموں میں مشغول ہوں اور متقی لوگ باوجود قدرت کے گنہگاروں کو بد کاموں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۸۹۸: وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيْهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ أَيْ فُلَانُ مَا شَأْنُكَ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا آتِيْهِ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۴۸۹۹: عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِهٖ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهٗ وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۹۰۰: وَعَنِ الْعُرْسِ بْنِ عَمِيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيْئَةُ

۴۸۹۸: اور اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لایا جائے گا ایک شخص دن قیامت کے پس ڈالا جائیگا آگ میں پس جلدی سے نکل پڑیں گی انتڑیاں اسکی آگ میں پھر پھریگا گرد اسکے مانند پیسنے گدھے کے آٹے کو ساتھ چکی اپنی کے پس جمع ہونگے دوزخی اس پر اور کہیں گے اے فلاں کیا حال ہے تیرا کیا نہیں کہتا تھا تو ہم کو ساتھ نیک کام کے اور منع کرتا تھا ہم کو برے کام سے کہے گا میں کہتا تم کو ساتھ نیک کام کے اور آپ نہ کرتا تھا میں اور منع کرتا تھا میں تم کو برے کام سے اور آپ کرتا تھا میں اس کو (بخاری، مسلم)

دوسری فصل

۴۸۹۹: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے البتہ حکم کرو گے تم ساتھ نیکی کے اور منع کرو گے تم برائی سے یا قریب ہے کہ بھیجے گا اللہ تعالیٰ تم پر عذاب اپنے پاس سے پھر البتہ دعا مانگو گے تم اور نہ قبول کی جائے گی واسطے تمہارے۔ (ترمذی)

۴۹۰۰: اور عرس بن عمیرہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جبکہ کئے جائیں گے گناہ زمین پر

سے نہ روکیں تو آخرت کے عذاب میں دونوں شریک ہیں اور اگر دنیا میں عذاب آئے گا تو سب برابر ہو جائیں گے تو اتفاقی لگ بد کاموں سے راضی ہوں یا ناراض جیسے کشتی اگرچہ اکثر مضبوط ہو لیکن ایک سوراخ سے ڈوبتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خلاف شرع کام سے لوگوں کو روکنا واجب ہے اس واسطے کہ یہ کام جب کثرت سے ہوتے ہیں تو اس میں سب کی برابری ہے۔ ؎۱ ایک شخص الخ اس حدیث میں واعظ بے عمل کی سزا مذکور ہے۔ ؎۲ نہ قبول کی جائے گی یعنی قسم ہے اللہ کی ایک چیز ان دو چیزوں میں سے ہونیوالی ہے یا امر معروف و نہی منکر تم سے یا عذاب بھیجنا تم پر خدا کی طرف سے یعنی اگر امر معروف اور نہی منکر نہ کرو گے تو عذاب بھیجے گا خدا تعالیٰ تم پر پھر دعا کرو گے تم اللہ تعالیٰ سے اسکے دفع کے لئے اور قبول نہیں کی جائے گی دعا تمہاری یعنی اور عذاب اور بلائیں دعا سے احتمال دفع ہونیکا رکھتے ہیں لیکن جو عذاب امر معروف و نہی منکر کے ترک کرنے پر نازل ہوتا ہے احتمال دفع کا نہیں رکھتا اور دعا اس میں قبول نہیں ہوتی اور روایت کی ہے بزار نے اور طبرانی نے کتاب اوسط میں ابو ہریرہؓ سے کہ البتہ امر معروف کرو گے تم اور البتہ منع کرو گے تم منکر سے یا البتہ مسلط کرے گا اللہ تعالیٰ تم پر تمہارے بدوں کو پھر دعا کریں گے نیک تمہارے اور نہیں قبول کی جائے گی ان کی دعا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِي الْأَرْضِ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

۴۹۰۱: ۔ وَعَنْ أَبِي بَكْرِنِ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا مُنْكَرًا فَلَمْ يُغَيِّرُوْهُ يُوْشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوْا عَلَى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ وَفِي أُخْرَى لَهُ مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِي ثُمَّ يَقْدِرُوْنَ عَلَى أَنْ يُغَيِّرُوْا ثُمَّ لَا يُغَيِّرُوْنَ إِلَّا يُوْشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ وَفِي أُخْرَى لَهُ مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِي هُمْ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَعْمَلُهُ۔

جو شخص [۱] کہ حاضر ہوا ان میں پس برا جانا ان گناہوں کو ہوگا مانند اس شخص کے کہ غائب ہے ان میں سے اور جو شخص کہ غائب ہوا ان سے پس اچھا جانے ان کو ہوگا مانند اس شخص کے کہ حاضر ہوا گناہوں میں، ابوداؤد۔

۴۹۰۱: ۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اے لوگو تحقیق تم پڑھتے ہو یہ آیت اے لوگو کہ ایمان لائے ہو لازم پکڑو تم نفسوں اپنوں کو نہیں ضرر کرتا تم کو وہ شخص کہ گمراہ ہو جب کہ راہ پاؤ تم اس لئے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق لوگ جب دیکھیں ایک چیز خلاف شرع کو پس نہ تغیر کریں اس کو قریب ہے کہ پکڑے [۲] ان کو اللہ تعالیٰ اپنے عذاب میں (ابن ماجہ، ترمذی) اور صحیح کیا ہے اسکو، اور ابوداؤد کی روایت میں یوں ہے کہ جب دیکھیں لوگ کسی کو ظلم کرتے پس نہ پکڑیں ہاتھ اس کا قریب ہے کہ پکڑے ان سب کو خدا تعالیٰ ساتھ عذاب کے ایک روایت میں ابوداؤد کے یہ ہے کہ نہیں کوئی قوم کہ عمل کیا جائے ان میں ساتھ گناہوں کے اور قدرت رکھتی ہو وہ قوم اس کے تغیر کرنے پر پھر تغیر نہ کریں اسکو مگر قریب ہے کہ پکڑے ان سب کو اللہ تعالیٰ ساتھ عذاب کے اور ایک روایت میں ابی داؤد کے یوں ہے کہ نہیں کوئی قوم کہ کئے جائیں ان میں گناہ حالانکہ وہ زیادہ ہوں ان لوگوں سے کہ کرتے ہیں گناہ۔

---

[۱] جو شخص مطلب حدیث کا یہ ہے کہ دل کا حاضر اور غائب ہونا معتبر ہے جب ایک چیز کو دل سے برا جانا تو حقیقت میں اس سے غائب ہے اور جب دل میں اس سے خوش ہوا وہ حقیقت میں حاضر ہے اگرچہ بظاہر غائب ہو، [۲] پکڑے انکو، یعنی اچھے اور برے اس میں سب پھنس جائیں اور آیت ان لوگوں کے باب میں اتری ہے جنہوں نے امر بالمعروف کیا تھا لیکن اس کا اثر نہیں ہوا جب کوئی بری بات سے منع کردے تو اس نے اپنا حق ادا کردیا اب بری بات کرنے والے پر وبال پڑے گا اس پر کچھ اثر نہ ہوگا / [۳] زیادہ ہوں، یعنے جب ہوں وہ لوگ کہ نہیں کرتے وہ گناہ زیادہ کرنے والوں سے اور منع کریں ان کو گناہوں سے تو اللہ تعالیٰ سب کو عذاب میں پکڑے گا کیونکہ سبب یہ ہے کہ جو لوگ زیادہ ہوتے ہیں وہ تھوڑے لوگوں پر طاقت رکھتے ہیں اور اصل وعید قدرت پر ہے اور غرض یہ ہے کہ آیت باب مطلق نہیں ہے بلکہ زمانے سے خاص ہے جب لوگ امر بالمعروف کرتا ان میں تاثیر نہ کرے اور ہر ایک اپنی اپنی سمجھ اور دانش پر خوش اور مغرور ہو اور جب عبداللہ بن مسعودؓ نے اس آیت کو اپنے زمانے کے لوگوں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۹۰۲:- وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ فِيْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُغَيِّرُوْا عَلَيْهِ وَلَا يُغَيِّرُوْنَ اِلَّا اَصَابَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ اَنْ يَمُوْتُوْا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۴۹۰۳:- وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَاَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَاِعْجَابَ ذِيْ رَاْيٍ بِرَاْيِهٖ وَرَاَيْتَ اَمْرًا لَا بُدَّ لَكَ مِنْهُ فَعَلَيْكَ نَفْسَكَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَوَامِّ فَاِنَّ وَرَاءَكُمْ اَيَّامَ الصَّبْرِ فَمَنْ صَبَرَ

۴۹۰۲:- اور جریر بن عبداللہ سے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں کوئی شخص کہ ہوتے ایک قوم میں کرتا ہو ان میں گناہ قدرت رکھتی ہو وہ قوم اس پر کہ تغیر کریں اس پر اور نہ تغیر کیا مگر پہنچاتا ہے ان کو اللہ بسبب تغیر نہ کرنے کے عذاب پہلے[1] اس سے کہ مریں۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۴۹۰۳:- اور ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے بیچ تفسیر اس قول اللہ تعالیٰ کے لازم پکڑو تم اپنے نفسوں کو نہیں ضرر کریگا تم کو وہ شخص کہ گمراہ ہو جبکہ راہ یاب ہو تم پس کہا ابو ثعلبہ نے خبردار ہو قسم اللہ کی البتہ تحقیق پوچھا میں نے اس آیت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا آپ نے بلکہ[2] امر کرو ساتھ معروف کے اور منع کرو خلاف شرع سے یہاں تک کہ جب دیکھے تو بخل کو فرمانبرداری اس کی جاتی ہے اور خواہش نفس کو کہ متابعت اس کی کی جاتی ہے اور دنیا کو کہ اختیار کی جاتی ہے آخرت پر اور اچھا جانتا ہر صاحب عقل کا عقل اپنا کو اور دیکھے تو ایک امر کو کہ

پھر پڑھا نو وہ بولے یہ زمانہ اس آیت کا مصداق نہیں ہے اب تو لوگ سنتے اور نصیحت مانتے ہیں مگر آخر میں ایک زمانہ آئے گا جس میں لوگوں کو سنانا مفید نہ ہوگا۔ [1] پہلے اس سے الخ کیونکہ منکر کرنے والے قادر تھے امر معروف پر انہوں نے ترک کیا اس کو لیکن جب گناہ کرنے والے نہ گناہ کرنے والوں سے دو چند زیادہ ہوں تو اس وقت امر بالمعروف ان کے ذمہ سے ساقط ہو جائے گا، [2] بلکہ امر کرو الخ یعنے اس آیت کا ظاہر مطلب جو ہے کہ امر معروف کی ضرورت نہیں اس سے دھوکہ مت کھاؤ، [3] اور اچھا جاننا، یعنے ہر شخص کتاب و سنت کو چھوڑ کر رائے و قیاس پر جما رہے گا، [4] دیکھے تو، یعنے تو ایسا خلاف شرع کام دیکھے جس کے دفع کرنے کی تجھ کو قدرت نہ ہو غرض یہ کہ آیت علیکم انفسکم ان آیتوں اور حدیثوں کے خلاف نہیں ہے جس میں امر معروف کا حکم ہے بلکہ یہ آیت ایک دوسرے موقع میں ہے حاصل یہ ہے کہ جب تک آدمی کو امر معروف کی قدرت ہو اور لوگ اچھی بات کو مانتے ہوں اس وقت تک امر معروف کرتا رہے اور جب ایسا فساد پھیلے کہ لوگ امر معروف کرنے والے کو ایذا دینے کے درپے ہوں اور رات دن دنیا کا مال جمع کرنے کے طالب ہوں اور حرام حلال کی قید چھوڑ دیں اور اپنی ہوا و ہوس کے بندے ہوں تو اس وقت گوشہ نشینی اور اپنے نفس کی اصلاح کافی ہے نہ لوگوں میں صحبت رکھے نہ ان کی کہ خلاف شرع باتوں میں شریک ہو اس وقت سے بیچ آفت نرسد گوشہ تنہائی را، پر عمل کرنا بہتر ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِيهِنَّ قَبَضَ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ أَجْرُ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالَ أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ -

۴۹۰۴:- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يَكُونُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ وَكَانَ فِيمَا قَالَ إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ أَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ وَذَكَرَ إِنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهِ فِي الدُّنْيَا وَلَا غَدْرَ أَكْبَرُ مِنْ غَدْرِ أَمِيرِ الْعَامَّةِ يُغْرَزُ لِوَاءُهُ عِنْدَ اسْتِهِ قَالَ وَلَا يَمْنَعَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ يَقُولَ بِحَقٍّ إِذَا عَلِمَهُ وَفِي رِوَايَةٍ إِنْ رَأَى مُنْكَرًا أَنْ يُغَيِّرَهُ فَبَكَى أَبُو سَعِيدٍ وَقَالَ قَدْ رَأَيْنَاهُ فَمَنَعَتْنَا هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ نَتَكَلَّمَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ

چارہ نہیں ہے تجھ کو چارہ نہیں ہے تجھے کو اس امر سے پس ان صورتوں میں لازم پکڑ تو ذات اپنی کو اور چھوڑ دے امر عوام کو اس لئے کہ تحقیق آگے تمہارے ایسے دن آنے ہیں کہ ان میں صبر کرنا چاہیے پس جو کوئی صبر کرے ان ایام میں گویا ہاتھ میں لیا انگارہ واسطے عمل کرنیوالے کے ان ایام میں اجر ہے پچاس شخصوں کا کہ عمل کرتے ہیں مانند عمل اسکے کہا صحابہؓ نے یا رسول اللہ انکے لئے اجر پچاس شخصوں کا ہے کہ انہیں میں سے ہوں فرمایا اجر پچاس شخصوں کا تم میں سے ہے (ترمذی، ابن ماجہ)

۴۹۰۴:- اور ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ کہا کھڑے ہوئے ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرمانے کو بعد عصر کے پس نہ چھوڑی کوئی چیز کہ ہونیوالی تھی قیامت تک مگر کہ ذکر کیا اس کو یاد رکھا اس کو جس نے کہ یاد رکھا اور بھول گیا اسکو جو کہ بھول گیا اور تھا اس چیز میں کہ فرمایا کہ تحقیق ہے اور تحقیق اللہ تعالیٰ خلیفہ[1] کرنے والا ہے تم کو دنیا میں پس دیکھنے والا ہے کس طرح عمل کرتے ہو تم خبردار ہو پس بچو دنیا سے اور بچو عورتوں سے اور ذکر کیا حضرتؐ نے کہ تحقیق واسطے ہر توڑنے[2] والے عہد کے نشان کھڑا ہوگا دن قیامت کے موافق عہد شکنی اسکی کے دنیا میں اور نہیں ہے کوئی عہد شکنی بزرگ تر عہد شکنی سردار عالم کے سے گاڑا جائے گا نشان اس کا نزدیک مقعد اسکی کے فرمایا آپؐ نے اور نہ باز[3] رکھے کسی کو تم میں سے ڈر لوگوں کا کہنے بات حق کے سے جبکہ جانے حق کو اور ایک روایت میں ہے کہ جب دیکھے خلاف شرع تغیر کرے اس کے سے پس روئے ابو سعید اور کہا کہ تحقیق دیکھا ہم نے خلاف شرع کو پس باز رکھا[4] ہم کو ہیبت لوگوں کی نے بولنے سے اس میں فرمایا آپؐ نے خبردار ہو تحقیق اولاد آدم کی پیدا کی گئی ہے اوپر مراتب متفاوتہ کے پس بعض ان میں سے وہ ہیں کہ پیدا کئے جاتے ہیں مومن اور زندہ رہتے ہیں مومن مرتے ہیں مومن اور ان سے وہ ہیں کہ پیدا کئے جاتے ہیں کافر اور زندہ رہتے

---

[1] تحقیق اللہ، اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کے موافق مسلمانوں کو بہت دنیا دی مشرق و مغرب کا ان کو حاکم کردیا اور مدت دراز تک انہی کی حکومت قائم رہی جب انہوں نے بھی اگلے لوگوں کی طرح بے اعتدالی ظلم کجروی اختیار کی تو پھر ان سے حکومت چھین لی آج کل نصاریٰ کی بہار ہے انکو تمام دنیا کی حکومت اور دولت مل رہی ہے اب دیکھنا چاہیئے کہ انکی میعاد کب تک ہے، [2] واسطے ہر توڑنیوالے عہد کے نشان ہوگا تاکہ وہ فضیحت ہو لوگوں میں، [3] باز رکھا۔ ان کو منع نہ کرسکے جب جان و مال کے تلف کا اندیشہ ہو تو اس وقت یہ حکم فضیلت کے ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلَا اِنَّ بَنِيْ اٰدَمَ خُلِقُوْا عَلٰى طَبَقَاتٍ شَتّٰى فَمِنْهُمْ مَنْ يُوْلَدُ مُؤْمِنًا وَّيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَّيَمُوْتُ
مُؤْمِنًا وَّمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ كَافِرًا وَّيَحْيٰى كَافِرًا وَّيَمُوْتُ كَافِرًا وَّمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَّ
يَحْيٰى مُؤْمِنًا وَّيَمُوْتُ كَافِرًا وَّمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ كَافِرًا وَّيَحْيٰى كَافِرًا وَّيَمُوْتُ مُؤْمِنًا قَالَ وَذَكَرَ
الْغَضَبَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ سَرِيْعَ الْغَضَبِ سَرِيْعَ الْفَيْءِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰى وَمِنْهُمْ مَنْ
يَّكُوْنُ بَطِيْءَ الْغَضَبِ بَطِيْءَ الْفَيْءِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰى وَخِيَارُكُمْ مَنْ يَّكُوْنُ بَطِيْءَ الْغَضَبِ سَرِيْعَ
الْفَيْءِ وَشِرَارُكُمْ مَنْ يَّكُوْنُ سَرِيْعَ الْغَضَبِ بَطِيْءَ الْفَيْءِ قَالَ اتَّقُوا الْغَضَبَ فَاِنَّهٗ جَمْرَةٌ عَلٰى
قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ اَلَا تَرَوْنَ اِلَى انْتِفَاخِ اَوْدَاجِهٖ وَحُمْرَةِ عَيْنَيْهِ فَمَنْ اَحَسَّ بِشَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ
فَلْيَضْطَجِعْ وَلْيَتَلَبَّدْ بِالْاَرْضِ قَالَ وَذَكَرَ الدَّيْنَ فَقَالَ مِنْكُمْ مَنْ يَّكُوْنُ حَسَنَ الْقَضَاءِ وَاِذَا كَانَ
لَهٗ اَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰى وَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ سَيِّئَ الْقَضَاءِ وَاِنْ كَانَ لَهٗ اَجْمَلَ

ہیں کافر اور بعض ان میں سے وہ ہیں کہ پیدا کیے جاتے ہیں مومن اور زندہ رہتے ہیں مومن اور مرتے ہیں کافر اور بعض ان میں سے وہ ہیں کہ پیدا کیے جاتے ہیں کافر اور زندہ رہتے ہیں کافر اور مرتے ہیں مومن کہا ابو سعیدؓ نے اور ذکر کیا آپ نے غصہ کا پس فرمایا کہ بعضا بنی آدم وہ ہے کہ ہوتا ہے جلد غضب[1] میں جلد رہتے ہیں جاتے پس ایک[2] دونوں میں سے بدلے ایک دوسرے کے ہے اور بعضا ان میں وہ ہے کہ ہوتا ہے غصے دیر میں اور جاتا ہے غصہ دیر میں پس یہاں بھی ان دونوں خصلتوں میں سے مقابل[3] ہے دوسرے کی اور بہتر تمہارے وہ ہیں کہ دیر میں آئے غصہ اور جلد جاتا رہے اور بدتر تمہارے وہ ہیں کہ جلد آئے غصہ اور دیر کر جائے فرمایا آپؐ نے بچو تم غصہ کرنے سے اس لئے کہ وہ ایک انگارہ[4] ہے اوپر دل ابن آدم کے کیا نہیں دیکھتے تم طرف پھولنے[5] رگوں گردن غصہ والے کے اور سرخی آنکھوں اس کی کے پس جو شخص کہ پائے کچھ اس میں سے پس چاہیئے کہ لیٹ جائے اور لگ جائے ساتھ زمین کے کہا اور ذکر کیا آنحضرتؐ نے قرض کا پس فرمایا کہ بعض تم میں سے وہ ہے کہ اچھا ہوتا ہے ادا کرنے میں اور جبکہ ہوتا ہے قرض واسطے اس کے سختی کرتا ہے طلب کرنے میں پس ایک ان دو خصلتوں میں سے مقابل ہے دوسرے کے اور بعض ان میں وہ ہے کہ ہوتا ہے برا کرنے والا دین کا اور اگر ہو اس کا کسی پر سہولیت سے طلب کرتا ہے پس ایک دن دو خصلتوں میں سے مقابل ہے دوسرے کے اور بہتر تمہارے وہ ہیں کہ جب ہو ان پر دین اچھی طرح ادا کریں اگر ہو ان کا کسی پر اچھی طرح

---

[1] جلد غصہ میں الخ یعنے تھوڑی سی چیز میں جلدی غصے میں آجاتا ہے لیکن جلدی جاتا بھی رہتا ہے، [2] پس ایک، یعنے جلد آنا غصے کا خصلت بری ہے اور جلد جاتے رہنا خصلت اچھی ہے پس اچھی خصلت مکافات بری کی کرتی ہے تو یہ شخص نہ مستحق مدح کا ہے اور نہ مستحق مذمت کا، [3] مقابل ہے الخ یعنے اگرچہ غصہ آنا دیر میں اچھا ہے لیکن دیر میں جاتا برا ہے یہاں بھی بین بین ہے، [4] انگارہ ہے یعنی حرارت غریزیہ اور حدۃ جبلیہ جلتی ہے مانند انگارہ آگ کے کہ پوشیدہ ہے بیچ انگیٹھی نفس کے، [5] پھولنے، یعنے یہ اثر حرارت اور اٹھنے بخارات غلیظہ کا ہے جیسے کہ پایا جاتا ہے بوقت حرارت طبیعت کے تپ میں پس ظاہر عنوان باطن ہے، [6] اس میں سے، یعنے اثر غضب سے، [7] قرض کا ...

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِي الطَّلَبِ فَإِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى وَخِيَارُكُمْ مَنْ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ أَحْسَنَ الْقَضَاءَ وَإِنْ كَانَ لَهُ أَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ وَشِرَارُكُمْ مَنْ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ أَسَاءَ الْقَضَاءَ وَإِنْ كَانَ لَهُ أَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ عَلَى رُءُوسِ النَّخْلِ وَأَطْرَافِ الْحِيطَانِ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيمَا مَضٰى مِنْهَا إِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيمَا مَضٰى مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۹۰۵۔ وَعَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَهْلِكَ النَّاسُ حَتّٰى يُعْذِرُوا مِنْ أَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۴۹۰۶۔ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا مَوْلًى لَنَا أَنَّهُ سَمِعَ جَدِّي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتّٰى

طلب کریں اور بدترین تمہارے وہ لوگ ہیں کہ جب ہو ان پر دین بری طرح ادا کریں اور اگر ہو ان کا کسی پر سختی کریں اس کے طلب کرنے میں یہاں تک کہ جس وقت[1] ہوا آفتاب کھجور کے درختوں کے سروں پر اور دیواروں کے کناروں پر پس فرمایا خبردار ہو تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں باقی رہا زمانہ دنیا سے بہ نسبت اس زمانہ کے کہ گزرا ہے اس سے مگر جیسے کہ باقی رہا ہے اس دن تمہارے سے بہ نسبت اس زمانہ کے کہ گزرا ہے اس سے (ترمذی)

۴۹۰۵۔ اور ابو البختری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی ایک شخص سے صحابیوں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہ ہلاک ہوں گے لوگ یہاں تک کہ بہت ہوں گناہ[2] ذاتوں انکی سے (ابوداؤد)

۴۹۰۶۔ اور عدی بن عدی کندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیث کی ہم کو غلام آزاد ہمارے نے یہ کہ اس نے سنا دادا[3] میرے سے کہتا تھا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق اللہ تعالے

---

[1] جس وقت الخ یعنے آخر ہوا دن اور اس حدیث میں جو غصہ کے وقت لیٹ جانے کا ارشاد فرمایا یہ اس لئے کہ اس کو یاد آئے کہ میری اصل مٹی ہے مجھ کو تکبر کرنا نہ چاہیئے بلکہ تواضع کرنا چاہیئے اور لیٹ جانے کو دفع غضب میں بہت دخل ہے ، [2] بہت ہوں گناہ الخ یہ معنے ہیں حتیٰ یعذروا من انفسہم کے اور لفظ یعذروا ساتھ پیش یا اور جزم عین اور زیر ذال کے مشتق اعذار سے ہے صراح میں ہے کہ اعذار کے معنے یہ ہیں بہت عیب دار اور گناہ گار ہونا قاموس میں لکھا ہے کہ جب کسی کے گناہ اور عیب بہت ہو جائیں تو کہتے ہیں اعذر فلاں اور اصل بات یہ ہے کہ افعال کا ہمزہ سلب کے لئے بھی ہوتا ہے ۔ اس کے لئے بھی ہوتا ہے اور اس کے معنے عذر کے دور کرنے کے بھی ہیں اور وہ اس طرح کہ جب کسی شخص کے گناہ بہت ہوتے باوجود اس کو امر معروف کرتے اور منکر سے روکنے کے تو اب اس کا کوئی عذر نہ رہا بلکہ اس نے اپنے عذر کو دور کر دیا ،

[3] دادا میرے سے ، یعنے عمیرہ کندی سے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَرَوُا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرَانِيهِمْ وَهُمْ قَادِرُوْنَ عَلَى أَنْ يُنْكِرُوْهُ فَلَا يُنْكِرُوْا فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَذَّبَ اللّٰهُ الْعَامَّةَ وَالْخَاصَّةَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۴۹۰۷:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ فِي الْمَعَاصِيْ نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَآكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى تَأْطِرُوْهُمْ أَطْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ وَاللّٰهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ

نہیں عذاب کرتا ہے سلہ قوم کو ساتھ عمل کرتے بعضوں انکے کے یہاں تک دیکھیں خلاف شرع درمیان اپنے اور حالانکہ وہ قدرت رکھتے ہوں اسکے تغیر کرنے پر پس نہ تغیر کریں اسکو پس سلہ چپ کریں یہ کام عذاب کریگا اللہ تعالیٰ سلہ اکثروں کو اور بعضوں کو (روایت کی یہ شرح السنہ میں)

۴۹۰۷:۔ اور عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت گرفتار ہوئے بنی اسرائیل گناہوں سلہ میں منع کیا سلہ ان کو علماء ان کے نے پس نہ باز آئے سلہ وہ پس ہم نشینی کی ان کے علماء نے ان کے بیچ مجلسوں سلہ انکی کے اور ہم نوالہ و ہم پیالہ ہوئے ان کے پس ملائے اللہ نے دل بعض ان کے ساتھ بعض کے پس لعنت کی اللہ نے ان کو اوپر زبان داؤدؑ اور عیسےٰ بن مریمؑ کے یہ سبب گناہ کرتے اور تجاوز کرتے ان کے حدوں سے کہا ابن مسعودؓ نے پس اٹھ بیٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تھے تکیہ کئے ہوئے پس فرمایا قسم ہے اس ذات کی جان میری اس کے ہاتھ میں ہے یہاں تک کہ منع کرو تم ظالموں کو (ترمذی، ابوداؤد) اور ایک روایت ابوداؤد کی میں یوں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے یوں نہیں سلہ ہے قسم کی البتہ کہو ان سے بات اچھی اور منع کرو بری بات سے اور پکڑو سلہ ہاتھ ظالم کے اور البتہ مائل کرو اسکو حق پر مائل کرنا

سلہ سب قوم کو، یعنے اگر بعض قوم میں سے گناہ کریں تو اوروں کو عذاب نہیں کرتا، سلہ پس چپ کریں، یعنے سکوت اور مداہنت کریں باوجود قدرت کے، سلہ اکثروں کو، یعنے اکثروں کو بسبب گناہ کرنے کے اور خاصوں کو بسبب نہ روکنے کے باوجود قدرت کے انکار نہ کرنے اور منع نہ کرتے پر، سلہ گناہوں میں، یعنے زنا میں اور ہفتہ کے شکار کرنے میں اور سوائے ان کے، سلہ منع کیا، یعنے اول اول، سلہ باز نہ آئے، یعنے ان کے منع کرنے کو نہ مانا اور ممنوع چیزوں کو نہ چھوڑا، سلہ ہم نوالہ یعنے مداہنت کی اور آپس میں اختلاط رکھا، سلہ یوں نہیں قسم، یعنے عذاب سے نہیں بچتے کے قسم خدا کی، سلہ اور پکڑو ہاتھ اگر بادشاہ ظالم ہو تو سب رعایا کو لازم ہے کہ جمع ہو کر اس کو ظلم سے باز رکھیں اور مجبور کریں عدل و انصاف پر اگر وہ کسی طرح نہ مانے تو اس کو عہدہ سے اتار دیں اور دوسرے کسی متقی اور عادل کو امام بنائیں رعایا ایسا نہ کریں تو بہت سلطنت تباہ ہو گی اور بادشاہ اور رعیت دونوں ہلاک ہوں گے اور غیر قوم ان پر مسلط ہو گی جو ان کو ذلیل اور خوار کر دے گی ہندوستان میں ایسا ہی ہوا، سلہ بیچ مجلسوں ان کی کے، یعنی گناہ گاروں کے ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَتَأْخُذُنَّ عَلَى يَدَيِ الظَّالِمِ وَلَتَأْطِرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا وَلَتَقْصُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا أَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوبِ بَعْضِكُمْ عَلَى بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ۔

۴۹۰۸۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيضَ مِنْ نَارٍ قُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ مِنْ أُمَّتِكَ يَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَفِي رِوَايَتِهِ قَالَ خُطَبَاءُ مِنْ أُمَّتِكَ الَّذِينَ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَقْرَءُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَلَا يَعْمَلُونَ۔

۴۹۰۹۔ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْزًا وَلَحْمًا وَأُمِرُوا أَنْ لَا يَخُونُوا وَلَا يَدَّخِرُوا لِغَدٍ فَخَانُوا وَ

اور البتہ روکو اس کو حق پر روکنا یہ کا ذکر و یا البتہ مارے گا اللہ تعالےٰ دل بعض تمہارے کے بعض پر پھر البتہ لعنت کریگا اللہ تم کو جیسا کہ لعنت کی بنی اسرائیل کو۔

۴۹۰۸ :۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھا میں نے شب معراج میں کتنے ایک آدمیوں کو کترے جاتے ہیں ہونٹ انکے آگ کی مقراضوں سے کہا میں نے کہ کون ہیں یہ لوگ جبرئیل کہاکہ یہ لوگ واعظ ہیں امت تیری کے کہتے تھے لوگوں کو نیکی کے ساتھ اور بھولتے تھے[۱] اپنی ذاتوں کو (بغوی نے شرح السنہ میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں، اور بیہقی کی ایک روایت میں ہے کہا واعظ ہیں تیری امت میں سے کہ کہتے تھے وہ چیز نہیں کرتے تھے اور پڑھتے تھے کتاب اللہ اور نہیں عمل کرتے تھے، (بیہقی)"

۴۹۰۹ :۔ اور عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اتارا گیا خوان آسمان سے روٹی اور گوشت اور حکم کیے گئے یہ کہ نہ خیانت[۲] کریں اور نہ ذخیرہ کریں واسطے[۳] کل کے پس خیانت کی انہوں نے اور ذخیرہ کیا اور اٹھا

---

[۱] بھولتے تھے اپنی ذاتوں کو الخ یعنے عمل نہ کرتے تھے اور لوگوں کو حکم کرتے تھے عمل کرنے کا اور یہ سزا ان کو بسبب بے عملی کے ملے گی دوسری حدیث میں ہے سب لوگوں سے سخت عذاب قیامت کے دن اس عالم کو ہوگا جس نے اپنے علم سے فائدہ نہ اٹھایا فرمایا اللہ تعالےٰ نے اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم اور فرمایا آپؐ نے خرابی ہے جاہل کے لئے ایک بار اور واسطے عالم کے سات بار،

[۲] نہ خیانت کریں، یعنی ساتھ قصد کھانے بہتر کے یا اکثر کے بغیر اپنے سے،

[۳] واسطے کل کے، یعنی واسطے دن کے پیچھے آنے خوان کے اترنے کے دن سے کہا ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے ظاہر یہ ہے کہ ان میں کے بڈھے بندروں کی صورت ہوگئے اور جوان سوروں کی صورت میں شاہ عبدالقادر لکھتے ہیں کہ وہ خوان اترا ایک شنبہ کو کہ وہ روز نصاریٰ کی عید کا ہے جیسے ہم کو روز جمعہ انتہی ؔ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَدَّخَرُوْا وَرَفَعُوْا لِغَدٍ فَمُسِخُوْا قِرَدَةً وَّخَنَازِيْرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۹۱۰:۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ تُصِيْبُ اُمَّتِيْ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ مِنْ سُلْطَانِهِمْ شَدَائِدُ لَا يَنْجُوْ مِنْهُ اِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ فَجَاهَدَ بِلِسَانِهِ وَيَدِهِ وَقَلْبِهِ فَذٰلِكَ الَّذِيْ سَبَقَتْ لَهُ السَّوَابِقُ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ فَصَدَّقَ بِهِ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ فَسَكَتَ عَلَيْهِ فَاِنْ رَاٰى مَنْ يَّعْمَلُ الْخَيْرَ اَحَبَّهُ عَلَيْهِ وَاِنْ رَاٰى مَنْ يَّعْمَلُ بِبَاطِلٍ اَبْغَضَهُ عَلَيْهِ فَذٰلِكَ يَنْجُوْ عَلٰى اِبْطَانِهِ كُلِّهِ۔

۴۹۱۱:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنِ اقْلِبْ مَدِيْنَةَ كَذَا وَكَذَا بِاَهْلِهَا فَقَالَ يَا رَبِّ اِنَّ فِيْهِمْ عَبْدَكَ فُلَانًا لَمْ يَعْصِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ قَالَ فَقَالَ اقْلِبْهَا عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ فَاِنَّ وَجْهَهُ لَمْ يَتَمَعَّرْ فِيَّ سَاعَةً قَطُّ۔

رکھا کل کے لئے پس تبدیل کی گئیں صورتیں ان کی بندر اور سور (ترمذی)

تیسری فصل

۴۹۱۰:۔ حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ پہنچیں گی امت میری کو آخر زمانہ میں انکے بادشاہوں سے سختیاں نہیں نجات[1] پائیگا اس بلا سے مگر وہ شخص کہ پہچانا اس نے دین اللہ کا پس جہاد کیا اوپر دین خدا کے ساتھ[2] زبان اپنی کے اور ساتھ ہاتھ اپنے کے[3] اور ساتھ[4] دل اپنے کے پس یہ وہ شخص ہے کہ پہلے پہنچا اسکے لئے کمال ثواب اور ایک وہ شخص ہے کہ پہچانا[5] اس نے دین خدا کو پس تصدیق کیا دین کو اور ایک وہ شخص کہ پہچانا دین خدا کو الخ[6] پس خاموشی کی اس پر پس اگر دیکھتا ہے اس شخص کو کہ عمل کرتا ہے غیر حق کے دشمنی رکھتا ہے اس کو بنا بر اس کے پس یہ شخص نجات پاتا ہے بنا بر پوشیدہ رکھنے اپنے کے محبت خیر اور بغض باطل کو۔

۴۹۱۱:۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی بھیجی اللہ عز و جل نے طرف جبرئیلؑ کے یہ کہ الٹ دے تو فلانے اور فلانے کو مع اہل اس کے پس کہا جبرئیل نے اے رب میرے تحقیق ان میں بندہ تیرا ہے فلانا کہ نہیں گناہ کیا اس[7] نے تیرا ایک لحظہ کہا آپ نے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے الٹ اس بستی کو اس پر اور ان پر اس لئے کہ منہ اس بندے کا نہیں متغیر ہوا بسبب دین میرے کے ایک[8] ساعت ہرگز۔

---

[1] نہیں نجات الخ یعنے اس سلطانی مشابہ شیطان کے زمانہ میں نجات نہ پائے گا مگر وہ شخص کہ جمع کیا ہوگا علم اور عمل کو، [2] ساتھ، یعنی بطریق نصیحت و بیان کے، [3] ساتھ ہاتھ اپنے کے، یعنی اگر قدرت ہو اس کی، [4] اور ساتھ دل اپنے کے، یعنی وقت عجز کے، [5] پہچانا اس نے دین خدا کو، لیکن کمتر اول سے، [6] پس خاموشی کی اس پر الخ یعنے جہاد نہ کیا مگر ساتھ دل کے آگے اس کا بیان ہے، [7] ... [8] ایک ساعت ہرگز اس سے معلوم ہوا کہ اگر ایک بار بھی غصہ ہوتا اللہ کے لئے تو درگزر کیا جاتا یعنی بقیہ اوقات عمر کے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۹۱۲:۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَسْاَلُ الْعَبْدَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَیَقُوْلُ مَالَکَ اِذْ رَاَیْتَ الْمُنْکَرَ فَلَمْ تُنْکِرْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُلَقّٰی حُجَّتَہٗ فَیَقُوْلُ یَارَبِّ خِفْتُ النَّاسَ وَرَجَوْتُکَ رَوَی الْبَیْھَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الثَّلَاثَۃَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

۴۹۱۳:۔ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ اِنَّ الْمَعْرُوْفَ وَالْمُنْکَرَ خَلِیْقَتَانِ تُنْصَبَانِ لِلنَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَاَمَّا الْمَعْرُوْفُ فَیُبَشِّرُ اَصْحَابَہٗ وَیُوْعِدُھُمُ الْخَیْرَ وَاَمَّا الْمُنْکَرُ فَیَقُوْلُ اِلَیْکُمْ اِلَیْکُمْ وَمَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَہٗ اِلَّا لُزُوْمًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

۴۹۱۲:۔ ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ عزوجل پوچھے گا بندہ سے دن قیامت کے پس فرمائے گا کیا ہوا تجھ کو جب دیکھا تو نے خلاف شرع کو پس نہ انکار کیا تو نے اس پر فرمایا رسول اللہؐ نے پس سکھایا جائے گا وہ[1] حجت اپنی پس کہے گا اے رب میرے ڈرا میں لوگوں سے اور امید رکھتا تھا میں مغفرت[2] تیری کی (نقل کیں بیہقی نے یہ تینوں حدیثیں شعب الایمان میں)

۴۹۱۳:۔ اور ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جان محمدؐ کی اس کے ہاتھ میں ہے کہ تحقیق عمل مشروع[3] اور نامشروع پیدا کئے جائیں گے کھڑے کئے جائیں گے واسطے[4] لوگوں کے دن قیامت کے پس لیے پر مشروع خوشخبری دیگا اپنے یاروں[5] کو اور وعدہ دے گا ان کو اور اسے پر خلاف شرع پس کہے گا اپنے یاروں کو دور رہو مجھ سے دور ہو مجھ سے اور نہیں طاقت رکھیں گے یہ اس سے جدا ہونے کی مگر لگنا[6] (احمد، بیہقی نے شعب الایمان میں)

---

www.kitabosunnat.com

[1] پس سکھایا جائیگا، یعنی عذر بیچ ترک انکار کے جبکہ ارادہ کریگا اللہ تعالیٰ اسکے نجات دینے کا اس میں اقرار ہے اپنے گناہ کا اور ظاہر کرنا عجز کا ہے اور اعتماد ہے رب کے کرم پر کہا بیہقی نے احتمال ہے کہ یہ حدیث اس شخص کے حق میں موجود ہو جو لوگوں کے غلبہ اور سطوت سے ڈرتا ہو اور اس کے دفع کرنے کی اس کو طاقت نہ ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امر بالمعروف اور نہی منکر اگر بسبب غلبہ اور دبدبہ لوگوں کے نہ کر سکے تو جائز ہے اور امید ہے عفو کی، [2] تیری مغفرت کی یعنے یہ امید رکھی کہ تو اس خطاء کو معاف کر دے گا، [3] عمل مشروع اور نامشروع پیدا کئے جائیں گے الخ یعنے بصورت آدمیوں کے مانند اور تمام اعمال کے، [4] واسطے لوگوں کے، یعنے انکے جنہوں نے ان کو کیا ہے، [5] یاروں کو، یعنے اپنے عمل کرنے والوں کو، [6] مگر لگنا، یعنی جو عذاب اس پر مرتب ہو گا اس سے جدا نہ ہو سکے گا حاصل یہ ہے کہ اعمال صالحہ ظاہر ہوں گے اچھی صورتوں میں اور اعمال بد برخلاف اس کے اور ظاہر یہ ہے تا کہ خلیقتان میں تانیث کے لئے نہیں ہے اور معنے یہ ہیں کہ یہ دونوں دو مخلوقات سے ظاہر ہوں گے لوگوں کے لئے۔ ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست ابواب مشکوٰۃ مترجم جلد ثالث

نمبر شمار	عنوانات	تعداد احادیث	از نمبر	تا نمبر	صفحہ
۱	کتاب النکاح	۱۹	۲۹۳۷	۲۹۵۴	۳
۲	باب النظر الی المخطوبۃ وبیان العورات	۲۸	۲۹۵۵	۲۹۸۳	
۳	باب الولی فی النکاح واستیذان المرأۃ	۱۳	۲۹۸۴	۲۹۹۶	
۴	باب اعلان النکاح۔	۲۰	۲۹۹۷	۳۰۱۶	
۵	باب المحرمات	۱۹	۳۰۱۷	۳۰۳۵	
۶	باب المباشرۃ	۱۹	۳۰۳۶	۳۰۵۴	
۷	باب الصداق	۸	۳۰۵۵	۳۰۶۲	
۸	باب الولیمۃ	۱۹	۳۰۶۳	۳۰۸۱	
۹	باب القسم	۹	۳۰۸۲	۳۰۹۰	
۱۰	باب عشرۃ النساء وحقوقھما	۳۴	۳۰۹۱	۳۱۲۴	
۱۱	باب الخلع والطلاق	۲۰	۳۱۲۵	۳۱۴۴	
۱۲	باب المطلقۃ ثلاثا	۷	۳۱۴۵	۳۱۵۱	
۱۳	باب اللعان	۲۰	۳۱۵۲	۳۱۷۱	
۱۴	باب العدۃ	۱۴	۳۱۷۲	۳۱۸۴	
۱۵	باب الاستبراء	۵	۳۱۸۵	۳۱۸۹	
۱۶	باب النفقات وحق المملوک	۳۰	۳۱۹۰	۳۱۱۹	
۱۷	باب بلوغ الصغیر وحضانتہ الصغیر	۶	۳۲۲۰	۳۲۲۵	
۱۸	کتاب العتق	۶	۳۲۲۶	۳۲۳۱	
۱۹	باب اعتاق العبد المشترک	۱۸	۳۲۳۲	۳۲۴۹	
۲۰	باب الایمان والنذور	۲۰	۳۲۵۰	۳۲۶۹	
۲۱	باب فی النذور	۱۹	۳۲۷۰	۳۲۸۸	
۲۲	کتاب القصاص	۳۴	۳۲۸۹	۳۳۲۲	

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوانات	تعداد احادیث	از نمبر	تا نمبر	صفحہ
۲۳	باب الدیات	۲۲	۳۳۲۳	۳۳۴۴	
۲۴	باب مالا یضمن من الجنایات	۲۰	۳۳۴۵	۳۳۶۵	
۲۵	باب القسامۃ	۲	۳۳۶۶	۳۳۶۷	
۲۶	باب قتل اھل الردۃ والسعاۃ بالفساد	۲۱	۳۳۶۸	۳۳۸۸	
۲۷	کتاب الحدود	۳۳	۳۳۸۹	۳۴۲۱	
۲۸	باب قطع السرقۃ	۱۶	۳۴۲۲	۳۴۳۷	
۲۹	باب الشفاعۃ فی الحدود	۳	۳۴۳۸	۳۴۴۰	
۳۰	باب احد الخمر	۸	۳۴۴۱	۳۴۴۸	
۳۱	باب مالا یدعی المحدود	۵	۳۴۴۹	۳۴۵۳	
۳۲	باب التعزیر	۴	۳۴۵۴	۳۴۵۷	
۳۳	باب بیان الخمر ووعید شاربھا	۲۴	۳۴۵۸	۳۴۸۱	
۳۴	کتاب الامارۃ والقضاء	۶۰	۳۴۸۲	۳۵۴۱	
۳۵	باب ماعلی الولاۃ من التیسیر	۹	۳۵۴۲	۳۵۵۰	
۳۶	باب العمل فی القضاء والخوف منہ	۱۳	۳۵۵۱	۳۵۶۳	
۳۷	باب رزق الولاۃ وھدایاھم	۱۱	۳۵۶۴	۳۵۷۴	
۳۸	باب الاقضیۃ والشھادات	۲۹	۳۵۷۵	۳۶۰۲	
۳۹	کتاب الجھاد	۷۱	۳۶۰۳	۳۶۷۴	
۴۰	باب اعداد آلۃ الجھاد	۳۱	۳۶۷۵	۳۷۰۵	
۴۱	باب آداب السفر	۳۲	۳۷۰۶	۳۷۳۷	
۴۲	باب الکتاب الی الکفار ودعائھم الاسلام	۱۱	۳۷۳۸	۳۷۴۸	
۴۳	باب القتال فی الجھاد	۲۲	۳۷۴۹	۳۷۷۰	
۴۴	باب حکم الاسراء	۱۷	۳۷۷۱	۳۷۸۷	
۴۵	باب الامان	۸	۳۷۸۸	۳۷۹۵	
۴۶	باب قسمۃ الغنائم والغلول فیھا	۴۹	۳۷۹۶	۳۸۴۳	
۴۷	باب الجزیۃ	۸	۳۸۴۴	۳۸۵۰	
۴۸	باب الصلح	۸	۳۸۵۱	۳۸۵۸	

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوانات	تعداد احادیث	از نمبر	تا نمبر	صفحہ
۴۹	باب اخراج الیہود من جزیرۃ العرب	۵	۳۸۵۹	۳۸۶۳	
۵۰	باب الفئ	۹	۳۸۶۴	۳۸۷۲	
۵۱	کتاب الصید والذبائح	۳۳	۳۸۷۳	۳۹۰۵	
۵۲	باب ذکر الکلب	۶	۳۹۰۶	۳۹۱۱	
۵۳	باب ما یحل اکلہ وما یحرم	۴۴	۳۹۱۲	۳۹۵۵	
۵۴	باب العقیقۃ	۱۰	۳۹۵۶	۳۹۶۵	
۵۵	کتاب الاطعمۃ	۶۰	۳۹۶۶	۴۰۲۴	
۵۶	باب الضیافۃ	۱۷	۴۰۲۵	۴۰۶۱	
۵۷	باب	۲	۴۰۶۲	۴۰۶۳	
۵۸	باب الاشربۃ	۲۲	۴۰۶۴	۴۰۸۶	
۵۹	باب النقیع والاشربۃ	۸	۴۰۸۴	۴۰۹۴	
۶۰	باب تغطیۃ الاوانی وغیرھا	۶	۴۰۹۵	۴۱۰۰	
۶۱	کتاب اللباس	۷۳	۴۱۰۱	۴۱۷۳	
۶۲	باب الخاتم	۲۳	۴۱۷۴	۴۱۹۶	
۶۳	باب النعال	۱۱	۴۱۹۷	۴۲۰۷	
۶۴	باب الترجل	۶۷	۴۲۰۸	۴۲۷۴	
۶۵	باب التصاویر	۲۵	۴۲۷۵	۴۲۹۹	
۶۶	کتاب الطب والرقی	۵۹	۴۳۰۰	۴۳۵۸	
۶۷	باب الفال والطیرۃ	۱۶	۴۳۵۹	۴۳۷۴	
۶۸	باب الکہانۃ	۱۴	۴۳۷۵	۴۳۸۷	
۶۹	باب الرؤیا	۲۰	۴۳۸۸	۴۴۰۷	
۷۰	کتاب الآداب				
۷۱	باب السلام	۳۷	۴۴۰۸	۴۴۴۴	
۷۲	باب الاستیذان	۱۰	۴۴۴۵	۴۴۵۴	
۷۳	باب المصافحۃ والمعانقۃ	۱۸	۴۴۵۵	۴۴۷۲	
۷۴	باب القیام	۱۳	۴۴۷۳	۴۴۸۴	

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوانات	تعداد احادیث	از نمبر	تا نمبر	صفحہ
۷۵	باب الجلوس والنوم والمشی	۲۳	۴۴۸۵	۴۵۰۷	
۷۶	باب العطاس والتثاؤب	۱۳	۴۵۰۸	۴۵۲۰	
۷۷	باب الضحک	۵	۴۵۲۱	۴۵۲۵	
۷۸	باب الاسامی	۳۰	۴۵۲۶	۴۵۵۵	
۷۹	باب البیان والشعر	۲۸	۴۵۵۶	۴۵۸۲	
۸۰	باب حفظ اللسان والغیبۃ	۶۰	۴۵۸۳	۴۶۴۲	
۸۱	باب الوعد	۶	۴۶۴۳	۴۶۴۸	
۸۲	باب المزاح	۹	۴۶۴۹	۴۶۵۷	
۸۳	باب المفاخرۃ والعصبیۃ	۲۳	۴۶۵۸	۴۶۸۰	
۸۴	باب البر والصلۃ	۳۷	۴۶۸۱	۴۷۱۶	
۸۵	باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق	۵۳	۴۷۱۷	۴۷۷۱	
۸۶	باب الحب فی اللہ ومن اللہ	۲۲	۴۷۷۲	۴۷۹۵	
۸۷	باب ما ینھی عنہ من التھاجر والتقاطع واتباع العورات	۲۵	۴۷۹۴	۴۸۱۸	
۸۸	باب الحذر والتأنی فی الامور	۱۴	۴۸۱۹	۴۸۳۲	
۸۹	باب الرفق والحیاء وحسن الخلق	۳۰	۴۸۳۳	۴۸۶۲	
۹۰	باب الغضب والکبر	۱۹	۴۸۶۳	۴۸۸۱	
۹۱	باب الظلم	۱۴	۴۸۸۲	۴۸۹۵	
۹۲	باب الامر بالمعروف	۱۸	۴۸۹۶	۴۹۱۳	

المکتبۃ الرحمانیۃ
نمبر 09379

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ